

ہماری نظر میں

صد سالہ فتنۂ قادیانیت کے بارے میں مشاہیرِ ملت، علمائے کرام، مشائخ عظام، قائدینِ قوم، اربابِ اقتدار، پارلیمنٹیرین حضرات، جسٹس صاحبان، شعرائے کرام، معروف سیاستدانوں، نامور صحافیوں، قابلِ قدر دانشوروں، مزدور رہنماؤں، مشہور ادیبوں، قائدینِ طلبہ، معتبر وکلاء، نمائندہ غیر مسلم شخصیات، سابق قادیانیوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد کے فکر انگیز، مبنی بر حقائق، ایمان افروز اور ولولہ انگیز مشاہدات و تاثرات اور حیرت انگیز و ہوشربا انکشافات پر مبنی مستند تاریخی و تحقیقی دستاویز جو پوری ملت اسلامیہ کی آواز ہے۔

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

قادیانیّت

ہماری نظر میں

صد سالہ فتنۂ قادیانیت کے بارے میں مشاہیرِ ملّت، علمائے کرام، مشائخ عظام، قائدینِ قوم، اربابِ اقتدار، پارلیمنٹیرین حضرات، جسٹس صاحبان، شعرائے کرام، معروف سیاستدانوں، نامور صحافیوں، قابل قدر دانشوروں، مزدور رہنماؤں، مشہور ادیبوں، قائدین طلبہ، معتبر وکلاء، نمائندہ غیر مسلم شخصیات، سابق قادیانیوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد کے فکر انگیز، مبنی بر حقائق، ایمان افروز اور ولولہ انگیز مشاہدات و تاثرات اور حیرت انگیز و ہوش رُبا انکشافات پر مبنی مستند تاریخی و تحقیقی دستاویز جو پوری ملّتِ اسلامیہ کی آواز ہے۔

ترتیب و تحقیق
محمد متین خالد

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت
حضوری باغ روڈ ○ ملتان

المبارک سنٹر
کورٹ روڈ [illegible] آباد

آئینہ

صفحہ نمبر

(عنوانات)

القرآن الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب)

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ، لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔“
(الاحزاب، آیت نمبر ۴۰)

الحدیث الشریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا:



ترجمہ: "میری امت میں تیس کذّاب اور دجّال پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیّن ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(ترمذی، جلد دوم، ص ۴۵، ابواب الفتن، حدیث صحیح)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں، مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برا درخت برا پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا، نہ برا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے"۔

(انجیل، متی: ۲۱/ ۸)

حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول

"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو' جو تمہارے پاس بھیڑوں کی شکل میں آتے ہیں مگر باطن میں بھیڑیے ہیں۔ ان کے اعمال سے تم انہیں پہچان لو گے' کیا وہ جھاڑیوں سے انگور اور اونٹ کٹاروں سے انجیر حاصل کر سکتے ہیں۔" (ہفت روزہ المنبر فیصل آباد ۳۰ اگست ۷۴ء جلد نمبر ۱۹ شمارہ نمبر ۳۱)

قادیان کے متعلق امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی پیشین گوئی

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جب سے عالم کائنات منصہ شہود میں آیا بنی نوع انسان کو دجال کے فتنہ کے برابر نہ کبھی کسی ابتلا سے سابقہ پڑا اور نہ آئندہ کبھی سابقہ پڑے گا۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ دجال کو عارضی طور پر بعض ایسی ایسی قدرتیں دی جائیں گی جو خاصہ باری تعالیٰ ہیں۔ اسی بنا پر دجال الوہیت و خدائی کا مدعی ہو گا۔ مرزائی حرمان نصیبوں نے یہ حیلہ تراش کر ان غیبی اطلاعات کا انکار کر دیا ہے کہ کسی مخلوق میں ایسے خدائی اختیارات کا وجود کسی طرح ممکن نہیں۔ حالانکہ اگر خدائے قدیر کبھی کسی مصلحت کی بنا پر کسی میں محض جزئی حیثیت سے دو ایک ایسی طاقتیں عارضی طور پر ودیعت کر دے جو رب العالمین کے سوا کسی کو حاصل نہیں تو اس سے اس کا شریک خداوندی ہونا لازم نہیں آتا۔ چونکہ دجال کی پیشین گوئیوں میں اکثر باتیں سطحی عقل کی رسائی سے باہر ہیں اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مذوقہ پسند پیروؤں کو ان کی صحت سے انکار کرنے کا حیلہ ہاتھ آگیا۔ انہی منکران نفاق پیشہ کے متعلق امیرالمومنین حضرت عمرؓ نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر ایک پیشین گوئی فرمائی تھی جسے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بدیں الفاظ میں نقل کیا ہے۔

عن ابن عباس قال خطبنا عمرؓ فقال یا ایھا الناس سیکون قوم من ھذہ الامۃ یکذبون بالدجال و یکذبون بطلوع الشمس من مغربھا و یکذبون بالرجم (ازالۃ الخفاء' صفحہ ۱۸۱)

"حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین عمرؓ نے خطبہ دیا جس میں فرمایا کہ اے لوگو! اس امت مرحومہ میں ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو دجال کے ظہور اور آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے اور (محصن زانی کے لئے) رجم کی سزا کے مشروع ہونے سے انکار کرے گی۔" دیکھو حضرت فاروق اعظمؓ کی یہ پیشین گوئی مرزا قادیانی اور ان کی ضلالت پسند امت کے حق میں کس

صفائی سے پوری اتر رہی ہے۔ مرزائی لوگ جس طرح ظہور دجال کے منکر ہیں' اسی طرح انہیں قیامت کے قریب آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے اور محصن زانی کے لئے رجم کی سزا کے شروع ہونے سے بھی انکار ہے۔ میرا خیال ہے کہ خود حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاروق اعظمؓ سے زنادقہ مرزائیہ کی اس سرشاری ضلالت کا تذکرہ فرمایا ہو گا۔ (رئیس قادیان از مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری" ص '۷۰۔)

امام ابو حنیفہؒ

ایک شخص نے امام ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقعہ دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں۔ اس پر امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (تفسیر روح البیان مصنف الشیخ اسماعیلؒ حقی)

خواجہ بختیار کاکیؒ

گرچہ بصورت آمدی بعد از ہمہ پیغمبراں
اما بمعنی بودہ سر خیل جملہ انبیاء

(ظاہری طور پر اگرچہ آپؐ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد تشریف لائے لیکن در حقیقت آپؐ تمام "قافلہ" انبیاء علیہم السلام کے سرخیل ہیں)

(ماہنامہ ترجمان اہلسنت ختم نبوت نمبر اگست ستمبر ۱۹۷۲)

شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کا پیغام

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت کے احتساب کی جدوجہد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ حیات (مبارک) میں شروع ہوگئی تھی اور اس جدوجہد کے سرخیل اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ہمارے برصغیر پاک و ہند میں منکرین ختم نبوت' فرقہ ضالہ قادیانیت کے خلاف جدوجہد پر بھی کم و بیش ایک صدی بیت چکی ہے۔ امت محمدیہ نے تحریر' تقریر' مناظرہ و مباہلہ' فتویٰ و مقدمہ ہر محاذ پر قادیانیت کو ناک چنے چبوائے۔

تحریری تعاقب کا گوشہ لیجئے۔ آج تک سینکڑوں کتابیں عربی' اردو' انگلش' پنجابی' بنگالی' سندھی' پشتو' فارسی' فرانسیسی زبانوں میں لکھی جا چکی ہیں۔

یہ بات میرے لیے باعث مسرت ہے اور میں قلبی فرحت محسوس کرتا ہوں کہ "قادیانیت ہماری نظر میں" اس عنوان و گوشہ پر پہلی محنت ہے اور اتنی جامع ہے کہ اسے حرف آخر ہونے کا درجہ حاصل ہوگا۔

عزیزم محترم جناب محمد متین خالد صاحب کو اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کی بہتر جزائے خیر دیں کہ انہوں نے اتنی گرانقدر محنت کی ہے کہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ حق تعالیٰ ان کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں اور کل قیامت کے دن مصنف کے لیے صاحب ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنائیں۔

انتہائی خوشی و انبساط کے ساتھ دعاگو

فقیر ابو الخلیل خان محمد

از خانقاہ سراجیہ' کندیاں' میانوالی

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (مرکزی ناظم اعلیٰ) کا پیغام

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر حضرت جبرائیل علیہ السلام غار حرا میں جو پہلی وحی لائے' وہ یہ ہے! **اقراء باسم ربک الذی خلق الانسان من علق۔ اقراء و ربک الاکرام الذی علم بالقلم۔** (سورۂ علق' پارہ ۳۰)

پہلی وحی میں علم و قلم کا ذکر' یہ دلیل ہے اس امر کی' کہ امت محمدیہؐ کو قلم و قرطاس سے وافر حصہ دیا گیا ہے اور گزشتہ چودہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ جتنا زیادہ قلم و قرطاس سے امت محمدیہؐ نے دین اسلام اور علم کی خدمت کی ہے' اس کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ گزشتہ ایک صدی سے پاک و ہند میں عقیدۂ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے حضرات سے یہ سعادت مولائے کریم نے برادرم محترم جناب محمد متین خالد صاحب کے حصہ میں رکھی تھی کہ انہوں نے اس عنوان پر قلم اٹھایا۔ سو سال سے یہ عنوان منتظر قلم تھا۔ حق تعالیٰ شانہ کا کرم بے پایاں متین صاحب پر جو انہوں نے قلم اٹھایا ہے تو اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس پر ان کے لیے' جہاں دل سے دعائیں نکلتی ہیں' وہاں مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ آمین۔

دعاگو

عزیز الرحمٰن جالندھری

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر' ملتان' پاکستان

عزت ماب جناب جسٹس میاں محبوب احمد
چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی محمد متین خالد صاحب!

سلام مسنون!

عقیدہ ختم نبوت' اسلامی ایمانیات کا بنیادی حصہ ہی نہیں' تاریخ و تمدن انسانیت کا پرجمال کمال بھی ہے۔ جب تک انسانی عقل و شعور نے ارتقاء کی منزلیں سر نہیں کی تھیں' انسانی معاشرہ عالمگیر بنیادوں پر استوار نہیں ہوا تھا۔ ہر سو جہالت کی گھپ اندھیری رات تھی' جسے اجالنے کے لیے مختلف ادوار میں وحی کے چراغ جلتے رہے۔ نبوت کے ستارے ابھرتے رہے اور رسالت کے قمر طلوع ہوتے رہے۔ ان کی روشنی چمکی اور خوب چمکی' مگر ضلالت کی شب تار اس وقت تک سحر نہ ہوئی' جب تک نبوت کے آفتاب جہاں تاب "سراج منیر" نے طلوع اجلال نہ فرمایا۔ ان کے ظہور قدسی سے سارے اندھیرے چھٹ گئے اور رب کائنات نے اعلان فرما دیا کہ اس آفتاب نبوت کی روشنی سارے جہانوں میں رحمت بن کر پھیلے گی۔ ان کی نبوت کسی قریہ' کوچہ یا سال و صدی تک محدود نہیں' بلکہ تمام انسانیت' تمام زمانوں کے لیے اب انہی کے در اقدس سے اخذ فیض کرے گی۔ اس پیغمبر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کہا جانا' اس بات کی دلیل ہے کہ اب انسانی تہذیب عالمگیر وحدت کی طرف بڑھے گی اور انسانی شعور اپنے کمال کو پہنچے گا۔

سراج منیر کے طلوع کے بعد بھی اگر کوئی سمجھتا ہے کہ کسی چراغ یا ستارے کی ضرورت ہے تو اسے اپنی عقل کا علاج کرانا چاہیے اور اگر حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد بھی کوئی کسی اور نبی کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو اس کا خرمن ایمان یقیناً جل کر خاکستر ہو چکا ہے۔

ہر شخص اور ہر اس شخص کے متبعین' جنہوں نے اسلامی عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف کیا ہے' نہ صرف انہوں نے اپنے ایمان تباہ کئے ہیں' بلکہ ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ قادیانیت نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ اسلام انسانی تہذیب کو اعلیٰ منزلوں کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ انہوں نے ان راستوں کو مسدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری نظر میں یہ لوگ (قادیانی) اسلام اور انسانیت دونوں کے دشمن ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات پر میری ایک تقریر چھپ چکی ہے۔ اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ کے خط کا میں انتہائی شکر گزار ہوں۔ آپ کی کتاب "قادیانیت' ہماری نظر میں" پڑھ کر بے حد دلی خوشی ہوئی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مساعی قبول فرمائے جو سنت سیدنا صدیق اکبرؓ کو تازہ کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل رہتے ہیں۔

والسلام

خیر اندیش

(جسٹس) میاں محبوب احمد

چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ' لاہور

جناب نذیر احمد غازی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کا پیغام

اسلام کے عقائد میں ختم نبوت بنیادی عقیدہ ہے۔ اللہ کریم نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے۔ ہمارے ھادی اکمل' نور مجسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کی بعثت سے قبل اولوالعزم پیغمبر آپ کی تشریف آوری کی دعائیں کرتے رہے اور نوید سناتے رہے۔ آپ کے ظہور قدسی کے نشانات بیان کرتے رہے۔ آپ بزم کائنات میں شمع ہدایت بن کر جلوہ فگن ہوئے تو دجل و فریب اور ضلالت و گمراہی کی تاریکیاں کافور ہوگئیں۔ اب قیامت تک ہر کسی کو ہدایت کا نور انہی کے در سے مل سکتا ہے۔ آپ نے اپنے بعد کسی نئے نبی کی خبر نہیں سنائی' بلکہ قرآن مجید نے آپ کو خاتم النبیین کے لقب سے یاد فرمایا اور خود آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نبوت کے قصر ذی شان کی آخری اینٹ ہوں' میرے آنے سے یہ عمارت مکمل ہوئی۔ اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضور رحمت عالم خاتم النبیین کے اس فرمان گرامی پہ ہمیشہ سے مسلمانوں کا ایمان رہا۔ جب بھی اور جہاں بھی کسی نے فتنہ انکار ختم نبوت اٹھانے کی کوشش کی' اسے ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اولین مجاہد ختم نبوت ہیں' جنہوں نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب' کے خلاف جہاد کیا۔ ان کے بعد اب تک مسلمانان عالم اپنے خون سے اس عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتے آئے ہیں۔

محترم متین خالد صاحب لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے عصر حاضر کے فتنہ سے متعلق مشاہیر ملت کی آراء کو مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی۔ "قادیانیت' ہماری نظر میں" کی تالیف کے لیے انہوں نے جس محنت' لگن' محبت اور ذوق و شوق سے کام کیا ہے' یہ انہی کا حصہ ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ان کی یہ مساعی قبول فرمائے اور انہیں اپنے دین کی خدمت کی مزید توفیق بخشے۔ آمین۔

دعاگو

نذیر احمد غازی

اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

لاہور ہائی کورٹ' لاہور

کوہ ہمالیہ

محمد متین خالد تین مقدس' خوبصورت اور مہکتے ناموں کا مجموعہ۔

محمدؐ:۔ اللہ کے آخری نبیؐ اور رسولؐ جن کی تشریف آوری سے سلسلہ نبوت اپنی تکمیل کو پہنچا اور دین اسلام مکمل ہو گیا۔

متین:۔ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی۔

خالدؓ:۔ معروف صحابی' سیف اللہ خالدؓ بن ولید جنہوں نے یمامہ کے میدان میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو جہنم واصل کیا۔

اس کی تعبیر اگر میں یوں کروں تو بے جا نہ ہو گا کہ "محمد متین خالد" اللہ کے فضل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے لشکر خالدؓ بن ولید کے سپاہی ہیں۔

کوئی ایک برس بیتا' میں ایک دن ختم نبوت کے اس سپاہی و فدائی سے ملنے چلا گیا۔ سلام دعا کے بعد ان کے قریب پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہیں۔ ان کی آنکھوں میں ایک عجیب قسم کا فکر اور ماتھے پر تشویش کی گہری سلوٹیں تھیں۔ انہیں اس کیفیت میں دیکھ کر میں نے ماجرا پوچھا تو وہ گویا ہوئے کہ آج مجھے شیطان کی فوج کے ہراول دستے "قادیانیوں" کا شائع کردہ ایک انتہائی زہریلا کتابچہ ملا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے دجل و فریب کا انتہائی خطرناک داؤ استعمال کیا ہے۔ میں نے کتابچے کا نام دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ کتابچے کا نام "احمدیت کے متعلق عالمی تاثرات از بشیر الدین احمد" ہے۔ جس میں قادیانیوں نے زبردست مکاری و عیاری کے ساتھ زندگی کے مختلف طبقوں سے کچھ مسلمان اکابرین کی قادیانیت کے بارے میں آراء شائع کی ہیں۔ اکثر آراء کا تو سرے سے وجود ہی

نہیں اور اگر کچھ آراء موجود ہیں تو سیاق و سباق کی روح کو غارت کر قلم سے ذبح کرتے ہوئے بیانات کی شکل کو مسخ کیا گیا ہے۔ وہ انتہائی متفکر انداز میں کہنے لگے کہ قادیانی اپنے اس خطرناک حربے سے قادیانیت کے کالے منہ کو سفید کر کے ملت اسلامیہ کی نوخیز نسل کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ بے تکان بولتے ہوئے وہ اٹھے اور قریب رکھی الماری کو نہایت پھرتی سے کھولتے ہوئے کتابچہ نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ ان کی پردرد باتیں سن کر اور کوبرا سانپ سے زہریلا کتابچہ دیکھ کر میں بھی ان کے فکر کے بہاؤ میں بہہ گیا۔ میں نے پوری قوت سے اپنے دونوں ہاتھوں میں ان کا دایاں ہاتھ تھامتے ہوئے کہا "متین بھائی! اس کا زور دار جواب آنا چاہیے جو ریت کی اس دیوار کو بکھیر کر رکھ دے' جو منافقت کے اس بت کو پاش پاش کر دے' جو اس گھناؤنی سازش کے چہرے سے سارے نقاب نوچ لے"۔

"میرا اللہ اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے خیر کرے گا"۔ انہوں نے میری درخواست قبول کرتے ہوئے کہا۔

محمد متین خالد' قادیانیوں کے اس مہلک حملے کا دنداں شکن جواب دینے کا عزم بالجزم کر چکے تھے۔ وہ اللہ کے بھروسے اور اپنی زبردست قوت ارادی سے میدان عمل میں اتر چکے تھے۔ انہوں نے اس عظیم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنی ساری صلاحیتیں اور توانائیاں وقف کر دیں۔ انہوں نے پیران عظام و علمائے کرام کے دروازوں پر دستک دی' ارباب حل و عقد کو خطوط لکھے' سیاستدانوں سے رابطے قائم کیے' ماہرین تعلیم اور دانشوروں کے دروں پہ حاضری دی' صحافیوں' ادیبوں' خطیبوں اور شاعروں سے ملاقی ہوئے' نامور غیر مسلم شخصیات سے رائے مانگی اور طالب علم راہنماؤں اور مزدور لیڈروں کے خیالات اکٹھے کیے۔ وہ لائبریریوں کی طرف لپکے' اخبارات کے فائل چھان مارے' جرائد و رسائل کے بھاری ریکارڈ نظروں سے گزارے اور سو سالہ تاریخ کے اوراق پارینہ کو کھنگالا۔ ان کی صبحیں' شامیں اور

راتیں اس عظیم کام پر نچھاور ہو گئیں۔ وہ دن کے اجالوں میں تتلی بن کر اور شب کے اندھیروں میں جگنو بن کر علم و تحقیق کے میدانوں میں محو پرواز رہے۔ عقاب کی آنکھ سے حوالے چنے اور عقاب ہی کی پھرتی سے انہیں اکٹھے کرتے رہے اور پھر شہد کی مکھی کی طرح مصروف ہو گئے اور چھتہ تیار کر دیا۔ یہ ان کے زبردست عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم' عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ محبت' اسلام سے عظیم لگاؤ' قادیانیت سے پرلے درجے کی نفرت اور شبانہ روز محنت کا نتیجہ ہے کہ آج ملت اسلامیہ کے سامنے دعوت مطالعہ و عمل دیتی ہوئی سات سو صفحات کی ضخیم' مضبوط' مبسوط اور مربوط کتاب موجود ہے۔

جب میں اس کتاب کی وادی میں سیاحت کے لیے نکلتا ہوں تو مجھے اس کتاب میں رائے دینے والا ہر شخص اپنے مقام و مرتبہ کے مطابق ایک اذان دیتا ہوا دکھائی اور سنائی دیتا ہے۔ یہ اذان "اعلان ختم نبوت و تردید قادیانیت" ہے۔ موذن عربی بھی ہیں اور عجمی بھی' گورے بھی ہیں اور کالے بھی۔ کتاب کے مطالعہ کے دوران مجھے اس اذان کی آواز ہندوستان سے بھی آ رہی ہے اور پاکستان سے بھی' افریقہ سے بھی اور امریکہ سے بھی' چین سے بھی' سپین سے بھی' عرب کے ریگزاروں سے بھی اور افغانستان کے کوہساروں سے بھی' وادی کشمیر سے بھی اور وادی نیل سے بھی' یورپ کی فضاؤں سے بھی' ثمرقند کی ہواؤں سے بھی' وطن رازیؒ سے بھی اور وطن سعدیؒ سے بھی' ارض فلسطین سے بھی اور مکہ و مدینہ کے خطہ ہائے حسین سے بھی۔

مجھے اس اذان کی آواز دنیا کے سارے براعظموں سے ہی نہیں' بلکہ جہاں جہاں انسان بستے ہیں' وہاں وہاں سے آ رہی ہے۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ اللہ کی ساری زمین ان موذنوں کی اذانوں سے گونج رہی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ عظیم کتاب لکھ کر محمد متین خالد نے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ جس کے لیے تمام مسلمانوں کو ان کا ممنون و مشکور ہونا چاہیے۔ میری شدید خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان تک پہنچے اور مخیر حضرات اس

کتاب کو خرید کر قادیانیوں تک پہنچائیں۔ ان کی اس کوشش سے اگر کوئی قادیانی' قادیانیت کے چنگل سے نکل گیا تو یہ عمل ان کے لیے پروانہ جنت ہوگا۔

محمد متین خالد نے قادیانیوں کے چند اوراق پر مشتمل پمفلٹ' کے جواب میں سات سو صفحات کی ضخیم کتاب لکھ کر قادیانیوں کے کنکر کے جواب میں ان کے سروں پہ کوہ ہمالیہ دے مارا ہے۔ جس کے ملبے تلے دبے قادیانیوں کی چیخیں' میں اپنے کانوں سے سن رہا ہوں۔ جن میں سے قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی چیخ سب سے بلند ہے----!!!

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

محمد طاہر رزاق' لاہور

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ و علی الہ و صحبہ الذین اوفوا عھدہ اما بعد

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں ایسا عقیدہ ہے جس کے تسلیم کئے بغیر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلا سکتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت و نبوت کے مقدس سلسلہ کی تکمیل ہوگئی۔ اب آپ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا یعنی ظلی' بروزی' مجازی' تشریعی' غیر تشریعی نبی نہیں ہوسکتا اور نہ ہی آپ کے بعد کسی پر کسی قسم کی وحی کا نزول ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات قدسی صفات پر اس سنہری سلسلہ کو ختم فرما دیا ہے۔ اسلام کا یہی بنیادی عقیدہ اور نظریہ ختم نبوت کے مبارک نام سے مشہور و معروف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کسی اختلاف کے بغیر اس عقیدہ کو جزو ایمان قرار دیتی چلی آئی ہے۔ اگر کوئی شخص توحید و قیامت پر ایمان رکھتا ہو اور پابند صوم و صلوۃ بھی ہو اور تمام احکام شریعت کو مانتا بھی ہو لیکن اس بنیادی عقیدہ ختم نبوت کو تسلیم نہ کرتا ہو تو وہ کافر' مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ مسئلہ ختم نبوت قرآن مجید کی متعدد صریح آیات اور بے شمار احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے' جس کا منکر بلاشک و شبہ کافر اور مرتد ہے۔ بعض بدبخت نادانوں کا یہ سمجھنا اور کہنا کہ مرزائی لوگ کلمہ گو اور اہل قبلہ ہیں' یہ لوگ نماز روزہ کے پابند ہیں' اسلام کی تبلیغ' تحریری اور تقریری طور پر کرتے ہیں اور صدقہ خیرات بھی دیتے ہیں اور مزید بر آں غیر مسلموں سے بحث و مباحثہ اور مناظرہ بھی کرتے اور اسلام کی صداقت اور حقانیت کے دلائل بھی پیش کرتے ہیں' پھر یہ لوگ کیسے مرتد اور کافر ہوگئے؟ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے ایک ضروری اور بنیادی گزارش یہ ہے کہ اجماع امت سے یہ ثابت ہے کہ جب ضروریات دین کا

انکار کیا جائے تو پابند صوم و صلوۃ آدمی مسلمان نہیں رہتا بلکہ وہ اہل قبلہ میں شمار ہی نہیں کیا جائے گا۔ وہ ضروریات دین کا انکار خواہ تاویل سے کرے یا بالکل انکار کرے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو جو کافر اور مرتد کہا جاتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ بعض نصوص قطعیہ اور ضروریات دین کے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ انہوں نے ایسی من گھڑت تاویلیں کی ہیں جو متواتر اور مشہور اجماعی معانی کے خلاف ہیں' جو لوگ ایسا کریں وہ شرعی طور پر کافر اور مرتد ہیں۔ ان لوگوں کا اسلام کا مدعی ہونا' کلمہ گو اور اہل قبلہ کہلانا اور نماز روزہ کا پابند ہونا اور دین کی تبلیغ کرنا' ان کو کفر و ارتداد سے نہیں بچا سکتا۔ لہٰذا مرزا قادیانی اور اس کی امت مرزائیہ کو' ختم نبوت جو کہ ضروریات دین سے ہے' کے انکار کے باعث نماز' روزہ کی پابندی کے باوجود دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ ان کے غیر مسلم ہونے میں کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ علاوہ ازیں ضروریات دین کے انکار کرنے پر کسی کو کافر نہ کہنا اور احتیاط سے کام لینا خود کفر ہے۔ بعض لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں اور کافر کہنے سے جھجکتے ہیں' حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکر ضروریات دین کو واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کافر کہا جائے' ورنہ منافقین کو بھی کافر نہ کہا جائے کیونکہ وہ بھی اہل قبلہ تھے' وہ فرائض و واجبات بھی ادا کرتے تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور یہ بھی اقرار کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن قرآن مجید نے سورہ بقرہ' آیت نمبر ۸ میں صراحتہً اعلان کر دیا: وہ مومن نہیں ہیں' چنانچہ آیت درج ذیل ہے۔

(و من الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وما هم بمومنین)

ترجمہ:۔ اور لوگوں میں بعض ایسے بھی جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ اس بات سے با آسانی لگایا جا سکتا ہے کہ امت مسلمہ میں سب سے پہلے جو اجماع ہوا وہ اسی مسئلہ ختم نبوت پر ہوا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت واجب القتل اور اس پر ایمان لانے والے مرتد اور کافر ہیں۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب نے جب دعویٰ نبوت کیا تو خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نتائج کی پرواہ کیے بغیر اس متنبی اور اس کے ماننے والوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور اس وقت تک چین اور سکون سے نہیں بیٹھے' جب تک اس جھوٹے نبی کو موت کے گھاٹ اتار نہیں دیا۔ اس جہاد میں دس ہزار آدمی مسیلمہ کذاب کے مارے گئے اور بارہ سو مجاہدین ختم نبوت نے جام شہادت نوش کیا جن میں سینکڑوں حفاظ قرآن' قراء اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اتنی بڑی قربانی دے کر مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور عظمت امت مسلمہ پر واضح اور ظاہر کی۔ اس جہاد کے بارے میں کسی صحابی نے صدیق اکبر سے اختلاف نہیں کیا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنے دعویٰ نبوت کے ساتھ ساتھ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے جو خط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کیا تھا' اس کے الفاظ یہ تھے۔ **من مسیلمہ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ** (یہ خط مسیلمہ کی طرف سے جو اللہ کا رسول ہے' محمد رسول اللہ کی طرف لکھا جا رہا ہے) اس کے ہاں جو اذان ہوتی تھی اس میں **اشھد ان محمدا" رسول اللہ** بھی کہا جاتا تھا۔ بایں ہمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرتد اور واجب القتل سمجھ کر اس کے خلاف صحابہ کرام کی فوج ظفر موج کو روانہ کیا اور اس کو جہنم رسید کر کے دم لیا۔

لیکن بدقسمتی سے مسیلمہ پنجاب کی یہ تحریک انگریزوں کی سرپرستی میں جاری ہوئی اور خوب پھلی پھولی' چنانچہ مرزا قادیانی فخریہ انداز سے اعلان کرتا ہے کہ قادیانی جماعت سرکار انگریزی کا خود کاشتہ پودا ہے اور واقعی انگریزوں نے بھی اس پودے کی خوب آبیاری کی' انگریز مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے بہت زیادہ خائف تھے۔ مرزا قادیانی نے انگریزوں کی رضا جوئی کے لیے فریضہ جہاد کو حرام اور ممنوع ہونے کا اعلان

کیا حالانکہ جہاد اسلام کا ایک مقدس دینی فریضہ ہے۔ جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ارشاد فرمایا۔ **الجہاد ماض الی یوم القیامتہ** جہاد قیامت تک جاری رہے گا لیکن مرزا غلام احمد نے انگریزوں کے تحفظ اور عالم اسلام پر ان کے تسلط کے لیے نہایت شدومد سے عقیدہ جہاد کی مخالفت کی تاکہ انگریز اسلامی ممالک پر قابض ہو جائیں اور کوئی ان کی مزاحمت نہ کرے' پھر قادیانیت ان کے سایہ عاطفت میں خوب پھلے پھولے جیسے کہ برصغیر میں انگریزی سرپرستی سے قادیانیت کو فروغ حاصل ہوا ورنہ ان کا حشر بھی میلمہ کذاب جیسا ہوتا۔ (مرزا قادیانی تریاق القلوب میں لکھتے ہیں "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں"۔

ایک اور حوالہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں ملاحظہ ہو:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

مرزا غلام احمد قادیانی نے دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو بتدریج محدث' مجدد' مہدی' مسیح موعود اور بالاخر ۱۹۰۱ء میں کامل مکمل نبی قرار دے دیا۔ اس کے چند حوالے بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔ "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ (دافع البلاء) انجام آتھم میں ہے۔ (الہامات میں میری نسبت بار بار کہا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ' خدا کا مامور' خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے' جو کچھ یہ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جنمی ہے۔ ایک غلطی کا ازالہ میں تحریر کیا ہے (میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے

پکارا ہے تتمہ "حقیقتہ الوحی میں یوں لکھا ہے میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے"۔

مرزا غلام احمد قادیان کے دعوئ نبوت کے بعد خود مرزا اور قادیانی امت ان مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے اور اسی بنیاد پر مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کی نماز جنازہ میں شریک ہونا اور اپنی لڑکیوں کا ان سے نکاح کرنا' وہ بالکل اسی طرح ناجائز سمجھتے ہیں جس طرح کہ دوسرے غیر مسلموں کے ساتھ یہ معاملات کرنا ناجائز ہے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد متنبی نے اپنے بیٹے فضل احمد مرحوم کا جنازہ اسی لیے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا۔ اسی بنیاد پر چوہدری ظفراللہ قادیانی سابق وزیر خارجہ پاکستان نے بانی پاکستان محمد علی جناح کی نماز جنازہ نہیں پڑھی' دریافت کرنے پر کہا کہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم۔ مرزا قادیانی اپنے مخالفین یعنی نبی نہ ماننے والوں کو ان الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ (دشمن ہمارے جنگلوں کے خنزیر ہوگئے ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔ نجم الھدیٰ) اور ایک اور جگہ مخالفین کے لیے **ذریتہ البغایا** کا کلمہ استعمال کیا ہے یعنی بدکار عورتوں کی اولاد۔

مرزا قادیانی نے دعوئ نبوت کے ساتھ ساتھ انبیاء علیہم السلام کی توہین کا ارتکاب کیا ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر مسلمانوں پر فرض ہے اور ان کی توہین و تحقیر اور تنقیص مطلقاً" کفر ہے مگر مرزا قادیانی آنجھانی نے اپنی کتابوں میں نہایت بیباکی اور ڈھٹائی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین و تنقیص کی ہے۔ چنانچہ دافع البلاء میں لکھا ہے "یحییٰ نبی کو مسیح پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا اپنے ہاتھوں یا سر کے بالوں سے ان کے بدن کو چھوا تھا یا

کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی' اس وجہ سے خدا نے قرآن مجید میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے"۔ ایک اور حوالہ کشتی نوح کا ملاحظہ ہو۔ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا' اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے' شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے"۔

بندہ ناچیز نے مرزا قادیانی کی چند کتابوں کے حوالے جو بطور نمونہ پیش کئے ہیں ان سے اچھی طرح یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم' رسول معظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت و رسالت کو ختم فرما دیا ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح الفاظ میں ارشاد فرما دیا۔ (انا خاتم النبیین لا نبی بعدی) میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ مزید اضافہ فرمایا کہ کچھ لوگ میرے بعد دعویٰ نبوت کریں گے لیکن وہ دجال' کذاب اور مفتری ہوں گے۔

علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بہت گستاخی کی ہے اور ان کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ مزید بر آں قرآنی آیات میں بھی اس نے تحریف کی جو آیات قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ اس دجال' کذاب' ضال اور مضل نے اپنے اوپر چسپاں کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے نشانات کو معجزات سے موسوم کرتا تھا اور اس بات کا بھی مدعی تھا کہ جو ان نشانات کو نہ مانے وہ کافر اور جہنمی ہے اور اس کی نجات ناممکن ہے اور اس کی نماز جنازہ پڑھنی بھی جائز نہیں۔ اس دجال نے ستم بالائے ستم یہ بھی کیا کہ کفار کے ساتھ جہاد کو صراحۃً حرام قرار دیا اور عمر بھر ان کی مدح سرائی میں تحریراً و تقریراً معروف عمل رہا۔ ان وجوہات کی بنا پر امت مسلمہ کے تمام علماء' صلحاء اور مشائخ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مرزا قادیانی آنجہانی بعض ضروریات دین اور نصوص قطعیہ کے انکار اور عقائد کفریہ کی بنا پر مرتد اور کافر ہے۔ ان کفریات کے

باوجود جو شخص اس کو نبی یا مجدد مانے وہ بھی کافر ہے اور مزید بر آں جو شخص ان کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی خارج از اسلام ہے۔ بہرحال مرزا قادیانی آنجہانی کے عقائد کفریہ کے واضح ہونے کے بعد ہر غیرت مند مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تحریری اور تقریری طور پر مرزائیت کے خلاف جہاد کرے اور مسلمانوں کے ایمان بچانے کی پوری کوشش کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں مجاہد ختم نبوت جناب محمد متین خالد سلمہ نے ایک قابل رشک عجیب و غریب سنہری کارنامہ سرانجام دیا جو توفیق الٰہی کے بغیر ناممکن تھا۔ اس سعادت مند نوجوان نے مرزا قادیانی اور مرزائیت کے متعلق علماء کرام' مشائخ عظام' سیاسی زعماء' جج صاحبان' وکلاء' مشہور ادباء و شعراء' مزدور راہنماؤں' غیر مسلم شخصیات اور سابق قادیانیوں کے تاثرات و بیانات اور مشاہدات و تاثرات اور ہوش ربا انکشافات کو یکجا جمع کر کے کتابی شکل (قادیانیت' ہماری نظر میں) ترتیب دی۔ یہ ایک تاریخی اور تحقیقی دستاویز ہے۔ (**ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء**)

این سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان مجاہد ختم نبوت کے علم و عمل اور عزم و عمر میں برکت دے اور مزید کام کرنے کی توفیق بخشے اور اس کی محنت شاقہ اور سعی و کاوش کو قبول فرمائے اور سعادت دارین کا باعث بنائے اور صراط مستقیم سے بھٹکے' بھٹکے' ہٹے ہوئے لوگوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

این دعاء ازمن و ازجملہ جہاں آمین باد

احقر الانام محمد اجمل خان غفرلہ
مرکزی نائب امیر جمعیت العلمائے اسلام' پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرِ دلبراں

اللہ عز اسمہ نے اپنے نبی مکرم' حبیب معظم' محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔ وحی نبوت کا نزول ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ ہر راہرو جو حق کا جویا ہے' اس پر لازم ہو گیا کہ وہ اس نبی مکرم کے نقوش پا کو اپنا خضر راہ بنائے' یہی وہ چشمہ فیض ہے جس سے تمام نوع انسانی کو روز قیامت تک سیراب ہونا ہے۔ اس کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑ کر کوئی بھی منزل مراد تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو اس چشمہ شیریں سے اپنی پیاس نہ بجھائے' اس کے مقدر میں تشنہ لبی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ جس نے اس کے دامن رحمت کو چھوڑ دیا' وہ ہمیشہ کے لیے شقاوت و محرومی کی دلدل میں پھنس کر رہ گیا۔

جب حقیقت یہ ہے تو پھر یہ کیونکر ممکن تھا کہ کاروان انسانیت کو' یہ نبی ان تمام خطرات سے آگاہ نہ کر دے جو قیام قیامت تک پیش آنے والے ہیں' ان فتنوں کی واضح طور پر نشاندہی نہ کر دے جو ان کے خرمن ایمان پر بجلیاں بن کر گرنے والے ہیں اور انہیں ایسے موڑوں اور چوراہوں سے باخبر نہ کر دے' جہاں سے وہ بھٹک سکتے ہیں اور غلط ڈگر پر چل کر اپنے آپ کو برباد کر سکتے ہیں۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ختم نبوت کا یہ تقاضا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان فتنوں' فتنہ بازوں اور ان راہزنوں سے اپنی امت کو مطلع فرما دیں جو کسی زمانہ میں لوگوں کی گمراہی اور تباہی کا سبب بننے والے تھے۔ چنانچہ کتب احادیث میں بکثرت ایسی احادیث صحیحہ موجود ہیں جن میں خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے فتنوں اور فتنہ بازوں کی مکمل طور پر نشاندہی فرمائی ہے۔

۱ - حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' جو صاحب سر رسول اللہ (رازدان

رسالت) صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے لقب سے معروف ہیں' سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ : "بخدا ہر فتنہ جو قیامت تک برپا ہونے والا ہے' میں اسے تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ رسولؐ اللہ نے مجھے ہی رازداری سے ان کے متعلق بتایا ہو بلکہ حضورؐ نے ایک مجلس میں انہیں بیان کیا جس میں' میں بھی حاضر تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا' ان میں سے تین ایسے فتنے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے اور ان میں سے کئی فتنے موسم گرما کی آندھیوں کی طرح ہیں' ان میں بعض چھوٹے ہیں اور بعض بڑے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا' ان حاضرین مجلس میں سے اب میرے سوا کوئی باقی نہیں"۔

(مسلم' ج ۲' صفحہ ۳۹۰)

۲۔ انہی حضرت حذیفہ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ : حضرت حذیفہ کہتے ہیں بخدا میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھیوں نے اسے فراموش کر دیا یا دانستہ انجان بنے بیٹھے ہیں۔ بخدا اختتام دنیا تک جتنے فتنے برپا ہونے والے ہیں' ان کے ایسے قائد جن کے پیرو تین سو یا زائد ہوں گے' حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسے قائد کا نام' اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام ہمارے سامنے ذکر فرمائے۔

(ابو داؤد' کتاب الفتن)

ان ارشادات سے مقصد یہ تھا کہ امت اسلامیہ ان فتنہ بازوں کے دام فریب میں پھنس کر راہ حق سے منحرف نہ ہو جائے۔ کوئی بدقماش ان کی متاع ایمان کو لوٹ

کر نہ لے جائے۔

ان تمام فتنوں میں سب سے زیادہ مہلک فتنہ وہ تھا جو انکار ختم نبوت کی صورت میں نمودار ہونے والا تھا۔ کئی طالع آزما اپنی ناموری اور شہرت کے لیے نبوت کا سوانگ رچانے والے تھے۔ ان لوگوں کی فتنہ انگیزیوں سے صرف یہی نہیں کہ مملکت اسلامیہ کا امن و سکون برباد ہونے والا تھا' لوگوں کے ایمان و یقین میں شک و ارتیاب کا زہر گھولا جانے والا تھا' بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ فتنہ ملت اسلامیہ کی وحدت اور یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے والا تھا اور اسلام میں تحریف و تغیر کا ایسا دروازہ کھولنے والا تھا جس سے اس چشمہ فیض کے مکدر ہو جانے کا اندیشہ تھا' اس لیے سرور کونین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے اس فتنے کا ذکر کر کے اپنے غلاموں کو ہوشیار کر دیا کہ وہ ایسے جھوٹے اور کذاب مدعیان نبوت کے چنگل میں اسیر نہ ہو جائیں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

ترجمہ : "یعنی میری امت میں تیس جھوٹے نمودار ہوں گے۔ ان میں ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا"۔

اسی مفہوم کی ایک دوسری حدیث ہے جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"یعنی قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب دجال اور کذاب نمودار نہ ہوں۔ ہر ایک ان میں سے یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ رسول اللہ ہے"۔

(مسلم' ج ۲' ص ۳۹۷)

آپ ان احادیث میں مکرر غور فرمائیے۔ ہادی برحق نے کتنی فصاحت سے اپنی امت کو ایسے بدبخت لوگوں کی شرانگیزیوں سے متنبہ فرما دیا۔ پہلی حدیث میں ارشاد

فرمایا کہ وہ تیس کذاب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ پھر خاتم النبیین کی تشریح بھی خود فرما دی کہ کوئی محرف اس کی غلط تاویل کر کے لوگوں کو گمراہ نہ کر دے۔ فرمایا "لا نبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ دوسری حدیث میں ان جھوٹے مدعیان نبوت کو "کذاب" کے ساتھ ساتھ "دجال" بھی فرمایا گیا ہے۔ لغت عرب میں دجال کی یہ تشریح کی گئی ہے کہ یعنی دجال' ملمع ساز کو کہتے ہیں جو لوہے پر سونے کا پانی چڑھا کر لوگوں کو دھوکا دے۔ دجال کو دجال اس لیے کہا جائے گا کہ وہ لوگوں کے سامنے چکنی چپڑی باتیں کرے گا' باطل کو حق کا لباس پہنائے گا اور اس کو اپنی لن ترانیوں سے مزین و آراستہ کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرے گا۔

ان واضح تصریحات کے بعد ہر وہ شخص جو نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لایا ہے اور حضور کے جملہ ارشادات کو برحق اور سچ تسلیم کرتا ہے' وہ کبھی بھی کسی ملمع ساز کے دجل و فریب کا شکار ہو کر عقیدۂ ختم نبوت سے انکار نہیں کر سکتا اور نہ کسی کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اس کی نبوت کا اقرار کر سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان روشن ارشادات سے تمام فرزندان اسلام پر حجت تمام کر دی۔ اب اگر کوئی گمراہی کے اس غلیظ اور گہرے گڑھے میں گرنا چاہتا ہے' تو اس کی مرضی--- اس کے مرشد کامل نے تو اس کو سمجھانے کا حق ادا کر دیا!

جب نبی صادق و مصدوقؐ نے یہ فرمایا کہ تیس دجال' کذاب قیامت سے پہلے نبوت کا دعویٰ کریں گے' تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ ایسا نہ ہوتا۔ چنانچہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ' حضورؐ کی اس پیش گوئی کی تصدیق کر رہی ہے۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا سلسلہ خلافت صدیقی میں ہی شروع ہو گیا تھا اور یہ سلسلہ مسلسل جاری رہا' یہاں تک کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی تشریف فرما ہوئے۔ ان کے دعاوی' ان کی تعلیمات' ان کے فرمودات اور ان کا طریقہ کار کا بنظر

غائر مطالعہ کیا جائے تو ان میں ہمیں کوئی جدت نظر نہیں آتی۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے سابقہ پیشروؤں کی تعلیمات اور نظریات سے پوری طرح استفادہ کیا ہے اور متفرق لوگوں سے متفرق چیزیں لے کر اپنی نبوت کی دکان سجائی ہے۔ مرزا صاحب ختم نبوت کے قائل بھی ہیں اور ساتھ ہی اپنے آپ کو نبی بھی کہتے ہیں۔ اس تضاد کو انہوں نے یہ کہہ کر دور کیا ہے کہ حقیقی نبی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں ظلی اور بروزی نبی ہوں۔ درحقیقت یہ تاویل کتنی ہی بھونڈی کیوں نہ ہو' بہرحال مرزا صاحب کی ذہنی سطح سے بلند تر ہے۔ ظاہر بین شخص ضرور اس ندرت آفرینی پر حیران ہو جاتا ہے لیکن درحقیقت یہ مرزا صاحب کا سرقہ ہے جو انہوں نے اپنے ایک پہلے پیشرو اسحاق اخرس مغربی' مدعی نبوت سے کیا ہے۔

بہرحال جس شخص نے امت کو انگریز کی ابدی غلامی کے لیے تیار کرنے میں ساری عمر کھپا دی ہو' ہم مجبور ہیں کہ اسے ملت کا بدخواہ اور غدار قرار دیں۔ جس طرح خارش زدہ کتے کو مسجد میں ہم داخل نہیں ہونے دیتے' اسی طرح ہم ایسے غداروں کو حرم ملت کے پاس تک نہیں پھٹکنے دیں گے۔

اس شخص کی بوالعجبیوں' اسلام پر اس کی زیادتیوں اور امت کے خلاف اس کی سازشوں کی کوئی انتہا نہیں۔ مرزا صاحب نے صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ امت محمدیہ کے مستحکم قلعہ میں شگاف ڈالنے کی جسارت سے بھی وہ باز نہ آئے۔ وہ عمر بھر ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کر کے اپنے انگریز محسنوں کے قدموں پر لا ڈالنے کے لیے سرگرداں رہے۔ انہوں نے ختم نبوت کے اساسی عقیدہ پر ضرب لگانے کی منحوس کوشش کی۔ ۱۸۸۴ء میں مجدد بنے اور مامور من اللہ کے لقب سے اپنے آپ کو نوازا۔ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا سوانگ رچایا' آخرکار انگریزوں کے عقل فتنہ زا نے ان کے لیے بناوٹی نبوت کا سنگھاسن تیار کیا تھا' اس پر آ کر براجمان ہو گئے۔

مرزا صاحب اپنی ایک کتاب "اعجاز احمدیہ" کے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں:

"یعنی اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول (مرزا غلام احمد) کو ہدایت

اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اس دین کو سارے دینوں پر غالب کرے"۔

یہ آیت اپنی طرف منسوب کرنے کی جسارت کرنے سے پہلے کاش مرزا صاحب آئینہ میں اپنی مکروہ شکل کو بھی دیکھ لیتے۔ انہوں نے صرف نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اولوالعزم انبیاء سے بھی اپنے آپ کو بڑھا دیا۔ مرزا صاحب حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں' میں شیث ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں یعقوب ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں داؤد ہوں' میں عیسیٰ ہوں"۔

اس سے بھی بڑھ کر قرآنی آیات میں یہ معنوی تحریف کی کہ جو آیات طیبات اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں اور محبوب بندے محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کی شان رفیع کو بیان کرنے کے لیے نازل کی تھیں' انہیں بڑی بے حیائی سے اپنے اوپر چسپاں کیا:

"حقیقت الوحی" میں لکھتے ہیں:

وما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین۔

اے مرزا احمد ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اسی طرح:

یس والقران الحکیم' انک لمن المرسلین۔

اے کامل سردار (مرزا غلام احمد قادیانی) ہم قرآن کو اس بات کی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ تو ہمارے رسولوں میں سے

ہے۔

پھر کہتا ہے **انا اعطیناک الکوثر** میں بھی مجھ سے خطاب ہے کہ ہم نے تمہیں کو کوثر عطا فرمایا۔ (حقیقت الوحی' ص ۱۰۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مقام محمود کی بشارت دی۔ یہ کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوا **اراد اللہ ان یبعثک مقاما محمودا۔** اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تجھے (مرزا) کو مقام محمود تک پہنچا دے۔ (حقیقت الوحی' ص ۱۰۷)

"ایک غلطی کا ازالہ" کے ص ۴ پر لکھتا ہے **"محمد رسول اللہ والذین معہ"**۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔

اس کتاب کے اسی صفحہ پر کہتا ہے **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔** اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔

یہ چند حوالے اس کے طومار خرافات سے مشت نمونہ از خروارے کے طور پر نقل کیے گئے ہیں۔ ایک معمولی درجہ کا مسلمان جب ان گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کو پڑھتا ہے تو اس کا کلیجہ شق ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ کیا ایسے شخص کے دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کے متعلق ہمیں کسی عالم سے مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت ہے؟ یہ وہ ہرزہ سرائیاں ہیں جن کی جرات اس سے پہلے آنے والے جھوٹے مدعیان نبوت کو نہ ہوسکیں۔ اسے ہم اپنے ایمان کی کمزوری کہیں یا انگریز کی سنگینوں کا کرشمہ کہ اس کے وجود کو برداشت کیا جاتا رہا' ورنہ راجپال اور لیکھ رام کی بکواسیات' اس کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔

اب آپ خود فیصلہ کریں کہ وہ عقیدہ جس پر ابتداء سے آج تک امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام کا اجماع رہا ہو اور جس زمانہ میں' جس کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو' اسے صرف کافر و مرتد قرار نہ دے دیا گیا ہو بلکہ اس کا استیصال اور قلع قمع کر دیا گیا ہو تو آج ایسا شخص یا گروہ ملت اسلامیہ کا جزو کیسے رہ سکتا ہے' خصوصا

مرزا غلام احمد قادیانی' جس کی گستاخیاں' آیات قرآنی میں تحریفات کی یہ کیفیت ہو' اس کو اسلام اپنے ماننے والوں کی صفوں میں کیسے برداشت کر سکتا ہے؟

اب میں آپ کو ایک دوسری چیز کی طرف متوجہ کرتا ہوں:

افراد کی طرح قوموں پر بھی ادبار و انحطاط کے دور آیا کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو اپنی قوم سے قلبی انس ہوتا ہے' وہ ان ناسازگار حالات میں بھی اپنی قوم کے جذبات غیرت و حمیت کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیتے' وہ انہیں ہر انداز سے اٹھنے اور ابھرنے پر برانگیختہ کرتے رہتے ہیں' وہ ان میں اپنی کھوئی ہوئی عزت و آزادی کو حاصل کرنے کی امنگ زندہ رکھتے ہیں۔ جب بھی حالات مساعدت کرتے ہیں' وہ دشمن کے خلاف جہاد کا نقارہ بجا دیتے ہیں۔ اس وقت ان کے آغوش تربیت میں پروان چڑھتے ہوئے جذبات سیلاب کی طرح امڈ آتے ہیں۔ چشم زدن میں وہ قوم جو بھیڑوں کے گلہ کی طرح بے بس اور ضعیف تھی' شیروں جیسی جرات کے ساتھ دشمن پر جھپٹتی ہے اور اسے خاک میں ملا دیتی ہے اور فضائے آسمان میں ان کی عظمت کا پھریرا اونچا' بہت اونچا لہرانے لگتا ہے۔ یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ قوم کا کوئی خیر اندیش ہو اور وہ ان جذبات حریت کو کچل دینے کے لیے اپنی ساری عمر کھپا دے اور ان کو تلقین کرے کہ تم اپنے اجنبی آقا کے قدم چاٹتے رہو اور کتوں کی طرح بے غیرتی کی زندگی بسر کرو' ایسا کہنے والا قوم کا دشمن ہوتا ہے' قوم کا غدار ہوتا ہے' دشمن کا ففتھ کالم ہوتا ہے۔ نبی کا مقام تو بڑا اونچا ہے' اسے تو ایک شریف انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے۔

اب آپ ذرا مرزا قادیانی صاحب کے دفتر پند و نصائح میں سے صرف ایک نصیحت دل تھام کر غور سے پڑھئے۔ آنجہانی کی حقیقت آپ پر واضح ہو جائے گی۔ آپ ایک جگہ لکھتے ہیں:

> "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو

پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام
ممالک عرب، مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔
میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے
خیرخواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل
روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل، جو احمقوں کے
دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں"۔

(تریاق القلوب، ص ۱۵)

مرزا صاحب اور ان کے جانشینوں کی مستند تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انہیں نہ امت مسلمہ کے ماضی سے کوئی عقیدت ہے، نہ اس کے حال سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ مستقبل کے بارے میں ہماری امنگوں اور ان کی امنگوں میں کوئی یکسانیت ہے۔ ملت اسلامیہ کے جو دشمن تھے یہ لوگ ان کو اپنا سرپرست سمجھتے رہے۔ جس انگریز نے برصغیر میں اسلامی اقتدار کا چراغ گل کیا، ہماری ثقافتی اور تہذیبی قدروں کو بے رحمی سے روند ڈالا، ہمارے اوقاف کو درہم برہم کر دیا، ہمارے مدارس اور علمی ادارے مقفل کر دیے، وہ انگریز جن کی خون آشام تلوار ہمارے لاکھوں بے گناہوں کے قتل کے بوجھ سے خم ہے، جنہوں نے ہمارے فخر روزگار، علماء و فقہاء، صلحاء و اتقیاء کو درختوں کے تنوں کے ساتھ باندھ کر گولی سے اڑا دیا، حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی اور ان کے جانثار ساتھی رحمتہ اللہ علیہم جزائر انڈیمان میں انگریزوں کی سفاکانہ قید میں جام شہادت نوش کر گئے، وہ انگریز جن کے ناپاک ہاتھ ملت کی ردائے ناموس کو تار تار کرنے میں اس وقت بھی کوشاں تھے، کیا کسی باغیرت مسلمان کے دل میں ان دشمنان اسلام کے لیے خیرسگالی کے جذبات پائے جا سکتے ہیں؟ لیکن مرزا صاحب ساری عمر انہی کی چاپلوسی میں لگے رہے، انہی کی مدح سرائیاں، انہی کے لیے دعائیں، انہی کے پنجہ استبداد کو مضبوط کرنے کے لیے تقریری

اور تصنیفی میدان میں مخلصانہ کوششیں۔ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ اگر ملت اسلامیہ اور فرقہ قادیانیہ میں اس کے علاوہ اور کوئی اختلاف نہ ہوتا تو کیا ایسے غداروں اور ملت فروشوں کو اپنی صفوں میں جگہ دینے کے لیے ہم تیار ہوتے۔ قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' اس میں ایک بار نہیں بار بار حکم دیا گیا ہے۔

ترجمہ : اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو شخص انہیں اپنا دوست بنائے گا تو وہ انہیں میں سے ہوگا (ملت اسلامیہ سے خارج کر دیا جائے گا) بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اب اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی بے شمار تحریروں میں سے ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ اپنی کتاب "شہادۃ القرآن" کے آخر میں لکھتے ہیں:

"میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں' یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں' ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کرے' دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو' جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سائے میں پناہ دی ہو' سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے"۔

آپ ان الفاظ کو بار بار غور سے پڑھئے۔ کیا انگریز جیسی دشمن دین و ملت قوم کے لیے کسی گنہگار سے گنہگار مسلمان کی زبان سے یہ جملے نکل سکتے ہیں؟ جو شخص انگریزوں کی حکومت کے لیے قلعہ کا کام دے رہا ہو اور جس کا وجود اس ناپاک اقتدار کی ضمانت ہو' وہ غلامان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی صف میں کھڑا ہونے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

اسلام کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی کسی نے ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف سازش کی اور اپنی نبوت کا سوانگ رچایا' ملت اسلامیہ کے

اجتماعی ضمیر نے اسے اپنی صفوں سے خارج کر دیا اور ان کی کسی تاویل کو بھی درخور اعتناء نہ جانا۔ ایسے فتنہ بازوں کے خلاف اعلان جہاد کیا اور جب تک اس فتنہ کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک نہیں دیا' اس وقت تک آرام کا سانس نہ لیا۔ اس جہاد میں کسی جانی اور مالی اور وقت کی قربانی سے دریغ نہیں کیا گیا۔ یہاں ہندوستان میں مرزا غلام احمد صاحب کی دکان اس لیے چل نکلی کہ یہاں کوئی آزاد مسلمان فرمانروا نہ تھا۔ انگریز جیسے دشمن دین و ایمان کی عملداری تھی۔ یہ امت اور اس کا جھوٹا نبی ان کی خوشامد اور بے جا ستائش میں میراثیوں سے بھی چار قدم آگے تھے۔ نیز انگریز کی سیاسی مصلحتیں بھی اس کی متقاضی تھیں کہ یہ فتنہ پھلے پھولے تاکہ ملت اسلامیہ ذہنی انتشار و افتراق کا شکار ہو کر کمزور ہو جائے۔ بیرون ہند جہاں بھی کوئی مسلمان حکمران تھا' وہاں مرزائیت کے مبلغ جب پہنچے تو ان کے ساتھ جو سلوک ہوا' اس کی یاد سے مرزائی مبلغوں پر آج بھی لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

ہر زمانہ میں اور ہر جگہ منکرین ختم نبوت کے خلاف اس اجتماعی اور یکساں ردعمل سے کیا یہ واضح نہیں ہو جاتا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ملت اسلامیہ کے لیے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو شخص اس سے انحراف کرتا ہے' وہ ملت اسلامیہ کا فرد نہیں رہ سکتا بلکہ وہ مرتد ہے اور لائق گردن زدنی۔ اسی لیے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی مدعی نبوت سے اس کی صداقت پر فقط دلیل طلب کرے تو وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی منتخب قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ لیکن اس متفقہ قرارداد کے منظور کرنے کے بعد اس کے چند تقاضے بھی ہیں' جنہیں بلا توقف پورا کیا جانا چاہیے تھا لیکن ان کی طرف سے بالکل تغافل برتا جا رہا ہے' جو صرف موجودہ حکومت کے لیے ہی نہیں بلکہ پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لیے بھی ہزاروں خطرات کا باعث ہو سکتا ہے۔ مرزائی جماعت' پٹیل اور اندرا گاندھی سے بھی زیادہ پاکستان کے بارے میں بد اندیش ہے اور ان کے کارکن پاکستان کو کمزور

کرنے کے لیے اپنی اپنی جگہ پر بڑی حکمت سے مصروف کار ہیں۔ سر ظفراللہ جب تک پاکستان کا وزیر خارجہ رہا' پاکستان امریکہ کا طفیلی بنا رہا۔ دوسرے ممالک تو بجائے خود' اسلامی ممالک میں بھی پاکستان کو لائق التفات نہ سمجھا گیا۔ ایم۔ ایم۔ احمد جب تک ہماری اقتصادی اور مالیاتی منصوبہ بندی کا نفس ناطقہ بنا رہا' پاکستان کی معیشت روبہ انحطاط رہی۔ قرضوں کا بار گراں اور بڑی بے دردی سے ان کا ضیاع' اس کے دور کی دو خصوصیات ہیں جن کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔ اس قرارداد کے متفقہ طور پر منظور ہو جانے کے بعد تو ان سے کسی بھلائی کی توقع رکھنا بڑی ہی نادانی ہے۔

یہ طے پایا تھا کہ مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے فی الفور الگ کر دیا جائے گا تاکہ وہ غلط منصوبہ بندی سے پاکستان کو مزید نقصان نہ پہنچا سکیں یا حکومت کے اہم راز افشاء نہ کر سکیں۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ ابھی تک وہ لوگ کلیدی اسامیوں پر موجود ہیں اور اپنی من مانی کر رہے ہیں۔ اس لیے ہم حکومت کی توجہ اس ضروری کام کی طرف مبذول کرانا اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہوسکتا ہے کہ وہ موجودہ حکومت کو نقصان پہنچانے میں خدانخواستہ کامیاب ہو جائیں۔ اس لیے تمام ذاتی مراسم یا ذاتی منفعتوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے فی الفور ہٹا دیا جائے۔ مزید تاخیر کسی وقت بھی ناخوشگوار واقعات کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے۔

عزیزی متین خالد نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے چودہ سو سے زائد نمائندہ افراد کے فتنہ قادیانیت کے متعلق تاثرات جمع کر کے ''قادیانیت ہماری نظر میں'' کے عنوان سے ایک جانگسل محنت کی صورت میں عظیم دستاویز تیار کی ہے' مجھے یقین ہے کہ مستقبل کا مورخ ان کی اس کاوش کو اپنے قلم سے سلام کرے گا۔ مجھے یہ کتاب دیکھ کر ان کی محنت پر رشک آ رہا ہے۔ اللہ رب العزت نے ان سے بڑا کام لیا ہے۔ میں نے اس کتاب کو بڑی عمیق نظر سے پڑھا ہے' یہ روکھے پھیکے الفاظ کی بجائے ایک تحریکی کتاب ہے جو ایک ذہنی انقلاب کا موجب بنے گی۔

قادیانیت کا کوئی بھی مکروہ پہلو ایسا نہیں جو اس کتاب میں بیان ہونے سے رہ گیا ہو۔ ''قادیانیت ہماری نظر میں'' اسلام کے تبلیغی سرمائے میں ایک قابل قدر اضافہ ہے اور بلاشبہ اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ اس پر عزیزی متین خالد لائق تحسین و آفرین ہیں۔ جو کام کئی اداروں' تنظیموں اور شخصیات کے کرنے کا تھا' عزیزی متین خالد نے وہ تنہا سرانجام دیا۔ وہ ایک کہنہ مشق مصنف نہ سہی لیکن انہوں نے یہ تاریخی دستاویز مرتب کر کے بہت سوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت سے بے پایاں ''محبت'' اور قادیانیت کے خلاف بے پناہ ''نفرت'' کے درمیان بیٹھ کر یہ کتاب مرتب کی ہے۔ وہ بلاشبہ اس شعر کے مصداق ہیں۔ ؎

ہوا گو تند و تیز ہے لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جسے حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب مکرم علیہ **التحیتہ والثناء** کے طفیل ان کے اس عمل صالح کو فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور قرب کا ذریعہ بنائیں۔ ان کی محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں اور اسے عامتہ المسلمین کی ہدایت و رہنمائی کا باعث بنائیں۔ ان کے قلم میں اور زور عطا فرمائے تاکہ وہ اس سے بھی زیادہ دین متین کی خدمت کر سکیں۔ آمین۔ **بحرمتہ النبی الامی الکریم۔**

دعاگو

(جسٹس) پیر محمد کرم شاہ الازہری
جج سپریم کورٹ آف پاکستان
سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیریہ
بھیرہ شریف' سرگودھا

حسین گلدستہ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ اما بعد۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ کم ترک الاولون لاخرون۔ کتنے ہی کام ایسے ہیں جو پہلے حضرات نے بعد میں آنے والوں کے لیے چھوڑ دیے۔ انہی کاموں میں سے زیر نظر کتاب ''قادیانیت' ہماری نظر میں'' بھی ہے۔ اس سعادت کو حاصل کرنے کا شرف مولائے کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے قابل احترام بھائی' عزیز از جان جناب محمد متین خالد کے حصہ میں لکھا تھا۔ محترم مصنف نے اس عنوان پر قلم اٹھایا اور موضوع کا حق ادا کر دیا۔ اس پر وہ شکریہ اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔ بھلا سوچئے کہ گزشتہ ایک صدی کے اکابر' مشائخ' علماء' بزرگان' لیڈران قوم' رہنمایان ملت' مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ سے مولانا خواجہ خان محمد صاحب تک' حضرت پیر مہر علی شاہؒ سے مولانا شاہ احمد نورانی تک' مولانا ثناء اللہ امرتسری سے پروفیسر ساجد میر تک' حافظ کفایت اللہ سے مولانا عارف الحسینی تک' تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کے قادیانیت کے بارے میں تاثرات اور پھر قائد اعظم سے جناب نواز شریف تک' ملک عزیز کے رہنماؤں' سپیکران اسمبلی' چیئرمین سینٹ' وزراء و وزرائے اعظم' ملک عزیز کے گزشتہ تمام صدور اور پھر دانشوروں و قانون دان حضرات' حتیٰ کہ غیر مسلم رہنماؤں کے قادیانیت کے بارے میں خیالات کو جمع کرنا اور گزشتہ صدی کے چودہ صد اکابرین قوم کے تاثرات کو حسین گلدستہ کی شکل میں پیش کرنا کتنا جاں گسل اور مشکل کام تھا۔ مصنف کی محنت و کاوش کو سلام کہ انہوں نے اس عنوان پر سب سے پہلے محنت کی اور حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیا۔۔۔۔ مصنف کی محنت اور اپنے موضوع کو شاندار اور لازوال طریقہ پر نبھانے کی کاوش کو دیکھ کر دل سے بے ساختہ دعا نکلتی ہے کہ دنیا میں رحمت حق ان کے شامل حال ہو اور کل روز محشر شفاعت نبویؐ ان پر سایہ فگن ہو۔

قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے سلسلہ میں مصنف بہت بعد میں آئے اور بہت آگے نکل گئے۔ ان کی محنت' اخلاص بھری کاوش اور عقیدۂ ختم نبوت کی بے لوث خدمت کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔۔۔ مصنف میرا چھوٹا بھائی بھی ہے اور عزیز از جان بھی۔ ان کے اس "بڑے کام" کو دیکھ کر ان کے لیے دل سے بے شمار دعائیں نکلتی ہیں۔ مولائے کریم جنت میں ان کی رفاقت کا مجھے بھی شرف بخشیں تو اس محاذ کے بزرگوں کے وسیلہ سے دونوں مل کر صاحب ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک چومنے کا شرف حاصل کریں گے۔ حق تعالٰی کی شان کریمی و رحیمی سے کیا بعید ہے کہ یہ شرف نصیب ہو جائے۔ آج شب برات ہے۔ اس برکت کی رات' حق تعالٰی سے جو مانگیں' ملتا ہے۔ مولائے کریم یہ نصیب کر دے تاکہ ہمارے بھی نصیب جاگ اٹھیں۔

دعاگو

فقیر اللہ وسایا

شب ۱۵ر شعبان ۱۴۱۳ھ

مطابق ۷ - ۲ - ۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آزمائش شرط ہے

انگریز نے ہندوستان پر تسلط کے دوران یہ محسوس کر لیا تھا کہ مسلمان قوم پر حکومت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اسلام کے گہرے مطالعہ کی وجہ سے انگریز یہ سمجھتا تھا کہ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ قرآنی احکامات اور اسوۂ حسنہ کی تعلیمات کے مطابق:

ا۔ جب تک مسلمان کے دل میں غلامی رسولؐ کا شوق' جنون کی حد تک موجود ہے۔ **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔** (سورۂ آل عمران' آیت ۳۱)

نماز اچھی' حج اچھا' روزہ اچھا' زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پہ
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا
(مولانا ظفر علی خاںؒ)

۲۔ جب تک مسلمان آپس میں مل کر دین کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور فرقوں میں تقسیم نہیں ہوتے۔ **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" ولا تفرقوا۔** (سورۂ آل عمران' آیت ۱۰۳)

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر
(اقبالؒ)

۳۔ جب تک مسلمان منظم ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح اللہ کی راہ

میں مصروف جہاد ہیں۔ **ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا" کانھم بنیان مرصوص**○ (سورۂ صف' آیت ۴)

غلامان محمدؐ جان دینے سے نہیں ڈرتے
سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پرواہ نہیں کرتے

اس وقت تک دنیا کی کوئی طاقت اسے غلامی کی زنجیریں نہیں پہنا سکتی بلکہ یہ تمام اقوال عالم پر غالب ہی رہے گا' جب تک مومن ہے۔ **ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین**○ (سورۂ آل عمران' آیت ۱۳۹)

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق
(اقبال")

تب ایک کمیشن مقرر ہوا۔ سیاسی' مذہبی اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے فرنگی دانشور سر جوڑ کر بیٹھے۔ بے حد سوچ بچار کے بعد اس حقیقت پر متفق ہوئے کہ۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

طے پایا کہ قرآن حکیم اور شریعت محمدیؐ کے احکامات و فرائض کو تبدیل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نبوت اور وحی کا بند دروازہ کھولا جائے۔ چنانچہ بسیار تلاش مرزا قادیانی کو اس فتنہ کے لیے موزوں پایا۔ مرزا قادیانی نہایت عیاری سے بتدریج مصلح' مجدد' امام مہدی' مسیح موعود' نبی' رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا دعویٰ کرتا چلا گیا اور نام نہاد وحی کے ذریعہ قرآن کریم میں تحریف کی بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ قرآن دوبارہ مجھ پر نازل ہوا ہے اور جو مجھ پر نازل نہیں ہوا وہ ردی ہے۔ اس طرح اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر اور اکمل بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح مکمل بلکہ اکمل قرار دیا۔ (نعوذ باللہ) انگریز کی حکمرانی کو خدا کی رحمت اور تاج برطانیہ کی

اطاعت کو خدا اور رسول کی اطاعت قرار دیا۔

اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیا کہ اب جہاد کی کوئی ضرورت نہیں اور جہاد کو حرام قرار دیا۔

چھوڑ دو اب دوستو جہاد کا خیال
دین میں حرام ہے جنگ اور قتال
(درثمین مصنفہ مرزا قادیانی)

مسلم امہ کو آپس میں الجھانے اور اختلافات پیدا کرنے کے لیے تمام اسلام دشمن طاقتوں نے مل کر' تمام وسائل اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی کہ صرف چند بنیاد پرست جذباتی مولویوں کا ٹولا ہے جو قادیانیوں کو کافر کہہ رہا ہے وگرنہ قادیانی بھی مسلمان ہیں اور پورے شعائر اسلام کے ساتھ تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد مسلمانوں کی طرح ادا کرتے ہیں۔ اور یہ کوشش کافی کامیاب رہی اور اس طرح دینی علوم سے بے بہرہ اور سادہ مسلمان اب بھی اس دھوکہ میں مبتلا ہیں۔ بہت سے لوگ ان کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور کثیر تعداد میں قادیانیوں کے لیے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ اور (یہی مرزائی نواز) اس فتنہ کی سرکوبی میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ قادیانیوں کی یہ زندیقی واردات (مرتد ہوتے ہوئے مسلمانوں کے روپ میں مسلمانوں پر وار کرنا) ہی زہر قاتل ہے۔ اسے یوں کہئے کہ

واللہ رے دیکھئے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

پاکستان میں حالیہ تحریک شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کے سلسلہ میں قادیانیوں نے جس انداز سے چپ سادھی اور جس طرح عیسائیوں اور سیکولر ذہن نے کردار ادا کیا' اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانیوں' مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور انہیں شناختی کارڈ میں مذہب کے طور پر غیر مسلم درج کرنے پر' قادیانیوں سے

زیادہ فکرمند اور محرک وہ طبقہ ہے جن کے مفادات (جاسوسی' تخریب کاری' فتنہ سازی وغیرہ) کو کاری ضرب لگے گی۔ چونکہ قادیانی گروہ کے افراد ہی مسلمانوں کے روپ میں مسلمانوں جیسے نام' لباس' وضع قطع' عبادات' معاملات' شعائر اسلام کا استعمال کر کے ہر حساس اور اہم علاقہ اور شعبہ میں جا کر جاسوسی اور تخریب کاری کے مرتکب ہوتے ہیں اور پاکستان بلکہ عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے ہیں' لہٰذا شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے سے ان کی صحیح شناخت نہیں ہوتی۔

اس خطرناک فتنہ کی زہرناکی اور گمبھیرتا کو واشگاف کرنے کے لیے ضروری تھا کہ پورے عالم اسلام سے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مقتدر اور باشعور اصحاب کا قادیانیت کے متعلق نقطہ نظر معلوم کر کے بلا امتیاز ملک' نسل' مسلک و سیاست ایک یادداشت و قرارداد ترتیب دی جائے جس سے مسئلہ ختم نبوت پر اجماع امت اور قادیانیت کا کفر روز روشن کی طرح عیاں ہو۔ عزیزم محمد متین خالد نے اس مادی اور بے حد مصروف دور میں رہتے ہوئے جس قدر محنت طلب اور دماغ سوزی کے کام کو فرض اولیں سمجھتے ہوئے پوری توجہ اور جانفشانی سے' اپنا نہایت قیمتی وقت لگا کر انجام دیا' یہ انہی کا حصہ ہے۔

ع ایں سعادت بزور بازو نیست

عزیزم نے نہ صرف عالم اسلام سے شعبہ ہائے زندگی کی معروف شخصیات بلکہ غیر مسلم نامور ہستیوں اور خاص کر سابقہ سرکردہ قادیانیوں کے مبنی بر حقائق' فکر انگیز مشاہدات اور حیران کن انکشافات کو یکجا کر کے ایک لاجواب مستند دستاویز ترتیب دی ہے' جس کے مطالعہ سے ایک عام اور کم پڑھا لکھا انسان بھی جان سکے گا کہ قادیانی' مرزائی' کافر' مرتد' زندیق اور واجب القتل ہیں' ملک' قوم اور اسلام کے غدار ہیں' انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں۔ پورے عالم اسلام میں' خصوصاً پاکستان میں دشمنان اسلام کے لیے بطور ایجنٹ اور جاسوس کام کرتے ہیں۔

محمد متین خالد کی یہ کامیاب کوشش ان سادہ لوح مسلمانوں' جو قادیانیت کے جال

میں پھنس گئے ہیں یا خصوصاً وہ مسلمان' جو دینی علم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں' کے لیے تریاق کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ قادیانی بھی' جو مکارانہ اور سازشی ذہن سے نہیں بلکہ خلوص نیت سے قادیانیت پر یقین رکھتے ہیں' اس تحقیقی نسخہ کو پوری توجہ اور حق کی تلاش کے طور پر ایک بار پڑھ کر غور و فکر کریں تو مجھے پختہ یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حق اور باطل میں فرقان پائیں گے۔ ""آزمائش شرط ہے""۔ **فبای حدیث بعدہ یومنون۔**

آخر میں خداوند قدوس کے حضور دست بدعا ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ حضور نبی کریم رؤف الرحیم پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل متین صاحب کی اس سعی کو قبول و منظور فرمائے اور یہ کوشش ان کے والدین کی مغفرت کا سبب ہو' بھولے بھٹکے انسانوں کے لیے مینارۂ نور اور تمام مسلمانوں کے لیے اتحاد' اتفاق' صراط مستقیم اور نجات کا باعث ہو۔ آمین۔

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت
عبدالحمید رحمانی (ستارۂ سماج)
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب
صدر شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل ننکانہ صاحب
ممبر ڈویژنل سوشل ویلفیئر کونسل لاہور ڈویژن
ڈویژنل انسداد منشیات کمیٹی لاہور ڈویژن
سرپرست اعلیٰ: **حرکتہ الجہاد الاسلامی عالمی ننکانہ**

قادیانیت اور پاکستان

"قادیانیت" ایک عرصے سے علمی حلقوں میں زیر بحث ہے۔ علمائے اسلام اس حوالے سے بہت مستند حوالے اور پہلو سامنے لائے ہیں' جن سے اس نئے مذہب کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور ان کے عزائم تک رسائی ہوتی ہے۔ میرے نزدیک قادیانیت ایک مذہبی مسئلے کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ بھی ہے۔ جس کا تعلق براہ راست پاکستان کے استحکام سے ہے۔ مجھے اس امر میں قطعاً کوئی شبہ نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بقول خود "انگریزوں کے خود کاشتہ پودا" تھے اور انہوں نے سرکار انگلشیہ کی حمایت میں اتنی کتابیں لکھیں کہ "جن سے ستر الماریاں بھر جائیں"۔ قیام پاکستان کے بعد یہ پودا پاکستان میں لگانے کی کوشش کی گئی اور "اپنوں" نے اس کی آبیاری بھی بہت کی' حتیٰ کہ بیشتر کلیدی آسامیوں پر قادیانی فائز ہوگئے اور ان کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے کہ برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی قربانیوں سے حاصل شدہ اس مقدس خطے کو انہوں نے قادیانی اسٹیٹ میں تبدیل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اسرائیل' برطانیہ اور امریکہ سے ان کے خفیہ اور واضح روابط بھی سامنے آئے۔ چنانچہ' اس صورت حال میں انہیں بے نقاب کرنے کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہا اور الحمد للہ علمائے کرام اور اسلامیان پاکستان کو اس میں کامیابی نصیب ہوئی۔ جس پر انہیں صدق دل سے مبارک باد پیش کی جا سکتی ہے۔

برادرم محمد متین خالد صاحب نے قادیانیت کے حوالے سے "قادیانیت ہماری نظر میں" کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب مرتب کر کے اہل علم پر یہ واضح کیا ہے کہ قادیانیت کوئی فروعی مسئلہ نہیں' بلکہ اس پر اجماع امت موجود ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں بہت عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے!

آخر میں ایک ضروری بات جو میرے ضمیر کا حصہ ہے' مجھے عرض کرنا ہے اور وہ یہ کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد ان کے جان و مال کی حفاظت اسلامیان پاکستان پہ اسی طرح فرض ہے' جس طرح پاکستان میں آباد دوسری اقلیتوں کی حفاظت' ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ اگر کوئی قادیانی اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتا ہے تو اسے قانون کے تحت سخت سزا ملنی چاہیے' تاکہ اسے آئندہ اس کی جرات نہ ہو' اسلامیان پاکستان کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے کہ بعض لوگ ذاتی مخاصمت کو مذہب کے کھاتے میں ڈال کر اسلام کو بدنام بھی کر سکتے ہیں۔

عطاء الحق قاسمی

کالم نویس "روزن دیوار سے"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور

زندہ الفاظ

محترم محمد متین خالد ایک ایسے نوجوان ہیں کہ ان جیسا کوئی دوسرا ڈھونڈنا آسان نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو قادیانی فتنے کی سرکوبی کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ ان کے دل پر عشق مصطفےٰؐ کا داغ ہے' اور بقول مولانا احمد رضا خان مرحوم انہوں نے اس داغ کو چراغ بنا لیا ہے۔ یہ اس دنیا میں بھی' اور اس دنیا میں بھی' ان کو اندھیرے کا شکار نہیں ہونے دے گا۔ انشاء اللہ' ان کی دنیا کو بھی روشن رکھے گا' اور ان کی آخرت کو بھی--- **فی الدنیا حسنتہ" و فی الاخرۃ حسنتہ---**

متین خالد صاحب نے قادیانیت کو بے نقاب کرنے کے لیے بہت کچھ لکھا' اور بہت کچھ شائع کیا ہے--- مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقت واضح کرنے میں ان کے قلم اور ان کے علم کا بڑا حصہ ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کی زبان نے ایک زمانے میں جو کام کیا تھا' وہ آج کل ان کے الفاظ کر رہے ہیں--- وہ' اور ان کے رفقاء اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ بنائے ہوئے ہیں کہ قادیانیت کو دن کا اجالا دکھایا جائے' اور یوں اس کی موت کا سامان کیا جائے۔ اس میدان میں انہوں نے جھنڈے گاڑ دیے ہیں' اور اپنا لوہا منوا لیا ہے۔

اب کمال عرق ریزی سے انہوں نے فتنہ قادیانیت کے بارے میں ملت اسلامیہ کے ہر مکتب فکر اور ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے چودہ سو سے زائد افراد کی آراء جمع کر دی ہیں۔ قائد اعظم سے لے کر میاں نواز شریف تک' مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ سے لے کر مفتی محمد حسین نعیمی تک' پیر مہر علی شاہ سے لے کر حضرت خواجہ خان محمد تک' مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے لے کر مولانا محمد یوسف لدھیانوی تک' بھٹو مرحوم

سے لے کر نواب زادہ نصراللہ خاں تک' شاہ فہد سے لے کر احمد شاہ مسعود تک' حافظ کفایت حسین مرحوم سے لے کر حق نواز جھنگوی مرحوم تک' سب ہم آواز ہیں کہ قادیانیت' اسلام سے الگ کوئی چیز ہے--- اور اس کی بنیاد جھوٹ' جھوٹ اور صرف جھوٹ ہے۔

قادیانیت' مسلمانوں کے کسی ایک گروہ یا کسی ایک شخص کا نہیں' تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ ہر مسلمان اسے ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اسے اپنے آپ سے' اور اپنے آپ کو' اس سے الگ رکھتا ہے' اور الگ رکھنا چاہتا ہے۔ قادیانی حضرات کو کبھی مسلمانوں نے اپنا حصہ نہیں سمجھا' اور یہ خود بھی ان سے علیحدہ تشخص پر زور دیتے رہے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر وہ شخص جو مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہیں لایا' کافر ہے۔ اسی لیے سر ظفراللہ خان قادیانی نے وزیر خارجہ ہونے کے باوجود قائد اعظم کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی۔ وہ غیر قادیانی کے لیے دعائے مغفرت کو جائز نہیں سمجھتے تھے--- اگر قادیانی منطق کو مان لیا جائے' تو پورا عالم اسلام' ''کافر'' ہے۔ اور یوں ان سے الگ ہے--- پاکستان بننے کے کچھ عرصہ بعد قادیانی گروہ نے اپنے اس چہرے کو چھپانا شروع کر دیا' اور خود کو ملت اسلامیہ کا حصہ قرار دے کر فوائد بٹورنا شروع کیے--- مسلمانوں نے اس پر انہیں آئینی اور قانونی طور پر اپنے سے علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا' اور ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے عہد کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس فیصلے کو کتاب آئین میں لکھ دیا گیا۔

اب قادیانی گروہ دستور کو تسلیم نہیں کر رہا' اور اپنے آپ کو مظلوم قرار دینے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے---- اس کا دعویٰ ہے کہ پاکستان میں اس سے ناروا سلوک ہو رہا ہے۔ اس کے حقوق مجروح کیے جا رہے ہیں--- اگر یہ صاحبان دستور میں متعین کردہ اپنی حیثیت کو مان لیں' خود کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں' تو پھر ان کو وہ تمام حقوق اور تحفظات حاصل رہیں گے' جو اقلیتوں کا حق ہیں--- اور ان کے ساتھ اکا دکا جھڑپوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ کیونکر دستور اور قانون کو اپنے ہاتھ میں

لینے پر تلے ہوئے ہیں' اس لیے کئی جذباتی لوگ ان کا جواب انہی کے سکوں میں دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

مجھے امید ہے محمد متین خالد صاحب کی تازہ کاوش قادیانیت کے بارے میں اجتماعی شعور کو بیدار رکھنے میں مدد دے گی--- ان کے زندہ الفاظ ان کا نام بھی زندہ رکھیں گے۔ وہ بجا طور پر یہ کہہ سکیں گے کہ۔

ہوتا ہے جن میں نام رسولؐ خدا بلند
ان محفلوں کا مجھ کو نمائندہ کر دیا
سرکار دو جہاںؐ کا بنا کر مجھے غلام
میرا بھی نام تا بہ ابد زندہ کر دیا

مجیب الرحمٰن شامی

ایڈیٹر ہفت روزہ "زندگی"

ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" لاہور۔

دل کی بات

پیارے نبی، حضور خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ "میری امت میں تیس کذاب (اور ایک روایت میں تیس دجال) پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہ دعوئی کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

عربی لغت، لفظ دجل اور کذب کے جو جامع معنی لیے ہوئے ہے۔ اس کا قادیانی فتنہ پر پوری طرح اطلاق ہوتا ہے۔ اس حقیقت کا انکشاف مجھ پر اس وقت ہوا، جب میں ایک رات پنجاب یونیورسٹی کے ہاسٹل میں بیٹھا مطالعہ میں مصروف تھا کہ میرے دوست منظور الحسن شاہ اور محمد صابر شاکر پریشانی کے عالم میں آئے۔ ان کے ہاتھ میں قادیانی جماعت کا شائع کردہ ایک پمفلٹ "احمدیت کے متعلق عالمی تاثرات" از بشیر الدین احمد تھا۔ انہوں نے یہ پمفلٹ مجھے دیتے ہوئے دریافت کیا: "کیا اس میں موجود روایات درست ہیں؟" میں نے پمفلٹ کو سرسری طور پر دیکھا اور خود بڑا حیران ہوا۔ میں نے یہ کہہ کر پمفلٹ ان سے لے لیا کہ آپ یہ پمفلٹ مجھے دے دیں، میں خود اس کی تحقیق کروں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی، علمی حلقوں میں یہ پمفلٹ بڑے پیمانے پر تقسیم کر رہے ہیں۔ جس سے بڑے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں فوری اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں نے ان کے جذبات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی قیادت تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ اگلے دن میں نے کتابچہ کا بغور مطالعہ کیا اور پھر اس کے حوالہ جات کی تحقیق شروع کی تو معلوم ہوا کہ یہ تاثرات و بیانات سیاق و سباق سے ہٹ کر ہیں اور حوالہ میں دی گئی کتابوں میں سرے سے موجود ہی نہیں اور یوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذکورہ فرمان (بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حدیث بیان فرما رہے تھے۔ قادیانی فتنہ اور اس کا دجل و کذب آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھا) قادیانی فتنہ کے دجل و تلبیس' کذب بیانی اور دھوکہ دہی کے حوالہ سے مکمل تفسیر بن کر مجھ پر ظاہر ہوا۔

پھر میں نے یہ تمام روداد اپنے مخدوم بھائی جناب محمد طاہر رزاق صاحب کو سنائی۔ انہوں نے بڑے غور و خوض کے بعد مجھے مشورہ دیا کہ قادیانی فتنہ سے متعلق تمام طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندہ افراد کے خیالات و تاثرات جمع کئے جائیں' تاکہ قادیانیت کی اسلام اور عالم اسلام سے غداری کے خلاف پوری مسلم امہ کی طرف سے ایک "مشترکہ قرارداد" تیار ہو سکے۔ بعد میں' میں نے اپنے اس عزم کا اظہار شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب سے کیا' تو انہوں نے اس سلسلے میں ہر ممکن تعاون اور راہنمائی کا یقین دلایا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں کے بھرپور تعاون' محبت' راہنمائی اور تحریک ہی سے یہ تاریخی دستاویز مرتب ہوئی۔

اس کتاب کی تیاری کے سلسلے میں' میں نے اپنی ذاتی لائبریری کے علاوہ مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ملتان کی لائبریری سے بھی بہت زیادہ استفادہ کیا۔ بلاشبہ' یہ لائبریری عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے متعلق معلومات اور تحقیق کے حوالے سے دنیا کی تمام لائبریریوں میں منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں دوران تحقیق مجلس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب کی بے پایاں شفقت سے بوجھل تحقیقی کام آسان ہو تا گیا۔ انہوں نے پوری لائبریری میری تحویل میں دے دی۔ اس طرح ان کی عنایت سے ایک مشکل مرحلہ طے ہوا۔ دن رات تحریری محنت کے باوجود کتابوں اور رسائل کی بے شمار فوٹو کاپیاں بھی درکار تھیں۔ اس سلسلے میں مرکزی دفتر میں لائبریری اور فوٹو سٹیٹ مشین کے انچارج جناب عطاء الرحمٰن صاحب نے تعاون کیا۔ اس جانگسل مرحلے میں انہوں نے اپنے ماتھے پر شکن تک نہ آنے دی۔ علاوہ ازیں برادر عزیز محمد قدیر شہزاد' محمد شاہین پرواز' جناب عثمان شاہد' عبداللطیف اظہر' اختر حمید' محمد سہیل جاوید' محمد نوید شاہین' محمد عباس بٹ اور

حبیب احمد عابد میرے دست و بازو بنے رہے۔ مزید برآں' منصورہ کی مرکزی لائبریری میں ادارہ معارف اسلامی کے ڈائریکٹر جناب نعیم صدیقی صاحب' پنجاب یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں جمیل احمد شاہ رضوی صاحب' پنجاب پبلک لائبریری میں مس پروین شریف صاحبہ' مرکزی جامع مسجد نیو کیمپس کی لائبریری میں شعبہ مساجد کے چیئرمین مولانا محمد اسلم صدیقی صاحب اور قائد اعظم لائبریری لاہور میں خالد شبیر درانی صاحب نے بے حد عزت افزائی فرماتے ہوئے بھرپور تعاون فرمایا۔ میں ان سب کا دلی طور پر مشکور ہوں۔

کتابت کے سلسلے میں "گرافو ورڈ" کے محمد یٰسین صاحب' "المدد کمپوزرز" کے برادر عزیز محمود صادق صاحب' پروف ریڈنگ کے سلسلے میں سٹیٹ بنک کے جناب محمد صدیق شاہ صاحب' چوہدری محمد جاوید صاحب اور برادر عزیز قدیر شہزاد نے محنت شاقہ سے دن رات ایک کر دیا۔ ٹائٹل اور ڈیزائننگ کے سلسلہ میں حضرت مخدوم سید نفیس رقم شاہ صاحب اور جناب عنایت اللہ رشیدی صاحب نے بھرپور تعاون فرمایا۔ صاحبزادہ طارق محمود صاحب' حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب' شوکت علی شاہد' محمد اکرم ناز' چوہدری نذیر احمد' منظور احمد' ڈاکٹر محمد انور' چوہدری محمد امین' محمد صدیق شاہ' چوہدری محمد امین اور خصوصی طور پر جناب اذکار ازھر خان درانی مرحوم نے مجھے اپنی ذاتی توجہ اور حوصلہ افزائی سے مشکور فرمایا۔

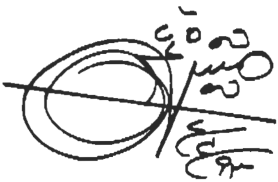
خاموش مجاہد ختم نبوت' ملک فیاض احمد' جو اپنی ذات میں ایک متحرک ادارہ ہیں اور جن کا دل و دماغ ہر وقت تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف ہے' نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ میں ان کے لیے دلی طور پر دعاگو ہوں۔ **جزاک اللہ فی الدارین احسن الجزاء** اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

وہ غریب بڑھیا' جو حضرت یوسف علیہ السلام کی خریداری کے لیے صرف سوت کی ایک معمولی انٹی لے کر آئی تھی ------ حضرت یوسف علیہ السلام کو خرید تو نہ سکی' ------ مگر ایک راستہ دکھا گئی ------ میں علم و عمل کے اعتبار سے' اگرچہ

تہی دامن ہوں، مگر ------ میں نے کائنات کے سب سے مقدس عمل اور مقبول عبادت کا انتخاب کیا ہے اور وہ ہے تحفظ ختم نبوت!------ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام ایک چیونٹی کی آواز سن سکتے ہیں تو میرے خالق و مالک نے بدرجہ اتم میری دعا سنی ہوگی کہ اے اللہ! جب تک میری سانسوں کا سلسلہ جاری ہے، مجھ سے تحفظ ختم نبوت کا کام لیتے رہنا اور اسی راستے میں رتبہ شہادت سے سرفراز فرمانا------ بس یہی میری دعا ہے------ یہی میری تمنا ہے!

یہی کچھ ہے ساقی متاع فقیر
اسی سے فقیری میں ہوں میں امیر
میرے قافلے میں لٹا دے اسے
لٹا دے ٹھکانے لگا دے اسے

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت



(محمد متین خالد)
ننکانہ صاحب، ضلع شیخوپورہ
۵ر اپریل ۱۹۹۳ء

قادیانیت

ہماری نظر میں

مشائخ عظام

مشائخ عظام

پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ

" حجاز کے مبارک سفر مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی جو ایک صحیح صاحب کشف انسان تھے۔ جب انکو میری آزاد اور بے باک طبیعت کا علم ہوا تو شدید اصرار اور تاکید سے حکم فرمایا کہ چونکہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ ظاہر ہونے والا ہے لہٰذا تم وطن واپس چلے جاؤ اگر بالفرض تم خاموش بھی رہو گے تو بھی یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا اور اس طرح ملک میں آرام رہے گا۔ چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی صاحب کے اس کشف کو مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خواب میں مجھے حکم دیا کہ یہ مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تو خاموش ہے۔

اس کے بعد جو کچھ لکھا گیا ہے وہ عام لوگوں کی خیر خواہی کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے کہ اس کے فاسد عقائد لوگوں کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں کتاب و سنت' آئمہ کرام اور امت مرحومہ کے علماء کے صحیح عقائد کی بنیاد پر اس کی حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے۔ " (ملفوظات طیبہ ص ۱۲۶ ' ۱۲۷)

چنانچہ پیر مہر علی شاہؒ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے میدان میں نکل آئے اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔ آپ کی اس فتنہ کے خلاف دن رات کوششوں سے بدحواس ہو کر قادیانی جماعت کے ایک وفد نے حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ مرزا قادیانی سے مباہلہ کر لیں۔ ایک اندھے اور ایک لنگڑے کے حق میں آپ دعا کریں۔ دوسرے اندھے اور لنگڑے کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے جس کی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں۔ وہ سچا ہے۔ اس طرح حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ سید پیر مہر علی شاہؒ نے جواب دیا کہ یہ بھی منظور ہے اور جاؤ مرزا قادیانی سے یہ بھی کہہ دو کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجاؤ' مہر علی شاہؒ مردے زندہ کرنے کے لئے بھی تیار ہے سچ ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتا ہے اس کی پشت پر نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا ہاتھ ہوتا ہے۔ قادیانی وفد یہ جواب پا کر واپس چلا گیا اور کچھ پتہ نہ چلا کہ مرزا قادیانی اور ان کے حواری کہاں ہیں۔" (تحریک ختم نبوت از آغا شورش کاشمیری)

باطل کو چیلنج

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی نے مرزا قادیانی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا "حسب وعدہ شاہی مسجد میں آؤ' ہم دونوں اس کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں 'جو سچا ہو گا وہ بچ جائے گا اور جو کاذب ہو گا' مر جائے گا۔مرزا قادیانی نے جواب میں اس طرح چپ سادھی گویا دنیا سے رخصت ہو گیا ہے' (تحریک ختم نبوت ص ۵۲ آغا شورش)

" لاف زنی کی کیفیت تو ناظرین کو ملاحظہ مذکورہ سے معلوم ہو جائے گی۔ بھلا آپ یہ تو فرمایئے کہ جب آپ اپنی دعوت میں مامور من اللہ ہیں تو پھر لاف زنی پر اس دعوت کی بنا ٹھہرانی قول متنا قضین نہیں تو اور کیا ہے ؟

مرزا صاحب' نیاز مند کو مع علمائے کرام کے کسی قسم کا عناد یا حسد جناب کے ساتھ نہیں مگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ علیہ وسلم باعث انکار ہے۔ انصاف فرمائیں۔ مثل مشہور کا مصداق نہ بنیں (نالے چور نالے چتر) ظاہر تو عشق محمدی اور قرآن کریم سے دم مارنا اور در پردہ کیا بلکہ علانیہ تحریف کتاب و سنت کرنی اور پھر اس کمال پر مکتفی نہ رہنا بلکہ اوروں کو بھی اس کمال کے ساتھ ایمان لانے کی تکلیف دینا۔ بھلا پھر علماء کیسے خاموش بیٹھے رہیں۔ آپ اپنے اشتہار میں جو کچھ بہت زور و شور سے ارشاد فرما چکے ہیں اگر بہ لحاظ اس کے کچھ لکھا بھی جاوے تو داخل گستاخی اور مورد عتاب اہل تہذیب نہیں ہو سکتا۔ مگر تاہم لوگوں کو ہنسی سے شرم آتی ہے اس سے زیادہ آپ کے اوقات گرامی کی تضیع نہیں کرتا ہوں۔

والسلام علی من اتبع الھدی وامن بخاتمتہ افضل الاولین والاخرین سیدنا ابی القاسم محمدن المصطفی و صدق بما جلہ بہ من عند رب الارضین والسموات العلی ربنالا تواخذنا او اخطانا و صل و سلم و بارک و ادم علی من اربتہ الایات الکبری صلوۃ تستجب بھا دعائنا و تزکی بھا نفوسنا و تحی بھا قلوبنا و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"

العبد الملتجی الی اللہ

مہر علی شاہ از گولڑہ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء

(تاریخ محاسبہ قادیانیت از پروفیسر خالد شبیر ص ۱۸۴)

حضرت میاں شیر محمدؒ صاحب شرق پور شریف

" حضرت مولانا میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری نے ایک دفعہ مراقبہ کیا اور دیکھا کہ مرزا قادیانی کی شکل قبر میں باؤلے کتے کی ہے اور باؤلے پن کا اس پر دورہ پڑا ہوا ہے اس کا منہ دم کی طرف ہے' بھونک رہا ہے اور گول چکر کاٹ رہا ہے' منہ سے پانی نکل رہا ہے اور بار بار اپنی دم اور ٹانگوں کو کاٹتا ہے۔ اس کشف کا فقیر نے ایک بزرگ کے سامنے ذکر کیا' فورا تڑپ اٹھے۔ فرمایا خدا گواہ ہے۔ واقعتا یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ واقعتا مرزا کی حقیقت ایسی ہی ہونی چاہئے۔" (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا ص ۱۵۲)

خواجہ غلام فریدؒ

" مرزا قادیانی کافر ہے۔ قادیانی فرقہ ناری اور جہنمی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔" (فوائد فریدیہ ص ۱۴۔ مضمون خواجہ غلام فریدؒ۔ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ محدث علی پوری

آپ کی رد قادیانیت پر گرانقدر خدمات ہیں۔ مرزا قادیانی کے دعوئ نبوت پر آپ نے پانچ نکاتی بیان جاری کیا۔

"۱۔ سچا نبی کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوتا' اس کا علم لدنی ہوتا ہے۔ وہ روح قدس سے تعلیم پاتا ہے۔ بلاواسطہ اس کی تعلیم و تعلم خداوند قدوس سے ہوتا ہے' (جھوٹا نبی اس کے برخلاف ہوتا ہے)۔

۲۔ ہر سچا نبی اپنی عمر کے چالیس سال گذرنے کے بعد یکدم بحکم رب العالمین مخلوق کے روبرو دعوئ نبوت کر دیتا ہے۔ بتدریج آہستہ آہستہ اس کو درجہ نبوت نہیں ملتا' کہ پہلے وہ محدث پھر مجدد اور بعد میں نبوت کا دعوے کرے۔

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام کے تمام انبیاء کرام کے نام مفرد تھے۔ کسی سچے نبی کا نام مرکب نہیں تھا (اس کے برعکس جھوٹے نبی کا نام مرکب ہوا)

۴۔ سچا نبی کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا۔ (جب کہ جھوٹا ترکہ چھوڑ کر مرا اور کچھ اولاد کو محروم الارث کیا۔

۵۔ علاوہ ازیں مرزائی حضور علیہ السلام کے مدارج کو مرزا قادیانی کے لئے مان کر شرک فی النبوۃ کے مرتکب ہوئے۔ جس طرح خداوند کریم کا شریک کوئی نہیں اس طرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بھی کوئی نہیں۔"

آپ کا یہ پانچ نکاتی اعلان و چیلنج آج تک مرزائی امت کے لئے سوہان روح ہے اس کا کوئی مرزائی جواب نہ دے پایا۔ (ایمان پرور یادیں از مولانا اللہ وسایا)

" شاہی مسجد لاہور میں جہاں دیوبندی ' اہلحدیث علماء پیر مہر علی شاہ" صاحب کی تائید کے لئے ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کے معرکہ میں تشریف لائے تھے اور تقریریں کی تھیں۔ وہاں پیر جماعت علی شاہ" بھی تشریف لائے۔ آپ نے ایمان افروز اور باطل سوز تقریر کی۔ اس طرح جب مرزا قادیانی کا خلیفہ نور الدین نے نارووال ضلع سیالکوٹ میں اپنا ارتدادی کیمپ لگایا۔ آپ اس وقت صاحب فراش تھے۔ چارپائی سے اٹھا نہیں جاتا تھا لیکن آپ نے حکم دیا کہ میری چارپائی اٹھ کر ہی نارووال لے چلو' چنانچہ متواتر چار جمعے آپ کی چارپائی اٹھا کر لے جاتے رہے اور آپ خطبہ جمعہ میں مرزائی عقائد کا پردہ چاک کرتے رہے۔ بالآخر نورالدین کو وہاں سے راہ فرار اختیار کرنا پڑی۔" (ایمان پرور یادیں از مولانا اللہ وسایا)

---

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو مرزا قادیانی اپنے حواریوں کے ساتھ سیالکوٹی ارتدادی مہم پر آیا۔ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کا سپرنٹنڈنٹ قادیانی تھا اس لئے مرزا قادیانی کو خیال تھا کہ سرکاری اثر ورسوخ کے باعث میرے مقابلے میں کوئی نہ آئے گا۔ پیر جماعت علی شاہؒ نے سیالکوٹ میں تشریف لا کر تین ہفتے قیام کیا۔ ہر روز شہر کے مختلف مقامات پر آپ کے رد قادیانیت پر بیان ہوئے۔ بالآخر مرزا قادیانی کو راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ (ایمان پرور یادیں از مولانا اللہ وسایا)

" ۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی لاہور آیا۔ ارتدادی مہم کے مقابلے کے لئے لاہور کے مسلمانوں نے پیر جماعت علی شاہ کو بلوایا۔ آپ نے موچی دروازہ اور دیگر مقامات پر مرزا کو للکارا۔ مرزا قادیانی کو پانچ ہزار انعام دینے کا اعلان کیا کہ وہ آکر مناظرہ کرے اور انعام پائے۔

کسی نے مرزا صاحب کے گوش گزار یہ بات کی کہ پیر جماعت علی شاہ لاہور میں اس مقصد

کے لئے آئے ہیں کہ مرزا بھاگ جائے۔ مرزا صاحب بولے' یہ وہ شخص نہیں جو بھاگ جائے گا' بلکہ اگر وہ بارہ برس بھی رہے تو قدم نہ ہلے گا۔ یہ خبر کسی نے حضرت امیر ملت' کو پہنچا دی تو آپ نے فرمایا اگر وہ بارہ برس ٹھہر سکتا ہے تو ہم چوبیس برس کا ڈیرہ جمائیں گے مگر مرزا کا تو خدائی فیصلہ ہو چکا ہے۔

جب مرزا قادیانی بیانگ دہل دعووں اور بے شمار لاف زنیوں کے باوجود میدان میں نہ آیا' تو پھر ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو ہندوستان کے عظیم مسلمان فرمانروا حضرت ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی رحمتہ اللہ کی بنا کردہ شاہی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد ہوا۔ اس جلسہ میں برصغیر کے نامور علماء بھی موجود تھے۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا صاحب تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ' پر اپنی فوقیت جتاتے ہیں لیکن میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں' وہ تو اعلان کرنے پر بھی مقابلے کے لئے نہ آیا لہذا آپ سب دیکھ لیں گے کہ وہ جلد ہی ذلیل و خوار ہو کر اس دنیا سے جائے گا۔

پھر ۲۵' ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب کو بوقت دس بجے رات بدوران وعظ اسی مسجد میں آپ نے فرمایا کہ میں پیشگوئیاں نہیں کیا کرتا۔ ایک دفعہ آگے کی تھی اور آج پھر کہتا ہوں کہ میں مرزا قادیانی کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ زبانی اور روحانی طور پر اگر اس میں کوئی روحانیت موجود ہے تو وہ سامنے آئے اور اس کو چوبیس گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں' لیکن مسلمانو' یاد رکھو وہ میرے مقابلے پر نہ آسکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی کی صبح کو دس بج کر دس منٹ پر جہنم واصل ہوا۔ مرزا قادیانی کی موت بہت بری ہوئی۔ چھ گھنٹے پہلے زبان بند ہو گئی اور خدا جانے ہیضہ تھا یا پلیگ' مگر ڈاکٹر نے ایسی دوا دے دی کہ نجاست کا رخ جو نیچے کی طرف تھا' اوپر کو ہو گیا۔ جس وقت مرزا کی لاش کو نہایت بیکسی کی حالت میں بٹالہ کی طرف لے گئے' تو اہل اسلام نے نہایت تذلیل و تحقیر کی۔" (ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء ص ۲۷)

حضرت خواجہ حسن نظامیؒ

تحریک ختم نبوت (۱۹۷۴ء) میں مرزائیوں نے اشتہارات اور ہینڈ بل وغیرہ شائع کر کے یہ پراپیگنڈا کیا کہ حضرت خواجہ حسن نظامی قادیانیوں کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ ۱۷ جون ۱۹۳۵ء کے روز نامچہ (منادی) کی مندرجہ ذیل تحریر غالباً آئینہ دکھانے کے لئے کافی ہے۔ خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"میرے پیرو مرشد حضرت مولانا سید مہر علی شاہ چشتی نظامی سجادہ نشین گولڑہ شریف کا ایک

بیان میری نظر سے گزرا جس میں حضرت اقدس نے ایک فیصلہ کن حکم صادر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ قادیانی اپنے عقائد مخصوصہ کے سبب مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ اس واسطے کسی مسلمان کو ان سے کسی قسم کا تعاون جائز نہیں۔ (بحوالہ مہر منیر ص ۔ ۲۹۳ ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

ایک ہستی جس نے ہمیشہ مجاہدین ختم نبوت کے سروں پر اپنا دست شفقت رکھا' جس نے راتوں کو سجدوں میں سر رکھ کر اور گریہ وزاری کر کے کارکنان ختم نبوت کی کامیابی کامرانی کے لئے دعائیں کیں' جس کی ہر مجلس میں ختم نبوت کا ذکر ہوتا اور وہ اپنے ہزاروں مریدوں کو قادیانیت سے برسرپیکار ہونے کا حکم دیتا ہے۔ اس کی سوچ تحفظ ختم نبوت پر نثار اور اس کا سراپا قادیانیت کیلئے للکار' اس محافظ ختم نبوت کا نام نامی اسم گرامی شیخ المشائخ امام الاولیاء حضرت عبدالقادر رائے پوریؒ ہے۔ عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو میں رچا بسا۔ ان کا درج ذیل واقعہ پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے کام کی اہمیت افادیت دیکھ کر قادیانیت کے خلاف میدان جہاد میں کود جایئے۔

" مولانا لال حسین اخترؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضرت سے کوئی وظیفہ پوچھا' فرمایا۔ ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتے رہو یہی وظیفہ ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد میں پھر حاضر خدمت ہوا اور حضرت سے پھر درخواست کی کہ مجھے کوئی وظیفہ بتایئے۔ آپ نے فرمایا۔ ختم نبوت کا کام کرتے رہو۔ ختم نبوت کی حفاظت ہی سب سے بڑا وظیفہ ہے۔" (ہفت روزہ ختم نبوت۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۵ء)

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق صلحائے امت کہتے ہیں کہ آپ مولانا انور شاہ کشمیری کے بعد ختم نبوت کے محاذ کے تکوینی طور پر انچارج تھے' ہروقت اس فتنہ عمیاء قادیانیت کے خلاف پروگرام بناتے رہتے تھے' حضرت بخاری صاحب' مولانا قاضی صاحب' حضرت جالندھری' مولانا لال حسین' مولانا محمد حیات سب آپ کے مرید تھے اور آپ ہی نے ان حضرات کو اس کام پر لگایا۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی سے کتاب لکھوائی' ساری عرب دنیا میں تقسیم کرنے کا مجلس تحفظ ختم نبوت کو حکم فرمایا' شہادۃ القرآن کی طبع ثانی بھی آپ کی توجہ خاص کا نتیجہ ہے۔ (ایمان پرور یادیں از مولانا اللہ وسایا)

○

صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہؒ آلو مہار شریف۔

"کسی قادیانی کو قتل کرنا رضائے الٰہی کا موجب ہے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ نمبر ۱۸۰)

○

" مرزا قادیانی پست چال چلن کا آدمی تھا اور اس قابل تھا کہ اس کے خلاف غنڈہ ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا جاتا کیونکہ اس نے دختر رسول کی عصمت کی توہین کی تھی اور ظفر اللہ خاں دونوں غنڈے ہیں۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص ۳۶۴)

○

" جو شخص نبوت کی عزت اور دختر رسولؐ کی ناموس کو نہیں بچا سکتا' وہ پاکستان کو بھی نہیں بچا سکتا' مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے کہ جو لوگ اس کو نہیں مانتے' وہ بازاری عورتوں کی اولاد ہیں۔ پنجاب کے وزیروں نے اور خواجہ ناظم الدین نے بھی اس کو نہیں مانا' انہیں چاہیے کہ اگر وہ ناموس رسولؐ کی حفاظت نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنی ماؤں کی ناموس کی حفاظت تو کریں۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص ۳۶۲)

○

" جس طرح گیدڑ کو خربوزوں کی اور بلی کو گوشت کی رکھوالی سپرد نہیں کی جا سکتی' اسی طرح سر ظفر اللہ قادیانی اور دوسرے مرزائیوں پر پاکستان کے متعلق اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ غدار ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی " واہیات " تھا اس نے گڑ کو مٹی سمجھ کر اس سے استنجا کر لیا تھا اگر مرزائی اسلام قبول نہیں کریں گے تو ہم اس مقصد کے حصول کے لئے انتہائی کوشش کریں گے اور ایسی صورت میں یہ الگ زمینوں' کارخانوں اور بنگلوں کی الاٹمنٹیں کھو بیٹھیں گے۔ بلکہ ربوہ بھی ان کے قبضے سے نکل جائے گا۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص ۳۶۲)

○

" میں مرزا قادیانی کو دجال اور کذاب کہوں گا۔ انہوں نے ان لوگوں کو سؤر کی اولاد کہا ہے جو انہیں نہیں مانتے' خواجہ ناظم الدین اور مسٹر دولتانہ بھی اسی قبیل میں آتے ہیں۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص ۳۶۶)

حضرت میاں کریم بخش صاحب مدظلہ

(خلیفہ حضرت سید رجب علی شاہؒ قادری' قلندری' سروری)

"ہمارے مرشد حضرت قبلہ رجب علی شاہؒ" جو قادری سلسلہ کے عظیم الشان ولی کامل تھے' مرزائیت کو ایک سنگین فتنہ قرار دیتے تھے اور مرزا قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو کافر قرار دیتے تھے۔ چونکہ مرزا قادیانی اور اس پر ایمان لانے والے اپنے دجل و فریب سے اہانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجرم ہیں' لہٰذا میں انہیں پلید جانوروں سے بھی زیادہ نجس سمجھتا ہوں۔ اور اگر کوئی مرزائی مجھ سے اتفاقاً" ہاتھ ملا لے تو میں ہاتھ دھوئے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں دیتا۔ میرے خیال میں پاکستان کے تمام امور میں انتشار' بدنظمی اور خرابی اس وجہ سے ہے کہ یہاں مرزائیت کی کامل بیخ کنی نہیں کی گئی' بلکہ مرزائی تمام محکموں میں اہم پوزیشنیں سنبھالے ہوئے ہیں۔ حیرت ہے کہ انہیں فوج میں بھی بھرتی کیا جاتا رہا اور کئی مرزائی جرنیل اور ایئر مارشل بنے' حالانکہ وہ عقیدۂ جہاد کے دشمن ہیں۔ ہندو' عیسائی' بدھ اور یہودی بھی اسلام دشمن ہیں لیکن کم از کم وہ اپنے آپ کو ہندو' عیسائی' بدھ اور یہودی کہتے تو ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں' جبکہ مرزائی صرف دجال اعظم مرزا قادیانی پر ایمان لانے والوں کو مسلمان کہتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل امت (مسلمان) کو کافر قرار دیتے ہیں۔

مرزائیوں کے کفریہ عقائد کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت دن رات برستی ہے اور مرزائی چہرے سیاہی چوس کی مانند اسے اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور یہ لعنت ہر مرزائی کے چہرے پر عبرت کے نشان کے طور پر موجود ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے طفیل" میں لاکھوں کے مجمع میں موجود کسی بھی مرزائی کو پہچان سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مرزائیوں سے شدت روا رکھیں اور ان کا مکمل سماجی بائیکاٹ کریں"۔

(راقم کے نام حضرت قبلہ میاں کریم بخش مدظلہ کا مکتوب)

خانقاہ عالیہ سیال شریف

" مرزائی فرقہ کے کفرو ارتداد پر اجماع امت ہے' کسی قسم کا شک ان کے کفر میں نہیں ہے۔" (غلام احمد مدرس دارالعلوم ضیاء الشمس الاسلام سیال شریف ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۱ ہجری ہفت روزہ لولاک)

حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ

" حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ مشرق سے ایک فتنہ اٹھے گا جو " لا رہاط ولا جہاد " کا نعرہ لگائے گا۔ یعنی حرمت جہاد کا اعلان کرے گا۔ اس حدیث پاک کا مصداق قادیانی فتنہ ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے جہاد کی حرمت کا اعلان کیا تھا۔" (ہفت روزہ لولاک جنوری ۱۹۷۰ء)

" جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے تو وہ کافر ہے مرتد ہے اور مرتد کی سزا شریعت میں قتل ہے اگر میرے ہاتھ میں حکومت ہوتی تو میں قادیانیوں کا فیصلہ شریعت کے مطابق کرتا۔ جس کی نظیر سید ابوبکر صدیقؓ نے قائم کی تھی۔ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ بالکل جائز ہے' ان کے ساتھ ہر قسم کا میل جول ختم کر دیا جائے۔" (ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

حضرت مولانا ابوالفیض محمد حسن علی صاحب فیضیؒ

" اس سے پہلے بھی دنیا میں مرزا قادیانی جیسے بلکہ اس سے بڑھ کر بہت سے جھوٹے نبی' مسیح' مہدی بننے کا دعویٰ کرنے والے پیدا ہو کر اور اپنے کیفر کردار کو پہنچ کر حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہیں۔ مرزائیت کا بھی یہی حشر ہو گا۔"

خطاب تاریخی جلسہ شاہی مسجد لاہور۔ ۲۷ اگست ۱۹۰۰ء زیر صدارت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ (بحوالہ مہر منیر ص ۲۳۶ ۔ تازیانہ عبرت ص ۵۰ تا ۵۶ ۔ ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

پیران تونسہ شریف

حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ کے جانشین خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے زمانہ میں مرزا

قادیانی نے سر اٹھایا۔ آپ نے پورے ملک کے مریدوں کو مراسلے جاری کیے خصوصاً متحدہ پنجاب میں مرزا کی ایسی تردید کی کہ مرزا قادیانی کا گھیرا تنگ کر دیا۔ مرزا قادیانی کے طوفان بدتمیزی کے سامنے آپ نے اپنی جرات سے ایسا بند تعمیر کیا کہ جس سے پوری ملت اسلامیہ محفوظ ہو گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو آپ بیماری کے باعث صاحب فراش تھے مگر یہ منحوس خبر سن کر بستر مرگ سے یوں اٹھے جیسے سویا ہوا شیر انگڑائی لیتا ہے۔ پھر عمر بھر اس فتنہ کی تردید میں نبرد آزما رہے۔ (ایمان پرور یادیں از مولانا اللہ وسایا)

خواجہ نظام الدین تونسویؒ نے ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس میں بھرپور حصہ لیا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے آپ کے قابل رشک مراسم تھے۔

ایک بار کوٹ قیصرانی تحصیل تونسہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے شیریں بیاں مقرر مولانا محمد شریف بہاولپوری نے رد قادیانیت پر تقریر کی۔ تو مرزائیوں نے آپ کی سخت مخالف و توہین کی۔ خواجہ نظام الدینؒ کو پتہ چلا۔ آپ بہت رنجیدہ ہوئے۔ جیسے آپ کی اپنی بے حرمتی ہوئی ہو۔ ساتھیوں سے فرمایا یہ معمولی بات نہیں۔ ہم قادیانیوں کو ایسی سزا دیں گے کہ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔ چنانچہ چند روز بعد وہی قادیانی خان جب تونسہ آیا تو آپ نے مریدوں کو حکم دیا جہاں ملے بچھا دو۔ ایسی عبرتناک سزا دی کہ قادیانی آج بھی اسے نہ بھولے ہوں گے۔

حالیہ تحریک شیر گڑھ میں آپ کے وارث خواجہ عبد مناف نے جس جرات رندانہ کا مظاہرہ کیا۔ یہ سب اسی خونی وراثت کا صدقہ ہے!

اس تحریک ۸۶ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مجاہدین علماء مشائخ کی خدمات قابل فخر ہیں۔ اسی تحریک میں جب لاٹھی چارج ہوا تو مولانا عبدالستار تونسوی سخت زخمی ہوئے۔ اگلی رات خواب میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔ (ایمان پرور یادیں از مولانا اللہ وسایا)

مولانا پیر حسن شاہ قادری بٹالویؒ

مولانا پیر حسن شاہ قادری بٹالویؒ کی خدمت میں ایک دفعہ مرزا قادیانی آیا۔ آپ نے اسے ہدایت فرمائی کہ عقیدہ اہل سنت پر ثابت قدم رہنا اور خواہشات نفسانیہ و ہوائے شیطانیہ کا غلام نہ بن جانا۔

آپ کے شاگرد حافظ عبدالوھاب نے مرزا کے بعد پوچھا کہ حضرت صاحب نے عجیب ہدایت فرمائی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا کچھ عرصہ بعد میں اس آدمی کا دماغ خراب ہو گا اور یہ دعوے نبوت کرے گا۔ شیطان اس وقت بھی اس کی مہار تھامے ہوئے ہے چنانچہ اس پیش گوئی کے ۳۶ سال بعد مرزا نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ (ارشاد المسترشدین ص ۴۱)

اسی طرح شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ نے حکیم نورالدین کے متعلق قبل از وقت فرمایا تھا کہ یہ مرتد ہو جائے گا۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ سچ ہے " اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ" (ایمان پرور یادیں از مولانا اللہ وسایا)

حضرت دیوان سید آل رسول علی خاں صاحب سجادہ نشین و نبیرہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیر شریف

حضرت شیخ المشائخ شیخ اسلام الحاج خواجہ قمرالدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف۔

حضرت سرکار چشت الحاج سید غلام محی الدین صاحب زیب سجادہ نشین گولڑہ شریف۔

حضرت شیخ طریقت ابوالبرکات سید فضل شاہ صاحب سجادہ نشین جلال پور شریف و امیر حزب اللہ۔

حضرت شیخ طریقت سالک حقیقت سید علی حسین صاحب سجادہ نشین ثانی صاحب علی پور سیداں شریف۔

حضرت سالک مسالک طریقت سید المخادیم مخدوم سید شوکت حسین صاحب حسنی الحسینی الگیلانی سجادہ نشین حضرت پیر پیراں موسیٰ پاک شہید ملتان شریف و سرپرست مجلس عمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

" امت محمدیہ (کثرھا اللہ) کا تیرہ صدیوں سے یہ متفق علیہ عقیدہ ہے کہ سرور کائنات و فخر موجودات سید الاولین ولا آخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور سلسلہ نبوت و رسالت آپ کی ذات گرامی پر ختم ہو چکا ہے۔" قصر نبوت جو آپ کی بعثت سے پہلے نا تمام تھا وہ آپ کی بعثت مبارک سے مکمل ہوا اور آپ کے بعد کوئی شخص کسی معنی سے نبی کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ امت محمدیہ کے اس عقیدہ کے خلاف مرزا غلام احمد قادیانی نے

نبوت کا دعویٰ کیا اور اس امر کا مدعی ہوا کہ اسے وحی ہوتی ہے اور اس کی وحی کو (معاذ اللہ) وہی درجہ حاصل ہے جو قرآن کریم کا درجہ ہے اور اس نبی اللہ کو نہ ماننے والے معاذ اللہ ایسے ہی کافر ہیں جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے والے کافر ہیں اور اس عقیدہ کی بنا پر اس نے اپنے ماننے والوں کی بطور ایک امت کے الگ تاسیس کی اور نہ ماننے والوں کو دشمن قرار دے کر دینی اور دنیاوی معاملات میں مقاطعہ کا حکم دیا۔

بنابریں ہم دستخط کنندگان ذیل کی رائے میں مرزائی جماعت (جو اپنے آپ کو احمدیہ جماعت کہتی ہے) مسلمانوں سے الگ ایک دوسری قوم ہے۔ ہم یہ صورت حال قطعاً" برداشت نہیں کر سکتے کہ امت محمدیہ کے اندر دوسری امت کے طور پر شریک ہوں اور اپنی جتھہ بندی کے ساتھ مزید مرزائیوں کو ملازمتوں میں داخل کریں اور مسلمانوں کو دھکیل دھکیل کر مرزائیوں کی ترقی کے لئے راستہ صاف کریں اور اس بارے میں ان کی سازشیں اس حد تک پہنچ جائیں کہ وہ پاکستان میں مرزائیوں کی حکومت قائم کرنے کے منصوبے تیار کر رہے ہوں۔

ہم دستخط کنندگان ذیل کی رائے میں تمام محکموں پر مرزائیوں کے چھا جانے اور مرزائی حکومت کے منصوبے تیار کرنے کے کا سب سے بڑا باعث چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کا عہدہ وزارت خارجہ پر متمکن ہونا ہے جو سرکاری ملازمتوں میں مرزائیوں کو گھسانے اور اپنی سرکاری پوزیشن کو مرزائیت کی تبلیغ میں استعمال کرنے کی لئے پہلے ہی سخت بدنام تھے اور اب اس عہدہ پر فائز ہونے سے مرزائیت کے فروغ کا بہت بڑا ذریعہ بن گئے ہیں اور نہ صرف پاکستان بلکہ وزیر خارجہ ہونے کی حیثیت سے متعدد مسلم ممالک کی تائید و حمایت کے جب مواقع اسے ملے تو اس سے فائدہ اٹھا کر باہر کے مسلم ممالک میں بھی تبلیغ مرزائیت کا دائرہ وسیع کرنا شروع کر دیا ہے اور چوہدری ظفر اللہ کے اس طرزِ عمل سے جو آگ مرزائیت کے خلاف پاکستان میں بھڑک رہی ہے بیرون پاکستان میں بھی نہ بھڑک اٹھے اس لئے ہم دستخط کنندگان ذیل دستور ساز اسمبلی کے اراکین اور وزارت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

"مرزائی جماعت کو امت محمدیہ سے الگ غیر مسلم فرقہ قرار دے کر چوہدری ظفر اللہ کو عہدہ وزارت سے برطرف کر دے اور مرزائیوں کو فوج اور سول محکموں کی کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کر دے اور مرزائیوں کو ان کی اپنی آبادی کے تناسب سے زیادہ ملازمتوں میں حصہ نہ دے۔" اس سلسلہ میں ہم آل مسلم پارٹیز کنونشن کے ان فیصلوں کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں جو قادیانیوں کو قانونی حیثیت سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے' چوہدری ظفر اللہ کو عہدہ وزارت سے

برطرف کرنے، قادیانیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کر دینے اور ایسے قادیانی لٹریچر کے ضبط کر دینے کے متعلق ہے جس میں انبیاء کرام اور اہل بیت اطہار کی توہین کی گئی ہے اور آل مسلم پارٹیز کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس عمل پنجاب کی مساعی کو ہم پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور مجلس عمل کے اراکین اور بالخصوص صدر مجلس عمل حضرت مولانا ابوالحسنات صاحب پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے تمام احباب و یاران طریقت سے امید کرتے ہیں کہ وہ مجلس عمل کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے اور اس تحریک کو کامیاب بنانے میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں فرمائیں گے۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۷۶)

حضرت دیوان صاحب سجادہ نشین سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیر شریف

"سبحان من تمت حکمتہ و عمت نعمتہ الحمد للہ و للصوۃ علی رسولہ و علی الہ وا صحابہ اجمعین۔

الحمد للہ! میں مسلمان ہوں اور حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ حلقہ بگوش اور امتی ہوں۔ میرا ایمان و اعتقاد ہے کہ قرآن منزل من اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس کلام پاک میں کوئی اعتقاد ایسا نہیں چھوڑا جو انسان کی نجات کے لئے شرط ٹھہرایا گیا ہو اور وہ صاف و صریح الفاظ میں بیان نہ کر دیا گیا ہو۔ قرآن کی یہی غایت منشا ہے۔ اگر کسی نئی شرط اعتقاد یا کسی نئے نبی کی بعثت و ظہور پر ایمان لانا ضروری ہوتا تو لازم تھا کہ قرآن اس کو بھی واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کر دیتا۔

تمام مخالفین اسلام اور قادیانی مل کر قرآن کی ایک آیت یا اس کے کسی جز سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ حضور نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ السلام کے بعد کسی زمانے میں کوئی نبی ہو گا اور اس پر ایمان لانا نجات کے لئے شرط اعتقاد ہے ایسا عقیدہ فرمان الٰہی اور قرآن کے کھلے ہوئے اعلان۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

کے قطعی منافی ہے جس کی قرآن میں گنجائش نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت جس کا نام قرآن ہے وہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے آ چکے، اس کے خلاف قول و عمل کرنے والا خواہ

قادیانی ہو یا کوئی اور بلا اختلاف کفرو ارتداد کے حکم میں آتا ہے۔

اشتہار زیر نظر میں جو حالات اور واقعات اور ان سے برآمد شدہ خطرات نتائج فتنہ قادیانیت کے متعلق بیان کیے گئے ہیں اور اس حقیقت کے ماتحت جو مطالبات کیے گئے ہیں اتنی وقیع شہادت اور کثیر مشاہدات کی موجودگی میں ان سے انکار عقل و خرد سے بعید ہے اور مذہب و سیاست کے بھی منافی ہے۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان موجودہ ارباب حکومت اپنی حیثیت محض ایک اجنبی ثالث کی اختیار نہیں کر سکتے اور پاکستان کی اکثریت اس حیثیت کو تسلیم نہیں کر سکتی اس لئے وہ دین کی حفاظت اور حدود اللہ کی نگہداشت کی ذمہ داریوں سے بچ نہیں سکتے کیونکہ وہ خود مدعی اسلام ہیں اور اس قوم کی اکثریت کے منتخب کیے ہوئے نمائندہ ہیں۔ جس کا متفقہ مطالبہ ہے کہ پاکستان کا آئین صرف وہی ساز گار ہو سکتا ہے۔ جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہو۔

کوئی دوسرا قانون برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ چیز ذہنوں سے فراموش نہیں ہو سکتی کہ پاکستان کا بنیادی مطالبہ اور اس کا وجود محض نظام شریعت کی امیدوں کے ساتھ وابستہ ہے اور اسی اتقان کے ساتھ زندہ رہ سکتا ہے اس میں تاخیرو تعویل روز افزوں بددلی کا موجب ہو گی اور اندیشہ ہے کہ اس کی ضرب پاکستان پر نہیں' ارباب حکومت کے اقتدار پر پڑے گی۔ اگر خدانخواستہ یہی لیل و نہار رہے تو ایک فتنہ مرزائیت ہی نہیں بلکہ اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بے اندازہ اور بے قیاس فتنے پیدا ہوں گے جو خدا نہ کرے' پاکستان کی سالمیت ہی کو فنا کر سکتے ہیں۔

بنابریں میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کی مجلس عمل اور خصوصاً صدر مجلس عمل مولانا ابوالحسنات صاحب پر اظہار اعتماد کرتا ہوں اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ خیر اندیش۔ فقیر دیوان سید آل رسول علی صاحب سجادہ نشین سلطان الہند خواجہ غریب نواز۔ اجمیر شریف۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۷۵)

صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری

"ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے' پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ اگر اسلام کو نقصان پہنچے تو پاکستان کو نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ دونوں لازم و ملزوم ہیں ہمیں اس مسئلہ کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے مسلمانوں کے فروعی اختلافات نے ہی فتنہ قادیانیت کو زندہ رکھا ہوا ہے' اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے ہمیں باہمی نفرت کی دیواریں گرا دینی چاہئیں اور متحد ہو کر اس فتنہ کا مقابلہ کرنا چاہئے۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل

آباد۔ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء)

"اگر ہمارا ظاہر اور باطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں اور سنتوں سے مزین ہو جائے تو قادیانی فتنہ از خود تباہ ہو جائے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو ایک مسلمان معاشرہ میں برداشت کیا جائے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ قادیانی مرتدوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۴۔ ۵۔ یکم مئی ۱۹۸۷ء)

صاحبزادہ پیر سید غضنفر علی شاہؒ صاحب کرمانوالہ شریف

"قادیانیت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دینے اور کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے یہودی اور انگریزوں نے اس فتنہ خبیثہ و رذیلہ کو پروان چڑھایا۔ قادیانیت کو عہدے سے سنبھالا دیا ہے اور ایک منظم و شاطر چال کے ذریعے مسلمانوں کو علماء کرام اور تحفظ ختم نبوت سے برگشتہ کرنے کی مذموم سازش کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے باہمی اتحاد و جذبہ جہاد سے اس ناپاک سازش کو ناکام بنانا ہو گا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا امت مسلمہ پر یہ احسان عظیم ہے کہ انہوں نے تحریک ختم نبوت کی بنیاد رکھتے ہوئے پوری امت کو ناموس ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جینا اور مرنا سکھا دیا۔ ان کا عزم تھا کہ ناموس مصطفویؐ کے خلاف اٹھنے والے کسی بھی فتنہ کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ قادیانیت کو تاریخی رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔" (ہفت روزہ لولاک ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء)

سید مبارک علی گیلانی امیر جمعیت المشائخ پنجاب

"قادیانی آج کل مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے اپنے مذہبی عقائد اور موقف کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ہم ذیل میں انکے "نبی" مرزا غلام احمد قادیانی کے ارشادات پیش کرتے ہیں جن کی رو سے قادیانی حضرات نے خود ہی اپنے آپ کو امت نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کر لیا ہے۔

۱۔ غیر قادیانی کافر ہیں۔ "کل مسلمان جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۲۔ رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کے باوجود کافر۔ " ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمتہ الفصل)

مسلمانوں کا اسلام الگ اور ہمارا اسلام الگ۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا۔ " ان کا (مسلمانوں) اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور' ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور ہے۔ ان کا حج اور ہمارا حج اور ہے اور ان سے ہر بات میں اختلاف ہے" (روزنامہ الفضل)

غیر قادیانی کافر۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ وہ ہمارے نزدیک خدا کے نبی کے منکر ہیں۔ (انوار خلافت از مرزا بشیر الدین محمود)

غیر قادیانیوں کے حق میں دشنام طرازی۔ اور جان لو کہ ہر شخص جو حلال زادہ ہے اور بدکار عورتوں کی اولاد اور دجال کی نسل سے نہیں ہے اسے دو باتوں سے ایک ضرور اختیار کرنی ہو گی۔

" ہمارے دشمن جنگلوں کے خنزیر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں (مرزا غلام احمد قادیانی نجم الہدیٰ ص ۱۵)

قادیانیوں کا کلمہ الگ ہے۔ مرزا ناصر احمد قادیانی کے دورہ افریقہ میں تصویری کتاب SPEAKS میں " احمدیہ سنٹرل ملسک " کا فوٹو موجود ہے وہاں یہ کلمہ لکھا ہوا ہے " لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ " اسی طرح قادیانیوں کا درود شریف بھی الگ ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو حذف کر کے احمد لگا دیا جاتا ہے۔

قادیانیوں کا قرآن الگ ہے۔ **انا انزلنہ قریبا من القادیان** ہم نے اس قرآن کو قادیان میں نازل کیا۔ (براہین احمدیہ از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۲۴۳) اسی طرح قادیانیوں نے جہاں اپنا الگ قرآن بنایا۔ وہاں پر مسلمانوں کے قرآن میں نہ صرف معنوی تحریف کی بلکہ لفظی بھی کی۔ مرزا قادیانی نے کم از کم پچاس دفعہ قرآنی آیات کی لفظی تحریف کی ہے۔ قادیانی حضرات خود اس بات کا اعتراف' عظیم باجوہ قادیانی وکیل ربوہ کے ہاتھوں تحریراً" کر چکے ہیں کہ ان کی کتب میں قرآنی تحریف لفظی موجود ہے۔ عوام ہوشیار رہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت ۱۴ جون ۱۹۷۴ء)

حضرت پیر سید عابد حسین شاہ

سجادہ نشین دربار شاہ لاثانی علی پور سیداں شریف ضلع سیالکوٹ

"الحمد للہ کہ منکرین ختم نبوت کے ناپاک عزائم اور منصوبوں کو خاک میں ملانے، ملت اسلامیہ کو بیدار کرنے اور اتحاد امت کی سعی کرنے کے لئے پروگرام، وقت کے عین تقاضے اور ضرورت کے مطابق نہایت پسندیدہ ہیں۔ قادیانی اقلیت قرار دیئے جانے اور بعض آرڈی ننسوں کے اجراء کے باوجود اپنی سازشوں اور شرارتوں میں مصروف ہیں۔ بہت سے قادیانی اپنے مذہب کو چھپا کر اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث پوری امت مسلمہ، اسلام اور پاکستان کے خلاف تباہ کن ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ اس لئے حکومت اور پوری قوم کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔" (ماہنامہ منہاج القرآن جلد ۳ شمارہ ۱۔ دسمبر، جنوری ۱۹۸۹ء)

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف، جسٹس وفاقی شرعی عدالت

"مرزائی مار آستین ہیں۔ جو دن رات وطن عزیز کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں، نظام اسلامی کے راستے میں انہوں نے جس طرح رکاوٹیں پیدا کیں، ان سے ہم سب باخبر ہیں۔ اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری ہم پر دوسروں سے زیادہ عائد ہوتی ہے۔ ہم نے اگر اس میں کوتاہی کی تو یاد رکھئے آئندہ نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔" (ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۳ء)

وہ ملت اسلامیہ کا جزو قرار دیئے جائیں۔ جس نے امت کو انگریز کی ابدی غلامی کے لئے تیار کرنے میں ساری عمر کھپا دی، ہم مجبور ہیں کہ اسے ملت کا بدخواہ اور غدار قرار دیں۔ جس طرح خارش زدہ کتے کو مسجد میں ہم داخل نہیں ہونے دیتے اسی طرح ہم ایسے غداروں کو حرم ملت کے پاس تک نہیں پھٹکنے دیں گے۔ مرزا قادیانی امت محمدیہ کے مستحکم قلعہ میں شگاف ڈالنے کی جسارت سے بھی باز نہ آئے۔ وہ عمر بھر ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرکے اپنے انگریز محسنوں کے قدموں پر لا ڈالنے کے لئے سرگرداں رہے۔ انہوں نے ختم نبوت کے اساسی عقیدہ پر ضرب لگانے کی منحوس کوشش کی۔ اس لحاظ سے مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (ضیائے حرم جولائی ۱۹۷۳ء)

قرارداد۔ مشائخ عظام و پیران کرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

راولپنڈی ۳ جولائی ۱۹۷۴ء۔ کل پاکستان مشائخ کانفرنس کا ایک ہنگامی اجلاس آج یہاں شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ خواجہ محمد قمرالدین صاحب سیالوی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین دربار عالیہ سیال شریف منعقد ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

کل پاکستان مشائخ کانفرنس کا یہ اجلاس عوام و خواص اور ارباب حکومت پر واضح کر دینا اپنا دینی و ملی فرض سمجھتا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت' کتاب و سنت و اجماع امت سے ثابت ہے۔ ۱۹۵۳ء میں تمام مکاتب فکر کے ۳۵ علمائے کرام نے اور حال ہی میں رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس منعقدہ مکہ مکرمہ میں عالم اسلام کی ۱۴۴ دینی تنظیموں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں' اس لئے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

یہ مسئلہ نزاعی نہیں ہے بلکہ اجماع اور قطعی مسئلہ ہے' اس مسئلہ کے متعلق اسلامی مشاورتی کونسل یا سپریم کورٹ کی رائے لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اس مسئلہ کو اسلامیان پاکستان کی امنگوں کے مطابق حل کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں فی الفور آئین میں ترمیم کر کے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

مشائخ کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اس مسئلہ کو قومی اسمبلی میں بطور بل پیش کر کے منظور کرائے اور ممبران قومی اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بل کی حمایت و تائید کر کے اپنے قومی و ملی فرض کو ادا کریں اور اپنے منتخب کرنے والے افراد کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ مشائخ کانفرنس کا یہ اجلاس مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان پر کلی اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور مرکزی مجلس عمل کی قراردادوں اور مطالبوں کی حمایت کرتا ہے

مشائخ کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانان پاکستان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ناموس رسالت کی خاطر مرزائیوں سے ہر شعبہ زندگی میں مکمل طور پر بائیکاٹ جاری رکھیں کیونکہ ایسا کرنا قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

قرارداد کی متفقہ منظوری کے بعد مولانا سید حسین الدین صاحب نے تجویز پیش کی کہ

اخبارات پر سرکاری پابندیوں کی وجہ سے اگر یہ قراردلو شائع نہ ہو سکے' تو مشائخ کرام اسے سائیکلو سٹائل کروا کر مسلمانوں میں تقسیم کرائیں۔ اس عظیم الشان اور مبارک اجتماع میں جو مشائخ عظام اور علماء کرام شریک ہوئے ان میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت شیخ الاسلام علامہ خواجہ حافظ محمد قمرالدین صاحب سیالوی دامت برکاتہم العالیہ۔ ۲۔ حضرت دیوان آل مجتبیٰ علی خان صاحب سجادہ نشین اجمیر شریف حال پشاور۔ ۳۔ حضرت سجادہ نشین صاحب جلال پور شریف۔ ۴۔ سجادہ نشین گولڑہ شریف۔ ۵۔ حافظ خواجہ ظہور الٰہی شاہ سجادہ نشین چورہ شریف۔ ۶۔ پیر محمد ایوب شاہ صاحب سجادہ نشین چورہ شریف۔ ۷۔ علامہ ابوالبرکات صاحب لاہور۔ ۸۔ مولانا غلام فخرالدین صاحب میانوالی۔ ۹۔ پیر محمد امیر شاہ صاحب پشاور۔ ۱۰۔ پیر محمد شاہ صاحب قطبال شریف۔ ۱۱۔ پیر محمد یعقوب بکھار شریف۔ ۱۲۔ سجادہ نشین صاحب دربار کنجیاں شریف ہزارہ۔ ۱۳۔ قاضی عبدالحق صاحب ہاشمی قطبال شریف۔ ۱۴۔ مولانا بلال حسین صاحب کوہاٹ۔ ۱۵۔ مولانا خدا بخش صاحب کیمبل پور۔ ۱۶۔ حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب سجادہ نشین بھیرہ شریف۔ ۱۷۔ علامہ حافظ عبدالغفور صاحب جامعہ غوثیہ راولپنڈی۔ ۱۸۔ علامہ امین الحسنات سید خلیل احمد قادری لاہور۔ ۱۹۔ ابوالنصر علامہ سید منظور احمد شاہ صاحب جامعہ فریدیہ ساہیوال۔ ۲۰۔ مفتی شائستہ گل صاحب ضلع مردان۔ ۲۱۔ صاحبزادہ عبدالمالک صاحب آستانہ اکبریہ میانوالی۔ ۲۲۔ مولانا غلام نبی صاحب کوہاٹ۔ ۲۳۔ پیر محمد جمال الدین صاحب خواجہ آباد شریف۔ ۲۴۔ پیر غلام نظام الدین شاہ صاحب خواجہ آباد شریف۔ ۲۵۔ مولانا علامہ محمد حنیف صاحب قائد آباد۔ ۲۶۔ صاحبزادہ عبدالرحیم صاحب مردان۔ ۲۷۔ پیر ظریف خاں صاحب کوہاٹ۔ ۲۸۔ مولانا محمد فاضل عباسی صاحب نمائندہ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی لاہور۔ ۲۹۔ قاضی مقبول الرحمٰن ہاشمی صاحب ہزارہ۔ ۳۰۔ حافظ احمدالدین صاحب جامعہ غوثیہ پشاور۔ ۳۱۔ حافظ غلام ربانی صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ چکوال۔ ۳۲۔ مولانا پیر محمد گل الرحمٰن بٹ گرام ہزارہ۔ ۳۳۔ علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب لاہور۔ ۳۴۔ صاحبزادہ محمد طیب شاہ دربار قادریہ کوٹ شریف۔ ۳۵۔ پیر محمد محمود الرحمٰن صاحب سجادہ نشین چھوہر شریف۔ ۳۶۔ قاری عبدالرشید صاحب جامع محمدی موتی بازار لاہور۔ ۳۷۔ حضرت علامہ پیر محمد چشتی صاحب جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور۔ ۳۸۔ قاری محمد اسلم صاحب بغدادی جامعہ فریدیہ ساہیوال۔ ۳۹۔ مولانا محمد ہدایت اللہ قادری زینت المساجد گوجرانوالہ۔ ۴۰۔ حضرت صاحبزادہ عبدالحق صاحب بندیال شریف۔ ۴۱۔ حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن چشتی ناظم دار العلوم رحمانیہ حسنیہ شاہوالہ ضلع

سرگودھا۔ ۴۲۔ جناب خدا بخش سیکرٹری دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف۔ ۴۳۔ مولانا ساجد الرحمٰن صاحب بگھار شریف۔ ۴۴۔ مولانا مفتی عبدالملک صاحب مانسہرہ۔ ۴۵۔ علامہ عبدالقیوم صاحب جامعہ نظامیہ لاہور۔ ۴۶۔ علامہ سید غلام محی الدین شاہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رضویہ راولپنڈی۔ ۴۷۔ علامہ سید عبدالرحمان شاہ صاحب خطیب ہری پور ہزارہ۔ ۴۸۔ علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضلع راولپنڈی۔ ۴۹۔ مولانا اورنگ زیب صاحب خطیب قاسم آباد۔ راولپنڈی۔ ۵۰۔ علامہ سید محمد ذاکر شاہ ایم۔ اے دھرکنہ۔ جہلم۔ (ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

جناب میاں محمد اکرم صاحب (مجاہد ختم نبوت) لاہور

"قادیانی ختم نبوت کے منکر، مرتد، زندیق اور توہین رسالت کے مرتکب ہیں۔ پوری ملت اسلامیہ انہیں کافر قرار دے چکی ہے لیکن کمال ڈھٹائی کی بات یہ ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو سچا مسلمان کہتے ہیں اور دیگر مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک مسلمان صرف وہ ہے جو مرزا قادیانی پر ایمان لاتا ہے اور اسے اللہ کا سچا نبی اور رسول مانتا ہے۔ مسلمانوں کے بارے میں قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی تصدیق نہیں کرتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۵۴۷، مصنفہ مرزا قادیانی) میرے خیال میں ہر غیرت مند مسلمان کو قادیانیوں کا ہر سطح پر سختی کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کرنا چاہیے اسی میں مسلمان کی عظمت ہے"۔

(راقم کے نام میاں محمد اکرم صاحب کا مکتوب)

قادیانیت

ہماری نظر میں

علمائے کرام

مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ

" قادیانی مرتد' منافق ہیں' مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے' اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا ذبح محض نجس' مردار' حرام قطعی ہے' مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔" (احکام شریعت ص ۱۲۲' ۱۲۲' ۱۷۷)

" اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس (قادیانی) سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام' مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام' اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام' اس کی قبر پر جانا حرام۔" (فتاویٰ رضویہ ص ۵۱ جلد ۶۔ مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ)۔

مولانا غلام احمد گھوٹویؒ صاحب۔ شیخ الجامعہ العباسیہ بہاولپور

" جو شخص پہلے اہلسنت والجماعت ہو اور پھر وہ مرزائی بن جائے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی مانے' وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو قرآن نے آخری نبی قرار دیا ہے اور جو شخص اس قرآنی حکم کو نہ مانے اور اس کا انکار کرے وہ قرآن کے انکار کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے ...... مرزا صاحب حقیقتہ الوحی ص ۸۴ پر فرماتے ہیں کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ اعجاز احمدی ص ۶۹ پر لکھتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ حسنین پر تم اپنے آپ کو فضیلت دے رہے ہو' ہاں میں کہتا ہوں کہ میں افضل ہوں' ان سے اور عنقریب ظاہر ہو جائے گا اور آخر میں کہتے ہیں کہ میں تو عشق الٰہی کا مقتول ہوں اور تمہارے حسین کو تمہارے دشمن نے قتل کیا۔ پس کس قدر ظاہر اور کھلا ہوا فرق ہے۔ (ان عقائد کے ہوتے ہوئے ایک شخص صراحتہً مرتد ہو جاتا ہے۔" (بیانات علماء ربانی بر ارتداد فرقہ قادیانی۔ جلد اول۔ بہاولپور۔)

حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ

" پاکستان کے موسس قائد اعظم نے مملکت کی سالمیت کے لئے (۱) اعتقاد (۲) انضباط (۳) اتحاد کو ابدی قرار دیا ہے۔ رب العزت کی وحدت اور آنحضرتؐ کی ختم نبوت کا عقیدہ پاکستان کے مختلف اجزاء میں ارتباط کا واحد موثر ترین ذریعہ ہے۔ مرزائیت اپنے پیشوا کو نبی مانتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ آخری نبی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو نعوذ باللہ بار ثانی غلام احمد قادیانی کی صورت نمود پذیر ہوئے ہیں۔ یہ اعتقاد قلعہ اتحاد و ملت کے لئے ڈائنامائیٹ کا حکم رکھتا ہے۔ فقیر کے نزدیک عہد حاضرہ میں لازمی ہے کہ فرزندان توحید جذبہ جہاد سے سرشار ہوں۔ مرزائیت کے نزدیک جہاد شرعاً حرام ہے۔ ادبیات مرزائیہ جہاد کے احساس کے لئے تباہ کن ہے۔ مرزائیت الہامات ربانی کی بناء پر اکھنڈ ہند کی خواہاں ہے۔ اس کے نزدیک پاکستان کا قیام عارضی ہنگامی اختلاف ہے۔ جسے اختلافات میں تبدیلی کرنا مرزائیت کے لئے لازمی ہے۔ فقیر قائد اعظم کے اس نظریہ کو شرعی بناء پر تسلیم کرتا ہے کہ مسلمان اور ہندو بلاشبہ دو جداگانہ قومیں اور ملتیں ہیں۔ اکھنڈ ہند کا الہامات کی بنا پر خواہاں ہونا سالمیت پاکستان کے لئے ضرب کا حکم رکھتی ہے۔ اس اصولی نظریہ کی بنا پر میری قطعی رائے یہ ہے کہ مرزائیت کے دلدادگاں کو غیر اسلامی اقلیت قرار نہ دینا پاکستان کی سالمیت کے قطعاً منافی ہے۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

مولانا سید احمد سعید کاظمی ممبر صوبہ مسلم لیگ

" چونکہ قادیانی بلا اتفاق خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور حکومت کو اس اعلان میں تاخیر نہ کرنی چاہئے۔ اور چونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں، قادیانی ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہیں۔ اس لئے پنجاب صوبہ مسلم لیگ کی کونسل کو حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرنا چاہئے کہ وہ اپنے عہدے سے برطرف کر دیئے جائیں اور ان کی جگہ کوئی قابل اعتبار مسلمان مقرر کیا جائے۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص ۹۶)

حضرت مولانا حامد علی خاںؒ ملتان

" قادیانی تحریک ایک سیاسی تحریک ہے اس کو مذہبی کہنا خود لفظ مذہب کی توہین ہے۔ مذہب کی غایت اللہ کی رضا اور اس کا قرب ہے۔ جبکہ قادیانیت کی بنیاد اس کے یوم آغاز سے ہی دنیا طلبی، مفاد پرستی اور ہیرا پھیری پر رکھی گئی ہے۔ مسلمانوں کی جمعیت کو پارہ پارہ کرنا، اسلامی

اقتدار اور مسلمات کا قلع قمع کرنا اس کا مقصد اصلی تھا تاکہ برصغیر میں انگریزوں کے اقتدار کو دوام و استمرار بخشا جائے ان کی حاشیہ برادری کاسہ لیسی کر کے ان کی خوشنودی حاصل کی جائے اور ملکی سیاست پر تسلط جمایا جائے۔ اور پھر اسلام اور مسلمانوں سے اس غداری کے صلے میں بڑے بڑے مناصب اور عہدے حاصل کیے جائیں۔ قادیانی تحریک کا سوانگ انگریزوں کے اشارے پر رچایا گیا اور قادیانیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ابھی تک یہ لوگ انہیں خطوط پر کام کر رہے ہیں۔ پاکستان میں ان کے عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں' ان کی تعداد اقل قلیل ہے لیکن یہ لوگ اس کے باوجود پاکستان کی سیاست پر پوری طرح چھائے ہوئے ہیں اور ملک کی قسمت کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ مغربی پاکستان کی اکثریتی پارٹی مکمل طور پر قادیانیوں کے زیر اثر ہے اور ان کے اشاروں پر کام کر رہی ہے حکومت میں اور فوج کی کلیدی اسامیوں پر قادیانی مسلط ہیں۔ گویا یہ پاکستان کی کشتی کے رہنما ہیں اور وہ جب چاہیں اس کشتی کو ڈبو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حالیہ جنگ میں سقوط مشرقی پاکستان اور پاکستان کی بہادر اور جانباز افواج کی ذلت و رسوائی کا سب سے بڑا سبب یہی قادیانی ہیں۔ یہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور ان کے عزائم یہ ہیں کہ مسلمانوں کو قادیانیت میں ضم کر کے انہیں مرتد بنایا جائے۔ ورنہ خدانخواستہ انہیں صفحہ ہستی سے نیست نابود کر دیا جائے یہ پاکستان کے ہرگز ہرگز وفادار نہیں ہیں اور ان کی تمام تر ہمدردیاں بھارت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کا قبلہ و کعبہ قادیان ہے جو بھارت میں ہے۔ انہیں پاکستان میں آئین اسلامی کے نفاذ میں اپنی موت نظر آ رہی ہے کہ یہاں اسلامی آئین میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا۔ اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا۔ اور وہی حقوق دیئے جائیں گے جن کا اسلام دوسری غیر مسلم اقلیتوں کے بارے میں حکم دیتا ہے۔ مرزا قادیانی کے بیٹوں اور مرزائیوں کے موجودہ آقا بشیر الدین کی قبر پر یہ وصیت کنندہ ہے کہ "جب بھی انہیں موقع ملے گا' اس میت کو قادیان ہندوستان میں لے جا کر دفن کیا جائے گا۔ ایسے میں ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ ان کے عزائم و مقاصد کیا ہیں۔" (ترجمان اہلسنّت ختم نبوت نمبر اگست' ستمبر ۱۹۷۲ء)

خطیب پاکستان الحاج علامہ مولانا محمد شفیعؒ اوکاڑوی

صدر مرکزی جماعت اہلسنّت پاکستان

"مسلمانوں میں بدقسمتی سے ایسے فرقے اور افراد پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے اسلام کے حصار محکم کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں اپنی تمام قوتیں صرف کر رکھی ہیں۔ مسلمانوں کو جتنا

نقصان ان مارہائے آستین سے پہنچا۔ اتنا نقصان کفار و مشرکین سے کبھی نہیں پہنچا۔ یہ مارھائے آستین مصلحین کا لباس پہن کر نمودار ہوتے ہیں۔ ان کا ظاہر بڑا دلفریب اور باطن سراسر مکرو فریب ہوتا ہے۔ یہ گندم نماجو فروش یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ملت کی اصلاح میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ حالانکہ ملت کی تباہی و بربادی کا سبب بھی مفسدین اور منافقین ہی ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں ان مفسدین نے اپنی خواہشات نفسانی اور اغراض ملعونہ کی تکمیل کے لئے جس طرح قرآن و حدیث اور شریعت و سنت کو خصوصاً تختہ مشق بنایا ہے۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ انگریز نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تخلیق اور پھر اپنے زیر سایہ اس کی پرورش کر کے ملت اسلامیہ پر جو کاری ضرب لگائی ہے وہ سخت تباہ کن ثابت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔" (ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی' فروری ۱۹۷۳ء)

مولانا سعادت علی قادریؒ

"مرزا قادیانی اور اس کا گروہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر خیال کرتا ہے اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے دنیا میں آنے کی وجہ سے اسلام پر ایک عظیم مصیبت یہ بھی آئی کہ اسلام دنیا کا ایک عظیم مذہب اور عالمگیردین' قادیان کی چہار دیواری میں آکر مقید ہو گیا اور پھر وہاں سے منتقل ہو کر ربوہ کی چہار دیواری میں پہنچ گیا۔ گویا مرزا قادیانی کی وجہ سے ساری دنیا پر کفرو ضلالت کی تاریکی چھاگئی تو خدا کی لعنت ہو ایسے شخص پر جس نے اسلام کی شمع روشن کرنے کی بجائے کفروضلالت کا اندھیرا پھیلایا۔ مذہب کے ان ڈاکوؤں سے بالکل دور رہیں۔ مرزائی بدترین ظالم قوم ہے ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق پیدا کرنے کی کوشش بھی حرام ہے جب بیٹھنے تک کی ممانعت کر دی تو ایسی قوم سے کوئی مذہبی تعلق' جماعتی تعلق یا رشتہ داری کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے۔ " دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں (نجم الہدی ص ۱۰) میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی سمجھ دار انسان ایسے گروہ سے تعلق نہیں رکھ سکتا۔ مرزا قادیانی کا نام مٹ رہا ہے اور بالکل مٹ جائے گا۔ مرزائی قزاقوں اور ڈاکوؤں کا ایک ٹولہ ہیں جن کی کوشش ناموس رسالت کو لوٹنے کی ہے۔ لیکن نبی آخر الزماں علیہ السلام کی عزت و ناموس کے محافظ علماء اور عوام اہلسنت ہیں۔ جن کا خدا حامی و ناصر ہے۔" (ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی فروری ۱۹۷۳ء)

مولانا عبدالحامد بدایونیؒ

" یہ مسئلہ محض مجلس احرار کا نہیں، بلکہ تمام مسلمانان عالم کا مسئلہ ہے جو لوگ مسئلہ ختم نبوت کو احرار کا سٹنٹ قرار دیتے ہیں۔ وہ بالکل غلط راہ پر ہیں۔ مرزائی خود بھی اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں سے ایک علیحدہ گروہ ہے۔ جو اپنے آپ کو " احمدی " کہلاتا ہے جن لوگوں نے باؤنڈری کمیشن کی رپورٹ کو اچھی طرح پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ مرزائیوں کے مرزا بشیر الدین محمود نے کمیشن کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۹۹)

مولانا ظہور احمد بگویؒ

" چودھویں صدی میں قادیانی فتنہ جس دجالیت کا مظہر ثابت ہو رہا ہے۔ اس کی نظیر سابق دجالوں میں بھی پائی نہیں جاتی۔ انسانی طبائع میں آزادی مذہب کا میلان دیکھ کر میرزائے قادیانی نے ہوا کے رخ پر چلنا شروع کیا۔ اسلامی تعلیم کو مسخ کرنے فلسفہ اور سائنس جدید کو خواہ مخواہ دینی مسائل میں گھسیٹرنے سے انگریزی خوانوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا اور چند ایسے مولوی جو پہلے بھی سبیل المومنین اور سواد الاعظم کو ترک کر کے چکڑالوی یا نیچری بن چکے تھے۔ اس کے ہم نوا ہو گئے۔ اور ایک پوری تجارتی کمپنی قائم ہو گئی۔ جس نے سلطنت برطانیہ کا سہارا لیکر مشرق و مغرب میں اپنا دام تزویر پھیلا دیا۔ انیسویں صدی میں سلطان عبدالحمید ثانی مرحوم اور سید جمال الدین افغانیؒ کی مساعی جمیلہ سے اتحاد عالم اسلام (پین اسلامزم) کی مبارک تحریک کا آغاز عمل میں آیا۔ مسلمانوں میں جہاد کی روح پیدا کرنے اور اسلام کا سیاسی اقتدار از سر نو بحال کرنے کے لئے نئے سرے سے جدوجہد شروع کی گئی۔ اقوام یورپ اس تحریک سے لرزہ براندام تھیں۔ مدبرین برطانیہ اس تحریک سے مضطرب اور پریشان ہو رہے تھے۔ میرزائے قادیان اور اس کے ایجنٹوں نے اس موقع سے فائدہ حاصل کیا اور عالمگیر اتحاد اسلامی کو پارہ پارہ کرنے اور جہاد کو حرام قرار دینے میں ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ اس موضوع پر تصانیف لکھ کر بلاد اسلامیہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع کیں۔ اس طرح حکومت کی ہمدردی حاصل کر کے یہ فرقہ دن بدن بڑھتا گیا اور یہ شجرہ خبیثہ آجکل ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ حکومت برطانیہ کے مقاصد کی اشاعت کے لئے ممالک غیر میں مبلغین بھیجے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف تبلیغ اسلام کا نام لیکر مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ سادہ لوح مسلمان انہیں مال وزر سے امداد دیتے ہیں۔ اور اسی روپیہ سے یہ قادیانی کمپنی اور ان کا خلیفہ عیش و عشرت کی زندگی بسر

کرتے ہیں۔ مشی فی النوم۔ متنورات۔ اور ناز بیاس کے مشاغل انہیں چندوں کا نتیجہ ہیں۔ غرض اغیار کی سازش سے سادہ لوح مسلمان دام فریب میں آ گئے اور اپنا مال و متاع بلکہ ایمان تک میرزائے قادیان کی نذر کر بیٹھے۔ یہ حالات عبرت انگیز ہیں۔"۔

سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

(ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ دسمبر ۱۹۳۲ء۔ برق آسمانی بر خرمن قادیانی)

مولانا مفتی محمد حسین نعیمی

" تمام علمائے اسلام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایسا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمانوں سے علیحدہ جماعت ہیں۔"

(فیصلہ مقدمہ بہاول پور باہتمام اختر حسین سرہندی محفل ارشادیہ سیالکوٹ)

" قادیانی اپنے عقائد اور نظریات کے باعث مرتد ہیں۔ ایسا شخص جو اسلام کے بعد کافر ہو' مرتد ہوتا ہے۔ واجب القتل ہے۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۱۹۸۶ء)

" مسلمانوں کے نزدیک ہر وہ شخص خارج از اسلام ہے جس نے ختم نبوت کے عقیدے پر ایمان نہیں رکھا قادیانیوں کا مسئلہ پوری دنیائے اسلام کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ اور دشمنان اسلام ہر ہر مرحلہ پر قادیانیوں کو تقویت دے رہے ہیں اور ان کی سرپرستی کر رہے ہیں تاکہ مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہو۔ پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا فیصلہ بھی سیاسی تھا۔ حالانکہ اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ قادیانیوں کی جماعت کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اتباع کیا جائے۔ تمام اسلامی ممالک کا بھی فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر قانونی جماعت قرار دے دیں۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۴۰ ۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء)

مولانا مختار احمد نعیمی

" قادیانی ربوہ میں اپنے نوجوانوں کی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور الفرقان کو روسی اسلحہ سے

مسلح کر کے ملک میں تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں۔ جس سے وہ ملک میں امن و امان کو تہہ و بالا کرنا چاہتے ہیں۔ ان تنظیموں پر فوری طور پابندی لگائی جائے۔" (روزنامہ مشرق ۱۰ مئی ۱۹۷۴ء)

"حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلاشک و شبہ خاتم النبیین ہیں اور تمام امت کا اس پر اجماع رہا ہے کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظلی' بروزی اور کسی بھی قسم کا نبی نہیں آ سکتا اور تاقیامت دروازہ نبوت آپ پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس نازک دور میں جب طرح طرح کے فتنے اسلام کے خلاف سر اٹھا رہے ہیں' فتنہ مرزائیت کے لئے اور اس کے سدباب کے لئے اپنا وقت پیسہ اور ہمت کا صرف کرنا باعث اجر ہے۔" (فیصلہ مقدمہ بہاول پور باہتمام سید اختر حسین سہرندی محفل ارشادیہ سیالکوٹ)

علامہ سید محمود احمد رضوی

"مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والوں کو احمدی یا مرزائی کہتے ہیں اور جو لوگ مرزا غلام احمد کو مجدد' مسیح موعود وغیرہ مانتے ہیں انہیں لاہوری مرزائی کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں فرقے چونکہ ضروریات دین کے منکر ہیں۔ اس لئے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے واضح عقائد اور اللہ کے مقبول بندوں کے بارے میں بھیانک تصورات کے جان لینے کے بعد کونسی چیز دین کے ان لٹیروں کے ساتھ برادرانہ اور دوستانہ تعلقات کو قائم رکھنے پر ہمیں مجبور کئے ہوئے ہے۔ یہی ناں کہ ہم میں مذہبی حمیت وغیرت نہیں رہی۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں محبت نہیں رہی۔ ناموس رسالت پر کٹ مرنے کے جذبے سے ہم محروم ہو چکے ہیں۔

خدا کے لئے ذرا سوچئے! یہی ناپاک الفاظ جو سیدۃ النساء کے لئے کہے گئے ہیں' آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہے گئے ہیں اور نواسہ رسولؐ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ اگر کوئی ہمارے لئے یا ہمارے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے لئے استعمال کرتا تو ہم جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے لیکن افسوس! کہ یہاں ہماری رگ حمیت نہیں پھڑکتی۔ یہاں ہمارے خون میں جوش پیدا نہیں ہوتا۔ بس خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والے! کیا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہارا کوئی رشتہ نہیں' کملی والے کی

لخت جگر فاطمہ الزہراء سے تمہیں کوئی واسطہ نہیں۔ نواسہ رسول شہید کربلاؓ کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ اگر ہے اور ضرور ہے تو تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کو سینے میں سلگا۔" اور

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

(مرزائیت از علامہ محمود احمد رضوی)

مولانا ضیاء اللہ قادری' سیالکوٹ

"مرزائی کا جنازہ پڑھنا بالکل ناجائز ہے۔ جو شخص مرزائیوں کے کفر میں شک کرتا ہے۔ وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ **من شک فی کفرالمرزائیین فقد کفر۔ واللہ اعلم۔**" ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ' فیصل آباد

"فتنہ قادیانیت کا بانی مرزا قادیانی شخصیت اور کردار کے لحاظ سے ایک مکمل انسان نہیں تھا۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا' لیکن قادیانیوں' مرزائیوں نے قومی اسمبلی کے اس اکثریتی فیصلے کو اب تک قبول نہیں کیا۔ اور آج تک بھی اپنے آپ کو مسلمان کہہ رہے ہیں۔ قادیانیوں کو احمدی کہنا کفر ہے۔" (ہفت روزہ لولاک ۱۲ مئی ۱۹۸۹ء)

"جب بھی مسلمانوں نے کسی مذہبی مسئلہ پر اتحاد کا مظاہرہ کیا' اس میں وہ سرخرو ہوئے لیکن بعض ملک اور اسلام دشمن فتنوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر میں اختلافات پڑ گئے اور وہ فتنے اپنی سازشوں میں کامیاب ہوئے جس کی وجہ سے مسلمان ان فتنوں کے محاسبہ کی بجائے آپس میں الجھ گئے۔ امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری" کا تمام مسلمانوں پر احسان عظیم ہے جنہوں نے قادیانی فتنہ کے محاسبہ کے لئے تمام مکاتب فکر کو ختم نبوت کے سٹیج پر اکٹھا کر دیا۔ اور ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک ختم نبوت کے شہدا کی عظیم قربانیوں سے قادیانی' پاکستان کے آئین

میں غیر مسلم قرار دیئے گئے۔ اس ناسور کے مکمل خاتمہ کے لئے تمام مکاتب فکر کے اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ اب تو موجودہ حکومت جو اسلام کے نام پر ووٹ لے کر منتخب ہوئی ہے' کی ذمہ داری ہے کہ وہ پہلی فرصت میں اس فتنے کے محاسبہ کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کا اعلان کرے۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۲۵ نومبر ۱۹۹۰ء)

حافظ محمد تقی۔۔۔ رکن اسمبلی نظام مصطفیٰ گروپ

" اس امر کے ناقابل تردید شواہد ہیں کہ کراچی کے حالیہ خونریز ہنگاموں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ جنہوں نے ملت اسلامیہ پر شب خون مار کر انتشار و افتراق کی ایسی فضا قائم کر دی ہے جس کی وجہ سے نفرتوں' عداوتوں اور مصیبتوں کے طوفان کھڑے ہو گئے ہیں۔ قادیانیوں نے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد سے اسلام اور پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے دنیا بھر میں اپنی مذموم کوشیش شروع کر دی تھیں۔ اس محاذ پر ناکام ہونے کے بعد قادیانیوں نے یہودی لابی اور ہندو سامراج کے ساتھ مل کر بھائیوں کو بھائیوں سے لڑانے کا منصوبہ بنایا۔ اور اس پر کامیابی سے عمل درآمد بھی کروایا۔ کراچی کی بیوروکریسی میں موجود قادیانیوں اور جیئے سندھ کی حامی ہندو لابی نے اپنے مذموم مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرکاری وسائل کے ساتھ اس گھناؤنے کھیل کو جس طرح کامیابی کی منزل تک پہنچایا ہے وہ اسلام دوست طاقتوں کے لئے چیلنج ہے۔ جسے قبول کرنا ہو گا۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۲ ستمبر ۱۹۸۷ء)

مولانا ابوداؤد محمد صادق۔ گوجرانوالہ

" محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے آخری نبی ہونے پر قرآن پاک کی آیات کثیرہ اور بیشمار احادیث نبویہ شاہد ودال ہیں۔ خصوصاً آیت کریم **و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین**۔ قرآن کی نص قطعی ہے جس میں انکار و شک اور احتمال و توہم کی بالکل گنجائش نہیں۔ خداوند قدوس نے قرآن پاک میں جہاں دیگر انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت جاری رہنے کی خبر دی۔ جیسا کہ کئی آیات سے ظاہر ہے۔ وہاں اپنے لاڈلے حبیب کے متعلق **و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین** فرما کر حضور پر باب نبوت مسدود فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ امت میں بڑی بڑی عظیم المرتبت ہستیاں گزریں۔ مگر کوئی بھی منصب نبوت پر فائز نہ ہو سکا۔ اور ہوتا بھی کیسے جب کہ خود نبی آخرالزماں علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی

شخصیت کے متعلق فرمادیا۔ **لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب** (مشکوۃ) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ تو حضرت عمر نبی نہیں ہوئے کیونکہ حضورؐ کے بعد نبی ہو سکتا ہی نہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ **انت منی بمنزلتہ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی** (متفق علیہ) یعنی اے علی تو میری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لئے ہارون مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں تو مولا علی باوجودیکہ حضورؐ کے بھائی اور نائب ہیں لیکن حضورؐ نے اپنے بعد نبوت کی نفی فرما کر اس وہم نبوت کو دور کر دیا جو کہ حضرت علی کے بمنزلہ ہارون ہونے سے پیدا ہو سکتا تھا۔ حضرت عبداللہ ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ **و لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ و سلم نبی عاش ابنہ و لکن لا نبی بعدی** (بخاری شریف جلد ثانی) اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ اہل ایمان غور فرمائیں کہ جب سیدنا فاروق اعظم و سیدنا مولا علی و سید ابراہیم فرزند نبی کریمؐ نبی نہیں ہوئے اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ تابعین اور ان کے بعد والے اکابرین امت مثلاً حضرت امام اعظم و حضرت غوث اعظم وغیرہما رحمہم اللہ مقام نبوت تک نہیں پہنچ سکے تو بھلا مرزائے قادیانی جو کہ اپنی زبانی کرم خاکی اور بشر کی جائے نفرت ہے اور اپنے آدم زاد ہونے کا ہی انکار کرتا ہے اور کبھی حاملہ و حاملہ ہونا بیان کرتا ہے۔ غرضیکہ جسے سو سو دفعہ پیشاب آئے۔ دن رات پیشاب کرنے میں گزریں۔ جس کی کوئی بات بھی ٹھکانے کی نہ ہو اور اس سے نہ صرف خلاف منصب نبوت بلکہ خلاف انسانیت حرکات سرزد ہوں۔ وہ نبوت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے؟ قرآن و احادیث کی روشنی میں امت کا اجماعی اور اتفاقی مسئلہ ہے کہ سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد مدعی نبوت دجل' کذاب' مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ وہ اور اس کے ماننے والے جہنم کا ایندھن ہیں بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنا تو الگ رہا۔ حضور کے بعد نبوت کی تمنا کرنا بھی کفر ہے آئمہ دین کے صریح ارشادات اس بارے میں موجود ہیں' چنانچہ اعلام بقواطع الاسلام میں ہے۔ **قال الحلیمی مالو تمنی فی زمن نبینا او بعدہ ان لو کان نبیا لیکفر فی جمیع ذالک و الظاہر انہ لا فرق بین تمنی ذالک باللسان او القلب او مختصرا۔** امام حلیمی نے فرمایا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا' ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں۔ وہ تمنا زبان سے ہو یا صرف دل میں۔ سبحان اللہ جب مجرد تمنا پر کافر ہو جاتا ہے۔ تو

ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہو گا۔ (العیاذ باللہ) اور پھر مدعی نبوت پر ایمان لاناتو علیحدہ رہا۔ حضور کے بعد مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اسی اعلام بقواطع الاسلام میں ہے۔ واضح تکفیر مدعی النبوۃ و یظھر کفر من طلب منہ معجزۃ لانہ بطلبہ لھامنہ مجوز لصدقہ مع استحالۃ المعلومۃ من الدین بالضرورۃ ۔ مدعی نبوت کی تکفیرتو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورت معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں (جزاء اللہ عدوہ) اب خود ہی خیال فرمایئے کہ مسئلہ ختم نبوت کس قدر نازک ہے اور مرزا قادیانی کے متعلق یاد رکھئے کہ وہ صرف ختم نبوت کے انکار ہی کی وجہ سے مرتد نہیں بلکہ اس ڈبل کفر کے علاوہ بھی اس کے اور بیسیوں کفریات ہیں لہٰذا مرزا قادیانی اور کسی مدعی نبوت کو نبی ماننا' مجدد ماننا' اپنا امام و پیشوا جانناتو درکنار ایسوں کو ادنیٰ مومن سمجھنا اور ان کے کفر میں شک کرنا بھی اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔"۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے　　　خصوصاً آجکل کے انبیاء سے

(ہفت روزہ رضوان ۷ تا ۲۸ اگست ۱۹۵۲ء جلد نمبر ۵ شمارہ ۲۹)

مولانا محمد مقصود احمد چشتی قادری
خطیب جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخشؒ

" قادیانیت اور مرزائیت کے رد کے بارے میں ہمارے اکابرین حضرت علامہ امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ اور حضرت قبلہ پیر طریقت سید مہر علی شاہ صاحب علیہ رحمتہ نے جو کتب تصنیف فرمائیں ان میں ان کا رد بلیغ موجود ہے۔ موجود حالات میں ان کی ملک دشمن سرگرمیاں' دہشت گردانہ کردار' مغربی استعمار کی سرپرستی اور امت مسلمہ کے خلاف گٹھ جوڑ انتہائی قابل مذمت اور قابل نفرین ہے۔ اسلامی کانفرنس کو چاہئے کہ اس بارے میں قادیانیوں کے خلاف کوئی مؤثر اقدام کرے۔ اور مسلمانان عالم پر بھی لازم ہے کہ اس کار خیر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں تاکہ عالمی سطح پر قادیانیت کے خلاف اور تحفظ ختم نبوت کیلئے مؤثر اور باوقار کام ہو سکے' اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقدس مشن میں کامیابی بخشے۔ آمین۔" (راقم کے نام علامہ مقصود احمد قادری صاحب کا مکتوب)

مولانا جمیل احمد نعیمی

"ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ وہ کون سا منظم گروہ ہے جو مسلمانان پاکستان کو مختلف تنازعات میں الجھا کر اور مختلف مفادات کا غلام بنا کر ایک دوسرے سے لڑا رہا ہے۔ ہر گروہ لازماً اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتا ہے اور اسے مسلمانوں کی وحدت اور نظریہ پاکستان یعنی اسلام پر مضبوطی سے کاربند رہنے سے سخت خطرہ لاحق ہے ہر گروہ بڑا بااثر ہے اور اس کی خبریں موجودہ حکمران پارٹی اور حکومت کے اعضاء و جوارح میں دور دور تک سرایت کر چکی ہیں اور نہ صرف موجودہ حکومت بلکہ انگریزوں کے زمانے سے لے کر اب تک اس کی وفاداریاں ہر حاکم وقت سے وابستہ رہی ہیں۔ تاکہ ان کے زیر سایہ پھل پھول سکیں۔ ہماری ناقص رائے میں یہ قلیل مگر منظم اور بااثر گروہ "قادیانیوں" کا ہے' ملک کے اندر اور باہر حتی کہ اسرائیل تک میں' جس سے پاکستان کے تعلقات روز اول ہی سے قائم نہیں ہوئے' اس کے زیر زمین اڈے موجود ہیں۔ یہ لوگ اتنے بااثر ہیں کہ پاکستان کی حکومتیں بنانے اور بگاڑنے میں ان کا گہرا ہاتھ رہا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ صدر ایوب خاں سے لے کر موجودہ صدر تک ہر ذی وقار کے اعصاب پر ایم ایم احمد قادیانی مسلط رہا ہے۔ ان لوگوں کا مقصد پاکستان کو بالآخر ایک قادیانی اسٹیٹ بنا کر اپنے قبلہ "قادیان" سے رابطہ قائم کرنا ہے۔" (ماہنامہ ترجمان اہلسنّت کراچی ختم نبوت اگست' ستمبر ۱۹۷۲ء شمارہ ۲' ۳)

(۱) مولانا محمد بخش مسلم۔ رکن مجلس شوریٰ (۲) شیخ الحدیث مولانا مہردین (۳) سید خلیل احمد قادری (۴) صاحبزادہ فیض القادری (۵) مولانا گل احمد عتیقی (۶) قاری محمد یوسف صدیقی (۷) علامہ قاری مشتاق احمد۔

"جو شخص خود کو پیغمبر کہے گا' یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کو چیلنج کرے گا۔ وہ کاذب اور کافر ہے اور اس طرح اسلام کے دائرے سے خارج ہے' قادیانی احمدی اور لاہوری احمدی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (روزنامہ مشرق ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء)

مولانا اشرف علی تھانویؒ

"میرے نزدیک قادیانی عورت سے نکاح باطل ہے جب ان کا کفر مسلم ہے اور مرتد بحکم کتابی نہیں ہوتا۔ اس لئے اہل کتاب میں ان کو داخل نہیں کر سکتے اور لاہوری مرزائی گو مرزا قادیانی کو نبی نہ کہیں لیکن اس کے عقائد کفریہ کو کفر نہیں کہتے۔ کفر کو کفر نہ سمجھنا یہ بھی

کفر ہے۔ کیا اگر کوئی شخص مسیلمہ کذاب کو نبی نہ مانتا ہو مگر اس کے عقائد کو کفر بھی نہ کہتا ہو تو کیا اس شخص کو مسلمان کہا جائے گا۔" (امداد الفتاویٰ ص ۲۲۴)

" قادیانی عقائد کا معتقد کتاب اللہ کی بنیادوں کو منہدم کرنے والا ہے۔" (دار العلوم دیوبند ختم نبوت نمبر جون ۱۹۸۷ء)

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ

" قادیانی عقائد کا مخترع ضال' مضل بلکہ دجاجلہ میں راس رئیس ہے۔" (دارالعلوم دیوبند ختم نبوت نمبر جون ۱۹۸۷ء)

حضرت شیخ الہند مجدد ملت مولانا محمود الحسنؒ اسیر مالٹا

" جس شخص کے ایسے عقائد و اقوال (قادیانی عقائد و اقوال) ہوں۔ اس کے خارج از اسلام ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم' تردد نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ متبعین درجہ بدرجہ مرتد' زندیق' ملحد' کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔ مرزا علیہ ما یستحقہ کے عقائد و اقوال کا کفریہ ہونا ایسا بدیہی مضمون ہے کہ جس کا انکار کوئی منصف فہیم نہیں کر سکتا۔ جاہل یا گمراہ کے سوا ایسے عقائد کا معتقد کوئی نہیں ہو سکتا۔" (دار العلوم دیوبند ختم نبوت جون تا اگست ۱۹۸۷ء)

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

" مرزا قادیانی حسب وعدہ فخر عالم علیہ السلام 'دجال' کذاب پیدا ہوا ہے۔ مثل مختار ثقفی کے۔ اول دعویٰ تائید دین کیا' اب مدعی نبوت در پردہ ہو کر مضل حلق ہوا۔ اور بڑا چالاک ہے کہ اشتہار مناظرہ کا دیتا ہے اور جب کوئی مقابل ہوتا ہے تو لطائف الحیل سے ٹال دیتا ہے۔ بندہ نے اس کے باب میں فتویٰ لکھا ہے وہ ملفوف ہے ہرگز تردد نہ کرنا چاہئے جو نصوص کا منکر ہو گا وہ اہل ہوا میں داخل ہے آپ اپنی طرف سے لوگوں کو قطعی ممانعت اس سے ملنے کی کر دیں ہرگز ان کے ناحق اور اہل باطل ہونے میں تامل نہ فرمائیں۔" (مفاوضہ نمبر ۲۶' ۴۱)

مذکورہ فتوے میں مولانا گنگوہی نے مرزا قادیانی کو دجال اور مختار ثقفی (مدعی نبوت) قرار دیا ہے دونوں کے کفر میں کسی مسلمان کو شک۔ نہیں ان تمام حالات و واقعات کے بعد جب مرزا

قادیانی کھل کر سامنے آگیا تو مولانا گنگوہیؒ نے بھی اس پر صریح فتویٰ کفر جاری کر دیا۔ فرمایا کہ مرزا قادیانی کافر' دجال اور شیطان ہے۔ (فتویٰ امام ربانی بر مرزا قادیانی از حافظ عبدالحق خاں بشیر)

" مرزا قادیانی گمراہ ہے۔ اس کے مرید بھی گمراہ ہیں۔ اگر مسلمان اس کی جماعت سے الگ رہیں تو اچھا ہے۔ جیسا کہ رافضی خارجی کا (اہلسنت والجماعت سے) جدا رہنا اچھا ہے۔ ان کی واہیات مت سنو۔ اگر ہو سکے اپنی جماعت سے خارج کر دو۔ بحث کر کے ساکت کرنا اگر ہو سکے تو ضروری ہے ورنہ ہاتھ سے ان کو جواب دو۔ اور ہرگز فوت ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آیات سے ثابت نہیں۔ وہ (مرزا قادیانی) بکتا ہے۔ اس کا جواب علماء نے دے دیا ہے مگر وہ گمراہ اپنے اغواء و اضلال سے باز نہیں آتا۔ حیا اس کو نہیں رہی کہ شرماوے جو عقیدہ صحابہ سے آج تک ہے وہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر گئے اور نزول فرما کر دنیا میں فوت ہونگے۔ اس کے خلاف اور کوئی دوسرا نظریہ باطل ہے۔" (تذکرۃ الرشید ص ۱۴۰)

" مرزا قادیانی کے کلمات و دعاوی جہاں تک مجھے معلوم ہوئے ہیں۔ بے شک موجب فاسق ہیں اور وہ قطعاً فاسق و ضال و مضل اور داخل فرقہائے متبدع و اہل ہوا ہے اس سے اور اس کے پیروان سے ملنا ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو لوگ اس کی تکفیر کرتے ہیں۔ وہ بھی حق پر ہیں۔" (الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی و المسیح از مولانا محمد اشرف تھانویؒ)

حضرت گنگوہی قدس سرہ نے مرزا قادیانی کو مرتد' زندیق اور خارج از اسلام قرار دیا اور چونکہ حضرت اقدس ہی جماعت دیوبند کے سید الطائفہ تھے اور ان کا فتویٰ گویا پوری جماعت کا اجماعی فیصلہ تھا اس لئے مرزا قادیانی حضرت اقدس کے فتویٰ کی ضرب کاری کو زندگی کے آخری سانس تک نہ بھلا سکا اور حضرت اقدس کے بارے میں حسب عادت فحاشی پر اتر آیا۔ (ماہنامہ دار العلوم دیوبند ختم نبوت نمبر جون' جولائی ۔ اگست ۱۹۸۷ء)

مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے استفتاء کے جواب میں تمام علماء ہندوستان نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی۔ جس میں اکابر دیوبند میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے رقم فرمایا۔

" مرزا غلام احمد اپنی تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کی وجہ سے دجال' کذاب اور طریقہ

اہلسنّت و الجماعت سے خارج ہے۔"

مولانا احمد علی لاہوریؒ

" تقسیم ملک سے پہلے مرزائیوں کے باطل فرقہ کی اشاعت کا دروازہ تقریباً بند ہو چکا تھا۔ کیونکہ مسلمانوں کے علماء کرام نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے اس باطل اور کفر پرست فرقہ کا پول اس قدر کھول دیا تھا کہ انہیں ہمت نہیں ہو سکتی تھی کہ کہیں اہلسنّت و الجماعت کے مقابلہ میں آئیں۔ انہیں مناظروں میں اتنی شکستیں مل چکی تھیں کہ انہیں مقابلہ میں آنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ بالخصوص جمعیت احرار ہند کے صدر مجاہد اعظم، مجسمہ شجاعت، عاشق رسولؐ حافظ قرآن، مقرر سحر بیاں، حضرت مولانا سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ نے احراری فوج کی معیت میں مرزائیت کے قلعہ پر اپنی تقریروں کے گولوں سے بمباری کی کہ مرزائیت کے قلعہ کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ اور مرزائیت کے قلعہ کے مسمار ہو جانے کے بعد مسلمانوں کے دلوں سے مرزائیوں کے مسلمان ہونے یا ان کے خادم اسلام ہونے کا خیال نکل گیا بلکہ مسلمانوں کے دل میں یہ عقیدہ راسخ ہو گیا کہ فرقہ مرزائیہ اسلام کے بھیس میں اسلام سے دشمنی کر رہا ہے۔" (مسلمانوں کے مرزائیت سے نفرت کے اسباب اور مرزا کے متضاد اقوال از مولانا احمد علی لاہوریؒ

علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

" غلام احمد قادیانی بلاشبہ مردود ازلی ہے۔ اس کو شیطان سے زیادہ لعین سمجھنا جزو ایمان ہے۔ شیطان نے ایک نبی کا مقابلہ کیا تھا اس خبیث اور بدباطن نے جمیع انبیاء علیہم السلام پر افتراء پردازی کی ہے۔ مرزا قادیانی اس زمانہ کا دجال اکبر ہے۔" (تحریک ختم نبوت از شورش کشمیریؒ ص ۷۷، ۷۸)

" تاریخ اسلام کا جس قدر میں نے مطالعہ کیا ہے۔ اسلام میں چودہ سو سال کے اندر جس قدر فتنے پیدا ہوئے ہیں۔ قادیانی فتنہ سے بڑا خطرناک اور سنگین فتنہ کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنی خوشی اس شخص سے ہو گی جو اس کے استیصال کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دوسرے اعمال کی نسبت

اس کے اس عمل سے زیادہ خوش ہونگے۔ جو کوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگا دے گا۔ اس کی جنت کا میں ضامن ہوں۔" (چراغ ہدایت از مولانا محمد چراغ ص ۳۵)

حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ

ایک فتویٰ مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ اور صاحبزادہ کا یہ ہے کہ جو کوئی مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لایا وہ کافر ہے۔ اس کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا میں جو تقریباً ۲۴ کروڑ مسلمان تھے وہ مرزا قادیانی کے وجود سے سب کافر ہو گئے۔ بجز قلیل گروہ کے اور کوئی کافر مسلمان نہیں ہوا۔ (معیار صداقت ص ۱۶ از مولانا محمد علی مونگیریؒ)

"میں چاہتا ہوں کہ مخالفین اسلام کی بے انتہا سعی اور کوشش کا جواب دیا جائے اور بالخصوص مرزائی جماعت کا فتنہ رفع کرنے میں جو کچھ ہو سکے اس سے دریغ نہ کیا جائے اور نہایت انتظام کے ساتھ یہ سلسلہ میرے بعد جاری ہے۔ اس لئے رائے یہ ہے کہ ایک انجمن قائم کی جائے۔" (معیار صداقت از مولانا محمد علی مونگیریؒ)

حضرت مونگیریؒ کو فتنہ قادیانی کا شدید احساس تھا اور اسکے مقابلہ کا ان کو اس قدر اہتمام تھا کہ آپ اکثر فرمایا کرتے "اتنا لکھو اور اس قدر طبع کراؤ اور تقسیم کرو کہ ہر مسلمان جب صبح کو سو کر اٹھے تو اپنے سرہانے رد قادیانی کی کتاب پائے۔" (دارالعلوم دیو بند ختم نبوت نمبر جون تا اگست۔

ایک صاحب (مولوی نظیر احسن صاحب بہاری) جن کا خط پاکیزہ تھا' صرف اس کام پر مامور تھے کہ وہ مسودات صاف کریں۔ وہ دونوں پیروں سے مفلوج تھے اگر کبھی مسودات صاف کرنے میں تاخیر ہو جاتی تو مولانا ان سے فرماتے کہ "محنت سے کام کرو' تمہیں جہاد کا ثواب ملے گا۔" ایک مرتبہ مولوی صاحب نے پوچھا کہ "کہ کیا جہاد بالسیف کا ثواب ہو گا۔" فرمایا: "بے شک! اس فتنہ قادیانیت کا استیصال جہاد بالسیف سے کم نہیں۔" (سیرت مولانا محمد علی مونگیریؒ از سید محمد الحسینی صفحہ نمبر ۳۰۳)

قاضی محمد سلیمان مصنف رحمتہ العالمین

"کل اسلامی دنیا کی نگاہ ایک صرف ایک پیش گوئی پر ہے جس کا تعلق مرزا قادیانی کی ذات خاص سے ہے۔ محمدی بیگم کے متعلق الہامی الفاظ جو مرزا قادیانی پر نازل ہوئے ہیں' وہ "انا زوجنا کہا" ہیں۔ زوجنا ماضی کا صیغہ ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ اللہ پاک کے حکم سے یہ تزویج ہو چکی ہے اگر یہ ارشاد ربانی ہے تو تعجب ہوتا ہے کہ تداہیر انسانی کیوں کر اسے ملیا میٹ کر سکیں کہ وہ عفیفہ دس بارہ سال سے اپنے جائز شوہر کے گھر میں آباد و شاد ہے اگر ہر الہام عالم الغیب کی جانب سے ہے تو اسے شک کیوں ہوا؟" (مرزا صاحب اور نبوت پر محاکمہ از قاضی محمد سلیمان صاحب سلیمان مصنف رحمتہ العالمین سیشن جج بٹھنڈہ۔ بار دوئم من ۱۹۴۹ء مطبع شمس۔ ملتانی)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان

"بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اسلام اور اس کے علوم سے ناواقفیت کے سبب قادیانی ہو گئے ہیں۔ انہیں بھی دلائل و براہین اور تبلیغ ودعوت کے لئے اس گمراہی سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر حکمت' اخلاص اور سچے جذبہ دعوت کے ساتھ یہ کام کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد مسلمان ہو سکے گی اور اللہ تعالیٰ کسی ایک شخص کو بھی ہماری دعوت کی ذریعہ راہ حق سے ہمکنار کر دے تو اس کے برابر ہماری سعادت کوئی نہیں۔

دوسری طرف حکومت کے کرنے کام یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے' ان کی وہ رعائتیں ختم کرے جو ماضی میں انہوں نے ناجائز طور پر حاصل کی تھیں۔ ملازمتوں میں ان کی آبادی کے تناسب کو ملحوظ رکھے' انہیں بحیثیت مسلمان تبلیغ کرنے سے روکیں' اور غیر ممالک میں سفارت خانوں کے ذریعے ایسا لٹریچر تقسیم کرائے جو پارلیمنٹ کے حالیہ بل کی تشریحات پر مشتمل ہو' تاکہ بیرونی ممالک اس بل کے مضمرات سے آگاہ ہو سکیں اور قادیانیوں کی طرف سے اپنی نام نہاد مظلومیت کا جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کا سدباب ہو سکے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ ھادی الصواب۔" (ماہنامہ الحق نومبر ۷۴ء)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

"اسلام کے خلاف وقتاً" فوقتاً" جو تحریکیں اٹھیں ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے وہ تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف لیکن

قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف ایک سازش ہے' وہ اسلام کی ابدیت اور امت کی وحدت کو چیلنج ہے' اس نے ختم نبوت سے انکار کر کے اس سرحدی خط کو بھی عبور کرلیا جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز و منفصل کرتا ہے اور جو کسی مملکت کے حدود کو حاضر کرنے کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔" (قادیانیت' مطالعہ و جائزہ از مولانا ابوالحسن ندوی)

مولانا ظفراحمد انصاریؒ سابق ایم این اے

"۹۰ سال کا ایک پرانا مسئلہ ایک ایسے انداز میں حل ہو' اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ کوئی کانٹا نہیں تھا جو ملت اسلامیہ کے جسم میں چبھا ہوا تھا' بلکہ ایک زہر آلود خنجر تھا۔ آپ لوگوں کی دعاؤں اور کوششوں اور پورے عالم اسلام کی آرزوؤں کی بدولت وہ خنجر' جسم ملت سے نکال ضرور لیا گیا۔ لیکن ملت کا پورا جسم چھلنی ہے۔ یہ زہر بہت دور تک پھیل چکا ہے۔ کام ختم نہیں ہوا بلکہ یہ اس کی شروعات ہے۔ ابھی ہمیں ان تمام زخموں کے لئے مرہم تلاش کرنا ہے جو نقصانات قوم کو' پوری ملت اسلامیہ کو اس عرصے میں ہوئے ہیں' ان کی تلافی کی کوشش کرنی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی برکت تھی کہ پوری قوم جسم واحد کی طرح کھڑی ہوگئی اور ہمارے آپس کے اختلافات دریا برد ہوگئے' پوری اسمبلی میں یہ منظر تھا کہ ہر شخص اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بے چین نظر آتا تھا' نہ وہاں کوئی جماعت تھی اور نہ کوئی مذہبی فرقے تھے۔ اسمبلی کے باہر پوری قوم' جوان بوڑھے سب اس کے لئے کوشاں تھے۔ اس میں ہر پارٹی' ہر طبقے' ہر ملک کے لوگ مبارک باد کے قابل ہیں کہ انہوں نے پوری یکجہتی سے اس کے لئے کوشش کی۔ مدارس کے طالب علم' کالج اور یونیورسٹی کے طالب علم' مختلف مسلک رکھنے والے لوگ' سب دوش بدوش ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے تیار تھے' اس کی برکت ہے کہ یہ مسئلہ حل ہوا اور بطریق احسن حل ہوا۔ مسئلے کی صورت یہ نہیں تھی کہ اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ غیر مسلم تو یہ تھے' ہی اسمبلی کا کام صرف یہ تھا کہ اس حقیقت کو قانون اور دستور میں کیسے جگہ دی جائے۔ تاکہ یہ الجھن ہمیشہ کے لئے رفع ہو جائے۔ اتنے طویل عرصے میں مسلمانوں نے جس طرح ان کی ریشہ دوانیوں اور دل آزاریوں کو برداشت کیا ہے۔ اسے رواداری کہنا تو زیادتی ہے۔ شاید یہ ہم سب کی بے غیرتی تھی۔ جن لوگوں نے ان کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ کس قدر دل آزار لٹریچر ہے لیکن بہرحال ایک وقت مقرر تھا اور اللہ نے جو وقت مقرر کر رکھا تھا اس وقت پر فیصلہ ہوا۔ بہرحال ہمیں غافل نہیں

ہونا چاہئے کام کا وقت تو اب آیا ہے ---- یہ اس مسئلے کی برکت تھی کہ ایک ایسے اتحاد کا مظاہرہ ہوا جو ہماری تاریخ میں خال خال ہی نظر آتا ہے۔ یہ تو ہم نے دیکھ لیا کہ اگر پاکستان میں اتحاد و اتفاق اور یکجہتی پیدا ہوئی ہے تو وہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پیدا ہوئی ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح ارباب حکومت پر بھی' واضح ہو جانی چاہئے اور عوام پر بھی' جس طرح یہ مسئلہ طے ہوا ہے۔ یعنی پوری قوم کی یکجہتی سے' اس نے بین الاقوامی سطح پر بھی بڑا اچھا اثر ڈالا ہے' باہر کی دنیا یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ یہ مسئلہ چند ملاؤں کا نہیں تھا۔ چند علماء کا نہیں تھا' کسی مذہبی گروہ کا نہیں تھا۔ بلکہ پورے پاکستان کی ملت کا مسئلہ تھا۔ جسے ملک اور ہر طبقے کے لوگوں نے یک آواز ہو کر حل کیا۔ اس عرصے میں بیرونی دنیا میں ہماری ساکھ بہت مشتبہ ہو گئی تھی' مسلم ممالک ہمیں مشتبہ نظروں سے دیکھتے تھے کہ یہاں کے لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر جاتے ہیں اور باہر جا کر یہودیوں کے لئے جاسوسی کا کام اور اسلام کی تخریب کرتے ہیں۔

بہرحال آج ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ ہماری پوزیشن بالکل واضح ہو گئی ہے اور ہم نے اس بدگوشت کو جسم ملت سے کاٹ دیا۔ یہ فیصلہ اس اعتبار سے بھی اپنی نظیر آپ ہے کہ تاریخ میں اور قوموں کو بھی اس نوع کے مسئلے سے واسطہ پڑا ہے جس کی متعدد مثالیں ہیں۔ عیسائیوں کو یہودیوں سے شکایات پیدا ہوئیں۔ اس لئے کہ یہودیوں نے عیسائی مذہب اور عیسائی مملکت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ عیسائیوں نے اس مسئلے کو حل کیا' مگر کس طرح ؟ ایک ایک ملک میں لاکھوں یہودی تہہ تیغ کر دیئے گئے یا انہیں مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا' تاریخ کے طالب علم جانتے ہیں اسی طرح دیگر ممالک میں بھی اس قسم کے مسئلے کو اس بے دردی سے حل کیا جاتا رہا۔ لیکن ہم نے اس مسئلے کو طے کیا' اس رواداری کے ساتھ' اس کشادہ دلی کے ساتھ' فیاضی کے ساتھ کہ اگر ہم نے کوئی غلطی کی ہو گی تو فیاضی کی جانب غلطی کی ہو گی۔ تعصب یا سختی کی جانب نہیں۔

ہم نے ان کے ووٹ کے حق نہیں چھینے۔ بعض نظریاتی مملکتوں میں یہ ہوتا ہے کہ اس کے رویئے سے اختلاف رکھنے والوں کے لئے زندگی اجیرن کر دی جاتی ہے لیکن ہم نے ان کو وہ تمام حقوق دیئے جو ایک اقلیت کو ملنے چاہئیں۔ حقوق وہی تھے جس کا یہ خود مطالبہ انگریز کے زمانے میں کر رہے تھے۔ ان کا موقف یہ تھا کہ مسلمانوں سے ہم بالکل جدا ہیں۔ ہمارا خدا الگ' ہمارا رسول الگ' ہماری نماز الگ' ہمارا روزہ الگ' ہمارا دین' ہماری معاشرت' ہر چیز الگ ہے۔ ہم نے اس حقیقت کا اعتراف دستور میں کیا ہے اگر ان کی نیتیں صاف ہیں اور آگے کا

ارادہ نہیں ہے تو وہ پورے امن و آسائش کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ انہیں اپنے عمل سے یہ ثبوت دینا ہو گا کہ مسلمان کی دل آزاری اسلام اور پاکستان کے خلاف ریشہ دوانی اور دوسرے ممالک جا کر سازشیں کرنا' ریشہ دوانیاں کرنا سب کچھ ترک کر چکے ہیں اور ہمیں اس کی نگرانی کرنی ہو گی۔ ہمیں بیدار رہنا ہو گا' دوسری بات میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان میں آدھی سے زیادہ آبادی ایسی ہے جو ان کے فاسد عقیدوں پر ایمان نہیں رکھتی۔ جس کا وہ اعلان کرتے ہیں لیکن ان کو تو نوکریوں کی' ترقیوں کی اور دوسری طرح سے لالچ دی جاتی ہےجس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو قادیانی کہنے لگتے ہیں اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم شفقت اور دل سوزی سے ان کی غلط فہمیوں کو دور کر کے ان کو دوبارہ حق کے راستے پر لے آئیں۔ یہ بڑی پتہ ماری کا کام ہے۔ اس میں ہار پھول کی گنجائش کم ہے۔ نعرے بازی کی گنجائش کم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ راضی کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اور ہمارے لئے اس سے زیادہ نفع بخش کوئی سودا نہیں' اگر ہم ان کی نصف آبادی کو' ایک تہائی آبادی کو' ایک چوتھائی آبادی کو پھر جادہ حق پر لا سکتے ہیں تو اس سے بڑا کوئی سرمایہ آخرت نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ان کے اختلافات کی کوئی حد نہیں ہے۔ اللہ کے تصور میں ہمارا اختلاف' رسول کے متعلق ہمارا ان کا اختلاف اور ان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آتے رہے اور غلام احمد بھی نبی تھے اور پھر یہ بھی دعویٰ کہ وہ خود "محمد رسول اللہ" تھے۔ عظمت انبیاء پر ہمارا تصور ان سے مختلف' تمام انبیاء پر انہوں نے جس طرح دشنام طرازی کی ہے۔ اس کی کوئی حد نہیں۔ ان کی مسجد اقصیٰ قادیان میں ہے۔ ان کا درود الگ' ہر چیز الگ ہے۔ اب اگر ہم نے اس کو دستوری اور قانونی حیثیت دے دی ہے تو اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے۔ مشرقی پاکستان میں جس وقت ہنگامے برپا تھے اور حالات ایسے تھے کہ ہم سب کی کوشش تھی کہ کسی طرح ایک پاکستان کے چوکھٹے میں معاملات سلجھ جائیں' اس وقت چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے اپنے ایک بااثر ہم مذہب کو جو یہاں کی سیاست پر بہت اثر انداز تھے' خط لکھا کہ اب اس کی کوشش بالکل فضول ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان مل کے رہیں۔ اس خط میں انہوں نے بہت مذہبی زبان استعمال کی ہے کہ اب امساک معروف کا تو کوئی امکان نہیں رہا' اب سراحا" جمیلا ہی کا راستہ ہے۔ اب مل کر خوش اسلوبی کے ساتھ رہنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ اب بھلمنساہت کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ ان کو الگ کر دیا جائے۔ یہ پاکستان کو ختم کرنے کی اسکیم کا پہلا مرحلہ تھا' چنانچہ ان کے متبعین نے اندر ہی اندر ریشہ دوانیاں کیں' باہر کی طاقتیں کام کرتی رہیں' ہماری غفلتیں تھیں'

بہرحال سراحا" جمیلا پر عمل ہوا اور ہمارا آدھا ملک کٹ گیا۔

ہم نے ۹۰ سال کے تجربے کے بعد ان کے اسی مشورے کو مناسب سمجھا اور قبول کیا کہ اب امساک معروف کا کوئی امکان نہیں رہا۔ ہم نے ۹۰ سال تجربہ کر لیا' اب یہ سراحا" جمیلا کا وقت ہے اور ہم نے ان کو ملنساہٹ کے ساتھ الگ کیا ہے۔ وہ خوش رہیں اپنے عقیدوں پر' لیکن مسلمانوں کی دل آزاری سے باز آ جائیں اور پاکستان کے خلاف' عالم اسلام کے خلاف اپنی ریشہ دوانیاں بند کر دیں۔ ہمارے ہاں بہت سے لوگوں کو اس بات کی بڑی فکر تھی کہ افریقہ میں اور دوسری جگہوں میں انہوں نے بہت سے لوگوں کو بزعم خویش مسلمان کیا ہے یعنی ان کو قادیانی بنایا ہے وہاں سے بے شمار تار اور خطوط بھجوائے گئے کہ اگر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تو افریقہ وغیرہ میں جو مسلمان ہوئے ہیں' ان کا کیا حشر ہو گا' لیکن مجھے اس سلسلے میں کبھی کوئی تردد نہیں تھا۔ اصل چیز یہ تھی کہ پاکستان میں ان کی جڑیں تھیں۔ یہاں اس مسئلے کے حل ہو جانے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ سال بھر نہیں گزرے گا کہ ان کا سارا فریب کھل جائے گا' سارا تاروپود بکھر جائے گا اور جو لوگ ان کے دام فریب میں آئے ہیں' وہ انشاء اللہ اسلام کے حلقے میں آ جائیں گے۔ انشاء اللہ لیکن اس کے لئے کوشش درکار ہے اور پورا عالم اسلام اس میں تعاون کرے گا۔ فرصت سے بیٹھنے کا وقت نہیں۔ جو لوگ یہاں کام کر سکتے ہیں' وہ یہاں کام میں لگ جائیں اور جو باہر کچھ کام کر سکتے ہیں' وہ باہر کام کریں اور ان پر نظر رکھیں۔ ان کے جان و مال کا تحفظ اپنی جگہ بالکل مسلم ہے۔ اس کا دستور میں بھی پورا وعدہ ہے اور ہمارا فریضہ بھی ہے کہ جب ہم نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے تو ہم نے ان کے جان و مال کی اس طرح حفاظت کریں جیسے یہاں عیسائیوں' سکھوں' پارسیوں اور ہندوؤں کی ہم نے کی ہے اور اس معاملے میں ہماری روایات ایسی ہیں کہ ہم اس پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ ۲۷ سال کی ہماری تاریخ میں ہماری یہ روش ایسی ہے جس پر ہم دنیا کے سامنے فخر کے ساتھ گردن اٹھا سکتے ہیں کہ ہم نے اپنی اقلیتوں کے ساتھ رواداری نہیں' بلکہ فیاضی کا سلوک کیا ہے۔ ان کے ساتھ بھی ہم یہی کریں گے' لیکن یہ شرط ہے وہ اپنے عمل سے پاکستان کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دیں اور مسلمانوں کی دل آزاری اور ان کے خلاف ریشہ دوانی اور جاسوسی کا جو کام ۹۰ سال سے یہ کرتے آئے ہیں' ترک کر دیں۔" (ہفت روزہ لیل و نہار۔ لاہور اڈیٹر مجیب الرحمان شامی ۱۵ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء)

" قادیانی دنیا کے کسی خطے میں بھی ہو' اپنے خلیفہ کے حکم پر کام کرتا ہے۔ اس خلیفہ کا ہیڈ کوارٹر پاکستان کے قصبے ربوہ میں ہے۔ اگر اسرائیل میں رہنے والے قادیانیوں کو ربوہ سے ہدایت ہے کہ عرب ممالک پر قبضے اور انہیں تاراج کرنے میں اسرائیل کی مدد کریں۔ اور جیسا کہ جنگ ۱۹۶۷ء کے زمانے کے اخبارات میں آیا کہ اسرائیل پاکستان کو بھی ختم کرنا چاہتا ہے اور پاکستان کے خلاف جس دشمنی اور نفرت کا اظہار بابائے اسرائیل بن گوریاں نے کیا تھا اس کے پیش نظر کیا یہ اندیشہ صحیح نہ ہو گا کہ اسرائیل جیسے "احمدیوں" کو عربوں کے خلاف استعمال کر رہا ہے انہیں پاکستان کے خلاف آسانی سے استعمال کرے گا جب کہ قادیانیوں کے خلیفہ کا ہیڈ کوارٹر بھی یہیں ہے۔ یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ چھ سو قادیانی پاکستان سے اسرائیل کس راستے سے کیسے اور کب پہنچے؟" (ہفت روزہ طاہر دسمبر ۱۹۷۵ء)

مولانا عبدالحق۔ اکوڑہ خٹک (ایم این اے)

" دسمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی فیصلہ پر ہمیں مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ مرزائیت کے سدباب کے لئے پورے عالم اسلام میں سرگرم عمل ہو جانا چاہئے۔" (ہفت روزہ لیل و نہار لاہور مجیب الرحمان شامی ۱۵ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء)

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

" مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کے ایک قطعی عقیدہ (ختم نبوت) کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد او زندیق ہے اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو صادق سمجھتی رہے اور اس کی حمایت میں لڑتی رہے۔ وہ بھی یقیناً مرتد اور زندیق ہے خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا لاہور میں۔ جب تک وہ ان تصریحات کے غلط اور باطل ہونے کا اعلان نہ کرے گی۔ خدا کے عذاب سے خلاصی پانے کے لئے کوئی سبیل نہیں۔" (الشہاب از مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

مولانا شمس الحق افغانی سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند

" الحمد لله وحده والصلوة و السلام علی من لا نبی بعده ...... جج محمد اکبر نور اللہ مرقدہ کی عدالت میں فسخ نکاح کا مقدمہ دائر ہوا جس میں یہ فیصلہ کرنا تھا کہ قادیانی کا نکاح مسلمان عورت سے بوجہ ارتداد قادیانیوں کے' واجب الفسخ ہے یا نہیں۔ اس ضمن قادیانیوں کے مرتد ہونے کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ فریقین کے ماہرین مذہب جمع ہوئے۔ مفصل دلائل نقلیہ و عقلیہ کے

قلمبند ہونے کے بعد قادیانیوں کے ارتداد کا حکم جناب جج صاحب موصوف نے صادر فرمایا اور فسخ کا فیصلہ دیا۔ اس فیصلہ کا کچھ تعلق انکار ختم نبوت سے تھا' جس پر قرآن پاک کی متعدد آیات اور بیشمار احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے اس قدر دلائل موجود ہیں کہ توحید باری تعالیٰ کے علاوہ کسی مسئلے پر اس قدر دلائل نہیں۔ اسلام میں سینکڑوں گمراہ اسلامی فرقے پیدا ہوئے لیکن مسئلہ ختم نبوت پر سب کا اتفاق رہا اور اس لئے دشمنان اسلام' اسلام کی اس بنیادی عمارت میں شگاف ڈالنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام کے وقت سے لے کر اب تک جو ۱۳۹۳ھ ربیع الاول اور ۳ ۱۹۷۳ء اپریل ہے۔ پوری امت مسلمہ تقریباً چودہ سو سال سے اس عقیدہ پر متفق اور قائم ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام کے اصلی عقائد زندہ ہیں کہ حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا عہدہ دیا جانا بند ہے اور مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ چاہے وہ اسلام کا دعویٰ بھی کریں جیسے صرف دعویٰ سے کوئی شخص کمشنر' ڈپٹی کمشنر' تحصیلدار' تھانیدار حتیٰ کہ سرکاری چپڑاسی اگر ان عہدوں کا دعویٰ کرے اور حکومت کی لسٹ میں نام نہ ہو اور حکومت ان دعویٰ داروں کو جھوٹا قرار دیتی ہو تو پھر اسلام کے دعویٰ سے ایک آدمی بغیر حقیقت اسلام کے محقق ہونے کے کیسے مسلم ہو سکتا ہے جبکہ حقیقت اسلام کا بنیادی عقیدہ اس میں موجود نہ ہو اور ظاہری اسلام کی کچھ نشانیاں بھی اس میں موجود ہوں۔ جیسے کہ گھوڑے کی تصویر یا فوٹو حقیقی گھوڑا نہیں ہو سکتا اور نہ بگی کھینچ سکتا ہے کیونکہ یہ حقیقی گھوڑے کا کام ہے۔ ملت کے عملی اتحاد کے لئے فکری اتحاد ضروری ہے اور مستحکم فکر کی بنیاد عقیدہ ہے۔ جب یہ بنیاد ہل جائے تو مسلم قوم و ملت کی عمارت دھڑام سے گر جائے گی۔ اس لئے وحدت ملت ختم نبوت سے وابستہ ہے۔ اقبال مرحوم نے صحیح فرمایا ہے۔

لا نبی بعدی زا حسان خداست　　پردہ ناموس دین مصطفیٰ است
تانہ ایں وحدت زدست مارود　　ہستی ما با ابد ہم دم شود

اس سے واضح ہوا کہ استحکام پاکستان کی نظریاتی وحدت اسلام اور ختم نبوت ہے۔ جو ۹۵ کروڑ مسلمانوں کے عقیدہ سے الگ دین قائم کریں۔ جس میں قرآن حدیث خدا اور رسول کی تکذیب اور توہین ہو وہ اسلامی قلعے میں نقب لگانے والے ہیں اور خارج از اسلام ہیں۔ اس سلسلہ میں مقدمہ بہاولپور تاریخی کارنامہ ہے۔" (فیصلہ مقدمہ بہاولپور باہتمام سید اختر حسین سرہندی محفل ارشادیہ سیالکوٹ ص ۱۹)

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دار العلوم دیو بند

" قادیانی فرقہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔ دار العلوم دیو بند تقسیم ملک سے برسہا برس پہلے بالاتفاق علماء برصغیر ختم نبوت کے بنیادی اور قطعی اسلامی عقیدہ سے انکار پر قادیانی فرقہ کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دے چکا ہے۔ انگریز کے پیدا کردہ اس جھوٹے نبی اور اس کے ذریعہ مذہب حق اسلام کے برخلاف مذہبی رنگ کی اس ذلیل ترین اور خطرناک بین الاقوامی سازش کا آج بحمد للہ دنیائے اسلام نے طویل مہلت اصلاح دینے کے بعد پردہ چاک کر دیا ہے اور ممالک اسلامیہ کی ۳۲ اسلامی تنظیموں کے سربراہوں کی کانفرنس (منعقد اپریل ۱۹۷۳ء جدہ) نے بالاتفاق یہ صحیح ترین اور تاریخی اعلان کیا کہ قادیانی فرقہ غیر مشروط پر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کی ختم نبوت کو نہ ماننے اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ عالم اسلام کے اس متفقہ اور تاریخی اعلان حق نے اہل حق کو نہ صرف قوت بخشی ہے بلکہ قادیانیوں کے مرتد ہونے کے بارے میں قرآن و حدیث پر مبنی اہل حق کے دینی موقف کو عظیم مضبوطی عطا کی ہے۔ عالم اسلام کے اس متفقہ فیصلے کے بعد پاکستان کے علمائے حق اور عامتہ المسلمین مستحق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے قادیانی فرقہ کے ارتداد کے بارے میں اپنے اور تمام مسلمانان عالم کے موقف حق کی حکومتی سطح پر تائید و توثیق حاصل کرنے میں پہل کی ہے، توقع ہے کہ دیگر ممالک اسلامیہ کے علماء و عامتہ المسلمین بھی فتنہ قادیانیت کے بالکلیہ انسداد کو اسلامی حمیت کے تحت ہر ممکن تقویت و تائید پہنچانے میں دریغ نہ کر کے عند اللہ اور عند المسلمین مشکور ہوں گے۔" (ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک نومبر ۱۹۷۴ء)

مولانا محمد امیر الزماں کشمیری

۱۔ " مرزائیوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنا کیس مسلمانوں سے علیحدہ پیش کیا (۲) مرزائیوں نے وزارتی کمیشن سے مسلمانوں کے جدا حقوق طلب کئے۔

۳۔ مرزائیوں نے مذہب، سیاست، معیشت، تجارت ہر معاملہ میں پاکستانی مسلمانوں سے جدا رہنے کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔

۴۔ مرزائی تیس سال سے آزادی کشمیر کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ (آفتاب احمد سیکرٹری جموں و کشمیر کانفرنس از اخبار آزاد)

۵۔ جنگ کشمیر میں جہاد کے نام سے مرزائیوں نے اپنی علیحدہ فرقان بٹالین تیار کی (اللہ رکھا ساغر

کشمیری) ہمیں تعجب ہے کہ پاکستانی فوج کے ہوتے ہوئے مرزائیوں کی یہ متوازی فوج کیسے اور کیوں بنی؟ اور اس فوج کا سامان تاہنوز مملکت پاکستان کو واپس نہیں کیا گیا۔

۶۔ قادیانیوں نے پانچ اپریل ۱۹۴۷ء میں اکھنڈ ہندوستان کا الہامی عقیدہ بیان کرتے ہوئے مملکت اسلامیہ پاکستان کے وجود کو عارضی قرار دیا۔

۷۔ قادیانیوں نے حرمت جہاد کے فتوے کی نشرواشاعت سے پاکستان و دیگر بلاد اسلامیہ کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کی۔

۸۔ جوناگڑھ و دیگر ریاست ہائے ہند جو بلا جبرواکراہ پاکستان میں شامل ہوئیں یا ہونا چاہتی تھیں اور حیدر آباد دکن پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ کرنے کے بعد ان کے مقدمہ کی پیروی میں سر ظفر اللہ قادیانی نے غداری سے کام لیا اور کشمیر کے مسئلہ میں خصوصاً ان کی ہر تقریر و وعظ سے بھارت کو فائدہ پہنچا۔

۹۔ مرزائیوں نے راولپنڈی کی سازش میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ اس کے بانی بنے۔ جس کی پاداش میں اب تک چند مرزائی گرفتار ہیں۔

۱۰۔ انگریزوں کے ہاتھ میں پاکستان کو بیچ کرنے کے ناپاک عزائم تلک عشرۃ کاملۃ" (فتنہ مرزائیت از محمد امیر الزمان کشمیری ص ۱۴۱)

محدث العصر علامۃ العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

" قرون اخیرہ کا سب سے بڑا فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور ہے۔ جب برطانیہ نے ہند پر تسلط جمایا تو اسی کے ایماء' اشارے اور اس کی سازش سے ' مشرقی پنجاب کے ایک قصبہ " قادیان " ضلع گورداس پور میں اس فتنے کا ظہور ہوا۔ اس نے اپنے دعاوی میں آہستہ آہستہ ترقی کی۔ پہلے اس نے دعویٰ کیا کہ وہ مجدد ہے' پھر دعویٰ کیا کہ وہ غیر تشریعی نبی ہے۔ پھر دعویٰ کیا کہ وہ تشریعی نبی و رسول اور اس کی وحی قرآن مجید کی مانند ہے۔ چنانچہ یہ قرآن مجید سے آیات چن کر انہیں اپنے اوپر چسپاں کرتا اور انہی کلام میں بابیوں اور بہائیوں کی پیروی کرتا رہا۔ یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات کی نقلیں کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنی مسجد کو "مسجد اقصیٰ" اپنی مسجد میں ایک مینارہ بنا کر اس کا نام مینارۃ المسیح رکھا۔ اپنے گاؤں میں ایک قبرستان بنا کر اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا اور اعلان کیا کہ جو بھی اس میں دفن ہو گا وہ بہشتی ہو گا۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایسی سخت توہین کی جسے سن کر جگر تڑپتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے' حالانکہ دنیا میں ایسا کوئی نبی نہیں گزرا جس نے کسی نبی کی توہین کی ہو۔ اس جھوٹے نبی نے

اپنے اوپر ایمان نہ لانے والوں سب کو کافر قرار دیا اور یہ دعویٰ بھی کیا کہ حکومت برطانیہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے اور اپنی کتابوں میں تحریر کیا کہ میں ان کا "خود کاشتہ پودا ہوں" ۔ اس نے لوگوں کے سامنے پرفتن اور مبالغہ آمیز گپیں ہانکیں اور کفر والحاد کی گہری وادیوں میں اتر گیا۔ اس کی کتابیں تو ایسے زہریلے مواد سے بھری پڑی ہیں۔ جنہیں دیکھنے سے عقل کے طوطے اڑ جاتے ہیں۔ یہ عشر عشیر اسے کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے اور خود مرزا قادیانی کی شخصی زندگی ایسی کہ اس کا ذکر کرنا بھی باعث شرم ہے۔ (قادیانی اور ان کے عقائد از مولانا منظور احمد چنیوٹی' مقدمہ سید یوسف بنوریؒ)

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

"انگریز کی جانب سے مسلمانوں کے اندرون میں متعدد فتنے برپا کرائے گئے' جن میں سب سے اہم فتنہ قادیانیت کا تھا۔ اس فتنہ نے سیاسی' علمی اور اعتقادی طور پر خلفشار پیدا کیا۔ اس فتنہ کی طرح تو تیرہویں صدی ہجری کے اواخر میں پڑی۔ لیکن مرزا نے ۱۳۰۱ھ میں براہین احمدیہ کے ۴ حصے شائع کر کے اپنے زیغ و ضلال کو طشت از بام کر دیا۔ تو علماء نے اس کا تعاقب شروع کر دیا۔" (ماہنامہ دار العلوم دیوبند۔ ختم نبوت نمبر جون جولائی' اگست ۱۹۸۷ء)

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہ
(دارالعلوم دیوبند کے پہلے صدر مدرس)

"یہ شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) میری دانست میں لا مذہب معلوم ہوتا ہے۔ اس شخص نے اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر فیض باطنی حاصل نہیں کیا۔ معلوم نہیں اس کو کس روح سے اویسیت ہے مگر اس کے الہامات اولیاء اللہ کے الہامات سے کچھ مناسبت اور علاقہ نہیں رکھتے۔" (رئیس قادیان جلد نمبر ۷ ص ۱۰)

حضرت مولانا محمد مرتضٰی حسن چاند پوریؒ

"مرزا غلام احمد قادیانی متبنی کذاب اور اس کے اذناب اور جو اس کے عقائد باطلہ پر مطلع ہونے کے بعد اس کو ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی سمجھیں' وہ سب کافر اور مرتد ہیں۔ مرزا قادیانی اور تمام مرزائی چاہے پیغامی' لاہوری ہوں یا قدنی میانی' درمیانی اور چاہے ظہیرالدین کے اتباع ہوں یا گنا چوری یا تیماپوری کے ہواہ خواہ۔ اسلام سے خارج ہیں' کافر ہیں' مرتد ہیں اور جو

بعض مسلمان ان کے کفریات ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان ہی جانتے ہیں یا کہتے ہیں ان کی غرض چاہے احتیاط ہو یا تحفظ قومیت یا مسلمانوں کی مردم شماری کا زیادہ کرنا' یہ لوگ بھی مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی طرح اسلام سے خارج اور ویسے ہی مرتد ہیں کیونکہ رضابا لکفر کفر ہے۔" (اشد العذاب علیٰ مسیلمہ پنجاب دین مرزا کفر خالص۔ از مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ)

مولانا محمد عالم آسیؒ

" مرزائی تعلیم کی ابتدائی کتابوں کا مطالعہ کرنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا طرز کلام بہت دلآزار تھا۔ عربی میں جو نظم یا نثر لکھی ہے اس میں بہت سا حصہ آپ نے اغیار کو گالیاں دینے میں صرف کر دیا ہے اردو میں بھی جہاں کہیں موقعہ پایا ہے۔ خوب دل کھول کر گندے الفاظ استعمال کئے ہیں اور نام لے لیکر گالیاں دی ہیں۔ عذر کیا جاتا ہے کہ قرآن میں بھی تو "صم بکم عمی" وغیرہ کہا گیا ہے مگر مرزائی یہ نہیں سوچتے کہ قرآن شریف کا طرز کلام عام الفاظ میں اور واقعیت پر مبنی ہے لیکن مرزا صاحب کا کلام نام لیکر خصوصیت سے اغیار کی تحقیر کرتا ہے اور ایسے سنگین الفاظ استعمال کئے ہیں کہ گنوار بھی ان کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ مرزائی اس کا جواب یوں بھی دیتے ہیں کہ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کا وعظ منقول ہے کہ جس میں آپ نے اغیار کو سانپ کے بچے وغیرہ کہا تھا مگر مرزا قادیانی کے کلام میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں پھر بھی عقل سلیم کے نزدیک ہزاروں کوس کا فرق ہے کیونکہ آپ نے بھی کسی شخص کا نام لیکر گالیاں نہیں دیں اور نہ ہی ایسے ثقیل لفظ استعمال کئے ہیں جو مرزا قادیانی نے استعمال کئے ہیں۔" (الکاویہ علی الغاویہ از مولانا محمد عالم آسیؒ)

مولانا احتشام الحق تھانوی

" قادیانیوں کا مسئلہ سیاسی کے علاوہ مذہبی ہے۔ قادیانی پاکستان کے وفادار نہیں۔ انہوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ ظفر اللہ خاں قادیانی ۱۹۳۲ء میں مسلم لیگ میں تھے' مگر اس دور میں تحریک پاکستان شروع بھی نہیں ہوئی تھی جب مسلم لیگ نے پاکستان کا نعرہ لگایا تو وہ فوری طور پر مسلم لیگ سے الگ ہو گئے۔ فوج کے تمام شعبوں سے تمام قادیانیوں کو نکال دیا جائے۔ ان میں کوئی تخصیص نہیں ہے کہ اگر کوئی انسان اپنے نبی کی امت سے الگ ہو کر

دوسرے نبی کو مان لے تو وہ دوسرے نبی کا امتی کہلائے گا۔ قادیانی قرآن مجید کی غلط تفسیر کر کے نئی نسل کو گمراہ کر رہے ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲ جولائی ۱۹۷۴ء)

علامہ طالوتؒ

" ہمارا یہ ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمہ کذاب کا بروز اتم ہے اور عمر بھر کبھی انہوں نے سچ بولنے کی کوشش نہیں کی۔" (ماہنامہ تنظیم اہلسنت مرزا قادیانی نمبر ا مئی ۱۹۵۰ء)

مرتضیٰ احمد خاں میکشؒ

" یہ حقیقت کسے معلوم نہیں کہ فرقہ ضالہ مرزائیہ کے لوگ اور قادیانی نبی کے پیرو اپنے جلسوں میں اور اپنی گفتگوؤں میں مسلمانوں کے ہادی و مولا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ انداز اختیار کرنے کے عادی ہیں بلکہ ان کے دھرم کی بنیاد ہی حضرت ختم مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خاتمیت کی تنقیص کے عقیدہ پر رکھی جا چکی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہلسنت مرزا قادیانی نمبر مئی ۱۹۵۰ء)

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

" مرزائیت کی تحریک جو مذہبی روپ میں نمودار ہوئی دراصل مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد فنا کرنے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ایک خوفناک سازش ہے جو انگریزی دور حکومت میں تیار کی گئی۔ مرزائیت کی تنظیم انگریزی راج کو دوام بخشنے کی ایک تدبیر ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری زندگی انگریزوں کی قصیدہ خوانی میں گذری۔ مرزائیت کو ہم ایک ایسے درخت سے تشبیہ دے سکتے ہیں جس کی آبیاری اور حفاظت اپنی سیاسی مصلحت کے تحت انگریز کرتے رہے اور جب تک وہ یہاں رہے اس کے برگ و بار سے متمتع ہوتے رہے۔"

پاکستان کے ارباب اقتدار مرزائیت کا عمیق نگاہ سے مطالعہ کریں۔ مرزائیوں کی زیر زمین سازشوں کو چشمہ لگا کر ذرا قریب سے پڑھیں اور پھر بتائیں کہ مسلمانوں کی حکومت میں ارتداد کی متوازی حکومت کیوں؟ یہ امارت وزارت کی تقسیم' یہ حاکمانہ نظام اور فوجی نظم و نسق اور تعلیم و تربیت کا یہ جداگانہ نصاب و نظام' کیا کسی خونی انقلاب کا غماز تو نہیں؟ اگر میرے اس بروقت انتباہ پر نشہ اقتدار سے چور ارباب بست و کشاد نے ہوش و خرد کے ناخن نہ لئے ان

مخدوش حالات کا بنظر غائر مطالعہ و محاسبہ نہ کیا تو یاد رکھو وہ دن دور نہیں جب ارکان حکومت ارتداد کی کوکھ سے جنم لینے والے خونی انقلاب اور ظلم و سفاکی کے طوفان میں گم ہو جائیں گے اور جب انہیں حرف غلط کی طرح محو کر دیا جائے گا!"

فسوف ترى اذا نكشف الغبار
افسوس تحت رجلك ام حمار

ترجمہ : غبار چھٹ جانے دو بہت جلد دیکھ لو گے گھڑ سوا ہو یا پشت خر کی زینت ہو۔ (مرزائیت ' سیاسی تحریک ' مذہبی بہروپ۔ از ابو مدثرہ)

مولانا محمد علی جالندھریؒ

" مرزائی زندیق ہیں اور واجب القتل ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ مرزا غلام قادیانی کے نام کے ساتھ لفظ "کذاب" شامل کر دیا کرے۔ جو شخص کسی جھوٹے نبی کو قتل کر دے ' اس کو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص ۲۶۳)

" پاکستان کی ہوائی فوج میں ۸۰ فیصدی پائلٹ قادیانی ہیں۔ راولپنڈی کی سازش کے انکشاف سے قادیانی افسروں کی غداری بے نقاب ہو چکی ہے۔ اس سازش نے حکومت کو حقائق کی طرف سے خبردار کر دیا ہے۔ میرے پاس تحریری شہادتیں موجود ہیں۔ اس سازش میں قادیانیوں کی شمولیت ظاہر ہے اور چوہدری ظفر اللہ خاں نے مملکت پاکستان کے روپیہ سے امریکہ میں پریذیڈنٹ ٹرومن کے محل کے عین سامنے ایک عظیم الشان عمارت خریدی ہے تاکہ وہاں قادیانیت کی تبلیغ کی جائے۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص ۲۸)

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

" ایک کتا پاگل ہو جائے تو سارا شہر حفاظت کی سوچتا ہے پورے قصبہ کو تباہ کرنے کے لئے ایک چنگاری کافی ہوتی ہے دودھ کے پورے مٹکے کو پیشاب کا ایک قطرہ ناپاک کر دیتا ہے جب دلائل کا جواب نہ بن پڑا تو یہ عذر تراشا گیا کہ

☆ مسلمانوں میں فرقہ وارانہ نزاع کا دروازہ نہ کھولو!

جب آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب ' سرحد ' بھاولپور ' سندھ ' کراچی وغیرہ مقامات پر منعقد

ہوئیں اور تمام فرقوں نے بیک زبان ہو کر کہا کہ :۔

☆ مرزائیوں نے اسلام کے اصول بدل دیئے ہیں۔

☆ وہ ایک علیحدہ مرتد گروہ ہے اور اس گروہ کے افراد کلیدی آسامیوں پر وزارت خارجہ سے لے کر باقی تمام شعبوں پر چھائے ہوئے ہیں۔

اور وہ اپنے عہدے لکھ لکھ کر مسلمانوں کی متاع ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ تو ہماری مرکزی وزارت نے بتایا کہ :۔

☆ ہم ایک کمیونک شائع کر رہے ہیں کہ کوئی مرزائی افسر عہدہ کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ترویج ارتداد نہیں کرے گا۔

انہیں بتایا گیا کہ رشوت ستانی کے خلاف قوانین موجود ہونے کے باوجود اس کا دور دورہ ہے' لیکن اس فریب کو بھی کچھ وقت کے لئے قبول کر لیا گیا۔ حالانکہ اس کمیونک کے شائع ہوتے ہی ظفر اللہ خاں قادیانی نے اسے چیلنج کیا تھا اور اب تو حکومت سندھ کے چیف سیکرٹری سے لے کر انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات تک' کیسٹوڈین سے لے کر ڈائی سینوٹوریم کے انچارج تک عہدے لکھ لکھ کر حکومت کے کمیونک کی مٹی پلید کر رہے ہیں!

لیکن وزارتیں ہیں کہ "ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم" کا مصداق بنی ہوئی ہیں۔

☆ یہی وزارتیں "الشہاب" علامہ شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف کو ضبط کرتی ہیں! جو انگریز کے زمانہ میں بھی ضبط نہ ہوئی تھی

☆ یہی وزارتیں "ہدیہ یوم مصلح موعود" جس میں مرزائیوں کی کتابوں کے مصدقہ حوالہ جات ہیں 'کو ممنوع الاشاعت قرار دیتی ہیں۔

☆ ترجمان ملت اخبار زمیندار اور آزاد کو نوٹس پر نوٹس دیتی ہیں۔

لیکن مرزائی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کریں یا سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی۔ ان کے لئے نہ کوئی قانون ہے اور نہ کوئی تنبیہہ!

مجلس عمل نے جس میانہ روی کے ساتھ ملکی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے افہام و تفہیم پر عمل کیا ہے' وہ یقیناً قابل صد مبارکباد ہے' حتیٰ کہ مسلمان یہاں تک بھی سوچنے لگ گئے کہ مجلس عمل بھی کچھ نہیں کرتی۔ اور مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں روز بروز ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہیں۔ اب ہماری وزارتوں کے لئے دو ٹوک فیصلہ کرنے کا وقت آ گیا ہے میں بہرحال دست بدعا ہوں کہ خدا ہمیں ابتلاء سے بچائے' لیکن حفاظت ناموس سید الانبیاء صلی

اللہ علیہ وسلم کے لئے اگر ہمیں اپنی جانوں کی ناچیز قربانی بھی دینی پڑے تو خدا ہر مسلمان کو یہ سعادت نصیب فرمائے' ہم اپنے وزراء کو خطاب کرتے ہوئے یقیناً یہ کہہ سکتے ہیں۔"

نہ نبھی تو پھر اس میں ہے کس کی خطا یہ گلہ ہے میری ہی طرف سے بجا
میرے عشق کا رنگ تو خوب رہا مگر آپ میں بوئے وفا ہی نہ تھی

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا)

" مرزائیوں سے خبردار رہو' یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور حکومت پاکستان کو چاہئے کہ خان لیاقت علی خاں کے قتل کی تحقیقات کرتے وقت ان کو ذہن میں رکھے۔ ان کو پاکستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کا کوئی حق نہیں ہے۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص۔ ۳۳۵)

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

" قادیانی لنکا میں چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں۔ دجل و فریب اور کذب و افتراء کے لحاظ سے ہر مرزائی باون گز ہی کا ہے لیکن خلافت ماب کی بارگاہ میں عزت و توقیر اس مرزائی کی ہوتی ہے اور تنخواہ میں اضافہ بھی اس کا ہوتا ہے جو مغالطہ دہی اور کذاب بیانی میں ید طولیٰ رکھتا ہو۔ اس دوڑ میں ہر قادیانی مبلغ' ہر مدرس' ہر مفتی ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپا' قبر میں لے جانے والی بیماری' قیامت کی باز پرس اور جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں کا خیال بھی ان کے لئے سر راہ نہیں ہوتے۔" (آخری فیصلہ از مولانا لال حسین اخترؒ ص نمبر۱)

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

" اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں ایک فرد نہیں ایک جماعت ایسی موجود ہے' جس کا عقیدہ ہے کہ آپؐ کا نام احمد نہ تھا۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم گرامی "احمد" ارشاد فرمایا سیدنا حضرت مسیح ابن مریم علیٰ نبینا علیہ السلام نے آپ کی اس نام سے خوش خبری ارشاد فرمائی۔ لیکن مرزائیوں کے آنجہانی خلیفہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا نام احمد نہیں بلکہ اسم' احمد سے مراد مرزائیوں کا مسیح موعود ہے حالانکہ اس کا نام غلام احمد تھا۔ جس بچے کا نام ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔ اس کا بیٹا اس کا نام احمد بتاتا ہے اور اس طرح حضور پاک صلی

اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کو نعوذ باللہ غلط ٹھہراتا ہے۔ ویسے اگر دیکھا جائے تو غلام احمد قادیانی' احمد علیہ الصلوۃ والسلام کے غلام نہ تھا۔ وہ غلام انگریز تھا کہ ساری عمر انگریز کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے کتابیں لکھتے رہے اور اس بات پر فخر کرتے رہے کہ اگر انگریز کی وفاداری کے لئے لکھی گئی میری کتابیں ایک جگہ جمع کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر جائیں۔ قادیانی تعلیمات میں شاہ فیصل' کرنل قذافی' ذوالفقار علی بھٹو' نکسن' ایڈورڈ' گولڈا میئر' اندرا گاندھی اور سورن سنگھ برابر ہیں۔" (محمد واحمد یعنی غلام احمد قادیانی از مولانا محمد شریف جالندھریؒ)

مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

"بدقسمتی سے جب ہندوستان پر مغرب کا سفید طاغوت مسلط ہوا تو اس نے اپنے اقتدار کے پنجوں کو مضبوط کرنے اور مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے ان میں سینکڑوں فتنے کھڑے کئے۔ ان میں سب سے بدترین اور سب سے منحوس لعین ابن لعین مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا فتنہ تھا' انگریز جانتا تھا کہ ختم نبوت اسلام کی پوری عمارت مفہوم ہو جائے گی۔ اس کے متزلزل ہونے سے اسلام کا بنیادی منہدم ہو جائے گا اور امت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس لئے اس نے اس عقیدہ پر کاری ضرب لگانے کے لئے اپنے پالتو اور خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کو اس ملعون مہم کے لئے منتخب کیا اور اس کی جھوٹی نبوت کو تحفظ فراہم کیا اور اسے پروان چڑھایا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت مئی ۱۹۸۴ء شمارہ نمبر ۴۷)

مولانا عبید اللہ انورؒ

" قادیانیوں کے جھوٹے نبی نے اسلام میں نقب زنی کی ہے اور اس کی امت مرزا قادیانی کو الگ نبی تسلیم کرنے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمانوں میں شامل کرنے پر بضد ہے۔ جو کسی طرح بھی قابل قبول و برداشت نہیں ہے۔ قرآن و سنت میں کسی الہام کے بغیر اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کے خلاف خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے جہاد کیا تھا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلانا چھوڑ دیں تو انہیں اقلیتوں والے تمام حقوق دے دیئے جائیں گے۔ اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اپنے غلط عقیدے سے توبہ کرلیں۔ ایسی صورت میں ہم انہیں امت مسلمہ میں جذب کر لیں گے۔"
(روزنامہ مشرق ۹ مئی ۱۹۸۴ء)

حضرت مولانا محمد الیاسؒ' بانی تبلیغی جماعت

"قرآن و سنت' آثار صحابہؓ' اقوال بزرگان دینؒ اور تصریحات سلف صالحینؒ سے مسئلہ ختم نبوت ثابت ہے۔ یہ ایک ایسا اجماعی عقیدہ ہے کہ اس کا منکر' دین اسلام کے بنیادی عقیدہ کا منکر ہونے کے باعث' تمام امت کے نزدیک کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ مرزا قادیانی محروم القسمت شخص تھا۔ اس کے پیروکاروں کو حق تعالیٰ شانہ ہدایت سے نوازیں کہ یہ کفر و گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو ایمان و یقین کی دولت و نعمت سے آگاہ کرنا تمام مسلمانوں اور بالخصوص علماء ربانیین کا فرض ہے"۔

(دہلی میں علمائے کرام کے اجلاس سے خطاب)

حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ' تبلیغی جماعت

"ہمارے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اور دوسرے بزرگ علماء' بلاوجہ قادیانیت کی مخالفت نہیں کرتے۔ انگلینڈ میں کوئی مشین کتنی تیز چلنے والی کیوں نہ ہو' وہ اتنی تیزی سے کپڑا تیار نہیں کرتی' جتنا قادیانی کفر کی مشین میں تیزی سے تیار کیا جاتا ہے۔ پھر اس پر مزعومہ ولائل کا رنگ چڑھا کر مرزائی مبلغین سے دجل و فریب و کہہ مکرنی کی بھٹی میں استری کر کے مسلمان قوم کے ایمان کے جنازہ کے کفن کے لیے تیار کرتے ہیں۔ مرزائیت' مکر و افتراء اور کذب و فریب کا ایک پلندہ ہے۔ مرزا قادیانی جھوٹوں کا سردار تھا۔ امت کو اس فتنے سے بچانے والے' پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں"۔

(ختم نبوت کے ایک وفد کو ہدایات بروایت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' عالمی مبلغ)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

”مرزا قادیانی کے دماغ و زبان کی مہار‘ شیطان نے تھام رکھی تھی اور وہ مرزا کو منہ زور گھوڑے کی طرح جھوٹ کی وادیوں میں دوڑاتا تھا۔ ہر قدم پر جھوٹ تیار کرنا اور پھر سب سے پہلے اس کا خود بے دریغ استعمال کرنا‘ اس کا وطیرہ تھا۔ ہمارے اکابر نے اپنی ایمانی و وجدانی کیفیات سے سرشار ہو کر اس کا تعاقب کیا۔ حضرت گنگوہیؒ سے لے کر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ تک اور پھر حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر آپ (مولانا محمد علی صاحب جالندھری) تک سبھی حضرات نے امت کی اس فتنہ کے خلاف رہنمائی نہ فرمائی ہوتی تو اس فتنہ کے بڑھنے کے بہت اسباب تھے۔ آپ نے ان کے سامنے دیوار چین کھڑی کر دی ہے لیکن مولانا (محمد علی جالندھری) دیکھیں یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ حضور علیہ السلام کا ایک امتی قادیانی ہوگیا تو ہم سے پوچھا جائے گا کہ قادیانیوں نے اس کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا تھا‘ تم نے اس کا ایمان بچانے کی فکر کیوں نہ کی تھی؟“

(دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد میں
مولانا محمد علی جالندھری سے گفتگو)

حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری

”قادیانیت ایک ناسور ہے۔ جس کو یہ لگ جائے وہ لاعلاج ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کو صرف نبی و رسول ہونے کا دعویٰ نہ تھا‘ بلکہ نعوذ باللہ اس کو خدا کا بیٹا اور اس سے بھی بڑھ کر خدا ہونے کا دعویٰ تھا۔ حیرانی ہے کہ ایک احمق و کور باطن کو لوگ کیا سے کیا مانے ہوئے ہیں۔ اس فتنہ کے خلاف کام کرنا‘ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہات کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا بہترین وسیلہ ہے۔ یہ میں نہیں بلکہ حضرت علامہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے۔ ہم تو بزرگوں کے اقوال نقل کرنے والے ہیں۔

دین و ایمان کی دعوت جتنی عام ہوگی' یہ فتنہ اتنا کم ہوگا"---

(اپنے ایک تبلیغی کارکن کے سوال کے جواب میں)

حضرت مولانا انعام الحسن تبلیغی مرکز (رائے ونڈ)

"آپ حضرات نے دیار غیر میں آکر قادیانیوں کا جو ناطقہ بند کیا ہے' اس کے لیے میرا رواں رواں آپ کے لیے دعاگو ہے۔ قادیانیت ایسی بے دین جماعت کا بانی انگریز تھا۔ آپ نے ان کے ملک میں ان کا احتساب کر کے قصہ زمین بر سر زمین پر عمل کیا۔ مولا پاک آپ کی ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب فرمائے۔ میری دلی دعائیں کیا ہیں' اگر اللہ تعالیٰ سن لیں تو آپ کے دعاگو ہوں کہ اس کفرستان میں قادیانیت کا آپ جنازہ نکالنے والے بن جائیں۔ آمین"۔

(ختم نبوت کانفرنس لندن کی تیاری کے لیے جانے والے ختم نبوت کے وفد سے ڈیوز بری تبلیغی مرکز میں ارشاد)

حضرت مولانا عبدالوہاب' تبلیغی مرکز (رائے ونڈ)

"تبلیغی جماعت کے رفقاء جب فتنہ قادیانیت کی بیرونی دنیا میں سازشوں کے متعلق کچھ بتاتے ہیں تو تڑپ جاتا ہوں۔ ہمارے کام کا ایک دائرہ ہے۔ اس میں قدرت نے برکت دی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ایمان و یقین کی دولت و دعوت عام ہوگی' تو تمام فتنے خود مٹ جائیں گے۔ قادیانی کفر' ایسا خطرناک کھیل ہے کہ جو حضرات ان کی تردید کا کام کرتے ہیں' وہی اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ مرزا قادیانی کمبخت ایسا بدنصیب کافر اور مردود تھا کہ وہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسند پر قدم رکھنے کا مدعی تھا' یہ سوچ آتے ہی مجھ پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے کہ ابوجہل سے بڑے کافر بھی دنیا میں ہوئے ہیں"۔

(شیخ الحدیث مولانا عبداللہؒ ساہیوال سے گفتگو)

مولانا سعید خان، تبلیغی مرکز (رائے ونڈ)

"حرم نبویؐ کی ہمسائیگی اور اس کے انوار و برکات سے قدرت نے ہمارے جن بزرگوں کو نوازا تھا' ان میں سے ایک حضرت شیخ الحدیث بھی تھے۔ میں نے انہیں فتنہ مرزائیت کے سلسلہ میں جتنا متفکر پایا' بیان نہیں کر سکتا۔ وہ ہر وقت افریقہ' امریکہ اور برطانیہ میں قادیانی سازشوں کی خبروں پر فکرمند رہتے تھے۔ اس سلسلہ (ختم نبوت) میں جو بزرگ آتے' حضرت ان کو ہدایات و دعاؤں سے نوازتے تھے۔ اپنے خلفاء کو متوجہ فرماتے کہ ختم نبوت کا کام عظیم کام ہے۔ مرزائیت کے استیصال کے لیے کاوش کرنے والے ہزاروں مبارک بادوں کے مستحق ہیں۔ مرزائیت فتنہ عمیا ہے۔ اس کے ماننے والے آنکھوں کے نہ سہی' دلوں کے بہرحال اندھے ہیں"۔

(ختم نبوت کانفرنس لندن سے واپسی پر مدینہ طیبہ میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دعا کے لیے حاضر ہوئے تو مولانا سعید خان صاحب نے ان سے فرمایا)

حضرت مولانا مفتی زین العابدین، فیصل آباد

"۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ میں حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہوا تو تمام رپورٹ عرض کی۔ کمزوری کے باوجود اٹھ کر بیٹھ گئے۔ بہت دعائیں دیں۔ پہلے بھی تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں قدرت نے کام لیا مگر حضرت کی دعاؤں کے بعد تو فرض سمجھ لیا کہ قادیانیت ایسے خدا و رسول کے منکر' فتنہ اور سازشی گروہ کے استیصال کے لیے ہمیں آگے بڑھنا چاہیے۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے زمانہ میں قدرت نے جتنا کام لیا' یہ حضرت کی دعاؤں کا صدقہ ہے۔ قادیانی ملک و ملت کے دشمن' اسلام کے غدار اور انگریز کے لے پالک بیٹے ہیں۔ اس کی

تردید کرنے والے حضرات ہی جانتے ہیں کہ یہ کس طرح اسلام کے خلاف خطرناک تحریک ہے"۔

(مولانا محمد شریف جالندھری کی ڈائری سے اقتباس
فرید آباد میں حضرت مفتی صاحب سے ملاقات کا حال)

مولانا محمد احمد' بہاول پوری

" مسیلمہ قادیان' تیرہ صدی کے مدعیان نبوت کاذبہ سے' دجل و فریب اور مکر و کفر میں سبقت لے گیا۔ یہ الم نشرح ہے۔ واقف کار جانتے ہیں کہ بہاول پور میں تشریف آوری پر حضرت کشمیریؒ نے کس طرح جلال خداوندی کا مظہر بن کر فتنہ قادیانیت پر بمباری کی۔ قادیانیت اسلام سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں قادیانیت کا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ہمارا تو بھائی یہ ایمان ہے"۔

(دارالعلوم مدنیہ کے طلبہ سے خطاب)

حضرت مولانا نذر الرحمٰن' تبلیغی مرکز (رائے ونڈ)

"ہمارے حضرت (مولانا خواجہ خان محمد صاحب) تو بیک وقت شیخ وقت بھی ہیں اور مجاہد بھی۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف ان کے کام کو دیکھ کر یقین ہے کہ ان میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی نسبت عود کر آئی ہے۔ مرزا قادیانی ایسے بے دین' گمراہ' دجال و کذاب شخص کی تردید وقت کی ضرورت ہے۔ خوش بخت و سعادت مند انسانوں کو قدرت ان کاموں کے لیے قبول فرماتی ہے"۔

(خانقاہ سراجیہ میں مولانا اللہ وسایا سے گفتگو کے دوران فرمایا)

مولانا تاج محمودؒ

"گزشتہ چودہ سو سال میں دشمنان اسلام نے اسلام کے خلاف بے شمار فتنے برپا کیے اور اس دین قیم کو مٹانے کی ان گنت ناکام کوششیں کیں' لیکن وہ اس سند خدائی روشن چراغ کو پھونکوں سے بجھا نہ سکے۔اسلام کے خلاف اٹھائے جانے والے ان فتنوں میں سرفہرست جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ ہے جن کا شجرہ خبیثہ مسیلمہ کذاب سے شروع ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی تک پہنچا ہے۔ سینکڑوں بدبخت مختلف زمانوں میں اس سرکشی اور دماغی خرابی کا شکار ہوئے اور اپنی شعبدہ بازیوں سے مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کی کوششیں کرتے رہے۔ علامہ ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "آئمہ تلبیس" میں ان جھوٹے مدعیان نبوت کے نام اور ان کے حالات شائع کر کے امت مسلمہ پر بڑا احسان کیا ہے۔

اگرچہ چھوٹے بڑے سینکڑوں لوگوں نے مختلف ادوار میں جھوٹے دعوائے نبوت کیے لیکن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی کہ میرے بعد تیس دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے۔ یعنی جملہ مدعیان نبوت میں تیس تو انتہا درجہ کے جھوٹے مکار اور بہت زیادہ دجل و فریب کرنے والے ہوں گے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضور کی پیش گوئی کے مطابق ان تیس دجالوں میں سے کتنے دجالوں کا ظہور ہو چکا ہے اور ابھی کتنے دجال پیدا ہونا باقی ہیں' لیکن یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی انہی تیس دجالوں میں سے ایک ہے۔ جس نے یہود و نصاریٰ کے اشارے اور تعاون سے اسلام اور مسلمانوں میں زبردست فتنہ پیدا کیا۔ حضور کی امت کو نقب لگا کر اس سے ایک الگ جماعت بنا لی۔ انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنا اور ان کے خلاف مجاہدین اسلام کی مزاحمت کو روکنے کے لئے جہاد حرام ہے' کا اعلان کر دیا۔ پوری دنیائے اسلام جس کے اکثر حصے اس وقت برطانوی اور دوسری مغربی اقوام کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ وہاں کفار کے قدم مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے حرمت جہاد پر مشتمل لٹریچر تقسیم کیا۔ مسلمانوں میں تفریق اور انتشار پیدا کیا۔ دنیائے اسلام میں جہاں کہیں مسلمانوں کو کوئی عظیم حادثہ پیش آیا جس پر دنیائے اسلام غم زدہ ہوئی ہو۔ مرزا قادیانی اور ان کی جماعت نے ایسے غم کے مواقع پر چراغاں کیے' مٹھائیاں تقسیم کیں۔ ابھی کل ہمارے سامنے کی بات ہے۔ دنیائے اسلام کے بطل جلیل اور محسن اعظم مملکت سعودیہ کے فرمانروا شاہ فیصل شہید کیے گئے۔ پوری دنیائے اسلام خون کے آنسو رو رہی تھی' لیکن خبر آتے ہی ربوہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ گلیوں بازاروں میں بھنگڑا ڈالا گیا اور رات کو چراغاں کیا گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو تاج برطانیہ کے سایہ میں بطور خود کاشتہ پودے کے مجدد' مہدی' مسیح' نبی اور رسول بنایا گیا۔ برطانوی سامراج کی بھرپور حمایت اس کی پشت پر کر دی گئی۔ بے شمار وسائل مہیا کر دیئے گئے۔ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے تک مرزائیوں کی تنظیم جماعت احمدیہ کی صرف پاکستان کے علاقہ میں ۴۰ ہزار ایکڑ زرعی ملکیت تھی۔ پورے ہندوستان میں ان کے قبضہ میں کیا کچھ ہو گا۔ اس کا اندازہ خود کر لیجئے۔ آج بھی جماعت احمدیہ کروڑوں روپیہ کے اوقاف کی مالک ہے پاکستان کے تمام مسلمانوں کے اوقاف پر حکومت پاکستان نے قبضہ کر لیا ہے اور وہ تمام جائیداد آج محکمہ اوقاف کی تحویل و انتظام میں ہیں' لیکن مرزائیوں کے اوقاف کی طرف کسی کو ہاتھ بڑھانے کی توفیق نہیں ہوئی اور وہ بدستور مرزائیوں کی تنظیم کے قبضہ میں ہیں۔

"اس سب کچھ کے باوجود مسلمانوں نے روز اول ہی سے اس فتنہ عمیاء کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ آزادی سے قبل جتنے اہل حق مرزائیوں کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ ان کی ٹکر بظاہر مرزائیوں سے تھی' لیکن درحقیقت ان کی ٹکر برطانوی سامراج سے تھی۔ مسلمان غلام تھے۔ مجبور تھے۔ وسائل کی کمی تھی تاہم اہل حق نے ان کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ ۱۹۳۰ء کے بعد مرزائیوں کے خلاف انفرادی جہاد کی بجائے اجتماعی جہاد کا سلسلہ شروع ہوا اور مجلس احرار اسلام نے اس مورچہ پر لڑنا اپنے ذمہ لیا۔ خطیب اسلام شیر بیشہ حریت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص جذبہ کے تحت اس فتنہ کی بیخ کنی اپنا وظیفہ حیات بنا لیا اور اسے تہس نہس کر دینے کے لئے زندگی بھر کام کیا۔ قیام پاکستان کے بعد ایک غیر سیاسی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت صرف اس فتنہ کے تعاقب کے لئے قائم کی گئی تاکہ تمام مسلمانوں کو مرزائیوں کے خلاف متحد کر دیا جائے۔"

(قادیانی عقائد و عزائم از مولانا تاج محمودؒ)

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

"جب مرزا قادیان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہوں اور حضور پرنور کے کمالات کا مظہر اتم ہوں تو آخر بتلائے بھی سہی کہ کن صفات اور کمالات میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا' مرزائے غلام' حضور پرنور کے تو کیا مشابہ اور مماثل ہوتا وہ تو غلامان' غلامان' غلامان' غلامان غلامان......' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ بھی نہیں ہو سکتا۔۔ ہاں تیرہ سو برس میں جس قدر بھی جھوٹے مدعیان نبوت اور مسیحیت اور مہدویت اور دجال و کذاب گزرے ان سب کے

وساوس اور وسائس کا ظل اور بروز تھا' آج اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں مامون الرشید کا یا سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کا یا شاہ عالمگیر کا ظل اور بروز ہوں اور ان کا مظہراتم ہوں لہٰذا تم پر میری اطاعت واجب اور لازم ہے تو حکومت اس کو جیل خانہ یا پاگل خانہ میں بھیج دے گی۔ اس قسم کی باتوں سے جب بادشاہت ثابت نہیں ہو سکتی تو نبوت اور رسالت کہاں ثابت ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے اگر آج کوئی سیاہ فام یا کلفام یہ دعویٰ کرنے لگے کہ میں یوسف علیہ السلام کا ظل اور بروز ہوں اور میں عزیز مصر ہوں تو شائد کوئی پرلے درجے کا دیوانہ ہی اس دعوے کے قبول کرنے پر تیار ہو جائے۔ وہی حال ان لوگوں کا ہے جو قادیان کے ایک دھقان کو تمام انبیاء و مرسلین کا ظل اور بروز اور ان کے کمالات اور صفات کا آئینہ اور مظہراتم ماننے پر تیار ہو گئے ہیں۔"

چہ نسبت خاک را باعالم پاک
کجا عیسیٰ کجا دجال ناپاک

(ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۹ شمارہ ۳ جون ۱۹۹۰ء)

---------------------- مسیلمہ ----------------------

" مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ فضائل و کمالات اور معجزات میں' میں تمام انبیاء و مرسلین سے بڑھ کر ہوں۔ اس لئے اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں۔ جس طرح کسی مسلمان کو بے وجہ کافر سمجھنا کفر ہے اسی طرح کسی کافر کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے دونوں جانبوں میں احتیاط ضروری ہے اور جس طرح مسیلمہ کذاب کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی طرح مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں بلکہ مسیلمہ قادیان' یمامہ کے مسیلمہ سے دجال اور فریب میں کہیں آگے نکلا ہوا ہے۔" (اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

"سب سے پہلے مجھے ایک سوال کا جواب دینا ہے اور یہ سوال ہمارے بہت سے بھائیوں کے ذہن کا کانٹا بنا ہوا ہے۔ وہ سوال یہ ہے کہ مان لیا جائے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں لیکن دنیا میں غیر مسلم تو اور بھی بہت ہیں۔ یہودی ہیں' عیسائی ہیں' ہندو ہیں' سکھ ہیں' فلاں ہیں' فلاں ہیں...... لیکن یہ کیا بات ہے کہ قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مستقل تنظیم اور

مستقل جماعت موجود ہے جس کا نام "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" ہے جس نے یہ فرض اپنے ذمہ لے رکھا ہے کہ جہاں جہاں قادیانی پہنچے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد اور اپنے مسلمان بھائیوں کے تعاون کے ساتھ وہاں پہنچتے ہیں اور قادیانیوں کو بے نقاب کرتے ہیں، کسی اور کافر فرقہ کے مقابلے میں ایسی مستقل اور عالمی تنظیم موجود نہیں، تو آخر کیا بات ہے کہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ تک اور امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرت اقدس مولانا مفتی محمودؒ تک سب اکابر نے قادیانی کفر کو اتنی اہمیت دی اور اس کے تعاقب کے لئے عالمی سطح کی تنظیم "مجلس تحفظ ختم نبوت" قائم کی گئی...... سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانیوں میں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟ اس کا جواب عرض کرنے سے پہلے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے۔ شراب پینا، اس کا بنانا، اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا دینا، کھانا پینا، قطعی حرام ہے۔ یہ مسئلہ سب کو معلوم ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے یہ بھی مجرم ہے اور ایک دوسرا آدمی ہے جو شراب فروخت کرتا ہے اور مزید ستم یہ کرتا ہے کہ شراب پر زمزم کا لیبل چپکاتا ہے یعنی شراب بیچتا ہے اس کو زمزم کہہ کر۔ مجرم دونوں ہیں لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ایک آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے۔ جس کو لینا ہے لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے۔ یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے، لیکن اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جو خنزیر اور کتے کا گوشت فروخت کرتا ہے بکری کا گوشت کہہ کر۔ مجرم وہ بھی ہے اور مجرم یہ بھی، مجرم دونوں ہیں لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے اس حرام کے نام سے، جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے اور دوسرا اسی حرام کو بیچتا ہے حلال کے نام سے جس سے ہر شخص کو دھوکہ ہو سکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے۔ پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے۔ ٹھیک وہی فرق یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔

کفر ہر حال میں کفر ہے۔ اسلام کی ضد ہے لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا

لیبل نہیں چپکاتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔

یہ میں نے عام فہم انداز میں بات سمجھائی ہے۔ اب علمی انداز میں اس بات کو سمجھاتا ہوں' یوں تو کفر کی بہت سی قسمیں ہیں مگر کفر کی تین قسمیں بالکل ظاہر ہیں۔ ایک کافر وہ ہے جو اعلانیہ کافر ہو' ایک کافر وہ ہے جو اندر سے کافر ہو' اور اوپر سے اپنے آپ کو مسلمان کہے' اور ایک کافر وہ ہے جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ یہ پہلی قسم کے کافر کو مطلق کافر کہتے ہیں۔ اس میں یہودی' عیسائی' ہندو وغیرہ سب داخل ہیں۔ مشرکین مکہ بھی اسی میں داخل تھے۔ یہ کھلے اور چٹے کافر ہیں۔ دوسری قسم والے کو منافق کہتے ہیں جو زبان سے " لا الہ الا اللہ " کہتا ہے مگر دل کے اندر کفر چھپاتا ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ** منافق جب آپ کے پاس آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں **واللہ یعلم انک لرسولہ** اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں **واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون** اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔

منافقوں کا کفر عام کافروں سے بڑھ کر ہے کیونکہ انہوں نے کفر اور جھوٹ کو جمع کیا' پھر یہ کہ انہوں نے کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ کر کفر اور جھوٹ کا ارتکاب کیا۔ حضرت امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ابراہیم بن علیہ کا ہر چیز میں مخالف ہوں حتیٰ کہ اگر وہ " لا الہ اللہ محمد رسول اللہ " پڑھے اس میں بھی اس کا مخالف ہوں۔ مطلب یہ کہ بعض لوگ جھوٹ میں اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ وہ کلمہ طیبہ میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر وہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " پڑھیں تب بھی وہ جھوٹے ہیں اور ان کا کلمہ بھی جھوٹ کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ ان منافقوں سے بڑھ کر تیسری قسم والوں کا جرم ہے کہ وہ کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ ہے خالص کفر' لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے' احادیث طیبہ سے' صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگان دینؒ کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں " زندیق " کہا جاتا ہے۔ پس یہ کل تین ہوئے۔ ایک کھلا کافر' دوسرا منافق' تیسرا زندیق...... پس اوپر کی تقریر کا خلاصہ یہ ہوا کہ کافر وہ ہے جو ظاہر و باطن سے خدا اور رسول کا منکر یا علانیہ کفر کا مرتکب ہو۔

منافق وہ ہے جو دل کے اندر کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے جھوٹ موٹ کلمہ پڑھتا ہو۔

زندیق وہ ہے جو اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرے اور اپنے کفر کو عین اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

اب ایک مسئلہ اور سمجھئے۔ ہماری کتابوں میں مسئلہ لکھا ہے اور چاروں فقہوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو کر مرتد ہو جائے' نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسلام سے پھر جائے۔ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے۔ اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسے سمجھایا جائے اگر بات اس کی سمجھ میں آجائے اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائے تو بہت اچھا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے۔ یہ مسئلہ قتل مرتد کا مسئلہ کہلاتا ہے اور اس میں ہمارے ائمہ دین میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ تمام مہذب ملکوں' حکومتوں اور مہذب قوانین میں باغی کی سزا موت ہے اور اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے۔ اس لئے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے۔ دوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں دیتے۔ گرفتار ہونے کے بعد اگر اس پر بغاوت کا جرم ثابت ہو جائے تو سزائے موت نافذ کر دیتے ہیں۔ وہ ہزار معافی مانگے' توبہ کرے اور قسمیں کھائے کہ آئندہ بغاوت کا جرم نہیں کروں گا۔ اس کی ایک نہیں سنی جاتی اور اس کی معافی ناقابل قبول سمجھی جاتی ہے۔ اسلام میں بھی باغی یعنی مرتد کی سزا قتل ہے۔ مگر پھر بھی اتنی رعایت ہے کہ تین دن کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ توبہ کر لے' معافی مانگ لے تو سزا سے بچ جائے گا۔ افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اگر امریکہ کے صدر کا باغی تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں' روس کی حکومت کا تختہ الٹنے والا پکڑا جائے یا جنرل ضیاء الحق کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والا پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر دنیا کے کسی مہذب قانون اور کسی مہذب عدالت کو کوئی اعتراض نہیں لیکن تعجب ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہئے۔ اسلام تو باغی مرتد کو پھر بھی رعایت دیتا ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جائے۔ اس کے شبہات دور کئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ وہ دوبارہ مسلمان ہو جائے۔ معافی مانگ لے تو کوئی بات نہیں اس کو معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر تین دن

کی مہلت اور کوشش کے بعد بھی وہ اپنے ارتداد پر اڑا رہے' توبہ نہ کرے تو اللہ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے کیونکہ یہ ناسور ہے۔ خدانخواستہ کسی کے ہاتھ میں ناسور ہو جائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں اگر انگلی میں ناسور ہو جائے تو انگلی کاٹ دیتے ہیں اور سب دنیا جانتی ہے کہ یہ ظلم نہیں بلکہ شفقت ہے کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں سرایت کر جائے گا جس سے موت یقینی ہے' پس جس طرح پورے بدن کو ناسور کے زہر سے بچانے کے لئے ناسور کو کاٹ دینا ضروری ہے اور یہی دانائی اور عقلمندی ہے اسی طرح ارتداد بھی ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور ہے اگر مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی۔ اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کر دینا ضروری ہے ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملت اسلامیہ کے پورے بدن میں سرایت کر جائے گا۔ الغرض مرتد کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک اور پوری امت کے علماء کے اور فقہاء کے نزدیک یہی ہے جو میں عرض کر چکا ہوں اور یہی عقل و دانش کا تقاضا ہے اور اسی میں امت کی سلامتی ہے۔

زندیق کا حکم

زندیق جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے پر تلا ہوا ہو۔ اس کا معاملہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین ہے امام شافعیؒ اور مشہور روایت میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا حکم بھی مرتد کا ہے یعنی اس کو موقع دیا جائے کہ وہ توبہ کر لے' اگر تین دن میں اس نے توبہ کر لی تو اس کو چھوڑ دیا جائیگا اور اگر اس نے توبہ نہ کی تو وہ بھی واجب القتل ہے۔ پس ان حضرات کے نزدیک تو مرتد اور زندیق دونوں کا ایک ہی حکم ہے لیکن امام مالکؒ فرماتے ہیں " **لا اقبل توبۃ الزندیق** " میں زندیق کی توبہ نہیں قبول کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں اگر پتہ چل جائے کہ یہ زندیق ہے۔ اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتا ہے اور پکڑا جائے۔ پھر کہے کہ جی! میں توبہ کرتا ہوں' آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کروں گا تو اس کی توجہ کا قبول کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہم تو اس پر قانون کی سزا نافذ کریں گے۔ اس کے وجود کو باقی نہیں رکھیں گے۔ جیسے زنا کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ بہرحال اس پر سزا جاری کی جاتی ہے چاہے آدمی توبہ ہی کر لے' یا جیسا کہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ملتی ہے اور یہ سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ کوئی شخص چوری کرنے اور پکڑے جانے کے بعد توبہ کر لے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح امام مالکؒ فرماتے ہیں۔ " **لا اقبل توبۃ الزندیق** " کہ میں زندیق کی توبہ قبول نہیں کرتا۔ یعنی زندیق کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہو گی اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائے گی خواہ

ہزار بار توبہ کرلے اور یہی ایک روایت ہمارے امام ابو حنیفہؒ سے اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی منقول ہے لیکن در مختار' شامی اور فقہ کی دوسری کتابوں میں ہے کہ اگر کوئی زندیق از خود آکر توبہ کرلے۔ مثلاً کسی کو پتہ نہیں تھا کہ یہ زندیق ہے۔ اسی نے خود ہی اپنے زندقہ کا اظہار کیا اور اس نے توبہ بھی کی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اسی طرح اگر یہ تو معلوم تھا کہ یہ زندیق ہے مگر اس کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دے دی اور وہ اپنے آپ آکر تائب ہو گیا اور اپنے زندقہ سے توبہ کرلی۔ جی! میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور اس پر سزائے ارتداد جاری نہیں کی جائے گی۔ لیکن اگر گرفتاری کے بعد توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ چاہے سو دفعہ توبہ کرے۔

مرتد اور زندیق میں فرق

مرتد کے لئے توبہ کی تلقین کا حکم ہے اگر وہ توبہ کرلے تو سزا سے بچ جائے گا لیکن زندیق کے بارے میں امام مالکؒ' امام ابو حنیفہؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں کیونکہ اس نے زندقہ کے جرم کا ارتکاب کیا ہے یعنی کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتے کا گوشت بکری کے نام سے فروخت کیا ہے۔ شراب پر زمزم کا لیبل چپکایا ہے' یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ اس پر قتل کی سزا ضرور جاری ہو گی۔ تو یہ بات...... اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مرزائی زندیق ہیں کیونکہ اس میں شک نہیں کہ وہ کافر ہیں' قطعاً کافر ہیں' جس طرح کلمہ طیبہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" میں شک نہیں کہ یہ ہمارا کلمہ ہے اور جو اس میں شک کرے وہ مسلمان نہیں۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں' کوئی شک نہیں' اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں۔ اس وقت مجھے یہ نہیں بتانا ہے کہ وہ کیوں کافر ہیں؟ ان کے کافر ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟ مجھے تو یہ بتانا ہے کہ وہ کافر اور پکے کافر ہونے کے باوجود اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جی! ہم تو "جماعت احمدیہ" ہیں ہم تو "مسلمان" ہیں' لندن میں اپنی بستی کا نام رکھا ہے' "اسلام آباد" اور کہتے ہیں کہ جی ہم تو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جب بھی کسی مسلمان سے بات کرتے ہیں تو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ جی! مولوی تو ویسے ہی باتیں کرتے ہیں' دیکھو ہم نماز پڑھتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں اور حضور کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ جی! ہمارے تو شرائط بیعت میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ میں صدق دل سے حضورؐ کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔

مرزائی کیوں زندیق ہیں؟

مرزائی زندیق ہیں کیونکہ وہ اپنے کفر پر اسلام کو ڈھالتے ہیں۔ وہ شراب اور پیشاب پر نعوذ باللہ زمزم کا لیبل چپکاتے ہیں۔ وہ کتے کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور یہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ حجتہ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایھا الناس انا اخر الانبیاء و انتم اخر الامم لوگو! "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔" دو سو سے زیادہ احادیث ایسی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عنوانات سے، مختلف طریقوں سے، مختلف اسلوبوں سے، مختلف انداز سے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، حضورؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

آخری نبی کا مفہوم

یہ مطلب نہیں کہ پہلے کا کوئی نبی زندہ نہیں اگر بالفرض پہلے کے سارے نبی آ جائیں حضورؐ کے زمانے میں اور آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم بن جائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی آخری نبی ہیں کیونکہ آپؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی گئی۔ انبیاء کرام کے ناموں کی جو فہرست اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی اس میں آخری نام نامی آپؐ کا تھا۔ آپؐ کی تشریف آوری سے انبیاء کرام کی وہ فہرست مکمل ہو گئی۔

آخری نبی اور آخری اولاد کا مفہوم

جس بچے کو ماں باپ کی آخری اولاد کہا جائے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ہاں سب اولاد کے بعد پیدا ہوا۔ اس کے بعد کوئی بچہ ان ماں باپ کے ہاں پیدا نہیں ہوا۔ آخری اولاد کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سب اولاد کے بعد تک زندہ بھی رہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیدا بعد میں ہوتا ہے لیکن انتقال اس کا پہلے ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود آخری اولاد کہلاتا ہے۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے سنا ہو گا کہ میری آخری اولاد وہ بچہ تھا جو انتقال کر گیا۔

آخری نبی یا خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے سر پر تاج نبوت نہیں رکھا جائے گا۔ اب کوئی شخص نبوت کی مسند پر قدم نہیں رکھے گا۔ جو

پہلے نبی بنادیئے گئے ان پر تو ہمارا پہلے سے ایمان ہے۔ وہ ہمارے ایمان میں پہلے سے داخل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں ہوگا اور نہ امت کو ایسے نبی پر ایمان لانا ہوگا۔

خاتم النبیین میں قادیانیوں کی تحریف

لیکن قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ آپ آخری نبی ہیں' نہ یہ کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے' بلکہ یہ مطلب کہ آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنا کریں گے۔ ٹھپا لگتا ہے اور نبی بنتا ہے۔ حماقت تو دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھپے سے چودہ سو سال کی امت میں نبی بنا بھی تو صرف ایک اور وہ بھی بھینگا اور ٹنڈا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نے صرف ایک نبی بنایا (اور وہ بھی صرف قادیانی اور دجال' نعوذ باللہ)

الغرض خاتم النبیین کے معنی یہ تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کی آمد سے نبیوں کی آمد بند ہوگئی۔ ان پر مہر لگ گئی۔ اب کوئی نبی نہیں بنے گا۔ لفافہ بند کر کے لفافے پر مہر لگا دیتے ہیں۔ جس کو "سیل کرنا" کہتے ہیں ختم کے معنی "سیل کر دینا" خاتم النبیین کے معنی یہ ہے کہ آپ کی آمد سے نبیوں کی فہرست سر بمہر کر دی گئی۔ اب نہ تو اس فہرست سے کسی کو نکالا جا سکتا ہے اور نہ اس میں کسی اور کا نام داخل کیا جا سکتا ہے' لیکن مرزائیوں نے اس میں یہ تحریف کی کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبوت کے پروانوں کی تصدیق کرنے والا۔ یہ کہتے ہیں کہ جو کاغذ پر دستخط کر کے محکمے والے مہر لگا دیا کرتے ہیں کہ کاغذ کی تصدیق ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ یعنی نبیوں کے پروانوں پر مہر لگا لگا کر نبی بناتے ہیں۔ پہلے نبوت اللہ تعالیٰ خود دیا کرتے تھے لیکن اب یہ محکمہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہریں لگائیں اور نبی بنائیں۔

یہ ہے زندقہ' کہ نام اسلام کا لیتے ہیں' لیکن اپنے کفریہ عقائد پر قرآن کریم کی آیات کو ڈھالتے ہیں۔ اسی طرح کے ان کے بہت سے کفریہ عقائد ہیں جن کو یہ اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ کہنا یہ ہے کہ یہ مرزائی زندیق ہیں کہ عقائد ایسے رکھتے ہیں جو اسلام کی رو سے خالص کفر ہیں۔ لیکن یہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور قرآن و حدیث کو اپنے کفریہ عقائد پر ڈھالنے کے لئے ان کی تحریف کرتے ہیں۔ یہ خنزیر اور کتے کا گوشت بیچتے ہیں مگر حلال ذبیحہ کہہ کر' اور شراب بیچتے ہیں مگر زمزم کا لیبل چپکا کر۔

اگر یہ لوگ اپنے دین و مذہب کو اسلام کا نام نہ دیتے بلکہ صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو واللہ العظیم ہمیں ان کے بارے میں اس قدر متفکر ہونے کی ضرورت نہ ہوتی۔

بہائی مذہب

دنیا میں بہائی ٹولہ بھی موجود ہے۔ وہ ایران کے بہاالله کو رسول مانتا ہے۔ وہ دنیا میں موجود ہے۔ ہم ان کو بھی کافر سمجھتے ہیں لیکن انہوں نے صاف صاف کہدیا کہ اسلام کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں، ہمارا دین، اسلام سے الگ ہے۔ سو بات ختم ہو گئی۔ جھگڑا ختم ہو گیا۔ لیکن قادیانی اپنے تمام کفریات کو اسلام کے نام سے پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اس لئے یہ صرف کافر اور غیر مسلم ہی نہیں بلکہ مرتد اور زندیق ہیں۔ مسلمانوں کی غیر مسلموں کے ساتھ صلح ہو سکتی ہے مگر کسی مرتد اور زندیق سے کبھی صلح نہیں ہو سکتی۔

قادیانیوں کو مسلمان کہلانے کا کیا حق ہے

قادیانیوں کو یہ حق آخر کس نے دیا ہے کہ وہ غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول سمجھیں اور پھر اسلام کا دعویٰ بھی کریں؟ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ کر کے اس کی جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی (قرآن کریم) کے بجائے مرزا کی وحی کی واجب الاتباع اور مدار نجات قرار دیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور غیر احمدی کافر ہیں۔ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے۔

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمتہ الفصل ص ۱۱۰)

قادیانیوں کا کلمہ

قادیانی دعوے کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو دفعہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ پہلی دفعہ آپ مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ کی یہ بعثت تیرہ سو سال تک رہی۔ چودھویں صدی کے شروع میں آپ مرزا قادیانی کے روپ میں قادیاں میں دوبارہ مبعوث ہوئے۔ اس لئے ان کے نزدیک غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے اور کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مرزا

مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمتہ الفصل ص ۱۵۸)

گویا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنی ان کے نزدیک ہیں" لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ" (نعوذ باللہ) جو دوبارہ قادیان میں آیا ہے۔ مرزا بشیر احمد قادیانی پسر مرزا قادیانی لکھتا ہے" ہمارے نزدیک مرزا خود محمد رسول اللہ ہے اور ہم مرزا کو محمد رسول اللہ مان کر اس کا کلمہ پڑھتے ہیں اس لئے ہمیں اپنا کلمہ بنانے کی ضرورت نہیں"۔

قادیانی' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کفر کہتے ہیں

کہنا یہ ہے کہ انھوں نے نبی الگ بنایا' قرآن الگ بنایا (جس کا نام "تذکرہ" ہے اور جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک وہی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک توریت زبور' انجیل اور قرآن کی ہے) امت الگ بنائی' شریعت الگ بنائی' کلمہ الگ بنایا۔ وہ اپنے دین کا نام اسلام رکھتے ہیں .... اور ہمارے دین کا نام کفر رکھتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) کفر ہو گیا اور مرزا کا دین ان کے نزدیک اسلام ہے۔ ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم ہمیں جو کافر کہتے ہو' ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کس بات کا انکار کیا ہے؟ کیا مرزا کے آنے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کفر بن گیا؟ مرزا سے پہلے تو محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام کہلاتا تھا اور اس کو ماننے والے مسلمان کہلاتے تھے لیکن مرزا آیا اور اس کی سبز قدمی سے محمد رسول اللہ کا دین کفر بن گیا اور اس کو ماننے والے کافر کہلائے۔ (العیاذ باللہ)

اس سے بڑھ کر غضب کیا ہو سکتا ہے؟ مرزا کے دو جرم ہوئے۔ ایک یہ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے ایک نیا دین ایجاد کیا اور اس کا نام اسلام رکھا۔ دوسرا جرم یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو کفر کہا۔ مرزا کے دین کے ماننے والے مسلمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ان کے نزدیک کافر....... مجھے بتائیے کہ کیا کسی یہودی نے' کسی عیسائی نے' کسی ہندو' سکھ نے' کسی چوہڑے چمار نے' کسی پارسی مجوسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ اب تو آپ کی سمجھ میں آگیا ہو گا کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے اور یہ دنیا بھر کے کافروں سے بدتر کافر ہیں۔

مسلمانوں کا قادیانیوں سے رعایتی سلوک

یہ زندیق ہیں جو اسلام کو کفراور کفر کو اسلام کہتے ہیں اور شریعت کے مطابق زندیق واجب القتل ہوتا ہے۔ یہ قادیانیوں کے ساتھ ہماری رعایت ہے کہ ان کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے۔ یہ دنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ یہ حکومت پاکستان کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ حکومت نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ ان کو صرف یہ کہا کہ تم محمد رسول اللہ کے دین کو کفراور اپنے دین کو اسلام نہ کہو۔ قادیانیوں پر اس سے زیادہ اور کوئی پابندی نہیں لگائی۔ شریعت کے فتویٰ سے تم واجب القتل ہو۔ حکومت پاکستان نے تمہیں رعایت دے رکھی ہے۔ تم پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو۔ اس کے باوجود کبھی اقوام متحدہ میں، کبھی یہودیوں اور عیسائیوں اور نہ معلوم کن کن لوگوں کی عدالتوں میں تم فریاد کرتے ہو کہ حکومت پاکستان نے ہمارے حقوق غصب کر لئے ہیں، حکومت پاکستان نے تمہارے کیا حقوق غصب کر لئے؟ ہم نے تمہارا کیا قصور کیا ہے؟ پاکستان کی حکومت نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ تم سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ کلمہ طیبہ **"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"** ہمارا ہے۔ ہم کیسے اجازت دیں کہ تم شراب پر زمزم کا لیبل چپکا کر بیچتے رہو۔؟ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم کتے اور خنزیر کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام سے فروخت کرتے رہو؟ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم مرزا کانے کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کرو؟ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم اپنے کفراور زندقہ کو اسلام کے نام سے پھیلاؤ؟ تمہارے منہ سے **"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"** کے منافقانہ الفاظ ادا کرنا ہمارے کلمہ طیبہ کی توہین ہے، ہمارے اسلام کی توہین ہے۔ ہم تمہیں اس توہین کی اجازت کس طرح دیں؟ تم کلمہ پڑھ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو اور ہم اس کے جواب میں وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارے میں فرمائی۔

واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون۔ ترجمہ:۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

خلاصہ گفتگو

اب تک میں ایک ہی سوال کا جواب دے سکا ہوں کہ قادیانیوں میں اور دوسرے غیر مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسرے کافر تو سادے کافر ہیں اور قادیانی صرف کافر اور غیر مسلم نہیں بلکہ وہ اپنے کفر کو اسلام کہنے اور اسلام کو کفر قرار دینے کے بھی مجرم میں لہٰذا یہ زندیق ہیں اور زندیق، مرتد کی طرح واجب القتل ہوتا ہے۔

مرتد کی نسل کا حکم

اب میں ایک اور مسئلہ کا ذکر کرتا ہوں اصول یہ ہے کہ مرتد کو تین دن کی مہلت کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے لیکن مرتدوں کی ایک جماعت بن جائے' ایک پارٹی بن جائے اور اسلامی حکومت ان پر قابو نہ پا سکے' اس لئے وہ قتل نہ کئے جا سکیں اور رفتہ رفتہ اصل مرتد مر کھپ جائیں اور ان مرتدوں کی نسل جاری ہو جائے۔ مثال کے طور پر کسی بستی کے لوگوں نے متفقہ طور پر عیسائیت قبول کر لی تھی۔ (نعوذ باللہ) عیسائی بن گئے تھے۔ اب کسی نے ان کو پکڑ کر قتل نہیں کیا یا وہ پکڑ میں نہیں آ سکے۔ اس کے بعد یہ لوگ جو خود عیسائی بنے تھے' مر کر ختم ہو گئے۔ پیچھے ان کی نسل رہ گئی جو خود مسلمان سے عیسائی نہیں ہوئی تھی بلکہ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے عیسائی مذہب لیا تھا۔ تو مرتد کی صلبی اولاد تو تبعاً" مرتد ہے' اصالتاً" مرتد نہیں۔ اس لئے اس کو حبس و ضرب کے ساتھ اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔ مگر قتل نہیں کیا جائے گا اور مرتد کی اولاد کی اولاد نہ اصالتاً" مرتد ہے اور نہ تبعاً" بلکہ وہ اصلی کہلائے گی ...... اور ان پر سزائے ارتداد جاری نہیں ہو گی۔ کیونکہ اولاد کی اولاد مرتد نہیں وہ سادہ کافر ہے۔ اس لئے اس کا حکم مرتد کا نہیں۔ الغرض مرتد کی پیڑھی بدل جائے تو دوسری پیڑھی مرتد نہیں کہلاتی۔

زندیق مرزائی کی نسل کا حکم

لیکن قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہو گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا' یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں' قادیانی زندیق بنے ہوں یا وہ ان کے بقول "پیدائشی احمدی" ہوں' قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں اور یہ کفر ان کو ورثے میں ملا ہو' ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا .... کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو ..... اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیجئے۔ بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کی صحیح حقیقت معلوم نہیں۔

قادیانیوں کے بارے میں مسلمانوں کو غیرت سے کام لینا چاہئے

قادیانیوں کے جرم کی پوری وضاحت میں نے آپ حضرات کے سامنے کر دی اب مجھے آپ حضرات سے ایک بات کہنی ہے۔ پہلے ایک مثال دوں گا۔ مثال تو بھدی سی ہے مگر سمجھانے کے لئے مثال سے کام لینا پڑتا ہے۔

ایک باپ کے دس بیٹے تھے جو اس کے گھر پیدا ہوئے۔ وہ ساری عمر ان کو اپنا بیٹا کہتا رہا۔ باپ مر گیا۔ اس کے انتقال کے بعد ایک غیر معروف شخص اٹھا اور یہ دعویٰ کیا کہ میں مرحوم کا صحیح بیٹا ہوں۔ یہ دسوں کے دس لڑکے اس کی ناجائز اولاد ہیں۔

میں یہ مثال فرض کر رہا ہوں اور اس سلسلے میں آپ سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں ایک یہ کہ دنیا کا کوئی صحیح الدماغ آدمی اس شخص کے دعوے کو قبول کرے گا۔ یہ غیر معروف مدعی جس نے مرحوم کی زندگی میں کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں فلاں شخص کا بیٹا ہوں۔ نہ مرحوم نے اپنی زندگی میں کبھی یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ کیا دنیا کی کوئی عدالت اس شخص کے دعویٰ کو سن کر یہ فیصلہ دے گی کہ یہ شخص مرحوم کا حقیقی بیٹا ہے اور باقی دس لڑکے مرحوم کے بیٹے نہیں۔

دوسری بات مجھے آپ سے یہ پوچھنی ہے کہ یہ شخص جو باپ کے دس بیٹوں کو حرام زادہ کہتا ہے وہ ان کو ان کے باپ کی جائز اولاد تسلیم نہیں کرتا' ان دس لڑکوں کا ردعمل اس شخص کے بارے میں کیا ہو گا؟

ان دونوں باتوں کو ذہن میں رکھ کر سنئے! ہم بحمد اللہ! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ آپؐ کے لائے ہوئے پورے دین کو مانتے ہیں۔ الحمد للہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد ہیں۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے

النبی اولی بالمومنین من انفسهم

نبی مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کو اپنی ذات سے اتنا تعلق نہیں جتنا کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم کو ہر امتی کی ذات سے تعلق ہے۔

وازواجه امهاتهم "اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں" .... اور قرآت میں ہے۔ **وهو اب لهم** کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے باپ ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مائیں بنیں' چنانچہ ہم سب ان کو "امہات

المومنین" کہتے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ' ام المومنین خدیجہ الکبریٰ' ام امومنین میمونہ' ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنھن۔ ہم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ ام المومنین کہتے ہیں۔ تو جب یہ ہماری مائیں ہوئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ ہوئے .... اولاد میں کوئی ماں باپ کا زیادہ فرمانبردار ہوتا ہے کوئی کم' کوئی زیادہ خدمت گذار ہوتا ہے کوئی کم' کوئی زیادہ ہنرمند ہوتا ہے کوئی کم' کوئی زیادہ سمجھدار اور عقلمند ہوتا ہے کوئی کم..... اولاد ساری ایک جیسی نہیں ہوتی۔ ان میں فرق ضرور ہوتا ہے لیکن ساری کی ساری باپ ہی کی اولاد کہلاتی ہے۔

تیرہ صدیوں کے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد تھی۔ چودھویں صدی کے شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کھڑا ہوا۔ اس نے کہا کہ حضورؐ کی روحانی اولاد صرف میں ہوں۔ باقی سارے مسلمان کافر ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پوری امت کے مسلمان حضورؐ کی روحانی اولاد نہیں بلکہ نعوذ باللہ ناجائز اولاد ہیں۔ حرامزادے ہیں۔ مجھے معاف کیجئے! میں مرزا غلام احمد کے صاف صاف الفاظ نقل کر رہا ہوں۔

ہم پوری دنیا کی مہذب عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کر کے کہتے ہیں کہ اگر کسی مجہول النسب کا یہ دعویٰ لائق سماعت نہیں کہ میں مرحوم کا حقیقی بیٹا ہوں۔ باقی دس کے دس بیٹے ناجائز اولاد ہیں۔ تو غلام احمد کا یہ ہذیانی دعویٰ کیونکر لائق سماعت ہے کہ وہ (مجہول النسب ہونے کے باوجود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی بیٹا ہے اور آنحضرتؐ کی ساری کی ساری امت کافر ہے۔ ناجائز اولاد ہے .... آخر کس جرم میں پوری امت کا رشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر ان کو کافر اور ناجائز اولاد قرار دیا گیا...... ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین کو الف سے لے کر یا تک مانتے ہیں۔ ہم نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ہم نے کبھی کوئی عقیدہ نہیں بدلا۔ عقیدے غلام احمد نے بدلے اور کافر اور حرامزادے پورے امت کو کہا۔

ایک قادیانی سے میری گفتگو ہوئی۔ میں نے اس سے کہا کہ تیرہ صدیوں سے مسلمان چلے آتے تھے۔ مرزا غلام احمد کے دعوے پر ہمارا تمہارا اختلاف ہوا اور چودھویں صدی سے یہ اختلاف شروع ہوا۔ اب میں آپ سے انصاف کی بات کہتا ہوں کہ اگر ہمارے عقیدے تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے مطابق ہیں تو تم ان کو مان لو اور غلام احمد کو چھوڑ دو۔ اور تمہارے عقیدے تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے مطابق ہیں تو ہم تم کو سچا مان لیں گے۔ لیجئے ہمارا تمہارا اختلاف فوراً ختم ہو سکتا ہے۔ یہ انصاف کی بات ہے اور دونوں فریقوں کے لئے برابر کی بات ہے

وہ قادیانی سیالکوٹ کا پنجابی تھا۔ میری بات سنکر کہنے لگا کہ "جی سچی بات ایہہ ہے کہ اسی تاں مرزا صاحب توں سوا باقی ساریاں نوں جھوٹے سمجھنے آں "یعنی" سچی بات تو یہ ہے کہ ہم تو مرزا صاحب کے سوا باقی سب کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔" اب آپ سمجھ گئے ہوں گے' مرزا یہ جھوٹا دعویٰ کرتا ہے کہ صرف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی بیٹا ہوں باقی سب مسلمان ناجائز اولاد ہیں اور یہ شخص اپنے آپ کو روحانی بیٹا کہہ کر پوری دنیا کو گمراہ کر رہا ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر ان دس بیٹوں کا حرامزادہ ہونا کوئی شخص تسلیم نہیں کرے گا جو اس کے گھر پیدا ہوئے۔ اس کی بیوی سے پیدا ہوئے اور ایک غیر معروف اور مجہول النسب آدمی' جس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ وہ کسی میراثی کی اولاد ہے' اگر وہ آکر ایسا دعویٰ کریگا تو کوئی اس کے دعوے کو نہیں سنے گا۔ میں کہتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں میں ان دس" بیٹوں جتنی بھی غیرت نہیں۔ آپ قادیانیوں کی یہ بات کیسے سن لیتے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان غلط ہیں اور مرزا ٹھیک ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان کافر ہیں اور مرزائی مسلمان ہیں۔ وہ تمہیں یہ سبق پڑھانے کے لئے تمہاری مجلسوں میں آتے ہیں اور آپ بڑے اطمینان سے ان کی باتیں سن لیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی عقلمند ایسا نہیں ہو گا جس کی عدالت میں یہ مقدمہ لے جایا جائے اور وہ ایک مجہول النسب کے شخص کے دعوے پر دس بیٹوں کے حرامزادے ہونے کا فیصلہ کر دے اور ان دس بیٹوں میں کوئی ایسا بے غیرت نہیں ہو گا جو اس مجہول النسب شخص کے دعوے کو سننا بھی گوارا کرے۔ لیکن کیسے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے بدھو بھائی قادیانیوں کے اس دعویٰ کو سن لیتے ہیں اور انہیں ذرا بھی غیرت نہیں آتی۔

میرا اور آپ کا ہر مسلمان کا فرض کیا ہونا چاہئے؟ قادیانیت نے ہمارا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو مانتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جس کو ہم مانتے ہیں' وہ تو کفر نہیں ہو سکتا جو شخص ہمیں کافر کہتے ہیں' وہ ہمارے دین کو کفر کہتا ہے' وہ ہمارا رشتہ عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹتا ہے۔ وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ سب ناجائز اولاد ہیں۔

اب مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا کیا ہونا چاہئے؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے۔ پکڑ پکڑ کر خبیثوں کو مار دیں۔ یہ میں جذباتی بات نہیں کر رہا بلکہ حقیقت یہی ہے۔ اسلام کا فتویٰ یہی ہے۔ مرتد اور زندیق کے بارے میں اسلام کا قانون یہی ہے مگر یہ دارو گیر حکومت کا کام ہے۔ ہم انفرادی طور پر اس پر قادر نہیں۔ اس لئے کم از کم اتنا تو

ہونا چاہئے کہ ہم قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کریں۔ ان کو اپنی کسی مجلس میں، کسی محفل میں برداشت نہ کریں۔ ہر سطح پر ان کا مقابلہ کریں اور جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا کر آئیں۔

الحمد للہ ہم نے جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا دیا ہے۔ برطانیہ قادیانیوں کی ماں ہے۔ جس نے ان کو جنم دیا۔ اب ان کا گرو مرزا طاہر اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھا ہے اور وہاں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو للکار رہا ہے یورپ، امریکہ، افریقہ کے وہ بھولے بھالے مسلمان جو نہ پوری طرح اسلام کو سمجھتے ہیں نہ ان کو قادیانیت کی حقیقت کا علم ہے۔ وہ قادیانیت کو نہیں جانتے ہیں کہ وہ کیا ہے؟ ان کو اہل علم کے پاس بیٹھنے کا بھی موقع نہیں ملتا۔ ہمارے ان بھولے بھائیوں کو قادیانی، مرتد بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور وہ اس کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس کے لئے اربوں کھربوں کے میزانئے بنا رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے " عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت " نے بھی حضرت ختمی ماب صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری دنیا میں بلند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس طرح پاکستان میں قادیانیوں کی حقیقت کھل چکی ہے اور وہ مسلمانوں سے کاٹے جا چکے ہیں انشاء اللہ العزیز پوری دنیا میں، دنیا کے ایک ایک حصے میں قادیانیوں کی قلعی کھل کر رہے گی۔ ایک وقت آئیگا کہ پوری دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرے گی کہ مرزائی مسلمان نہیں بلکہ یہ اسلام کے غدار ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار ہیں۔ پوری انسانیت کے غدار ہیں ...... انشاء اللہ پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلے گی اور آخری فتح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپؐ کے غلاموں کی ہو گی ...... پاکستان میں بھی یہ لوگ ایک عرصے تک مسلمان کہلاتے رہے۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلاموں کی قربانیاں رنگ لائیں اور قادیانی ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔ انشاء اللہ پوری دنیا میں دیر سویر یہی ہو گا۔ الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی سطح پر کام شروع کر دیا ہے۔ میں ہر اس مسلمان سے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا خواستگار ہے، یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ختم نبوت کے جھنڈے کو پورے عالم میں بلند کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کرے۔ اور تمام مسلمان قادیانیوں مرزائیوں کے بارے میں ایمانی و دینی غیرت کا مظاہرہ کریں .... ہر مسلمان اس سلسلے میں جو قربانیاں پیش کر سکتا ہے وہ پیش کرے۔ **واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔**" (قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے از مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

مولانا محمد جعفر صاحب پھلواری ندوی

"مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ایک رسالے میں موٹے حروف سے لکھتے ہیں ...... کہ " گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت عین عبادت ہے۔" غالباً اس وجہ سے ان کو بعض حضرات نے " سرکاری نبی کا خطاب دیا ہے۔" غلام احمدی " مذہب کی اصل بنیاد کیا ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ ہر حکومت وقت کی اطاعت کو عین عبادت سمجھنا یعنی اگر ابراہیم و نمرود کی ٹکر ہو تو نمرود کی اطاعت کو عین ایمان سمجھو اور ابراہیم کو شہر بدر کر دو۔ اگر موسیٰ و فرعون کا تصادم ہو تو فرعون کی وفاداری کو عبادت تصور کرو اور موسیٰ سے مقابلہ کرو۔ اگر زکریا و ہروڈیس کا مقابلہ ہو تو ہیروڈیس کا ساتھ دو اور زکریا کا سر قلم کر دو۔ اگر آنحضرتؐ اور کفار قریش سے جنگ ہو تو مکے کے رہنے والے " غلام احمدی " وہی کریں جس کی مرزا صاحب نے تعلیم فرمائی ہے۔ اگر حسینؓ و یزید باہم نبرد آزما ہوں تو لشکر یزید کی کمان سنبھال کر یہ رجز پڑھتے ہوئے نکل پڑو کہ ۔

کربلا ایست سیر ہر آنم   صد حسین ست در گریبانم

اور اگر پاکستان و بھارت کی جنگ شروع ہو جائے تو بھارت کے " غلام احمدی " پورے خلوص و وفاداری کے ساتھ بھارتی فوج میں شامل ہو کر اپنے خلیفہ کے مقابلہ میں صف آرا ہوں اور خلیفہ صاحب پاکستان کی وفاداری میں اپنے مریدان باصفا کا صفایا کریں اور جسے فتح ہو وہ اسی طرح چراغاں کرے جس طرح عراق پر برطانوی قبضہ ہونے کے بعد قادیان میں چراغاں کیا گیا تھا۔ اور پھر مرزا صاحب کی روح پکار اٹھے کہ **فتلا هما الى الجنته**۔ تم دونوں نے واقعی ہمارے مشن کی تکمیل کی اور اپنی حکومت وقت کی اطاعت و وفاداری کر کے عین عبادت کا ثبوت بہم پہنچا دیا۔ تم دونوں جن و انس نے مقصد تخلیق کو پورا کیا۔ **و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون**۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند ۔۔ کتنا پاکیزہ عشق ہے۔

فرمایئے! میں نے غلط کہا ہے کہ پاکستان بنتے ہی غلام احمدیت ختم ہو گئی۔ جو مشن اصولاً ختم ہو جائے اسے جماعۃ" بھی ختم ہی سمجھئے۔ ایسی جماعتیں افاقۃ الموت کے کئی سنبھالے لینے کی مہلت بھی حاصل کر لیں تو وہ در حقیقت مردہ ہی ہوتی ہیں۔ صرف اس لئے کہ ان کا بنیادی اصول مردہ ہوتا ہے' ورنہ " محض زندگی " تو چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ "غلام احمدی" جماعت نے فرمایا تھا کہ " برطانیہ ہماری تلوار ہے " ظاہر ہے کہ جب وہ تلوار ہی جس کے سہارے وہ قائم تھے رخصت یا منتقل ہو گئی تو "غلام احمدیت" کس طرح زندہ رہ سکتی ہے؟

" وہ کون جو بگڑی ہوئی تقدیر سنوارے "

ایسے "ھسپھسے" بے ثبات' بے مغز اور پادر ہوا اصول پر جس جماعت کی بنیاد ہو اس کے افراد سے " ختم نبوت " اور دوسرے علمی مضمونوں پر مباحثہ کرنا میرے نزدیک تضیع اوقات ہے۔ پہلے انہیں نفس " نبوت " سمجھایئے کہ نبوت کیا چیز ہے؟ کس لئے ہوتی ہے' اس کا کیا مشن ہوتا ہے؟ پھر ختم نبوت پر گفتگو کیجئے اور دیگر مضامین کی طرف توجہ دلایئے۔ جس کے مغز میں نبوت کا مشن " برطانیہ (یا ہر حکومت وقت) کی اطاعت = عین عبادت " ہو' اس سے پہلے نفس حیات پر بات کرنی چاہئے نہ کہ ختم نبوت پر۔ اب اگر بحث بھی کرنی ہے تو اس پر کیجئے کہ تم اصولاً ختم ہو چکے ہو' یا اس پر گفتگو ہونا چاہئے کہ خود احمدیت زندہ ہے یا نہیں؟" (مرزائیت نئے زاویوں سے از مولانا محمد حنیف ندوی ص ۱۳)

علامہ حافظ محمد ایوب دہلویؒ

" اگر مرزا قادیانی سچا ہے تو تیرہ سو سالہ قوم پوری کی پوری جھوٹی ہو گئی۔ اور جب پوری قوم جھوٹی ہو گئی یعنی پوری قوم اس بات پر متفق ہو گئی کہ آگے کوئی نبی نہیں ہو گا تو پھر مذہب اسلام پورا کا پورا ختم ہو گیا کیونکہ پوری قوم جب کذب اور جھوٹ پر متفق ہو جائے تو پھر اس قوم کی شہادت غیر معتبر ہے بلکہ جھوٹی ہے اور پوری قوم نے اس قرآن کی شہادت دی ہے لہٰذا یہ قرآن متفقہ طور پر کذابین کی نقل ٹھہرا۔ پھر نہ قرآن رہا نہ نبی نہ اسلام رہا اور نہ اصلی نبی رہا۔ بروزی اور ظلی کی ضرورت ہی کیا باقی رہ گئی اور اگر ساری قوم صادق اور سچی ہے اور یہی بات سچی اور حق ہے کہ ساری قوم متفقہ طور پر ختم نبوت کی قائل ہے تو پھر منکر ختم نبوت اور قادیانی جھوٹا ہے اور یہ بیان قادیانیت کو جڑ سے کاٹ کر پھینک دیتا ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اگر قادیانی سچا ہے اور پھر ساری کی ساری چودہ سالہ قوم جھوٹی ہو گئی اور اس صورت میں کسی ظلی اور فرعی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور اگر ساری قوم سچی ہے تو قادیانی جھوٹا ہے۔"
(ماہنامہ ترجمان اہلسنت ختم نبوت نمبر اگست' ستمبر ۱۹۷۲ء)

مولانا انظر شاہ کشمیری۔ بھارت

(ممتاز عالم دین و فرزند امجد امام العصر مولانا محمد انور شاہ کاشمیریؒ)

" میرے والد کو تین مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور ہر مرتبہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ہدایت فرمائی کہ قادیانی فرقے کو

نیست و نابود کرنے کی سعی کی جائے' سعودی عرب سمیت تمام اسلامی ممالک کے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کر کے انہیں ملک بدر کر دینا چاہئے۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے قادیانیوں کے متعلق آرڈیننس کا اجراکر کے تمام عالم اسلام کا دل جیت لیا ہے۔ یہ ان کے لئے توشہ آخرت ہے اور ان کی اس کارروائی پر بھارت کے مسلمانوں کے دلوں سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔" (روزنامہ جنگ ۱۸ جون ۱۹۸۴ء)

مولانا حافظ نور محمد خاں صاحب مبلغ و مناظر مظاہر علوم سہارنپور

" پنجاب کی نبوت خیز سرزمین ضلع گورداسپور کے ایک غیر معروف گاؤں " قادیاں " میں غلام احمد نامی ایک شخص پیدا ہوا اور کچھ پڑھ لکھ کر سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے گراں قدر مشاہرہ پر محرر ہو گیا اس کے بعد آپ کا اپنے متعلق یہ یقین ہو گیا کہ میں " مصلح اعظم " " مسیح موعود" نبی و رسول ہوں بلکہ کامل اتباع و فنا فی الرسول کے باعث " محمد ثانی " ہوں اس لئے یہ لازم تھا کہ آپ بھی اعلیٰ اخلاق' بہترین تہذیب' علم و عفو' شیریں کلامی سنجیدگی و دیگر اخلاقی مدت سے نہ صرف موصوف ہوتے بلکہ اس میں وہ یکتائے روزگار ہوتے لیکن افسوس کہ مصلح اعظم بننے والے اور نبوت و رسالت کے دعوے کرنے والے مرزا کے ظرف میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا بلکہ وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں' نکتہ چینیوں بدگوئیوں' بدکلامیوں سے لبریز تھا۔ اور یہاں تک کہ اپنے اس فن دشنام دہی میں ترقی کی تھی کہ اس کو دیکھ کر اور سن کر بداخلاقی و بدتہذیبی بھی شرم و ندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے اس لئے اگر ان کو اس فن کا " پیغمبر اعظم " کہا جائے تو بے جا نہیں۔ نگاہ عبرت سے دیکھئے کہ خداوند تعالیٰ کو یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ اس کے مقدس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا روپ بدلنے والے دنیا میں مہذب و خلیق بن کر زندگی بسر کریں اس لئے اس پنجابی نبی کی تصنیفات و تحریرات کو ملاحظہ کیجئے تو جا بجا بدکلامی و بدگوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔" (مغلظات مرزا مولفہ حافظ نور احمد خان)

مولانا محمد حنیف ندویؒ

" قادیانیت کی یہ حیثیت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ کوئی فرقہ ہے یا اسلام کی کوئی شاخ ہے۔ بلکہ وہ ایک مذہب قرار پائے گا۔ جس طرح یہودیت کے بعد عیسائیت ہے اور وہ یہودیت کا کوئی فرقہ نہیں۔ عیسائیت کے بعد اسلام ہے اور وہ عیسائیت کی شاخ نہیں۔ بلکہ مستقل دین

ہے۔ جس نے منفرد عقائد و معاشرہ کی بنیاد رکھی۔ ٹھیک اسی طرح قادیانیت اسلام کے بعد ایک مذہب ہے۔

صرف اشتراک عقائد سے بات نہیں بنے گی۔ کیونکہ بنیادی مسائل میں یہودیت' عیسائیت سے الگ تعلیمات کا نام نہیں۔ اسی طرح عیسائیت اسلام سے مختلف نہیں۔ تاہم یہ الگ الگ مذہب ضرور ہیں۔ اسی طرح قادیانیت بھی اشتراک عقائد کے باوجود ایک الگ مذہب ہے۔

صرف ایک فرق البتہ ان مذاہب میں اور قادیانیت میں ہے اور وہ یہ کہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح اللہ کے سچے نبی ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے مگر اس میں نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ نبی سچا ہو یا جھوٹا بہر آئینہ جب وہ آنحضرت کے بعد آ کر لوگوں سے اپنی نبوت منواتا ہے۔ اپنے گرد لوگوں کو جمع کرتا اور مسلمانوں کے دینی مزاج کو بدلتا ہے تو لامحالہ وہ نئے مذہب کی بنیاد رکھتا ہے۔

ہماری رائے میں خود قادیانیت کو اس بات پر اصرار نہیں کرنا چاہئے کہ وہ مسلمانوں کی ایک شاخ ہیں۔ کیونکہ وہ خود ایسا نہیں سمجھتے۔ یہی سبب ہے کہ وہ دیانتداری سے عام مسلمانوں کے ساتھ رشتہ داری کو ممنوع گردانتے ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور ان کے جنازوں میں شریک نہیں ہوتے۔ لہٰذا خود ان کے لئے یہی مناسب ہے کہ یہ ایک قوم کی حیثیت سے پاکستان میں رہیں .... اقلیت کی یہ رعایت بھی ان کے لئے بس ایک ناگزیر رعایت ہے جو حالات کی مجبوریوں سے دی گئی ہے ورنہ خالص اسلامی طرز عمل تو وہی ہے جو حضرت ابوبکرؓ نے مرتدین کے مقابلہ میں اختیار کیا.... یہاں کی ریاست چونکہ مشترکہ جدوجہد کے اصول پر منصہ شہود پر آئی ہے' اس لئے قانون مجبور ہے کہ انہیں شہریت کے تمام حقوق بخشے اور ان کی حفاظت کرے۔

ہمارے نزدیک ایک تعلیم کی حیثیت سے قادیانیت کا موسم گذر گیا ہے اس کے پاس موجودہ پود کے لئے کوئی پیغام نہیں۔ اس دور کے لئے اس کے دامن میں کوئی شے نہیں۔ تعجب یہ ہے کہ اتنا کھوکھلا مذہب کیونکر رائج ہو گیا۔..... بات یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد طبیعتوں میں ایک طرح کی جو نفسیات کا دلچسپ موضوع بن سکتی ہے اور جس سے مرزا صاحب کی نفسیات کا تجزیہ ہو سکتا ہے ...... اس سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ لکھنے والے کی طبیعت میں گھٹیا پن ہے' یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ظرف عالی نہیں اور اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شخص دماغی توازن کھو بیٹھا ہے' یہ ظاہر ہے کہ وہ شخص جو رہنمائی کی پاکیزہ غرض

سے آیا ہو' اس کو تعصبات کے اعتبار سے ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے' اس کے لئے تو یہ زیبا ہے کہ وہ بہت سنجیدہ' بہت اونچا اور متوازن ہو ...... اس کی باتوں اور تحریروں سے یہ مترشح ہونا چاہئے کہ اس کا دل و دماغ صحیح اور ٹھنڈا ہے' یہ جب خوش ہوتا ہے تو منہ سے پھول جھڑتے ہیں اور جب بگڑتا ہے تو اس رکھ رکھاؤ اور سلیقے کے ساتھ کہ اس کے مرتبہ و مقام کو کوئی گزند نہ پہنچے اور دشمن انگاروں پر لوٹنے لگے .... اور مرزا صاحب کی اس حرکت سے دشمن کو تکلیف تو کیا پہنچے گی البتہ وہ ان کی اس خفیف الحرکتی پر الٹا ہنسے گا کہ عجب مسخرے سے پالا پڑا ہے کہ جس کو گالی دینا بھی نہیں آتا۔ گالی میں بھی اتنی جان تو ہو کہ اس کو ہزار مرتبہ دہرانا نہ پڑے۔

انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں حق و صداقت کے سب سے بڑے علمبردار ہوتے ہیں' ان کا معیار حق گوئی تو سب سے اونچا ہوتا ہے کیونکہ ان کا سچائی سے صرف یہی تعلق نہیں ہوتا کہ یہ امر واقعہ ہے۔ لہٰذا اس کا اظہار ضروری ہے' بلکہ یہ بھی کہ وہ اس کے پہنچانے پر مامور ہیں **فاصدع بما تومر**' انہیں اس کی ہرگز پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ کیا کہیں گے حکومت کیا خیال کرے گی اور قانون و سزا کے حلقے کیونکر حرکت میں آئیں گے' وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ کے حکم کو اس کے بندوں تک پہنچانا ہے۔ حضرت ابراہیم ہی کو دیکھئے کہ جب توحید کی سچائی نے ایک مرتبہ دل میں گھر کر لیا تو پھر آگ کے الاؤ میں کود جانا پسند کیا' مگر اس سچائی سے دست بردار نہیں ہوئے۔

انبیاء کی سب سے بڑی اور موٹی پہچان ہی یہ ہے کہ حق کی تبلیغ میں وہ کتنے بے باک ہیں' کس درجہ جسور اور دلیر ہیں' کیونکہ حق کوشی اور حق شعاری ہی کی تکمیل کا دوسرا نام تو نبوت ہے۔ اگر ایک مدعی نبوت شخص اسی حق کو چھپاتا' جس کے پہنچانے پر وہ مامور ہے اور اسی سچائی کے اظہار سے خائف ہے' جس کی تبلیغ پر وہ خدا کی طرف سے مکلف ٹھہرایا گیا ہے' تو اس مسخرے کو کون پیغمبر کہہ سکتا ہے' یہ مصلحت اندیش ہو سکتا ہے' مفاد پرست اور ابن الوقت ہو سکتا ہے' نبی ہرگز ہو سکتا۔

ایک مرتبہ جب مرزا صاحب موت و ہلاکت کی پیشین گوئیاں بانٹ رہے تھے' اور ازراہ نبوت خود ہی ان کی تکمیل کے سامان بھی مہیا کر رہے تھے مخالفین نے مسٹر ڈوئی کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا کہ انہیں اس بلیک میلنگ سے روکا جائے۔ مرزا صاحب کو یہ معلوم ہوا تو اوسان کھو بیٹھے اور خواجہ کمال دین کی موجودگی میں نبوت سے دست بردار ہو گئے۔ آپ نے اقرار کیا کہ میں آئندہ اس ڈھنگ کی کوئی پیشین گوئی شائع نہیں کروں گا جو کسی کی موت سے متعلق ہو

اور تو اور مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کو ایسے کلمات سے مخاطب نہیں کروں گا' جس سے ان کو اذیت پہنچے۔

یعنی آپ نے اللہ میاں سے کہہ دیا کہ آئندہ ایسے الہامات ڈسپیچ نہ کیے جائیں' جن پر کوئی مجسٹریٹ گرفت کرے۔ فرمایئے' یہ نبوت ہے! اس سے زیادہ بے یقینی اور خوف و بزدلی کی کوئی مثال ہو سکتی ہے' کیا ہمارے ادنیٰ رضا کار بھی غیرت و حمیت کی اتنی توہین برداشت کر سکتے ہیں۔" (مرزائیت نئے زاویوں سے از مولانا محمد حنیف ندوی ص ۱۵۲)

مولانا محمد تقی عثمانی

" قادیانی امت کے بارے میں یہ حقیقت بحمد اللہ روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور امت مسلمہ سے بالکل جدا ایک مستقل امت ہیں۔ اس فیصلے پر مسلمانوں کے تمام مسلم مکاتب فکر کا اتفاق ہے اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ قادیانی فتنہ اگرچہ اپنی اصل کے اعتبار سے برصغیر کا فتنہ ہے لیکن اب کچھ عرصے سے اس کی ریشہ دوانیاں پورے عالم اسلام میں پھیلنے لگی ہیں۔ علمائے حق کی کوششوں سے اب پورے عالم اسلام کے سامنے یہ حقیقت طشت از بام ہو چکی ہے کہ ان لوگوں کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بالکل نئے دین کے پیرو ہیں۔ جو دشمنان اسلام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔" (ماہنامہ البلاغ اگست ۷۴ء۱۹)

علامہ ظفر اللہ عثمانی مدظلہ' خلیفہ حضرت تھانویؒ

" قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد حکومت کا فرض ہے کہ ان کو کلیدی عہدوں سے الگ کریں اور فوج پاکستان سے بالکل الگ کریں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب میں جہاد منسوخ ہو گیا ہے۔ اس کے ماننے والوں میں جہاد نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ عام مسلمانوں کو ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنے نہ چاہئیں۔ جو خود قادیانی بنا ہے وہ مرتد ہے جس کو تین دن کی مہلت دے کر قتل کر دینا حکومت کا فرض ہے اور جو خود مرتد نہیں ہوا۔ بلکہ مرتد کی اولاد ہے وہ اگر دوسروں کو مرتد بناتا ہے اس کی بھی یہی سزا ہے اور جو مرتد نہ بناتا ہو اس سے اسلامی تعلقات نہ رکھے جائیں۔ اور جو قادیانی توبہ کرنا چاہے اس کی توبہ قبول کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر مرتد مانے اس طرح جو اس کو نبی کہتے ہیں۔ ان کو بھی کافر و مرتد مانے۔" (ماہنامہ الحق اکتوبر ۷۴ء۱۹)

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں

" برطانوی سامراج نے اپنے ناپاک مقاصد کے لئے غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو پروان چڑھایا۔ اور مسلمانوں کے دلوں سے روح جہاد ختم کرنے کی سازش کی۔ ہم مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر سمجھتے ہیں اور ہمارے نزدیک وہ شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو مرزا قادیانی کو کافر نہیں سمجھتا۔ ہم قادیانیوں کو اس بات کو اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ ہمارے پاکستان میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کریں۔" (ہفت روزہ لولاک جنوری ۱۹۷۴ء)

مولانا عبدالرحمان میانوی

" مرزائیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ہماری جماعت نے تمام دینی جماعتوں کے تعاون اور اتحاد سے اس فتنہ کی جڑیں ہلا دی ہیں۔ اور اب پوری دنیائے اسلام میں اس باطل تحریک کا تعارف ہو چکا ہے۔ پاکستان میں اس جماعت کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔ بیرون ممالک میں اس کا تعاقب جاری ہے۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب اس فتنہ کی باقی ماندہ جڑیں بھی اکھاڑ کر پھینک دی جائیں گی۔" (ہفت روزہ لولاک جنوری ۷۶)

حضرت مولانا منظور نعمانی

" ۷ ستمبر کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک دستوری ترمیم کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ اس کارروائی کے ذریعہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک ایسا اسلامی فریضہ ادا کیا ہے جس پر اسے دلی مبارکباد دی جانی چاہئے۔ قادیانیت کا سرچشمہ پاکستان ہی میں ہے وہیں سے سارے عالم میں اس فتنے کی تحریک اور پرورش ہو رہی تھی' اس لئے پاکستانی حکومت کا فرض تھا کہ وہ اس چشمے پر بند باندھے' اور دنیا کے سارے انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً آگاہ کر دے کہ اسلام کی تبلیغ کے نام سے قادیانیت کی جو تبلیغ نہایت اعلیٰ وسائل کے ساتھ ہو رہی ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کار خیر میں " رابطہ عالم اسلامی " (مکہ مکرمہ) کا بھی بڑا حصہ ہے کہ اس نے پاکستانی علمائے اسلام اور عامتہ المسلمین کے اس مسلسل مطالبے کو کہ قادیانیوں کو امت مسلمہ سے خارج قرار دیا جائے اسلام کی مذہبی نمائندگی کی سطح پر ایک عالمی مطالبے کی حیثیت میں لا کر

بہت باوزن اور پاکستانی حکومت کے لئے سنجیدگی کے ساتھ قابل توجہ بنا دیا۔ رابطہ کی یہ جدوجہد انشاء اللہ اس کی اہم ترین نیکیوں میں شمار ہو گی۔

قادیانی' جو تقریباً ایک صدی سے اپنے آپ کو اسلام کے ساتھ چپکائے رکھنے پر مصر تھے اور طرح طرح کی پر فریب دلیلوں سے اس حقیقت کو غلط ٹھہراتے تھے کہ وہ اسلام کے نام سے ایک نئے مذہب کے پیرو اور داعی ہیں وہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس فیصلے کے بعد یقیناً اور زوروشور سے اپنی مظلومیت کا رونا روئیں گے اور ناواقف مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کریں گے کہ انہیں اسلام سے خارج قرار دینا ایک صریح زیادتی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ پاکستان میں جس بنیاد پر ان کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس بنیاد کی ایک عام فہم تشریح کر دی جائے تاکہ کوئی سچا مسلمان اس معاملے میں کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہونے پائے۔" (قادیانی کیوں مسلمان نہیں از مولانا منظور نعمانی)

مولانا منظور احمد چنیوٹی

" قادیان' قادیانیوں کے جھوٹے نبی کا مولد ان کا روحانی مرکز اور ان کے نزدیک اس طرح مقدس ہے جس طرح مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد ان کی عقیدت کا وہ روحانی مرکز ہندوستان میں رہ گیا ہے۔ قادیان کے ہندوستان کے حصہ میں آ جانے کے بعد اگرچہ مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا مرزا بشیرالدین محمود جو اس وقت جماعت قادیانیہ کا سربراہ بھی تھا' اپنے اہل و عیال اور والدہ کو لے کر پاکستان آگیا اور دریائے چناب کے کنارے ایک وسیع قطعہ اراضی حاصل کر کے وہاں اپنا مستقل شہر ربوہ کے نام سے آباد کیا جو پاکستان میں قادیان کے قائم مقام قرار پایا اور وہاں بہشتی مقبرہ کے نام سے ایک قبرستان بنایا جس میں اب وہ دفن ہے لیکن مرنے سے پہلے اس نے ایک وصیت نامہ تحریر کرایا تھا کہ جب بھی موقع ملے ہماری لاشوں کو قادیان کے بہشتی مقبرہ میں منتقل کر دیا جائے۔

مرزا بشیرالدین محمود نے اپنے جھوٹے خوابوں اور کشف کے پردوں میں اکھنڈ بھارت کی تحریک جاری رکھی اور واضح الفاظ میں کہا کہ ملک کی یہ تقسیم عارضی تقسیم ہے تھوڑے ہی عرصہ میں پاک و ہند کے اکٹھے ہونے سے اکھنڈ بھارت بن جائے گا۔ اس پس منظر میں قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد کا جو انٹرویو بھارت سے انگریزی رسالے مسلم انڈیا میں شائع ہوا ہے۔ پاکستان کی سالمیت کے لئے زبردست خطرہ کا الارم ہے اس جماعت کے افراد پاکستان کے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور کہوٹہ جیسے ایٹمی حساس اداروں میں موجود ہیں وہ اپنے روحانی

پیشواؤں کی خواہشات کی تکمیل اور ان کی پیش گوئیوں کی تصدیق کی خاطر کیا کچھ نہیں کر پائیں گے خصوصاً جب کہ اس جماعت کے تعلقات پاکستان دشمن ممالک انڈیا اسرائیل وغیرہ سے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ یہ لوگ پاکستان دشمن طاقتوں کے آلہ کار ہیں اور ان تمام کی خواہش ہے کہ پاکستان کا نام صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ حکومت کو بروقت آگاہ کرنا ہم اپنا ملی وملکی فریضہ سمجھتے ہیں اور حکومت پاکستان کو خبردار کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ملک دشمن اور باغی جماعت کو فی الفور خلاف قانون قرار دیا جائے اور ملائیشیا کی طرح ان کی پاکستانی شہریت ختم کر کے ان کی املاک بحق سرکار ضبط کی جائیں۔" (روز نامہ نوائے وقت ۱۲ جون ۱۹۹۱ء)

مولانا حبیب اللہ رشیدی

"برصغیر پاک و ہند میں برطانوی سامراج کو اپنے مکروہ سامراجی مقاصد کی تکمیل کی راہ میں جس زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا وہ اس کا دیرینہ سیاسی حریف مسلمان تھا۔ مسلمانوں کی قوت کا راز دین اسلام پر ان کے صدق دلانہ ایمان اور جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے فداکارانہ عشق میں مضمر تھا۔ برطانیہ کے عیار سامراج نے اس مضبوط محاذ کو کمزور کرنے کے لئے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچایا۔ قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے سرکاری سطح پر ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائی گئیں۔ قادیانی طالب علموں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف دیئے گئے۔ سرکاری عہدوں میں مسلمانوں کے حصے کی اسامیوں پر عمداً قادیانیوں کو فائز کیا گیا۔ الغرض برطانوی حکومت نے اپنے خود کاشتہ پودے کی غور و پرداخت اور نشوونما میں ہر ممکن سرپرستی کا ثبوت دیا۔ اہل اسلام کے جملہ مکاتیب فکر نے مرزا قادیاں اور اس کے چیلے چانٹوں کا جس انداز میں احتساب کیا اگر برطانوی حکومت کی ہمہ گیر محافظت اور سرپرستی موجود نہ ہوتی تو یہ فتنہ اپنے آغاز ہی میں اہل اسلام کے مضبوط ہاتھوں میں دم توڑ دیتا۔

۱۹۴۷ء میں اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی ریاست پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی برطانیہ کو اپنے ادھورے سامراجی عزائم کے ساتھ واپس برطانیہ لوٹنا پڑا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اپنے آقائے ولی نعمت کی ذلت آمیز شکست کے ساتھ اس کے قادیانی گماشتے بھی پس پردہ چلے جاتے لیکن اسے پاکستانی سیاست کا سانحہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس نوخیز اسلامی ریاست کی اولیں کابینہ میں وزارت خارجہ جیسا اہم قلمدان ایک عیار برطانوی گماشتے اور ختم نبوت کے مشہور منکر ظفر اللہ خاں قادیانی کو سونپا گیا۔ اس شخص نے پاکستان کو ایک قادیانی ریاست سمجھتے ہوئے ان تمام اسلامی ممالک سے پاکستان کے خارجی روابط بہتر بنیادوں پر استوار نہ ہونے دیئے

جنہوں نے اپنی اپنی ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کو ممنوع قرار دیا تھا۔

چنانچہ اس مختصر سی مدت میں پاکستان اور برادر مسلم ممالک کے درمیان اختلافات کی جو خلیج حائل ہوئی تھی اسے پاٹنے کے لئے بعد میں آنے والی حکومتوں کو شدید کدو کاوش سے کام لینا پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے ساتھ افغانستان کے موجودہ تعلقات کی بنیاد ڈالنے والا پاکستان کا یہی وزیر خارجہ ظفراللہ خاں تھا اس لئے کہ افغانستان کے ایک سابق حکمران نے مرزا غلام احمد کے فرستادہ قادیانی مبلغوں کو جہاد حرام قرار دینے کی تبلیغ کرنے کے جرم میں سنگ سار کروا دیا تھا۔

قادیانیت کیا ہے؟

اس کے حقیقی خدوخال کیا ہیں؟

اس کے مذہبی اور سیاسی مقاصد کس نوعیت کے ہیں؟

پاکستان کے ساتھ ان کی وفاداریوں کی حقیقت کیا ہے؟

ہمارے بزرگ آج تک ان کے مکروہ عزائم کی برابر نشاندہی کرتے چلے آ رہے ہیں مگر افسوس کہ سیاستدانوں کی طرف سے انہیں تنگ نظر ملا کے نام سے یاد کیا جاتا رہا۔ تاہم آج محض خدا کے بے پایاں فضل و کرم سے موجودہ عوامی حکومت کو اس وقت ہمارے اسلاف کے نور بصیرت کا اعتراف کرنا پڑا جب قادیانیوں نے اپنے بھیانک چہرے سے ذرا سا نقاب سرکایا۔

بدیر سہی تاہم خدائے ذوالجلال کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عوامی حکومت نے اس فتنے کو اس راستے پر ڈال دیا ہے جس میں ان کے لئے سیاسی تباہی اور مذہبی ذلت و مسکنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس عظیم کارنامہ پر دل کی اتھاہ گہراؤں کے ساتھ ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے ہم حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ۔

۱۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فوری طور پر سبکدوش کیا جائے۔

۲۔ قادیانی سرمائے کے غیر ممالک میں انتقال کا سدباب کیا جائے

۳۔ قادیانی اوقاف پر فوری طور پر قبضہ کر کے محکمہ اوقاف کی تحویل میں دیا جائے۔

۴۔ قادیانیت کا پرچار کرنے والے لٹریچر کو فوری طور پر ضبط کر لیا جائے۔

۵۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر اس کا داخلی نظم و نسق مسلمانوں کی تحویل میں دیا جائے۔"

(ماہنامہ الرشید ستمبر ۱۹۷۴ء)

مولانا منظور الحسینی

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمانوں پر موجود ہیں وہ قیامت سے پہلے نازل ہونگے اور اسلام کی حکومت دوبارہ قائم کریں گے یہ عقیدہ چودہ سو سال سے مسلمانوں میں متفقہ طور پر چلا آ رہا ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور انکار کفر ہے انشاء اللہ ہم قادیانیت کا بھرپور تعاقب کریں گے اور ہر محاذ پر ان کا منہ توڑ جواب دیں گے۔" (ہفت روزہ لولاک)

مولانا محمد امیر بجلی گھر

"جب بھی حکومت ہمیں ملی، ہم قادیانیوں کو گرفتار کر کے انہیں تین دن کی مہلت دیں گے اگر اس مدت میں وہ سیدھے راستے پر نہ آئے تو ان کے سر قلم کر دیئے جائیں گے۔ کیونکہ انگریز نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے یہ فتنہ پیدا کیا اور ماضی سے ابھی تک کوئی بھی حکومت ان کے خلاف کارروائی نہیں کر سکی۔ نام نہاد اسمبلیوں کے ذریعے مسلمانوں کو ناموس رسالتؐ کی حفاظت سے نہیں روکا جا سکتا۔ کیونکہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمن جماعت قادیانیت کے عبادت خانوں کی حفاظت حکومت خود کر رہی ہے۔ جب تک قرآن و سنت کے مطابق قانون نہیں بنایا جائے گا۔ اس وقت تک ملک کا نظام تبدیل نہیں ہو سکتا۔" (روزنامہ جنگ ۱۲ جولائی ۱۹۸۴ء)

مولانا عبد القدوس ہاشمی صاحب۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ۔ اسلام آباد

"قادیانی مسئلہ کو جس طرح اسمبلی نے حل کیا ہے وہ ہر طرح سے قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کے لئے سعی فرمائی ہے۔ علمائے کرام اور دیندار مسلمان تو ابتدائے فتنہ قادیانیت ہی سے ان لوگوں کو دین و دنیا دونوں کے لئے عظیم خطرہ قرار دے کر خارج از دائرہ اسلام کہتے چلے آئے تھے۔ شکر ہے کہ دیگر ارکان اسمبلی کو بھی خداوند تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔ میں نے اسمبلی کا فیصلہ سن کر سجدہ شکر ادا کیا۔ قادیانیوں نے دشمنان اسلام کی حمایت اور اعانت سے ساری دنیا تو نہیں مگر بہت سے ملکوں میں اپنے اثرات کا زہر پھیلا دیا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہم اس زہر کا تریاق لے کر مختلف ملکوں میں پھیل جائیں اور ان کے سیاسی اور دینی زہر کا مقابلہ کریں۔ میرے خیال میں کرنے کا یہ ایک ضروری کام ہے۔ افریقہ کے دو ملکوں کو اس تریاق کی شدید ضرورت ہے۔ ایک نائیجیریا اور دوسرا مشرقی افریقہ، اسی طرح مشرقی ایشیاء کے دو ممالک ملیشیا اور انڈونیشیا کی طرف فوری توجہ کی شدید ضرورت ہے۔" (ماہنامہ الحق نومبر ۷۴ء)

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

"ان اقتباسات کو پڑھئے .... بار بار پڑھئے اور آپ خود فیصلہ کریں کہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے توہین آمیز کلمات اور ایسے نازیبا الفاظ کہنے والا اور ان خیالات کا اظہار کرنے والا مسلمان کہلوا سکتا ہے؟ کیا یہ دل آزار اور اشتعال انگیز تحریریں مسلمانوں کے لئے قابل برداشت ہیں اور امت ایسے لوگوں کو گوارا کر سکتی ہے؟

یہ تمام اقتباسات ہم نے مرزائیوں کے رسائل اور کتب سے لئے ہیں۔ ہم پوری مرزائی امت کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے دیئے گئے حوالہ جات کو غلط ثابت کر دے۔ لیکن ہمیں پورا یقین ہے مرزائی ہمارے چیلنج کو قبول نہیں کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ

☆ "اس کے لئے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۷۱)

☆ "دنیا میں کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔" (حقیقت الوحی صفحہ ۸۹)

مرزا بشیر احمد ایم اے فرزند مرزا غلام احمد قادیانی رقمطراز ہیں کہ

☆ "ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے۔ کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود (مرزا) کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (کلمتہ الفصل صفحہ ۱۱۳)

☆ اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمدؐ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے۔ (کلمتہ الفصل صفحہ ۱۰۵)

☆ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام محمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر نمبر ۴۳ جلد ۲۵۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۴)

☆ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ .... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ (مرزا کا مکتوب الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ

☆ قادیان تمام بستیوں کی ام (ماں) ہے پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔ (حقیقتہ الرؤیا صفحہ ۴۶)

☆ جو قادیان نہیں آتا یا کم از کم ہجرت کی خواہش نہیں رکھتا۔ اس کی نسبت شبہ ہے کہ اس کا ایمان درست ہو..... قادیان کی نسبت اللہ تعالٰی نے انہ اوی القریۃ فرمایا یہ بالکل درست ہے کہ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام (مرزا قادیانی) فرماتے تھے کہ۔

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(منصب خلافت صفحہ ۳۳ مصنفہ مرزا بشیرالدین)

☆ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰ حاشیہ)

☆ حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۱)

(فیصلہ آپ کریں از مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

محمد ناظم ندوی سابق شیخ الجامعہ بہاولپور

سابق پروفیسر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نائب صدر ادارہ معارف اسلامی۔ کراچی

"شمالی افریقہ کی مغربی ساحلی سرحد بحر اوقیانوس پر واقع اسلامی ملک مراکش سے تا ریا ستہائے عربیہ واقع خلیج فارس اور انکے درمیان بیسیوں اسلامی ملکوں کے علماء دین مفتیان شریعت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں۔ ان

کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس متفقہ فتویٰ پر نہ صرف اہلسنّت والجماعت کے تمام مکاتب فکر کے علماء متفق ہیں بلکہ شیعہ کے تمام مکاتب فکر کے تمام مجتہدین کرام کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ اس مسئلہ میں کسی اسلامی مکتب فکر کا اختلاف نہیں ہے۔ برصغیر ہند و پاک کے علماء اور انڈونیشیا و ملائشیا وغیرہ کے علماء دین کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ اس متفقہ فتویٰ کی بنیاد کسی فرقہ سے نفرت' عداوت یا ذاتی کدورت نہیں ہے۔ یہ فتویٰ قرآن حکیم کی محکم آیت اور صحیح احادیث نبویہؐ کی روشنی میں صادر کیا گیا ہے۔

عدل و انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ خود مرزائی قادیانی جرات کر کے اپنی ملت قادیانیہ کے علیحدہ ملت ہونے کا اعلان کریں اور یہ کہ ان کا ملی تشخص اسلامی تشخص سے علیحدہ ہے۔ لوگوں کو اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کر کے فریب دینا زیب نہیں دیتا۔ تلبیس اور دجل و فریب سے انہیں دامن بچانا چاہئے۔ ان کے نزدیک "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں "محمد" سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہیں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ عیسیٰ بھی ہیں' موسیٰ بھی ہیں' محمد بھی ہیں اور احمد بھی بلکہ ان کی ذات عین محمد ہے لہٰذا اگر کوئی مرزائی کلمہ شہادت ادا کرتا ہے تو وہ مرزا غلام احمد کی نبوت کی شہادت دیتا ہے لہٰذا "اشہد ان غلام احمد رسول اللہ" ہے کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مرزا غلام احمد عین محمد ہیں۔ لہٰذا اسلام کا کلمہ شہادت قادیانیوں کے لئے کافی ہے۔ عام مسلمانوں کو یہ کہہ کر فریب دیا جاتا ہے کہ وہ کلمہ شہادت وہی ادا کرتے ہیں جو مسلمان ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ مسلمان ہیں۔ مرزائیوں کو یہ کہہ کر فریب دیا جاتا ہے کہ "اشہد غلام احمد رسول اللہ" کی ضرورت نہیں کیونکہ اس شہادت میں مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت کی تصدیق موجود ہے جو تمام فرقہ قادیانیہ کا عقیدہ ہے۔ تمام مرزائی جماعت کی انجمنوں اور ان کی عبادت گاہوں پر جو کلمہ شہادت لکھا ہے وہ اسی تدلیس' تلبیس اور دجل کا مظہر ہے۔ بھولے بھالے' کم سواد' کم علم عوام کو فریب دینے کی بجائے قادیانیوں کو جرات سے کام لے کر فرقہ بہائیہ (ایران) کی طرح ملت اسلامیہ سے علیحدہ تشخص ملی کا اعلان کرنا چاہئے اور اس دینی کشاکش اور فتنہ کو خود انہیں ختم کرنا چاہئے۔" (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔ ۸ تا ۱۴ اپریل ۱۹۸۹ء جلد نمبر ۱ شمارہ ۴۳)

مولانا حق نواز جھنگویؒ

"قادیانیت کو سرکاری سطح پر اس قدر پذیرائی حاصل رہی ہے کہ ان کے خلاف صرف لب کشائی' جرم تصور کی جاتی تھی' اسے فرقہ واریت سے تعبیر کیا جاتا تھا اور مسلمان راہنماؤں کی

طرف سے آواز حق بلند کرنے کی پاداش میں کیس رجسٹر کیس جاتے تھے۔ کبھی یہ بات بعید از قیاس سمجھ جاتی تھی کہ ایسا وقت بھی آئے گا جب قادیانیوں کے لئے تقریریں ہونگی' ان کی اذان ' ان کی اقامت' ان کی صلوٰۃ پر پابندی ہو گی آج الحمد للہ یہ حقیقت بن چکی ہیں کہ کوئی قادیانی اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر عام نہیں پھر سکتا۔ آج قادیانیت گالی بن چکی ہے۔ اور مرزائیت منہ چھپائے پھرتی ہے۔ میں اور میرے رفقاء ختم نبوت کے سپاہی ہیں۔ وقت آنے پر ہم بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔" (ہفت روزہ لولاک' ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء)

" قادیانی فتنہ کی سرکوبی اور محاسبہ کے لئے ہماری جانیں حاضر ہیں۔ ہم آخری وقت تک اس فتنہ کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۸۸)

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب سرپرست سپاہ صحابہ پاکستان

(دنیا بھر کے ہر مسلمان حنفی' مالکی' شافعی' حنبلی' بریلوی' دیوبندی' اہلحدیث حضرات کا مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں متفقہ عقیدہ)

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' قرآن عظیم کی دو سو سے زائد آیات' دو ہزار سے زائد احادیث کی روشنی میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے سردار' آخری نبی اور رسول ہیں آپ کے بعد کسی قسم کا تشریحی' غیر تشریحی' ظلی یا بروزی کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے زبانی اقرار سے انسان مسلمان نہیں بنتا جب تک آپ کے بعد آنے والے ہر قسم کے مدعی نبوت کو قطعاً مرتد اور کافر نہ کہے' لہٰذا مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے مدعیان نبوت مع اپنی رعیت قطعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جو ان کو کافر نہ کہے وہ خود بھی کافر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن و حدیث کی بیان کردہ تشریحات کے مطابق ابھی تک چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قرب قیامت میں آپ ملک شام میں دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار سے اتریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سو سے زائد نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کے علاوہ مسیح موعود کہنا بھی اہل اسلام کے متفقہ عقیدہ کی خلاف ورزی ہے کیونکہ مرزا قادیانی میں مسیح موعود کی ایک نشانی بھی موجود نہیں۔" (عقیدہ ختم نبوت اور اسلام از ضیاء الرحمٰن فاروقی)

حضرت مولانا شہاب الدین

" اللہ کی قسم ہے اگر مرزا قادیانی کے جھوٹ جمع کئے جائیں تو کئی سو صفحوں کی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مرزا قادیانی کا اپنے مخالفین کو سوقیانہ مغلظات سنا کر اپنے دل کا بخار نکالنا اکاذیب سے کئی حصے زیادہ ہے۔ تکبر' تفاخر' تعلی انا خیر کی بدبو ہر ہر سطر سے آتی ہے' جب دلائل قاطعہ سے عاجز اور مضطر ہو جاتا ہے تو اپنی وحی کے قلعہ میں پناہ گزیں ہو کر کہتا ہے کہ مجھے اپنی وحی پر اسی طرح ایمان اور یقین ہے' جس طرح قرآن پر ہے' میں اپنی وحی سے دست بردار نہیں ہو سکتا مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ " انگریز خدا کی رحمتوں سے ایک بڑی بھاری رحمت ہے۔ برطانیہ خدا کے انعاموں سے ایک عظیم الشان انعام ہے' انگریز ایک اس قسم کے انڈے ہیں کہ عنقریب ان سے اسلام کے چوزے نکلنے والے ہیں۔ برطانیہ اسلام کا خیر خواہ ہے برطانیہ مسلمانوں کے لئے خدا کا سایہ ہے۔ برطانیہ انصاف اور دل کا مجسمہ ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ برطانیہ کا شاہی خاندان اسلام کی آغوش میں آیا کہ آیا۔ انگریز کی ناشکری خدا کی ناشکری ہے' انگریز کا مخالف خدا کا دشمن ہے' اسلام اور مسلمانوں پر انگریز کے احسانات کی بارش رات دن برس رہی ہے اور بقول مرزا قادیانی میرے والد کی ساری عمر انگریز کی خوشنودی کے حصول میں عموماً بسر ہوئی اور خصوصاً ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر معہ پچاس سواروں کے بے گناہ مسلمان مرد اور عورتوں کو تہ تیغ کیا۔" (رفع الحجاب عن وجہ الکذاب ص ۲ ' ۳ مصنفہ مولانا شہاب الدین)

مولانا سید عبد القادر آزاد

" قادیانی گروہ " انسانی حقوق " کے نام سے واویلا کر کے دھوکہ دیگر مغربی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کر رہا ہے ان ممالک کو اصل صورت حال سے آگاہی حاصل کرنی چاہئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو " محمد رسول اللہ " قرار دیا ہے۔ میں برطانوی راہنماؤں سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی خود کو ملکہ الزبتھ قرار دینے کا اعلان کرے تو کیا برطانیہ کا قانون اور معاشرہ اسے گوارا کرے گا؟ یا کوئی شخص امریکہ میں اپنے آپ کو صدر ریگن قرار دے تو امریکہ کی حکومت اور وہاں کا معاشرہ اسے برداشت کر لے گا تو پھر ہم سے یہ توقع کیسے کی جا سکتی ہے کہ ہم " جعلی محمد " گوارہ کریں۔

ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں لیکن " جعلی محمد " اور اس کے پیرو کاروں کو

گوارہ نہیں کر سکتے' ڈاکٹر عبدالسلام کے ایک طے شدہ استعماری سازش کے تحت مسلم ممالک میں سائنس کے حوالے سے گھسنے اور اثر و رسوخ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے ہم عالمی ختم نبوت کانفرنس کی طرف سے مسلم حکومتوں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ اس سازش سے ہوشیار ہیں۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

" مرزائیوں کی ہوس ملک گیری برطانوی استعمار کی خواہش کا دوسرا نام ہے تاکہ قادیانیوں کے ذریعے برطانوی استعمار ہمیشہ ہندوستان پر بالواسطہ قابض رہے۔ موجودہ دور میں قادیانیوں کا یہودیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ عالم اسلام کے خلاف ایک عظیم سازش ہے جس کا بین ثبوت قادیانیوں کا اسرائیل میں حیفہ کا مرکز ہے جہاں اس کے صدر اسرائیل سے مسلمانوں کے خلاف مذاکرات ہوتے رہیں۔" (مرزائیت غیر مسلم اقلیت اپنی تحریروں کے آئینے میں از سید عبدالقادر آزاد)

مولانا محمد اشرف ہمدانی' فیصل آباد

" رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خداوند قدوس کے آخری رسول اور پیغمبر ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ اگر کسی نے دعویٰ نبوت کیا تو اجماع امت کی رو سے وہ واجب القتل ہے۔ ملک عزیز میں دعویٰ نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔ اگر کوئی جعلی ایس۔ ایچ۔ او' جعلی ڈی۔ سی' جعلی کمشنر' جعلی بریگیڈیر' کرنل' جنرل نہیں بن سکتا۔ اگر کوئی جعل سازی کرے تو ملکی قانون فوراً حرکت میں آ جاتا ہے لیکن ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قانون حرکت میں کیوں نہیں آتا؟

قادیانی اسرائیل سامراج کا عالمی ایجنٹ ہے اور جو مسلمانان عالم کا بین الاقوامی دشمن ہے۔ جس نے حال ہی میں لبنان میں ہزارہا مسلمانوں کا ناحق خون بہایا ہے۔ اسی اسرائیل میں قادیانیوں کے مشن موجود ہیں خفیہ روابط ہیں۔ اسرائیل کی فوج میں قادیانی بھرتی ہیں جیسا کہ مولانا ظفر احمد انصاری اپنے انٹرویو میں بتا چکے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ان پر قدغن نہیں لگایا جاتا۔ ملکی عہدوں داروں اور افسروں کے نام پر جعل سازی نہیں ہو سکتی تو جعلی نبوت کے پیروکاروں کو کیوں کھلی چھٹی دی جاتی ہے۔" (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۳)

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی۔ اٹک

" ایسے پر آشوب اور پر فتن زمانہ میں جب کہ مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے مرزائی آئے دن مسلمانوں میں اختلاف اور انتشار پیدا کرنے میں معروف ہیں۔ ان کا ہر مضمون اور ہر ایک تقریر شرافت اور اخلاق سے نہ صرف بعید ہوتی ہے بلکہ انتشار اور اختلاف میں جدوجہد کی جاتی ہے کہ کسی طرح امت کا شیرازہ بکھر جائے۔ خیال تو فرمائیں کہ جس پاکستان میں مرزائیوں کو جائے پناہ ملی۔ امن ملا۔ یہ امام ابو حنیفہ" امام اعظم کے مقلدین سے آباد ہیں' وہ مجاہدین جو آج کشمیر میں اپنا خون بہا کر پاکستان کو بچا رہے ہیں۔ امام اعظمؒ کے جان نثار ہیں۔ مگر ان مرزائیوں نے ان کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرتے ہوئے امام ابو حنفیہؒ کی شان بابرکات میں یہ گستاخانہ الفاظ لکھے۔

" شاہ اسماعیل نے ابوحنیفہ کوفی کی قبر جو کہ بغداد میں تھی۔ کھدوایا اور ہڈیوں کو جلا دیا۔ اور اس جگہ ایک کتے کو گاڑا گیا۔ اس مقام پر اہل بغداد کا پاخانہ بنایا گیا۔" (قادیانی اخبار پیام صلح مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۷ء)

یہ الزام اور افتراء جس طرح شریعت اور اخلاق سے دور ہے۔ اس طرح حقیقت سے بھی کوسوں دور ہے اور یہ افتراء پورا افتراء ہے۔ اس میں ایک ذرہ بھی صداقت نہیں ہے۔"

(ہفت روزہ لولاک ۳ جولائی ۱۹۸۴ء)

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

" اللہ تعالیٰ کے کروڑوں احسان ہیں کہ کبھی قادیانیت کے خلاف بات کرنا قابل تعزیر جرم تھا۔ آج قادیانیت ایک گالی بن چکی ہے۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قادیانی فتنہ انگریز سامراج کا پیدا کردہ تھا اور اس نے اپنے اقتدار میں مکمل طور پر اس فتنہ کو پھیلنے میں مدد دی۔"

(ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۴۲۔ ۱۰ جنوری ۱۹۸۵ء)

سید عطا المحسن شاہ

" علماء پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ گالیاں دیتے ہیں حالانکہ علماء گالیاں نہیں دیتے بلکہ اپنے خطابات میں ان گالیوں کی نقل کرتے ہیں جو خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں مسلمانوں کو دی ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں خود کو نہ ماننے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو خنزیر اور کنجریوں کی اولاد کہا ہے اس لئے اگر کوئی عالم دین قادیانی نبی کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے اس گالی کا حوالہ دے تو اس کی ذمہ داری اس پر نہیں بلکہ قادیانی نبی پر عائد ہوتی ہے۔"

حافظ غلام حسین کلیالوی

"قادیانیت کسی مذہب کا نہیں' بلکہ بے غیرتی کا دوسرا نام ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں بے غیرتی کی انتہا ہوتی ہے' وہاں سے مرزائیت کی ابتداء ہوتی ہے اور اس کا ثبوت قادیانیت کے دوسرے خلیفہ کے کردار کے متعلق قادیانیوں کی اپنی لکھی ہوئی کتابیں "ربوہ کا مذہبی آمر" "شہر سدوم" "تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق" اور "ربوہ کا راسپوٹین" وغیرہ ہیں"۔

(راقم کے نام حافظ غلام حسین کلیالوی صاحب کا مکتوب)

مولانا زاہد الراشدی

" قادیانی گروہ' اس کی سرپرست اسلام دشمن طاقتوں اور مغربی ذرائع ابلاغ کی طرف سے قادیانیوں کے حوالے سے ایک الزام پاکستان کے مسلمانوں پر' حکومت پر اور پاکستان کے دستوری اور قانونی ڈھانچے پر پورے شدومد کے ساتھ دنیا بھر میں اکثر دہرایا جاتا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کر دیئے گئے ہیں اور ان کے شہری حقوق معطل ہو گئے ہیں اور قادیانیوں کے ہیومن رائٹس ختم کر دیئے گئے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل برطانیہ میں ٹل فورڈ کے مقام پر قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں شریک بھارتی ہائی کمشنر نے بھی اپنی تقریر میں انسانی حقوق کے حوالے سے قادیانیوں کی نام نہاد مظلومیت اور پاکستان سے ان کی جلاوطنی کا ذکر کیا ہے۔ دراصل مغربی ممالک' اسلام دشمن عناصر اور مغربی ذرائع ابلاغ اپنی اسلام دشمنی کی بنیاد پر قادیانی گروہ کی مکمل پشت پناہی کر رہے ہیں اس لئے آج میں یہ چاہتا ہوں کہ ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے کون سے انسانی حقوق پامال ہوئے ہیں اور انکے ہیومن رائٹس پر کیا زد پڑی ہے؟ جذبات سے ہٹ کر منطق اور استدلال کے ساتھ اس مسئلہ کا تھوڑے سے وقت میں تجزیہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اصل تنازعہ کیا ہے؟ اس سلسلہ میں سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ قادیانی مسلم تنازعہ کی اصل بنیاد کو تلاش کیا جائے کہ اصل جھگڑا کیا ہے؟ اصل قصہ یہ ہے کہ قادیانیوں نے نئی نبوت اور نئی وحی کے ساتھ اپنے لئے نئے مذہب کا انتخاب کر کے اپنا مذہب مسلمانوں سے الگ کر لیا ہے۔ یہ بات مسلمات میں شامل ہے کہ نئی نبوت اور نئی وحی کے ساتھ مذہب بھی الگ ہو جاتا

ہے۔ تفصیلات میں جائے بغیر صرف ایک حوالہ سے بات عرض کروں گا کہ برطانوی معاشرہ میں یہودی اور عیسائی دونوں رہتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دونوں اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر بھی دونوں ہی متفق ہیں لیکن اس کے باوجود دونوں کا مذہب ایک نہیں ہے بلکہ دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں۔ اس لئے عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر ایمان رکھنے کے باوجود ایک نئے نبی اور نئی وحی کو تسلیم کرتے ہیں' جن پر یہودیوں کا ایمان نہیں ہے یعنی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو بھی مانتے ہیں جن پر یہودیوں کا ایمان نہیں ہے۔ اس لئے عیسائیوں کا مذہب یہودیوں سے الگ ہو گیا ہے اور دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ٹھہرے۔ اسی طرح مسلم قادیانی تنازعہ میں بھی یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا مذہب ایک نہیں ہے بلکہ دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں' اس حقیقت کو قادیانی گروہ بھی تسلیم کرتا ہے اور تاریخ میں اس کی متعدد دستاویزی شہادتیں موجود ہیں' جن میں سے بعض کا اس وقت میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی شہادت:۔ جب پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم ہو رہی تھی اور پنجاب کی تقسیم کے لئے ریڈ کلف کمیشن بیٹھا تھا تو پنجاب کو اس بنیاد پر تقسیم کیا جا رہا تھا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے' وہ پاکستان میں شامل ہونگے اور جہاں مسلمان اکثریت میں نہیں ہیں' وہ علاقے بھارت کا حصہ ہوں گے۔ گورداسپور کے علاقہ "جہاں قادیان واقع ہے" کی صورت حال یہ تھی کہ اگر قادیانی آبادی خود کو مسلمانوں کے ساتھ شامل کراتی تو یہ خطہ زمین پاکستان کے حصہ میں آجاتا اور اگر قادیانی گروہ مسلمانوں سے الگ شمار ہوتا ہے تو گورداسپور کا یہ علاقہ بھارت کے پاس چلا جاتا ہے اس وقت قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے' جو مرزا غلام احمد قادیانی کا فرزند اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد کا باپ تھا' اپنا کیس مسلمانوں سے الگ پیش کر کے یہ فیصلہ تاریخ میں ریکارڈ کروایا کہ قادیانی خود کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں' چنانچہ چوہدری ظفر اللہ خان نے مرزا بشیر الدین محمود کی ہدایت پر قادیانیوں کی فائل مسلمانوں سے الگ ریڈ کلف کمیشن کے سامنے پیش کی۔ جس کی بنیاد پر گورداسپور کو غیر مسلم اکثریت کا علاقہ قرار دے کر بھارت کے حوالے کر دیا گیا اور قادیانیوں کے اسی فیصلے کے نتیجہ میں بھارت کو کشمیر کے لئے راستہ ملا اور اس نے کشمیر پر قبضہ کر لیا جہاں آج بھی لاکھوں کشمیری عوام بھارتی تسلط اور وحشت و درندگی کے خلاف آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

دوسری شہادت:۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد

عثمانی پڑھا رہے تھے ملک بھر کے سرکردہ حضرات اور غیر ملکی سفراء جنازہ میں شریک تھے۔ حکومت پاکستان کا قادیانی وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ خان وہاں موجود ہونے کے باوجود جنازہ میں شریک نہیں ہوا اور غیر مسلم سفیروں کے ساتھ الگ بیٹھا رہا۔ یہ بات قومی پریس کے ریکارڈ میں ہے کہ جب چوہدری ظفراللہ خان سے پوچھا گیا کہ آپ وزیر خارجہ ہیں لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر ظفراللہ خاں نے کہا کہ "مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ" اس طرح چوہدری ظفر اللہ خان نے بھی تاریخ میں اپنی یہ شہادت ریکارڈ کرائی۔ کہ مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔

تیسری شہادت:۔ ۱۹۷۴ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم پر بحث کر رہی تھی تو اسمبلی نے یک طرفہ فیصلہ کرنے کی بجائے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو اسمبلی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا۔ قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے گیارہ روز تک اور لاہوری گروپ کے سربراہ مولوی صدر الدین نے دو روز تک اسمبلی کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کی اور ان کا موقف پوری طرح سننے کے بعد اسمبلی نے اپنا فیصلہ صادر کیا۔ اس موقع پر مرزا ناصر احمد سے یہ بھی پوچھا گیا کہ وہ دنیا بھر کے ایک ارب کے لگ بھگ ان مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے' مرزا ناصر احمد نے پہلے تو اس سوال کو گول کرنے کی کوشش کی' لیکن بالآخر پارلیمنٹ کے فلور پر انہیں اپنے اس عقیدہ کا دو ٹوک اظہار کرنا پڑا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لانے والے دنیا بھر کے ایک ارب کے لگ بھگ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور اس طرح موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد نے بھی تاریخ کی عدالت میں اپنی یہ شہادت ریکارڈ کروادی کہ وہ قادیانیت کو مسلمانوں سے الگ مذہب قرار دیتے ہیں۔

چوتھی شہادت:۔ آج مرزا طاہر احمد دنیا بھر میں مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف واویلا کر رہا ہے لیکن میں مرزا طاہر احمد کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ایک شہادت تو خود وہ بھی ریکارڈ کروا چکا ہے' جو تازہ ترین شہادت ہے۔ کچھ عرصہ قبل ٹل فورڈ میں قادیانیوں کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مسلمانوں کے اجتماعات ہوتے ہیں تو مہمان خصوصی امام کعبہ ہوتے ہیں یا پھر شیخ الازہر' مسلم ممالک کے سفراء کے علاوہ نامور مسلم شخصیات ان اجتماعات میں شریک ہوتی ہیں لیکن ٹل فورڈ کے قادیانی اجتماع میں مہمان خصوصی کون تھا؟ بھارت کا ہندو ہائی کمشنر اور

ساؤتھ ہال کونسل کا سکھ میئر! یہ بھی تاریخ کی ایک شہادت ہے۔

جب یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے اور دونوں ایک مذہب کے پیروکار نہیں ہیں تو ظاہر بات ہے کہ اسلام کا نام ان میں سے ایک ہی فریق استعمال کرے گا۔ دونوں استعمال نہیں کر سکتے۔ اسلام کا نام اور اس کے شعائر مثلاً کلمہ طیبہ' مسجد' امیر المومنین' ام المومنین' خلیفہ اور صحابی جو اسلام کے ساتھ مخصوص ہیں اور مسلمانوں کی پہچان بن چکے ہیں' انہیں استعمال کرنے کا حق ایک فریق کو ہو گا۔ آپ ہی انصاف سے کہیں کہ کیا دونوں گروہوں کو اسلام کا نام 'اسلام کا لیبل اور اس کا ٹریڈ مارک استعمال کرنے کا حق ہے؟ اگر نہیں اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ نہیں تو پھر انصاف کے ساتھ یہ فیصلہ بھی کیجئے کہ یہ حق دونوں میں سے کس فریق کا ہے؟ مسلمانوں کا' جو چودہ سو سال سے اس نام اور اصطلاحات کو استعمال کر رہے ہیں یا پھر قادیانیوں کا جو صرف ایک سو سال سے اس کے دعویدار ہیں۔ اصل بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ عام سی مثال عرض کرتا ہوں' ایک کمپنی ہے جو سو سال سے کام کر رہی ہے' اس کا ایک نام ہے' ایک لیبل ہے' ایک ٹریڈ مارک ہے' وہ اس نام' لیبل اور ٹریڈ مارک کے ساتھ مارکیٹ میں متعارف ہے اس کی ساکھ ہے' اس حوالہ سے اس کا اعتبار قائم ہے' اب کچھ لوگ اس سے الگ ہو کر ایک نئی کمپنی بناتے ہیں' انصاف کیجئے کہ کیا اس نئی کمپنی کو پہلی کمپنی کا نام' ٹریڈ مارک اور لیبل استعمال کرنے کا حق حاصل ہے؟ اگر نہیں اور اس کے باوجود نئی کمپنی اپنا مال مارکیٹ میں لانے کے لئے پہلی کمپنی کا نام استعمال کرتی ہے' اس کا ٹریڈ مارک اور لیبل استعمال کرتی ہے تو انصاف کی زبان اسے کیا کہتی ہے؟ قانون اسے کیا کہتا ہے؟ میں ان مغربی لا بسٹوں سے پوچھتا ہوں کہ انصاف اور قانون کا تقاضا کیا ہے؟ دانش کا تقاضا کیا ہے؟ خدا کے لئے ہمارا موقف بھی سمجھنے کی کوشش کریں' نبوت کا دعویٰ بہاء اللہ نے بھی کیا تھا۔ اس کے ماننے والے بہائی بھی ہم سے الگ مذہب رکھتے ہیں' ہم انہیں کافر کہتے ہیں لیکن ہمارا ان سے قادیانیوں کی طرز کا کوئی تنازعہ نہیں ہے' کشمکش کی کوئی فضا نہیں ہے اس لئے کہ وہ اسلام کا نام استعمال نہیں کرتے' انہوں نے اپنا نام اور اصطلاحات الگ کر لی ہیں' وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتے' اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہتے' لندن (ماسک) کے نام پر اپنا لٹریچر تقسیم نہیں کرتے اور اپنے مرکز کو اسلام آباد نہیں کہتے' ہم انہیں کافر کہتے ہیں لیکن ہمارا ان سے جھگڑا کوئی نہیں ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ تنازعہ یہ ہے کہ ان کا مذہب نیا ہے' کمپنی نئی ہے' لیکن نام ہمارا استعمال کرتے ہیں' لیبل اور ٹریڈ مارک ہمارا استعمال کرتے ہیں' ہم

اس کی اجازت نہیں دے سکتے' یہ دھوکہ ہے' فراڈ ہے اور کھلا فریب ہے۔ ہم دنیا بھر کے قادیانیوں کو دہائی دیتے ہیں کہ خدا کے لئے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لو کہ اصل قصہ کیا ہے اور تنازعہ کس بات پر ہے؟

انسانی حقوق اور صدارتی آرڈیننس :۔ اب میں اس صدارتی آرڈیننس کی طرف آتا ہوں جسے مرزا طاہر احمد اور اس کی سرپرست لابیوں کی طرف سے پوری دنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا عنوان دے کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ یعنی ۱۹۸۴ء کا وہ صدارتی آرڈیننس جس کے تحت صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کو اسلام کا نام اور اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا ہے اور جس کے بارے میں مغربی لابیاں یہ کہہ رہی ہیں کہ اس کے ذریعہ قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہو گئے ہیں۔ لیکن پہلے یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ آرڈیننس صدر جنرل محمد ضیاء الحق کا تیار کردہ نہیں اور نہ ہی اسے فوجی ہیڈ کوارٹر نے ترتیب دیا ہے بلکہ یہ آرڈیننس تحریک ختم نبوت کے ان مطالبات پر مشتمل ہے' جن کے لئے ہم نے ملک بھر میں تحریک چلائی۔ سٹریٹ پاور کو منظم کیا۔ لوگوں کو سڑکوں پر لائے اور راولپنڈی کی طرف لانگ مارچ کیا اس پر مجبور ہو کر ہمارے مطالبات کو آرڈیننس کی شکل دی گئی۔ اس لئے یہ مارشل لاء ریگولیشن یا کسی ڈکٹیٹر کا نافذ کردہ قانون نہیں بلکہ عوامی مطالبات پر مشتمل ایک قانونی ضابطہ ہے۔

مرزا طاہر احمد کی مہم :۔ صدارتی آرڈیننس پر بحث سے قبل آپ کو مرزا طاہر احمد کی اس مہم سے بھی متعارف کرانا چاہتا ہوں جو اس آرڈیننس کے خلاف ابھی تک جاری ہے اس مہم کے مختلف مراحل کا آپ کے سامنے لایا جانا ضروری ہے تاکہ آپ لوگ دیکھ سکیں کہ ان کا طریقہ واردات کیا ہے؟ بالخصوص برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے اس مہم سے واقف ہونا بے حد ضروری ہو گیا۔ ۸۴ء میں صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مرزا طاہر احمد لندن میں آ کر بیٹھ گیا اور مغربی لابیوں تک رسائی حاصل کر کے یہ دھائی دی کہ پاکستان میں امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کے انسانی حقوق چھین لئے گئے ہیں۔ ان کے ہیومن رائٹس پامال کر دیئے گئے ہیں۔ انہیں عبادت کے حق سے روک دیا گیا ہے اور ان کے اپنے مذہب پر عمل کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ فوراً اس مہم میں شریک ہو گیا۔ دراصل اسے تو انتظار رہتا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے خلاف کوئی بات کہنے کو ملے' وہ تو بہانے تلاش کرتے ہیں کہ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف کسی بات پر شور

اٹھا سکیں۔

جنیواء کا انسانی حقوق کمیشن :۔ پھر بات یہیں تک نہیں رہی بلکہ قادیانیوں نے جنیواء میں انسانی حقوق کے کمیشن تک رسائی حاصل کی' یہ کمیشن یو این او کے تحت قائم ہے اور اس کا کام دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر نظر رکھنا ہے۔ جہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو' یہ کمیشن اس کی نشاندہی کرتا ہے اور اس کی بنیاد پر مغربی حکومتیں اپنی پالیسیاں مرتب کرتی ہیں - یہ کمیشن قادیانیوں کی طرف سے اس کمیشن کو درخواست دی گئی کہ پاکستان میں ان کے شہری حقوق پامال کئے جا رہے ہیں لیکن اس درخواست سے پہلے قادیانی تمام تیاریاں مکمل کر چکے تھے کہ جنیواء میں پاکستان کی سفارت اور نمائندگی مسٹر منصور احمد سنبھال چکا تھا۔ جو معروف قادیانی ڈپلومیٹ اور پاکستان کا سینئر سفارت کار تھا' اب راستہ صاف تھا۔ درخواست قادیانیوں کی طرف سے تھی اور کمیشن کے سامنے پاکستان کی نمائندگی اور حکومت پاکستان کے موقف کی وضاحت کی ذمہ داری ایک قادیانی سفارت کار پر تھی' نتیجہ وہی ہونا تھا جو ہوا اور جنیواء کے انسانی حقوق کمیشن نے اس مضمون کی قرارداد منظور کرلی کہ پاکستان میں واقعتاً قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کر دیئے گئے ہیں اور حکومت پاکستان اس کی ذمہ دار ہے۔

امریکی سینٹ کی قرار داد :۔ بات اور آگے بڑھی اور قادیانی گروہ اس قرار داد کو لے کر واشنگٹن پہنچا' جہاں پر ۔سلر رہتا ہے' جہاں سولارز رہتا ہے۔ "آپ انہیں اچھی طرح سے جانتے ہوں گے۔ پاکستان کا کون سا باشعور شہری ہے جو پر ۔سلر اور سولارز کو نہیں جانتا' وہاں لابنگ ہوئی۔ اس وقت امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی' پاکستان کی اقتصادی اور فوجی امداد کے لئے شراط طے کر رہی تھی جنیواء انسانی حقوق کمیشن کی یہ قرار داد اس کے سامنے پیش ہوئی اور امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کے لئے امداد کی شرائط والی قرار داد میں قادیانیت کا مسئلہ شامل کر لیا۔ یہ ہے مرزا طاہر احمد کی مہم اور یہ ہے اس کا طریقہ واردات' جسے آپ کے علم میں لانا میں نے ضروری سمجھا ہے۔

پاکستان کی امداد کے لئے امریکی شرائط :۔ امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کی امداد کے لئے جن شرائط کو اپنی قرار داد میں شامل کیا' ان کا خلاصہ روزنامہ جنگ لاہور نے ۵ مئی ۸۷ء اور روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۲۵ اپریل ۸۷ء کو شائع کیا' بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ ان شرائط میں کون کون سی باتیں شامل ہیں' عام طور پر صرف ایٹمی

تنصیبات کے معائنہ کی شرط کا ذکر کیا جاتا ہے' بلاشبہ وہ بنیادی شرط ہے اور ہم اس مسئلہ پر پاکستانی حکومت اور قوم کے موقف کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہیں بلکہ ہمارا موقف تو یہ ہے کہ ایٹم بم پاکستان سمیت تمام مسلمان ملکوں کا حق ہے اور اس سلسلہ میں معذرت خواہانہ طرز عمل اختیار نہیں کرنا چاہئے' خیر ذکر ہو رہا تھا امریکی شرائط کا' اس میں صرف ایٹمی تنصیبات کا مسئلہ نہیں اور امور بھی ہیں۔ جن میں دو کا بطور خاص آپ کے سامنے ذکر کرنا چاہتا ہوں امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کی اس قرار داد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی امداد کے لئے ضروری ہو گا کہ امریکی صدر ہر سال ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گا جس میں یہ درج ہو گا کہ حکومت پاکستان نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ازالہ میں نمایاں ترقی کی ہے۔

یہ کتنا خوبصورت جملہ ہے لیکن اس کے اندر جو زہر چھپا ہوا ہے' آپ حضرات نہیں جانتے' آپ کہیں تو عرض کر دوں کہ اس شوگر کے پردے میں کون سا زہر ہے؟ اس شرط میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو روکنے کی بات کی گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان مغربی ملکوں کے ہاں انسانی حقوق کا تصور کیا ہے؟ اور یہ کس چیز کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہیں؟ اس بات کو سمجھنے کے لئے دیکھنا پڑے گا کہ پاکستان میں مغربی ذرائع ابلاغ کے "بوسٹر" کیا کہتے ہیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ کے "بوسٹر" ہر جگہ موجود ہیں۔ پاکستان میں بھی ہیں۔ امریکی سینٹ کی اس قرار داد کے بعد پاکستان میں بھی انسانی حقوق کمیشن قائم ہوا ہے جس کے سربراہ ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل ہیں جو پارسی ہیں اور سیکرٹری جنرل بیگم عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ ہیں جو ایک قادیانی مسٹر جہانگیر کی بیوی ہے' یہ لوگ پاکستان میں ہیومن رائٹس کے عنوان سے فورم منعقد کرتے ہیں' جلسوں کا اہتمام کرتے ہیں' مظاہرے کرتے ہیں اور امریکی سفارت کاران کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ذرا سنئے اس کمیشن کے سربراہ مسٹر دراب پٹیل کیا کہتے ہیں' روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۵ اپریل ۸۷ء کے مطابق مسٹر دراب پٹیل نے کہا کہ "کمیشن کو بہت سے ایسے قوانین منسوخ کرانے کی کوشش بھی کرنا ہو گی جو یکطرفہ ہیں اور جن سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا راستہ کھلتا ہے اس سلسلہ میں حدود آرڈیننس' قانون شہادت' غیر مسلموں کو مسلمانوں کی شہادت پر سزا دینے کا مسئلہ' قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا قانون' جداگانہ انتخابات کا قانون اور سیاسی جماعتوں کا قانون نمایاں ہیں۔ یہ سارے قوانین ختم کرنا ہوں گے۔ یہ قوانین انسانی حقوق کے منافی ہیں۔"

روزنامہ نوائے وقت نے ۲۷ اپریل ۸۷ء کی اشاعت میں بیگم عاصمہ جہانگیر کے حوالہ

سے کمیشن کے جنرل اجلاس میں کئے جانے والے مطالبات بھی شائع کئے ہیں' جن کے مطابق تعزیرات پاکستان اور حدود آرڈیننس کی بعض سزاؤں کو ظالمانہ اور غیرانسانی قرار دیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ سنگسار کرنے' پھانسی پر لٹکانے اور موت کی سزا کو فی الفور ختم کیا جائے نیز کوڑے لگانے' ہاتھ کاٹنے اور قید تنہائی کی سزائیں بھی ختم کر دی جائیں۔ جنرل اجلاس میں منظور کردہ ڈیکلریشن میں تمام مذہبی اقلیتوں کی تائید کی گئی ہے اور اس ضرورت پر زور دیا گیا ہے کہ حکومت کسی بھی شخص کے خلاف بالواسطہ یا بلاواسطہ مذہب یا فرقے کی بنیاد پر کوئی کارروائی نہ کرے۔

اب تو آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے کہ انسانی حقوق سے ان کی مراد کیا ہے اور ہیومن رائٹس کی خلاف ورزی کو روکنے کے عنوان سے مغربی ممالک اور لابیاں ہم سے کیا تقاضا کر رہی ہیں؟ امریکہ ہم سے یہ ضمانت چاہتا ہے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہو گی اور اس سے مراد یہ ہے کہ ہم اسلامی قوانین نافذ نہیں کریں گے' قرآن کریم کے احکام نافذ نہیں کریں گے۔ کچھ عرصہ قبل پاکستان کی پارلیمنٹ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر موت کی سزا کا قانون منظور کیا تو ایک محترمہ نے کہا کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے' اس کا کیا مطلب ہے ------ معاذ اللہ 'توہین رسالت کو بھی انسانی حقوق میں شامل کیا جا رہا ہے اور یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ کوئی بدبخت توہین رسالت' کا ارتکاب کرنا چاہئے تو اسے اس کا حق حاصل ہو اور قانون کو حرکت میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ہے ان لوگوں کا انسانی حقوق کا تصور' اور یہ اسی قسم کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے ہمیں روکنا چاہتے ہیں۔ ہم پر " انسانی حقوق " کا کیسا تصور تھوپا جا رہا ہے گذشتہ سال چکوال میں اغواء اور قتل کی ایک واردات ہوئی' خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا۔ عدالت نے قاتل کو موت کی سزا سنائی اور یہ فیصلہ دیا کہ پھانسی برسرعام لوگوں کے سامنے دی جائے۔ اسلام کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ سزا سرعام دی جائے تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ " مجرموں کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے " یہ اسلامی قانون کا تقاضا ہے لیکن ہماری عدالت عظمیٰ نے اس سزا پر عملدر آمد روک دیا ہے اور سپریم کورٹ میں گذشتہ چار پانچ ماہ سے اس نکتہ پر بحث جاری ہے کہ مجرم کو لوگوں کے سامنے سزا دینا اس کی عزت نفس کے منافی ہے اور یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے قاتل کو سرعام پھانسی نہیں دینی چاہئے۔ یہ مثالیں میں نے وضاحت کے ساتھ اس لئے بیان کی ہیں تاکہ آپ اچھی طرح جان سکیں کہ

انسانی حقوق سے مغربی ممالک کی مراد کیا ہے اور یہ طاقتیں جب ہم سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہ کرنے کی ضمانت طلب کرتی ہیں تو اس سے ان کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ اب ایک اور شرط بھی سماعت فرما لیجئے' امریکہ کے سینٹ کی ۱۷ رکنی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لئے اپنی قرار داد میں جو شرائط شامل کی ہیں' ان میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ "امریکی صدر ہر سال اس مفہوم کا ایک سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں مثلاً احمدیوں کو مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آرہی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کر رہی ہے' جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔" (بحوالہ مضمون جناب ارشاد احمد حقانی۔ اوارتی صفحہ ۳ روزنامہ جنگ ۵ مئی ۱۹۸۷ء) قادیانیوں کی مکمل مذہبی اور شہری آزادیوں کا مطلب کیا ہے؟ یہ کہ! وہ ملت اسلامیہ سے قطعی طور پر الگ ایک نئی امت ہوتے ہوئے بھی' اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر استعمال کر کے دھوکہ اور اشتباہ کی جو فضا قائم رکھنا چاہتے ہیں' وہ بدستور قائم ہے۔ امریکی سینٹ کی یہ قرار داد قادیانیوں کے خود ساختہ حقوق کی حمایت سے زیادہ ملت اسلامیہ کے دینی تشخص اور مذہبی معتقدات پر براہ راست اور ناقابل برداشت حملہ ہے۔

چند سال قبل میں جمعیت علمائے اسلام کے ایک وفد کے ساتھ لاہور میں امریکی قونصل مسٹر رچرڈ ڈکی سے ملا اور گفتگو کے دوران یہ شکوہ کیا کہ امریکہ قادیانی گروہ کی سرپرستی کر رہا ہے۔ جب کہ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں سے امریکی حکام نے کبھی ان کا موقف معلوم کرنے کی زحمت نہیں کی اور نہ ان کی شکایات سنی ہیں اس پر مسٹر رچرڈ ڈکی چند موٹی موٹی فائلیں اٹھا لائے' جن میں چک سکندر کے تنازعہ کے بارے میں اس قدر تفصیلات درج تھیں کہ اتنی تفصیل خود ہمیں معلوم نہیں تھی حالانکہ ہم اس جھگڑے کے مقدمہ کو "ڈیل" کر رہے تھے۔ چک سکندر ضلع گجرات تحصیل کھاریاں کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں کچھ عرصہ قبل قادیانیوں اور مسلمانوں میں تصادم ہو گیا تھا' کچھ لوگ مارے گئے تھے اور کچھ مکانات نذر آتش ہو گئے۔ یہ لاہور سے دور ایک چھوٹے سے گاؤں کا مقامی جھگڑا تھا مگر لاہور میں امریکہ کا قونصل جنرل اس جھگڑے کی بڑی بڑی فائلیں میز پر رکھے اس کے اسباب پر ہم سے بحث کر رہا تھا۔ اس حوالہ سے جو بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں' وہ امریکی سفارت کار کا یہ جملہ تھا کہ "پاکستان میں قادیانیوں کو کسی جگہ کوئی تکلیف پہنچے تو واشنگٹن ہم سے جواب طلبی کرتا ہے اس لئے ہمیں ان معاملات میں دلچسپی لینا پڑتی ہے" ان حالات میں پوری امت مسلمہ خصوصاً

مغربی ممالک میں مقیم پاکستانی مسلمان اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں ضرور سوچیں کہ اس حوالے سے ان پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں اور وہ ان کے بارے میں خدا کی بارگاہ میں کس طرح سرخرو ہو سکتے ہیں؟

آپ کو کچھ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ مسئلہ کی نوعیت کیا ہے اور معاملات کہاں تک پہنچ چکے ہیں؟ بیشتر حضرات یہ کہہ دیتے ہیں کہ "ہمیں تو ان باتوں کا علم ہی نہیں" لیکن ان حضرات کا نہ جاننا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے؟ کیا یہ بھی ہمارا قصور ہے؟ قابل افسوس امر تو یہ ہے کہ بہت سے لوگ مغربی ممالک میں رہتے ہوئے بھی ان امور سے واقف نہیں ہیں۔ میری ان سے التماس ہے کہ خدا کے لئے آنکھیں کھولئے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کیجئے۔

اب آیئے صدارتی آرڈیننس کی طرف' اس آرڈیننس کا مقصد اور منشاء صرف یہ ہے کہ چونکہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے' اس لئے قادیانی اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر استعمال نہ کریں۔ اس کے علاوہ اس آرڈیننس میں کچھ نہیں۔ اس آرڈیننس کی رو سے قادیانیوں کو اس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ

۱۔ اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کریں اور خود کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہ کریں۔

۲۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہ کہیں اور اپنی عبادت کے لئے لوگوں کو بلانے کا طریقہ اذان سے الگ اختیار کریں اور اسے اذان نہ کہیں۔

۳۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ کے علاوہ کسی اور خاتون کو ام المومنینؓ نہ کہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور خلفاءؓ کے علاوہ کسی اور کے لئے صحابی یا خلیفہ کی اصطلاح استعمال نہ کریں۔

آرڈیننس میں ان امور کو جرم قرار دیتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر تین سال تک قید یا جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے' میں مغربی دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ اس آرڈیننس میں قادیانیوں کو عبادت گاہ بنانے یا عبادت کرنے سے کہاں روکا گیا ہے؟ انہیں اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے سے روکا گیا ہے۔ اذان دینے سے روکا گیا ہے اور اسلام کے دیگر شعائر استعمال سے روکا گیا ہے اور قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے الگ ایک جداگانہ مذہب ہے تو یہ پابندیاں اس کا منطقی تقاضا ہے اور ان اصولی اور منطقی پابندیوں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دینا سرا سر ناانصافی ہے۔ ہماری یہ آواز مغربی ذرائع ابلاغ تک پہنچنی چاہیئے اور مغربی لابیوں کے علم میں آنی چاہیئے۔ برطانیہ سمیت دیگر مغربی ممالک میں رہنے

والے مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے۔ اگر مرزا طاہر احمد یہاں کے ذرائع استعمال کر سکتا ہے تو مغرب کے ذرائع ابلاغ وہاں مقیم مسلمانوں کی دسترس سے بھی باہر نہیں۔ اگر مرزا طاہر احمد مغربی لابیوں کو اپروچ کر سکتا ہے' تو یہ آپ حضرات بھی کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بیرون ممالک میں مقیم مسلمان اپنے فرائض پہچانیں اور اسلام اور پاکستان کے دفاع کے لئے سائنٹیفک بنیادوں پر کام کا طریقہ اختیار کریں

انسانی حقوق کے مجرم! قادیانی:۔ بات انسانی حقوق کی ہے تو میں ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہم نہیں بلکہ قادیانی کر رہے ہیں اور عملی صورت حال یہ ہے کہ خود ہمارے انسانی حقوق قادیانیوں کے ہاتھوں پامال ہو رہے ہیں۔ اس لئے کہ اسلام کا نام مسجد' اذان کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی شعائر' دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی پہچان ہیں اور ان کی شناخت ہیں۔ اپنی شناخت کا تحفظ مسلمانوں کا حق ہے اور شناخت کی حفاظت انسانی حقوق میں شامل ہے' جسے قادیانی مسلسل پامال کر رہے ہیں اور جب قادیانیوں کے خلاف اس جرم میں قانونی کارروائی ہوتی ہے تو مغرب چیخ اٹھتا ہے کہ قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اب دیکھئے میں ایک شخص ہوں۔ مجھے زاہد الراشدی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ سے ماہنامہ الشریعہ شائع کرتا ہوں اور اس کا ایڈیٹر ہوں کوئی اور شخص یہ دعویٰ کرے کہ زاہد الراشدی میں ہوں یا الشریعہ کا ایڈیٹر میں ہوں تو کیا اس سے میری شناخت مجروح نہیں ہوتی؟ اور کیا میرے انسانی حقوق پر زد نہیں پڑتی؟ اور اگر میں اس شخص کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کرا دوں اور قانون اسے پکڑ کر جیل میں ڈال دے تو کیا مغربی لابیاں اس پر شور مچانا شروع کر دیں گی کہ اس کے انسانی حقوق پامال ہو گئے ہیں۔ میں مغرب میں بیٹھ کر اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے لا بیوں سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ کچھ انصاف کریں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کریں کہ وہ اپنی شناخت اور پہچان کی حفاظت کر سکیں اور اسلام کا نام اور اس کا لیبل اور ٹریڈ مارک غلط استعمال کرنے والوں کو ایسا کرنے سے باز رکھ سکیں۔ یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے مذہبی نام کا تحفظ کریں' اپنی شناخت کا تحفظ کریں۔ اپنی علامات اور نشانیوں کا تحفظ کریں اور اپنی پہچان کو بچائیں۔ قادیانی گروہ مٹھی بھر ہونے کے باوجود مغربی طاقتوں اور لابیوں کی شہ پر ہماری پہچان کو خراب اور ہماری شناخت کو مجروح کر رہا ہے صدارتی آرڈیننس میں قادیانیوں کو اسی جرم سے روکا گیا ہے اس لئے انصاف کی بات تو یہ ہے کہ امتناع قادیانیت کا صدارتی آرڈیننس انسانی حقوق کی خلاف

ورزی کا نہیں بلکہ ان کی حفاظت اور ہیومن رائٹس کے تقاضوں کی تکمیل کا آرڈیننس ہے۔"

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۹ تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

میجر (ریٹائرڈ) محمد امین منہاس' مذہبی سکالر

"قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو ان کا وہ مطلب نہیں ہوتا جو ایک عام مسلمان کا ہوتا ہے۔ قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو محمد سے مراد "مرزا غلام احمد" لیتے ہیں۔ یہ منافقین میں سے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے کاذب کہا ہے۔ اللہ نے کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کا حکم دیا ہے۔ انگریزوں نے اسلام اور فلسفہ جہاد سے خوفزدہ ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کو پلانٹ کیا' جس نے جہاد کو حرام قرار دیا۔ مسلمانوں اور کافروں کے بنیادی حقوق الگ الگ ہیں۔ بنیادی حقوق کے پردے میں قادیانیوں کو گھناؤنا کھیل کھیلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ قادیانی کبھی قرآن و سنت کی بات نہیں کرتے' وہ صرف بنیادی حقوق کا موقف اختیار کرتے ہیں۔ ہم عیسائیوں' ہندوؤں سب کو اعتقاد کا حق دیتے ہیں' مگر قادیانیوں کو یہ حق اس لیے نہیں دے سکتے کہ یہ اسلام کا لبادہ اوڑھتے اور شعائر اسلام کی آڑ میں قادیانیت پھیلاتے ہیں۔ قادیانی' بنیادی انسانی حقوق کے طور پر شعائر اسلام اپنانے کا دعویٰ کرتے ہیں' لیکن کوئی بنیادی انسانی حقوق قابل قبول نہیں' اگر وہ قرآن و سنت سے متصادم ہوں۔ قادیانیوں کو ایک دن بھی مسلمان تصور نہیں کیا گیا"۔ (روزنامہ جنگ' نوائے وقت لاہور یکم فروری ۱۹۹۳ء)

مولانا عبدالرحیم اشعر (عالمی مبلغ ختم نبوت)

"مرزا قادیانی کی ایک پیش گوئی ہے کہ "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"۔

(تذکرہ' طبع دوم' ص ۵۸۴)۔

مرزا صاحب کا یہ الہام یا پیش گوئی اردو زبان میں ہے اور اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کی موت مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں ہوگی' مگر دیکھئے مرزا صاحب کا انتقال لاہور میں بمرض ہیضہ ہوا اور مرزا صاحب کے مرید ان کی

لاش کو بذریعہ ریل گاڑی، جو مرزا صاحب کے نزدیک دجال کا گدھا ہے، لاد کر قادیان لے گئے تو یہ پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔

مرزا قادیانی نے خود ہی ایک معیار مقرر کیا اور اس معیار پر خود ہی پورا نہ اتر سکا۔ اب انہیں کا فیصلہ ملاحظہ فرمادیں، تحریر کرتے ہیں:

۱۔ "جو شخص اپنے دعوئی میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوسکتی"۔ (آئینہ کمالات اسلام، ص ۲۶۱، طبع لاہور)

۲۔ "کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۳۵، طبع لاہور)

۳۔ "جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا"۔ (چشمہ معرفت، ص ۲۲۲)

(مرزا غلام احمد قادیانی کی آسان پہچان مولفہ مولانا عبدالرحیم اشعر)

مولانا عبداللہ۔ اسلام آباد

" اسلام آباد جو پاکستان کا دار السلطنت ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں لندن میں قادیانیوں نے " کفر آباد " کا نام اسلام آباد رکھا ہے۔ جہاں یہ پاکستان کی توہین ہے وہاں اسلام کی بھی توہین ہے اس بات کو بھی مسلمان ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۲۹۔ ۳۰۔ ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

شاہ نواز اعوان۔ پنڈی گھیب

" برطانوی ہندوستان میں بھی قادیانیت کا شعار تھا کہ ان کے جو افراد پولیس میں بھرتی ہوتے وہ عموماً سی آئی ڈی میں چلے جاتے یا انگریز انہیں چن چن کر سی آئی ڈی میں لے لیتا۔ جہاں انہیں ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں پر کوئی سا ظلم توڑتے ہوئے رتی بھر حیا محسوس نہ ہوتی بلکہ ہر ظلم کو اپنے فرائض کا حصہ سمجھتے تھے پنجاب میں سی آئی ڈی کا محکمہ برطانوی حکومت کے لئے ریڑھ کی ہڈی رہا۔ اس محکمہ کے قادیانی افسروں نے برطانوی استعمار کی جو خدمات سرانجام دیں وہ کوئی انگریز افسر بھی سرانجام نہیں دے سکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر اسلامی ملک میں قادیانیوں کے خلاف حکومت اور عوام دونوں سطح پر ذہنی اقتساب موجود ہے۔ لیکن جہاں

قومی آزادی طاقتور ہے اور ان کی آزادی عالمی استعمار کے رخنوں سے محفوظ ہے۔ مثلاً مصر، ترکی، افغانستان، شام، حجاز، عراق، شرق، اردن وغیرہ میں قادیانی مشن ہیں۔
تل ابیب میں ان کا مشن گردوپیش کی عرب دنیا کے خلاف جاسوسی کا مرکز ہے دمشق کے ایک مطبوعہ رسالہ القادیانیہ سے ان کے سیاسی خدوخال اور استعماری فرائض و مناصب کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ "کبھی بھی عرب مسلمان ریاست میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں بلکہ ان کے وجود کی بدولت پاکستان کو عربوں میں ہدف بنایا جاتا ہے۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۱۷ شمارہ ۴۴ = ۸ مارچ ۱۹۸۵ء)

مولانا نور الحق نور صوبائی ناظم اعلیٰ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد پشاور

"اس وقت مرزائیت ایک زخمی سانپ کی شکل اختیار کئے ہوئے ہے۔ صرف ایک کاری ضرب لگانے کی ضرورت ہے۔ مرزائی اسرائیل، روس اور امریکہ کی شہہ پر عالم اسلام میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں۔ حکومت وقت مرزائی جماعت کا بندوبست کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اور اپنے نافذ کردہ آرڈیننس پر عمل درآمد نہیں کرا سکی۔ یہ ملک محبان مصطفیٰؐ کے لئے بنا ہے نہ کہ منکرین مصطفیٰؐ کے لئے۔" (ہفت روزہ لولاک جلد نمبر ۲۲ شمارہ ۲۵ - ۱۳ ستمبر ۱۹۸۵ء)

علامہ سید عبد المجید ندیم

"فلسطین میں صیہونیت اور پاکستان میں قادیانیت امریکہ کی اسلام دشمنی کے دو اہم حربے ہیں۔ جن کے مقاصد کے اشتراک و یگانگت کا بین ثبوت یہ ہے کہ قادیانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہو کر فلسطینی مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہے، مسلمانان عالم کے لئے یہ صورت حال لمحہ فکریہ ہے جب تک قادیانیت کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ اور روز افزوں جارحیت کے سدباب میں فیصلہ کن اقدام نہیں ہو گا۔ اس وقت تک اسرائیلی جارحیت کی کمر نہیں ٹوٹے گی۔" (روزنامہ نوائے وقت، ۱۸ دسمبر ۱۹۸۵ء)

مولانا عبد الرؤف ملک سیکرٹری جنرل متحدہ کونسل پاکستان

"ضروری امر یہ ہے، کہ قادیانیت اس وقت دنیا کے کس کس خطے میں، کس کس انداز سے کام کر رہی ہے؟ اس کے اثرات کا تفصیلی جائزہ کہاں کہاں، فتنہ مذکور کا مقابلہ مئوثر انداز

میں ہو رہا ہے اور خلا کس کس مقام پر ہے؟ یہ ایک محنت طلب کام ہے' مگر مفید یہی ہے' قادیانیت اور قادیانی مذہب' قادیانیت پر دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہاں یہ بھی ضروری ہے' کہ پاکستان میں اس وقت کون کون سے معروف قادیانی خاندان ہیں' ان کے کتنے افراد کہاں کہاں تعینات ہیں' خصوصاً فوج میں جنرل کے عہدوں پر فائز اور وفاقی سیکرٹری ر آئی جی ر چیف سیکرٹری اس سطح کے لوگ کہاں کہاں ہیں' ان کے سیاہ کارنامے معہ تفصیل' اگر آپ اپنی محنت کا دائرہ مذکور عنوانات تک محدود فرمالیں' تو قوم کو بے حد فائدہ ہو گا اور اہل اسلام ہمیشہ آپ کے احسان مند رہیں گے۔" (راقم کے نام مولانا عبدالرؤف ملک صاحب کا مکتوب)

مولانا محمد اکرم' دارلعرفان مینارہ چکوال

" جہاں تک مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا تعلق ہے تو اس کے لئے صرف انکار دعوائے نبوت ہی بطور دلیل کافی ہے کہ کتاب اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ سے پہلے سب انبیاء و کتب سماوی پر ایمان کی بات ارشاد فرمائی کسی بعد والے کا ذکر نہیں فرمایا **والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک (البقرہ)**۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لا نبی بعدی بھی سورج کی طرح روشن ہے اور تیسری سب سے بڑی دلیل مرزا قادیانی کی سوانح ہے جس کے مطالعے کے بعد انہیں صحیح الدماغ اور شریف آدمی ماننے کا حوصلہ نہیں رہتا چہ جائیکہ نبوت کی بات کی جائے۔ میں یہاں ان کے اپنے دعاوی کو بھی بطور مثال پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ کہ اپنی کتاب۔ آئینہ کمالات اسلام طبع اول صفحہ ۲۸۸ پر فرماتے ہیں " ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی کسوٹی (محک امتحان) نہیں اور " نزول مسیح ص ۹۹ پر فرماتے ہیں " جس طرح حضرت محمد رسول اللہ کو قرآن مجید پر یقین تھا اس طرح مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور جو شخص اس وحی کو جھٹلاتا ہے وہ یقیناً لعنتی ہے اب ذرا " آئینہ اسلام " کے صفحہ ۲۸۴ کو دیکھیں تو ایک اشتہار موجود ہے جس میں ارشاد ہے " اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط کے ساتھ کیا جائیگا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہے اور ان تمام برکتوں سے حصہ پاؤ گے" جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائیگا۔ مگر ہوا یہ کہ ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو محمدی بیگم کا نکاح مرزا سلطان محمد سے ہو گیا جب کہ مرزا صاحب

بار بار محمدی بیگم کو مختلف پیشکش فرماتے رہے مگر اس نے بھی پرواہ نہ کی۔ مرزا سلطان محمد کو پیش گوئیوں سے دھمکاتے رہے مگر وہ بھی ڈٹا رہا اور مرزا صاحب شادی کی حسرت لئے ۱۹۰۸ء میں نامراد و ناکام ہی دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے جب کہ وہ میاں بیوی خوش و خرم رہے بلکہ یہ اللہ کا بندہ پہلی جنگ عظیم میں بھی گیا اور محاذ سے بچ کر آ گیا۔

یہ تو صرف ایک بات ہے مرزا صاحب کے جھوٹ تو شمار سے باہر ہیں اللہ کریم بنی نوع انسان کو اس کے دجل سے پناہ میں رکھے اور خصوصاً مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔" (راقم کے نام مولانا محمد اکرم صاحب مدظلہ کا مکتوب)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

" قادیانی فتنہ کے سر اٹھاتے ہی جن علماء نے حق کا نعرہ جہاد بلند کیا اور انگریزی نبوت سے برسرپیکار ہو گئے۔ ان اولین مجاہدین کی فہرست میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا اسم گرامی نہایت نمایاں ہے۔ مولانا کے تابڑ توڑ حملوں سے انگریزی نبی بوکھلا اٹھا۔ اس مجاہد ختم نبوت نے تحریر و تقریر اور مناظرہ کے میدان میں قادیانیت کو ذلیل و رسوا کیا اور آخر مولانا ہی سے ایک تحریری مباہلہ کے نتیجہ میں مرزا قادیانی ہیضہ کے موذی مرض میں مبتلا ہو کر جہنم واصل ہو گیا۔

مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ اپنے مباہلہ کا چیلنج دیا' جس کا عنوان تھا " مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ " اس میں مرزا قادیانی نے مولانا صاحب کو مخاطب کر کے لکھا!

" اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اکثر اوقات اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا' مگر اے میرے کامل اور صادق خدا' اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے' حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون اور ہیضہ کے امراض مہلکہ سے۔"

رب ذوالجلال کے باب عدل پر جھوٹے نبی نے خود ہی انصاف کی دستک دے دی۔ پھر کیا تھا' رب کائنات نے فیصلہ کر دیا۔ مرزا قادیانی تقریباً ایک سال بعد اپنے منہ مانگے مرض ہیضہ میں مبتلا ہوا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو سوئے دوزخ روانہ ہو گیا جب کہ حق و صداقت کی علامت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا قادیانی کی پرذلت موت کے بعد تقریباً ۴۰ سال تک زندہ تابندہ رہے اور قادیانیوں کے خلاف مسلسل جہاد میں مصروف رہے۔" (عشق ختم النبیین صلی

اللہ علیہ وسلم از محمد طاہر رزاق)

مولانا محمد ابراہیم کمیرپوریؒ

" مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا لٹریچر قرآن و حدیث میں غیر ضروری ترمیم بلکہ تحریف کا مجموعہ ہے' منقولی مباحثات میں غلط حوالے' غلط تراجم اور غلط استدلال' اس جماعت کا طرہ امتیاز ہے اور ایسی غلط بنیاد پر تعمیر کئے جانا ان کے ہاں کوئی عیب نہیں۔ خود مرزا صاحب اپنے مخالف علماء کی تحریرات اور باہمی مباحثات کی روئداد میں اکثر رد و بدل کے عادی تھے۔ اور اس فن میں مرزا جی کو کافی دسترس تھی۔ وہ اس قسم کے واقعات کو ایسا رنگ چڑھاتے تھے کہ مخاطب غیر شعوری طور پر محسوس کرتا کہ علماء کے پاس مرزا جی کے دلائل کا کوئی جواب نہیں اور مرزا جی کی شکست کے باوجود فتح کا گمان ہوتا۔ مباحثہ لدھیانہ' مباحثہ دہلی' پیر آف گولڑہ سے تفسیر نویسی' مولانا ثناء اللہ کا سفر قادیان' اس قسم کے واقعات ہیں کہ مرزا جی کی شکست' فرار' انکار اور غیر حاضری کے باوجود وہ اپنے آپ تو سچے فاتح اور غالب ہی خیال کرتے ہیں۔ مرزا جی کے لٹریچر کی دوسری خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے من گھڑت الہامات میں اتنی لچک رکھتے ہیں کہ آنے والے ہر واقعہ پر چسپاں ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ہر پیش آمدہ حادثہ قادیان کی الہامی پٹاری کے کسی نہ کسی کونہ میں بد امانت رکھ لیا جاتا ہے۔ جہاں وہ الہامات جو متحدیانہ حیثیت میں پیش کئے گئے اور انہیں صدق و کذب کا معیار ٹھہرایا گیا۔ جب صاف طور پر غلط ثابت ہوئے تو اس قسم کے الہامات میں تحریف' ترمیم یا اجتہادی غلطی کا عذر کرکے لچک کا کام لے لیا گیا مثلاً مسٹر آتھم عیسائی کے سلسلہ میں ہر موافق مخالف جانتا ہے کہ ان کے لئے ۱۵ ماہ میں مرجانے کا الہام تھا اور مدت مذکورہ کی آخری رات تک مرزا جی اس کی موت کی انتظار بلکہ کوشش کرتے رہے۔ لیکن جب وہ نہ مرا تو اپنی ہی عبادات کی نئی نئی تشریحات شروع کر دی گئیں۔ پھر جب وہ مرزا جی کی زندگی میں مرگیا تو فوراً لکھ دیا گیا کہ " ہماری پیش گوئی یہی تھی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے' سچے سے پہلے مرے گیا" اس کے علاوہ قادیانی لٹریچر پر براہ راست عبور رکھنے والا فوراً اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مرزا جی اخلاقی حیثیت میں کسی اونچے مقام پر نہ تھے۔ ان کے بچپن' جوانی اور بڑھاپے کے اکثر واقعات ایسے ہیں جن کی موجودگی میں ان کو مصلح' مہدی مجدد وغیرہ القابات سے یاد کرنا خود ان معزز الفاظ کی توہین ہے۔ وہ عام اخلاق جو ہر شریف انسان میں ہونے چاہئیں آپ ان سے بھی عاری تھے۔ عہد شکنی' کذب بیانی' اختلاف بیانی' مغالطہ' بہتان طرازی' مقدمہ بازی' دنیا پرستی' زن پرستی' حکومت پرستی' ہوس پرستی' آپ

کی زندگی کے اہم عنوان ہیں۔" (فسانہ قادیان از مولانا محمد ابراہیم کمیرپوری ص ۷)

حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ

" مرزا محمود قادیانی نے کوئٹہ میں قادیانیت کی تبلیغ میں کئی ایک پمفلٹ اور اشتہارات شائع کرائے ہیں جو سیاسی نقطہ نظر سے حکومت پاکستان کے وقتی مفاد کے لئے سخت خطرناک ہیں۔ کیونکہ ان کے مندرجہ مسائل ایسے ہیں جو مسلمانوں کے سب فرقوں کے نزدیک کفروالحاد اور ضلالت ہے۔ ان میں سے سب سے بڑا مسئلہ ختم نبوت کا ہے کہ قادیانی لوگوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی (والد مرزا محمود) نبی اور رسول ہیں اور جو کوئی ان کو نبی اور رسول نہ مانے وہ کافر اور جہنمی ہے۔" (قادیانی مذہب از حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

علامہ احسان الٰہی ظہیر

" اسرائیل اور مرزائیت کا آپس میں گہرا رابطہ اور تعلق ہے اور مرزائیت اور اسرائیل دونوں ہی انگریز کی تخلیق اور سازش کا نتیجہ ہیں۔ مرزائیوں کے معتقدات مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہیں۔(اسلام اور مرزائیت از علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ)

پروفیسر ساجد میر

" قادیانیوں نے اپنی مہم میں اخلاقی حدود کو بری طرح پامال کیا ہے۔ وہ جھوٹ بلکہ سفید جھوٹ بولنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ قادیانی قطعی طور پر خارج از اسلام ہیں۔ یہ دنیا بھر کے علماء کا متفقہ فیصلہ اور آئین پاکستان کا حصہ ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۸ دسمبر ۱۹۸۹ء)

" میرے دادا محمد ابراہیم سیالکوٹی کا قرض آج تک مرزا طاہر کے دادا مرزا قادیانی آنجہانی کے ذمہ ہے۔ مولانا محمد ابراہیم میر نے حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام پر "شہادت القرآن" مرزا قادیانی کی زندگی میں لکھ کر اس کو چیلنج دیا تھا کہ اس کا جواب دے۔ مگر وہ قرضہ آج تک باقی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت، قرآن مجید کی سو آیات سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے شروع ہی میں جہاں متقین کی صفات بیان فرمائی ہیں وہاں اس کا صراحتہ ذکر فرمایا ہے۔ مسیلمہ کذاب اور ان کے پیروکار نہ صرف جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانتے تھے بلکہ تہجد

گزار اور صوم صلوۃ کے پابند تھے۔ ان کی ظاہری دینداری متاثر کرنے والی تھی۔ اس کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ وسلم نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا اور حضرات صحابہ کرامؓ نے ان کے خلاف جہاد میں سینکڑوں قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ختم نبوت کا مسئلہ تمام مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے اور تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کو اس جدوجہد میں بھرپور حصہ لینا چاہئے۔"
(ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

حافظ عبدالقادر روپڑی

" مرزائیت' مذہب کے قالب میں استعمار و سامراج کی آلہ کار تحریک ہے اور یہ ابتداء سے آج تک مغربی سامراج کی ایجنٹ رہی ہے اور اب بھی یہ سامراج کی آلہ کار ہے۔ ڈاکٹر ہنٹر کے مشورہ کے مطابق برطانوی سامراج نے امت مسلمہ اور علماء ولی اللہی کے خلاف جہاں دوسری سازشیں شروع کیں' وہاں مرزائیت بھی پیدا کی۔ آزادی کی ہر تحریک کے خلاف یہ جماعت سازشیں کرتی رہی اور انگریزوں کی اعانت کرتی رہی۔ تحریک آزادی ۱۸۵۷ء کے خلاف بھی مرزائیت نے کام کیا۔ اور پھر تحریک ریشمی رومال کے دوران بھی یہ سازشوں میں مشغول رہی۔ اس کے بعد ۱۹۲۲ء میں تحریک خلافت شروع ہوئی تو اس کے خلاف بھی مرزائیت سازشیں کرتی رہی۔ پھر اس کے بعد تحریک پاکستان کے خلاف ۱۹۴۷ء تک یہ جماعت سازشوں میں مصروف رہی اور جب پاکستان بن گیا تو پھر پاکستان کے خلاف بھی مرزائیت سازشیں کرتی رہی۔ مرزائیوں کا یہودیوں سے گٹھ جوڑ ہے اور اسرائیل میں ان کا باقاعدہ مشن قائم ہے۔ جہاں چوہدری ظفراللہ قادیانی سابق وزیر خارجہ کام کرتا رہا ہے۔" (قادیانی تحریک کا سیاسی پس منظر از علامہ اختر فتح پوری)

فضیلتہ الشیخ حضرت مولانا عبدالرحمٰن ـــ فاضل دیوبند

"موجودہ حکومت نے نظام اسلام کے نفاذ کا مبارک قدم اٹھایا ہے اور مرزائیت نے اس کام میں بھی روڑے اٹکائے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت بھی اسلامی مملکت کی کلیدی آسامیوں پر ابھی تک مرزائی افسران براجمان ہیں اور جو مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ نفاذ اسلام کو کسی طرح ناکام بنایا جائے' اس لئے کہ اسلامی نظام میں ان کو اپنی موت نظر آتی ہے۔" (قادیانی تحریک کا پس منظر مرتبہ علامہ اختر فتح پوری)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

" متنبی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کا کفروزندقہ ایک ثابت اور کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ پاکستان اور عالم اسلام کے لئے قادیانیت کا وجود ایک سرطان ہے۔ لیکن بہت سے مسلمان اور بالخصوص پڑھے لکھے مسلمان' افسوس ہے کہ اس خطرہ جان وایمان سے آگاہ نہیں ہیں اور وہ قادیانی مسئلے کو محض فرقہ وارانہ اختلافات کا ایک شاخسانہ سمجھتے ہیں۔ ایسے مسلمان نہ قادیانی لٹریچر خود پڑھتے ہیں۔ نہ قادیانی ان تک اپنی صحیح عمر پہنچنے دیتے ہیں "
قادیانی امت از مولانا محمد شفیع جوش)

" دوسرے مذاہب کا حال یہ ہے کہ ان میں کوئی واضح خط امتیاز ایسا موجود نہیں ہے جو ان کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان فرق پیدا کرتا ہو۔ کسی خاص مقام سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایک شخص یہودی ہے اور اب یہودی نہیں ہے۔ یافلاں مقام تک ایک شخص عیسائی ہے' پھر وہ غیر عیسائی ہو جاتا ہے یا ایک شخص بدھ ہے اور پھر وہ غیر بدھ بن جاتا ہے...... صرف اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے حدود متعین ہیں اور اسلام کی رو سے جس طرح ایک ایسے شخص کو اسلام سے خارج قرار دینا بہت بڑا ظلم ہے' جو اس کی قائم کردہ حدوں کے اندر ہو۔ اسی طرح یہ بھی ظلم عظیم ہے کہ ایک شخص اسلام کی حدوں کے باہر ہو اور اسے اسلام کے اندر قرار دیدیا جائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب سے نبوت کا دعویٰ کیا ہے' وہ اور اس کے پیروکار اسی وقت سے اللہ اور اس کی رسولؐ کے نزدیک اسلام سے خارج ہو چکے تھے۔ ان کا اسلام سے خارج از اسلام ہونا اس بات کا محتاج نہ تھا کہ ہم انہیں اسلام سے خارج قرار دیدیں۔ وہ اپنے دعوے کی بنا پر خود اس مقام پر پہنچ گئے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن کو جھٹلا رہا ہے' وہ اسلام کو جھٹلا رہا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت شدہ ارشادات کو جھٹلا رہا ہے اور وہ اجماع امت کو جھٹلا رہا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جو شخص ایسا کام کرتا ہے وہ خارج از اسلام ہے۔ خواہ کوئی دوسرا اسے اسلام سے خارج قرار دے یا نہ دے۔

اللہ تعالیٰ ان علمائے امت کو جزائے خیر دے جنہوں نے دلائل سے یہ ثابت کیا کہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کا دعویٰ کرنے والے کی تصدیق کرے اور اسے مجدد یا مصلح قرار دے وہ خارج اسلام ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جو شخص ایک مدعی نبوت کو مصلح یا موعود مانتا ہے وہ یا تو اسلام سے بے بہرہ ہے یا پھر منافق ہے اور اسلام کی آڑ میں غیر اسلام کو مان رہا ہے

علماء نے بار بار دلائل سے ثابت کیا کہ قادیانیت کفر اور سرا سر گمراہی ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود امت مسلمہ اسی نوے سال تک اس فتنے کو برداشت کرتی رہی اور اسے اپنے اندر پھلنے پھولنے کا موقع دیتی رہی اور پاکستان کے نام سے جب ایک اسلامی حکومت قائم ہوئی تو اس کے اندر اس فتنے کو اتنا فروغ حاصل ہوا کہ اس کے پیروکار بالکل اسی طرح پاکستان پر چھا گئے جس طرح امریکہ پر یہودی قابض ہیں...... سبب اس کا یہ ہے کہ جو شخص اسلام کے حدود اور اس کے عقائد کو نہ جانتا ہو اور جو اسلام اور کفر میں امتیاز نہ کر سکتا ہوں۔ اس کے ہاتھ میں جب اختیارات آئیں گے تو وہ ہر قسم کی جہالت کر سکتا ہے۔ اسلام سے ناواقفیت کی بناء پر پاکستان کے ارباب اختیار نے بھی قادیانیوں کے بارے میں ایسی ہی جہالت کا ثبوت دیا۔ علماء چونکہ آپس میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر اختلاف کرتے رہتے تھے' اس لئے جب انہوں نے ایک صحیح بات کی اور متفقہ طور پر قادیاںیت کو کفر قرار دیا تو ارباب اختیار نے اسے بھی ایک فرقہ وارانہ مسئلہ سمجھا اور قادیانیوں سے کوئی تعرض نہ کیا۔ بلکہ انہیں کھلی چھٹی دیدی اس بات کی کہ وہ اپنے عقائد کو پھیلائیں اور اپنی جڑوں کو گہرا کریں۔ حکمران طبقے کی طرف سے یہاں تک کہا گیا کہ یہ لوگ ہم سے اچھے مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کا یہ المیہ ہے کہ جن کے ہاتھ میں ان کے معاملات کی باگیں رہیں انہوں نے دنیا کو تو خوب سمجھا لیکن دین کے فہم سے نابلد رہے اور دین سے ناواقفیت کے نتیجے میں انہوں نے غیر اسلام کے ساتھ ایک ایسی رواداری اختیار کی جو اسے مضبوط سے مضبوط تر بناتی چلی گئی' قادیانی فتنے کو یہاں تک پہنچنے کا موقع ملا کہ وزارت خارجہ ظفر اللہ خاں کے ہاتھ آگئی اس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ اب پاکستان کا اسلامی تشخص اور اس کا بنیادی نظریہ مجروح ہو رہا ہے اور اس ملک پر ایسے لوگ قابض ہو رہے ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ ملک کے کلیدی شعبوں میں قادیانی گھستے چلے جا رہے تھے اور اقتصادی مشینری پر ان کا مکمل قبضہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ بعض اوقات یہ محسوس ہوتا تھا کہ اگر اس گروہ کی پیش قدمی اسی طرح جاری رہی تو شاید یہ المناک موقع آجائے کہ ہم ایک رات سوئیں' مسلمان ریاست میں اور اٹھیں تو وہ قادیانی ریاست میں بدل چکی ہو۔ یہ سرا سر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ربوہ میں ٹھیک وقت پر قادیانیوں سے حماقت کروائی۔ اور ان کے عزائم کے غبارے سے ہوا نکال کر رکھ دی۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کی شامت لانا چاہتا ہے تو اس کی عقل مار دیتا ہے' وہ ملک پر اتنا غلبہ حاصل کر چکے تھے کہ ان پر متوقع اقتدار کا نشہ چھا گیا تھا۔ انہوں نے ربوہ میں مسلمانوں کے خلاف جارحیت کر کے یہ

اندازہ کرنے کی کوشش کی تھی کہ اگر مسلمان اس وقت جوتے کھا کر چپ ہو گئے تو انہیں مار مار کر ختم کیا جا سکتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان کی شامت لانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ مسلمان انہیں کس نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی حیثیت کیا ہے' انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ مسلمانوں کے اندر معدے میں مکھی کی طرح ہیں' جسے معدہ نکال پھینکنا چاہتا ہے۔

ایک عجیب بات میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دستوری ترمیم کا مقصد' حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے قادیانی اقلیت کو تحفظ دے دیا ہے حالانکہ یہ وہ اقلیت ہے جس کی مثال امریکہ کے یہودیوں سے دی جا سکتی ہے' جو اکثریت پر تسلط حاصل کرنے کا عزم رکھتی تھی اور جو حکومت پر قبضہ کرنے کے منصوبے بنائے ہوئے تھی۔ یہ دستوری ترمیم کر کے دراصل انہوں نے سانپ پر لاٹھی ماری ہے۔ مضروب سانپ پہلے سے بڑھ کر خطرناک ہو جاتا ہے اگر اس زخمی سانپ کو کچلنے اور ختم کرنے کا کوئی اقدام نہ کیا گیا اور ان کی جڑیں کاٹنے میں مسلسل تساہل برتا گیا تو ہر وقت اندیشہ ہے اس بات کا کہ پلٹ کر کوئی وار نہ کر بیٹھیں اور ملک کے لئے خطرہ نہ بن جائیں۔ میں حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو اس سانپ کو ڈسنے سے پہلے ہی ختم کر دیجئے۔ یہ آپ کے لئے بھی خطرہ بن سکتا ہے اور ملک کے لئے بھی' اس گروہ کی طرف سے جنوری ۷۵ء تک انتظار کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اب نہیں کہا جا سکتا کہ یہ گروہ جنوری ۷۵ء کے لئے تیاریاں کر رہا ہے اور اس کے پیش نظر کیا منصوبہ ہے؟ اگر حکمرانوں نے بروقت اس کا نوٹس نہ لیا تو یہ ہمارے لئے شدید خطرات کا موجب بن سکتا ہے۔

بیرونی ممالک میں قادیانیوں نے جو نفوذ حاصل کیا ہے' وہ آدھے سے زیادہ اس وقت ختم ہو گیا تھا' جب پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینیٹ نے اتفاق رائے سے ان کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد پاس کی تھی' ان کے رہے سہے اثر کو ختم کرنے کے لئے پوری دنیا میں یہ بات پھیلانے کی ضرورت ہے کہ یہ مذہبی گروہ نہیں' ایک سیاسی گروہ ہے اور ایک زمانے میں انگریزوں کے لئے جاسوسی کرتا رہا ہے۔ اگر یہ بات بڑے پیمانے پر پھیلائی جائے تو مسلمان ریاستوں میں آسانی سے ان کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بیرونی ممالک میں جو لوگ قادیانی مشنوں کے زیر اثر اسلام قبول کرتے ہیں ان میں سے کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو پیش ہی نہیں کیا گیا۔ قادیانیوں کی تکنیک یہ

ہے کہ پہلے وہ لوگوں کو اصل اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں پھر آہستہ آہستہ ان کے اندر نئی نبوت کا زہر پھیلا کر انہیں اسلام سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے ہیں' چنانچہ بیرون ملک بہت سے لوگوں نے یہ بتایا ہے کہ انہیں مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کا علم نہیں ہے۔ اب بیرون ملک جن لوگوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینیٹ کا یہ فیصلہ معلوم ہو گا وہ قادیانیوں کے فریب سے متنبہ ہو جائیں گے اور اپنے اصل دین یعنی اسلام پر جمے رہیں گے۔" (ہفت روزہ ایشیا ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

میاں طفیل محمد سابق امیر جماعت اسلامی

"پاکستان کے ہر بہی خواہ کے لئے یہ اطلاع انتہائی تشویش واضطراب کا باعث ہے کہ اسلامی ممالک کے سربراہوں کی جو کانفرنس ۲۲ فروری کو لاہور میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس کے شرکاء کے لئے خوردونوش کے انتظامات شیزان ہوٹل کے سپرد کئے جا رہے ہیں۔ جس کے متعلق یہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے کہ وہ "قادیانیوں" کا ہوٹل ہے' اور یہ بات باہر سے آنے والے مسلم نمائندوں سے بھی مخفی رہے گی۔ اسمبلی ہال کے اندر جہاں یہ کانفرنس منعقد ہو گی۔ وہاں چائے کا انتظام بھی انہی حضرات کے ہاتھ میں ہو گا۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اس کانفرنس کی رسمی کارروائی تو درکنار اس کے شرکاء کی کوئی عام گفتگو اور بات چیت' کوئی نقل و حرکت اور میل ملاپ اور کوئی کارروائی بھی "جماعت احمدیہ" سے مخفی نہ رہ سکے گی۔ "جماعت احمدیہ" کے بارے میں اہل پاکستان ہی نہیں سب عرب ممالک بھی یہ جانتے ہیں کہ "احمدیوں" کا ایک مرکز اسرائیل میں بھی ہے' ان کا اصل مرکز قادیان بھارت میں ہے۔ ان کے بانی سلسلہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کے خود کاشتہ پودا ہونے پر فخر کرتے رہے۔ ان کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے قیام پاکستان کے بارے میں ۱۹۴۷ء میں کہا "ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم راضی ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں" نیز بہت سے عربوں کو پہلے ہی پاکستان سے یہ گلہ ہے کہ حکومت پاکستان کی وساطت سے "قادیانی لوگ" عرب ممالک بلکہ حجاز و نجد تک میں گھس رہے ہیں اور اسرائیل اور ان کی سرپرست اور عربوں کی دشمن طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتے ہیں۔ افریقہ کے مسلم ممالک میں بھی یہ شکایت عام ہے کہ پاکستان اپنے ہاں کے اس فتنے کو ان کے ہاں بھی برآمد کر کے مسلمانوں میں تفرقہ برپا کر رہا ہے۔ جس کی شہادت بریگیڈیر احمد صاحب نے اپنے سفرنامے میں دی ہے۔ اس لئے جن لوگوں نے کانفرنس

کے خوردونوش کے انتظامات " قادیانیوں " کے ہاتھ میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ پرلے درجے کے بے عقل یا پھر ملک کے بدترین بدخواہ ہی ہو سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ " قادیانیوں " کے اس کانفرنس کے گرد اس جال کا علم عرب ممالک اور دوسرے مسلمان سربراہوں کو ہو گا تو وہ یا تو اس کانفرنس میں شرکت ہی سے ہچکچائیں گے یا کم از کم عالم اسلام میں بھارت کا یہ پروپیگنڈا حقیقت پر مبنی یقین کر لیا جائے گا کہ حکومت پاکستان اسلام اور مسلمانوں کی خادم اور خیرخواہ ہونے سے بڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی ایجنٹ اور آلہ کار ہے۔ اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کانفرنس اور اس کے تمام انتظامات سے " قادیانیوں " اور ان کے کارندوں کو انتہائی حد تک دور رکھا جائے۔ ان کے تو کسی اخبار نویس یا رپورٹر کو بھی اس کانفرنس اور اس کے شرکاء کے قریب پھٹکنے کی اجازت نہ ہونی چاہئے۔ ورنہ یہ کانفرنس پاکستان کے لئے کسی نفع کی بجائے انتہائی نقصان اور خسارے کی موجب ہو گی۔ "

(میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی پاکستان۔ بیان ۲۲ جنوری ۱۹۷۴ء۔ ہفت روزہ آئین لاہور جنوری ۱۹۷۴ء)

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی

" قادیانیت کے مکمل خاتمہ کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء کا اتحاد ناگزیر ہے انگریزوں نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خوف زدہ ہو کر قادیانیت کی بنیاد رکھی تھی اور اب تک روس' امریکہ اور برطانیہ اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ قادیانی گروہ پاکستان کے خلاف مسلسل تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہے' اس جماعت کے افراد مسلح افواج' نوکر شاہی اور صنعتی اداروں میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ جو طاغوتی طاقتوں کے سیاسی اور معاشی مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں۔ انگریز کا خود کاشتہ پودا آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ مرزائی چاہتے ہیں کہ کوئی طاقت ان کو مسلمانوں کے نام پر اقتدار پر بٹھا دے' حکومت پاکستان ایرانی بہائیوں کی طرح پاکستان میں مرزائیوں کو خلاف قانون قرار دے۔ جن سیاسی جماعتوں میں قادیانی موجود ہیں' ان سے اتحاد کرنے سے ملک میں اسلامی انقلاب نہیں آ سکتا۔ " (روزنامہ نوائے وقت ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

مولانا گلزار احمد مظاہریؒ

" انگریز حکومت نے اس فتنہ انکار ختم نبوت قادیانیت کو اپنی ضرورتوں کے لئے اور

مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے کے مذموم مقاصد کے لیے قادیانیت کی پوری پوری سرپرستی کی۔ پاکستان بننے کے بعد یہی توقع کرنی چاہیئے تھی کہ اب اس افتراق و انتشار کی تحریک کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔ لیکن افسوس غلط کار حکمرانوں کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔" (قادیانیت عدالت کے کٹہرے میں۔ از گلزار احمد مظاہری)

" قادیانی اگر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ کو بصمیم قلب تسلیم کر لیں تو ان کی جان و مال کے تحفظ سے متعلق قانونی ذمہ داریاں پوری کی جائیں گی اور اگر انہوں نے اسلامیان پاکستان کے متفقہ فیصلہ کی خلاف ورزی اور اس طرح مسلمانوں کے دینی جذبات مجروح کرنے کی کوششیں جاری رکھیں تو امن عامہ کی تباہی کے ذمہ دار وہی ہوں گے۔ اس وقت اسرائیل میں یہودیوں کے علاوہ صرف دو گروہوں کو اپنے مراکز قائم کرنے اور اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت کی اجازت ہے۔ بہائیوں نے عکہ اور قادیانیوں نے حیفہ میں اپنے مراکز قائم کر رکھے ہیں۔ بہائی خود کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں مگر قادیانی مسلمان ہونے پر مصر ہیں۔ انہیں مسلمانوں کے خلاف سرگرمیوں کی اجازت ہے۔ اس گروہ کے بارے میں کسی بھی قسم کا کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔" (ہفت روزہ تکبیر کراچی جلد ۶ شمارہ ۱۸۔ ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء)

سید اسعد گیلانی

" مرزائیت کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک نیا مذہب ہے۔ مرزائیت یا قادیانیت یا انکے اپنے الفاظ میں احمدیت حقیقت میں " غلام احمدیت " ہے۔ لیکن اختصار کی خاطر وہ اسے احمدیت کہتے ہیں۔ ایک نیا مذہب ہے۔ اس مذہب کا اپنا ایک تصور خدا ہے' وہ خدا جو مرزائے قادیان سے قربت کر کے اسے حمل کر دیتا ہے۔ ان کا اپنا ایک تصور رسالت ہے جس میں تمام قوموں کے موعود انبیاء کا اجتماع ہے۔ان کا اپنا ایک تصور وحی ہے جو اردو' انگریزی' پنجابی' فارسی اور عربی کئی زبانوں میں نازل ہوئی ہے اور بے ربط اور بے مغز بھی ہوتی ہے۔ ان کا اپنا ایک تصور آخرت ہے' جس میں وہ اپنی نبوت کی پیش گوئی قرآن سے تلاش کرتے ہیں۔ ان کا اپنا ایک تصور ملائکہ ہے جو انسانی نفس پر اثر انداز ہونے والی اشیاء کی صورت میں ہے۔ ان کی اپنی ایک امت ہے۔ اس کے اپنے صحابہ' اپنے تابعی اور اپنے تبع تابعین ہیں۔ غرض کہ

ایک نیا مذہب ہندوستان سے اٹھا جسے ہندوؤں اور انگریزوں کی اشیر باد بھی حاصل رہی۔ یہ کوئی اسلام کے اندر ایک نیا فرقہ نہیں ہے بلکہ اسلام سے باہر ایک نیا ہندوستانی مذہب ہے' قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل رہ کر ہزارہا فوائد ہیں اور نقصان کوئی ایک بھی نہیں ہے اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے ان میں شامل رہنے سے بے شمار نقصانات ہیں اور فائدہ کوئی ایک بھی نہیں ہے۔

مسلمان اور قادیانی دو علیحدہ مذاہب کے پیروکار ہیں اور ان کے قومی مفادات بھی باہم متصادم ہیں۔ جس چیز میں مسلمانوں کا فائدہ ہے' اس میں قادیانیوں کا نقصان ہے اور جس چیز میں قادیانیوں کا فائدہ ہے' اس میں مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اس صورت میں عملاً اور طبعاً" دو علیحدہ مذہب کے پیروکار بن چکے ہیں اور ان کا علیحدہ علیحدہ گروہ تسلیم کر لیا جانا اب ایک' فطری بات اور اسے تسلیم نہ کرنا ایک غیر فطری بات ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں نے وہی پوزیشن حاصل کر لی ہے جو متحدہ ہندوستان میں ہندوؤں کو حاصل تھی۔ اور جو شکایات مسلمانوں کو متحدہ ہندوستان میں ہندوؤں سے تھیں تقریباً وہی شکایات مسلمانوں کو اب قادیانیوں سے پیدا ہو چکی ہیں۔" (ماہنامہ الجامعہ اکتوبر' نومبر ۱۹۷۴ء)

مولانا فتح محمد امیر جماعت اسلامی پنجاب

"مرزائیت اس ملک کا بہت بڑا فتنہ ہے۔ اسے ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ ختم نبوت پر تمام مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہئے۔" (جنگ ۱۸ فروری ۸۴ء)

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب شیخ الحدیث' جامعہ منصورہ

"پاکستان میں دیگر اقلیتیں بھی موجود ہیں' ان کے ساتھ ہماری کوئی کشمکش نہیں لیکن قادیانیوں کے ساتھ ہماری کشمکش اس لئے ختم نہیں ہو سکتی کہ یہ بذات خود ہمارے وجود کے دشمن ہیں۔ یہ اسرائیلی ایجنٹ ہیں' خفیہ تدبیروں کے ذریعے ملک و ملت کی جڑیں کاٹ رہے ہیں اس لئے ہمارے وجود کی سالمیت تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے' جب تک ہم اس فتنہ قادیانیت کو جڑ سے نہ اکھاڑ پھینکیں۔ انشاء اللہ اب قادیانیت کو سر اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا۔" (ماہنامہ منہاج القرآن جلد ۳ شمارہ ۱۔ دسمبر' جنوری ۱۹۸۹ء)

جماعت اسلامی کی قرار داد

(میاں طفیل محمد (امیر قائم مقام)' مولانا جان محمد عباسی' چوہدری غلام جیلانی' ارباب محمد سعید خاں' چوہدری رحمت الٰہی' چوہدری محمد اسلم سلیمی' مولانا فتح محمد' چوہدری محمد اشرف باجواہ' چوہدری محمد اسلم' میاں محمد شوکت' پروفیسر غفور احمد' چوہدری نذیر احمد' مولانا غلام حقانی' شیخ فقیر حسین ناظم مرکزی بیت المال۔)

" جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس قادیانی گروہ اور اس کے مختلف رہنماؤں کی طرف سے اس شرانگیز اور گمراہ کن پروپیگنڈہ کی مہم کی شدید مذمت کرتا ہے جو انہوں نے دنیا بھر میں پاکستان کے خلاف شروع کر رکھی ہے۔ اس وقت جب کہ پاکستان مختلف سنگین مسائل سے دو چار ہے' بغیر کسی وجہ کے ان کا اپنے مرکز سے فساد انگیزی کا آغاز کر کے دنیا بھر میں پاکستان کو بدنام کرنے کی اس عالم گیر مہم سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف کسی عالمی سازش کا حصہ ہے۔ گزشتہ ۲۷ برسوں میں مسلمانوں کے مسلسل احتجاج کے باوجود یہ گروہ خود غرض اقتدار پرست حکمرانوں کی سرپرستی میں عام مسلمانوں کا استحصال کر کے بے پناہ سیاسی اور معاشی فائدے حاصل کرتا چلا گیا ہے۔ لیکن ان خصوصی عنایات اور مراعات کے باوجود پاکستان کے خلاف ان کی ریشہ دوانیوں میں کوئی فرق نہیں آیا اور اب یہ بات بالکل واضح ہو کر ساری قوم کے سامنے آگئی ہے کہ یہ گروہ پاکستان دشمن قوتوں کا آلہ کار اور ملک کی سلامتی اور بقاء کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے' ان کی جرات و بے باکی کا یہ حال ہو گیا ہے کہ بیرون ملک ہی نہیں خود اسلام آباد میں کھلم کھلا اپنے سرکاری ملازمین کی معیت میں مختلف غیر ملکی سفارت خانوں میں جا کر پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔

لہٰذا مجلس عاملہ کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے فرض کو پہچانے اور مسلمانان پاکستان کے ان کے بارے میں مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے ملکی سلامتی اور بقا کے تحفظ کے لئے درج ذیل اقدامات بلا تاخیر کرنے کا انتظام کرے۔

ا۔ ان تمام لوگوں کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہوں' مسلمانوں سے الگ امت اور غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور اس مقصد کے لئے قومی اسمبلی کے ذریعہ ضروری دستوری اور قانونی کارروائی بلا تاخیر عمل میں لائی جائے۔

اس بارے میں یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ مجلس عاملہ کو وزیر اعظم کی اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے اس متفقہ علیہ دینی مسئلہ کو سپریم کورٹ یا

اسلامی نظریاتی کونسل یا قومی اسمبلی کے ارکان پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اس مسئلہ کو جب اور جیسے چاہیں حل کریں یا نہ کریں اور اس بارے میں جو رویہ چاہیں اختیار کریں حالانکہ ملک کی دستور ساز اسمبلی ملک کو اسلامی جمہوریہ' اسلام کو اس کا سرکاری مذہب اور ختم نبوت کو اس کے حلف کا جزو قرار دے چکی ہے اور پاکستان کے تمام مسلمان ہی نہیں دنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ میں بالاتفاق طے کر چکے ہیں کہ قادیانی کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

۲۔ ربوہ' جو اس وقت پاکستان کے خلاف سازش کے ایک اڈے اور ریاست در ریاست کی حیثیت اختیار کئے ہوئے ہے' اس کی اس حیثیت کو ختم کیا جائے۔ وسیع سرکاری زمین جو مسلمانوں کی حق تلفی کرتے ہوئے برائے نام قیمت پر قادیانیوں کو بطور گرانٹ دیدی گئی تھی۔ اسے واپس لیا جائے یا پھر اس کی مناسب قیمت وصول کر کے سرکاری خزانے میں داخل کی جائے۔

۳۔ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے اور دیگر ملازمتوں میں بھی ان کے تناسب آبادی سے زائد جو ملازمتیں ان کے پاس ہیں' وہ مسلمانوں کو دی جائیں تاکہ جو ظلم مسلمانوں کے ساتھ برس ہا برس سے ہو رہا ہے' اس کی جس حد تک ممکن ہے' تلافی ہو۔

۴۔ اسی طرح قومیائی ہوئی صنعتوں اور دوسرے اداروں میں قادیانیوں نے جو حصہ ملازمتوں اور دیگر شعبوں میں اپنی آبادی کے تناسب سے بہت زیادہ حاصل کر لیا ہے' وہ واپس لے کر مستحق مسلمانوں کو دیا جائے۔

۵۔ انجمن احمدیہ کو سیاسی جماعت قرار دیا جائے اور ان کی عسکری اور نیم عسکری تنظیموں کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

۶۔ مرزا ناصر احمد قادیانی اور چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کو پاکستان دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی بناء پر ان کے خلاف موثر کارروئی کی جائے۔

۷۔ ربوہ اسٹیشن پر ہونے والے حادثہ کے تمام ذمہ داروں کو خواہ وہ کیسی ہی حیثیت کے مالک ہوں' گرفتار کیا جائے اور ان کو عبرتناک سزا دی جائے۔

۸۔ حکومت قادیانیوں کی اندرون ملک اور بیرون ملک سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیشن قائم کرے۔ جو یہ معلوم کرے کہ کس طرح غیر ملکی تبلیغی مشنوں کے پردے میں پاکستان کے خلاف سازشیں پرورش پاتی رہی ہیں' بالخصوص اس بات کی تحقیق کی جائے کہ اسرائیل میں ان کا مشن کیسے قائم ہوا اور وہ عالم اسلام اور خصوصاً" عالم عرب کے خلاف کیا خدمات انجام

دے رہا ہے۔؟

یہ مجلس تمام مسلمانوں سے بھی اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے مطالبات کو تسلیم کرانے کے لئے کامل اتحاد کے ساتھ اپنی جدوجہد کو پرامن اور آئینی و جمہوری طریقوں سے اس وقت تک جاری رکھیں جب تک یہ مطالبات پورے نہیں کئے جاتے اور ایسے عناصر سے ہوشیار رہیں جو اس مقدس تحریک کو تشدد و لاقانونیت کی راہ پر ڈال کر اسے ناکام بنانے کی مذموم کوشش کریں۔"

(ہفت روزہ ایشیاء لاہور۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء)

ڈاکٹر اسرار احمد

" قادیانی مسئلہ جو ہمارے جسد ملی میں ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک نئے اور پیچیدہ تر مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ فتنہ اپنے سازشی کردار اور خاموشی لیکن انتہائی مہارت اور مشاقی کے ساتھ جسد ملت میں سرطان کے پھوڑے کی طرح جڑیں جمانے کے اعتبار سے پوری ملت اسلامیہ کی تاریخ میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا، جس کی بناء پر ان کے ماننے والے لوگوں کے نزدیک وہ سب لوگ کافر قرار پائے۔ جنہوں نے ان کو نہیں مانا اور پوری امت محمدیہ علی صاحبہ اسلام کے نزدیک ان لوگوں کے کفر و ارتداد میں ہرگز کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ جنہوں نے کسی بھی حیثیت سے انہیں مان لیا۔ اب غلام احمد قادیانی اور ان کی ذریت صلبی و معنوی کی " پختہ زناری " کا عالم تو یہ ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور انکے حق میں لچر سے لچر زبان اور گھٹیا سے گھٹیا مذہبی گالیاں استعمال کرنے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ اس نئی امت کا ایک مشہور و معروف فرد (ظفر اللہ خاں قادیانی) اپنے محسن و مربی اور بانی ریاست و سربراہ مملکت قائداعظم محمد علی جناحؒ ، جن کی نماز جنازہ پڑھنے سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیتا ہے کہ " مجھے خواہ ایک مسلمان ملک کا غیر مسلم وزیر قرار دے دیا جائے خواہ ایک غیر مسلم حکومت کا مسلمان وزیر " لیکن ہمارے دانشوروں اور سیاست دانوں کی " رقت قلب " اور " وسعت قلبی " کا عالم یہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کو پورا تحفظ دینے اور انہیں عقیدہ و عبادات کے ضمن میں پوری آزادی دینے کے بعد صرف ان کی جارحانہ پیش قدمی کی روک تھام کے لئے کچھ ناگزیر اقدام کئے جاتے ہیں تو ان کا جذبہ رحم اور داعیہ حمایت مظلوم جوش میں آ جاتا ہے۔"

دیکھ کعبے میں شکست رشتہ تسبیح شیخ
بتکدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

(قادیانی مسئلہ اور اس کا نیا اور پیچیدہ تر مرحلہ۔ از ڈاکٹر اسرار احمد)

حضرت مولانا امین احسن اصلاحی

"میرے نزدیک قادیانی' اقلیت کے حقوق کے سزاوار تو نہیں تھے۔ لیکن ہمارے ملک میں شرعی قوانین نافذ نہیں ہیں' اس وجہ سے بالفعل مسئلہ کا ممکن حل یہی تھا۔ یہ نرم سے نرم سلوک ہے' جو ان کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اگر قادیانیوں نے اس کی قدر کی تو وہ اپنے لئے اس ملک میں امن کی زندگی کی گنجائش پیدا کر لیں گے اور اگر اس رعایت سے انہوں نے غلط فائدے اٹھانے کی کوشش کی تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ قادیانی اس رعایت سے غلط فائدے اٹھانے کی کوشش کریں گے اور خاصا اندیشہ اس امر کا بھی موجود ہے کہ بعض غلط اندیش لوگ اقلیت کے نام پر ان کی سرپرستی کریں۔ ان خطروں کے سدباب کی واحد شکل یہی ہے کہ مسلمان برابر بیدار رہیں۔ اگر مسلمانوں نے اس معاملے میں غفلت کی تو اب قادیانیوں کو جو قانونی تحفظ حاصل ہو گیا ہے۔ اس کی آڑ میں وہ ہمارے مذہب اور ملک دونوں کو پہلے کی نسبت زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں" (ماہنامہ الحق نومبر ۱۹۷۴ء)

سید مظفر علی شمسی ناظم اعلیٰ ادارہ تحفظ شیعہ

"مسئلہ ختم نبوت پر مسلمانان پاکستان متحد و متفق ہیں۔ اب ہم مرزائیت کو اسلام کے مقدس نقشہ سے مٹا کر دم لیں گے۔ حکومت پاکستان سے ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرے۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

مولانا مظہر علی اظہر ایڈووکیٹ

"تیرہ سو برس سے ملت اسلامیہ اس مسئلہ میں متفق تھی کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دعویدار نبوت پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اسی عقیدہ کے بار بار اظہار کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ قادیانی امت ہر اس شخص کو جو مرزا غلام احمد کو نبی

نہیں مانتا اپنے مزعومہ اسلام کے دائرہ سے خارج سمجھتی ہے اور قرآن کریم کے اس حکم کے ماتحت کہ :۔

ترجمہ :۔ اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور مرے ہیں بے حکم۔

قادیانی دنیائے اسلام کے کسی فرد کا جنازہ پڑھنے کے لئے تیار نہیں۔ جس طرح چوہدری سر ظفر اللہ قادیانی نے سر فضل حسین مرحوم اور قائداعظم مرحوم کے جنازہ کے ہمراہ ہونے کے باوجود ان کی نماز جنازہ میں شامل ہونے سے انکار کیا۔(ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

علامہ حافظ کفایت حسین

" ملک میں مرزائیوں کی سازشیں ایسی خطرناک صورت میں اختیار کر گئی ہیں کہ اگر ان کو اقلیت قرار نہ دیا گیا تو مسلمانوں کے حقوق بری طرح پامال ہو جائیں گے۔ لہٰذا حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر ان کے حقوق مسلمانوں سے جدا متعین کرے۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

علامہ مرزا یوسف حسین صاحب سربراہ مجلس عمل علماء شیعہ' پاکستان

" قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ مرتد ہیں۔ اور صرف شخصی طور پر چند افراد مرتد نہیں ہوئے بلکہ پوری جماعت ارتداد پر متفق ہو کر ایک سازش کے ساتھ اس لئے مرتد ہوئی ہے کہ اسلام کی بیخ کنی کرے۔ ان کا وجود' ان کا ہر قول' ان کا جماعتی درس' ان کا ہر اقدام ملت اسلامیہ کے لئے خطرہ کا پیغام ہے۔ ان کا کام ہی اسلام کے خلاف سازش ہے یہ اسلام کے پاکیزہ عقائد' مستحکم قوانین اور مقدس اعمال کی بیخ کنی کے لئے اسلام کا نام رکھ کر اپنی سازشوں میں اس طرح مصروف رہتے ہیں کہ ناواقف انہیں مشکل سے پہچان سکتے ہیں۔ یہ اسلام کے مقدس بدن کا ناسور ہیں' جس سے نجات حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔" (پندرہ روزہ المنتظر۔ ختم نبوت نمبر ا۔ جلد ۲۶ شمارہ ۱۷۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

علامہ علی غضنفر کراروی

" قادیانیت ایک ناسور ہے۔ جب تک اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑ کر نہیں پھینکا جائے گا۔ ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔" (ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل)

"قادیانیت کے خلاف سنت صدیقؓ پر عمل کیا جائے۔ یہ اس مسئلے کا واحد حل ہے اور یہی وقت کا تقاضا ہے۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۴۲۔ ۱۰ جنوری ۱۹۸۵ء)

علامہ سید افتخار حسین نقوی نائب صدر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

"امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں کیونکہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ توحید پر ایمان رکھنا اور اسلام کے دوسرے احکامات بجا لانے والا اس وقت تک مسلمان نہیں جب تک وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ رکھتا ہے۔ حضورؐ کو آخری نبی اور حضورؐ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی سمیت ہر مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہو۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۲۵۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۵ء)

مولانا محمد حسین اکبر (جامع المنتظر لاہور)

"اسلام کے خلاف جو حربے استعمال کیے گئے' ان میں نبوت سازی کا حربہ بھی شامل تھا' جس کے نتیجے میں ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کا انکار کر کے خود ساختہ نبوت کا ڈول ڈالا۔ یہ دونوں ٹولے یہودیوں کے آلہ کار ہیں اور یہ یہودیوں کی سازش ہے جسے ناکام بنانے کے لئے تمام اہل اسلام کو اپنے فروعی اختلافات چھوڑ کر متحد ہو جانا چاہیے۔" (ماہنامہ منہاج القرآن جلد ۳ شمارہ ۱۔ دسمبر' جنوری ۸۹ء)

علامہ عارف الحسینی' علامہ احمد حسن' شیخ محسن علی نجفی' آغا مرتضیٰ پویا' شیخ مظفر حسین جعفری' شیخ علی ولایتی۔

"ختم نبوت کے بارے میں ہم اہلسنّت کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ ہم فتنہ مرزائیت کو عالمی سامراج' صیہونیت اور نصاریٰ کا ایجنٹ سمجھتے ہیں۔ مرزائیت کوئی مذہبی فرقہ نہیں' یہ ایک سیاسی مذہبی ٹولہ ہے۔ جو عالم اسلام کے خلاف مذہب کی آڑ میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سامراج کی خدمت کر رہا ہے جس کا تل ابیب میں اڈہ موجود ہے جب کہ پاکستان اور کسی اسلامی ملک کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ مرزائیت اور بہائیت جو دونوں استعمار کے پیدا کردہ جڑواں بھائی ہیں' کے مقابلے کے لئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مشترکہ پلیٹ فارم سے جو پروگرام مرتب ہو گا' ہم اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ ہم مرزائیت و بہائیت

کے سرپرست امریکی استعمار' یہودی سامراج اور روسی استعمار کی پر زور مذمت کرتے ہیں جو عالم اسلام کے خلاف اپنے ان پروردہ دلالوں کے ذریعے ریشہ دوانیاں کرتے ہیں۔ اور عالمی امن کو تباہ کرنے میں پیش ہیں۔ ایسے عناصر کی سرگرمیوں میں کڑی نظر رکھی جائے۔ اور عوام ایسے عناصر کو بے نقاب کر کے ان کا محاسبہ کریں۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ کرنے کا مطالبہ کوئی نیا مطالبہ نہیں' بلکہ آج سے بیس سال قبل مسلمانان برصغیر کا ایک نمائندہ اجلاس قادیان میں منعقد ہوا تھا اور وہاں حسب ذیل دو قرار دادیں پاس کی گئیں۔ (قادیان۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

قرار داد نمبرا

"چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے صاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ جو شخص مجھے ہی تسلیم نہ کرے وہ اسلام سے خارج ہے اور تمام دنیائے اسلام کے علماء مرزا قادیانی کو اس کے دعویٰ اور دیگر دعاوی و عقائد کفریہ کی بنا پر اسلام سے خارج اور مرتد سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ تمام مرزائیوں کو مردم شماری میں مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے۔"

(محرک) مولانا ظفر علی خان (موئید) مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری' مولانا محمد مسعود صاحب ایٹروی' مولانا محمد مسلم صاحب فاضل دیو بند

قرار داد نمبر۲

چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کی تقرر کے خلاف احتجاج

تبلیغ کانفرنس قادیان کا یہ نمائندہ اجلاس آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے مسلسل احتجاج کے باوجود ظفر اللہ خاں قادیانی کو جو اپنے عقیدے کی رو سے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے اور جس کو تمام مسلمان قادیانی عقائد کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں وائسرائے کی مجلس منتظمہ میں اسلام کے نام پر رکن مقرر کئے جانے کو انتہائی رنج اور نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

اس کانفرنس کی رائے میں حکومت نے مسلمانوں کی متفقہ صدائے انتباہ کو جو مسلسل دو ماہ سے بلند ہو رہی تھی ٹھکرا کر ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات و احساسات سے

بے اعتنائی حکومت کا شیوہ ہو گیا ہے اور وہ مسلمانوں کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ یہ اعلان کر دیں کہ حکومت اپنے سیاسی مسلک کی تکمیل کے لئے قادیانیت کو فروغ دے رہی ہے اور قادیانی عقائد کو اپنی قوت سے مسلمانوں کا سرکاری مذہب بنانا چاہتی ہے۔ جس سے مسلمانوں کی تمام مذہبی جماعتیں اسلام کے لئے ایک ہولناک خطرہ تصور کرتی ہیں۔

مسلمانان ہند کا یہ اجتماع اپنے اس عزم بالجزم کا اعلان کرتا ہے کہ جب تک حکومت چوہدری ظفراللہ خاں کے تقرر کو منسوخ کر کے اپنی قادیانیت نواز پالیسی میں تبدیلی نہیں کرتی، مسلمانان ہند اپنے احتجاج کے سلسلہ کو برابر جاری رکھیں گے۔

اس کانفرنس کی رائے میں حکومت کے اس فیصلہ میں کہ وائسرائے کی مجلس منتظمہ میں مسلمانان ہند کے شدید احتجاج کے باوجود چوہدری ظفراللہ کو مقرر کیا جائے سر فضل حسین کے مشورہ اور مساعی کو بہت بڑا دخل ہے جو اسلام کے ساتھ کھلی ہوئی غداری ہے۔ یہ کانفرنس سر فضل حسین کے اس فعل کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس کے خلاف اپنے عدم اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔

(محرک) مولانا حسین احمد صاحب مدنی و مدرس دارالعلوم دیوبند

(موئیدین) مولانا پیر محمد مظہر قیوم صاحب سجادہ نشین، مولانا ظہور الحق شاہ صاحب کرنال گورداسپور، مولانا حکیم نورالدین صاحب لائل پوری، مولانا ظہور احمد صاحب بگوی، مولانا محمد بخش صاحب خطیب جامع مسجد راولپنڈی، چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایم ایل سی راہون (اخبار۔ روزنامہ "زمیندار" لاہور مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی مکمل تشکیل

صدر = حضرت مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری (جمعیت العلماء پاکستان) نائب صدر۔ مولانا محمد طفیل صاحب (جماعت اسلامی) ناظم اعلیٰ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی (جمعیت اہلحدیث ناظم) سید مظفر علی شمسی (ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان) ہر جماعت سے دو دو نمائندے لئے گئے۔ جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ مجلس تحفظ ختم نبوت۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا محمد علی جالندھری۔

۲۔ جمعیت العلماء پاکستان۔ مولانا ابوالحسنات صاحب، مولانا غلام محمد۔

۳۔ جمعیت العلماء اسلام۔ مولانا محمد طفیل صاحب، مولانا عبدالحلیم۔

۴۔ جمعیت اہلحدیث، مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی، مولانا عطاء اللہ حنیف۔

۵۔ جمعیت المشائخ صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب۔

۶۔ جماعت ناجیہ۔ مولانا محمد امین صاحب تر نگزئی۔

۷۔ انجمن حزب الاحناف مولانا غلام دین صاحب' مولانا ارشد خیالوی۔

۸۔ جماعت اسلامی۔ مولانا نصر اللہ خان عزیز۔ مولانا طفیل صاحب۔

۹۔ تنظیم اہل سنت والجماعت۔ مولانا نور الحسن شاہ بخاری' مولانا عبد العلیم۔

۱۰۔ مجلس احرار اسلام۔ ماسٹر تاج الدین انصاری' شیخ حسام الدین۔ اخبار کی جانب سے مولانا اختر علی خاں اور مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۸۴)

آل مسلم پارٹیز کنونشن لاہور ۱۹۵۲ء

۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو برکت علی محمڈن حال لاہور میں تمام مذہبی جماعتوں کا ایک کنونشن منعقد ہوا۔ اس کنونشن میں تین مطالبات متفقہ طور پر منظور کیے گئے۔

۱۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲۔ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کو وزیر خارجہ کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

۳۔ قادیانیوں کو مملکت کے کلیدی عہدوں سے ہٹا دیا جائے۔

اس کنونشن میں مندرجہ ذیل افراد نے خصوصی طور پر شرکت کی اور ایک مجلس عمل مرتب کی تاکہ آئندہ لائحہ عمل کا فیصلہ کرے۔

(۱) مولانا ابو الحسنات' محمد احمد قادری (جمعیت العلمائے پاکستان) صدر۔

(۲) مولانا امین احسن اصلاحی (جماعت اسلامی) نائب صدر۔

(۳) ماسٹر تاج الدین انصاری (مجلس احرار) (۴) شیخ حسام دین (مجلس احرار)۔

(۵) مولانا عبد الحلیم قاسمی (جمعیت العلمائے اسلام) (۶) مولانا محمد طفیل جمعیت العلمائے اسلام

(۷) مولانا محمد بخش مسلم (جمعیت العلمائے پاکستان)

(۸) مولانا غلام محمد ترنم (حزب الاحناف) (۹) مولانا غلام دین (حزب الاحناف) (۱۰) مولانا داؤد غزنوی (جمعیت اہل حدیث) (۱۱) مولانا عطاء اللہ حنیف (جمعیت العلمائے ہند) (۱۲) مولانا نصر اللہ خاں عزیز (جماعت اسلامی) (۱۳) حافظ کفایت حسین (ادارہ تحفظ حقوق شیعہ) (۱۴) مظفر علی شمسی (ادارہ تحفظ حقوق شیعہ) (۱۵) مولانا نور الحسن بخاری (تنظیم اہل سنت الجماعت) (۱۶) صاحبزادہ فیض الحسن انجمن سجادہ نشینان پنجاب) (۱۷) مولانا عبد الغفار ہزاروی (انجمن

سجادہ نشینان پنجاب)(۱۸) علامہ علاؤالدین صدیقی (نامزد) (۱۹) مولانا اختر علیؒ خان (نامزد) (۲۰) مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش (نامزد) (۲۱) مولانا مفتی محمد حسن صدر جمعیت العلمائے اسلام پنجاب لاہور (۲۲) مولانا احمد علی لاہوری امیر انجمن خدام الدین۔ لاہور (۲۳) مولانا محمد علی جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس احرار پنجاب ملتان (۲۴) مولانا غلام غوث ہزاروی۔ (منیر انکوائری رپورٹ۔ ص ۸۰، ۸۱)

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن۔ کراچی

۲ جون ۱۹۵۲ء کو کراچی میں مولانا لال حسین اخترؒ کے مکان پر آل پاکستان مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں و مطالبات متفقہ طور پر منظور کئے گئے۔

(۱) قادیانیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(۲) چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کو وزیر خارجہ کے عہدے سے الگ کیا جائے۔

(۳) قادیانی تمام کلیدی عہدوں سے ہٹا دیئے جائیں۔

(۴) ان مقاصد کے حصول کی غرض سے آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن طلب کیا جائے۔ اس کنونشن میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

(۱) سید سلیمان صاحب ندوی (۲) مفتی محمد شفیع (۳) مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی (۴) علامہ محمد یوسف صاحب کلکتوی (۵) علامہ مفتی صاحب داد (۶) علامہ سلطان احمد صاحب (۷) علامہ احمد نورانی صاحب (۸) مولانا لال حسین اختر صاحب (۹) الحاج ہاشم گزدر صاحب (۱۰) مولانا جعفر حسین صاحب مجتہد (۱۱) مولانا احتشام الحق صاحب۔

۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء کو بعد از نماز جمعہ حاجی مولا بخش سومرو کی کوٹھی پر آل مسلم پارٹیز کنونشن کا اجلاس شروع ہوا۔ حاجی مولا بخش سومرو کی کوٹھی قائداعظم محمد علی جناح کے مقبرہ کے بالمقابل سڑک کے اس پار واقع ہے۔ حاجی صاحب موصوف مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے مرید اور حاجی اللہ بخش سابق وزیر اعلیٰ سندھ مرحوم کے بھائی ہیں۔ اس کنونشن میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے ڈیڑھ پونے دو سو کے قریب علمائے کرام اور رہنمایان عظام شریک ہوئے جو مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔

اس اجلاس میں مرزائیت اور تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ ۱۷ جنوری کو بعد نماز مغرب سب جیکٹس کمیٹی کا اجلاس ہوا اور مختلف تجاویز پر تفصیلی غور ہوتا رہا اور باہم مشاورت جاری رہی۔ ۱۸ جنوری کو کنونشن کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں جن

نمائندہ اکابرین نے شرکت کی۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری۔ لاہور۔

۲۔ حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری۔ لاہور۔

۳۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور۔

۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن ۔ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد۔ لاہور۔

۵۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ۔ امیر جماعت اسلامی۔ لاہور۔

۶۔ حضرت پیر صاحب سرسینہ شریف امیر حزب اللہ ڈھاکہ۔

۷۔ مولانا راغب حسن ایم اے ڈھاکہ۔

۸۔ مولانا عزیز الرحمٰن ناظم حزب اللہ۔ ڈھاکہ۔

۹۔ مولانا اطہر علی صاحب۔ ڈھاکہ۔

۱۰۔ مولانا سخاوت الانبیاء۔ ڈھاکہ۔

۱۱۔ مولانا محمد علی جالندھری۔ ملتان۔

۱۲۔ مولانا محمد یوسف بنوری۔ صدر مدرس دار العلوم ٹنڈوالہ یار۔

۱۳۔ مولانا شمس الحق معارف ۔ قلات۔

۱۴۔ مولانا میر ابراہیم۔ سیالکوٹی۔

۱۵۔ مولانا سید سلیمان ندوی صدر تعلیمات اسلامی بورڈ۔ کراچی

۱۶۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ممبر تعلیمات اسلامی بورڈ۔ کراچی۔

۱۷۔ مولانا ظفر احمد عثمانی سیکرٹری تعلیمات اسلامی بورڈ کراچی۔

۱۸۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی ایم ایل اے صدر جمعیت اہل حدیث لاہور۔

۱۹۔ مولانا محمد اسماعیل ناظم جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ۔

۲۰۔ مولانا محمد یوسف کلکتوی صدر جماعت اہل حدیث۔ کراچی۔

۲۱۔ مولانا احتشام الحق تھانوی کنوینر آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن۔ کراچی۔

۲۲۔ مولانا عبدالحامد بدایونی صدر جمعیت العلمائے پاکستان سندھ۔ کراچی۔

۲۳۔ مولانا مفتی صاحب داد خان مدرس عربی سندھ مدرسہ۔ کراچی

۲۴۔ مولانا متین الخطیب صاحب ناظم جمعیت العلمائے اسلام کراچی۔

۲۵۔ مولانا محمد ادریس صاحب صدر مدرس جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور۔

۲۶۔ مولانا سلطان احمد صاحب امیر جماعت اسلامی سندھ کراچی۔

۲۷۔ حاجی محمد امین امیر جماعت ناجیہ خلیفہ حاجی ترنگ زئی صاحب۔

۲۸۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔

۲۹۔ مولانا حافظ کفایت حسین۔

۳۰۔ سید مظفر علی شمسی۔

اس اجلاس میں ۸ قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ چونکہ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کے رویئے کے پیش نظر اس امر کی کوئی امید نہیں کہ مرزائیوں کے متعلق مطالبات تسلیم کر لئے جائیں گے۔ اس لئے آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ان حالات میں مطالبات کو تسلیم کرانے کی غرض سے "راست اقدام" ناگزیر ہو گیا ہے۔

۲۔ چونکہ حکومت مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس لئے ایسی راہ اختیار کرنا ضروری ہو گئی ہے کہ فرقہ مرزائیہ کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیا جائے ان راہ میں سے ایک یہ ہے کہ فرقے سے کامل مقاطعہ کیا جائے۔

۳۔ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کی برطرفی کا مطالبہ اب تک منظور نہیں کیا گیا اس لئے کنونشن خواجہ ناظم الدین سے استعفیٰ طلب کرتی ہے تاکہ مسلمانان پاکستان اپنے دینی عقائد پر عمل کر سکیں اور اسلامی روایات کی حفاظت کرنے کے قابل ہو جائیں۔

۴۔ مذکورہ بالا مطالبات کو عملی صورت دینے کی غرض سے کنونشن تجویز کرتی ہے کہ وہ معزز و غیور مسلمانوں اور مختلف مذہبی جماعتوں کے نمائندوں کو جنرل کونسل کا ممبر بنائے۔

۵۔ جنرل کونسل اپنے پندرہ ممبروں کو منتخب کرے جو مجلس عمل کے ممبر قرار پائیں۔

۶۔ جنرل کونسل مندرجہ ذیل آٹھ اصحاب کو مجلس عمل کا ممبر منتخب کرتی ہے۔

۱۔ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری۔ (بریلوی)

۲۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری (احرار)

۳۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (جماعت اسلامی)

۴۔ مولانا عبدالحامد بدایونی (بریلوی)

۵۔ حافظ کفایت حسین (شیعہ)

۶۔ مولانا احتشام الحق تھانوی (دیوبندی)

۷۔ ابو صالح محمد جعفر پیر صاحب سر سینہ شریف (مشرقی پاکستان و (حنفی)
۸۔ مولانا محمد یوسف کلکتوی (اہل حدیث)
جنرل کونسل ان ممبروں کو اختیار دیتی ہے کہ وہ بقیہ سات ممبروں کو اپنی مرضی سے نامزد کر لیں۔
۷۔ مجلس عمل کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ مطالبات منوانے کے لئے لائحہ عمل تیار کرے۔
۸۔ مجلس عمل کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ کوئی عملی پروگرام اختیار کرنے سے پہلے ایک نمائندہ وفد مرتب کرے جو مرکزی حکومت سے ملاقات کر کے اس کو لوگوں کے آخری فیصلے سے مطلع کر دے اس وفد کو اختیار ہو گا کہ کابینہ کو آخری جواب کے لئے مزید وقت دے دے۔

یہ آٹھ قرار دادیں منظور ہونے کے بعد اجلاس ختم ہو گیا۔ البتہ اس دن مغرب کی نماز کے بعد مجلس عمل کے لئے نامزد آٹھ ممبران نے ایک میٹنگ کی اور جنرل کونسل کی قرار داد اور ہدایت کے مطابق مندرجہ ذیل سات ممبران کو مجلس عمل کے لئے نامزد کر کے مجلس عمل کی مقررہ گنتی یعنی ۱۵ ممبران پورے کر دیئے۔

۱۔ پیر غلام مجدد سرہندی۔ سندھ۔
۲۔ مولانا نور الحسن بخاری۔ ملتان۔
۳۔ ماسٹر تاج الدین انصاری۔ لاہور۔
۴۔ مولانا اختر علی خاں۔ لاہور۔
۵۔ مولانا محمد اسماعیل۔ گوجرانوالہ۔
۶۔ صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ۔ گوجرانوالہ۔
۷۔ حاجی محمد امین صاحب خلیفہ ترنگ زئی۔ سرحدی۔

اس اجلاس میں دوسرا اہم فیصلہ یہ کیا گیا کہ جنرل کونسل کی ہدایت کے مطابق خواجہ ناظم الدین سے آخری ملاقات کرنے کے لئے ایک وفد مقرر کیا گیا اس وفد میں پیر صاحب سرسینہ شریف۔ ماسٹر تاج الدین انصاری۔ سید مظفر علی شمسی اور غیر ممبران میں سے مولانا لال حسین اختر مشیر خصوصی کی حیثیت سے وفد کے ساتھ شامل کئے۔ ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء کو اس وفد نے خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ جس کا جنرل کونسل کی طرف سے اختیار دیا گیا تھا۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۲۳۲)

آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب کے منظور شدہ فیصلے

جو ۱۸ جولائی کے یوم مطالبات برائے منظوری پیش کئے جائیں اور ان کی منظوری کے

بعد وزیر اعظم پاکستان' وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھیجے جائیں۔
شیخ محمد عبدالرشید صدیقی

داعی بورڈ

قرار داد نمبرا

محرک :۔ مولانا غلام محمد صاحب ترنم

موید :۔ حضرت علامہ کفایت حسین صاحب

"ا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے چونکہ اسلام کے بنیادی اور اجماعی عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر کے دعویٰ نبوت کیا ہے اور اپنے نہ ماننے والوں کو اس طرح کافر قرار دیا ہے جس طرح محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر کافر ہیں۔

۲۔ غلام احمد قادیانی نے اپنی امت کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت تصور کیا ہے اور جس طرح حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہ ماننے کی وجہ سے عیسائی کافر ہیں۔ اسی طرح غلام احمد کو نبی نہ ماننے کی وجہ سے تمام اہل اسلام کو کافر قرار دیا ہے گویا جس طرح عیسائی اور مسلمان ایک قوم نہیں' اسی طرح مسلمان اور مرزائی ایک قوم نہیں۔ اس لئے کوئی مرزائی بڑے سے بڑے مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ چنانچہ چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا اور مسلمانوں کے کسی معصوم بچہ تک کا بھی جنازہ نہیں پڑھتے۔

۳۔ جس طرح کسی مسلمان کے ہندو' سکھ یا عیسائی ہو جانے کو مسلمان مرتد تصور کرتے ہیں' اس طرح مرزائی' اس شخص کو جو مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے مرتد قرار دے دیتے ہیں۔

۴۔ مسلمانوں کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۵۔ اسلام کا مدار عقیدہ توحید اور ختم نبوت پر ہے' اگر کوئی فرقہ توحید و رسالت کا اقرار کرے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ختم نبوت ہونا تسلیم نہ کرے۔ بلکہ تسلسل نبوت کا قائل ہو' وہ اسلام سے خارج متصور ہوتا ہے۔ برہمو سماج حضور نبی کریمؐ کو نبی تو مانتے ہیں لیکن آپ کے بعد تسلسل نبوت کے قائل ہونے کی وجہ سے خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے ہی غلام احمد قادیانی اور اس کی امت برہمو سماج وغیرہ کی طرح تسلسل نبوت کے قائل ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۶۔ پاکستان کی بنیاد دو قوموں کے نظریہ پر رکھی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کو دنیا کے سب اہل مذاہب مانتے ہیں۔ لیکن انبیاء کی نسبت اختلاف پایا جاتا ہے اور نبوت کی تقسیم سے قوم جدا ہو جاتی ہے جیسا کہ یہود میں سے کسی نے عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کر لیا تو وہ یہودی نہ رہا۔ بلکہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا۔ کسی عیسائی نے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان لیا تو عیسائیت سے انکار کیا۔ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس نے انکار نہیں کیا۔ اسی طرح اب کسی مسلمان نے مرزا غلام احمد کی نبوت کو قبول کر لیا تو وہ مسلمان نہ رہا۔ اگرچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتا ہو۔ اسی لئے نقاش پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے انگریزی دور اقتدار میں مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیوں کو اہل اسلام سے جدا غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جس طرح ہندو سے سکھ جدا کر دیئے گئے ہیں (تفصیل حرف اقبال از لطیف شیرانی میں موجود ہے۔) چنانچہ علامہ اقبالؒ نے انجمن حمایت اسلام کی رکنیت اور دیگر ذمہ داریوں سے مرزائیوں کو غیر مسلم ہونے کی وجہ سے خارج کرا دیا تھا۔

۷۔ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے وزارتی مشن کی آمد کے زمانہ میں اپنی جماعت کو علیحدہ تسلیم کرانے کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کا اس نے خود ذکر کیا "میں نے اپنے ایک نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔ جس پر افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے ہیں اسی طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کر دو میں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔"

بنابریں یہ کنونشن مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کے حقوق مسلمانوں سے جدا کر کے مسلمانوں کے حقوق دستبرد سے محفوظ کرے۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۹۲)

قرارداد نمبر ۲

محرک = مولانا محمد بخش مسلم بی۔ اے

موید = مولانا داؤد غزنوی صدر جمعیت اہلحدیث

"آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب (منعقدہ لاہور) کا یہ اجلاس اس حقیقت کو پورے زور

سے واضح کر دینا اپنا ایمانی' قومی' ملی اور ملکی فرض تصور کرتا ہے کہ ختم نبوت یا رد مرزائیت کے مضمون پر کسی فرد یا جماعت کا اظہار کرنا' خواہ وہ مسجد میں ہو یا کسی جلسہ عام میں نہ صرف جائز بلکہ اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے کہ مسلمان جماعت خواجہ وہ احرار ہوں یا غیر احرار اس حق سے محروم کرنے صریحاً" مداخلت فی الدین تصور کرتا ہے اور ہم اسے کسی صورت میں برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ نیز ہم اس امر کو مذموم سمجھتے ہیں کہ حکومت نے مرزائیوں اور احرار کو یکساں قرار دیا ہے۔ امن عامہ کے پیش نظر حکومت کا یہ فرض ہے کہ دفعہ ۱۴۴ اٹھا کر گرفتار شدگان کو رہا کر کے فضا کے تکدر کو دور کرے ورنہ کسی جماعت یا فرد پر پابندی جملہ اہل اسلام پر پابندی سمجھی جائے گی۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۹۴)

قرار داد نمبر ۳

محرک = مولانا بہاؤالحق صاحب قاسمی امرتسری

موید = حضرت علامہ علاؤالدین صاحب صدیقی صدر۔ شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

" آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب' چوہدری سر ظفر اللہ خاں قادیانی وزیر خارجہ کی پاکستان کے ساتھ وفاداری کو مشکوک جانتا ہے۔ نیز یقین رکھتا ہے کہ چوہدری سر ظفر اللہ خاں قادیانی نے وزارت خارجہ کے عہدہ کو مرزائیت کی تبلیغ اور اسلامی ملکوں میں مرزائیت کے دفتر کھلوانے اور ملازمتوں پر مرزائیوں کو قابض کرانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور یہ کہ پاکستان اور ہندوستان کو صرف قادیان کی وجہ سے ہی اکھنڈ بنانے پر مذہبی عقیدہ رکھتے ہیں اور مسئلہ کشمیر کے حل کرانے میں ان کی ناکامی نہ صرف ان کی نااہلیت کی وجہ سے ہے بلکہ برطانیہ سے سر ظفر اللہ خاں قادیانی اور ان کی جماعت کی قدیم مذہبی وفاداری کو اس میں بہت بڑا دخل ہے اس لئے پاکستان اسلامی ممالک اور کشمیر کے مفاد کا تقاضا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے جلد از جلد علیحدہ کر دیا جائے۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۹۵)

قرار داد نمبر ۴

اراضی ربوہ کی واپسی کا مطالبہ

محرک = مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش

موید = قاضی مرید حسین ایم۔ ایل۔ اے

" آل مسلم پارٹیز کنونشن مرزائی پارٹی کی گذشتہ تاریخ کے پیش نظر قادیان میں دن

دہاڑے قتل کرانا' مکانات کا جلانا' مخالفین کو اخراج از شہر کی سزا' دیوانی فوجداری مقدمات میں جرمانہ' قرقی جائیداد' سزائے بید زنی دنیا اور باوجود ان سب باتوں کے پولیس کا گواہ مہیا کرنے سے عاجز رہنا اور قانون کا شل ہو جانا' جس پر اس انگریزی زمانہ کی عدالتوں کے فیصلہ جات گواہ ہیں۔ اس خیال کو تقویت پہنچاتا ہے کہ ربوہ کی آبادی جو اب صرف قادیانیوں کی بنائی جا رہی ہے۔ اب جس کے ارد گرد کے بارہ مواضعات کی متروکہ اراضی جو مہاجرین کو الاٹ ہوئی تھی ان سے چھین کر مرزائیوں کے حوالے کی جا رہی ہے۔ جس میں کسی دیگر فرقہ کی کوئی آبادی نہیں ہو گی۔ گذشتہ حالات واقعات کے اعادہ کا باعث بنتی جا رہی ہے۔ اس لئے یہ کنونشن حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعمیر شدہ عمارتوں کے علاوہ باقی خالی زمین واپس لے کر دیگر فرقوں کو آباد کر کے آنے والے خطرات کا سد باب کرے۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۹۵)

قرارداد نمبر۵

محرک = مولانا محمد یوسف صاحب سیالکوٹی

موید = مولانا عبدالستار نیازی ایم۔ ایل۔ اے

" آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب (منعقدہ لاہور) کا یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ تمام وہ مطالبات جو تجاویز کی شکل میں منظور کیے گئے۔ان کی تائید میں ۱۸ جولائی کا جمعہ "یوم مطالبات" منایا جائے اور تمام مساجد اور علماء اکابر ملت سے استدعا کرتا ہے کہ اس کنونشن کی منظور کردہ قرار دادوں کی تائید کر کے اپنے فیصلوں کی اطلاع حکام ضلع اور صوبہ کے وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں بھیج دیں۔ کہ سر پر کفن باندھ کر اس قربانی کو پیش کریں گے۔ اگر جیلوں میں جانے کا سوال پیدا ہوا تو ہم جیلوں کو بھر دیں گے۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۱۹۶)

قرارداد نمبر۶

محرک = مولانا محمد ذاکر صاحب ایم۔ ایل۔ اے

موید = علامہ محمد یعقوب صاحب

" آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب کا یہ اجلاس پاکستان کی سالمیت کو اپنا ملکی و ملی فریضہ تصور کرتا ہے اور مملکت پاکستان سے اس دلی محبت کے پیش نظر مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو

متنبہ کرتا ہے کہ چونکہ مرزائیوں کی وفاداری پاکستان کے ساتھ مشکوک ہے اور انکے مذہبی سیاسی رہنما مرزا محمود قادیانی کے عزائم سے جیسا کہ ان کے خطبات اور دیگر تدابیر سے عیاں ہے۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاکستان پر اپنا تسلط جمانا چاہتے ہیں اور اسی کے لئے ہر ممکن تیاریاں بھی کر رہے ہیں جن کی تکمیل کے لئے انہوں نے ربوہ کو مسلمانوں سے بالکل الگ مخصوص مرکز بنا رکھا ہے تعلیم یافتہ مسلمان بالعموم اور ملازم طبقہ بالخصوص اپنے تجربات اور مشاہدات کی بنا پر مرزائیوں کو پاکستان اور ملت اسلامیہ کے لئے غایت درجہ خطرناک تصور کرتا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ مرزائیوں پر کڑی نگرانی رکھے اور ان کی خطرناک سرگرمیوں کی تفتیش و تحقیقات متعین کے لئے ایک مجلس تحقیقات کرے جس کے ارکان میں غیر سرکاری مسلمان عناصر بھی شامل ہوں۔ نیز جو مرزائی ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں' ان کو اپنے منصب کی آڑ میں تبلیغ مرزائیت سے روکنے کا فوری اقدام کرے۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص۱۹۶)

قادیانیوں کے بارے میں دینی و سیاسی جماعتوں کا متفقہ مطالبہ

" جمعیت العلماء اسلام' جمعیت العلماء پاکستان' جماعت اہلحدیث' مجلس احرار اسلام' خاکسار' جماعت اسلامی' پاکستان جمہوری پارٹی' مسلم لیگ اور قادیانی محاسبہ کمیٹی کے نمائندوں کا یہ اجتماع حادثہ ربوہ کے تمام پہلوؤں پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ یہ حادثہ کسی فوری اشتعال کا نہیں بلکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کا نتیجہ ہے اور اب یہ راز سربستہ نہیں رہا ہے کہ قادیانی تنظیم صیہونی یہودیوں کی طرح اپنے سیاسی مقصد کے لئے تشدد اور جارحیت کے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئی ہے۔

اس اجتماع کے نزدیک یہ صورت حال محض امن و قانون یا دائرہ اسلام میں واقع مختلف فرقوں کے باہمی اختلافات کا مسئلہ نہیں ہے۔ بنابریں ہم حکومت کی اس پالیسی سے ہرگز اتفاق نہیں کر سکتے جو اس مسئلے کو اقلیت کے تحفظ کی شکل دیکر الٹا مسلم اکثریت کو تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے۔

☆ ہمارے نزدیک اس واقعہ پر پیدا شدہ فطری اضطراب کو رفع کرنے کی واحد صورت یہ ہے کہ فتنہ کے اصل منصوبہ ساز قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد قادیانی کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ حکومت کا اس سلسلے میں تامل مختلف شکوک و شبہات کی تقویت کا باعث ہو گا۔ اگر ملک میں قیام نظم و امن کے لئے کسی بھی سربراہ جماعت کو گرفتار کیا جا سکتا ہے تو یہ شخص اس

سے ہرگز بالا تر نہیں ہے' اس اجتماع کی رائے میں فساد کی اصل جڑ جماعت کا سربراہ ہے ☆ ہمارا دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے دیرینہ مطالبہ کے مطابق قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے ☆ ہمارا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ قادیانیوں کی تمام رضا کار تنظیمیں مثلاً فرقان فورس' خدام الاحمدیہ وغیرہ خلاف قانون قرار دی جائیں اور ان کے مراکز کی تلاشی لیکر ان کے ذخائر اسلحہ ضبط کئے جائیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں۔ (۱) حکومت کی تمام کلیدی آسامیوں پر جہاں کہیں بھی کوئی قادیانی پایا جائے اسے فی الفور علیحدہ کی جائے۔ (۲) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور یہ ضابطہ طے کر دیا جائے کہ وہاں تمام افسر لازماً مسلمان متعین کئے جائیں۔ (۳) خبروں اور تبصروں کی اشاعت پر ناروا پابندی فی الفور واپس لی جائے تاکہ پوری قوم صورت حال سے آگاہ ہو۔ اور مسلم اکثریت کے گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے۔"

(ہفت روزہ ایشیا لاہور ۹ جون ۱۹۷۴ء)

دینی و سیاسی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس

" پاکستان کی اٹھارہ دینی و سیاسی جماعتوں کا ایک مشترکہ اجلاس ۸ جون ۱۹۷۴ء کو شیرانوالہ گیٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے فوراً ہٹایا جائے کیونکہ ختم نبوت کے نام پر قائم کردہ اس ملک میں ختم نبوت کے باغی کلیدی آسامیوں پر فائز نہیں رہ سکتے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور وہاں جو اراضی موجود ہے' اس کو بحق سرکار ضبط کر کے شہری آباد کاری کے تحت ربوہ میں دیگر پاکستانیوں کو آباد ہونے کی اجازت دی جائے۔ پاکستان میں ایسا کوئی علاقہ نہیں ہونا چاہئے۔ جس میں سلطنت در سلطنت کا نظام موجود ہو۔ امیر جماعت احمدیہ مرزا ناصر قادیانی اور خدام الاحمدیہ کے ذمہ دار افراد کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ قادیانی روز اول ہی سے پاکستان کے خلاف ہیں اور انہوں نے علاقہ قادیان کو الگ یونٹ بنوانے کے لئے گورداسپور کو اقلیت میں بدل دیا۔ اور پٹھان کوٹ سے کشمیر کا راستہ بھارت کو دیا۔ قادیانی آج بھی کہتے ہیں کہ بھارت اور پاکستان ایک ہو جائیں۔ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کو ربوہ میں امانتاً" دفن کیا گیا ہے اور ان کی وصیت ہے کہ انہیں قادیان میں دفن کیا جائے۔ کنونشن میں پاکستان مسلم لیگ' پاکستان جمہوری پارٹی' جمعیت علمائے اسلام' نیشنل عوامی پارٹی' جماعت اسلامی' جمعیت علمائے پاکستان' مجلس تحفظ ختم نبوت' تنظیم اہلسنت والجماعت' تبلیغی جماعت' ادارہ تحفظ حقوق شیعہ' قادیانی محاسبہ کمیٹی' مجلس احرار اور دیگر دینی جماعتوں اور طلباء کے نمائندوں نے شرکت

کی۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۱ جون ۱۹۷۴ء)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

"ملک کی ۱۸ دینی و سیاسی جماعتوں کے علماء و مشائخ اور سیاسی اکابرین نے "آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے کنوینر مولانا محمد یوسف بنوری مقرر کئے گئے ہیں۔ مجلس میں جماعتوں کی طرف سے جو نمائندے نامزد کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ پروفیسر عبدالغفور احمد اور چوہدری غلام جیلانی۔ جماعت اسلامی۔

۲۔ مولانا مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور جمعیت علمائے اسلام۔

۳۔ مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خاں نیازی اور قاضی محمد فضل رسول۔ جمعیت علمائے پاکستان۔

۴۔ مولانا غلام اللہ خاں اور سید عنایت اللہ شاہ بخاری۔ مجلس اشاعت توحید و سنت۔

۵۔ مفتی زین العابدین۔ تبلیغی جماعت۔

۶۔ مولانا غلام علی اوکاڑوی اور مولانا سید حسین اللہ۔ مرکزی جماعت اہل سنت۔

۷۔ حافظ عبدالقادر روپڑی اور مولانا محمد صدیق۔ جمعیت اہل حدیث۔

۸۔ سید مظفر علی شمسی۔ ادارہ تحفظ حقوق شیعہ۔

۹۔ آغا شورش کاشمیری اور علامہ احسان الٰہی ظہیر۔ قادیانی محاسبہ کمیٹی۔

۱۰۔ مولانا ابوذر بخاری اور مولوی ثناء اللہ بھٹہ۔ مجلس احرار اسلام۔

۱۱۔ نواب زادہ نصراللہ خاں اور رانا ظفراللہ۔ پاکستان جمہوری پارٹی۔

۱۲۔ مولانا ظفراحمد انصاری۔ آزاد رکن قومی اسمبلی۔

اس کے علاوہ طلباء کی کئی تنظیموں کے نمائندے بھی مجلس عمل میں شامل ہیں' مسلم لیگ نے بھی اگرچہ اس مجلس سے مکمل تعاون کا اظہار کیا ہے لیکن اس کے نمائندے اجلاس میں نہیں پہنچ سکے تھے اور یوں مجلس عمل میں ان کی نمائندگی نہیں ہو سکی۔ مجلس عمل کے قیام کے بعد ان رہنماؤں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ قادیانی سربراہ مرزا ناصر احمد اور قادیانیوں کی رضا کار تنظیم خدام الاحمدیہ کے ذمہ دار افراد کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے فوراً ہٹایا جائے۔ پریس کانفرنس میں اس بات کا بھی اعلان کیا گیا کہ عامتہ المسلمین' عقیدہ

ختم نبوت پر اپنے ایمان کے اظہار کے لئے ۱۴ جون کو پورے ملک میں ہڑتال کریں گے۔ اور قادیانیوں کا معاشرتی و اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کے اندر گھس کر معاشرتی فوائد حاصل کرتے ہیں اور کاروبار کے ذریعے سے مسلمانوں سے دولت سمیٹ کر یہی دولت مسلمانوں کو مرتد بنانے میں صرف کرتے ہیں۔" (ہفت روزہ ایشیا لاہور ۱۵ جون ۱۹۷۴ء)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت۔ پاکستان

"ملک میں شیعہ اور سنی فسادات کے پس پشت قادیانیوں کا ہاتھ ہے اور اپریل ۱۹۸۴ء میں ترمیمی صدارتی آرڈیننس کے اجراء کے بعد قادیانی زخمی سانپ کی طرح مسلمانوں اور پاکستان کو ڈسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں سے چشم پوشی کی روش جاری رکھی تو اس کے نتیجہ میں قوم و ملت کو شدید تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

شیعہ و سنی علماء مشترکہ طور پر اس ملک سے قادیانیت کے بڑھتے ہوئے خطرات کے خاتمے اور ملکی سلامتی کے لئے مشترکہ طور پر جدوجہد کریں گے اور تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اور سرکردہ افراد کو اس جدوجہد میں شامل کیا جائے گا۔ اگرچہ نبوت کے دعویداروں نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں شرانگیزی پھیلائی۔ لیکن موجودہ دور میں قادیانیت کی شرانگیزیوں کی انتہاء ثابت ہوئی ہے۔ گذشتہ ۹۰ سال سے مرزائی اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ مسلمانوں نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ کراچی میں ہونے والے حالیہ فرقہ وارانہ فسادات کی ذمہ داری قادیانیوں پر عائد ہوتی ہے۔ تاہم قادیانیوں کے ہاتھوں میں کھیلنے والے عناصر کی جلد ہی نشاندہی کر دی جائے گی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں ترمیمی آرڈیننس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ قادیانیوں کے پریسوں اور اخبار " الفضل " کے اجازت نامے منسوخ کئے جائیں۔ کیونکہ یہ پریس مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والے مواد کی طباعت میں مصروف ہیں جبکہ "الفضل" میں بھی اس قسم کا مواد شائع ہوتا ہے۔ قادیانی لٹریچر سرکاری لائبریریوں کے ذریعے ملک بھر میں پھیلانے کی کارروائی کا نوٹس لیا جائے۔ اور اس لٹریچر کو ضبط کیا جائے۔ قادیانیوں کو تمام کلیدی آسامیوں بالخصوص تعلیمی اداروں سے ہٹایا جائے۔

حضرت خواجہ خان محمد' کندیاں شریف ' مختار احمد نعیمی' علامہ نوری' مولانا منظور احمد چنیوٹی' مولانا عبدالحکیم' مولانا ضیا القاسمی' شیخ محسن علی نجفی' محمد ریاض الحسن گنگوی' مولانا ع غ

کراروی، مولانا عارف الحسینی، آغا مرتضیٰ پویا، علامہ احمد حسن، شیخ مظفر حسین جعفری، شیخ علی ولایتی، قاضی احسان الحق، قاری محمد امین، مولانا محمد عبداللہ، حافظ محمد اکرم زاہد، مولانا عبدالرؤف جتوئی۔" (روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

"۱۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲۔ مرزائیوں (قادیانی و لاہوری) کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

۳۔ ان کی عسکری اور نیم عسکری تنظیموں کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔

۴۔ قادیانی جماعت کے فنڈز کی تحقیقات کی جائے کہ وہ کہاں سے آتے ہیں اور کس طرح خرچ ہوتے ہیں۔

۵۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

۶۔ بانی فساد مرزا ناصر احمد قادیانی کو گرفتار کیا جائے۔

۷۔ پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کے الزام میں ظفر اللہ خاں قادیانی کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

۸۔ امن و امان کے قیام کے لئے مرزائیوں سے تمام اسلحہ واپس لیا جائے اور انہیں شر انگیز لٹریچر تقسیم کرنے سے روکا جائے۔

۹۔ قادیانیوں کا اتنے موثر طریقے سے سماجی بائیکاٹ کریں کہ قادیانی مسلمانوں کے ان مطالبات کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔

مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا غلام علی اوکاڑوی، مولانا سید محمود احمد رضوی، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، مولانا غلام اللہ خاں راولپنڈی، مولانا عبدالستار خاں نیازی، سید مظفر علی شمسی، چوہدری غلام جیلانی، مولانا عبدالوحد، کوئٹہ۔ مولانا عطاء المنعم بخاری، پروفیسر غفور احمد، مولانا خان محمد کندیاں شریف، مولانا ظفر احمد انصاری، آغا شورش کاشمیری، مولانا عبدالرحمٰن لاہور، مولانا سمیع الحق، نواب زادہ نصر اللہ خاں، قاری محمد امین، مہر اعجاز احمد، ثناء اللہ بھٹہ، مولانا تاج محمود، علامہ احسان الٰہی ظہیر، میاں فضل حق، مولانا حبیب اللہ شاہ بخاری۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲ جولائی ۱۹۷۴ء)

متحدہ علماء کونسل کی قرار داد

" سپریم کونسل نے ایک قرار داد میں قادیانیوں کو مختلف اہم مناصب پر از سر نو فائز کرنے کی پالیسی کو انتہائی تشویش ناک قرار دیا اور کہا ہے کہ یہودی سازشوں کے تحت نوبل انعام پانے والے عالمی شہرت کے حامل قادیانی سائنس دان' عبدالسلام جو کہ عالمی یہودی ایجنٹ ہے' کو ملک میں واپس لا کر ایٹمی توانائی کے شعبے پر اسے مسلط کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ جب تک وہ پاکستان میں رہا' ایٹمی معاملات میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔ لیکن اب اسے دوبارہ ملک میں واپس بلا کر ایٹمی و دفاعی شعبوں کے حساس امور اور معاملات کو سبوتاژ کیا جا رہا ہے قرار داد میں خبردار کیا گیا ہے کہ دفاعی اور سول شعبوں میں قادیانی افسران کا تسلط کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں مولانا سمیع الحق اور صاحب زادہ فضل کریم کے علاوہ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی' مولانا صاحب زادہ حاجی فضل کریم' مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی' مولانا مفتی زین العابدین' مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی' مولانا زاہد الراشدی' الحاج میاں فضل حق' مولانا مفتی محمد مختار احمد نعیمی' مولانا قاضی اسرار الحق' مولانا مفتی احمد الرحمٰن' مولانا قاری ضیاء المصطفیٰ' مولانا مفتی دائم الدین' مولانا عبد المالک' مولانا غلام دستگیر افغانی' مولانا پیر محمد ابراہیم سیالوی' مولانا اسفند یار خان' مولانا خلیل احمد قادری 'مولانا فداء الرحمٰن درخواستی' مولانا محمد حنیف جالندھری' مولانا عبدالرؤف ملک' مولانا قاضی احسان الحق' مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' پروفیسر محمد یحییٰ' مولانا عبدالرحمٰن سلفی' مولانا انوار الحق' مولانا عبدالباقی' مولانا محمد یوسف قریشی' مولانا اشرف علی قریشی' خالد خواجہ' تنویر شیخ اور مولانا سید عظمت اللہ ہمدانی سمیت ملک کے چاروں صوبوں سے ساٹھ سے زائد سرکردہ علماء کرام نے شرکت کی۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء)

قادیانیت

ہماری نظر میں

قائدِ قوم

قائد اعظم محمد علی جناحؒ

جب کشمیر سے واپسی پر قائد اعظمؒ سے سوال کیا گیا کہ آپ کی قادیانیوں کی بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ " میرے رائے وہی ہے جو علماء کرام اور پوری امت کی ہے۔ "
(ہفت روزہ لولاک دسمبر ۱۹۷۱ء)

آپ کے ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ آپ پوری امت کی طرح قادیانیوں کو کافر سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں نے آپ کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا تھا اور آپ کی حکومت کو کافر کہا تھا۔

قائد اعظم نے ۱۹۴۸ء میں راجہ صاحب آف محمود آباد کی کراچی آمد کے موقعہ پر ان کو آگاہ کیا تھا کہ " قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ کی وفاداریاں مشکوک ہیں' میں ان پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہوں اور عملی اقدامات اٹھانے کے لئے مجھے مناسب وقت کا انتظار ہے۔" (بحوالہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ص ۴ تا ۶ ' ۱۲ فروری ۱۹۸۷ء)

شومئی قسمت کہ قافلہ وقت تیزی سے رواں دواں تھا قائد اعظم کو مہاجرین کی آباد کاری اور دیگر مسائل نے مہلت نہ دی وگرنہ آپ اس خطرے کا ابتداء میں ہی حل ڈھونڈ لیتے اور قوم آئندہ تباہیوں سے محفوظ ہو جاتی۔ قائد اعظم کے انتقال پر ملال سے ساری قوم کی کمر ٹوٹ گئی۔ آپ کے داغ مفارقت سے ہر شخص یوں دکھائی دیتا تھا' جیسے وہ یتیم ہو گیا ہو لیکن اس جانکاہ صدمہ پر بھی قادیانیوں کے رویہ میں کوئی فرق نہ آیا۔ پاکستان کے باشعور شہری جانتے ہیں کہ ظفر اللہ خاں قادیانی نے بانی پاکستان کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کی اور وہ ایک طرف الگ بیٹھا رہا۔ حالانکہ اس وقت یہ وزیر خارجہ کے عہدے پر فائز تھا جب اخبارات اس معاملہ کو منظر عام پر لائے تو ان کی طرف سے یہ جواب دیا گیا کہ " چوہدری ظفر اللہ پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا نماز جنازہ نہیں پڑھا۔ حالانکہ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ "
(آتش فشاں ۲۴ مئی ۱۹۸۱ء)

علامہ اقبالؒ

" ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے ..... کہ مجھے الہام

وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بناء پر قتل کیا گیا' حالانکہ جیسا طبری لکھتا ہے وہ حضور رسالت ماب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا مصدق تھا اور اس کی اذان میں حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق تھی۔" (اقبال اور قادیانی از نعیم آسی)

"اس قبل اسلامی موبدیت نے حال ہی میں جن دو صورتوں میں جنم لیا ہے۔ میری نزدیک ان میں بہائیت' قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ لیکن موخرالذکر اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں۔ اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ روح مسیح کا تسلسل یہودی باطنیت کا جز"۔ (قادیانی اور جمہور مسلمان)

"لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئیں۔ تحریک کے دو گروہوں کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے' معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی؟ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا۔ جب ایک نئی نبوت .... بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت .... کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرتؐ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے تو یہ ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے۔ بقول ایمرسن صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔" (حرف اقبال از لطیف شیروانی ص ۱۲۳۔۱۲۲)

اسٹیٹسمین' کے جواب میں (۱)

"میرے بیان مطبوعہ ۱۴ مئی پر آپ نے تنقیدی اداریہ لکھا' اس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔ جو سوال آپ نے اپنے مضمون میں اٹھایا ہے' وہ فی الواقعہ بہت اہم ہے اور مجھے مسرت ہے کہ آپ نے اس سوال کی اہمیت کو محسوس کیا ہے۔ میں نے اپنے بیان میں اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر جو انہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کر کے اختیار کی ہے۔ خود حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی اقدام اٹھائے اور اس کا انتظار نہ کرے کہ مسلمان کب مطالبہ کرتے ہیں اور مجھے اس احساس میں حکومت کے سکھوں کے متعلق رویہ سے اور بھی تقویت ملی۔ سکھ ۱۹۱۹ء تک آئینی طور پر علیحدہ سیاسی جماعت تصور نہیں کئے جاتے تھے۔ لیکن اس کے بعد علیحدہ جماعت تسلیم کر لئے گئے۔ حالانکہ انہوں نے کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ لاہور ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ سکھ ہندو ہیں۔

اب چونکہ آپ نے یہ سوال پیدا کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اس مسئلہ کے متعلق' جو برطانوی اور مسلم دونوں زاویہ نگاہ سے نہایت اہم ہے' چند معروضات پیش کروں۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں واضح کروں کہ حکومت جب کسی جماعت کے مذہبی اختلافات کو تسلیم کرتی ہے تو میں اسے کس حد تک گوارا کر سکتا ہوں۔ سو عرض ہے کہ

اولاً اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے۔ جس کے حدود مقرر ہیں یعنی وحدت الوہیت پر ایمان' انبیاء پر ایمان' اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم رسالت پر ایمان' دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے' جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ (۲) جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام

بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت کا مرہون منت ہے۔
میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں اور ختم نبوت کے اصول کو صریحاً" جھٹلا دیں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو۔ تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔

ثانیاً" ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار' اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق' نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے' یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں' جتنے سکھ' ہندوؤں سے' کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔

ثالثاً" اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں۔ پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟ علاوہ سرکاری ملازمتوں کے فوائد کے ان کی موجودہ آبادی جو ۵۶۰۰۰ (چھپن ہزار) ہے انہیں کہیں کسی اسمبلی میں ایک نشست بھی نہیں دلا سکتی اور اس لئے انہیں سیاسی اقلیت کی حیثیت بھی نہیں مل سکتی۔ یہ واقعہ اس امر کا ثبوت ہے کہ قادیانیوں نے اپنی جداگانہ سیاسی حیثیت کا مطالبہ نہیں کیا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مجالس قانون ساز میں ان کی نمائندگی نہیں ہو سکتی۔ نئے دستور میں ایسی اقلیتوں کے تحفظ کا علیحدہ لحاظ رکھا گیا ہے لیکن میرے خیال میں قادیانی' حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے کیونکہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔

حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا' اب وہ

قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کر رہی ہے؟"

---

(۱) اخبار 'اسٹیٹسمین' (دہلی) نے اپنی ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں حضرت علامہ کا بیان قادیانی اور جمہور مسلمان' شائع کیا اور ساتھ ہی اس پر ایک تنقیدی اداریہ بھی لکھا۔ مذکورہ مضمون دراصل اسی اداریہ کا جواب ہے' جو ۱۰ جون ۱۹۳۵ء کو اخبار مذکور میں طبع ہوا۔

(۲) قادیانی یہ استدلال کرتے ہیں کہ ہم تو حضور (صلی اللہ علیہ و سلم) کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں' ہم منکر' اور دائرہ اسلام سے خارج' کیسے ہوئے؟ مگر واقعہ یہ ہے کہ جب کسی نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و سلم) کو خاتم الانبیاء مان کر آپ (صلی اللہ علیہ و سلم) کے بعد کسی اور نئے نبی کی نبوت کو تسلیم کر لیا تو اس کا خاتم الانبیاء کا اقرار باطل ہو گیا۔ گویا دائرہ اسلام سے نکلنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا انکار ضروری نہیں۔ کسی نئے نبی کا اقرار بھی آدمی کو اسلام کے دائرے سے باہر نکال دیتا ہے۔ (حرف اقبال' ۱۲۶ تا ۱۲۹ مرتبہ لطیف احمد شیروانی' ایم۔ اے)

"ختم نبوت کے تصور کی تہذیبی قدر قیمت کی توضیح میں نے کسی اور جگہ کر دی ہے اس کے معنی بالکل سلیس ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد جنہوں نے اپنے پیروؤں کو ایسا قانون عطا کر کے جو ضمیر انسان کی گہرائیوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے' آزادی کا راستہ دکھلایا ہے۔ کسی اور انسانی ہستی کے آگے روحانی حیثیت سے سر نیاز خم نہ کیا جائے۔ دینیاتی نقطہ نظر سے اس نظریہ کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے محمدؐ کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں ہے جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے' وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا لہٰذا وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ خود بانی احمدیت کا استدلال جو قرون وسطیٰ کے متکلمین کے لئے زیبا ہو سکتا ہے' یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی نہ پیدا ہو سکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت نامکمل رہ جائے گی۔ وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کہ پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی۔ خود اپنی نبوت کو پیش کرتا ہے۔ لیکن آپ اس سے پھر دریافت کریں کہ آیا محمدؐ کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ یہ خیال اس بات کے برابر ہے کہ محمدؐ آخری نبی نہیں۔ میں آخری نبی ہوں۔ اس امر کے سمجھنے کی بجائے کہ ختم نبوت کا اسلامی تصور نوع انسان کی تاریخ میں بالعموم

اور ایشیا کی تاریخ میں بالخصوص کیا تہذیبی قدر رکھتا ہے۔ بانی احمدیت کا خیال ہے کہ ختم نبوت کا تصور ان معنوں میں کہ محمدؐ کا کوئی پیرو نبوت کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ خود محمدؐ کی نبوت کو نامکمل پیش کرتا ہے۔ جب میں بانی احمدیت کی نفسیات کا مطالعہ ان کے دعویٰ نبوت کی روشنی میں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیغمبر اسلام کی تخلیقی قوت کو صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی کی پیدائش تک محدود کر کے پیغمبر اسلام کے آخری نبی ہونے سے انکار کر دیتا ہے اس طرح یہ نیا پیغمبر چپکے سے اپنے روحانی مورث کی ختم نبوت پر متصرف ہوتا جاتا ہے۔

اس کا دعویٰ ہے کہ میں پیغمبر اسلام کا "بروز" ہوں اس سے وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ پیغمبر اسلام کا بروز ہونے کی حیثیت سے اس کا خاتم النبیین ہونا دراصل محمدؐ کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ پس یہ نقطہ نظر پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کو مسترد نہیں کرتا۔ اپنی ختم نبوت کو پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کے مماثل قرار دے کر بانی احمدیت نے ختم نبوت کے تصور کے زمانی مفہوم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ بہرحال یہ ایک بدیہی بات ہے کہ بروز کا لفظ مکمل مشابہت کے مفہوم میں بھی اس کی مدد نہیں کرتا کیونکہ بروز ہمیشہ اس شے سے الگ ہوتا ہے جس کا یہ بروز ہوتا ہے۔ صرف اوتار کے معنوں میں بروز اور اس شے میں عینیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر ہم بروز سے "روحانی صفات کی مشابہت" مراد لیں۔ تو یہ دلیل بے اثر رہتی ہے اگر اس کے برعکس اس لفظ کے آریائی مفہوم میں اصل شے کا اوتار مراد لیں تو یہ دلیل بظاہر قابل قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس خیال کا موجد مجوسی بھیس میں نظر آتا ہے۔ (قادیانی اور جمہور مسلمان)

ختم نبوت کے مسئلہ کے متعلق ابتدا ہی سے اقبال کا اپنا ذاتی موقف کیا تھا! اس ضمن میں سب سے پہلے راقم اقبال کی نظم بعنوان "اسلامیہ کالج کا خطاب پنجاب کے مسلمانوں کو" کا حوالہ دینا چاہتا ہے۔ یہ نظم انجمن حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۲ فروری ۱۹۰۲ء میں پڑھی گئی۔ اس نظم کے نویں بند میں سرور کائناتؐ کی توصیف کی گئی ہے اور درج ذیل شعر میں اقبال فرماتے ہیں۔ ؎

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک
بزم را روشن ز نور شمع عرفاں کردہ

اس شعر کو نظم میں شامل کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ زمانہ میں عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں

احمدیت نے جو الجھاؤ پیدا کر دیا تھا اور اس جس کے باعث مسلمانوں کے ذہن مضطرب تھے' اس کی تردید مقصود تھی۔ ورنہ کسی بھی مفہوم میں ختم نبوت کے عقیدے کو تسلیم نہ کرنا اقبال کے نزدیک شرک فی النبوت کیوں قرار پاتا۔

اس کے بعد اقبال کی ایک اور نظم بعنوان " خط منظوم پیغام بیعت کے جواب میں " خصوصی توجہ کی مستحق ہے۔ یہ نظم مخزن بابت مئی ۱۹۰۲ء میں اور پھر محمد دین فوق کے اخبار "پنجہ فولاد" مورخہ ۱۱ جون ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی' اس نظم کے عنوان ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ' بقول محمد عبداللہ قریشی' اقبال پر بھی احمدیت قبول کرنے کے لئے ڈورے ڈالے گئے۔ اس نظم کو احمدی ہفت روزہ " الحکم " قادیان نے اپنی ۱۰' ۱۷' اور ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء کی اشاعت میں نقل کیا اور ساتھ ہی مرزا غلام احمد کے ایک مخلص مرید سید حامد شاہ کی طرف سے اس کا منظوم جواب بھی شائع کیا۔ محمد عبداللہ قریشی کی رائے میں چونکہ سید حامد شاہ' مولانا سید میر حسن کے عزیزوں میں سے تھے اور اقبال کے دوست اور ہم محلّہ تھے' اس لئے عین ممکن ہے کہ اس قرب کی وجہ سے انہوں نے ہی اقبال کو مرزا غلام احمد کی بیعت کے لئے لکھا ہو' جس کا جواب اقبال نے اس نظم کے ذریعہ دیا۔ اس نظم کے مطالعہ سے عیاں ہے کہ وہ احمدیت کو ملت اسلامیہ میں ایک علیحدگی پسند تحریک سمجھ کر ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے تھے' کیونکہ مسلمانوں کے اتحاد کو برقرار رکھنا ان کے ایمان کا لازمی جزو تھا۔ فرماتے ہیں۔۔

پردہ میم میں رہے کوئی — اس بھلاوے کو جانتا ہوں میں
تنکے چن چن کے باغ الفت کے — آشیانہ بنا رہا ہوں میں
ایک دانہ پہ ہے نظر تیری — اور خرمن کو دیکھتا ہوں میں
تو جدائی پہ جان دیتا ہے — وصل کی راہ سوچتا ہوں میں
بھائیوں میں بگاڑ ہو جس سے — ایسی عبادت کو کیا سراہوں میں
مرگ اغیار پہ خوشی ہے تجھے — اور آنسو بہا رہا ہوں میں
میرے رونے پہ ہنس رہا ہے تو — تیرے ہنسنے کو رو رہا ہوں میں

ان کی انگلستان سے واپسی کے چند برس بعد اخبار " الحکم " قادیان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۱۰ء میں ایک خبر شائع ہوئی کہ شیخ یعقوب علی تراب کی نواسی کا نکاح بعد از مغرب پانچ سو روپے حق مہر میں ڈاکٹر محمد اقبال سے ہوا۔ اقبال کے احباب و اعزہ کو تعجب ہوا کہ انہوں نے قادیان جا کر احمدیوں سے رشتہ ناطہ جوڑ لیا' جن کے عقائد کے وہ خلاف تھے۔ اقبال کو اس بے سروپا خبر کی

تردید چھپوانی پڑی جو "پیسہ اخبار" مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۱۰ء میں شائع ہوئی' فرمایا۔

"اس عبارت سے میرے اکثر احباب کو غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے مجھ سے زبانی اور بذریعہ خطوط استفسار کیا ہے۔ سب حضرات کی آگاہی کے لئے بذریعہ آپ کے اخبار کے اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ مجھے اس معاملہ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ جن ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کا ذکر ایڈیٹر صاحب "الحکم" نے کیا ہے وہ کوئی اور صاحب ہوں گے۔"

احمدی اخبار "الفضل" مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۱۵ء میں ایک مضمون بعنوان "جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب کی رائے اختلاف جماعت احمدیہ کے بارے میں" شائع ہوا۔ یہ مضمون سید انعام اللہ شاہ سیالکوٹی کا تحریر کردہ تھا اور احمدیوں میں قادیانی پارٹی اور لاہوری پارٹی کے اختلاف سے متعلق تھا۔ اس مضمون میں اقبال سے یہ کلمہ منسوب کیا گیا کہ عقائد کے لحاظ سے قادیان والے سچے ہیں لیکن مجھے لاہور والوں سے ہمدردی ہے اقبال کو اس کی تردید بھی بذریعہ خط بنام ایڈیٹر کرنی پڑی جو "پیغام صلح" مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۱۵ء میں شائع ہوئی۔ اپنی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

"اختلاف سلسلہ احمدیہ کے متعلق وہی شخص رائے دے سکتا ہے جو مرزا صاحب کی تصانیف سے پوری آگاہی رکھتا ہو اور یہ آگاہی مجھے حاصل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بدیہی ہے کہ ایک غیر احمدی مسلمان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کا قائل نہ ہو' وہ کس طرح یہ بات کہہ سکتا ہے کہ عقائد کے لحاظ سے قادیان والے سچے ہیں۔"

بہرحال ختم نبوت اور دیگر متعلقہ مسائل پر وقتاً فوقتاً اقبال نے اپنے خیالات کا اظہار بعد کی تحریروں اور منظومات میں بھی کیا ہے' جن سے احمدی عقائد کی تردید ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا مثالوں سے یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ ۱۹۳۵ء ہی میں پہلی بار انہوں نے ختم نبوت کے مسئلہ پر احمدی عقائد کو اپنی تنقید کا نشانہ نہیں بنایا بلکہ گذشتہ کئی برسوں سے وہ ان کی تردید کرتے چلے آ رہے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ ۱۹۳۵ء سے پیشتر انہوں نے اس سلسلہ میں کبھی مناظرانہ رویہ اختیار نہ کیا تھا۔ (زندہ رود از جسٹس جاوید اقبال ص ۵۷۱)

"بدقسمتی سے کمیٹی میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے مذہبی فرقے کے امیر کے سوا کسی دوسرے کا اتباع کرنا سرے سے گناہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ احمدی وکلاء میں سے ایک صاحب نے جو میرپور کے مقدمات کی پیروی کر رہے تھے حال ہی میں اپنے ایک بیان میں واضح طور پر اس خیال

کا اظہار کر دیا۔ انہوں نے صاف طور پر کہا کہ وہ کسی' کشمیر کمیٹی کو نہیں مانتے اور جو کچھ انہوں نے یا ان کے ساتھیوں نے اس ضمن میں کیا ہے وہ ان کے امیر کے حکم کی تعمیل تھی۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے ان کے اس بیان سے اندازہ لگایا کہ تمام احمدی حضرات کا یہی خیال ہو گا اور اس طرح میرے نزدیک کشمیر کمیٹی کا مستقبل مشکوک ہو گیا۔ میں کسی صاحب پر انگشت نمائی نہیں کرنا چاہتا۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ سے کام لے اور جو راستہ پسند آئے اسے اختیار کرے حقیقت میں مجھے ایسے شخص سے ہمدردی ہے جو کسی روحانی سہارے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے کسی مقبرہ کا مجاور یا کسی زندہ نام نہاد پیر کا مرید بن جائے ...... ان حالات کے پیش نظر مجھے اس امر کا یقین ہے کہ کمیٹی میں اب ہم آہنگی کے ساتھ کام نہیں ہو سکتا اور ہم سب کا مفاد اسی میں ہے کہ موجودہ کشمیر کمیٹی کو ختم کر دیا جائے۔" (حرف اقبال ص ۲۰۴)

"حکومت قادیانیوں کو (مسلمانوں سے) ایک الگ جماعت تسلیم کر لے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہو گا اور مسلمان ان سے ویسی ہی رواداری سے کام لے گا جیسی وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے۔" (حرف اقبال ص ۱۱۹ مرتبہ لطیف احمد شروانی ایم۔ اے)

پس خدا برما شریعت ختم کرد / بر رسول ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را / او رسل را ختم، وما اقوام را
خدمت ساقی گری با ماگزاشت / داد مارا آخریں جامے کہ داشت
لا نبی بعدی زاحسان خدا است / پردہ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایہ قوت ازو / حفظ سر وحدت ملت ازو
حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست / تا ابد اسلام را شیرازہ بست
دل زغیر اللہ مسلماں برکند / نعرہ لا قوم بعدی می زند

ترجمہ

(۱) خدا تعالیٰ نے ہم پر شریعت اور ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رسالت ختم کر دی۔
(۲) ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلسلہ انبیاء اور ہم پر سلسلہ اقوام تمام ہو چکا' اب بزم

جہاں کی رونق ہم سے ہے۔

(۳) میخانہ شرائع کا آخری جام ہمیں عطا فرمایا گیا' قیامت تک ساقی گری کی خدمت اب ہم ہی انجام دیں گے۔

(۴) رحمتہ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ فرمان کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں احسانات خداوندی میں سے ایک بڑا احسان ہے۔ دین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت و ناموس کا محافظ بھی یہی ہے۔

(۵) مسلمانوں کا اصل سرمایہ قوت یہی عقیدہ ختم نبوت ہے اور اسی میں وحدت ملت کے تحفظ کا راز پوشیدہ ہے۔

(۶) اللہ عزوجل نے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) ہر دعوئ نبوت کو باطل ٹھہرا کر اسلام کا شیرازہ ہمیشہ کے لئے مجتمع کر دیا ہے۔

(۷) اسی عقیدہ کے باعث مسلمان ایک اللہ کے سوا سب سے تعلق توڑ لیتا ہے اور امت مسلمہ کے بعد کوئی امت نہیں' کا نعرہ بلند کرتا ہے۔

(یہ نظم حضرت علامہ کی مشہور مثنوی ""رموز بے خودی"" سے لی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو مجموعہ اسرار رموز ص ۱۱۸)

""قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔""

علامہ اقبالؒ کا خط پنڈت جواہر لال نہرو کے نام

لاہور

۲۱ جون ۱۹۳۶ء

میرے محترم پنڈت جواہر لال نہرو

آپ کے خط کا جو مجھے کل ملا۔ بہت بہت شکریہ۔ جب میں نے آپ کے مقالات کا جواب لکھا تب مجھے اس بات کا یقین تھا کہ احمدیوں کی سیاسی روش کا آپ کو کوئی اندازہ نہیں ہے۔ دراصل جس خیال نے خاص طور پر مجھے آپ کے مقالات کا جواب لکھنے پر آمادہ کیا' وہ یہ تھا کہ میں دکھاؤں' علی الخصوص آپ کو کہ مسلمانوں کی وفاداری کیونکر پیدا ہوئی اور بالآخر کیونکر اس نے اپنے لئے احمدیت میں ایک الہامی بنیاد پائی۔ جب میرا مقالہ شائع ہو چکا تب بڑی حیرت و استعجاب کے ساتھ مجھے یہ معلوم ہوا کہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی ان تاریخی اسباب کا کوئی علم

نہیں ہے جنھوں نے احمدیت کی تعلیمات کو ایک خاص قالب میں ڈھالا۔ مزید بر آں پنجاب اور دوسری جگھوں میں آپ کے مقالات پڑھ کر آپ کے مسلمان عقیدت مند خاصے پریشان ہوئے۔ ان کو یہ خیال گزرا کہ احمدی تحریک سے آپ کو ہمدردی ہے اور یہ اس سبب سے ہوا کہ آپ کے مقالات نے احمدیوں میں مسرت و انبساط کی ایک لہر سی دوڑا دی۔ آپ کی نسبت اس غلط فہمی کے پھیلانے کا ذمہ دار بڑی حد تک احمدی پریس تھا۔ بہر حال مجھے خوشی ہے کہ میرا تاثر غلط ثابت ہوا۔ مجھ کو خود دینیات سے زیادہ دلچسپی نہیں ہے مگر احمدیوں سے خود انہی کے دائرہ فکر میں نپٹنے کی غرض سے مجھے بھی "دینیات" سے کسی قدر جی بہلانا پڑا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے یہ مقالہ اسلام اور ہندوستان کے ساتھ بہترین نیتوں اور نیک ترین ارادوں میں ڈوب کر لکھا۔ میں اس باب میں کوئی شک و شبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ "احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔"

لاہور میں آپ سے ملنے کا جو موقعہ میں نے کھویا' اس کا سخت افسوس ہے۔ میں ان دنوں بہت بیمار تھا اور اپنے کمرے سے باہر نہیں جا سکتا تھا۔ مسلسل اور پیہم علالت کے سبب میں عملاً عزلت گزیں ہوں اور تنہائی کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ آپ مجھے ضرور مطلع فرمائیں کہ آپ پھر پنجاب کب تشریف لا رہے ہیں۔ شہری آزادیوں کی انجمن کے بارے میں آپ کی جو تجویز ہے۔ اس سے متعلق میرا خط آپ کو ملا یا نہیں؟ چونکہ آپ اپنے خط میں اس خط کی رسید نہیں لکھتے' اس لئے مجھے اندیشہ ہو رہا ہے کہ یہ خط آپ کو ملا ہی نہیں۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

" مندرجہ بالا خط مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی کی کتاب "کچھ پرانے خط" حصہ اول مرتبہ جواہر لال نہرو مترجمہ الحریری ایم اے ایل ایل بی صفحہ نمبر ۲۹۳ سے نقل کیا گیا۔"

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

(ضرب کلیم)

ہو اگر قوت فرعون کی درپردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللہی

(ضرب کلیم)

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی ہیں مومن کو غلامی کے طریق

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطین کا پرستار کرے

وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

قادیانی امت کے متعلق علامہ اقبالؒ کی رائے کا خلاصہ

مفکر اسلام، شاعر مشرق، حکیم الامت ڈاکٹر علامہ اقبالؒ اس نتیجہ پر پہنچے اور اس کی تبلیغ کرتے رہے کہ

(۱) قادیانیت یہودی مذہب کا چربہ ہے
(۲) ظل، بروز حلول، مسیح موعود کی اصطلاحات غیر اسلامی ہیں۔
(۳) قادیانی گروہ وحدت اسلامی کا دشمن ہے۔
(۴) قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں۔
(۵) مرزا قادیانی کے نزدیک ملت اسلامیہ سڑا ہوا دودھ ہے۔
(۶) شریعت میں ختم نبوت کے بعد مدعی نبوت کذاب اور واجب القتل ہے۔
(۷) قادیانی امت ختم نبوت کی منکر ہے۔ (خلاصہ از حرف اقبال مرتبہ لطیف احمد شیرانی)
(۸) قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں (پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام خط)

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

"اللہ کی آخری اور کامل ہدایت آچکی ہے..... جس کا نام قرآن ہے اور جس کے مبلغ

حضرت محمدؐ رسول اللہ تھے جو انسان اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کرتا ہے۔ اس کے لئے نجات ہے۔

"اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں جانتے۔"

کسی صاحب نے مولانا سے استفسار کیا کہ مرزائیوں کے متعلق ہم کیا عقیدہ رکھیں؟ حضرت مولانا صاحب کی طرف سے جو جواب عنایت ہوا وہ مندرجہ ذیل ہے

۱۹ (الف) بالی گنج سرکلر روڈ کلکتہ۔

"۱۸ مارچ ۱۹۲۶ء ۔ حبی فی اللہ۔ السلام علیکم۔ خط پہنچا۔ آپ دریافت کرتے ہیں احمدی فرقہ کے دونوں گروہوں میں سے کون سا حق پر ہے قادیانی یا لاہوری؟ میرے نزدیک دونوں حق و صواب پر نہیں ہیں۔ البتہ قادیانی گروہ اپنے غلو میں بہت دور تک چلا گیا ہے ...... حتی کہ اسلام کے بنیادی عقائد متزلزل ہو گئے ہیں .... مثلاً ان کا یہ اعتقاد کہ اب ایمان و نجات کے لئے اسلام کے معلوم و مسلم عقائد کافی نہیں۔ مرزا قادیانی پر ایمان لانا بھی ضروری ہے لیکن لاہوری گروہ کو اس غلو سے انکار ہے۔ وہ نہ تو مرزا صاحب کی نبوت کا اقرار کرتا ہے نہ ایمان کی شرائط میں کسی نئی شرط کا اضافہ کرتا ہے اسے جو کچھ ٹھوکر لگی ہے اس بے محل اعتقاد میں لگی ہے جو اس نے مرزا صاحب کے لئے پیدا کر لیا ہے۔ باقی رہے مرزا صاحب کے دعاوی تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جس نے اسلام کے اصول و مبادیات کو سمجھا ہے اور عقل سلیم سے بے بہرہ نہیں یہ دعاوی ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم کر سکتا ہے" ...... (عقیدہ ختم نبوت از مولانا ابوالکلام آزاد مکتوب بنام حکیم سعد اللہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۶ء)

(اخبار زمیندار لاہور ۱۹۲۶ء بحوالہ ہفت روزہ حق ۹ جون ۱۹۵۲ء کراچی)

قرآن اور مرزائیت

"اس بارے میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں تیسری کوئی نہیں یا نجات کے لئے وہ عقائد کافی ہیں جو قرآن نے صاف صاف بتلا دیئے ہیں یا پھر کافی نہیں۔ اگر کافی ہیں تو قرآن نے کہیں یہ حکم نہیں دیا کہ کسی نئے ظہور پر بھی ایمان لاؤ۔ اگر کافی نہیں ہیں اور نئے شرائط میں نجات کی گنجائش باقی ہے تو پھر قرآن ناقص نکلا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وہ اپنے اعلان الیوم اکملت لکم د

منکم صادق نہیں ...... ہر مسلمان کے سامنے دونوں راہیں کھلی ہیں جو چاہے اختیار کرے۔ اگر قرآن پر ایمان ہے تو نئی شرط نجات کی گنجائش نہیں۔ اگر نئی شرط نجات مانی جاتی ہے تو قرآن اپنی جگہ باقی نہیں رہا و العاقبتہ للمتقین۔" ابوالکلام ۱۹ (الف) بالی گنج سرکلر روڈ کلکتہ ۵ جون ۱۹۲۶ء

سائل کے سوالات میں ایک سوال نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی تھا۔ مولانا نے اس کا جواب بھی عنایت فرمایا وہ بھی درج ذیل ہے:۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام

" آخر میں آپ نے سوال کیا ہے اس جملہ کا کیا مطلب ہے کہ اب نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی۔ قرآن آچکا اور دین کامل ہو چکا۔ جواب یہ ہے جو اردو میں اس جملہ کا ہو سکتا ہے۔ یعنی دین اسلام اپنی تکمیل میں کسی ظہور کا محتاج نہیں اس لئے نہ تو کسی بروزی مسیح کی ضرورت ہے نہ حقیقی کی۔

ہاں .... بلاشبہ احادیث میں حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام کے ایک ایسے نزول کی خبر دی گئی جو قیامت کے آثار و مقدمات میں سے ہو گا۔ کسی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ ان کا ظہور بحیثیت رسول کے ہو گا۔ یا تکمیل دین کا معاملہ ان کے نزول پر موقوف ہے۔ پس تکمیل دین کے لئے ہم کسی نئے ظہور پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دین کا معاملہ کامل ہو چکا۔ پھر کیا آپ کو اس اعتقاد سے انکار ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ قرآن ناقص ہے۔ دین کا معاملہ پورا نہ ہو سکا اور اب نئے ظہور ہوتے رہیں گے تا دین کامل ہو جائے۔" (از ہفتہ وار "حق" ص ۱۰ کراچی ۹ جون ۱۹۵۲ء) (فتنہ مرزائیت از محمد امیر الزمان کشمیری ص ۲۰ تا ۲۲)

مولانا ظفر علی خانؒ

جہاں تک مرزا قادیانی کا تعلق ہے۔ ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں گے۔ اس نے حضور کی ختم المرسلینی پر اپنی نبوت کا ناپاک پیوند جوڑ کر ناموس رسالت پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے۔ اپنے اس عقیدہ سے میں ایک منٹ کے کروڑویں حصے کے لئے بھی دست کش ہونے

کو تیار نہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی' دجال تھا' دجال تھا' دجال تھا۔ میں اس سلسلہ میں قانون انگریزی کا پابند نہیں۔ میں قانون محمدیؐ کا پابند ہوں۔
(تحریک ختم نبوت از آغا شورش کاشمیریؒ ص ۶۸ - ۶۹)

خان لیاقت علی خان

گزشتہ دنوں قومی اخبارات اور کراچی سے شائع ہونے والے ایک جریدہ ہفت روزہ "تکبیر" مارچ ۱۹۸۶ء میں پاکستان کے مشہور سراغرساں جیمز سالومن و نسنٹ کی یادوں کے حوالہ سے ایک چونکا دینے والا انکشاف شائع ہو چکا ہے۔ اس انکشاف سے ملک بھر کے سیاسی حلقے حیرت زدہ رہ گئے۔ بتایا گیا کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو سید اکبر نے نہیں بلکہ ایک جرمن قادیانی جیمز کنزے نے قتل کیا تھا۔ یہ شخص ظفراللہ خاں قادیانی سابق وزیر خارجہ کا لے پالک تھا اور اس سازش کا پورا ڈرامہ آنجہانی ظفراللہ خان قادیانی سابق وزیر خارجہ کے تخریبی ذہن کی پیداوار تھا۔

لیاقت علی خان کے قتل سے متعلق یہ رپورٹ آج بھی سنٹرل انٹیلی جنس کراچی کے دفتر میں موجود ہے اب اس قتل کی وجہ بھی سنیئے۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو حکم دیا کہ وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان سے ملاقات کر کے انہیں قادیانیوں کی خرمستیوں اور سیاسی قلابازیوں سے آگاہ کرو لہٰذا ملاقات کے لئے صرف ۵ منٹ کا وقت دیا گیا۔ لیکن جب قاضی صاحب نے "قادیانیت کے سربستہ رازوں کی گرہیں کھولیں" تو لیاقت علی خان ششدر رہ گئے اور یہ ۵ منٹ کی ملاقات ڈھائی گھنٹے میں بدل گئی۔ لیاقت علی خان نے بھرائی ہوائی آواز میں کہا "اب یہ بوجھ آپ کے کندھوں سے میرے کندھوں پر آن پڑا ہے۔"

ایک میٹنگ میں لیاقت علی خان نے سر ظفراللہ کو مخاطب کر کے کہا تھا "میں جانتا ہوں کہ آپ ایک خاص جماعت (قادیانی جماعت) کی نمائندگی کرتے ہیں۔" (قادیانی امت اور پاکستان از رائے محمد کمال)

چوہدری افضل حقؒ مرحوم

"مرزائیت عیسائیت کی توام بہن ہے۔ یہ تحریک انگریزی حکمت عملی کی آغوش میں پل کر بڑھی' پھلی اور پھولی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے پلومر کی

ٹانک وائن سے مست ہو کر ایک مکتوب میں اپنی نبوت کو انگریز کا "خود کاشتہ" پودا بیان کر کے برطانوی سرکار سے ناجائز تعلقات کی پوری کہانی بے خبری میں کہہ دی۔ اس دستاویزی ثبوت کے بعد کوئی عقل کا اندھا ہی مرزائیت کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔ تاہم عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والوں کی کمی نہیں۔ تکمیل دین کے بعد اجرائے نبوت کے قائل مرزائی لوگ گویا تاج محل پر مٹی کا بھدا گھروندا تیار کر کے ذوق سلیم کی توہین کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح فن تعمیر کے ماہر ایسے کور ذوق لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے اسی طرح سچے مسلمان ایسے کور باطن مذہب کو قبول نہیں کر سکتے۔" (تاریخ محاسبہ قادیانیت از پروفیسر خالد شبیر)

☆ ہم اس فرقہ ضالہ کے بحیثیت انسان مخالف نہیں' نہ ان کی عزت و آبرو کے دشمن ہیں۔ لیکن ان کے فریب و قدح اور دجل و تلبیس سے بچنا ہم اپنا قدرتی حق سمجھتے ہیں۔

☆ یہ لوگ سیاسی طور پر مسلمانوں کے ساتھ صرف اس لئے رہنا چاہتے ہیں کہ عام مسلمانوں کے حقوق سے فائدہ اٹھائیں لیکن ان کا مذہبی اور معاشی مقاطعہ کر کے نہ صرف اپنی علیحدہ قوت تعمیر کرتے بلکہ مسلمانوں کی دینی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ خواہ ظلی ہو یا بروزی نہ صرف اسلام پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ مسلمانوں میں انتشار عظیم پیدا کرنے کا بھی باعث ہے۔

☆ یہ لوگ برٹش امپریلزم کے کھلے ایجنٹ ہیں۔

☆ مسلمانوں میں ففتھ کالم کے طور پر کام کرتے ہیں!

☆ ان کا وجود مسلمانوں کی داخلی زندگی کے لئے اسرائیل سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

☆ انہوں نے انگریزوں کی غلامی کے لئے اپنی نبوت کا کھڑاگ رچا کر الہام کی زبان میں سند مہیا کی ہے۔

☆ انگریزوں نے ان کے فرقے سے مسلمان ملکوں میں جاسوسی کا کام لیا ہے۔

☆ انہیں مسلمانوں کی جمعیت میں سے حذف کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان کا وجود نہ صرف مسلمانوں کے تمام فرقوں کی نظر میں خارج از اسلام ہے بلکہ ان کی اپنی تحریروں میں درج ہے کہ یہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں' جب یہ تمام مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے تو پھر ان کی جماعت میں شامل رہنے پر مصر کیوں ہیں؟

☆ انہوں نے مسلمانوں کی مقدس اصطلاحات کو اپنے حواریوں اور اپنے گماشتوں پر استعمال کر

کے نہ صرف ان الفاظ کی قدر و قیمت کو ہلکا کیا ہے بلکہ اس تقدس اور پاکیزگی کو بھی عاجز کیا ہے جو ان الفاظ اور اصطلاحات سے وابستہ ہے۔

☆ جو مسلمان اس فرقہ ضالہ کو مسلمانوں کا جزو خیال کرتے ہیں اور ان کے وسائل سے مرعوب ہو کر اس تحریک کو محض احرار کی تحریک سے تعبیر کرتے ہیں وہ اسلام اور نفس اسلام کے تقاضوں کو نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح انسان کا ذاتی معاملہ ہے اور یہی وہ نقطہ نگاہ ہے جس سے مرزائیت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

" ہفت روزہ " چٹان " میں پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف قادیانیوں کی مبینہ سازش کے بارے میں جن حقائق کو منظر عام پر لایا گیا ہے مجھے اس سے پورا اتفاق ہے۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ عرصہ دراز سے قادیانی ملک کے اندر اور باہر یہودی لابی سے مل کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف بین الاقوامی سطح پر بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مغربی ممالک کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹیں اور بے جا پابندیاں پیدا کر کے ہماری فنی ترقی کو مفلوج بنانے میں مشغول ہیں۔" (ہفت روزہ " چٹان " جلد ۳۹ شمارہ ۲۳ ـ ۳۱ اگست ۱۹۸۶ء)

سوال :۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو جو نوبل انعام ملا اس کے بارے میں آپ کی رائے ؟

جواب :۔ وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے اور آخر کار آئن شائن کی صد سالہ وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا۔ دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کر رہا ہے۔ یہودی چاہتے تھے کہ آئن شائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے۔ سو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو بھی اس انعام سے نوازا گیا۔"

(انٹرویو ڈاکٹر عبدالقدیر ہفت روزہ چٹان ۶ فروری ۱۹۸۴ء جلد ۳۷ شمارہ : ۴)

شاعر اسلام حسان الملک جناب ابوالاثر

حفیظ جالندھری" مصنف شاہنامہ اسلام و خالق قومی ترانہ

" مرزائے قادیان اور ان کے ایجنٹوں کی تحریریں، تقریریں اور تبلیغیں تذویت ہیں۔ ان

تذویروں کا مقصد دنیائے اسلام پر "یہود" کی حکومت قائم کرنا ہے۔ہاں یہود کی حکومت' کیا مسیحی یہود سے نہیں تھے؟ کیا جو مسیح ہونے کا دعویدار ہے۔ وہ انگریز' امریکہ اور روس کے یہودیوں کا کارندہ نہیں تھا؟ بہرحال یہ ایک طولانی کہانی ہے۔ پاکستان کو ختم کرنے میں یہ لوگ روز اول سے مصروف ہیں۔ کیونکہ دنیا میں پاکستان ہی وہ توانا اسلامی مملکت تھی اور ہے جو بحال رہے تو ساری دنیائے اسلام کو نئی زندگی عطا کر سکتی ہے۔ یہود و ہنود کی مدد کرنے والے ایجنٹ اب آخری ضربیں لگا رہے ہیں۔ ان کا مقابلہ جو بھی اور جس طرح بھی کرے' وہ اسلامی مجاہد ہے۔ " (قادیانی امت از محمد شفیع جوش)

ایم۔ ایم عالم ریٹائرڈ ائیر کموڈور

مجھے قادیانیوں کی سازش کے نتیجے میں سروس سے ریٹائر کیا گیا اس سازش کے نتیجے میں ۱۹۶۸ء کے بعد مجھے جہاز کے قریب بھی نہیں جانے دیا گیا اور یہی وجہ ہے کہ میں نے آج تک پنشن بھی وصول نہیں کی۔ بھٹو دور میں مجھے قادیانیوں نے فوج سے نکالنے کی کوشش کی لیکن بھٹو صاحب نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

قادیانیوں نے ہمیشہ غداری کی ہے۔ یہ لوگ ملک اور قوم دونوں کے دشمن ہیں۔ میرے متعلق ان لوگوں نے افواہ اڑائی ہے کہ نعوذ باللہ میں قادیانی ہوں۔ میں ان پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اگر میں قادیانی ہوتا تو آج ائیر فورس کا کمانڈر ہوتا۔ مجھ پر ذاتی طور پر بہت ظلم ہوا۔ (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد جلد ۲۳ شمارہ نمبر ۲۸ مارچ ۱۹۸۶ء)

قادیانیت

ہماری نظر میں

اربابِ اقتدار

جنرل محمد ضیاء الحق

" قادیانیت کا وجود عالم اسلام کے لئے سرطان کی حیثیت رکھتا ہے اور حکومت پاکستان مختلف اقدامات کے ذریعے اس بات کو یقینی بنا رہی ہے۔ کہ اس سرطان کا خاتمہ کیا جائے۔ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کیا۔ اور دنیا کو اس کے فریب سے آگاہ کیا۔ ختم نبوت کا عقیدہ نہ صرف ملت اسلامیہ کے ایمان کا بنیادی نکتہ ہے بلکہ پوری انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے دین اور رحمت کی تکمیل کا عالمی پیغام ہے۔" (روزنامہ مشرق کوئٹہ ۱۰ اگست ۱۹۸۵ء)

" قادیانی پاکستان کی اسلامی ریاست میں اپنے نظریہ کی تبلیغ بند کر دیں اور مسلمان بن کر تبلیغ نہ کریں۔ اگر انہوں نے میری ہدایت پر عمل نہ کیا تو قادیانیوں کے تمام اخبارات' جرائد اور کتب پر پابندی لگا دی جائے گی اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔" (روزنامہ کراچی ۵ اپریل ۱۹۸۴ء)

" بعض قادیانی اہم جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ حکومت پاکستان ۵ سالوں سے کوشش کر رہی ہے کہ انہیں ان کلیدی عہدوں پر نہ آنے دیا جائے۔ شہری محکموں اور فوج میں اس پالیسی پر پوری طرح عمل کیا جا رہا ہے۔ حالیہ قانون سے پہلے کسی پابندی کے نہ ہونے کی وجہ سے ان سے تھوڑی بہت رعایت ہو جاتی تھی۔ اب وہ ترقی کر کے آگے تو آ سکتے ہیں لیکن کسی انتہائی اہم عہدے پر فائز نہیں ہو سکتے۔ کوئی قادیانی عدالت عظمیٰ کا جج تو بن سکتا ہے مگر وہ چیف جسٹس نہیں بن سکے گا۔ فوج کا سربراہ نہ ہو سکے گا اور نہ اس کی خدمات سراغ رسانی کے لئے حاصل کی جا سکیں گی۔" (روزنامہ جنگ کوئٹہ ۱۱ مئی ۱۹۸۵ء)

" قادیانیوں یا احمدیوں کے سامنے دو راستے کھلے ہیں' یا تو وہ اسلام قبول کر لیں اور اپنی غلطیوں اور گستاخیوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں یا پھر اقلیت بن کر رہیں۔ اور اپنی اقلیتی حیثیت تسلیم کر لیں۔ حکومت نے قادیانیوں کے بارے میں جو آرڈیننس نافذ کیا ہے اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی تو حکومت انتہائی سختی کے ساتھ نمٹے گی۔ انہوں نے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ قانون

کا غیظ و غضب انتہائی شدید ہو گا۔ قادیانیوں کے بارے میں آرڈیننس کے نفاذ کا ذکر کرتے ہوئے جنرل ضیاء الحق نے کہا کہ اس آرڈیننس کے انتہائی اچھے نتائج بر آمد ہوئے ہیں اور اس سے اسلامی معاشرے کے قیام میں بڑی مدد ملے گی۔ قادیانیوں اور احمدیوں کے بارے میں آرڈیننس نافذ کر کے حکومت نے نہ صرف اسلام کی عظمت کی بحالی کے لئے اپنے عزم کا اظہار کر دیا ہے بلکہ اس نے معاشرے کی خرابیوں کو دور کرنے کا بھی تہیہ کر رکھا ہے۔ ہمیں اصل خطرہ انہی منافقوں (قادیانیوں) سے ہے جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر ہماری صفوں میں گھسے ہوئے ہیں۔"
(روزنامہ جنگ کوئٹہ ۱۱ مئی ۱۹۸۴ء)

" ☆ راولپنڈی' ۱۹ دسمبر (نمائندہ جسارت) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ ملک میں نظریاتی انتشار پھیلانے والوں اور ختم نبوت کے بنیادی نظریہ کے خلاف گمراہی پھیلانے والوں کی سختی سے سرکوبی کی جائے گی۔ گذشتہ روز قومی سیرت کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ غیر مسلموں' مشرکوں اور منافقوں کو اسلامی نظریات سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کسی بھی شخص کے لئے اس کے مذہب کی پابندی کرنے کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور پاکستان کا شہری ہونے کی حیثیت سے غیر مسلموں کا تحفظ اور کفالت حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن ختم نبوت پاکستان کا بنیادی نظریہ ہے اور اس پر ضرب لگانے والوں اور اس سلسلے میں اپنے عقائد کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا بلکہ عوام اور انتظامیہ مل کر ان سے نمٹنے کے لئے راہ عمل تلاش کریں گے تاہم امن و امان کے ساتھ' تاکہ یہ فتنہ بھی دور ہو جائے اور امن و امان بھی بحال رہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس سلسلے میں عوام کے جذبات کا احساس ہے اور ایک اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو آزادیاں بھی حاصل ہیں لیکن منافقین اور مشرکین کو اسلامی نظریہ سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ صدر نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت اور وحی کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت اور ختم وحی کا مطلب یہ ہے کہ شعور انسانی اس درجہ پہنچ چکا ہے کہ اب اسے صراط مستقیم پر چلنے کے لئے آخری کتاب ہدایت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی رہنمائی کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت درجہ کمال کو پہنچ گئی اور جب کوئی چیز درجہ کمال کو پہنچ جائے تو کسی اضافے اور تکرار کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ انہوں کہا کہ قرآن' نبوت کے درجہ کمال پر پہنچ جانے کا اعلان

ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا ہر مدعی کاذب ہے اور ایسا دعویٰ کرنے والے کو صاحب شریعت اور مجدد ماننے والے گمراہ اور غیر مسلم ہیں۔" (جسارت ۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء)

" اسلام آباد' ۲۲ اگست (پ پ الف) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے آج دو روزہ علماء کنونشن کے شرکاء کو یقین دلایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرام رضی اللہ علیہ عنہم اور دیگر بزرگان دین سے متعلق توہین آمیز تحریریں اور تقریریں کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی۔ کنونشن میں پیش کردہ اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ اس مقصد کے لئے قانون نافذ کیا جائے۔ صدر نے کہا اس سلسلے میں ضروری قانون بنایا جائے گا۔ ساتھ ہی قادیانی اقلیت کے لٹریچر پر بھی کڑی نظر رکھی جائے گی' اور انہیں کسی طرح کا اسلام دشمن مواد شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۳ اگست ۱۹۸۰ء)

" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی آخر الزماں سمجھتا ہوں اور ان تمام لوگوں کو جو ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے یا خود کو نبی تصور کرتے ہیں' دائرہ اسلام سے خارج اور کافروں سے بھی بدتر سمجھتا ہوں۔ یہاں بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو میرے والد محمد اکبر علی مرحوم کو جانتے ہیں' ان کی ساری عمر سرکاری ملازمت کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے گزری۔ وہ قادیانیت کو انگریز کا کھڑا کیا ہوا فتنہ سمجھتے تھے۔ میں ان کا بیٹا ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں قادیانی ہو جاؤں یا ان کی حمایت کروں' میں گنہگار ضرور ہوں لیکن ختم نبوت کے عقیدے پر پختہ یقین رکھنے والا مسلمان ہوں۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۸۳ء)

ذوالفقار علی بھٹو سابق وزیر اعظم

" پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ یہاں اسلامی قوانین رائج ہونگے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبیؐ ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ پاکستان کا نظام اسلامی شریعت کے مطابق چلایا جائے گا۔" (روزنامہ امروز ۱۱ جولائی ۱۹۷۴ء)

" واقعہ ربوہ سنگین قومی مسئلہ ہے' یہ واقعہ ملک کی سالمیت سے تعلق رکھتا ہے اور در

پردہ مقاصد کے کسی منصوبے کا حصہ نظر آتا ہے۔" (روزنامہ جسارت کراچی ۵ جون ۷۴ء)

"دستور میں مسلمان کی تعریف متعین ہوئی ہے اور اس میں عقیدہ ختم نبوت بھی شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مسئلہ ختم نبوت حل ہو گیا ہے۔" (روزنامہ جسارت کراچی۔ ۶ جون ۷۴ء)

"میرا ایمان اسلام پر ہے' میں مسلمان ہوں' مسلمان کا بیٹا ہوں اور مسلمان ہی مروں گا۔ مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔ میں کلمہ طیبہ پر پیدا ہوا ہوں اور کلمہ طیبہ پر ہی مروں گا' فیصلہ ہو چکا ہے اور فیصلہ یہ ہے کہ مسلمان وہ ہے جو ختم نبوت کا قائل ہے اور جو ختم نبوت کا قائل نہیں وہ مسلمان نہیں' مجھے انتخاب میں ہر فرقہ کے لوگوں نے ووٹ دیئے' میں کسی کا محتاج نہیں۔" (روزنامہ جسارت کراچی' ۱۵ جون ۷۴ء)

"ختم نبوت پر میرا محکم ایمان ہے۔ میں اس پر زندہ رہوں گا۔ اور اسی پر مروں گا' اور جو شخص حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ وہ میرے نزدیک کافر ہے۔" (ماہنامہ ضیائے حرم جولائی ۷۴ء)

"قادیانی اتنے خطرناک ہیں۔ اس کا احساس مجھے ان دو دنوں میں ہوا ہے۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ قادیانی مذہب کے لوگ اس قدر خوفناک ارادے رکھتے ہیں۔" (مقالہ مولانا تاج محمود" علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۹۱ء از محمد ندیم)

"جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ میں مسلمان ہوں مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔ کلمہ کے ساتھ پیدا ہوا ہوں اور کلمہ کے ساتھ مروں گا۔ ختم نبوت پر میرا کامل ایمان ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں نے ملک کو جو دستور دیا ہے اس میں ختم نبوت کی اتنی ٹھوس ضمانت نہ دی گئی ہوتی .... ۱۹۵۶ء' ۱۹۶۲ء کے آئین میں کوئی ایسی ضمانت نہ دی

گئی تھی حالانکہ یہ مسئلہ نوے سالہ پرانا ہے۔ یہ شرف مجھے حاصل ہوا ہے اور ہم نے اپنے دستور میں صدر مملکت اور وزیر اعظم کیلئے ختم نبوت پر ایمان کو لازمی شرط قرار دیا ہے ہم نے یہ ضمانت اس لئے دی کہ ہمارے ایمان کی رو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری رسول ہیں۔ انشاء اللہ عوام کے تعاون سے قادیانیوں کا مسئلہ بھی مستقل طور پر حل کر دوں گا اور اس بارے میں جو فیصلہ ہو گا وہ منصفانہ ہو گا یہ اعزاز بھی مجھے ہی حاصل ہو گا اور یوم حساب' خدا کے سامنے اس کام کے لئے میں سرخرو ہوں گا۔" (۱۳ جون ۱۹۷۴ء قوم سے خطاب۔ لولاک ۲۶ ستمبر ۱۹۷۵ء)

"قادیانی مسئلہ کے حل ہونے سے پاکستان کو سیاسی استحکام حاصل ہو گیا ہے۔" (الحق نومبر ۱۹۷۴ء)

"ہم نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ جب کہ سابقہ حکومتوں نے عوام کی تحریکوں کو کچل کر مرزائیوں کو اعلیٰ عہدے دیئے۔ ہمارے بعض سیاست دان' علماء اس حکومت کی حمایت میں تھے' جس نے اپنی کابینہ میں ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ رکھا ہوا تھا۔ کسی نے مطالبہ نہ کیا تھا کہ وہ مرتد کے ساتھ بیٹھیں گے یا نہیں بیٹھیں گے' کیا وہاں سب شریعت کے مطابق تھا۔" (دردو الم ذوالفقار علی بھٹو اور قادیانی از احمد طاہر)

"قادیانیوں کے بارے میں آج جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ متفقہ اور پوری قوم کا فیصلہ ہے یہ فیصلہ اسمبلی کے تمام حلقوں کے صلاح و مشورہ سے کیا گیا ہے۔ اس طرح اس فیصلے کو قومی فیصلہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ پاکستانی عوام کا فیصلہ ہے۔ یہ پاکستان کے مسلمانوں کی خواہشات کا آئینہ دار ہے' یہ مسئلہ کئی بار پیدا ہوا۔ ماضی میں حکومتوں نے یہی سمجھا کہ انہوں نے مسئلہ حل کر دیا ہے لیکن اس مسئلے کو کس طرح حل کیا گیا۔ اس کی میں صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں جو ۱۹۵۳ء کی ہے' ۱۹۵۳ء میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ظالمانہ طاقت استعمال کی گئی۔ لیکن دراصل یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے نہیں بلکہ دبانے کے لئے استعمال کی گئی تھی۔ کیا مسئلہ دبانے سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ لیکن ماضی کے برعکس آج میری حکومت نے اس مسئلہ کو صحیح معنوں میں حل

کر لیا ہے۔ ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔" (وزیر اعظم بھٹو کا پارلیمینٹ سے خطاب۔ ہفت روزہ لولاک ۲۶ ستمبر ۱۹۷۵ء)

" میں ایک خاص بات کی نشان دہی اور کرنا چاہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کے سیکرٹری مسٹر زیڈ۔ اے فاروقی کے بیانات وائٹ پیپر میں جگہ جگہ شامل کئے گئے ہیں۔ اتفاق یہ ہے کہ مسٹر زیڈ اے فاروقی مسٹر این۔ اے فاروقی کے بھتیجے بھی ہیں جن کی بیوی میرے مقدمہ میں وعدہ معاف گواہ مسعود محمود کی بیوی کی بہن ہے۔ جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے این اے فاروقی نے مسعود محمود کے وعدہ معاف گواہ بننے سے قبل مسعود محمود اور مارشل لاء حکام کے درمیان رابطے کا کام کیا تھا۔ یہاں میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کے سیکرٹری مسٹر این اے فاروقی جن کے بیانات کو وائٹ پیپر میں بنیاد بنایا گیا ہے وہ قادیانی ہیں اور انہوں نے مجھ سے اس بات کا بدلہ لیا ہے کہ میں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار کیوں دیا تھا۔" (بحوالہ "اگر مجھے پھانسی دی گئی۔ از ذوالفقار علی بھٹو)

محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ سابق وزیر اعظم پاکستان

" پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم ملک کی منتخب اسمبلی میں اتفاق رائے سے منظور ہوئی تھی۔ اس لئے وہ ترمیم درست ہے اور اسے ختم نہیں کیا جائے گا۔ ایک عشائیہ کے موقع پر سوالوں کے جواب دیتے ہوئے بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی برسر اقتدار آکر ملک کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھے گی۔ طاہر محمود خان کے عشائیہ میں ایک وکیل نے اپنا تعارف بے نظیر سے کرایا اور کہا کہ وہ احمدی ہے۔ پیپلز پارٹی کی احمدیوں کے بارے میں کیا پالیسی ہے؟ اس پر بے نظیر نے کہا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے سے قبل قومی اسمبلی میں بلا کر یہ موقع دیا گیا تھا کہ وہ ثابت کر سکیں کہ وہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن قادیانی سربراہ نے قومی اسمبلی میں آکر جو موقف بیان کیا وہ ختم نبوت سے مکمل انکار تھا۔ اس لئے منتخب اسمبلی نے زور دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے کسی کو کافر قرار نہیں دیا۔ اس نے ایک فریم ورک دیا اور کہا جو اس کے اندر نہیں آئے گا وہ مسلمان نہیں ہے۔ انہوں نے کہا قادیانیوں کے بارے میں ترمیم ۱۹۷۳ء کے آئین کا لازمی حصہ رہے گی۔" (روزنامہ جنگ لاہور جون ۱۹۸۷)

محمد خان جونیجو سابق وزیر اعظم

"ختم نبوت کے منکرین (قادیانیوں) کے خلاف پوری قوت سے کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ توہین ختم نبوت برداشت نہیں کی جائے گی۔ ختم نبوت کے منکرین اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا خاتمہ کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے کئی موثر کارروائیاں کی ہیں اس سلسلے میں اسلامی دنیا کو پاکستان سے تعاون کرنا چاہئے۔" (ریڈیو رپورٹ ۲۷ نومبر ۱۹۸۵ء' روزنامہ جنگ لاہور' روزنامہ امروز لاہور' ۲۸ نومبر ۱۹۸۵ء)

غلام مصطفیٰ جتوئی سابق وزیر اعظم

"این پی پی ۱۹۷۳ء کے آئین کو قادیانیوں سے متعلق غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ترمیم سمیت تسلیم کرتی ہے۔" (روزنامہ مشرق۔ لاہور ۱۰ ستمبر ۱۹۸۶ء)

میاں نواز شریف وزیر اعظم پاکستان

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی گستاخی پر کوئی بڑی سے بڑی سزا بھی کم ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۰ مئی ۱۹۹۱ء)

"پنجاب حکومت نے اس سال قادیانیوں کو صد سالہ جشن منانے کی اجازت نہیں دی۔ اور آئندہ بھی اسلام اور پاکستان کے خلاف کسی سرگرمی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔" (ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی ۲۰ تا ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

سردار محمد عبدالقیوم خاں صدر آزاد کشمیر

"مجھے اس دلیل کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ یہ میرے دل کی بات ہے۔ اس میں عقل کا کوئی تعلق نہیں اور اس بات میں بھی کہ حضورؐ کے بعد جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ اس میں کسی دوسری دلیل کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ اب قادیانیت کے سکڑنے بلکہ ختم ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اب یہ ہندوؤں اور یہودیوں کی طرح خوبصورت لڑکیاں' نوکریاں اور رقم دے کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ہم آزاد کشمیر میں کوشش کر رہے ہیں کہ اس سرزمین کو قادیانیت کے فتنہ سے محفوظ رکھیں۔

وہاں انہوں نے بہت سازشیں کی ہیں ۔ قادیانی پاکستان کی اہم شخصیتوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔" (ہفت روزہ لولاک مارچ ۷۴ء)

سردار سکندر حیات وزیر اعظم آزاد جموں و کشمیر

" وزارت خارجہ میں موجود قادیانی مسئلہ کشمیر کو پھر سے سرد خانے میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۸ اپریل ۱۹۹۰ء)

میاں ارشد حسین سابق وزیر خارجہ

" ۶۵ء کی جنگ سے پہلے میں بھارت میں پاکستان کا سفیر تھا' میں جو خط بھی دفتر خارجہ کو بھیجتا۔ اسے کھولے بغیر پھینک دیا جاتا...... جنرل اختر ملک قادیانی کا مسئلہ مذہبی تھا بلکہ فرقہ وارانہ۔ وہ اپنے مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی قول کی عملی تدبیر اپنے ہاتھوں رونما ہوتے دیکھنا چاہتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہیں لکھ رکھا ہے کہ اگر قادیان کبھی میرے نیاز مندوں کے ہاتھ سے نکل بھی جائے تو پھر اچانک ان کی گود میں آپڑے گا خواہ کسی بھی تدبیر سے آئے۔ ملک اختر قادیانی کے دل میں تو " قادیان کی بستی اچانک تمہاری گود میں آن پڑے گی" کو سچ کر دکھانا تھا تاکہ قادیانیت کی حقانیت دنیا بھر میں ثابت ہو سکے۔ اور اسی کی تعبیر عملاً بروئے کار لانے کی خاطر وطن کی تقدیر کو داؤ پر لگا دیا گیا تھا۔" (ہفت روزہ زندگی جلد ۱۔ شمارہ ۳۸ ۔ ۱۵ تا ۲۱ دسمبر ۸۹ء)

غلام حیدر وائیں وزیر اعلیٰ پنجاب' جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم لیگ

"مسلم لیگ کے دستور کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہونے کی وجہ سے مسلم لیگ کے باقاعدہ رکن نہیں بن سکتے البتہ پاکستان کی دیگر اقلیتوں کے ورکر اس جماعت کے شریک رکن اسی صورت میں بن سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد اور نظریاتی اساس سے متفق ہوں۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۸ نومبر ۱۹۸۶ء)

محمد حنیف رامے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب

"واپڈا ہاؤس میں بم کے دھماکے کی تحقیقات مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں ان امکانات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کارروائی قادیانیوں کے

کسی ایسے گروہ نے کی ہو جو اقلیت قرار پانے کے خوف سے ملک میں افراتفری اور انتشار پیدا کرنا چاہتے ہوں۔" (روزنامہ امروز ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء)

سابق گورنر لیفٹیننٹ جنرل فضل حق مرحوم

"صدر پاکستان نے قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس جاری کر کے ایک جرات مندانہ قدم اٹھایا ہے اور اس طرح انہوں نے مسلم امہ کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل کی ہے اگرچہ قادیانیوں کو گذشتہ دور حکومت میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا لیکن دیگر قانونی ضروریات پوری نہ ہونے کی وجہ سے یہ ابھی تک نامکمل تھا۔ قادیانیوں کو اگرچہ دس سال قبل غیر مسلم قرار دیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک اسلامی روایات اور اداروں کو غلط طور پر استعمال کر رہے تھے اور خود کو مسلمانوں کے روپ میں ظاہر کرتے تھے لیکن اب یہ چور دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔" (روزنامہ جنگ ۸ مئی ۱۹۸۴ء)

مخدوم سجاد حسین قریشی سابق گورنر پنجاب

"قادیانیوں کی سازشوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی اور قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس پر سختی سے عمل کروایا جائے گا۔ کیونکہ بحیثیت مسلمان یہ میری ذاتی ذمہ داری ہے۔" (روزنامہ جنگ ۸ فروری ۱۹۸۶ء)

میاں ممتاز دولتانہ معروف مسلم لیگی راہنما و سابق وزیر اعلیٰ پنجاب

"ختم نبوت کے مسئلے میں میرا وہی عقیدہ ہے جو ایک مسلمان کا ہونا چاہئے۔ میرے نزدیک وہ تمام لوگ خارج از اسلام ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے۔ میں اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ کہتا ہوں کہ عقیدہ ختم نبوت پر کوئی بحث اٹھانا خود کفر کے مترادف ہے کیونکہ بحث کی گنجائش صرف اس مسئلے میں ممکن ہے' جس میں کسی قسم کا شبہ وارد ہوتا ہو۔ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ اس لئے ہر بحث اور ہر منطق سے بالا تر ہے۔ مرزائیوں کے خلاف جو نفرت پیدا کی گئی ہے اس کی ذمہ داری خود انہی پر ہے کیونکہ ان کے رجحانات علیحدگی پسندانہ ہیں۔ وہ زندگی کے ہر شعبے میں ہم سے علیحدہ ہیں اور انہوں نے اپنی ذاتی' سیاسی اور مجلسی سرگرمیوں کو صرف اپنی جماعت تک محدود کر رکھا ہے۔ قادیانی افسر اپنی جماعت کے آدمیوں کی طرفداری کے مجرم ہیں کیونکہ انہوں نے بہت سی الاٹمنٹیں محض اس

بنیاد پر کی ہیں کہ الائی مرزائی تھے۔ گویا انہوں نے اپنی سرکاری حیثیت کا ناجائز استعمال کیا۔"
(منیر انکوائری رپورٹ ۱۹۵۳ء)

میر احمد یار خاں سابق گورنر بلوچستان

" قادیانی سچے دل سے اسلام قبول کر لیں اور راہ راست پر آ جائیں۔ سچے دل سے توبہ کریں۔ خدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور خدائے ذوالجلال کے غیظ و غضب سے ڈریں۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور یہی اس کی بقا و سلامتی کا ضامن بن سکتا ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۱ ستمبر ۱۹۷۴ء)

راجہ محمد ظفر الحق سابق وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات

" قادیانیوں سے متعلق حالیہ صدارتی آرڈیننس اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دینے والے عناصر کی سرکوبی کے لئے نافذ کیا گیا ہے تاہم اس وقت بھی بہت سے پڑھے لکھے لوگوں کو اس مسئلہ کی سنگینی کا علم نہیں ہے حالانکہ ختم نبوت کے بغیر اسلام کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ملک کا دانشور طبقہ اور پڑھے لکھے لوگ بھی قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں اور اس بات پر ناراض ہیں کہ حالیہ صدارتی آرڈیننس کیوں جاری کیا گیا اگر مرتدین کے بارے میں رواداری کی گنجائش ہوتی تو حضور کریمؐ کی زندگی میں جب لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس وقت اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے نبی آخر الزمانؐ ۶ سو صحابہ کو شہید نہ کراتے۔" (نوائے وقت ۳ جون ۸۴ء)

میاں محمد عطا اللہ سابق وفاقی وزیر مملکت

" ختم نبوت ہر مسلمان کا عقیدہ ہے اور اس کی حفاظت بھی ہم سب کا فریضہ ہے۔ مرزا ناصر احمد قادیانی خلیفہ نے جلسہ میں کہا ہے کہ جو ہمیں کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے یہی وجہ تھی کہ قومی اسمبلی نے پچھلے سال ان کو کافر قرار دیا تھا۔ میں مرزائیوں اور ان کے لیڈر مرزا ناصر احمد سے واضح طور پر کہتا ہوں کہ وہ قومی اسمبلی کے فیصلہ کو تسلیم کر لیں۔ یہ پوری قوم کا فیصلہ ہے۔ اس کے تسلیم کر لینے ہی میں تمہارا فائدہ ہے اگر تم نے اس فیصلہ کو تسلیم نہ کیا تو نتائج کی ذمہ داری تمہاری ہوگی اور کسی کی نہ ہوگی۔ اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے اور قرآن مجید وحی کے ذریعہ نازل ہوا۔ حضور سرور کائناتؐ کے بعد وحی بند ہو گئی۔ اور قرآن مجید ہی قیامت تک کے لئے

احکامات کی کتاب قرار دی گئی ہے۔ مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے احکامات میں تبدیلی کر دی جائے اور یہ کفر ہے۔ مرزائیوں کو قومی اسمبلی کا فیصلہ تسلیم کرنا پڑے گا اور جو ترمیم دستور میں کی گئی ہے اس پر لازماً عملدر آمد ہو گا۔" (ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد)

راؤ فرمان علی سابق وفاقی وزیر

" مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بڑی وجہ " عظیم قادیانی ریاست کے قیام کا نظریہ " تھا۔ بنگالیوں کی علیحدگی کے کئی عوامل تھے جن میں غربت، محرومی، عدم مساوات، ناخواندگی، پسماندگی، ذرائع مواصلات کا فقدان شامل تھے۔ یہ تمام عوامل قادیانی امت کے فرزند ایم ایم احمد قادیانی (یحییٰ خان کا مشیر) کے کمالات کا نتیجہ تھے۔" (قادیانی امت اور پاکستان از رائے محمد کمال)

خان عبدالقیوم خان سابق وفاقی وزیر داخلہ، صدر پاکستان مسلم لیگ

" میں اور میری پارٹی کا ہر رکن اس عقیدے پر ایمان رکھتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور ان کو آخری نبی تسلیم نہ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے یہ عقیدہ نہ صرف میرا ہے بلکہ قومی اسمبلی میں پاکستان مسلم لیگ کے تمام ارکان کا بھی ہے۔" (روزنامہ مشرق ۲ جولائی ۱۹۷۴ء)

قائداعظم کے دیرینہ ساتھی تحریک پاکستان کے ممتاز مجاہد محمود علی وفاقی وزیر مملکت برائے سماجی بہبود

" قادیانی کافر ہیں۔ یہ دنیا بھر کے علماء کا متفقہ فیصلہ اور پاکستان کے آئین کا حصہ ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی جدوجہد میں علماء اور محب اسلام جماعتوں کا کردار قابل تحسین ہے۔" (ہفت روزہ لولاک ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء)

محمد حنیف طیب سابق وفاقی وزیر مملکت

" قادیانیت باقاعدہ ایک الگ مذہب ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ جس کا مقصد ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ان کی قوت کو ختم کرنا ہے۔ ایک عام مسلمان اس گھناؤنی تحریک کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ حالانکہ اس وقت یہ تحریک ملک کے سارے اعصابی نظام پر چھائی ہوئی ہے۔ میں نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اس تحریک کو کچلنے کے لئے مقدور بھر جدوجہد کرتا

رہوں گا۔ انجمن طلباء اسلام کا ایک ایک کارکن مرزائیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ راہنمایان قوم اگر نظریہ پاکستان کے حق میں مخلص ہیں تو مجھے ان سے توقع ہے کہ وہ اپنے معمولی قسم کے اختلافات بھلا دیں گے اور کرسیوں کی خاطر لڑنے کی بجائے قادیانیوں کے خلاف منظم تحریک چلائیں گے تاکہ اسلام کو برسراقتدار لایا جاسکے۔ اگر انہوں نے اس وقت اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہ کیا تو دنیاو آخرت میں ان کا حشر برا ہو گا۔ میں علمائے کرام اور مشائخ عظام سے دست بستہ عرض کروں گا کہ یہ وقت صرف خانقاہوں اور مدرسوں میں بیٹھنے کا نہیں ہے بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ میدان میں آکر عوام کو قادیانیت کے زہر سے بچایا جائے' میں توقع رکھتا ہوں کہ علمائے کرام و مشائخ عظام اپنے معمولی قسم کے اختلافات کو مٹا کر گلی کوچوں میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلا کر نیابت رسولؐ کا حق ادا کریں گے۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیریؓ

اگر علمائے کرام و مشائخ عظام متحد نہ ہوئے اور محض اپنی ذاتی انا کی خاطر ناموس رسالتؐ کو قربان کر دیا تو تمام مسلمانوں کے گمراہ ہونے کی ذمہ داری ان پر عائد ہو گی۔" (ترجمان اہلسنت ختم نبوت نمبر اگست' ستمبر ۱۹۷۲ء)

حاجی میر ترین سابق وفاقی وزیر مذہبی امور و حج

"قادیانیوں کو اپنے آپ کو اقلیت سمجھ کر پاکستان میں رہنا ہے تو وہ رہیں۔ اگر انہوں نے اس ملک میں رہ کر اپنے مذموم عزائم کو نہ چھوڑا تو پھر ان کی جگہ جیل ہو گی۔ قادیانی آرڈیننس جاری ہو چکا ہے۔ اس پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے گا۔" (روزنامہ جنگ لاہور)

محمد علی خاں ہوتی سینٹر و سابق وفاقی وزیر

"There are no two sayings about the fact that the Qadianis are 'Kafirs', and Mirza Ghulam Ahmed Qadiani was an imposture. These remarks should be more than enough for expressing one's own views."

(راقم کے نام جناب محمد علی خان ہوتی صاحب کا مکتوب)

غلام سرور چیمہ سابق وفاقی وزیر دفاع

" میں تمام قادیانیوں اور ان کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں۔" (ہفت روزہ چٹان جلد ۴۳ شمارہ ۱۱ '۳۰ مارچ تا ۶ اپریل ۱۹۹۰ء)

مولانا عبدالستار خاں نیازی وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور

" مرزائی جہاں کہیں بھی موجود ہے۔ کفر کا ایجنٹ ہے' اسلام کے خلاف جاسوس ہے۔ مرزا قادیانی نے خود کہا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ اور انگریز کی اطاعت' خدا اور رسول کی اطاعت ہے۔ مزید کہا کہ انگریز کے دور میں ہمیں وہ امن و امان نصیب ہوا ہے جو ہمیں مکے اور مدینے میں بھی نہیں مل سکتا۔ قادیانیوں نے بغداد کے سقوط پر گھی کے چراغ جلائے تھے۔" (ہفت روزہ ختم نبوت مارچ ۷۴ء)

خان بہادر خان وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور

" قادیانیوں کی حیثیت کے بارے میں آئین میں کی گئی ترمیم میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ آئین میں یہ ترمیم متفقہ طور پر کی گئی تھی۔" (روزنامہ جنگ ۱۲ جنوری ۱۹۸۹ء)

ایم۔ پی بھنڈارا سابق وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور

"پاکستان میں قادیانیوں کو عبادت کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں قادیانیوں میں بہت کم فراخ دلی پائی جاتی ہے انہیں ایسے اقدام نہیں کرنے چاہئیں' جس سے دوسرں کی دل آزاری ہو۔ اس کے علاوہ قادیانی فوراً مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنے اداروں میں غیر قادیانیوں کو جگہ نہیں دیتے۔" (روزنامہ جنگ لندن ۲۱ ستمبر ۱۹۹۱ء)

بیگم عطیہ عنایت اللہ' وزیر مملکت برائے بہبود آبادی

" دوسرے ملکوں میں قادیانیوں کے جو مشن ہیں۔ حکومت پاکستان کے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ حکومت پاکستان انہیں ہرگز تسلیم نہیں کرتی۔ اس لئے انہیں کسی قسم کی سہولت فراہم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" (نوائے وقت ۱۷ دسمبر ۱۹۸۵ء)

احمد سعید اعوان سابق وفاقی وزیر مملکت

" مرزائی کافر ہیں اور ملک کے غدار ہیں۔ ان کی سرگرمیاں سخت مشکوک ہیں۔ مرزائی

ملک میں انتشار اور فساد پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں گڑ بڑ ہو اور دستور ختم ہو جائے۔ ہمیں مل کر مرزائیوں کی اس سازش کو ناکام بنانا چاہئے۔ ختم نبوت ہمیں ہر چیز سے عزیز ہے اس کے لئے اگر مجھے اپنی جان قربان کرنا پڑی تو میں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا۔" (ہفت روزہ لولاک جنوری ۷۶ء)

صاحبزادہ فاروق علی خان سابق سپیکر قومی اسمبلی

"ناموس رسالت" کا مسئلہ نازک اور حساس ہے' مسلمان جان بھی قربان کر دینا ایک انتہائی معمولی بات سمجھتا ہے۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ امت کو جو والہانہ عشق ہے اس کو زبان و قلم سے بیان کرنا ناممکن ہے۔ ربوہ کی قادیانی جماعت کے عقائد فی الواقع خطرناک ہیں۔ اس فرقے کا ہر گروہ عقائد کا خطرناک گورکھ دھندا لئے پھرتا ہے اگر قادیانی جماعت مذہبی طور پر خطرناک ہے تو لاہوری جماعت اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ دونوں فرقوں میں عقائد کا فرق مذہبی کی بجائے سیاسی ہے۔ مذہبی طور پر دونوں ایک ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ۱۹۷۳ء کا آئین متفقہ طور پر بنا پھر قادیانیوں کے بارے میں یہ فیصلہ بالاتفاق ہوا۔ اس کے سوا متفقہ فیصلے کی کوئی مثال میرے علم میں نہیں۔ ولی خاں کی نیپ نے اس بارے میں مفتی محمود کو اپنا قائد تسلیم کیا تھا کہ ان کی رائے ہماری رائے ہے جس روز فیصلہ ہوا۔ ولی خاں سوات میں تھے۔ میں نے ان کو سوات سے بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے بھی فیصلے پر دستخط کر دیئے۔" (قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص ۱۲۵۔ روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۳۔ ۹ ستمبر ۱۹۸۲ء انٹرویو از اختر کاشمیری)

"قومی اسمبلی کے ارکان نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اپنا قرض ادا کیا اور اسلامی جذبہ اور ملی غیرت کا ثبوت دیا ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۷ ستمبر ۱۹۷۴ء)

شیخ رفیق احمد سابق سپیکر صوبائی اسمبلی

"میرا اور تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی مدعی نبوت ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۸ جون ۱۹۷۴ء)

میاں منظور احمد وٹو سپیکر پنجاب اسمبلی

"میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ اقرار کرتا ہوں اور تحریر دیتا ہوں کہ میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتا ہوں۔ ان کے بعد تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ وہی قیامت کے قریب دوبارہ اس دنیا میں آسمانوں سے نازل ہونگے۔ میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ امام مہدی اس امت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے پیدا ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے جب نازل ہوں گے تو وہ موجود ہوں گے۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعویٰ میں جھوٹا یقین کرتا ہوں اور علمائے اسلام کے فتاویٰ کے مطابق انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتا ہوں۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی، بروزی نبی، مسیح موعود، مہدی یا مصلح ماننے والے پیروکاروں، قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت وغیرہ ہر دو کو کافر یقین کرتا ہوں، میرا ان ہر دو جماعتوں سے عقیدہ کے لحاظ سے اور مذہب کے لحاظ سے نہ پہلے تعلق تھا نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ میں ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی حمایت کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔" بتاریخ ۲۵۔۵۔۱۹۸۵ء (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۱۳۔ ۱۴ جون ۱۹۸۵ء)

سید محمد شمس الدین سابق ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی

"ختم نبوت کا عقیدہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے جس سے انکار کی جرات فرقہ باطلہ کو بھی نہ ہو سکی اور چودہ سو برس سے اب تک جتنے اسلامی فرقے وجود میں آئے سب نے اس عقیدہ کا اقرار کیا ہے اور تسلیم کیا ہے۔ اس کا شمار ضروریات دین میں ہے یعنی اس کا اسلامی عقیدہ ہونا اس قدر روشن ہے کہ کسی مسلمان کو اس میں شک و شبہ نہیں ہو سکتا اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار یا اس میں شک اسلام سے بغاوت اور کفر خالص ہے، نیز یہ کہ اس میں تاویل بھی قائل کو کفر سے نہیں بچا سکتی جس طرح اس کا منکر کافر ہے اسی طرح اس کا موول بھی کافر ہے۔ سچ یہ ہے کہ ختم نبوت کا مفہوم سمجھ لینے کے بعد کوئی شخص بھی جو مسلمان ہونے کا مدعی ہے، اس کے انکار یا اس کی تاویل کی جرات نہیں کر سکتا۔ بہت سیدھی سادی بات ہے کہ نبوت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوئی اور اب اس دور میں اس فتنہ کا سدباب بھی مسلمانوں کے

فرائض میں ایک اہم فریضہ بلکہ راہ نجات بھی ہے۔" (فیصلہ مقدمہ بہاول پور باہتمام سید اختر حسین سرہندی، محفل ارشادیہ۔ سیالکوٹ)

"میں نے تو یہ مصمم ارادہ کیا ہے کہ جب تک میرے جسم میں جان ہے اور میری رگوں میں ایک بھی خون کا قطرہ ہے اور جبکہ میں نے اپنے ہاتھ سے اور بیوقوفی کر کے اپنے نام کے ساتھ سید لکھا ہوا ہے تو میں اپنے نانا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ناموس پر اس بھٹو حکومت میں ایسا مرمٹوں گا کہ وہ بھی حیران ہو گا اور ان کے کان میں یہ آواز پہنچنی چاہئے کہ بھٹو صاحب! یہاں مرزائیت کا راج نہیں چل سکتا اور میں پھر واضح الفاظ میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ وہاں بلوچستان میں ہم نے ختم نبوت کی تحریک چلائی تھی اور ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کی تحریک چلائی۔ آج میں پھر حکومت سے کہتا ہوں کہ اس ماہ کی ۲۵ تاریخ کو میں نے پھر ایکشن کمیٹی کی میٹنگ بلائی ہے اور آج پھر جب میں یہاں سے جاؤں گا تو وہ تحریک اسی طرح چلے گی جس طرح ہم نے پہلے چلائی تھی اور جب تک ہم بلوچستان میں مرزائیت کا نام و نشان نہیں مٹائیں گے تو وہاں ہمارا آرام سے بیٹھنا حرام ہے۔" (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا ص ۱۵۳)

خدا بخش ٹوانہ سابق صوبائی وزیر اوقاف پنجاب

"مسلم لیگ مسلمانوں کی جماعت ہے۔ اس لئے قادیانیوں' لاہوری مرزائیوں یا کسی دوسرے غیر مسلم شخص کو مسلم لیگ کا ممبر نہیں بنایا جائے گا۔ قادیانیوں کو اگر مسلمان کہلانے کا شوق ہے تو وہ سیدھے ہو کر صدق دل سے اسلام قبول کر لیں۔ قادیانیت سے تائب ہو جائیں' ہم ان کو اپنے سینے سے لگانے اور بھائی بنانے پر تیار ہیں۔ قادیانی منافقت کا لبادہ اتار دیں۔ قادیانیوں کو اسلام کے لبادہ میں اسلام' پاکستان اور ملت اسلامیہ کے خلاف سازشیں کرنے اور سادہ لوح انسانوں کو گمراہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت اور امت اسلامیہ کا ہر فرد حضورؐ کی ختم نبوت کا چوکیدار ہے۔ انشاء اللہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔ علماء کرام فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے حکومت کی راہنمائی کریں۔"

(روزنامہ جنگ ۲۸ فروری ۱۹۸۶ء)

" حکومت کے ریکارڈ کے مطابق ربوہ میں ضیاء الاسلام پریس ۱۹۵۳ء میں حکومت کی کمزوری سے قائم ہوا اور ابھی تک چل رہا ہے۔ قانون مجریہ ۱۹۸۵ء کی رو سے تعزیرات پاکستان میں دفعات ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کا اضافہ کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار خواہ ان کا تعلق ربوہ سے ہو یا لاہوری گروپ سے' اقلیت قرار دیئے جا چکے ہیں۔ جبکہ یہ لوگ اپنے اور اپنے بچوں کے لئے اسلامی نام استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح اپنے اداروں کے لئے اسلامی نام استعمال کرتے ہیں۔ یہ امر توجہ طلب ہے۔ مذکورہ دفعات اس بارے میں خاموش ہیں۔ مذکورہ قانون میں ترمیم یا اضافہ کا اختیار وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے اور وفاقی حکومت نے اس ضمن میں ایک خصوصی کمیٹی قائم کر دی ہے جو اس پر غور و خوض میں مصروف ہے اور چار ماہ کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کر دے گی۔" (روزنامہ جنگ کوئٹہ ۲۴ فروری ۱۹۸۶ء)

چوہدری پرویز الٰہی صوبائی وزیر بلدیات

"کسی قادیانی کو مسلم لیگ میں شامل نہیں ہونے دیا جائے گا۔" (ماہنامہ صوت الاسلام مئی ۱۹۸۶ء جلد نمبر ۱ شمارہ ۱۲)

ریاض فتیانہ سابق مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب' صدر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن

" قادیانی مرزائی خواہ وہ لاہوری' ربوہ یا کسی اور جگہ سے ہوں' کو میں بالکل مسلمان نہیں مانتا اور انہیں کافر سمجھتا ہوں۔ اور یہ مرتد ہیں۔" (ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی جلد ۹ شمارہ ۲۳ ۔ ۹ تا ۱۵ نومبر ۱۹۹۰ء)

رائے علی نواز صوبائی وزیر اشتمالیات

"مسلم لیگ میں کسی قادیانی کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ میں ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی بھرپور کوششیں جاری رکھوں گا۔ میں اسمبلی کے اندر اور باہر ختم نبوت کے ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے کام کروں گا۔ ختم نبوت کا منکر (قادیانی) پاکستان کا وفادار نہیں ہو سکتا۔" (روزنامہ جنگ ۱۷ مارچ ۱۹۸۶ء)

ڈاکٹر عبدالخالق سینئر صوبائی وزیر پنجاب

" ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والوں (قادیانیوں) کو مسلمان کہلوانے کا کوئی حق نہیں۔" (روزنامہ جسارت ۲۹ جون ۱۹۷۴ء)

رانا اقبال احمد سابق وزیر مل پنجاب

"جو شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا' وہ مسلمان نہیں ہے۔" (روزنامہ جنگ ۲۲ جون ۱۹۷۴ء)

رائے منصب علی خاں سابق وفاقی وزیر مملکت

"سابق وفاقی وزیر مملکت اور قومی اسمبلی کے رکن رائے منصب علی خاں نے اپنے ایک بیان میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ملک دشمن اور اسلام دشمن سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مقامی انتظامیہ پر زور دیا کہ قادیانیت کے متعلق صدارتی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر مکمل طور پر سختی سے عمل در آمد کروایا جائے۔" (روزنامہ نوائے وقت' ۲۸ ستمبر ۱۹۸۷ء)

خواجہ محمد اقبال بٹ مشیر قانون صدر آزاد کشمیر

"آزاد کشمیر میں چند روز تک قادیانیوں کو باضابطہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی تبلیغی سرگرمیاں بند کر دی جائیں گی۔" (نوائے وقت یکم جولائی ۱۹۷۴ء)

خان آف قلات

وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں قادیانی نے قلات کا دورہ کیا اور خان آف قلات کو قادیانیت کی ترغیب دینی چاہی تو اس مرد قلندر نے ایسا جواب دیا کہ ظفر اللہ قادیانی کو دوبارہ کچھ کہنے کی جرات نہ ہوئی۔ خان اعظم کا جواب تھا

"ظفر اللہ ! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد نبوت ختم ہے۔ اب اگر حضورؐ خود تشریف لا کر کہیں کہ مرزا قادیانی نبی ہے تو میں کہوں گا کہ مرزا دجال ہے۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۴ اگست ۱۹۸۷ء)

آنر ایبل خان جلال خان وزیر بلدیات و بحالیات صوبہ سرحد

"پاکستان کی پانچ سالہ تاریخ میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے کہ حکومت کا معاملہ سر ظفر اللہ خاں قادیانی کے سپرد ہوا۔ اس میں حکومت کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا جس کے ساتھ پاکستان کی حیات وابستہ ہے۔ جب تک وزارت خارجہ کے عہدے پر سر ظفر اللہ قادیانی موجود ہے۔ کشمیر پاکستان کو ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا۔" (اخبار آزاد لاہور ۳۰ جون ۱۹۵۲ء)

قادیانیت

ہماری نظر میں

سیاستدان

نواب زادہ نصر اللہ خاں

" میں مسیلمہ کذاب سے لیکر مرزا غلام احمد قادیانی تک سب کو کاذب سمجھتا ہوں۔"
(روز نامہ جنگ کراچی ۳۱ جولائی ۱۹۶۹ء ص ۸ ۔ ماہنامہ المنبر فیصل آباد جمادی الاول ۱۳۸۹ھ)

مولانا مفتی محمودؒ

" قادیانی آج پاکستان میں بلکہ پورے عالم میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر حملہ آور نظر آتے ہیں۔ انہیں شاید یہ علم نہیں کہ ایک ادنیٰ سا مسلمان بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر اپنی جان قربان کرنے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارباب حل و عقد کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس قابل نہیں کہ آپ کی سرپرستی کروں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ مجھے حکم دیں کہ اس ملک سے قادیانی فتنہ کو ختم کرنے کے لئے تم نے تختہ دار پر لٹکنا ہے تو میں لٹک جاؤں گا۔ میں مرزائیوں کو' مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کو کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ ان کی حیثیت میرے نزدیک ایک مچھر کے برابر بھی نہیں ہے۔ دلائل کی دنیا میں ان کی کوئی حیثیت نہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس سیرت کے آدمی کے نبی ہونے کے لئے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں' یہ فتنہ صرف مذہبی فتنہ نہیں بلکہ ایک سیاسی فتنہ ہے۔" (ہفت روزہ لولاک مارچ ۱۹۷۴ء)

مولانا فضل الرحمٰن 'سیکرٹری جنرل جمعیت العلمائے اسلام

" انگریز مسلمانوں کو اپنا مضبوط ترین دشمن سمجھتا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے فرقہ بندی اور جہاد کے جذبہ کو ختم کرنے کے لئے فتنہ قادیانیت کو جنم دیا۔ مرزا قادیانی اپنے عقائد کے لحاظ سے غلاظت اور گندگی کا ڈھیر تھا۔ مسلمانوں کی عظیم الشان جدوجہد کے نتیجہ میں حکومت وقت نے مجبور ہو کر مرزائیوں کو کافر قرار دیا۔" (ہفت روزہ لولاک ۲۵ اپریل ۱۹۸۶ء)

ریٹائرڈ ائیر مارشل اصغر خاں' تحریک استقلال

" قادیانی اقلیت ہیں۔ اور ان کا عقیدہ مسلمانوں سے مختلف ہے۔ ملت اسلامیہ کا یہ عقیدہ آج کوئی نیا نہیں۔ اسی دن سے ہے جب یہ فتنہ پیدا ہوا تھا۔ ہر صحیح العقیدہ مسلمان کی

طرح میرا بھی ایمان ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ قادیانیوں کے بارے میں میرا موقف اس سے بھی کچھ آگے ہے۔ میں جب یہ کہتا ہوں کہ یہ صرف ایک سیاسی جماعت نہیں ' ٹریڈ یونین بھی ہیں اور کلیدی عہدوں پر قابض ہو کر پاکستان کے چوہدری بننا چاہتے ہیں تو گویا اس رائے کا اظہار کرتا ہوں کہ اس ملک میں غیر مسلم اقلیتیں تو اور بھی ہیں۔ لیکن قادیانی ایک ایسی غیر مسلم اقلیت ہیں جو باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت اعصابی اور کلیدی عہدوں پر قابض ہوئے ہیں اور انہوں نے مملکت پاکستان کے اندر اپنی ایک الگ مملکت بنا رکھی ہے۔ ہم برسراقتدار آگئے تو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا معاملہ تو خیر ایک مذہبی فریضہ ہے۔ ہم ان کی زیر زمین سرگرمیوں پر نظر رکھنا بھی ضروری سمجھیں گے تا آنکہ یہ محب وطن اقلیت کی طرح زندگی بسر کرنے لگیں۔" (ہفت روزہ لیل و نہار ص ۶ ۔ ایڈیٹر مجیب الرحمٰن شامی ۔ ۲۲ جون تا ۲۹ جون ۱۹۷۴ء)

"قادیانی مسئلہ کا قانونی حل فراہم ہو گیا ہے لیکن عملاً اس قانون کو نافذ کرنا باقی ہے۔ میرے خیال میں یہ کام صرف ایسی حکومت کر سکے گی جو قادیانیوں کی ممنون احسان نہ ہو اور جو ملکی سالمیت کو اپنے اقتدار کی خواہش پر ترجیح دیتی ہو اور اسلامی قدروں کے بارے میں فی الحقیقت مخلص ہو۔

قادیانی فتنہ یقیناً ملک کے اندر اور باہر پھیلا ہوا ہے لیکن اس کا مرکزی قلعہ پاکستان میں ہے اگر ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں صحیح اور جائز اقدامات کئے جائیں تو یہ قلعہ منہدم ہو سکتا ہے اور بیرون ملک بھی اسی کے اثرات بڑی حد تک زائل ہو سکتے ہیں۔ آپ کا خیال درست ہے کہ آئین میں ترمیم کو اپنے منطقی انجام LOGICAL CONCLUSION تک پہنچانا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے موقع و محل کے اعتبار سے طریقہ کار وضع کیا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ جو نظریہ پاکستان کے علمبردار اور صرف محمدؐ عربی ہی کے وفادار ہوں!" (ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک نومبر ۱۹۷۴ء)

"قادیانیوں کے مسئلہ کا حل ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ آج کا دن بڑا مبارک دن ہے۔" (ہفت روزہ لولاک ۲۶ ستمبر ۱۹۷۵ء نوائے وقت۔ لاہور)۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ سابق ایم۔ این۔ اے

" مرزا قادیانی کا انگریزوں کا ٹوڈی ہونا' ملکہ قیصرہ ہند کی انتہائی خوشامد کرنا اور مسئلہ جہاد کی حرمت صاف واضح ہے۔ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنے آپ کو عین محمدؐ کہا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی۔ اپنے کو تمام انبیاء سے افضل قرار دیا۔ بزرگان امت پر جھوٹ بولا اور بہتان باندھا۔ لہٰذا اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار چاہے اس کو نبی مانیں یا مجدد یا مسیح موعود' اسلام سے خارج ہیں۔ ان سب کو کلیدی آسامیاں سے علیحدہ کر دیا جائے اور آئندہ ان کو ان آسامیوں پر متعین نہ کیا جائے۔ اور ان کا کوئی مخصوص شہر نہ ہو جہاں ٹھہر کر وہ ملک کے خلاف ہر طرح کی سازشیں کر سکیں۔" (جواب محضر نامہ از مولانا غلام غوث ہزارویؒ)

" مرزائیت کا اللہ تعالیٰ نے خاتمہ کر دیا ہے اب ان کا معاملہ دوسرے کافروں کی طرح ہے۔ یہ سکھ' پارسی' عیسائی اور ہندو کی طرح ہو چکے ہیں۔ نکاح وغیرہ کے مسائل حل ہو گئے۔ ہمارے ٹکٹ پر یہ ممبر نہیں بن سکیں گے۔" (ماہنامہ الحق ماہ نومبر ۱۹۷۴ء)

قاضی حسین احمد' امیر جماعت اسلامی پاکستان

" قادیانیت' انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور اسے ان تمام مراعات یافتہ طبقوں میں گہرا اثر و رسوخ حاصل ہے قادیانی اور دوسرے سازشی عناصر آمرانہ فضا میں خوش رہتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہیں اور ان کی گرفت سے قوم کو آزاد کرانے کیلئے ضروری ہے کہ اس ملک میں منتخب نمائندے برسراقتدار ہوں۔ قادیانیوں کے جھوٹے پراپیگنڈے کا زور توڑنے کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانونی شکل دی جائے۔" (روزنامہ ۱۱ جنگ اپریل ۱۹۸۴ء)

پروفیسر غفور احمد

" قادیانیوں کی طرف سے ہمیں خطوط بھیجے جا رہے ہیں کہ اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کہ ایک سنگین غلطی کی ہے۔ اب پاکستان کا خاتمہ قریب ہے اور پاکستان ایک مہینہ کا مہمان ہے' میں کہتا ہوں کہ پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا اور اسے کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ ربوہ ہیڈ کوارٹر نے اپنے کارکنوں سے اشاعت اسلام کے نام پر جو رقم جمع کی ہے اس کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے کسی جج کی نگرانی میں ایک ٹرسٹ قائم کیا

جائے۔ پھر اس رقم کو اسلام کی صحیح اشاعت پر خرچ کیا جائے۔" (ہفت روزہ لیل و بہار لاہور ۱۵ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء)

" قادیانی لٹریچر سے اسمبلی میں یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ

۱۔ قادیانیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے جس کی حفاظت اور پرورش کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کو خطوط لکھے تھے اور قادیانی گروہ کے اہم افراد کے نام لے کر انگریزوں سے درخواست کی تھی کہ انہیں مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچایا جائے۔

۲۔ قادیانی مذہب میں انگریزوں کی اطاعت جزو ایمان ہے۔

۳۔ تقسیم ملک کے وقت قادیانی جماعت نے پاکستان کے قیام کو دل سے قبول نہیں کیا تھا اور اس نے یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ وہ اس بات کی کوشش کرے گی کہ دونوں ملک بہت جلد ایک ہو جائیں اور اکھنڈ بھارت بن جائے۔

۴۔ قادیانی لٹریچر میں انبیاء کرام کی جس قدر جارحانہ انداز سے توہین کی گئی ہے۔ کوئی مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا' چہ جائے کہ وہ اسے برداشت کرے۔

۵۔ قادیانی لٹریچر میں مسلمانوں کو مردود' ملعون' جنگل کے خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ انگریزوں کے زمانے میں مردم شماری کے وقت قادیانیوں نے خود اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیا تھا۔

چنانچہ ان حقائق و شواہد اور قادیانی خلیفہ کے بیانات کی روشنی میں قومی اسمبلی نے پوری یکسوئی اور اتفاق رائے سے قادیانی جماعت کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ حکومت یا حکمران پارٹی کا نہ تھا بلکہ پوری قوم کا تھا اور اسے اجماع امت کی حیثیت حاصل ہے یہ کوئی نیا فیصلہ نہ تھا' مسلمان چودہ سو سال سے اس فیصلے کے پابند اور اس عقیدے پر کاربند چلے آ رہے تھے لیکن یہ فیصلہ اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی ذریعے سے عقیدہ ختم نبوت کو دستوری طور پر منضبط کر دیا گیا ہے اور اسلامی حکومت میں اس عقیدے کے خلاف کسی قیل و قال کی گنجائش نہیں رہی۔

۷ ستمبر کے بعد قادیانیوں کی طرف سے ایک طویل خاموشی طاری رہی۔ آخر اس خاموشی کو سب سے پہلے لندن میں ظفر اللہ خاں نے توڑا اور اعلان کیا کہ قادیانی قومی اسمبلی کا

یہ فیصلہ تسلیم نہیں کرتے۔ نہایت باوثوق ذرائع سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ انہوں نے لندن میں بھارتی جاسوسی ادارے کے سربراہ سے بھی رابطہ قائم کیا اور اس سے ملاقاتیں کیں۔ پھر ۲۰ ستمبر کو مرزا ناصر احمد نے ربوہ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے نہایت اشتعال انگیز طریقے پر اپنا رد عمل ظاہر کیا۔ انہوں نے اپنے خطبے میں تین اہم باتیں کیں۔

۱۔ قادیانی پاکستان پارلیمنٹ کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

۲۔ پاکستان کے سابقہ دساتیر ٹوٹ چکے ہیں اور موجودہ دستور بھی ٹوٹ سکتا ہے۔

۳۔ قادیانیوں کو بہت جلد خوشخبری ملنے والی ہے...... جب قومی اسمبلی قادیانی مسئلہ پر بحث کر رہی تھی تو وہ اس وقت یہ کہہ چکے تھے کہ اگر قومی اسمبلی نے کوئی ناگوار فیصلہ کیا تو اس کے نتیجے میں ملک ٹوٹ بھی سکتا ہے۔

بلاشبہ دستور کی حد تک قادیانی مسئلہ تسلی بخش طور پر حل ہو گیا ہے لیکن انتظامی لحاظ سے یہ مسئلہ پوری سنگینی کے ساتھ بدستور موجود ہے۔ قادیانی ملک کی کلیدی آسامیوں اور پالیسی ساز اداروں پر قابض ہیں اور ربوہ ابھی تک ان کی تحویل میں ہے۔ جب تک ان لوگوں کو ان کے مناصب سے الگ نہیں کیا جاتا اور ربوہ میں عام مسلمانوں کو رہنے کی اجازت نہیں دی جاتی یہ مسئلہ موجود رہے گا اور کسی وقت بھی امن عامہ کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔" (ہفت روزہ ایشیا لاہور ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

مولانا شاہ احمد نورانی' جمعیت علمائے پاکستان

" سقوط مشرقی پاکستان کا جہاں تک تعلق ہے' میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ذمہ دار سو فیصدی قادیانی ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا ایم ایم احمد کا کردار بہت گھناؤنا ہے۔ اس شخص نے انتہائی باغیانہ کردار ادا کیا۔ ڈھاکہ جانے کے بعد اندازہ ہوا کہ قادیانی واقعی بڑا گھناؤنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ اس قسم کا گھناؤنا کردار ادا کر رہے ہیں جو امریکہ میں بیٹھ کر یہودی کرتے ہیں۔ انہوں نے بڑی منظم سازش کے ذریعے پاکستان کے اہم عہدوں پر قبضہ کیا۔ جس سے ان کا مقصد واضح تھا کہ اس اسلامی مملکت کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ اس کے مشاہدہ کا موقع مجھے شیخ مجیب الرحمٰن سے ملاقات میں ہوا۔ دوران گفتگو شیخ مجیب الرحمٰن نے مجھ سے کہا کہ دیکھئے کہ ایم ایم احمد ڈھاکہ میں مارا مارا پھرتا ہے یہاں پر اس کا کوئی کام نہیں اور کوئی مقصد نہیں وہ مجھ سے ملنا چاہتا تھا مگر میں نے انکار کر دیا۔ لیکن بعد میں اس کی درخواستوں پر ملاقات ہو گئی۔ ساتھ ہی شیخ مجیب الرحمان نے کہا کہ یہ قادیانیت اور مرزائیت مغربی پاکستان کا بہت بڑا مسئلہ

ہے۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مشرقی پاکستان میں یہ جانور نہیں ملتا۔ جہاں تک اقتصادیات کا تعلق ہے مسٹر ایم ایم احمد نے پوری منصوبہ بندی سے مرزائیت کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے اور چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے یہاں آکر باقاعدہ مرزائیوں کو لائسنسوں سے نوازا۔ کارخانوں کے پرمٹ دیئے اور اس کی ابتداء شاہنواز لمیٹڈ (شیزان) سے ہوئی ..... جتنی اہم انڈسٹریز تھیں انہوں نے اس کے لائسنس قادیانیوں کو دیئے۔ ورنہ قادیانی کبھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ تھے۔ پنجاب میں شیخ اے نصیر' فاروق اے شیخ' شاہنواز لمیٹڈ وغیرہ نے زیادہ منافع والی تجارت کے فرائض حاصل کر لئے تاکہ مرزائی قادیانی اقتصادی طور پر مضبوط ہو جائیں ...... پنجاب میں انہوں نے شوگر ملیں اور ٹیکسٹائل انڈسٹریز قائم کیں ..... ۱۹۷۱ء میں نوٹوں کی واپسی کا جب اعلان ہوا تو لوگوں کو یہ جان کر شاید حیرت ہوئی ہوگی کہ واپسی کی تاریخ پر ربوہ سے کوئی شخص بھی نوٹ جمع کرانے نہیں آیا۔ کیونکہ انہیں ایم ایم احمد کے ذریعے تین دن پہلے ہی سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ نوٹ واپس ہو رہے ہیں چنانچہ کوئی بھی قادیانی خسارے میں نہیں رہا۔ اب وہ حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر رہ کر بڑے عظیم اقتصادی اور سیاسی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ اور پوزیشن یہ ہے کہ وہ اقلیت میں ہیں۔ اور اپنی وہی پوزیشن بنانا چاہتے ہیں جو امریکہ میں یہودیوں نے بنا لی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ فتنہ اس طرح پروان چڑھتا رہا تو آئندہ چل کر یہی ہو گا کہ اس ملک پر مکمل طور پر ان کا قبضہ ہو گا اور ان کی مرضی کے بغیر کوئی حکومت نہیں کر سکے گا ..... مرزائیت' یہودیت کی گود میں پروان چڑھ رہی ہے اور پاکستان میں تل ابیب کا ایجنٹ ربوہ ہے' اس کی معرفت جو چاہتے ہیں کرواتے ہیں ...... مذہب کا تو ان لوگوں نے لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک بہت بڑی خطرناک سیاسی تحریک ہے اور یہ صیہونیت کی ایک ذیلی تنظیم ہے جو مسلمانوں کے اندر رہ کر مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کر رہی ہے۔

حکومت تبلیغی مقاصد کے لئے جو بھی رقم خرچ کرتی رہی ہے وہ اس سلسلے میں بڑی فراخ دلی سے مرزا ایم ایم احمد قادیانی کی معرفت تقسیم کرائی تھی۔ ہر مرزائی مبلغ براہ راست ایم ایم احمد کی اجازت سے اسٹیٹ بنک پہنچتا تھا اور بڑی آسانی سے غیر ملکی زر مبادلہ حاصل کر لیتا تھا اور اس کے اعداد و شمار اسٹیٹ بنک سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔" (ارشادات نورانی از ضیاء المصطفیٰ قصوری)

" قادیانی ملک پاکستان کے وفادار نہیں۔ ان کی ہمدردیاں آج بھی اسی ملک کے ساتھ ہیں۔ جہاں ان کا قادیان ہے۔ وہ ہمیشہ اکھنڈ بھارت کے علمبردار رہے ہیں۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ کے فیصلے سے ملک کی سالمیت کا تحفظ ہو گیا ہے۔ اب وہ ہمارے ملک کے خلاف کوئی سازش نہیں کر سکیں گے۔" (ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

" ملک و ملت کے لئے سب سے بڑا خطرہ فتنہ مرزائیت ہے۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد مئی ۱۹۷۴ء)

پروفیسر شاہ فرید الحق' جمعیت العلمائے پاکستان

" پاکستان کے تمام مسلمان یہ جانتے ہیں کہ کہ قادیانی مرتد اور کافر ہیں۔ نئے فتوے کی ضرورت نہیں۔ علماء کرام اپنی حجتیں تمام کر چکے ہیں۔ مسئلہ صرف یہ تھا کہ انہیں بحیثیت مسلمان کے' پاکستان میں تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہاں غیر مسلم کی حیثیت سے ان کے جان و مال کا تحفظ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن منافق کی حیثیت سے رہنے کا اختیار نہیں دیا جا سکتا۔ چونکہ پاکستان میں عظیم اکثریت مسلمانوں کی ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تصور کرتے ہیں اور ان کے بعد کسی قسم کی نبوت یا وحی کو تسلیم نہیں کرتے اور اسے کفر اور ارتداد تصور کرتے ہیں۔ اس لئے اس عقیدے کے خلاف جو لوگ بھی ہیں' وہ کافر مرتد ہیں۔ وہ اپنے کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔" (قادیانیت پر آخری ضرب از شاہ فرید الحق)

ملک محمد قاسم پاکستان مسلم لیگ (ملک قاسم گروپ)

" پاکستان مسلم لیگ ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہے۔ اس کا ایمان ہے جو کوئی اس عقیدے پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں۔ یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے اور اس کے لئے کسی عدالتی فیصلے کی ضرورت نہیں۔ سانحہ ربوہ وطن عزیز کے خلاف ایک منظم سازش کی ایک کڑی ہے جس کا مقصد بچے کھچے پاکستان کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے سوا کچھ نہیں۔" (ہفت روزہ لیل و نہار ایڈیٹر مجیب الرحمٰن شامی جولائی ۱۹۷۴ء)

مولانا حافظ حسین احمد سینیٹر' جمعیت العلمائے اسلام

" مرزائیوں نے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کے لئے بہت کوشش کی۔ مگر وہ ناکام

رہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ضلع ژوب میں اپنا تحریف شدہ قرآن بھی تقسیم کرایا۔ دوسرے ہتھکنڈے بھی استعمال کیئے مگر بلوچستان کے غیور' زور آور' خود دار مسلمانوں نے ان کو ناک چنے چبوا دیئے۔ قادیانی سازش سے مولانا شمس الدین مرحوم شہید" قتل کرا دیئے گئے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ختم نبوت کے لئے بہت کام کیا اس وقت ان کے ضلع ژوب میں قادیانی داخل نہیں ہو سکتے۔ مسلمان ان تخریب کاروں سے خبردار ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کا تجارتی بائیکاٹ کریں۔ مسلم نوجوان دینی معاملات کی کمی کے باعث قادیانی پروپیگنڈے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کی تربیت کا انتظام کرنا چاہئے۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۲۹ تا ۳۰ - ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

سردار شیر باز خاں مزاری

" میں سردار شیر باز خاں مزاری ولد میر مولا بخش مزاری حلقہ نمبر ۸۹ شہر ضلع ڈیرہ غازی خاں صوبہ پنجاب سے قومی اسمبلی' اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام کا منتخب کردہ نمائندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس عقیدے کا اعلان کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد جو شخص بھی کسی قسم کی رسالت یا نبوت کا مدعی ہو' وہ کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نیز میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ مرزائیوں یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو مذہبی پیشوا ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مسئلہ جس وقت اسمبلی میں زیر بحث آئے گا۔ میں اس بحث کے دوران اور خصوصاً رائے شماری کے وقت مسلمانوں کے اس متفقہ مطالبے کی جو مسلمانان پاکستان کا ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا مطالبہ بن چکا ہے۔ اپنا ووٹ مثبت طور پر علی الاعلان اس مطالبے کی تائید و حمایت میں استعمال کروں گا۔ نیز اپنے رفقاء کو بھی اس کی تائید پر آمادہ کرنے کی مخلصانہ کوشش کروں گا۔ میں اس موقع پر غیر حاضری یا غیر جانبداری کو ملت اسلامیہ اور مسلمانان پاکستان کے ساتھ خیانت تصور کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے اور توفیق دے کہ میں اپنے اس دینی اور قومی فریضے سے عامتہ المسلمین کی خواہش کے مطابق عہدہ برآ ہو سکوں۔" (روزنامہ جسارت کراچی ۲۸ جون ۱۹۷۴ء)

حاجی سیف اللہ خان (سابق وفاقی وزیر)

" قادیانیوں کو فوری طور پر اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی عہدوں سے

برطرف کیا جائے' یہ فرقہ صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ عالم اسلام کے لئے خطرہ ہے۔ کیونکہ اس جماعت کا رابطہ اسرائیل جیسے اسلام دشمن ملک سے ہے۔ جدہ کانفرنس میں ۱۰۰ مسلم ممالک نے اس جماعت کو عالم اسلام کے لئے خطرہ قرار دیا ہے۔ ربوہ میں تمام دوسرے لوگوں کو پلاٹ الاٹ کئے جائیں اور اس کو آزاد ریاست بننے سے روکا جائے۔" (روز نامہ نوائے وقت ۳۱ مئی ۷۴ء)

میاں زاہد سرفراز (سابق وفاقی وزیر داخلہ)

" تمام پاکستانی قوم قابل مبارک باد ہے کہ انہوں نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر دین کے اندر اس فتنہ کا قلع قمع کر دیا جو تقریباً پون صدی سے نہ صرف برصغیر کے مسلمانوں کو بلکہ دنیائے اسلام کو دیمک کی طرح چاٹ رہا تھا۔ قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلہ کے نتیجہ میں اس فرقہ کے لوگوں نے جو ابہام پیدا کیا تھا اور دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کے نام پر اپنی ریشہ دوانیوں کو شروع کر رکھا تھا۔ اس کا مکمل خاتمہ ہو گیا ہے۔ آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ترمیم کے بعد یہ امر ضروری ہے کہ فی الفور ایسے قوانین نافذ کئے جائیں۔ جس کے ذریعہ سے اس فرقہ کی مسلمانوں سے علیحدگی نظر آئے۔" (روز نامہ نوائے وقت ۱۱ ستمبر ۷۴ء)

میاں طفیل محمد سابق امیر جماعت اسلامی

" قادیانی پاکستان میں کئی بار حکومتوں کا تختہ الٹنے کی سازش کر چکے ہیں۔ پنڈی سازش کیس کا میجر نذیر' ظفر اللہ قادیانی کا رشتہ دار تھا۔" (روز نامہ جسارت کراچی ۲۹ جون ۷۴ء)

علامہ رحمت اللہ ارشد قائد حزب اختلاف صوبائی اسمبلی

" ختم نبوت کی دینی حیثیت کے متعلق تمام ممالک کے علماء متفق ہیں کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ قادیانیوں کا فتنہ بین الاقوامی سازش کا نتیجہ ہے۔ ربوہ میں قادیانیوں نے اسلحہ جمع کر رکھا ہے تاکہ وہ کسی بھی وقت ملک میں خانہ جنگی کی آگ بھڑکا سکیں۔ (روز نامہ نوائے وقت ۳۱ مئی ۷۴ء)

سید منور حسن جماعت اسلامی

قادیانیوں کو صرف غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ انہیں ملک دشمن

اور غیر قانونی جماعت قرار دیا جائے۔ قادیانی مسئلہ کسی فرقہ وارانہ ' تنگ نظری یا تعصب کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ ملک دشمن سرگرمیوں اور زیر زمین کارروائیوں کی روک تھام کا مسئلہ ہے۔ قادیانی مذہبی فرقہ نہیں ہیں جو اپنی مذہبی آزادیاں چاہتے ہوں بلکہ یہ ایک بیرونی آلہ کار سیاسی گروہ ہے جو بیرون ملک کے دشمنان ملک و ملت کی پشت پناہی کے ذریعے سامراجیوں کے سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشاں ہے اور عوام اس ملک دشمن جماعت کا وجود اپنے معاشرے میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ قادیانی مذہب کی آڑ میں ایک خطرناک قسم کی سیاست اور ریشہ دوانیوں کے مرتکب ہیں۔ اس لئے انہیں غیر قانونی اور ملک دشمن جماعت قرار دینے میں ذرا بھی دیر نہیں لگانی چاہئے۔ قادیانیوں کی حمایت صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو پاکستان کے مخالف اور اسے ختم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔" (روزنامہ جسارت کراچی ۲۰ جون ۷۴ء)

چوہدری رحمت الٰہی سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان کراچی

" قادیانی اپنے آپ کو مسلمانوں سے ایک الگ امت کہتے ہوئے اور عملاً ایک الگ امت کی طرح رہتے ہوئے مسلمانوں کے معاشی اور سیاسی حقوق غصب کرنے اور ان پر بزور سیاسی تسلط حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کا سیاسی جزو بن کر رہنے پر مصر ہیں۔ ان کی مثال اس بیل کی ہے جو کسی دوسرے درخت پر چڑھ کر اور اس کا رس چوس چوس کر پھیلتی چلی جاتی ہے۔ یا ان کی مثال حکومت اسلامیہ کے جسد میں ایک اینٹی باڈی کی ہے۔ جسے جسم کسی طرح قبول نہیں کرتا۔ اور جسے نکالے بغیر نہ جسم کو چین ملتا ہے اور نہ ہی وہ صحت مند ہو سکتا ہے۔ ملت اسلامیہ کا یہ اضطراب اور اس بلا سے گلو خلاصی حاصل کرنے کی کش مکش جب کوئی انتشار کی کوئی شکل اختیار کرتا رہا ہے تو قادیانیوں نے ہمیشہ اپنے سرکاری اثر و نفوذ کے ذریعے سختی سے دبایا ہے۔ یہ کش مکش اور یہ اضطراب ایسے ہتھکنڈوں کے نتیجہ میں وقتی طور پر تو دب جاتا ہے۔ لیکن حقیقی امن و سکون اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب کہ اس انٹی باڈی کو امت کے نظام جسد ہی سے الگ کر دیا جائے۔

ان کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ربوہ کی زمین جو مسلمانوں کے حقوق تلف کرتے ہوئے بیانے پر قادیانیوں کو بطور گرانٹ مل گئی۔ واپس لی جائے۔ اس سازشی اڈے کو ختم کیا جائے۔ تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ ایک کمشن بنا کر قادیانیوں کے بیرونی تعلقات کی چھان بین کی جائے۔ انجمن احمدیہ سیاسی جماعت ہے اس کی فوجی و نیم فوجی تنظیموں کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔" (روزنامہ جسارت کراچی ۲۴ جون ۷۴ء)

فرید احمد پراچہ ممبر صوبائی اسمبلی

" قادیانیوں کا پہلا نشانہ بلوچستان اور کشمیر تھا' لیکن مسلمانوں کی بروقت مداخلت اور بیداری کی وجہ سے انہیں جہاں شکست ہوئی۔ اب ان کی سرگرمیوں کا مرکز سول بیوروکریسی اور تعلیمی ادارے ہیں۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مسٹر ظفر اللہ خاں قادیانی تھا اور اس نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں یہ کہہ کر شرکت نہیں کی تھی کہ میں انہیں مسلمان ہی نہیں سمجھتا ہوں۔ اس لئے نماز جناہ میں شرکت بے معنی ہے اس نے اپنے دور وزارت میں بے شمار قادیانیوں کو بھرتی کیا۔ جو اب کئی کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں۔ اور مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کو کمزور کرنے میں مصروف ہیں۔" (ہفت روزہ چٹان لاہور)

مولانا سمیع الحق سینیٹر

" عالمی استعمار اور اسلام دشمن قوتوں نے ملت مسلمہ کی وحدت و سالمیت' نظریاتی یک جہتی اور سیاسی قوت کو ختم کرنے کے لئے جو حربے استعمال کئے۔ اس میں قادیانیت ایک ایسا ضرب کاری تھا۔ جس کے مہلک اثرات وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتے اور پھیلتے چلے گئے۔ جن علماء اور مفکرین امت کو اس فتنہ کی ہلاکت آفرینیوں کا احساس تھا' وہ پہلے ہی دن سے اس شجرہ خبیثہ کے قلع قمع کے لئے کمربستہ ہو گئے اور تحریر و تقریر کی پوری صلاحیتوں سے امت کو اس فرقہ ضالہ کے دجل و تلبیس سے آگاہ کرتے رہے۔" (قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف از اکوڑہ خٹک)

" اس قدر اہم مسئلہ پر حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی' نہ انٹیلی جنیس نے نہ ایف آئی اے نے' نہ ہی وزارت داخلہ نے اس کا کوئی نوٹس لیا ہے۔ قادیانیت ایک اسلام دشمن جماعت ہے اگر اس واقعہ کا سختی سے نوٹس نہ لیا گیا تو اس سے نہ صرف اہل پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کو شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم قادیانیوں کو ایک مذہبی فرقہ بالکل تسلیم نہیں کرتے۔ ہم نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ یہ ایک سیاسی محاذ ہے جو عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے۔ ان کی ساری سرگرمیاں سیاسی ہیں اور ان کے کنونشن کے بارے میں جو پچھلے سال ہوا تھا۔ میں نے پچھلے دنوں آنجناب کی خدمت میں ایک تحریک پیش کی تھی۔ جس میں

مرزائی لیڈر مرزا طاہر کی ان تقریروں کا حوالہ دیا گیا تھا جو اس نے لندن کے ایک اجتماع میں کیں تھیں اور میں مرزا طاہر کی تقریر کا کیسٹ بھی لایا تھا اور میں نے گذارش کی تھی کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو اس کیسٹ کے ایک دو جملے سارے ایوان کو سنا دیئے جائیں گے وہ کیسٹ اب بھی میرے پاس موجود ہے اور اس لندن کنونشن میں مرزا طاہر نے کہا کہ

" اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے۔" (ہفت روزہ چٹان ۱۶ اگست ۱۹۸۶ء جلد ۳۹ شمارہ ۳۱)

سردار مولا بخش سومرو

یہ (ستمبر ۱۹۷۴ء کا تاریخی فیصلہ) عوام کی جیت ہے۔ اس کا کریڈٹ عوام کو جاتا ہے۔ جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر حمیت کا ثبوت دیا۔ پورے ملک کی بات تو آپ کے سامنے ہے۔ میں آپ کو سندھ کے متعلق بتاتا ہوں کہ وہاں یہ کیفیت پیدا ہو گئی تھی کہ بچہ بچہ ختم نبوت پر اپنا سر قربان کرنے کے لئے تیار تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صورت حال دیکھ کر مخالف خود ہی راہ سے ہٹ گئے اور اگر فیصلہ نہ ہوتا تو میں آپ کو یقین سے بتا سکتا ہوں کہ ایسی شورش اٹھتی کہ اس کے سامنے تاریخ میں عوام کی بڑی بڑی بغاوتیں اور انقلاب گرد رہ جاتے۔ (ہفت روزہ لیل و نہار لاہور ۱۵ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء ص ۶)

صاحبزادہ فرید احمد صاحب

" مرزائی بھارت کے ایجنٹ اور آلہ کار ہیں اور انہی کی سازشوں سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی معرض وجود میں آئی"۔ (قادیانیت کا سیاسی تجزیہ ص ۳۸ از صاحبزادہ طارق محمود)

سردار امیر عالم لغاری

" ہم قادیانیوں کے عزائم کو ناکام بنا دیں گے اور اسلام کے نام پر قائم ہونے والی اس مملکت میں ہر قیمت پر ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک اقلیتی فرقہ جو اس ملک کی نظریاتی بنیادوں تک کا مخالف ہو اور باطل عقائد کے سبب دائرہ اسلام سے خارج ہو۔ اکثریت پر حکومت کے خواب دیکھے۔ یا وہ پاکستان میں بیٹھ کر پاکستان اور اسلام کے دشمنوں سے ساز باز کرے"۔ (ہفت روزہ لولاک جنوری ۱۹۷۶ء)

طارق وحید بٹ' نائب صدر نیشنل پیپلز پارٹی۔

" قادیانوں نے اسلام کی آڑ میں ہمیشہ ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچایا ہے۔ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ قرآن پاک کی تمام جلدیں قادیانوں سے واپس لے لی جائیں کیونکہ کافر قرآن پاک کو چھو نہیں سکتے ۔ تمام قادیانوں کو اہم عہدوں سے فوراً الگ کر دیا جائے کیونکہ قادیانی محب پاکستان نہیں ہیں" ۔ (روزنامہ مشرق ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء)

نواب زادہ ولایت علی خاں

" ختم نبوت کا تحفظ مسلمانوں کا جزو ایمان ہے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر جیل جانا تو معمولی بات ہے۔ میں اپنے والد محترم شہید ملت کے نقش قدم پر تحفظ ختم نبوت کے لئے گولی کھانا سعادت سمجھتا ہوں" ۔ (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

حسین امام

" مسئلہ ختم نبوت صرف مجلس احرار کا مسئلہ نہیں ہے' بلکہ ہم مسلم لیگی اسے دنیائے اسلام کا مسئلہ سمجھتے ہیں۔ ہم متحد و متفق ہو کر فتنہ رزیلہ مرزائیت کو ختم کر کے دم لیں گے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے وزراء کیا کر رہے ہیں ؟ وہ ظفر اللہ قادیانی سے کیوں دبتے ہیں۔ اگر ظفر اللہ کفر کی تبلیغ جرات سے کرتے ہیں۔ تو ہمارے وزراء تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلمانوں کا ساتھ کیوں نہیں دیتے؟ اگر ہمارے وزراء مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیں گے تو عوام کی نظروں میں ان کا وقار باقی نہیں رہ سکے گا۔ اس وقت تمام جمہور مسلمان اس بات پر متفق و متحد ہیں کہ فتنہ مرزائیت کو ختم کر دیا جائے" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۲۰۰)

محمد ہاشم گزدر ممبر دستور ساز اسمبلی پاکستان

" چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کے لئے لیک سکس گئے ہوئے تھے۔ میں ان دنوں وہاں موجود تھا۔ وہاں لابی میں یہ مشہور تھا کہ سر ظفر اللہ وہی کام کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہندوستان چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسی روز تمام احوال سے حکومت پاکستان کے منسٹر کو

مطلع کر دیا۔ اس کے بعد میں نے تمام ممالک کا دورہ کیا اور محسوس کیا کہ اکثر ممالک میں ہمارے خارجہ دفاتر مرزائیت کی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ چوہدری ظفراللہ کے انگریزوں اور ہندوؤں سے گہرے مراسم ہیں' سر ظفراللہ خاں قادیانی پاکستان سے زیادہ اپنے امام مرزا بشیر الدین کے وفادار ہیں اور اپنے امام کی ہدایات کے مقابلہ میں حکومت پاکستان کے احکامات کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ میرے کئی دوست محض دنیاوی فوائد کے لئے مجبوراً قادیانی ہو گئے۔ پاکستان میں جو شخص اکھنڈ ہندوستان کے نعرے لگاتا ہے' وہ پاکستان کا دشمن ہے اور ہماری بدقسمتی ہے کہ اس وقت اکھنڈ ہندوستان کا عقیدہ رکھنے والے مرزائی' ملک کی سو فیصدی کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی وقت جنگ ہو گئی تو نامعلوم ہمارا کیا حال ہو گا اور آفیسران کی پوزیشن کیا ہو گی۔؟" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۱۰ تا ۱۱۔ ۱۹ جون ۱۹۸۷ء)

مولانا اکبر ساقی مرحوم

"اسلام ہی کے نام پر کئی فتنے رونما ہوئے۔ ان میں سب سے بڑا فتنہ اس نئی نبوت کا ہے۔ جس کا دعویٰ اس صدی کے آغاز میں کیا گیا۔ یعنی قادیانی فتنہ۔ یہ فتنہ دراصل صرف اس وجہ سے اٹھا اور پھیلا کہ مسلمان عام طور پر اپنے دین کی بنیادی باتوں سے ناواقف ہو چکے ہیں۔ آج وقت کا تقاضا یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت اور اہمیت سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آشنا کیا جائے تاکہ پیدا شدہ شبہات دور ہو جائیں۔ اس فتنہ قادیانیت کو قلع قمع کرنے کی یہی موثر ترین تدبیر ہے۔" (ختم نبوت از مولانا اکبر ساقی)

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری چیئرمین پاکستان عوامی تحریک و سرپرست ادارہ منہاج القرآن

"ہم پوری بصیرت کے ساتھ اس حقیقت کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم بنیادی طور پر آپ (مرزا طاہر احمد قادیانی خلیفہ) سے آپ کے مذہب پر کسی قسم کے مباہلے یا مناظرے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اس لئے کہ بحمد اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اور آپ کے مذہب کے جملہ پیروکاروں کے کفر و ضلالت میں کوئی شک ہے نہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر و ارتداد میں۔ نہ ہمارے مابین کوئی مشتبہ معاملہ ہے جس کی مزید وضاحت و صراحت درکار ہو۔ نہ ہی ہمیں اس مسئلے میں مزید کسی سچائی کی تلاش ہے۔ جس طرح ہمیں اپنے مسلمان ہونے پر پختہ

یقین ہے' اسی طرح ہمیں ان تمام لوگوں کے کافر ہونے کا بھی پختہ یقین ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئی نبوت و مسیحیت کو کسی بھی معنی میں درست مانتے اور اس پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ مسلمانان عالم کو بھی یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ لوگوں کو آئینی طور پر بھی پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ یہ فیصلہ مبنی بر حق تھا' جس میں کسی قسم کے تعصب' عناد اور ظلم و تعدی کا دخل نہیں ہے۔ مستزاد یہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لعان وغیرہ کے سوا شریعت میں امت مسلمہ کے لئے مباہلہ کا معمول بالعموم برقرار نہیں رکھا گیا۔" (مرزا طاہر احمد کے نام کھلا خط از پروفیسر طاہر القادری' ماہنامہ منہاج القرآن جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۱۔ دسمبر' جنوری ۱۹۸۹ء)

مولانا فرید احمد مرحوم۔ مشرقی پاکستان

"موتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب عنایت اللہ نے مجھے کراچی میں بتایا تھا کہ یہودی' ایم ایم احمد کی معرفت اپنی مذموم کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ انہیں تل ابیب سے ہدایات ملتی ہیں۔ قادیانیوں اور یہودیوں کی ساز باز اتنی عیاں ہے کہ نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔" (The Sun Behind Clouds از مولانا فرید احمد ڈھاکہ)

شیخ حسام الدین

"ظفر اللہ قادیانی ہندوستان سے خفیہ تعلقات رکھتا ہے۔ اس نے فلسطین کو اس لئے تقسیم کرایا ہے کہ یہودیوں کو ایک گڑھ مل جائے اور اینگلو امریکن بلاک کے مقاصد پورے ہوں۔" (منیر انکوائری رپورٹ ص ۲۴۲)

سردار شفیع

"مرزائیت انگریز کا پیدا کردہ ایک ایسا فتنہ ہے جو اسلامی تعلیم اور یک جہتی کو تار تار کرنے کے لئے عالم وجود میں آیا۔ اس فتنہ کالم گروہ کو اسلامی معاشرے سے جلد از جلد الگ کر دیا جائے۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

شیخ محمد منصور۔ رکن قومی اسمبلی حلقہ گوجرانوالہ

"قادیانی گروہ استعماری قوتوں کا آلہ کار ہے اور ملک و دین کے خلاف اس گروہ کی

سازشوں کا پوری طرح مقابلہ کیا جائے گا۔" (روزنامہ مشرق۔ ۱۳ مئی ۱۹۸۵ء)

ریٹائرڈ بریگیڈئر محمد اصغر۔ رکن اسمبلی

" قادیانی گروہ غیر مسلم ہے اور اس گروہ کو مسلمانوں کے مذہبی شعائر کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔" (روزنامہ مشرق' ۱۴ مئی ۱۹۸۵ء)

صاحبزادہ صفی اللہ رکن قومی اسمبلی

" قادیانی ایک خفیہ فورس ہیں اور ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔" (روزنامہ جسارت کراچی ۲۰ جون ۱۹۷۴ء)

ایم۔ حمزہ' چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی

" قادیانی اسلام قبول کرلیں یا اپنے محسن انگریز کے پاس چلے جائیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ چودہ سو سال قبل حل ہو چکا ہے۔" (روزنامہ جسارت کراچی ۳۰ جون ۱۹۷۴ء)

مولانا عبدالحکیم ممبر قومی اسمبلی پاکستان' مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی

" آج سے تقریباً ۴۰ سال پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کا دجل و فریب انگریز کے منحوس سایہ میں پروان چڑھ رہا تھا۔ فتنہ قادیانیت سے انگریزی پڑھا لکھا طبقہ نہ صرف یہ کہ ناواقف تھا بلکہ مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف و تائید کرتا تھا۔ اس کے علاوہ تاج برطانیہ اور وائسرائے ہند کے زیر اثر تمام طاقتوں کی سرپرستی اس فتنہ ارتداد کو حاصل تھی۔ ایسے وقت میں محترم محمد اکبر صاحب مرحوم (بہاولپور) نے برصغیر کے چوٹی کے علماء خصوصاً محدث اعظم حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے دلائل سننے کے بعد جرات ایمانی اور عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو کاذب اور اس کے ماننے والوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دے کر فیصلہ بہاولپور کے نام سے وہ تاریخی فیصلہ کیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہے گا اور جس کی پیروی کرتے ہوئے انہیں کے ہم نام دوسرے محمد اکبر صاحب اور اب سندھ کے کسی جج نے بھی یہی فیصلے کئے ہیں۔" (فیصلہ مقدمہ بہاول پور باہتمام اختر سرہندی محفل ارشادیہ' سیالکوٹ)

متحدہ جمہوری محاذ

صدر = پیر پگاڑا

نائب صدور = مفتی محمود (سرحد) نواب زادہ نصر اللہ خاں (پنجاب)
شاہ احمد نورانی (سندھ) سردار عطا اللہ مینگل (بلوچستان)

سیکرٹری جنرل = پروفیسر غفور احمد

چیئرمین فنانس کمیٹی = چوہدری ظہور الٰہی

جائنٹ سیکرٹری۔ قاضی محمد سلیم۔ میاں غلام دستگیر باری۔

متحدہ جمہوری محاذ نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار دیا جائے اور اس گروہ کی تمام مسلح تنظیموں کو غیر قانونی قرار دے کر ان پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے۔ اگر یہ مسئلہ اطمینان بخش طور پر حل نہ کیا گیا تو جمعہ ۱۴ جون ۱۹۷۴ء کو پورے ملک میں پر امن ہڑتال کی جائے گی۔ پیر صاحب پگاڑا کی زیر صدارت متحدہ محاذ کی مجلس عمل کے دو روزہ اجلاس کے بعد آج ایک قرار داد میں کہا گیا ہے کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن کا واقعہ موجودہ مشکلات، مسائل اور بے چینی کے پس منظر میں نہایت معنی خیز اور عجیب ہے۔ حکومت مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کرنے اور قادیانی مسئلہ کو دستور کے مطابق اطمینان بخش طور پر طے کرنے کی بجائے ٹال رہی ہے۔

محاذ نے کہا ہے کہ مسلمانوں کے منصفانہ مطالبہ کے پیش نظر قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ انہیں تمام اہم عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ ان کی تمام مسلح تنظیموں کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر اس شہر کی تلاشی لی جائے۔ (روز نامہ جسارت کراچی ۱۲ جون ۱۹۷۴ء)

متحدہ جمہوری محاذ

"مجلس کی رائے میں مسلمانوں کے مطالبات ان کے بنیادی عقائد اور ملک کی سلامتی سے براہ راست متعلق ہیں۔ اس حقیقت سے کون ناواقف ہے کہ مرزائی فرقہ کو برطانوی سامراج نے اپنے مخصوص عزائم کے تحفظ کی خاطر جنم دیا تھا۔ اور یہ فرقہ آج بھی پاکستان میں بیرونی قوتوں کا آلہ کار بن کر وہی خدمات انجام دے رہا ہے۔ موجودہ حکومت کے زیر سرپرستی یہ فرقہ اب اس قدر جری ہو گیا ہے کہ ملک میں لاقانونیت، بدامنی اور فساد پھیلانے پر کھلم کھلا آمادہ ہے۔ ربوہ ایک بند شہر کی حیثیت سے پاکستانی ریاست کے اندر ایک علیحدہ ریاست کی

حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ حکومت کی سرپرستی کے باعث مرزائی تعداد میں کم ہونے کے باوجود سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں کلیدی آسامیوں پر قابض ہو چکے ہیں اور اپنی اس پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر یہ عام مسلمانوں کا بری طرح استحصال کر رہے ہیں اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اب وہ پاکستان میں مرزائی آمریت قائم کرنے کے خواب بھی دیکھ رہے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ ان کی وفاداری کا حال یہ ہے کہ سر ظفر اللہ قادیانی لندن میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف پوری دنیا میں زہر اگلنے میں مصروف ہے جسے عالمی نشرواشاعت کے مختلف ذرائع مثلاً ریڈیو اور اخبارات خوب اچھال رہے ہیں۔ سر ظفر اللہ کا یہ اقدام ملک کے ساتھ کھلم کھلا غداری کے مترادف ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر اس مجلس کی رائے میں۔ مسلمانوں کے یہ مطالبات بالکل حق بجانب ہیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ ربوہ کی تلاشی لی جائے۔ اسے کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزائیوں کی مسلح تنظیموں کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

یہ مجلس اس بات پر متفق ہے کہ اگر حکومت اس بنیادی مسئلہ کو فوری طور پر حل کرنے میں ناکام رہی تو پھر آئندہ جمعہ ۱۴ جون ۷۴ء کو پورے ملک میں مکمل اور پرامن ہڑتال کی جائے۔ محاذ میں شامل تمام جماعتیں اس ہڑتال کو کامیاب بنانے اور پر وقار امن رکھنے میں بھرپور تعاون کریں۔ یہ مجلس عوام سے بھی اپیل کرتی ہے کہ وہ ملک کی بقاء' سلامتی اور تحفظ کی خاطر اس ہڑتال کو کامیاب بنائیں۔ امن و امان کو قائم رکھیں اور اس موقع پر بہترین اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کریں اور ان عناصر سے ہوشیار رہیں کہ جو دانستہ طور پر غنڈہ گردی' بدامنی اور تشدد کے ذریعے اس مقدس فریضہ کو بدنام کرنے اور ناکام بنانے کی سازش کا ارتکاب کرنے کی کوشش کریں۔ (ہفت روزہ ایشیا لاہور ۱۶ جون ۷۴ء)

پروفیسر خورشید احمد سینیٹر

" قادیانیت کے متعلق میرا ہمیشہ سے خیال ہے کہ اسے شعوری طور پر وہی قبول کر سکتا ہے جو یا تو اچھا خاصا غبی ہو یا پھر اسے کوئی مفاد اس طرف لے جائے۔" (ماہنامہ اردو ڈائجسٹ' دسمبر ۱۹۹۲ء)

عبدالرشید قریشی' جنرل سیکرٹری پاکستان جمہوری پارٹی

"انگریز نے مرزا قادیانی کی نبوت کا سوانگ محض مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے اپنی گرفت کو مضبوط بنانے کے لئے رچایا تھا' لیکن بدقسمتی سے اسلام کے جسم میں قادیانیت نے آہستہ آہستہ ناسور کی شکل اختیار کر لی ہے جسے ختم کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں' اس لئے یہ ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ناموس محمدؐ کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھے۔ انگریز کے بعد اب قادیانی گماشتوں نے یہودیوں کی ایجنٹی کے فرائض سنبھال لئے ہیں اور اسلامی وعرب اتحاد کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو ان کی تمام سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔ غیر ملکی پریس غلط طور پر قادیانیوں کو مظلوم بنا کر پیش کرنے کی کوشش نہ کریں۔"

(روزنامہ نوائے وقت یکم جولائی ۱۹۷۴ء)

مولانا امیر حسین گیلانی' امیر جمعیت العلمائے اسلام صوبہ پنجاب

"مرزا قادیانی کا یہ کہہ دینا کہ وہ نبی ہے اسے صریحاً کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی خارج از ایمان ہے۔ اسلام کے دور اول میں جب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ' حضرت عمر فاروقؓ' حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سمیت تمام صحابہ کرام ان مدعیان نبوت کے خلاف قتال کے لئے کھڑے ہو گئے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچا کر ہی دم لیا۔ مرزا غلام احمد اور اس کی ذریت مرتد ہیں' چونکہ مرزائیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اس لئے ان کی حکومت میں ان کا علاج نہیں ہو سکتا تھا۔ تاہم اس زمانے میں بھی علماء کرام نے ان کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ آج جب کہ یہاں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ مرزائی کسی اور سلوک کے مستحق نہیں اور انہیں وہی سزا ملنی چاہیئے جس کے یہ حق دار ہیں۔" (ماہنامہ منہاج القرآن جلد نمبر ۳ شمارہ ۱۔ دسمبر' جنوری ۱۹۸۹ء)

برکت علی غیور۔ سابق ایم۔ پی۔ اے

"میں نے اپنے پارٹی قائد جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کو دس صفحات کا ایک طویل خط لکھا جس میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد سے دو ملاقاتوں کے حوالہ سے ان سے یہ عرض کیا کہ مرزائی اگرچہ انگریزوں کا کاشتہ پودا ہیں لیکن برطانوی امپریلزم کمزور اور ماند پڑنے کے سبب اب ایسا دکھائی دیتا ہے کہ ان کی وفاداریوں کا مرکز اور ان کا عالمی سرپرست اب امریکہ اور

واشنگٹن ہے۔ یہ لوگ امریکی لابی کے ایجنٹ ہیں۔ یہ ہماری صفوں میں جس طرح اور جن مقاصد کے تحت گھس آئے ہیں۔ ان سے ہمیں چوکنا اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے ان کا عالمی سرپرست واشنگٹن ہے اور اندرونی ملک یہ ہماری پارٹی میں اسلام کے حوالے سے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا Cause Plead کریں گے اور یوں ہماری ہی صفوں میں نظریاتی انتشار پھیلائیں گے۔ ان کا وزیر گر بننے کا طلسم ختم کریں" بعد میں بھٹو صاحب کے سیکرٹری کی طرف سے مجھے چھٹی ملی تھی کہ میرا خط بھٹو صاحب نے ذاتی طور پر پڑھا ہے اور اس کیلئے شکریہ ادا کیا ہے۔" (راقم کے نام جناب برکت علی غیور صاحب کا مکتوب)

سید فیض مصطفیٰ گیلانی، سابق رکن صوبائی اسمبلی

"جھوٹے نبی کے پیروکاروں کو فرزندان توحید اس امر کی اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے پھریں۔ قادیانیوں کو فوری طور پر کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۸ جون ۱۹۷۴ء)

مولانا محمد ذاکر رکن قومی اسمبلی

"اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی جدول سوم دفعہ ۴۲ کی رو سے مرزائی اپنے عقائد کے لحاظ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جس کے ثبوت میں ان کا شائع شدہ لٹریچر شاہد ہے اور ان کی طرف سے اس قسم کا اظہار مسلسل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ مذہبی اختلاف کے علاوہ سماجی اور سیاسی حیثیت سے پاکستان میں یہ اپنے آپ کو ایک الگ فرقہ سمجھتے ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت سے ہی انہوں نے اپنی جماعت کا ایک حصہ قادیان میں متعین کر رکھا ہے تاکہ ضرورت کے وقت کام آ سکے۔ دراصل ان کا پروگرام پاکستان میں اپنی ریاست در ریاست قائم کرنا ہے' اس کا اظہار مختلف مواقع پر ان کے کارکنوں کی طرف سے ہوتا آ رہا ہے۔ اس لئے اس فرقہ کو معمولی تصور نہ کیا جائے۔ بیشتر اسلامی ممالک اس فرقہ پر عدم اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں۔ تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۸ جون ۱۹۷۴ء)

اختر رسول

فتنہ قادیانیت اب اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔ قادیانیوں کو چاہئے کہ غیر مسلم اقلیت بن کر رہیں۔ یا ملک چھوڑ جائیں۔ (ہفت روزہ لولاک جنوری ۱۹۸۷ء)

قرارداد

جناب اسپیکر صاحب قومی اسمبلی پاکستان
محترمی!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا' نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان' بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں' اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھیں۔

نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار' چاہے وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں' دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو مکہ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۶ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی۔ متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار' انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے' مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں

محرکین قرارداد ختم نبوت قومی اسمبلی

۱۔ مولانا مفتی محمود
۲۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی
۳۔ پروفیسر غفور احمد
۴۔ مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)
۵۔ چودھری ظہور الٰہی
۶۔ سردار شیر باز خان مزاری
۷۔ مولانا محمد ظفر احمد انصاری
۸۔ عبدالحمید جتوئی
۹۔ صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری
۱۰۔ سردار شوکت حیات خان
۱۱۔ سردار مولا بخش سومرو
۱۲۔ حاجی علی احمد تالپور
۱۳۔ محمود علی قصوری
۱۴۔ مخدوم محمد زمان طالب المولیٰ
۱۵۔ خان عبدالولی خان
۱۶۔ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری
۱۷۔ صاحبزادہ میاں محمد ذاکر قریشی
۱۸۔ مولانا سید محمد رضوی
۱۹۔ محمود اعظم فاروقی
۲۰۔ مولانا صدر الشہید
۲۱۔ مولوی نعمت اللہ
۲۲۔ جناب عمرو خان
۲۳۔ مخدوم نور محمد
۲۴۔ راؤ خورشید علی خان
۲۵۔ رئیس عطاء محمد خان مری
۲۶۔ غلام حسن خان دھاندلا
۲۷۔ جناب کریم بخش اعوان
۲۸۔ صاحبزادہ محمد نذیر سلطان
۲۹۔ مہر غلام حیدر بھروانہ
۳۰۔ میاں محمد ابراہیم برق
۳۱۔ صاحبزادہ صفی اللہ
۳۲۔ صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری
۳۳۔ ملک جہانگیر خان
۳۴۔ عبد السبحان خان
۳۵۔ اکبر خان مہمند
۳۶۔ میجر جنرل جمالدار
۳۷۔ حاجی صالح خان
۳۸۔ خان عبد المالک
۳۹۔ خواجہ جمال محمد کوریجہ
۴۰۔ محمد ذاکر جھنگ
۴۱۔ عبدالخالق خان
۴۲۔ ڈاکٹر محمد شفیع
۴۳۔ حاجی غلام رسول
۴۴۔ دریا خان
۴۵۔ ملک مظفر خان
۴۶۔ سعید الرشید عباسی
۴۷۔ غلام سلیمان تونسوی
۴۸۔ چودھری جہانگیر علی
۴۹۔ سید رفیق محمد
۵۰۔ بیگم جعفر قاضی موسیٰ
۵۱۔ جناب غلام فاروق
۵۲۔ جناب اورنگ زیب

بل

ہر گاہ کہ

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لکھا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے یہ مقام پایا ہے اور وحی نے مجھے صریح نبی کا لقب دیا ہے۔ (حقیقتہ الوحی)

۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت مسیح موعود بن بیٹھا ہے اور حیات مسیح کا اس لئے انکار کیا ہے جب کہ براہین احمدیہ لکھنے تک اس کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ (حقیقتہ الوحی)

۳۔ مرزا قادیانی نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی کا انکار کیا ہے حالانکہ قرآن و حدیث اور امت کا فیصلہ ہے کہ آپ کو جاگتے ہوئے جسم مبارک کے ساتھ معراج ہوئی۔

۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کا انکار کیا ہے اور انگریز کی اطاعت فرض قرار دی ہے اس کا اپنا شعر ہے۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

۵۔ مرزا قادیانی نے وحی اور مکالمات الہیہ کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی وحی کو قرآن پاک کی طرح کہا ہے۔

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
بخدا پاک دانش ز خطا
از خطا ہا ہمیت ایمانم

اس سلسلہ میں امام ربانی مجدد الف ثانی پر جھوٹ بولا اور بہتان باندھا کہ جب مکالمات الہیہ کی کثرت ہو جائے تو اس آدمی کو نبی کہتے ہیں حالانکہ انہوں نے محدث لکھا ہے "نبی قطعاً" نہیں لکھا۔

۶۔ مرزا قادیانی نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل قرار دیا ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے
اینک منم کہ حسب بشارت آمدم
کہ عیسیٰ کجا است تابنہد پا بمنبرم

۷۔ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی لکھا ہے (کشتی نوح) اور پیغمبروں کی بھی توہین کی ہے اس کے اشعار ہیں۔

انمیاء گوچہ بود اندیسے من بہ عرفان نہ کمترم ز کسے
آنکہ داد است ہر نبی را جام داد آں جام را مرا تمام

۸۔ مرزا قادیانی نے کافر کے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کا انکار اور آخر کار ان کے نکلنے کا قول کیا ہے۔ جو قرآن پاک کی نصوص کے قطعاً خلاف ہے اور ہر گاہ کہ یہ تمام امور کفریہ ہیں ان کے کہنے اور ماننے سے آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

۹۔ مرزا قادیانی نے اپنے کو مسیح موعود نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کو اسی طرح کافر کہا ہے جیسے قرآن اور حدیث کا انکار کرنے والے کو' اور عام مسلمانوں سے شادی کرنے اور ان کا جنازہ پڑھنے سے روکا ہے۔

۱۰۔ اور ہر گاہ کہ دنیا بھر کی تمام نمائندہ جماعتوں نے مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اور اس مسئلہ میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو چاہے اس کو نبی مانیں یا مجدد اور یا مسیح موعود' اسلام سے خارج ہیں۔ اور ہر گاہ کہ پاکستان کے عوام تمام مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ان کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

بنابریں پاکستان قومی اسمبلی کے اجلاس میں ہم یہ بل پیش کرتے ہیں۔

۱۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروؤں کو' چاہے وہ مرزا کو نبی مانیں یا مجدد و مسیح موعود چاہے وہ قادیانی کہلائیں یا لاہوری احمدی ...... سب کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

۲۔ ان سب کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کر دیا جائے اور آئندہ ان کو ان آسامیوں پر متعین نہ کیا جائے۔

۳۔ اور ان کا کوئی مخصوص شہر نہ ہو جہاں بیٹھ کر وہ ملک کے خلاف ہر طرح کی سازش کر سکیں۔

یہ بل پاس ہوتے ہی سارے پاکستان میں نافذ ہو گا اور اس بل کا نام "غیر مسلم اقلیت بل" ہو گا۔

(مولانا) غلام غوث ہزاروی' (مولانا) عبدالحکیم' (مولانا) عبدالحق (سرحد)' ارکین قومی اسمبلی۔ اس بل کو قومی اسمبلی کے ۱۴۶ میں سے ۱۳۰ ممبران جو حاضر تھے۔ سب نے بل کے حق میں ووٹ دیا۔ پاکستان سینٹ کے ۴۵ ممبران میں سے ۳۱ نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔

متفقہ تاریخی قرارداد کا متن

جسے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے منظور کیا

قومی اسمبلی کے کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی متفقہ طور پر طے کرتی ہے کہ حسب ذیلی سفارشات قومی اسمبلی کو غور اور منظوری کے لئے بھیجی جائیں۔

کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی اپنی رہنما کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی مدد سے اس کے سامنے پیش یا قومی اسمبلی کی طرف سے اس کو بھیجی گئی قرار دادوں پر غور کرنے اور دستاویزات کا مطالبہ کرنے اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ ربوہ و احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی شہادتوں اور جرح پر غور کرنے کے بعد متفقہ طور پر قومی اسمبلی کو حسب ذیل سفارشات پیش کرتی ہے۔

الف = کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے۔

اول = دفعہ ۱۰۶ (۳) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

دوم = دفعہ ۱۰۶ میں ایک نئی شق کے ذریعہ غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

مذکورہ بالا سفارشات کے نفاذ کے لئے خصوصی کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پر منظور شدہ مسودہ قانون منسلک ہے۔

(ب) = کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تشریح کی جائے۔

تشریح = کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق نمبر۳ کی تشریحات کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل کرے یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہو گا۔

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد مجریہ ۱۹۷۴ء میں نتیجہ قانون اور ضابطہ کی ترمیمات کی جائیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، کے جان و مال، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے۔

۱۔ عبدالحفیظ پیرزادہ۔ ۲۔ مولانا مفتی محمود۔ ۳۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی

۴۔ پروفیسر غفور احمد۔ ۵۔ غلام فاروق۔ ۶۔ چوہدری ظہور الٰہی۔ ۷۔ سردار مولا بخش سومرو۔

آئین پاکستان کی متعلقہ (ترمیم شدہ) دفعات

آرٹیکل نمبر ۲۶۰ = جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی انداز میں نبی

ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان لاتا ہے' وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں ہے۔

آرٹیکل نمبر۱۰۶ کلاز نمبر۳ میں طبقوں کے لفظ کے بعد قادیانی یا لاہوری گروپ کے اشخاص جو "احمدی" کہلاتے ہیں' کے جملے کا اضافہ کر دیا گیا ہے اب کلاز نمبر۳ کی صورت یہ ہو گی۔ " صوبائی اسمبلیوں میں بلوچستان' پنجاب' شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کی کلاز نمبر۱ میں دی گئی نشستوں کے علاوہ ان اسمبلیوں میں عیسائی' ہندوؤں' سکھوں' بدھوؤں' پارسیوں اور قادیانیوں یا شیڈول کاسٹس کے لئے اضافی نشستیں ہوں گی۔

آئین میں دوسری ترمیم کے بل کا متن = یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

مختصر عنوان اور آغاز نفاذ (۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔(۲) یہ ایکٹ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم = اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے آئین میں جسے بعد ازاں آئین کہا جائے گا۔ دفعہ ۱۰۶ کی شق نمبر۳ میں لفظ اشخاص کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی یا لاہوری جماعت کے اشخاص جو اپنے آپ کو "احمدی" کہتے ہیں درج کئے جائیں گے

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم = دفعہ ۲۶۰ کی شق نمبر۲ کے بعد حسب ذیل شقیں درج کی جائیں گی۔ (۳) جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں' کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان و اغراض = جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے کہ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ سلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا

ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

(عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر انچارج)

سرکاری تحریک (مورخہ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء) کا متن

یہ ایوان سارے ایوان پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی قائم کرتا ہے جس میں تقریریں کرنے کا حق رکھنے والے اور دوسرے ارکان بھی شامل ہیں اور جن کے چیئرمین اس ایوان کے سپیکر ہوں گے اور یہ خصوصی کمیٹی حسب ذیل فرائض سرانجام دے گی۔

۱۔ ان لوگوں کی حیثیت متعین کی جائے جو آنحضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مسئلے پر ایمان نہیں رکھتے۔

۲۔ اس سلسلے میں کمیٹی کو پیش کردہ تجاویز' مشوروں اور قراردادوں پر اس معینہ مدت کے اندر غوروخوض مکمل کرلیا جائے' جس کا تعین کمیٹی کرے گی۔

۳۔ اس غوروخوض کے نتیجہ میں شہادتیں قلمبند کرنے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے کے بعد کمیٹی اپنی سفارشات ایوان میں پیش کرے گی۔

قرارداد ختم نبوت

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی نے " قادیانی امت " کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا۔

۱۔ (الف) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

(ب) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) لفظ فرقوں کے بعد قادیانی یا لاہوری جماعت کے اشخاص جو اپنے آپ کو " احمدی " کہتے ہیں درج کئے جائیں گے۔

۳۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائیگی یعنی " جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جو آخری نبی ہیں) کے خاتم النبیین ہونے پر غیر مشروط طور پر ایمان نہ رکھتا ہو یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ میں حسب ذیل تشریح شامل کر دی گئی ہے کہ " جو مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ

کرے وہ دفعہ ہذا کے مستوجب سزا ہوگا۔" (نوائے وقت ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء)

غرض ۹۰ برس کی تحریک کے آثار مظاہر ہی کا نتیجہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کی اسرائیلی روح ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان سے رخصت ہو گئی اور اس کا استعماری وجود اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کی قرارداد

(جس پر حزب اقتدار کے اراکین نے بھی دستخط کیے)

"ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عالم اسلام اور دنیا کے تمام دینی مکاتب فکر کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کی بناء پر تمام مرزائیوں' قادیانیوں (لاہوری جماعت احمدیہ سمیت) کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ اور مرزائی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔"

علامہ رحمت اللہ ارشد' میاں خورشید انور' سید تابش الوری' مسٹر ناصر علی بلوچ' حاجی سیف اللہ' امیر عبداللہ روکڑی' میاں خالق داد' مرزا الفضل الحق' راجہ محمد افضل' مخدوم زادہ سید حسن محمود' کیپٹن احمد نواز خان' راؤ مراتب علی خاں' مسٹر نذر محمد جتوئی' مسٹر امان اللہ ملک' راؤ محمد افضل خاں' میاں مصطفیٰ ظفر قریشی' ملک محمد مظفر خاں' شیخ محمد اقبال' میاں احسان الحق پراچہ' میاں محمد اسلام' ملک فتح محمد خان' خانزادہ تاج محمد' رائے عمر حیات' میاں افضل صاحب' قاضی محمد اسماعیل جاوید' مسٹر ممتاز احمد کاہلوں' مسٹر عبدالحفیظ کاردار' محترمہ بلقیس حبیب اللہ' محترمہ حسنہ بیگم' مس ناصرہ کھوکھر' سید فدا حسین' فقیر عبدالمجید' سردار محمد عاشق' رانا پھول محمد خاں' بیگم آباد احمد خاں' چوہدری محمد حنیف' مسٹر محمد حنیف' چوہدری محمد انور' سید الطاف حسین' سید تقی شاہ' مسٹر اختر عباس بھروانہ' ملک محمد علی' مسٹر خالد نواز وٹو' سید کاظم علی شاہ' مسٹر محمد انور' چوہدری محمد انور سماں' رانا شوکت محمود' چوہدری شاہ نواز' خان محمد کھوکھر' حافظ علی اسد اللہ' مسٹر محمد سرور جوڑا' کرنل اسلم نیازی' امیر عبداللہ روکڑی۔ مسٹر رستم علی بلوچ' ملک محمد اکرم اعوان' کنور محمد' مسٹر یار لشاری' دیوان غلام عباس بخاری' فیض مصطفیٰ گیلانی اور چوہدری لعل خان۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۶ جون ۱۹۷۴ء)

سرحد اسمبلی

۱۹ جون ۱۹۷۴ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (روزنامہ جسارت کراچی۔ ۲۰ جون ۱۹۷۴ء)

آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد

۲۸ اپریل ۱۹۷۳ء آزاد کشمیر اسمبلی کے معزز رکن جناب میجر محمد ایوب صاحب نے درج ذیل قرارداد پیش کی جو اتفاق رائے سے اسمبلی نے منظور کر لی۔

" قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں' ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جائے اور انہیں اقلیت قرار دینے کے بعد ان کی تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں ان کی نمائندگی کا تعین کرایا جائے۔"

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ "ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع ہو گی۔"

میجر صاحب نے اپنی قرارداد پر دلائل دیتے ہوئے دوسری چیزوں کے علاوہ آئین پاکستان کے ص ۱۴۲ پر درج شدہ صدر مملکت اور وزیر اعظم کے مجوزہ حلف نامے بھی پڑھ کر سنائے اور کہا کہ " آئین میں ان دونوں سربراہوں کے لئے مسلمان ہونا لازم قرار دیا گیا ہے اور ان حلف ناموں کے ضمن میں مسلمان کی جامع تعریف بھی شامل کر دی گئی ہے جس میں یہ بات واضح طور پر شامل ہے کہ حلف اٹھانے والا یہ اقرار کرتا ہے کہ اس کا ایمان ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

میجر صاحب نے واضح کیا کہ چونکہ احمدی حضور علیہ السلام کو آخری نبی نہیں مانتے بلکہ آپؐ کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرتے ہیں اس لئے وہ آئین کی رو سے غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا

قرارداد

☆ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں۔ ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جائے اور انہیں اقلیت قرار دینے کے بعد ان کی تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں ان کی نمائندگی کا تعین کیا جائے۔

☆ قرارداد میں کہا گیا کہ ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع ہو گی۔

☆ قرارداد رکن اسمبلی آزاد کشمیر جناب حاجی میجر محمد ایوب صاحب نے پیش کی۔ اور متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ (مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۷۳ء)

۲۴ مئی کو مجاہد اول الحاج سردار عبدالقیوم خاں صدر اسلامی جمہوری حکومت آزاد جموں و کشمیر نے قرار داد کی توثیق کر دی۔

حاجی سیف اللہ خاں ' سید تابش الوری ' مخدوم زادہ سید حسن محمود ' کرنل راجہ جمیل اللہ خاں ' کرنل محمد اسلم نیازی ' میاں خورشید ڈپٹی اپوزیشن ' ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب

"ہم حکومت سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے فیصلے میں تاخیر سے صورت حال خراب ہو جائے گی۔ اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے حل کرنے میں اپوزیشن حکومت کے ساتھ ہے۔" (روز نامہ جنگ کراچی ۱۵ جون ۱۹۷۴ء)

محمد احمد میر واعظ کشمیر

"اگر کوئی مسلمان ہے تو وہ فیصلہ مقدمہ بہاولپور کے متعلق دوسری رائے نہیں رکھ سکتا۔ حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیری علیہ الرحمتہ اور دوسرے بزرگوں اور علماء نے اس مقدمہ کی پیروی کر کے دین اسلام کی ایک گرانقدر خدمت انجام دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔" (فیصلہ مقدمہ بہاولپور باہتمام سید اختر حسن سرہندی محفل ارشادیہ سیالکوٹ)

حضرت مولانا محمد یوسف میر واعظ صدر جموں و کشمیر آزاد مسلم کانفرنس

"میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ زین العابدین اور عبدالرحیم ورد مرزا محمود قادیانی کی خانہ ساز کشمیر کمیٹی کی آڑ لیکر سیاسیات کشمیر میں داخل ہو چکے تھے۔ جب احرار اور ہمارے درمیان نامہ و پیام کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہا تو ان لوگوں نے اپنی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ کر دیا۔ مختلف مقامات پر جو مسلمان سیاسی مقدمات میں گرفتار تھے ان کی قانونی امداد کے بہانے' پروپیگنڈسٹ قادیان سے بھجوائے گئے۔ کشمیر و جموں کے مرزائیوں اور مرزائیت پسند کارکنوں سے سب سٹیشن کا کام لیکر قادیان پاور ہاؤس کی کرنٹ یہاں پہنچائی گئی اور منافقانہ ہمدردی اور احسان جتلا جتلا کر مرزائیت اور اس کے لازمی نتائج بزدلی اور عافیت کوشی کو ہماری مجلسی زندگی کا جزو بنا

دینے کی کوششیں جاری ہیں۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے کارکن جال میں پھنس گئے۔ محترم سردار گوہر رحمان نے میرپور میں نیا محاذ قائم کیا تو یہاں کے کارکنوں سے جو ان دنوں قید میں تھے اس مضمون کا تار وزیر اعظم کو دلوایا گیا کہ عدم ادائے مالیہ کی تحریک سے مسلمانان کشمیر کو کوئی سروکار نہیں۔ حالانکہ جیل کی کوٹھری کے اندر سے اس قسم کے اعلان کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس کارگزاری کے صلہ میں حکومت نے ان کارکنوں کے متعلق ذرا نرم رویہ تو اختیار کر لیا مگر میرپور کے کسانوں کی تباہی کے لئے حکام کو اچھا خاصا بہانہ مل گیا۔ گلینسی کمیشن کی رپورٹ شائع ہو جانے کے بعد آئینی جدوجہد کو جاری رکھنے کی غرض سے جموں و کشمیر کے اہل الرائے حضرات کی جو مجلس آل جموں و کشمیر مسلم پولیٹیکل کانفرنس کے نام سے قائم کی گئی' مرزائی کارکن اس کے رکن بن گئے۔ یہاں تک کہ پہلے سالانہ اجلاس کا وہ خطبہ جو صدر محترم نے حریت پسند افراد کے مشورہ سے لکھا اور چھپوایا تھا۔ اس کی کاپیاں عین موقع پر جلا دی گئیں اور اس کی بجائے درد صاحب کا لکھا ہوا خطبہ پڑھ دیا گیا۔ مرزائیوں کو اہل کشمیر کے نفع و نقصان سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ ان کے مدنظر تو حفظ اشاعت مرزائیت کے لئے میدان صاف کرنا تھا۔ اس لئے ہر وہ تجویز جس کا تعلق کشمیر کے حقیقی مفاد سے تھا' القط کر دی گئی۔ غرضیکہ جو طرز عمل ایشیائی اقوام کو غلام بنانے کی دھن میں یورپ کے جعل ساز مدبر اختیار کیا کرتے ہیں۔ وہی طرز عمل کشمیر میں مرزائی اختیار کرتے رہے۔

آخر یہ بات کب تک چھپی رہتی۔ مسلمانان کشمیر پر اصل حقیقت واضح ہو گئی اور انہوں نے بہت جلد مرزائیت کے متعلق عام بیزاری کا اظہار شروع کر دیا۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں کے اس نعرہ حق کے جواب میں مرزائیوں نے شیطنت کاری کا ایک اور مظاہرہ کیا اور خانہ جنگی کا میدان گرم کرنے کی غرض سے پتھر مسجد کی دیوار پر شہید کی انگلی لگا دی۔ طوفان بغض و عناد اور سموم شروفساد کو قادیانی ساخت کے برقی پنکھوں سے ہوا دی گئی اور ہاروت و ماروت کے جادو سے بھائی بھائی کو لڑایا گیا۔ بالا آخر اللہ پاک نے ہماری مدد کی اور قادیانیوں کے تمام حربے بیکار ثابت ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد محترم علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کو بھی اس نتیجہ پر پہنچنا پڑا کہ کشمیر کی سیاسیات میں مرزا بشیرالدین محمود قادیانی کی مداخلت کسی اسلامی درد کے پیش نظر نہیں بلکہ "مطلب سعدی دل است" کے ماتحت ہے چنانچہ انہوں نے وہ نعرہ تکبیر بلند کیا کہ کشمیر کمیٹی مرزائیت کی لعنت سے پاک ہو گئی۔ اس انقلاب کا اثر یہاں اس قدر ہوا کہ بڑے بڑے جغادری مرزائی کتاب انجیل کی ورق گردانی کرنے لگے اور مقدس پطرس کے اسوہ حسنہ کا

تتبع کرتے ہوئے مرغ کی بانگ کے وقت مسیح کی مسیحیت کا انکار کرتے نظر آئے۔

مرزائیت نے اسلام کی چمکتی ہوئی پیشانی کو داغ دار بنا دیا ہے۔ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلے پر کوئی خانہ ساز نبوت خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی' قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ وقت آ گیا ہے کہ اس لعنت سے حضور علیہ السلام کے کشمیری غلاموں کو محفوظ رکھنے کے لئے پوری پوری کوشش کی جائے۔ فتنہ مرزائیت نے اسلامی سیاسیات کو جو نقصان پہنچایا ہے اس سے عوام اچھی طرح آگاہ ہیں۔ کشمیر میں ہمدردی کا ڈھونگ کھڑا کرنا مرزائیوں کی چالاکی ہے۔ قادیانی شریعت نے شمع حریت کے ان پروانوں کو جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں۔ باغی اور فسادی کہا۔ قادیانی اور لاہوری مرزائی نہ تو ان شہیدوں کی نماز جنازہ میں شامل ہوئے اور نہ ہی انہیں دعائے مغفرت کی توفیق حاصل ہوئی۔ پچھلے دنوں جب مجھے پنجاب جانے کا اتفاق ہوا تو ایک ذمہ دار مسلم رہنما نے جنہیں گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہو چکا ہوا' مجھ سے بیان کیا کہ انگلستان میں معاملات کشمیر کے متعلق مسلم اکابر جو گفتگو وزیر ہند یا وزیر اعظم کے ساتھ کرتے' اس پر قادیانی نمائندہ' دوسرے دن پانی پھیر دیتا۔ قادیانیوں نے کشمیر کی سخت توہین کی ہے مرزا صاحب کی تعلیمات ہمیں یہودی قرار دیتی ہیں اور شاید اسی نظریہ کے ماتحت اس کے بیٹے نے ہماری ایجی ٹیشن کے دوران اپنے سفیر متعینہ واشنگٹن کو ہدایت کی تھی کہ وہ امریکہ کے یہود سے جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے **مغضوب علیھم** قرار دیا ہے' ہمارے لئے کافی امداد حاصل کرے۔ ان حقائق کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کو یہود و نصاریٰ کے زمرے میں شمار کیا جانے کے بعد حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ان سرکاری ملازمتوں اور نیابتوں کے لئے جو مسلمانوں کے لئے مختص ہیں' مرزائیوں کا انتخاب عمل میں لا کر' مسلمانوں کا حق ضائع نہ کریں۔ فتنہ مرزائیت کا استیصال آزاد پارٹی کے پروگرام کا اہم جزو ہے اور مجھے توقع ہے کہ آپ اسے کامیاب بنانے میں ہمت سے کام لیں گے۔" (کشمیری مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد ۱۹۳۱ء ۔ ۱۹۳۹ء منتخب دستاویزات از مرزا شفیق حسین ص ۲۷۴)

مجاہد ملت راجہ محمد اکبر خاں صدر تبلیغ کانفرنس

تین چار سال کا عرصہ گزر رہا ہے جب مسلمانان جموں و کشمیر نے خطبہ کی بندش اور توہین قرآن کریم کے سانحہ سے متاثر ہو کر اپنی مظلومی کے خلاف آواز بلند کی اور ہماری اس درد انگیز آواز نے عالم اسلام میں ہیجان و اضطراب کا طوفان خیز بحر مواج پیدا کر دیا اور مسلمانان

ہندوستان بالعموم اور اسلامیان پنجاب بالخصوص اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے ایک منظم اور باا ثر پرامن جنگ شروع کر دی اور ہندوستان کے امراء اور روساء جو میدان میں نہیں آ سکتے تھے انہوں نے آئینی ذرائع سے ہماری امداد کا مصمم ارادہ کرلیا۔ بنابریں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی بنیاد ڈالی۔ جس کی قیادت کشمیر کی بدقسمتی اور مسلمان امراء اور روساء کی رواداری کے باعث خلیفہ قادیان کے سپرد کی گئی۔ غالباً قادیانی تاریخ میں قادیانیوں کو سیاسیات میں پہلی دفعہ دخل دینے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے اپنی مشق سیاست سادہ لوح اور مظلوم مسلمانان کشمیر پر شروع کی اور اس جماعت نے نہ تو ریاست کے سادہ لوح مسلمانوں پر رحم کیا اور نہ امراء ہندوستان کی رواداری کا کچھ پاس کیا۔ بلکہ اس سے نہایت ناجائز اور ناروا استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے دیگر اکابرین ہند کے علاوہ عالم اسلام کے مشہور فلسفی علامہ سر محمد اقبال بھی رکن تھے۔ چنانچہ ان کی اس رکنیت سے مرزائیوں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ عربی زبان میں ایک رسالہ چھپوا کر مصر' شام' دمشق' حلب' بیت المقدس وغیرہ' جملہ عربی ممالک میں تقسیم کیا کہ علامہ موصوف نے خلیفہ قادیان کو اپنا امام اور رہنما تسلیم کر لیا ہے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ علامہ موصوف کی شہرت کے اثر سے عربی ممالک میں تبلیغ مرزائیت کے لئے سہولتیں پیدا کرلیں اس کے علاوہ بہت سے اور حقائق کا بھی انکشاف ہوا۔ جس سے مسلمانان ہند متاثر ہوئے بغیر نہ رہے اور خلیفہ قادیانی کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت و قیادت سے مجبوراً علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

مسلمانوں کے لئے مندرجہ بالا واقعہ کے اندر عبرت کے سینکڑوں درس پوشیدہ ہیں کہ مرزائی کس طرح اپنی اغراض و مقاصد کی خاطر مسلمانوں کی رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اب میں ریاست کے متعلق مختصراً عرض کروں گا کہ قادیانی امت نے مسلمانان ریاست سے جو سلوک کیا اس کی مثال بالکل اس مثال سے مشابہت رکھتی ہے جو ایک سود خور ضرورت مند قرض خواہ سے کرتا ہے۔ یعنی جس قدر قرض خواہ کو قرض کی زیادہ ضرورت اور مجبوری ہوتی ہے۔ سود خور اسی قدر سود اور شرائط قرضہ مضبوط اور سخت گیر طے کرتا ہے۔ بعینہٖ قادیانیوں نے یہی وطیرہ اور طرز عمل اختیار کیا کہ جوں جوں ہم پر زیادہ سختی اور مصائب وقوع پذیر ہوتے تھے اور ہم ہر شخص سے انسانیت کے نام پر امداد کے طالب تھے لیکن قادیانی امداد کے پس پردہ ایک خوف ناک قادیانی عقیدہ کی تحریک تھی جو مظلوم مسلمانان کشمیر کے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ چنانچہ ان ہی ناپاک عزائم کا بقول قادیانی اخبارات کے' یہ نتیجہ ہے کہ

آج ریاست کے ۲۵ ہزار افراد حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا' قادیانی کلیسا کی بھٹوں میں شامل ہو چکے ہیں اور مسلمانوں کی امداد کا جو ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا اس کی حقیقت اخبار " الفضل " قادیان' مورخہ ۱۶ جون ۱۹۳۴ء کے مندرجہ ذیل اقتباس سے اچھی طرح ظاہر ہو سکتی ہے۔

" آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جو اب آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے نام سے کام کر رہی ہے مسلمانان کشمیر کی سیاسی جدوجہد شروع کرنے کے وقت سے لے کر اب تک ریاست میں امن قائم کرنے اور مسلمانوں کو اپنی سرگرمیاں آئینی حدود کے اندر رکھنے کے متعلق جو کوشش کی ہے اس کا اعتراف واقف کار حلقوں کے علاوہ اینگلو انڈین پریس بھی بڑی فراخ دلی سے کر چکا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ریاست پر احراریوں کے خلاف آئین یورش کے درمیان میں مسلمانان کشمیر کو قانون کی خلاف ورزی کرنے سے روکنے اور احراریوں سے کلیتہ" علیحدہ رکھنے کا تمام کام کشمیر کمیٹی نے سرانجام دیا تھا اور اس طرح ریاست کو اندرونی مشکلات سے بچا لیا تھا۔ پھر پچھلے دنوں مسلمانان کشمیر کے ایک طبقہ نے سول نافرمانی شروع کی تو اس کے اثرات کو وسعت اختیار کرنے سے روکنے اور بالآخر سول نافرمانی کو ترک کر دینے کے متعلق بھی کشمیر ایسوسی ایشن نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اور شورش پسند طبقہ کی طرف سے بطور اعتراض اب تک یہ کہا جا رہا ہے کہ سول نافرمانی محض کشمیر ایسوسی ایشن کے اثر سے بند کی گئی۔"

قادیانی اخبار کے اس کھلم کھلا اعلان کے بعد مسلمانان کشمیر کی امداد کے دعویٰ کی جو حقیقت رہ جاتی ہے وہ اہل بصیرت کے لئے غور و فکر کے قابل ہے کہ مرزائیوں نے مسلمانان کشمیر کی قربانیوں کو ضائع کر کے اینگلو انڈین پریس سے اعتراف کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ جس سے صاف یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قادیانیوں نے مسلمانان کشمیر کے جذبہ حریت کو فنا کر کے کشمیر کمیٹی کا اثر قائم کیا۔ اس کے علاوہ خلیفہ قادیانی اپنے خط موسومہ برادران جموں و کشمیر کے نام سلسلہ چہارم کا دوسرا خط صفحہ نمبر ۳ پر حکومت کی خدمات کو اپنے الفاظ میں یوں ادا کرتے ہیں۔

کہ " میں اس کے ساتھ انگریز افسران کی وہ تحریرات درج کروں گا جو انہوں نے سید زین العابدین کے نام ارسال کی ہیں اور جن میں لکھا ہے کہ انہوں نے قیام امن میں ریاست کی پوری امداد کی۔"

اقتباس بالا سے صاف عیاں ہے کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کی امداد کی ہے یا ریاستی حکومت کو مسلمانوں کے جائز مطالبات کی آواز دبانے کے لئے قیام امن کے بہانہ سے امداد

دیگر حکومت سے خوشنودی کی چٹھیاں اور پروانے حاصل کئے۔ اے کاش کہ مسلمان اقتباسات مذکورہ پر غور کریں اور سوچیں کہ یہ کیا تماشہ ہے کہ ادھر تو مرزائی مسلمانوں کو اپنی امداد کے بوجھ سے زیر بار کر رہے ہیں اور ادھر حکومت کو قیام امن میں امداد کا فریب دے کر خوشنودی کے پروانے حاصل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں نے حکومت اور مسلمان دونوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش کی ہے۔" (کشمیری مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۹ء منتخب دستاویزات از مرزا شفیق حسین ص ۳۶۶)

سرفضل حسین

سرفضل حسین کا طوطی بول رہا تھا انہوں نے برطانوی سامراج کے لئے جو خدمات انجام دیں وہ ایک قادیانی ٹوڈی سے کسی طرح کم نہ تھیں آپ سر ظفر اللہ خاں قادیانی کے محسن اور ان کے سیاسی مربی تھے' آپ نے ڈاکٹر شفاعت احمد خان اور سر ظفر اللہ کو ایک سازش کے ماتحت گول میز کانفرنس میں نمائندگی دلائی تاکہ محمد علی جناح کی جرات مندانہ آواز کو دبایا جائے۔

۱۰ مئی ۱۹۳۰ء کو یو۔ پی کے گورنر سر میلکم ہیلی کے نام سر فضل حسین کا خط ملاحظہ ہو۔

"صاف بات یہ ہے کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ کانفرنس میں صرف جناح تقریریں کرے اور اسے ٹوکنے والا کوئی نہ ہو ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر جناح اپنی تقریروں میں ایسے خیالات کا اظہار کرنے لگ جائے جو محض اس کے ذاتی خیالات ہیں اور جن سے ہندوستانی مسلمان قطعاً متفق نہیں تو پھر کانفرنس میں ایک آدھ ایسا مضبوط اور نڈر آدمی ضرور ہونا چاہئے جو کھڑا ہو کر جناح کو دو بدو جواب دے سکے اور یہ کہہ سکے کہ جناح کے خیالات ہندوستانی مسلمانوں کے خیالات نہیں ہیں بلاشبہ یہ کام مشکل بھی ہے اور ناگوار بھی' بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ اس نمائندہ کی جس کے خیالات کی تردید منظور ہے' حیثیت بہت بلند ہو مجھے یقین ہے کہ شفاعت احمد اور ظفر اللہ قادیانی اس فرض کی بجا آوری سے قطعاً دریغ نہیں کریں گے۔ شفیع کے متعلق مجھے اندیشہ ہے کہ اگر اس نے جناح کی مخالفت میں کچھ کہا تو مبادا اسے ذاتی رقابت پر محمول کیا جائے۔" (اقبال کے آخری دو سال مصنفہ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی ص ۲۵۹)

شیخ مجیب الرحمان۔ عوامی لیگ مشرقی پاکستان

"اگر میں بر سر اقتدار آ گیا تو ڈپٹی چیئرمین پلاننگ ایم ایم احمد قادیانی کو مشرقی پاکستان کے

ساتھ معاشی ناانصافیوں کے الزام میں سرنگاپٹم کے سٹیڈیم میں الٹا لٹکا کر پھانسی دوں گا۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۳۰ر اپریل ۱۹۸۴ء مضمون شفیق مرزا)

جب مشرقی پاکستان علیحدہ ہوا تو ہر پاکستانی خون کے آنسو رو رہا تھا۔ لیکن قادیانی فخر سے گردن اکڑ کر چلتے تھے۔ ابھی تک ہزاروں گواہ موجود ہیں جنہوں نے دیکھا کہ بنگلہ دیش بن گیا' تو ربوہ اور لاہور میں مرزائیوں نے خوشی کا اظہار کیا اور مٹھائی تقسیم کی' اپنے مکانوں پر جشن چراغاں کیا اور شب بھر سڑکوں پر رقص کرتے رہے۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

زیر صدارت مولانا محمد یوسف بنوری صدر مرکزی مجلس عمل

یکم ستمبر اتوار ۸½ بجے شب

بادشاہی مسجد لاہور میں

حسب ذیل زعمائے ملت خطاب فرمائیں گے

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی	حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
حضرت مولانا عبداللہ درخواستی	صاحبزادہ غلام معین الدین گولڑہ شریف

جاں نثاران ختم نبوت کا ایمان افروز و باطل سوز

عظیم الشان تاریخی جلسہ عام

مولانا شاہ احمد نورانی	مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری	مولانا جان محمد عباسی	پیر صاحب پگاڑا شریف
مولانا مفتی محمود	مولانا عبیداللہ انور	نوابزادہ نصراللہ خاں	پروفیسر غفور احمد
علامہ سید محمود احمد رضوی	مولانا خان محمد کندیاں	چودھری ظہور الٰہی	سید محمد علی
میاں جمیل احمد شرقپوری	خواجہ محمد صفدر	مولانا عبدالستار نیازی	محمود اعظم فاروقی
ملک محمد قاسم	مولانا عبدالقادر روپڑی	مفتی ظفر علی نعمانی	مولانا صدر الشہید
چودھری غلام جیلانی	چودھری ثناء اللہ بھٹہ	مولانا عطاء المنعم	محمد زمان خان اچکزئی
علامہ احسان الٰہی ظہیر	جناب حمزہ	مولانا اظہر حسن زیدی	میاں فضل حق
مولانا غلام علی اوکاڑوی	بشیر احمد صدیقی	مظفر علی شمسی	حاجی سرفراز

رانا ظفر اللہ

اس تاریخی جلسہ عام میں پنجاب بھر سے شمع رسالت کے پروانے شرکت کر رہے ہیں۔

الداعیان: صاحبزادہ فیض القادری، بیارک اللہ خان — صدر و سیکرٹری جنرل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت۔ ۹۔ شاہراہ فاطمہ جناح لاہور

قادیانیت

ہماری نظر میں

عدلیہ

وفاقی شرعی عدالت پاکستان

(مسٹر جسٹس فخر عالم چیف جسٹس' مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق' مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی' مسٹر جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی)

" وفاقی شرعی عدالت نے ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ایک فیصلے میں قادیانیوں کی دائر کردہ درخواست مسترد کر دی ہے اور قرار دیا ہے کہ قادیانی آرڈیننس کسی بھی طرح قرآن و سنت کے احکام کے منافی نہیں ہے۔ قادیانیوں سے تعلق رکھنے والے بعض افراد نے وفاقی شرعی عدالت سے استدعا کی تھی کہ قادیانی گروپ' لاہوری گروپ اور احمدیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی اور تعزیر سے متعلق آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء میں شامل دفعات کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دیا جائے۔ وفاقی شرعی عدالت نے درخواست کی تفصیل سے سماعت کی۔ عدالت میں دوسری باتوں کے علاوہ جو نکات اٹھائے گئے تھے' ان میں یہ سوال بھی شامل تھا کہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ قطعی طور پر ختم ہو گیا ہے؟ کیا وہ آخری پیغمبر تھے اور ان کے بعد اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا؟ عدالت نے قرآن و سنت اور سنی اور شیعہ دونوں فرقوں کے متفقہ اور نامور مفسرین کی تشریحات اور آراء کو پیش کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ قطعی طور پر ختم ہو چکا ہے اور یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے۔ ان کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ عدالت سماعت کے بعد جن نتائج پر پہنچی ہے ان کو قلم بند کرتے ہوئے اس نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں امت مسلمہ کے ایک فرد اور اسلامی شریعت کے پیروکار کے طور پر ظاہر ہوں گے اور یہ کہ مرزا غلام احمد نہ مسیح موعود تھے اور نہ ہی مہدی' جو لوگ قرآن پاک کی واضح اور عمومی آیات کو ان تحریف اور تخصیص کے ذریعے غلط معانی پہناتے ہیں' مومن نہیں ہیں اور چونکہ مرزا غلام احمد نے بھی خود کو نبی کہا تھا لہٰذا وہ کافر تھا۔ مرزا غلام احمد کی زندگی کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دھوکہ باز اور بے ایمان آدمی تھا' جس نے درجہ بدرجہ اور منصوبے کے ساتھ اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے خود کو محدث اور بعد میں ظلی اور بروزی نبی اور رسول اور مسیح منوانے کی کوشش کی۔ اس کی تمام پیش گوئیاں اور الہامی پیش گوئیاں غلط پائی گئیں' لیکن اپنے مخالفین کے تمسخر سے بچنے کے لئے اس نے بعض اوقات اپنی تحریروں کی اس طرح تعبیر کی ہے کہ اس میں نبوت یا رسالت کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ مرزا غلام

احمد نے خود اس بات کا اعلان کیا کہ خدا نے اس پر وحی بھیجی ہے، جس شخص تک میرا یعنی غلام احمد کا پیغام پہنچے اور وہ مجھے نبی قبول نہ کرے، وہ مسلمان نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد کے اسی اعلان کی تائید چوہدری ظفر اللہ خان نے کی تھی، جنہوں نے قائد اعظمؒ کے نماز جنازہ میں شریک ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ خود قادیان میں مرزا غلام احمد کے ماننے والے، مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ عدالت کے اخذ کردہ نتائج کے مطابق قائد اعظمؒ یا پاکستان کا قادیانیوں کے ساتھ کوئی معاہدہ یا عہد و پیمان نہیں تھا کہ ان کو مسلمان سمجھا جائے گا یا ان کو اسلام کے نام سے اپنے عقیدے کی تبلیغ کرنے دی جائے گی اور یہ کہ مسلمانوں کے طور پر عمل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان کے اپنے مذہب کے حق عبادت میں مداخلت کی گئی ہے، وہ ایسا کر سکتے ہیں، جب تک کہ وہ خود کو مسلمان ظاہر نہ کریں یا لوگوں کو اپنے عقیدے پر لانے کے لئے اس عقیدے کے بارے میں غلط بیانی سے کام نہ لیں۔

ام المومنین، امیر المومنین، خلیفۃ المومنین کے کلمات کے استعمال سے لوگوں کو دھوکہ ہو سکتا ہے کہ ایسے ناموں کے حامل مسلمان ہیں۔ اسی طرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلمہ قرآن پاک میں رسول پاکؐ کے صحابہ کرامؓ کے لئے بطور فضل و رحمت استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح مسلمان صحابی اور اہل بیت کے کلمات علی الترتیب رسول پاکؐ کے صحابہ اور ان کے خاندان کے افراد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے خود کو مسلمان ظاہر کرنے، مسلمانوں کی طرح عمل کرنے اور مسلمانوں کی مقدس شخصیات، مقامات، خطابات، القابات اور ناموں کا استعمال کرنے پر اصرار کی وجہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ ایذا اور تکلیف پہنچی ہے اور امن عامہ کے مسائل پیدا ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے مملکت کے لئے قانون نافذ کرنا ضروری ہو گیا۔ عدالت نے کہا ہے کہ قادیانیوں اور لاہوریوں کی طرف سے مسلمانوں کی مقدس شخصیات اور مقامات کے خطابات اور القابات کے استعمال یا خود کو مسلمان اور اپنے مذہب کو اسلام قرار دینے اور مسلمانوں کی طرح اذان دینے پر، ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس نمبر ۲۰ کے تحت، جو سزا یا جرمانہ مقرر کیا گیا ہے، وہ ایک جائز قانون ہے۔" (روزنامہ جنگ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

سپریم کورٹ آف پاکستان

(جناب جسٹس محمد افضل ظلہ چیئرمین، جناب جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ، جناب جسٹس شفیع

الرحمٰن، جناب جسٹس پیر محمد کرم شاہ، جناب جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی)

"متنازعہ فیصلہ اپیل کنندگان کی ان دو درخواستوں پر دیا گیا تھا، جنہیں انہوں نے الگ الگ پیش کیا اور ان میں ایک قانون "قادیانی گروہ" لاہوری گروہ اور احمدیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں (کی ممانعت اور سزا) کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کو چیلنج کرتے ہوئے اسے دفعہ ۲۰۳ ڈی کے مطابق احکام اسلام کی رو سے کالعدم قرار دینے کی درخواست کی تھی۔ عدالت نے اس دفعہ کی ذیلی شق (۲) (ا) کے مطابق مفصل وجوہ (جو ۲۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہیں) بیان کرتے ہوئے داد رسی سے انکار کر دیا تھا......... اس مقصد کے لئے ترمیم صرف ووٹوں کی مطلوبہ لازمی اکثریت سے نہیں، بلکہ دونوں ایوانوں میں اتفاق رائے سے پاس کی گئی تھی .... اس ترمیم نے مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو، جو عموماً احمدیوں کے نام سے معروف ہیں، غیر مسلم قرار دے دیا تھا اور پورے ہاؤس پر مشتمل خاص کمیٹی کی طویل روئیداد کے دوران احمدیوں کے دونوں گروہوں کے مسلمہ لیڈروں کو بھی اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا پورا موقع فراہم کیا گیا تھا۔ اس قرار داد میں یہ تصریح بھی موجود تھی کہ "احمدی اندرونی اور بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور یہ کہ" اس وقت مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس، جس میں دنیا بھر سے ۱۴۰ وفود نے شرکت کی تھی۔ بالاتفاق قرار دیا تھا کہ "قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف سرگرم عمل ایک تخریبی تحریک ہے، جو دھوکے اور مکاری سے ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔" (مباحثہ قومی اسمبلی پارلیمنٹ جلد ۴، ۱۹۷۴ء)

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ (الف) میں درج توضیع کے مطابق، جو مسلمان دستور کے آرٹیکل ۲۶۰ کی شق (۳) میں درج کردہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدے کے خلاف اظہار کرے گا، عمل کرے گا یا تبلیغ کرے گا۔ وہ اس دفعہ کے تحت سزا کا مستحق ٹھہرے گا .... اپیل کنندگان کے اپنے بیان کے مطابق، وہ ان مسلمانوں کے مقابلے میں "خورد بینی اقلیت" ہیں جو نہ صرف یہ کہ پاکستان میں وسیع اکثریت میں نہیں، بلکہ عالم اسلام کی سطح پر تو ان کی حیثیت اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ ان کی حیثیت کے بارے میں اس طویل نزاع کو حل کرنا ہے جو تقریباً پون صدی سے ملک میں چلا آ رہا ہے۔ ماضی میں اس نزاع پر خون ریزی، مارشل لاء کا نفاذ، عدالتی تحقیق، مداخلت اور کارروائیاں اور احتجاج بھی ہوتے رہے ہیں۔ اس سے قبل یہ تمام حل آزمائے جا چکے تھے۔ اس بار، دستوری اور پارلیمانی طریقہ کار اپنایا گیا۔

جس قانون کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا گیا' وہ بھی متذکرہ بالا صورتحال کا حاصل اور بدیہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے اور اس سے مقصود بھی یہی ہے کہ احمدیوں کی کچھ ان سرگرمیوں کو روکا جائے جو ان سنگین نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں .... مذکورہ بالا حقائق اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے دونوں شریعت اپلیں نمبر ۲۴ اور ۲۵ برائے ۱۹۸۴ء واپس لئے جانے کی وجہ سے خارج کی جاتی ہیں اور قرار دیا جاتا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کا زیر بحث فیصلہ ملک میں نافذ العمل رہے گا۔" (۱۰ جنوری ۱۹۸۸ء)

جسٹس خلیل الرحمان خان' لاہور ہائی کورٹ

لاہور ۱۷ ستمبر (سٹاف رپورٹر) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمان خان نے دو قادیانی راہنماؤں' مسٹر خورشید احمد اور حکیم خورشید احمد کی وہ رٹ درخواست مسترد کر دی ہے' جس میں صوبائی ہوم سیکرٹری کے اس حکم کو چیلنج کیا گیا تھا' جس کے تحت قادیانیوں کے صد سالہ جشن منانے پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ اس رٹ میں' جو ۸ مارچ ۱۹۸۹ء کو دائر کی گئی تھی' درخواست دہندگان نے موقف اختیار کیا تھا کہ قادیانیوں کی تنظیم ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو قائم ہوئی تھی اور ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو اس تنظیم کے سو سال ہو گئے ہیں۔ اس موقع پر وہ قادیانی تحریک کا سو سالہ جشن منانا چاہتے تھے۔ وہ اس سلسلے میں گھروں پر روشنی کرنا چاہتے تھے اور جلسے منعقد کرنا چاہتے تھے' وہ کسی قسم کی اشتعال انگیزی نہیں کرنا چاہتے تھے۔

انہوں نے اس موقع پر نیا لباس پہننا تھا' مٹھائی تقسیم کرنا تھی اور اپنی اولاد کو تحریک کے مقاصد سے آگاہ کرنا تھا۔ رٹ درخواست میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ہمیں جشن صد سالہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی نعمتوں' نوازشوں' انعامات اور رحمتوں کا شکریہ ادا کرنا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے اس تحریک والوں پر کی ہیں۔ انہوں نے اپنی نئی نسل کو تحریک کا پیغام پہنچانا تھا۔ یہ ان کا آئینی اور قانونی حق ہے' لیکن حکومت نے صد سالہ جشن کی تقریبات پر پابندی لگا دی اور یہ موقف اختیار کیا کہ اس سے عوام میں فساد کا اندیشہ ہے۔

صوبائی ہوم سیکرٹری نے ۲۰ مارچ ۸۹ء کو ایک حکم جاری کیا اور ۲۱ مارچ ۸۹ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے بھی ایک حکم جاری کیا۔ جس میں قادیانیوں کو حکم دیا گیا تھا کہ آرائشی دروازے اور روشنیاں ہٹا دی جائیں اور ایسی کوئی کارروائی نہ کی جائے' جس سے دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے' قادیانیت کی تبلیغ نہ کی جائے اور نہ ہی جلسے جلوس نکالے جائیں۔

پاکستان کے فوراً بعد لاہور میں مارشل لاء لگانا پڑا اور بعد میں بھی ملک بار بار ہنگاموں کی نذر ہوتا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے عقائد کی بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر تبلیغ و تشہیر پر پابندی لگانا ضروری ہوگیا تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ مارچ ۱۹۸۹ء میں صد سالہ جشن پر پابندی عائد نہ کی جاتی تو وسیع پیمانے پر فسادات شروع ہو جاتے۔

مسیحی عبدالناصر گل نے اپنی درخواست میں کہا کہ مرزا غلام احمد نے خود کو مسیح موعود قرار دے کر دنیا بھر کے مسیحیوں کی دلآزاری کی ہے۔ قادیانیوں کو جشن منانے کی اجازت دینے سے مسیحی طبقے کے مذہبی جذبات مجروح ہو سکتے تھے اور اشتعال اور فساد پھیل سکتا تھا۔

فاضل عدالت نے فریقین کے وکلاء کے دلائل کے حوالوں کے ساتھ ساتھ برطانیہ کے دارالعوام ' دارالامراء اور یورپی عدالتوں کے بعض فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ عوام کے مفاد کے لئے بنائی جانے والی سرکاری پالیسیاں اور عام آدمی کے تحفظ اور بہتری کی خاطر قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا اقدام جائز اور درست تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ یہ بات پہلے بھی کہی جا چکی ہے کہ احمدیوں کی سرگرمیوں اور ان کے عقائد کی تبلیغ کے خلاف عوام میں اس لئے بھی شدید مزاحمت اور رد عمل پایا جاتا ہے کہ مسلم امہ اپنے عقائد اور ایمان میں کسی ملاوٹ کو پسند نہیں کرتی۔ مسلم امہ خود کو متحد رکھنا چاہتی ہے وہ اس مقصد کیلئے جو لائحہ عمل اختیار کرتی ہے' اس سے قادیانیوں کے عقائد و اعمال کسی طور پر مجروح نہیں ہوتے' اس لئے اس درخواست کو بلاجواز قرار دیتے ہوئے مسترد کیا جاتا ہے۔"

(روزنامہ جنگ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۰ء)

جناب جسٹس گل محمد خاں (لاہور ہائیکورٹ)

"مرزائی' اسلام کو اپنا مذہب ظاہر نہیں کر سکتے۔"

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ اگست ۱۹۸۴ء)

جسٹس امیر الملک مینگل (بلوچستان ہائی کورٹ)

"میں نے تمام بحث اور دلائل سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ دفعہ ۲۹۸۔ بی تعزیرات پاکستان اور دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان' دو آزاد دفعات ہیں' جو الگ الگ جرائم کا تعین کرتی ہیں۔ دفعہ ۲۹۸۔ بی کا ابتدا" یہ منشا تھا کہ مقدس ہستیوں' ناموں' القابوں اور مقامات وغیرہ کو بے جا استعمال ہونے سے محفوظ رکھا جائے' لیکن دفعہ ۲۹۸۔ سی کسی قادیانی کو اس کے طریقہ کار اور

دوسری مذہبی اقلیتوں کی طرح پوری آزادی حاصل ہے' لیکن قادیانیوں نے خود کو مسلمان قرار دے کر اور کلمہ طیبہ اور شعائر اسلام کو اپنا کر' جو اسلام کی بنیاد ہے' خود ہی اپنے لئے مشکل صورت حال پیدا کی ہے' کیونکہ اگر قادیانی آئینی تقاضوں کے مطابق زندگی گزاریں اور خود کو مسلمانوں سے الگ امت سمجھیں اور عمل کریں تو اس سے کوئی ناخوشگوار بات نہیں ہوگی۔ آئین سے ان کی وفاداری اور الگ امت کی حیثیت' ان کی شناخت' ان کی سلامتی اور بہبود کی ضامن ہوگی۔ انہیں اسلام کو ہائی جیک کرنے کی کس طرح اجازت دی جا سکتی ہے؟ قادیانی جو عقیدہ بھی اختیار کریں' یہ ان کا مسئلہ ہے' لیکن وہ مسلمانوں کے عقیدے کو کیوں خراب کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمان اپنے عقیدے کے تحفظ کے لئے اگر کوئی اقدام کرتے ہیں تو اس سے قادیانیوں کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔

درخواست دہندگان کے وکلاء سی اے رحمان' مبشر لطیف اور مجیب الرحمان نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ صد سالہ جشن کی تقریبات پر پابندی آئین کے منافی ہے۔ درخواست کے جواب میں حکومت پنجاب کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر مقبول الٰہی ملک اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نذیر احمد غازی نے دلائل دیئے' جبکہ عوام کی طرف سے محمد اسماعیل قریشی' ارشاد اللہ خاں اور مقصود احمد ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات پر پابندی بالکل جائز اور حالات کے مطابق تھی۔ قادیانیوں کے عقائد کی بنیاد ہی سرور کائنات رسول مقبولؐ کے خاتم النبیین ہونے کے انکار پر ہے۔ یہ مسئلہ بہت نازک ہے۔ اگر کوئی شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا' باطل اور مرتد ہے۔ قادیانیت کی ابتداء ہی اسلام اور مسلمانوں سے متصادم ہے۔ مرزا غلام احمد نے نہ صرف اپنی کتابوں میں خود کو پیغمبر اسلام ظاہر کیا' بلکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ ان کی تحریروں کی بناء پر پچھلے ایک سو برس کے دوران مسلمانوں میں ہمیشہ اشتعال پھیلا رہا اور قادیانیوں کے ساتھ ان کا مسلسل تنازعہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد نے برطانوی حکومت کے زیر سایہ اس مقصد کو پروان چڑھانے کے لئے نبوت کا اعلان کیا تھا کہ امت مسلمہ کی وحدت کو منتشر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی خود کو مسلمان قرار دیتے رہے ہیں اور بظاہر کلمہ طیبہ بھی دہراتے ہیں' مگر خود ان کے مذہب کے بانی مرزا غلام احمد کی تحریروں کے مطابق جب وہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو اس سے ان لوگوں کی مراد' نعوذ باللہ' مرزا غلام احمد ہوتی ہے۔ قادیانیوں کی سرگرمیاں ہمیشہ مسلمانوں کے لئے اشتعال کا باعث بنتی رہیں۔ انہی حرکتوں کے باعث' قیام

درخواست دہندگان نے اپنی رٹ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کو چیلنج کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ یہ دفعہ آئین کے آرٹیکل ۲۰ سے متصادم ہے' جس کے تحت کوئی بھی مذہب اختیار کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ رٹ درخواست میں مخالفین کے بارے میں جنونی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ لوگ قادیانیوں کو ان کے جائز حقوق اور مراعات سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔

درخواست دہندگان کی طرف سی اے رحمٰن' مبشر لطیف اور مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ نے پیروی کی' جبکہ حکومت کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر مقبول الٰہی ملک اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مسٹر نذیر احمد غازی نے دلائل دیئے۔ عوام کی طرف سے محمد اسماعیل قریشی' ارشاد اللہ خان اور مقصود احمد ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ ان وکلاء کا موقف تھا کہ قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت اور قادیانیوں کی طرف سے خود کو مسلمان کہنا' حتیٰ کہ اپنی اولاد میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع قرار دی جا چکی ہے۔ مسیحیوں کی طرف ناصر گل نے عدالت کو بتایا کہ مرزا غلام احمد نے خود کو مسیح موعود قرار دیا ہے' جس سے مسیحیوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ ایڈووکیٹ جنرل ' اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل اور عوام کی طرف سے پیش ہونے والے وکلاء نے موقف اختیار کیا کہ قادیانیت کی تبلیغ اور سرگرمیاں نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں' بلکہ عالم اسلام کے لئے بھی باعث اشتعال ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین اور قانون کی پاسداری' عوام کی سلامتی' امن عامہ کے قیام اور لوگوں کے حقوق اور مفادات کی محافظ ہوتی ہے' اس لئے اگر وہ اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھاتی ہے تو وہ جائز ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے مزید کہا کہ قادیانیوں کے نزدیک غیر احمدی بد عقیدہ اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں' اس لئے کافر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے اعمال اور افعال سے بھی خود کو مسلمانوں سے الگ امت قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی' برطانوی حکومت کے زیر سایہ انگریزوں اور برطانوی حکومت کے مفادات کے مطابق کام کرتا تھا۔ مرزا غلام احمد امت مسلمہ میں انتشار پیدا کر کے انگریزوں کی خدمت کر رہا تھا۔ ان وکلاء نے کہا کہ امت مسلمہ کی وحدت کی سب سے بڑی بنیاد یہ ہے کہ وہ سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ فاضل جج نے سرکاری اور عوام کے وکلاء کے دلائل سے اتفاق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قادیانیوں کو نہ صرف اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے اور اس پر عمل کرنے کا پورا اختیار ہے' بلکہ انہیں ہندوؤں' سکھوں' پارسیوں اور

عام طرز عمل کے لئے اس صورت میں سزا دہی کا مستوجب قرار دیتی ہے' جب وہ بلاواسطہ یا بالواسطہ اپنے آپ کو مسلم ظاہر کرتا ہے یا اپنے عقیدے کو اسلام کہتا یا اس کا حوالہ دیتا ہے یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ یا نشرواشاعت کرتا ہے یا کسی نظر آنے والی قائم مقامی کے ذریعے یا کسی بھی اور طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھڑکاتا ہو۔ اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان کے الفاظ میں' مجلس قانون ساز کا منشا دریافت کرنے کے لئے' کوئی الہام موجود نہیں ہے۔" (پی۔ ایل۔ ڈی ۱۹۸۸ء کوئٹہ)

جسٹس محمد رفیق تارڑ سپریم کورٹ پاکستان
(سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)

"لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس محمد رفیق تارڑ نے سرگودھا کے قادیانی وکیل ملک جہانگیر محمد خاں کی ضمانت کی درخواست اس بناء پر خارج کر دی ہے کہ درخواست گزار نے اسے واپس لے لیا ہے۔ ملک جہانگیر محمد خاں پر کلمہ طیبہ سینے پر لگانے کا الزام ہے۔ اس جرم میں ایڈیشنل جج سرگودھا نے اس کی درخواست ضمانت پہلے ہی مسترد کر دی تھی۔ عدالت عالیہ نے اس کی اپیل خارج کرتے ہوئے ایڈووکیٹ جنرل پنجاب مسٹر خلیل رمدے کے اس موقف سے اتفاق کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب خود کاشتہ پودا ہے' جسے برطانوی سامراج نے پیدا کیا تھا' اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے جو پیرو کار اپنے لئے محمد رسول اللہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں' وہ حضرت نبی آخر الزماںؐ کی بے ادبی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ درخواست گزار اور متعدد دوسرے افراد کے خلاف' اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ لگانے کے جرم میں' تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ کے تحت مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ دیگر افراد کو ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا نے رہا کر دیا تھا۔ جب کہ درخواست گزار کے توہین آمیز رویہ کے باعث اس کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی' اس لئے بعد میں ملزم نے ہائی کورٹ میں اپیل کر دی۔

اس کیس کی مختلف تاریخوں پر سماعت کے دوران ڈپٹی اٹارنی جنرل سید ریاض الحسن گیلانی نے موقف اختیار کیا کہ قادیانی حضرات کی جانب سے کلمہ طیبہ کا بیج لگانا تعزیرات پاکستان کی ۲۹۵۔ سی کے زمرے میں آتا ہے اور اس کی سزا موت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا اس لئے اس کے پیروکار جب کلمہ طیبہ لگاتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے

قادیانیوں کی کتاب کلمتہ الفصل بھی پیش کی۔ اس میں تحریر کیا گیا ہے کہ "پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں آئے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

فاضل عدالت کے روبرو جب اس تحریر کے بارے میں درخواست گزار کے وکیل شیخ مجیب الرحمان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کی وضاحت سے انکار کیا اور درخواست ضمانت واپس لینے کی درخواست کی۔ اس پر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب خلیل رمدے نے موقف اختیار کیا کہ درخواست ضمانت میں درج الفاظ توہین عدالت کے مترادف ہیں۔ اس لئے انہیں اس درخواست کے بارے میں اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس پر فاضل عدالت نے سماعت ملتوی کر دی۔ اگلی تاریخ سماعت پر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے اپنا موقف پیش کیا۔ انہوں نے فاضل عدالت عالیہ کے روبرو چار کتابیں پیش کیں اور ان میں سے اقتباسات پڑھے۔ انہوں نے موقف اختیار کیا کہ قادیانیت برطانوی حکمرانوں کا خود ساختہ مذہب ہے۔

فاضل عدالت عالیہ نے اپنے فیصلہ کے آخر میں لکھا ہے کہ درخواست گزار کے وکیل نے رٹ درخواست واپس لینے کے لئے جو تحریر پیش کی ہے' اس میں درج الفاظ سے عدالت کی توہین کا پہلو نکلتا ہے' لیکن چونکہ درخواست گزار کا وکیل ایک اقلیتی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے' اس لئے یہ عدالت رحم دلی سے کام لے کر اس سلسلہ میں مزید کارروائی نہیں کرے گی۔"

(روزنامہ مشرق لاہور' روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء)

مسٹر جسٹس خلیل رمدے سابق ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

"قادیانی ایک منصوبے کے تحت مسلمانوں کے جذبات مشتعل کر کے قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے کے مطابق بار بار جرم کرنے والے فرد کی ضمانت منظور نہیں کی جا سکتی۔ قادیانیوں کی جانب سے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں اہانت رسول کا پہلو بھی موجود ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب خود کاشتہ پودا ہے جو برطانوی سامراج کا پیدا کردہ تھا۔ اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے جو پیروکار مرزا غلام احمد کے لئے "محمد رسول اللہ" کا لفظ استعمال کرتے ہیں' وہ حضرت نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں ایک غلطی کا ازالہ' آئینہ کمالات اسلام اور تبلیغ

رسالت میں " محمد رسول اللہ " ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنی نبوت کے دعویٰ کے سلسلہ میں انتہائی غلیظ زبان استعمال کی ہے' جب کہ یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ خود مرزا قادیانی انگریز کی پیداوار تھے۔" (روزنامہ جنگ' نوائے وقت لاہور ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء)

مسٹر جسٹس میاں نذیر اختر صاحب لاہور ہائی کورٹ

"مرزا غلام احمد (قادیانی) کے قادیانی اور لاہوری پیروکار خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے شعائر اسلام کا استعمال نہیں کر سکتے۔ قادیانی ایک علیحدہ گروہ ہیں اور ان کا اسلام اور امت مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں' کیونکہ مرزا غلام احمد نے اسلام کی تعلیمات کی واضح خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے نبی ہونے کے بارے میں جھوٹا دعویٰ کیا اور اعلان کیا کہ اس کی "نبوت" پر یقین نہ رکھنے والے سب کافر ہیں۔ اس نے یہ دعویٰ کر کے تو انتہا کر دی کہ وہ آدمؑ' ابراہیمؑ' موسیٰؑ' عیسیٰؑ اور حتیٰ کے محمدؐ ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ قرآن مجید کی آیات کو اپنے آپ سے منسوب کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ مرزائی کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے واضح طور پر لفظ "محمد" سے مراد "مرزا غلام احمد قادیانی" ہی لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ "مرزا غلام احمد قادیانی" پر درود بھیجتے ہیں۔ گویا جب یہ لوگ (قادیانی) کلمہ طیبہ اور درود پڑھتے ہیں تو ان کے قلب و ذہن پر مکمل طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کا تصور ہوتا ہے اور اس طرح کرتے ہوئے وہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی تحقیر کر رہے ہوتے ہیں۔

قادیانی اور لاہوری گروہوں سے تعلق رکھنے والے' مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار آئین پاکستان کی دفعہ (B) (3) 260 کے تحت غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا تھا کہ " وہ احمد اور محمد ہے اور اس میں نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کی خوبیاں موجود ہیں۔" اس نے دعویٰ کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اس کے دعویٰ نبوت سے متاثر نہیں ہوئی' کیونکہ وہ کچھ نہیں' سوائے اس کے' کہ (ظلی اور بروزی شکل میں) وہ (مرزا غلام احمد قادیانی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ قادیانی' جو مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں' اس کے لئے درود و سلام پڑھتے ہیں جبکہ مسلمانوں کے مطابق یہ (درود و سلام) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا استحقاق ہے۔ قادیانی مرزا غلام احمد کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر سمجھتے ہوئے اس پر درود بھیجتے ہیں

اور اس طرح نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ کو گھٹا کر مرزا غلام احمد قادیانی کے برابر قرار دیتے ہیں۔

قادیانیوں کا یہ فعل واضح طور پر نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اور مقدس نام کی تحقیر کے مترادف ہے' جو زیر دفعہ C - 295 پی پی سی قابل سزا ہے۔ جرم زیر دفعہ C - 295 پی پی سی کی سزا' سزائے موت یا عمر قید اور جرمانہ ہے اور یہ جرم دفعہ 497 سی آر پی سی کی امتناعی تعریف میں آتا ہے۔ جس کے تحت ضمانت نہیں لی جا سکتی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی یا مرزا قادیانی کے دوسرے پیروکار' زیر دفعہ B - 298 پی پی سی کے تحت' کچھ مخصوص کلمات مثلاً امیر المومنین' خلیفتہ المومنین' خلیفتہ المسلمین' صحابی یا اہل بیت وغیرہ کا استعمال نہیں کر سکتے۔ تاہم یہ مذکورہ ممنوعہ کلمات قادیانیوں کو اس بات کا لائسنس نہیں دے دیتے کہ وہ دیگر اس قسم کے مشابہہ کلمات یا شعائر اسلام استعمال کریں جو عام طور پر عام مسلمان استعمال کرتے ہیں' کیونکہ اس طرح کرنے سے یہ (قادیانی) اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہوں گے' جو قانون کے مطابق ممنوع ہے۔

مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکار غیر مسلم ہیں اور ایک جداگانہ گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ امت مسلمہ کا جزو نہیں ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کے مطابق صرف اسی کے پیروکار (قادیانی اور لاہوری جماعت) مسلمان ہیں اور دوسرے تمام مسلمان جو مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم نہیں کرتے' کافر اور غیر مسلم ہیں۔ مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب "کلمتہ الفصل" کے ابواب 2' 3' اور 4 میں تفصیل سے اس موضوع پر بحث کی ہے۔ مرزا غلام احمد کی تعلیمات کی بنیاد پر بحث کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ وہ تمام لوگ جو مرزا غلام احمد کے دعوؤں اور تعلیمات پر یقین نہیں رکھتے' غیر مسلم اور کافر ہیں اور قادیانیوں کو ان (مسلمانوں) کی رسومات شادی و مرگ وغیرہ میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ مرزا غلام احمد نے اپنے سگے بیٹے فضل احمد کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی' کیونکہ وہ اس کے دعوی نبوت پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی نے بانی پاکستان حضرت قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کی تھی۔ اس طرح اب اس بات میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی کہ مذہب اسلام کی رو سے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ایک علیحدہ گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور حقیقی مذہبی رو سے وہ غیر مسلم ہیں۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 260 کی ذیلی شق B - 3 کے تحت انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی' برطانوی سامراج کا لگایا ہوا پودا تھا۔ انہوں نے اس درخواست کا بھی حوالہ دیا جو مرزا غلام احمد کی طرف سے اس وقت کے لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ارسال کی گئی تھی' جس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو برطانوی سامراج کا " خود کاشتہ پودا" کے الفاظ سے منسوب کیا تھا۔ (تبلیغ رسالت جلد نمبر7 صفحہ 88)

مرزا غلام احمد کی تعلیمات کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ برصغیر کے مسلمان مکمل طور پر برطانوی حکومت کے فرمانبردار اور مطیع ہو جائیں' انگریز حکومت کی غلامی اور اطاعت کو اسلام کا ایک حصہ سمجھیں اور آئندہ' جہاد کو حرام جانیں اور " شرک فی الرسالت " کے ذریعے مسلمانوں کا حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا رشتہ ختم کردیں۔ اللہ تعالیٰ' نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' عقیدہ ختم نبوت' قرآن مجید' کلمہ طیبہ' احادیث مبارکہ' عقیدہ ایمان و جہاد اور حج کا تصور' سابقہ انبیاء علیہم السلام (بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور اہل بیت کی عزت و احترام' مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے تقدس کے بارے میں مرزا صاحب کی تعلیمات و اعتقادات پوری امت مسلمہ سے مختلف ہیں۔

مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید کی درج ذیل آیت کے مطابق درود و سلام صرف حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مختص ہے۔

ان اللہ و ملا ئکتہ یصلو ن علی النبی۔ یا ایھاالذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما۔

(ترجمہ = بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں' اس نبی مکرم پر۔ اے ایمان والو' تم بھی آپؐ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔) (سورۃ الاحزاب آیت 56 پارہ 22)درود و سلام اعلیٰ ترین عبادت ہے جو مسلمانوں کے حضور نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ احترام و محبت کو مضبوط کرتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا مرزا غلام احمد نے کبھی یہ دعویٰ کیا کہ وہ نبی یا پیغمبر ہے؟ اور وہ بھی حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے؟

امت مسلمہ اس ایمان و یقین کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' نبی آخر الزماں اور خاتم النبیین ہیں۔ امت مسلمہ حضور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کے عقیدے کو نہایت شدت اور حقارت کے ساتھ مسترد کرتی ہے۔ قرآن حکیم کے مطابق حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے واضح طور پر فرما دیا کہ

میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ تاہم مرزا صاحب نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ نظریہ پیش کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں' بلکہ وہ خاتم یعنی مہر (Seal) کے حامل ہیں اور مستقبل میں آنے والے نئے نبیوں کی توثیق کرنے والے ہیں۔
(حقیقت الوحی ص 28 - 27) مرزا غلام احمد نے ایک دوسرا نیا عجیب و غریب نظریہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا بھی پیش کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ "میری ذات میں حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ بروزی شکل میں ظہور ہوا ہے" اور مزید دعویٰ کیا کہ آپؐ کا پہلا ظہور ملک عرب میں ہلال (پہلی رات کا چاند) کی صورت میں تھا اور ان کے دوسرے ظہور میں وہ (مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں) بدر کامل (پورا چاند) ہیں۔ اس طرح سے مرزا صاحب نے نہ صرف برابری' بلکہ اپنے آپ کو حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر ہونے کا دعویٰ کیا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)
اپنے باپ کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا کہ کوئی بھی شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے' حتیٰ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) (روزنامہ الفضل' 17 جولائی 1922ء)
پوری امت مسلمہ کا پختہ اور کامل یقین و ایمان ہے کہ پوری کائنات میں اللہ رب العزت کے بعد اعلیٰ ترین مقام صرف حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور کوئی مسلمان آپؐ سے ہمسری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کجا' کوئی مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے برابر ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم مرزا غلام احمد نے حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مکمل طور پر ہمسری اور ان کی مشابہت رکھنے کا دعویٰ کرنے کی جسارت کی ہے۔ اس (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خطبہ الہامیہ میں اس بات کا پرزور دعویٰ کیا ہے کہ جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں فرق کرتا ہے' اس نے نہ تو مجھے (مرزا قادیانی) دیکھا اور نہ ہی مجھے پہچانا۔ (نعوذ باللہ من ذالک) اس نے دعویٰ کیا کہ اس کا (یعنی مرزا قادیانی کا) نام 'احمد اور محمد' اسے نبوت کے درجے کے ساتھ ملا' کیونکہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کھو گیا تھا۔ انہوں نے اپنے ایک پمفلٹ (ایک غلطی کا ازالہ) میں تحریر کیا ہے کہ "نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں' مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی رکھی یعنی فنا فی الرسول کی" انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت انتہائی مثالی اور بے نظیر تھی'

مگر وہ بھی نبوت کے درجے کو نہ پہنچ سکے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ نئی نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے اعلیٰ درجہ کی محبت بھی نبوت کے مقام پر نہیں پہنچا سکتی۔ تاہم مسلمان نبوت کے سوا' دیگر روحانی مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام' جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہا درجہ کی محبت تھی' کو اللہ رب العزت کی طرف سے تنبیہہ کی گئی کہ وہ اپنی آوازوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کریں' ورنہ ان کے تمام نیک اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے۔ اللہ رب العزت کی طرف سے اس تنبیہہ کا مقصد مسلمانوں کو اپنی مقررہ حدود کے اندر رکھنا تھا تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری اور برابری کا اظہار نہ کر سکیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے مسلمان اہل بیت سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان تمام مقامات سے بھی محبت رکھتے ہیں' جہاں وہ (نبی اکرمؐ) مقیم رہے یا چلتے پھرتے رہے۔ مسلمان مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی ریت' گرد و غبار' کھجوروں' حتیٰ کہ گلیوں سے شدید محبت کرتے ہیں۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مقدس) جائے تدفین (روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ کے مطابق جنت الفردوس کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔

مابین بیتی و منبری روضتہ من ریاض الجنتہ

(ترجمہ = میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔)

(سراج المنیر۔ شرح جامع الصغیر صفحہ 246)

تاہم مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو حضور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسر ہونے اور ان سے مشابہت رکھنے کا دعویٰ کر کے انتہائی مذموم جسارت کا مظاہرہ کیا ہے' انہوں نے قادیان کو مکہ اور مدینہ کی طرح قابل احترام (حرم) قرار دے کر مکہ اور مدینہ کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کی ہے اور اس حد تک دعویٰ کیا ہے کہ قادیان کی ایک زیارت کرنا نفلی حج سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ وہ (مرزا غلام احمد قادیانی) اس حد تک آگے چلا گیا کہ اس نے حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی (مقدس) جائے تدفین (روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کا تذکرہ کرتے ہوئے غلیظ زبان کے استعمال کی انتہا کر دی۔ ظاہراً" اپنے جوش و جذبہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر برتری ظاہر کرنے کے لئے اور حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے نظریہ نزول آسمانی کو مسترد کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

" ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت' آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے' کی جو دی گئی ہے' اس کے ہر پہلو سے ہمارے نبیؐ کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق' جس کا کچھ حد و حساب نہیں' حضرت مسیح سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرتؐ کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی' مگر حضرت مسیح اب تقریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی' جو نہایت متعفن' تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی' مگر حضرت مسیح کو آسمان پر' جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے' بلا لیا۔ اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ کی' عزت کس کی زیادہ کی' قرب کا مقام کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ 112)

حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقابلی مقام و مرتبہ کا نتیجہ اور قدروقیمت خواہ کچھ بھی ہو' مگر ایک بات واضح ہے کہ مرزا صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس مقام تدفین کے متعلق انتہائی تحقیر آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جس کے تصور ہی سے ایک مسلمان لرز جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ وہ (مرزا قادیانی) مقام اور مرتبے کے لحاظ سے' حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر تھے۔ اپنی تحریر کردہ کتب دافع البلاء' نزول مسیح اور درثمین میں انؓ کی تذلیل و اہانت کی ہے۔ (کچھ متعلقہ اقتباسات اور حوالہ جات اس فیصلہ کے آخر میں تتمہ۔ اے کے طور پر منسلک کر دیئے گئے ہیں) حضور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے دونوں نواسوں) حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے شدید محبت رکھتے تھے' مگر مرزا غلام احمد (جو بذات خود محمد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے) نے حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے توہین اور نفرت کا اظہار کیا ہے۔

مرزا غلام احمد کے مندرجہ بالا عقائد و نظریات' جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں' کے بعد مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ درود و سلام کے مستحق ہیں۔ بقول مرزا صاحب' اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے' مرزا غلام احمد کے الہامات اور وحیوں پر مشتمل کتاب "تذکرہ" کے صفحہ نمبر 777 پر ایک وحی یہ درج ہے۔

" صلی اللہ علیک و علی محمد "

مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے۔

"بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ "اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا اطلاق کرتی ہے اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواز یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسرے کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف' خود آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پاوے' میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ و سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جب کہ میری نسبت نبی نے یہ لفظ کہا' صحابہ نے کہا' بلکہ خدا نے کہا' تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔"

(اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6)

دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب حقیقت الوحی باب چہارم ص 75 میں دعویٰ کرتا ہے کہ مندرجہ ذیل وحی اس پر اتری ہے۔

اصحاب الصفۃ و ما ادرک ما اصحاب الصفۃ۔ تری اعینھم تفیض من الدمع۔ یصلون علیک ط

(ترجمہ: "جو صفہ میں رہنے والے ہیں اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ میں رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے (مرزا قادیانی) پر درود بھیجیں گے۔")

یہی وحی مرزا صاحب کی کتاب تذکرہ صفحات 242' 631 اور 632 میں درج ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اصحاب صفہ مرزا صاحب پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی' مرزا غلام احمد کے لئے درود و سلام پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی مرزا غلام احمد کو حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر گردانتے ہیں۔ قادیانیوں کی اس حرکت اور فعل سے' واضح طور پر' حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور مبارک نام کی تحقیر اور بے حرمتی ثابت ہوتی ہے۔ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو اس (مرزا قادیانی) کے مقام و مرتبہ سے پست کیا گیا ہے' جس (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو برطانوی حکومت کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ جس نے برطانوی گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کو اسلام کا ایک حصہ سمجھا اور جہاد کے حرام ہونے کا دعویٰ کیا' حضرت امام حسینؓ کی تذلیل واہانت کی جس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ تمام مسلمان' جو اس (مرزا قادیانی) پر ایمان نہیں لاتے' کافر ہیں۔

ضمیمہ - الف (کچھ متعلقہ اقتباسات اور حوالہ جات)

1- کربلائے است سیر ہر آنم   صد حسین است در گریبانم

(ترجمہ) کربلا ہر وقت میری سیر گاہ ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں (نزول المسیح صفحہ نمبر 99 روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 477)

2- **و قالوا علی الحسنین فضل نفسہ اقول نعم و اللہ ربی سیظہر۔**

(ترجمہ) "اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔" (نزول المسیح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164)

-3

نسیتم جلال اللہ والمجد والعلی
وما وردکم الا حسین اتنکر
فھذا علی الاسلام احدی المصائب
لدی نفحات المسک قذر مقنطر

(ترجمہ) "تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔" (ضمیمہ نزول المسیح روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 194)

4- "اے قوم شیعہ: اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے' کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔" (دافع البلاء صفحہ 13 ' روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233)

5- "افسوس: یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسین کو ا۔بنیت کا درجہ بھی نہیں دیا' بلکہ نام تک مذکور نہیں' ان سے تو زید ہی اچھا رہا' جس کا نام قرآن میں موجود ہے.......... میں مسیح موعود نبی اور رسول ہوں۔ اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو مجھ سے کیا نسبت ہے؟" (نزول المسیح صفحہ نمبر 44)

6- "تم نے مشرکوں کی طرح حسین کی قبر کا طواف کیا۔ پس وہ تمہیں نہ چھڑا سکا اور نہ مدد کر

سکا۔ تم نے کشتہ سے نجات چاہی جو نومیدی سے مر گیا۔ اور بخدا اس کی شان مجھ سے کچھ زیادہ نہیں۔ میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھ لو اور میں خدا کا کشتہ ہوں' لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔" (اعجاز احمدی صفحہ 80 در ثمین عربی صفحہ 240)

7۔ "امام حسین نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آ کر کیا' وہ صرف اس قدر ہے کہ ایک دنیادار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی اور اس کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے .... اگر ہم امام حسین کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین فقروں کے سوا کہ وہ انکار بیعت کی وجہ سے کربلا میں روکے گئے اور شہید کئے گئے' کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں؟" (رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر 2 جلد نمبرا مرتبہ مرزا محمود) (پی ایل جے اکتوبر 1992ء صفحہ 2346 تا 2360)

جسٹس میاں محبوب احمد چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ

"ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے' جس کی پاسبانی کا فریضہ اس امت پاک کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قلم سے' اپنے عمل سے' اپنے آنسوؤں سے' اپنی محبت کے چراغوں سے اس کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہیں' اسی فریضے کی ادائیگی سے اس دنیا کا جمال اور وقار وابستہ ہے' جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔

آج جبکہ فتنوں کا دروازہ کھل چکا ہے' اور بلائیں ختم نبوت کے تصور پر بھیس بدل کر حملہ آور ہو رہی ہیں' اس کی حفاظت کے لیے سینہ سپر ہو جانا چاہیے اور مجھے یقین ہے کہ اس سعادت کے حصول میں پاکستان صف اول میں ہوگا اور میدان حشر میں انشاء اللہ جب آقائے دو جہاںؐ یہ سوال فرمائیں گے کہ جب میری ناموس نبوت زد پر تھی تو تم نے کیا کردار ادا کیا تھا؟ اس وقت اہل پاکستان اپنے الفاظ کا نذرانہ بھی پیش کریں گے اور اپنے لہو کا تحفہ بھی پیش کریں گے۔ خدا سے دعا ہے کہ اس فہرست عاشقاں میں کہیں آپ کا نام بھی درج ہو۔ کہیں اس عاجز کا نام بھی درج ہو۔ یہی وہ عظیم نعمت ہے جو جھولی پھیلا کر خدا کی بارگاہ سے طلب کی جا سکتی ہے اور بیشک وہ سمیع و بصیر ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں"

(عقیدۂ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات' از جسٹس میاں محبوب احمد)

جسٹس منیر احمد، جسٹس اے آر کیانی لاہور ہائی کورٹ

"۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۴۷ء کے آغاز تک احمدیوں کی بعض تحریروں سے یہ منکشف ہوتا ہے کہ وہ برطانیہ کا جانشین بننے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ نہ تو ایک ہندو دنیاوی حکومت یعنی ہندوستان کو اپنے لئے پسند کرتے تھے اور نہ پاکستان کو منتخب کر سکتے تھے۔" (تحقیقاتی رپورٹ ص ۱۹۶)

جسٹس کیانی۔۔۔ (سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)

"ان دنوں مرزا ناصر احمد، جو بعد میں قادیانیوں کے خلیفہ ثالث مقرر ہوئے، تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے۔ نظام خان مرحوم بتایا کرتے تھے کہ ان کے ربوہ میں قیام کے دوران میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک علمی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی چیف جسٹس جناب جسٹس کیانی مرحوم تھے۔ کالج کے پرنسپل مرزا ناصر احمد قادیانی نے اپنی تقریر کے دوران میں مہمان خصوصی کو بتایا کہ جب ہم لوگ شروع شروع میں ربوہ میں آباد ہوئے تو یہاں درخت یا سبزہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ہم نے یہاں دس دس فٹ گہرے گڑھے کھودے۔ جن میں باہر سے لا کر زرخیز مٹی ڈالی۔ پھر ان میں پودے لگائے، ان کی آبیاری کی۔ لہٰذا آپ اس سنگلاخ زمین میں آج جو تناور درخت دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب ہماری محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ جسٹس کیانی مرحوم مرزا ناصر قادیانی کی تقریر پر ہلکے سے مسکرائے، لیکن جب ان کی تقریر کی باری آئی تو انہوں نے مرزا ناصر کی اس بات کا حوالہ دے کر کہا کہ مرزا صاحب نے اپنی جس کامیابی کا ذکر کیا ہے، میں اس کا معترف ہوں اور ان کی محنت کی داد دیتا ہوں۔ پھر جسٹس کیانی نے ہلکے پھلکے انداز میں فرمایا کہ آپ لوگ واقعی قابل داد ہیں۔ آپ نے جب ختم نبوت جیسی سنگلاخ سرزمین میں نبی کھڑا کر کے دکھا دیا ہے تو ربوہ کی پتھریلی زمین میں درخت کھڑا کرنا آپ کے لئے کونسا مشکل کام تھا۔" (قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص ۱۳۵)

جسٹس جاوید اقبال۔۔۔ (سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)

"قادیانیت اور صحیح العقیدہ مسلمان" میں مختصراً "اقبال" کا استدلال یہ تھا کہ مسلمانوں کی ملی وحدت کی بنیادیں مذہبی تصور پر استوار ہیں۔ اگر ان میں کوئی ایسا گروہ پیدا ہو، جو اپنی اساس ایک نئی نبوت پر رکھتے ہوئے یہ اعلان کرے کہ تمام مسلمان، جو اس کا موقف قبول نہیں

کرتے' کافر ہیں تو قدرتی طور پر ہر مسلمان ایسے گروہ کو ملت اسلامیہ کے استحکام کے لئے ایک خطرہ قرار دے گا۔ اور یہ بات اس لئے بھی جائز ہو گی کہ مسلم معاشرے کو ختم نبوت کا عقیدہ ہی سالمیت کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اقبالؒ کے نزدیک قبل از اسلام مجوسیت کے جدید احیاء نے جن دو تحریکوں کو جنم دیا' ان میں ایک بہائیت ہے اور دوسری قادیانیت۔ بہائیت اس اعتبار سے زیادہ دیانت پر مبنی ہے کہ وہ اسلام سے اعلانیہ علیحدگی کا راستہ اختیار کرتی ہے' لیکن قادیانیت اسلام کے بعض اہم ظواہر کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی روح اور نصب العین سے انحراف کرتی ہے۔ اقبال کے بیان کے مطابق "بروز" "حلول" اور "ظل" کی اصطلاحات مسلم ایران میں اسلام سے منحرف تحریکوں نے اختراع کیں اور "مسیح موعود کی اصطلاح بھی مسلم دینی شعور کی تخلیق نہیں ہے۔ آخر میں فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے حاکموں کے لئے بہترین راستہ یہی ہے کہ قادیانیوں کو ایک علیحدہ مذہبی فرقہ قرار دے دیں۔

اس بیان پر احمدی اخباروں نے کئی اعتراض کئے اور اقبال پر مختلف قسم کے الزامات لگائے۔ ہفت روزہ "لائیٹ" کے نمائندے نے ان کی توجہ ایک اور احمدی ہفت روزہ "سن رائز" کی طرف مبذول کراتے ہوئے سوال کیا کہ اس اخبار کے مطابق' انہوں نے اپنے کسی گذشتہ خطبے میں احمدیت کے متعلق مختلف رائے کا اظہار کیا تھا۔ سو' ان کے اب کے بیان اور اس خطبہ میں تناقض کیوں ہے؟ اقبال کا جواب تھا کہ وہ یہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرسکتے کہ اب سے ربع صدی پیشتر انہیں اس تحریک سے اچھے نتائج کی توقع تھی' لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں ظاہر نہیں ہو جاتی' بلکہ اپنے مکمل اظہار کے لئے کئی عشرے لیتی ہے۔ اس تحریک کے دو گروہوں کے درمیان اندرونی اختلافات بھی اس حقیقت کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ جو لوگ بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے' انہیں بھی یہ معلوم نہ تھا کہ آگے چل کر تحریک نے کیا صورت اختیار کرنی ہے؟ درخت کو جڑ سے نہیں' اس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ پس اگر ان کے رویہ میں کوئی تناقض ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل لے۔ بقول ایمرسن صرف پتھر ہی اپنے آپ کو نہیں جھٹلاتے۔

اقبال نے اسٹیٹسمین کے لیڈنگ آرٹیکل میں اپنے بیان پر تبصرہ کا جواب ایک خط کے ذریعہ دیا جو ۱۰ جون ۱۹۳۵ء کو اسٹیٹسمین میں شائع ہوا۔ جواب کے اہم نکات یہ تھے۔ اول یہ کہ برصغیر کے مسلمانوں کی طرف سے کسی رسمی عرضداشت کی وصولی کا انتظار کئے بغیر' انگریزی

حکومت کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں اور احمدیوں کے عقائد میں بنیادی اختلاف کا انتظامی طور پر نوٹس لے' جیسے کہ سکھوں کو ۱۹۱۹ء تک انتظامی اعتبار سے ایک علیحدہ سیاسی یونٹ نہ سمجھا جاتا تھا' مگر بعد میں ان کی طرف سے کسی رسمی عرضداشت کی وصولی کے بغیر ہی انہیں ایسا تصور کیا گیا' باوجود اس کے کہ لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ کی رو سے سکھ کوئی علیحدہ مذہبی فرقہ نہیں' بلکہ ہندو تھے۔ دوم یہ کہ احمدیوں کے سامنے صرف دو ہی راستے تھے۔ یا تو بہائیوں کی طرح مسلمانوں سے اپنے آپ کو خود مذہباً" الگ کر لیں یا مسئلہ ختم نبوت کے متعلق اپنی تمام تاویلات مسترد کر کے اسلامی موقف قبول کریں۔ آخر دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے ان کا اسلام کے منافی تاویلات اپنانے میں اور کیا مقصد ہو سکتا تھا' سوائے اس کے کہ سیاسی فائدہ اٹھایا جائے۔ سوم یہ کہ (اور یہ نکتہ خصوصی اہمیت رکھتا تھا) احمدیوں کو علیحدہ مذہبی فرقہ قرار دینے میں' اگر انگریزی حکومت نے مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانان برصغیر یہ شک کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ انگریزی حکومت جان بوجھ کر اس مذہبی گروہ کو اس وقت تک مسلمانوں سے الگ نہ کرے گی' جب تک احمدیوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو جاتا' کیونکہ فی الحال احمدی اپنی تعداد میں کمی کے سبب پنجاب میں سیاسی طور پر مسلمانوں' ہندوؤں اور سکھوں کے علاوہ ایک چوتھا مذہبی فرقہ بن سکنے کے قابل نہ تھے' لیکن اگر ان کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو وہ پنجاب میں مسلمانوں کی تھوڑی سی اکثریت کو صوبائی لیجسلیچر میں شدید نقصان پہنچا سکتے تھے۔ پس اگر انگریزی حکومت ۱۹۱۹ء میں سکھوں سے کسی رسمی عرضداشت کی وصولی کا انتظار کئے بغیر انہیں ہندوؤں سے الگ مذہبی فرقہ تسلیم کر سکتی ہے تو اس ضمن میں اسے احمدیوں کی طرف سے کسی رسمی عرضداشت کی وصولی کا انتظار کیوں ہے؟

پندرہ روزہ اخبار "اسلام" کے نمائندے نے اقبال" کی توجہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کے ایک خطبہ جمعہ کی طرف دلائی' جس میں ان پر الزام لگایا گیا تھا کہ وہ انگریزی حکومت سے احمدیوں کو مسلمانوں کے حوالے کر دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں' جیسے رومیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کے حوالے کر دیا تھا اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا۔ اقبال نے اپنے جواب مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۵ء میں' جو اس اخبار میں شائع ہوا' واضح کیا کہ ان کے گذشتہ بیان میں ایسا کوئی فقرہ موجود نہ تھا' البتہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ انگریزی حکومت میں مسلمانوں کو اتنی آزادی بھی حاصل نہیں' جتنی یہود کو رومی سلطنت میں حاصل تھی' کیونکہ رومی اس بات کے پابند تھے کہ یہود کی مجلس امور مذہبی میں جو فیصلہ ہو گا' وہ دیکھیں گے کہ اس

کی تعمیل قطعی طور پر ہو جاتی ہے۔" (زندہ رود جلد سوئم ص ۵۵۱ از جسٹس جاوید اقبال)

جسٹس ملک غلام علی (وفاقی شرعی عدالت پاکستان)

" قادیانیت ایک بارودی سرنگ ہے' جسے اسلام دشمن طاقتوں نے بڑی ہنر مندی کے ساتھ اس کی دیواروں کے نیچے بچھا رکھا ہے۔" (ترجمان القرآن لاہور' جولائی ۱۹۷۴ء)

" مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان جو وسیع اور ناقابل عبور اختلاف کی خلیج حائل ہے اور جس کی بناء پر سرزمین پاکستان میں بار بار تصادم اور خون ریزی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں' اسے سمجھنے اور اس کی صحیح نوعیت متعین کرنے کی کماحقہ کوشش نہیں کی جاتی' بالعموم دانستہ یا نادانستہ طور پر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ محض فرقہ ورانہ منافرت کا ایک شاخسانہ ہے اور اسے محض امن و امان اور نظم و ضبط کی سطح پر پرکھ کر فریقین کو طاقت سے دبا کر حل کیا جا سکتا ہے' لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ جھگڑا اہل اسلام کے دو گروہوں اور امت مسلمہ کے دو فرقوں کا جھگڑا نہیں ہے' بلکہ اس کی بنیاد ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے دعوؤں پر قائم ہے' جو اس مدعی کے نزدیک قرآنی وحی کی مانند قطعی اور یقینی ہیں اور ان دعوؤں کو تسلیم نہ کرنے والا قطعی کافر اور خارج از اسلام ہے۔ دوسری طرف عامتہ المسلمین کے نزدیک اس طرح کا دعویٰ کرنے والا اور اسے تسلیم کرنے والا' دونوں کافر ہیں۔ چنانچہ یہ اختلاف فرقہ وارانہ نہیں' بلکہ کفر و اسلام کا اختلاف ہے۔ اس کا حل اور تصفیہ اس کے بغیر ممکن نہیں کہ ان کی حیثیت اور تعداد کے لحاظ سے ان کے حقوق اور ان کی مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں کے حدود متعین کئے جائیں۔" (ترجمان القرآن جلد نمبر ۸۱ شمارہ ۵ جولائی ۱۹۷۴ء)

مرزا سر ظفر علی صاحب سابق جج ہائیکورٹ

"ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء بروز شنبہ' انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں شریک ہوئے اس جلسہ میں ہز ایکسیلنسی نے مسلمانوں کو اپنے مختلف فرقوں کی باہمی چپقلش کے برے نتائج سے متنبہ کیا ہے۔ یہ انتباہ نہایت برمحل ہے۔ اس فعل سے ہز ایکسیلنسی نے بتا دیا ہے کہ ان کے دل میں بلاشبہ مسلمانوں کی بھلائی کا خیال جاگزیں ہے۔ لیکن یہ عرض کر دینا بے جا نہ ہو گا کہ مسلمانوں میں موجودہ نااتفاقی اور رنجش خود حکومت کے

بعض افعال کا براہ راست نتیجہ ہے کہ وہ اس معاملہ میں اپنی حکمت عملی کو بدل دیں۔ تاکہ موجودہ کشیدگی ایک تباہ کن صورت اختیار کرنے نہ پائے۔ جیسا کہ انجمن کے تمام جلسوں کی کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان کے مرزائیوں یا احمدیوں کے خلاف شدید جذبات برانگیختہ ہو رہے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ حکومت اس حقیقت سے آگاہ ہے اور وہ اسے نظر انداز نہیں کر سکتی۔" (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۹)

ملک احمد خاں' کمشنر بہاولپور ڈویژن

"احمدی فرقہ' مسلم امت سے بالکل الگ تھلگ ایک گروہ ہے۔ اس فرقہ کا مسلم امت سے سوشل' کمرشل اور مذہبی' کسی قسم کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے ...... اس لحاظ سے احمدی اور مسلمان دو الگ الگ گروہ ہیں۔ مذہبی اور معاشرتی دونوں حیثیتوں سے ان کے درمیان کوئی اتحاد اور اتفاق نہیں ہے۔ احمدی گروہ کے مذہبی راہنما مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتابوں میں احمدی گروہ کے لئے درج ذیل قسم کی متعدد ہدایات دی ہیں۔

۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

۲۔ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا ناجائز ہے۔

۳۔ غیر احمدی کو نکاح میں لڑکی دینا ناجائز ہے۔

۴۔ ہمارا حج مسلمانوں کے حج سے الگ ہے۔

۵۔ بچوں کی تعلیم کے لئے ہمارے سکول بھی مسلمانوں کے سکول سے الگ ہونے چاہئیں۔

سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے قائد اعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ اس بارے میں جب ایک مقدمہ کے دوران مسٹر ایم ایم احمد قادیانی سے سوال کیا گیا تو جواب میں انہوں نے کہا کہ احمدی اور غیر احمدی' چونکہ ایک دوسرے کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس لئے احمدی ہونے کی وجہ سے انہوں نے غیر احمدی (قائد اعظم) کا جنازہ نہیں پڑھا ہو گا۔ قائد اعظم مسلمان قوم کے ابو طالب تھے۔ جس طرح رسول اللہ نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا تھا...... اسی طرح سر ظفر اللہ خان نے بھی قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھا' ان تمام باتوں سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ احمدی گروہ کے افراد مذہبی اور معاشرتی حیثیت سے مسلمانوں سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ یہ خود بھی اپنے آپ کو ایک علیحدہ کمیونٹی قرار دیتے ہیں۔" (فیصلہ کمشنر بہاولپور ڈویژن بہاولپور' ۱۸ نومبر ۱۹۷۲ء)

ڈسٹرکٹ جج بہاولپور جناب محمد اکبر خان کا فیصلہ ۱۹۳۵ء (چند اقتباسات)

" معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جب اس میدان میں گامزن ہوئے اور ان پر مکاشفات کا سلسلہ جاری ہونے لگا تو وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور صوفیائے کرام کی کتابوں میں وحی اور نبوت کے الفاظ موجود پا کر انہوں نے اولیاء اللہ سے اپنا مرتبہ بلند دکھانے کی خاطر اپنے لئے نبوت کی ایک اصطلاح تجویز فرمائی۔ جب لوگ یہ سن کر چونکنے لگے تو انہوں نے یہ کہہ کر انہیں خاموش کرنا چاہا کہ تم گھبراتے کیوں ہو' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے جس مکالمہ اور مخاطبہ کے تم لوگ قائل ہو' میں ان کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ یہ صرف لفظی نزاع ہے۔ سو ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ کوئی اصطلاح مقرر کرے۔ گویا انہوں نے نبی کے لفظ کو' برعکس اس کی اصل اور عام فہم مراد کے' یہاں اصطلاحی طور پر کثرت مکالمہ اور مخاطبہ پر حاوی کیا اور یہ اصطلاح بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کی۔ اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ اس لفظ کا استعمال کثرت سے اپنے متعلق کرنے لگے تو لوگ پھر چونکے اس پر انہوں نے یہ کہہ کر انہیں خاموش کیا کہ میں کوئی اصلی نبی تو نہیں' بلکہ اس معنی میں' کہ میں نے تمام کمال آنحضرتؐ کے اتباع اور فیض سے حاصل کیا ہے۔ ظلی اور بروزی نبی ہوں۔ اور اس کے بعد انہوں نے ان آیات قرآنی کو جو " شاید کسی اچھے وقت میں ان پر نازل ہوئی تھیں۔" اپنے اوپر چسپاں کرنا شروع کر دیا اور شدہ شدہ تشریعی نبوت کے دعوے کا اظہار کر دیا۔ لیکن صریح آیات قرآنی' احادیث اور اقوال بزرگان سے جب انہیں اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے اس دعویٰ کو ترک کر کے اپنا مقر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث میں جو تلاش کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو بذریعہ وحی ثابت کر کے یہ دکھلایا کہ ان احادیث کا اصل مفہوم یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں کسی شخص کو نبوت کا درجہ عطا کیا جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے آخیر عمر میں جا کر اپنے دعویٰ کی غلطی کو محسوس کیا اور پھر اصطلاحی نبوت کو ہی جا کر قائم کیا' جس سے انہوں نے اپنے دعویٰ کی ابتداء شروع کی تھی۔ جیسا کہ ان کے خط جو انہوں نے وفات سے دو تین یوم قبل "اخبار عام" کے ایڈیٹر کے نام لکھا تھا' میں درج ہے کہ " سو میں اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیش گوئی کرنے والا۔" ان تمام واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے بجا طور پر کہا ہے کہ مرزا صاحب کی کتابیں دیکھنے سے

یہ بات پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ ان کی ساری تصانیف میں صرف چند ہی مسائل کا تکرار اور دور ہے۔ ایک ہی مسئلہ اور مضمون کا بیسیوں کتابوں میں مختلف عنوانوں سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر سب اقوال میں اس قدر تہافت اور تعارض پایا جاتا ہے اور خود مرزا صاحب کی ایسی پریشان خیالی ہے اور بالقصد ایسی روش اختیار کی ہے کہ جس سے نتیجہ گڑ بڑ رہے اور ان کو بوقت ضرورت مخلص اور مفر باقی رہے۔ چنانچہ وہ کہیں ختم نبوت کے عقیدہ کو اپنے مشہور اور اجماعی معنے کے ساتھ قطعی اور اجماعی عقیدہ کہتے ہیں اور کہیں ایسا عقیدہ بتلانے والے مذہب کو لعنتی اور شیطانی مذہب قرار دیتے ہیں۔ کہیں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو امت محمدیہؐ کے عقیدہ کے موافق متواترات دین میں داخل کرتے ہیں اور اس پر اجماع ہونا نقل کرتے ہیں اور کہیں ایسے عقیدہ کو مشرکانہ عقیدہ بتلاتے ہیں۔

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے اہم اور بنیادی مسائل میں سے ہے۔ خاتم النبیین کے جو معنی مدعا علیہ کی طرف سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اس کی تائید نہیں ہوتی بلکہ اس کے صحیح معنی وہی ہیں جو کہ گواہان مدعیہ نے بیان کئے ہیں۔

اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ آیت خاتم النبیین قطعی الدلالت ہے اور اس کے بطن کے معنی ایسے نہیں ہو سکتے کہ جو رسول اللہؐ کے خاتم النبیین بمعنی آخری نبی سمجھنے کے متاثر ہوں۔ چونکہ یہ اجماعی عقیدہ ہے اس لئے عقیدہ مذکورہ بالا سے انکار کفر ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے جو یہ کہا گیا ہے کہ تاویل کرنے والے کو کافر نہیں سمجھا گیا اور جن مسائل کی بناء پر اس نے ایسا کہا ہے وہ اس قبیل کے نہیں۔ جیسا کہ مسئلہ ختم نبوت۔ لہٰذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کے جو معنی مدعیہ کی طرف سے کئے گئے ہیں اور اس معنی کے تحت جو عقیدہ ظاہر کیا گیا ہے' اس سے انحراف ارتداد کی حد تک جا پہنچتا ہے اور یہ کہ آنحضرتؐ کے بعد عہدہ نبوت اور وحی نبوت منقطع ہو چکی ہیں۔ مرزا صاحب صحیح اسلامی عقائد کی رو سے نبی نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے آیات قرآنی کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ جیسا کہ ایک آیت **ھو الذی ارسل رسولہ...... الخ** کے متعلق انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں میرا ذکر ہے اور دوسرے الہام بالفاظ "محمد رسولؐ اللہ" بیان کر کے یہ کہا کہ اس میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ اسی طرح کئی ایسی تصریحیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آیات قرآنی کو اپنے اوپر چسپاں کرتے تھے۔ اس سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔

حضرت مریمؑ کی شان میں مرزا صاحب نے جو کچھ کہا ہے اور جس کا حوالہ شیخ الجامعہ

صاحب گواہ مدعیہ کے بیان میں ہے اور جس کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اس سے قرآن شریف کی صریح آیات کی تکذیب ہوتی ہے۔ یہ تمام امور ایسے ہیں کہ جن سے سوائے مرزا صاحب کو کافر قرار دینے کے کوئی نتیجہ اخذ نہیں ہوتا۔

مدعا علیہ کی طرف سے مرزا صاحب کی بعض کتب کے حوالوں کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ اس کا جواب سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے خوب دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ایک جگہ کلمات توہین ثابت ہو گئے تو اگر ہزار جگہ کلمات مدحیہ کہے ہوں اور ثنا خوانی بھی کی ہو تو وہ کفر سے نجات نہیں دلا سکتے' جیسا کہ تمام دنیا اور دین کے قواعد مسلمہ اس پر شاہد ہیں کہ اگر ایک شخص تمام عمر کسی کا اتباع اور اطاعت گزاری کرے اور مدح و ثناء کرتا رہے' لیکن کبھی کبھی اس کی سخت ترین توہین بھی کر دے تو کوئی شخص اس کو متبع اور معتقد واقعی نہیں کہہ سکتا۔"

شیخ محمد اکبر' ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی

"مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے آخری نبیؐ تھے اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ مسلمان نہیں۔ مسلمانوں کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔" (فیصلہ ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی ۳ جون ۱۹۵۵ء)

"چنانچہ مسلمان قادیانیوں کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت سے انکار' الفاظ قرآنی کی غلط تاویلات اور اس دین کو لعنتی اور شیطانی قرار دینا' جس کے پیروکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

۲۔ مرزا غلام احمد کا تشریعی نبوت کا قطعی دعویٰ۔

۳۔ یہ دعویٰ کہ حضرت جبرائیل ان (مرزا غلام احمد) پر وحی لاتے ہیں اور وہ وحی قرآن کے برابر

ہے۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی مختلف طریقوں سے توہین۔

۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کا اہانت آمیز طور پر ذکر۔

۶۔ قادیانیوں کے سوا تمام دوسرے مسلمانوں کو کافر قرار دینا۔

اوپر کی ساری بحث سے میں نے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے ہیں۔

۱۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے آخری نبیؐ تھے اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔

۲۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا، وہ مسلمان نہیں۔

۳۔ مسلمانوں کا اس امر پر بھی اجماع ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔

۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی، تشریحات، تاویلات اور فہم کی روشنی میں ایک ایسی وحی پانے کے مدعی تھے، جسے نبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۵۔ اپنی اولین تصانیف میں مرزا صاحب کے خود اپنے قائم کردہ معیار، ان کے اس دعویٰ نبوت کو جھٹلاتے ہیں۔

۶۔ انہوں نے واقعتاً" دنیا بھر کے مانے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح نبی کامل ہونے کا دعویٰ کیا اور "ظل و بروز" کی اصطلاحوں کی حقیقت، ایک فریب کے سوا کچھ نہیں۔

۷۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبوت نہیں آسکتی اور جو کوئی ایسی وحی کا دعویٰ کرے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (فیصلہ اکبر ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی ۳ جون ۱۹۵۵ء)

محمد رفیق گریجہ سول جج جیمس آباد

"اسلام میں امتی نبی یا ظلی اور بروزی نبی کا کوئی تصور نہیں ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے پیروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی بیٹیاں غیر احمدیوں (مسلمانوں) کے نکاح میں نہ دیں اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔

اس طرح مرزا غلام احمد نے شریعت محمدیہ سے انحراف کر کے اپنے ماننے والوں کے لئے ایک نئی شریعت وضع کی ہے۔ مسیح موعود کے بارے میں بھی ان کا تصور اسلامی نہیں ہے۔ مسیح کے صحیح اسلامی تصور کے مطابق وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حدیث رسولؐ کے مطابق مسیح

جب دوبارہ ظہور فرمائیں گے تو وہ دوسرا جنم نہیں لیں گے۔ اس طرح اس بارے میں مرزا غلام احمد کا دعویٰ بھی باطل قرار پاتا ہے۔

جہاد کے بارے میں بھی ان کا نظریہ مسلمانوں کے عقیدے سے بالکل مختلف ہے۔ مرزا غلام احمد کے مطابق' اب جہاد کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور یہ کہ مہدی اور مسیحؑ کی حیثیت سے تسلیم کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کی نفی ہو گئی۔

ان کا یہ نظریہ قرآن پاک کی ۳۲ ویں سورۃ آیت نمبر ۳۹ ' ۴۰ اور دوسری سورۃ آیت نمبر ۱۹۲ ' ۱۹۴ ' ۶۰ ویں سورۃ آیت نمبر ۸' چوتھی سورۃ آیت نمبر ۷۴ ' ۷۵۔ نویں سورۃ آیت ۵ اور ۲۵ سورۃ آیت ۵۳ کے بالکل برعکس اور منافی ہے۔

مندرجہ بالا امور کے پیش نظر' میں یہ قرار دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ مدعا علیہ اور ان کا ممدوح مرزا غلام احمد نبوت کے جھوٹے مدعی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات وصول کرنے کے متعلق ان کے دعوے بھی باطل اور مسلمانوں کے اس متفقہ عقیدے کے منافی ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزول وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

مسلمانوں کا اس بارے میں بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی اس کے برعکس یقین رکھتا ہے تو وہ صریحاً "کافر اور "مرتد" ہے

مرزا غلام احمد نے قرآن پاک کی آیات مقدسہ کو توڑ مروڑ کر غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے ناواقف اور جاہل لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے' اس لئے مدعا علیہ کو جس نے خود اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے نیز مرزا غلام احمد اور ان کی نبوت پر اپنے ایمان کا اعلان کیا ہے۔ بغیر کسی تردد کے غیر مسلم اور مرتد قرار دیا جا سکتا ہے۔

اسلام میں کسی مسلمان کے لئے جنس مخالف کے ساتھ شادی کے سلسلے میں متعدد پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور کسی بھی صورت میں کوئی مسلمان عورت کسی غیر مسلم سے شادی نہیں کر سکتی' جن میں عیسائی' یہودی یا بت پرست شامل ہیں اور ایک مسلمان عورت اور غیر مسلم مرد کا نکاح اسلام کی نظر میں غیر موثر ہے۔

(یہ فیصلہ ۳ جولائی ۷۰ء کو جناب محمد رفیق گریجہ کے جانشین جناب قیصر احمد حمیدی نے جو ان کی جگہ جیمس آباد کے سول اور فیملی مقرر ہوئے تھے' کھلی عدالت میں پڑھ کر سنایا۔)

جناب میاں تاج الملوک قریشی' اسسٹنٹ کمشنر' کلکٹر شیخوپورہ

" قادیانی کافر ہیں' قادیانی مرتد ہیں' قادیانی واجب القتل ہیں۔"

(قادیانی مرتد کی وراثت کے بارے میں اسسٹنٹ کمشنر شیخوپورہ کا تاریخی عدالتی فیصلہ شائع کردہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب)

مرزائیت کے بارے میں دیگر اہم عدالتی فیصلے

۱۔ ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء کو میاں محمد سلیم سینئر سول جج راولپنڈی نے اپنے فیصلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

۲۔ ۳ جون ۱۹۵۵ء کو جناب شیخ محمد اکبر صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی نے اپنے فیصلہ میں مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

۳۔ ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء کو شیخ محمد رفیق گریجہ سول جج فیملی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری غیر مسلم ہیں۔

۴۔ ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو سول جج سمارو جیمس آباد ضلع میرپور خاص نے اپنے فیصلہ میں مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

۵۔ ۱۹۷۲ء میں چوہدری محمد نسیم سول جج رحیم یار خاں نے فیصلہ دیا کہ مسلمانوں کی آبادی میں قادیانیوں کو تبلیغ کرنے یا عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہیں۔

۶۔ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کو مسٹر منظور حسین سول جج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان ایک متنازعہ عبادت گاہ کے سلسلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے عبادت گاہ مسلمانوں کے حوالے کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

مارشیش سپریم کورٹ میں قادیانیت کے بارے میں سب سے بڑا مقدمہ

"مسجد روزہل کے مقدمہ" کو تاریخ مارشیش کا سب سے بڑا مقدمہ کہا جاتا ہے' کیونکہ پورے دو سال تک سپریم کورٹ نے بیانات لئے' شہادتیں سنیں اور پہلی مرتبہ یہ فیصلہ دیا کہ "مسلمان الگ امت ہیں اور قادیانی الگ" عدالت عالیہ کی کارروائی کے دوران ہزاروں مسلمان موجود تھے اور ملک میں پہلی مرتبہ یہ علم ہوا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے بھیس میں اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۰ء کو چیف جسٹس "سر الے ہرچیز ورڈ" نے

یوں فیصلہ پڑھ کر سنایا۔"

"عدالت عالیہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مدعا علیہ (قادیانی) کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ روز بل مسجد میں اپنی پسند کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں۔ اس مسجد میں اپنے اعتقادات کی روشنی میں صرف مدعی (مسلمان) ہی نماز ادا کر سکیں گے۔"

اسی عدالت کے ایک دوسرے جج جناب ٹی ای روزلی نے بھی اس فیصلہ سے اتفاق کیا۔ (قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف' ص ۹۸ - ۹۹)

یہ تاثرات جنوبی افریقہ کی سپریم کے کسی جج کے نہیں' بلکہ نوائے وقت کا اداریہ ہے۔

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کا فیصلہ

"جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے مرزائیوں (لاہوری گروپ) کا وہ دعویٰ خارج کر دیا ہے جو انہوں نے خود کو مسلمان کہلانے' مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردے دفن کرنے اور مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کے حق دار ہونے کے سلسلے میں دائر کر رکھا تھا۔ پاکستان میں ان کے ہر دو گروپوں کو غیر مسلم قرار دینے کے متعلق جو فیصلہ ہو چکا ہے' وہ اتنا بنیادی اور اہم ہے کہ اسے اب کسی بھی غیر مسلم ملک کی اعلیٰ عدالت کی طرف سے تائید و توثیق کی ہرگز ضرورت نہیں' لیکن یہاں سے اگر مولانا ظفر احمد انصاری کی سربراہی میں سرکردہ علماء اور قانون دانوں کا وفد نہ بھیجا جاتا تو جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کا فیصلہ مختلف بھی ہو سکتا تھا۔ بہرحال اب اس بات کی ضرورت ہے کہ قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے اور افریقہ کے دوسرے ملکوں خاص طور پر سابق برطانوی نو آبادیات میں اس نوعیت کے وفد بھیجے جائیں اور وہاں کی عدالتوں میں قانونی چارہ جوئی کا آغاز کیا جائے' تاکہ وہاں قادیانیوں نے مسلمانوں کے لبادے میں عالمی ملت اسلامیہ میں تفریق اور انتشار کا جو جال پھیلا رکھا ہے اور جس کے مبالغہ آمیز کوائف کا پروپیگنڈہ پاکستان میں بڑی شدومد سے کیا جاتا ہے' اس کا موثر طور پر ازالہ کیا جا سکے۔

اس فیصلے سے قطع نظر' قادیانیوں کو پاکستان میں اب اپنے طرز عمل اور اظہار و گفتار کے انداز پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور انہیں اپنے لئے معروف و مسلمہ اسلامی اصطلاحات کو استعمال کر کے مسلمانوں کو برافروختہ کرنے اور ان کے صبر و تحمل کا مزید امتحان لینے کا سلسلہ بند کر دینا چاہئے۔ اسپین کی حکومت نے جن مصلحتوں اور وجوہات کے باعث انہیں اپنے ملک میں عبادت گھر تعمیر کرنے کی اجازت دی ہے' وہ خواہ کچھ ہوں' قادیانیوں کو اپنی اس کارکردگی کو مسلمانوں

کے لئے طعن و الزام کا ذریعہ بنانے' خاص طور پر اس سلسلے میں کارڈ بھیجنے کی جسارت سے احتراز کرنا چاہئے اور بطور معمولی اقلیت مسلمان اکثریت کی رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا سلسلہ بند کردینا چاہئے۔

اس معاملے کا ایک پہلو حکومت کی بھی فوری توجہ کا مستحق ہے۔ ہماری مراد ان سرکاری ملازمتوں یا پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے اعلیٰ اداروں سے ہے۔ جن کے لئے درخواستوں کے فارم پر مذہب کا بھی اظہار کرنا پڑتا ہے۔ ایسے تمام فارموں پر اب اسی طرح کا حلفیہ بیان شامل کردینا چاہئے جو قادیانیوں کے آئینی طور پر غیر مسلم قرار پانے کے بعد پاسپورٹ کے حصول یا بطور ووٹر نام کے اندراج کے لئے روا رکھا جا رہا ہے۔ مناسب تو یہی ہے کہ جب قادیانی (ہر دو گروپ) غیر مسلم قرار پاچکے ہیں تو وہ اپنی اس حیثیت کو کسی ذہنی تحفظ کے بغیر صاف طور پر تسلیم کرلیں اور صحیح معنوں میں سچے مسلمان کہلانے' عالمگیر احمدیہ تنظیم سے تعلق رکھنے' اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کہنے اور قرار دینے کا سلسلہ بھی بند کردیں اور ایک اسلامی مملکت میں بطور اقلیت' انہیں جو حقوق حاصل ہیں' ان پر ہی اکتفا کریں اور عام مسلمانوں کو برہم و برافروختہ کرنے کے طور طریقے' حربے اور ہتھکنڈے ختم کردیں اسی میں ان کا بھلا ہے۔" (نوائے وقت کراچی مورخہ ۱۳ ستمبر ۸۲ء)

احمد بن عبدالعزیز آل مبارک رئیس القضاۃ عدالت عالیہ۔ ابو ظہبی

"متحدہ عرب امارات کی ریاست ابو ظہبی کی عدالت عالیہ کے اس ایمان افروز فیصلہ کے ایک اقتباس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"مذکورہ بالا امور کے پیش نظر' میں حکومت کے ذمہ داروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ قادیانیوں کو فوری طور پر متحدہ عرب امارات سے ملک بدر کردیا جائے اور آئندہ داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔ ہماری حکومت کو قادیانیوں کے پاسپورٹ میں لفظ قادیانی نوٹ کرلینا چاہئے۔ ان کا لٹریچر ضبط کرلیا جائے اور پڑھنا' پڑھانا ممنوع قرار دیا جائے۔ نیز حکومت کو لازم ہے کہ قادیانیوں کے عقائد باطلہ کو بے نقاب کرنے کے لئے عام ذرائع ابلاغ سے کام لے تاکہ مسلمانوں پر واضح ہو کہ قادیانیت ایک الگ مذہب اور اسلام سے خارج ہے اور یہ کہ قادیانی غیر مسلم اور مرتد ہیں۔" (ماہنامہ الحق دسمبر ۷۴ء)

جسٹس وانڈر ہیونورا' سپریم کورٹ جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن

" مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ختم نبوت ہے' جو محمدؐ کے بعد کسی اور نبی کو مانتا ہو وہ مسلمانوں کے نزدیک' مسلمان نہیں ہو سکتا۔" (ہفت روزہ تکبیر کراچی ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ایف۔ ڈبلیو سکیمپ جج لاہور ہائی کورٹ

" ایک اور امر بھی ہے' مورخہ ۲۳ جولائی کو خلیفہ قادیان نے ایک خطبہ دیا' جو بعد میں یکم اگست کے اخبار " الفضل" جو کہ جماعت (قادیانی جماعت) کا پرچہ "سرکاری" ہے' میں چھپا' اس خطبہ میں خلیفہ نے جماعت سے علیحدہ ہونے والے اشخاص پر حملے کئے ہیں اور ایسے الفاظ ان کی نسبت استعمال کئے' جن کی نسبت میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ وہ منحوس اور افسوسناک تھے۔" (فیصلہ بتاریخ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء منقول از اخبار الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء ص ۱ تا ۳)

سر ڈگلس ینگ سابق چیف جسٹس و جسٹس عبدالرشید لاہور ہائی کورٹ

" پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ اور مسٹر جسٹس عبدالرشید پر مشتمل بینچ نے ملزم عزیز احمد قاتل کی اپیل پر جو فیصلہ لکھا ہے۔ وہ بھی قابل توجہ ہے۔ اقتباس پیش خدمت ہے۔

" فخر الدین' احمدیوں کے خلیفہ کا پیرو تھا۔ مقتول اور عبدالرحمٰن مصری کو خلیفہ سے اختلاف کرنے پر جماعت سے خارج کر دیا یا وہ خود علیحدہ ہو گئے۔ ان کا قیام قادیان میں تھا اور چونکہ قادیان میں زیادہ آبادی متشدد (ORTHODOX) احمدیوں کی ہے' جیسا کہ گواہوں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالف ارکان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ ان کے گھروں پر پکٹنگ (ناکہ بندی) لگائی گئی کہ خلیفہ صاحب کے مخالف بہت ناخوشگوار حالات میں تھے۔ مقتول نے متعدد اطلاعات مقامی پولیس چوکی میں بھی دیں جو احمدیوں کی ان حرکات سے متعلق تھیں' جو وہ اس کے خلاف کر رہے تھے۔ ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء کو خلیفہ نے بذات خود مسجد میں ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے طویل ذاتی حملہ کیا۔ چنانچہ یہ تقریر یکم اگست کے الفضل میں شائع ہوئی۔ خلیفہ نے اپنے تقریر میں کہا " اگر وہ یونہی گندے اعتراضات کرنے پر مصر رہے اور تائب نہ ہوئے تو میں اعلان کرتا ہوں کہ عصمت بھی ان کے خاندانوں سے رخصت ہو جائے گی اور وہ فحاشی کا

مرکز بن جائیں گے۔" اس بیان کے خلاف فخرالدین نے احتجاج کے طور پر ۵ اگست کو ایک اشتہار چسپاں کیا جس کا آخری حصہ درج ذیل ہے۔

" اسی لئے تو ہم جماعت سے ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ سب حقائق' شہادتیں اور راز فیصلہ کے لئے سامنے پیش کئے جائیں اور یہ کہ وہ فیصلہ کرے' کونسا خاندان فحش کا مرکز ہے؟"

" ۱۶ اگست کی صبح کو اور شام کے وقت متشدد احمدیوں کے دو اجلاس منعقد ہوئے' جس میں سب انسپکٹر لالہ کرم چند کی شہادت کے مطابق مقتول کے خلاف کئی تقریریں ہوئیں۔ اس دن فخرالدین نے ذیل کی رپورٹ درج کرائی کہ آج خلیفہ نے جمعہ کی نماز میں نہایت اشتعال انگیز تقریر کے ذریعہ جماعت احمدیہ (فخرالدین کی پارٹی) اور اس کے ارکان مجلس کے خلاف عوام کو مشتعل کیا ہے' جس کے نتیجہ میں حد درجہ کا اشتعال پھیلا ہوا ہے اس لئے درخواست کی جاتی ہے کہ ان کی حفاظت کا فوری طور پر انتظام کیا جائے۔" آخر میں لکھتے ہیں۔

" ۱۸ اگست کو اپیل کنندہ فخرالدین کو قتل کیا۔ جبکہ وہ حکیم عبدالعزیز اور بشیر احمد کی معیت میں پولیس چوکی جا رہا تھا' تاکہ اپنی اور اپنے رفقاء کی حفاظت کے لئے درخواست کرے۔ سیشن کورٹ کا سزائے موت کا فیصلہ بحال رکھتے ہوئے عزیز احمد قاتل کی اپیل مسترد کرتے ہیں۔" (قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص ۲۰۹)

مسٹر جی ایم ڈبلیو ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور

نقل حکم مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

" مرزا غلام احمد قادیانی کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگرچہ مقدمہ ڈاکٹر کلارک صاحب' ان کے خلاف کافی شہادت نہیں ہے کہ ان سے ضمانت حفظ امن کی لی جاوے' لیکن جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں' ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ " فتنہ انگیز " ہیں درآنحالیکہ کوئی شہادت اس کے باور کرنے کے واسطے نہیں ہے کہ مرزا صاحب خود یا کسی دیگر شخص کی معرفت نقص امن کریں گے' مگر ان کی تحریرات اس قسم کی ہیں کہ انہوں نے بلاشبہ طبائع کو اشتعال کی طرف مائل کر رکھا ہے اور مرزا صاحب کو ذمہ دار ہونا چاہئے کہ یہ تحریرات ان کے مریدان پر کیا اثر رکھیں گی۔ پس مرزا صاحب کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ملائم اور مناسب الفاظ میں اپنی

تحریرات استعمال کریں۔ ورنہ بہ حیثیت صاحب مجسٹریٹ ضلع، ہم کو مزید کارروائی کرنا پڑے گی۔" (دستخط صاحب مجسٹریٹ ضلع مسٹر ڈگلس صاحب۔ دستخط مرزا غلام احمد بقلم خود) (تازیانہ عبرت مصنفہ مولوی کرم الدین دبیر ص ۴۴، ۴۳)

مسٹر ڈوئی، مجسٹریٹ ضلع

اقرار نامہ (۱۸۹۹) نقل اقرار نامہ

"میں مرزا غلام احمد اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالیٰ حاضر جان کر یہ اقرار صالح کرتا ہوں کہ آئندہ:۔

۱۔ ایسی پیش گوئی، جس سے کسی شخص کی تحقیر (ذلت) کی جائے یا مناسب طور سے حقارت (ذلت) سمجھی جاوے یا خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہو، شائع کرنے سے اجتناب کروں گا۔

۲۔ میں اس سے بھی اجتناب کرونگا۔ شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جاوے کہ کسی شخص کو حقیر (ذلیل) کرنے کے واسطے، جس سے ایسا نشان ظاہر ہو کہ وہ شخص مورد عتاب الٰہی ہے یا یہ ظاہر کرے کہ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذب ہے؟

۳۔ میں ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کروں گا، جس سے کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا مورد عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہو یا ایسے اظہار کے وجوہ پائے جاتے ہوں۔

۴۔ میں اجتناب کروں گا، ایسے مباحثے میں مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف گالی گلوچ کا مضمون یا تصویر لکھوں یا شائع کروں، جس سے اس کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اس کے یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال نہ کرونگا۔ جیسا کہ دجال، کافر، کاذب بطالوی، میں کبھی اس آزادانہ زندگی یا خاندانی رشتہ داروں کے خلاف کچھ شائع نہ کروں گا، جس سے اس کو آزار پہنچے۔

۵۔ میں اجتناب کروں گا مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کے لئے بلانے۔ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔ نہ میں اس محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو اس بات کے لئے بلاؤں گا۔ کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیش گوئی کریں۔

٦۔ میں حتی الوسع ہر ایک شخص کو جس پر میرا اثر ہو سکتا ہے' اس طرح کاربند ہونے کی ترغیب دونگا جیسا کہ میں نے فقرہ نمبر ۱' ۲' ۳' ۴' ۵ میں اقرار کیا ہے۔" ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء دستخط مجسٹریٹ ضلع بحروف انگریزی مسٹر ڈوئی۔ دستخط بحروف انگریزی کمال الدین پلیڈر۔ دستخط مرزا غلام احمد (قادیانی) (تاریخ محاسبہ قادیانیت از پروفیسر خالد شبیر ص ۲۲۷)

لالہ آتما رام مہتہ

لالہ آتما رام مہتہ اپنے طویل فیصلہ کے اختتام پر مرزا غلام احمد کے متعلق ریمارکس دیتے ہیں کہ

" ملزم نمبر۱۔ (مرزا غلام احمد) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے مخالفوں کے خلاف لکھا کرتا ہے۔ اگر اس کے اس میلان طبع کو بر محل نہ روکا گیا تو غالبا امن عامہ میں نقص پیدا ہو گا۔ ۱۸۹۷ء میں کپتان ڈگلس صاحب نے ملزم (غلام احمد) کو ہچوقسم کی تحریرات سے باز رہنے کے لئے فہمائش کی تھی۔ پھر ۱۸۹۹ء میں مسٹر ڈوئی صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس سے اقرار نامہ لیا کہ ہچو قسم نقص امن والے فعلوں سے باز رہے گا۔ نظر بر حالات بالا ایک معقول تعداد جرمانہ کی ملزم نمبر۱ مرزا غلام احمد پر ہونی چاہئے اور ملزم نمبر ۲ حکیم فضل الدین پر اس سے کچھ کم۔

لہٰذا حکم ہوا کہ ملزم نمبر۱ مرزا غلام احمد پانچ سو روپے جرمانہ دے اور ملزم نمبر ۲ حکیم فضل الدین دو سو روپے۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ اول الذکر چھ ماہ اور آخر الذکر پانچ ماہ قید محض میں رہیں۔ حکم سنایا گیا۔" (۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء) (قادیانیت کا علمی ریمانڈ از مولانا تاج محمدؒ)

جی۔ ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور

" قادیان کے ایک باشندہ مسمی غلام احمد قادیانی نے دنیا کی سامنے یہ دعوٰی پیش کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس اعلان کے ساتھ ہی اس نے اسقف اعظم کی حیثیت بھی اختیار کر لی۔ اور ایک نئے فرقے کی بنا ڈالی۔ اس کے ارکان اگرچہ مسلمان ہونے کے مدعی تھے' لیکن ان کے بعض عقائد و اصول عام عقائد اسلامی سے بالکل متبائن تھے۔ اس فرقہ میں شامل ہونے والے لوگ قادیانی' مرزائی یا احمدی کہلاتے ہیں اور ان کا مابہ الامتیاز ہے کہ یہ لوگ فرقہ مرزائیہ کے بانی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت نے مرزا کے

دعاویٰ بنہ بائمہ خصوصاً" اس کے دعاوی تفویق دینی پر بہت ناک منہ چڑھایا اور مرزا نے ان لوگوں پر کفر کا جو الزام لگایا اس کے جواب میں ان لوگوں نے بھی سخت لہجہ اختیار کیا۔ قادیانیوں نے اپنے دلائل دوسروں سے منوانے اور اپنی جماعت کو ترقی دینے کے لئے ایسے حربوں کا استعمال شروع کیا' جنہیں ناپسندیدہ کہا جائے گا۔ جن لوگوں نے قادیانیوں کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا۔ انہیں مقاطعہ' قادیان سے اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی مکروہ تر مصائب کی دھمکیاں دے کر دہشت انگیزی کی فضا پیدا کی' بلکہ بسااوقات انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنی جماعت کے استحکام کی کوشش کی۔ قادیانیوں نے عدالتی اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت بھی کی۔ دیوانی مقدمات میں ڈگریاں صادر کیں اور ان کی تعمیل کروائی گئی۔ کئی اشخاص کو قادیان سے نکالا گیا۔ یہ قصہ یہیں ختم نہیں ہوتا' بلکہ قادیانیوں کے خلاف کھلے طور پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے مکانوں کو تباہ کیا۔ جلایا اور قتل تک کے مرتکب ہوئے ...... نیز یہ بات نظرانداز کئے جانے کے قابل نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود مسلمانوں کو کافر' سور اور ان کی عورتوں کو کتیوں کا خطاب دے کر ان کے جذبات کو بھڑکایا۔" (دستخط جی۔ ڈی ۔ کھوسلہ سیشن جج مورخہ ۶ جون ۱۹۳۵ء)


قادیانیت
ہماری نظر میں
وُکلاء

مسٹر عزیز اے منشی' اٹارنی جنرل آف پاکستان

"امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء مناسب اور درست قانون ہے اور بنیادی حقوق' سے متصادم نہیں۔ بنیادی حقوق' قرآن و سنت سے مشروط ہیں۔ اقلیتوں کے اعتقاد کو بھی قانون کے تابع ہونا چاہیے۔ مذہبی آزادی بھی کسی قانون کے تابع ہوتی ہے۔ تقریر و تحریر کی آزادی اور پریس کی آزادی پر بھی اسلام کی عظمت' امن و امان اور اخلاق کی قانونی پابندی عائد ہوتی ہے۔ اسلام کے اداروں کو' قادیانی' مسلمان پوز کر کے مسخ کرے تو مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ وہ عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ مسجد اسلام کا بنیادی ادارہ ہے۔ اگر قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتا ہے تو وہ اپنے آپ کو مسلمان پوز کرتا ہے۔ جس پر آرڈیننس پابندی عائد کرتا ہے۔ اگر وہ قادیانیت پر عمل کرے تو کوئی جرم نہیں ہے' لیکن اپنے مذہب کو اسلام کہے تو یہ جرم ہوگا۔ دنیا کے تمام مذاہب' اخلاق کی بنیاد پیش کرتے ہیں' لیکن قادیانی اخلاقی حدود کو پھلانگ کر اسلام کو اپنا مذہب قرار دیتے ہیں اور اسے مسخ بھی کرتے ہیں۔ اسلام کی تبلیغ صرف مسلمان ہی کر سکتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں لاہور میں زبردست فسادات ہوئے' اس سے پہلے بھی ایسے واقعات پیش آئے۔ لہٰذا امن و امان کے پیش نظر ضروری تھا کہ قانون سازی کی جاتی۔ ملک میں ۹۵ فی صد لوگوں کے مذہبی جذبات اور نظریات کو خطرہ سے بچانے کے لیے ۲۹۸-C پابندی لگاتا ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان پوز نہ کریں اور اپنا مذہب اسلام ظاہر نہیں کریں گے۔ اپنے اعتقاد کی بطور اسلام تبلیغ نہیں کریں گے۔ ہم قادیانیوں کی تبلیغ کے خلاف نہیں' لیکن اسے قانون کے تابع ہونا چاہیے۔ اگر اکثریت کے جذبات مجروح ہوں' فساد پھیلے اور امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو تو ایسے بنیادی حقوق پر قدغن ہونی چاہیے۔ آخر قادیانیوں کو غیر مسلم حیثیت تسلیم کرنے کے بعد کلمہ کا بیج لگانے کی کیا ضرورت ہے؟ سوائے شرارت کے۔ قادیانی ہمارے ۱۴ سو سال کا ورثہ چھیننا چاہتے ہیں۔

قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتے۔

بطور مسلمان' میں کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔ مجھے ہندوؤں کے تلک لگانے اور عیسائیوں کے صلیبی نشان پہننے پر کوئی اعتراض نہیں' کیونکہ یہ عقائد خالصتاً" ان کے اپنے ہیں' لیکن مجھے قادیانیوں کے کلمہ کا بیج لگانے پر اعتراض ہے کہ میرے پیغمبر کو یہ ادھار کیوں لیتے ہیں؟ کلمہ چودہ سو سال سے ہمارا ہے اور ہم اپنا یہ حق کسی کو چھیننے نہیں دیں گے۔ قادیانیوں پر اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ اخلاق سے بالا کسی مذہب کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ بنیادی حقوق کو اس تناظر میں دیکھا جائے۔ گزشتہ ۱۴ سو سال سے مسجد ہماری عبادت کی جگہ ہے۔ یہ ہمارے اس حق کو کیسے چھین سکتے ہیں؟ مرزا غلام احمد قادیانی کے اہل خانہ کو اہل بیت کہنے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے؟ ان لوگوں نے جنیوا میں مسجد بنائی' پھر نیروبی میں مسجد کے نام پر اسلامک سنٹر قائم کیا۔ بعد میں لوگوں کو پتہ چلا کہ اسلام کے نام پر قادیانیت پھیلا رہے ہیں تو انہوں نے سنٹر تباہ کر دیا۔ پوری دنیا میں ان کا طریقہ یہی ہے۔ اس سے بچنے کے لیے پاکستان میں قانون سازی کی گئی۔ آرڈیننس کسی صورت میں مبہم نہیں ہے' بلکہ آرڈیننس جاری کر کے ان کی طرف سے پیدا کردہ ابہام دور کیا گیا ہے۔ اس آرڈیننس کی بنیاد تو ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے رکھ دی تھی۔ اس کے بعد جب قادیانیوں کی یلغار بڑھنے لگی تو آرڈیننس کی ضرورت محسوس ہوئی"۔ (روزنامہ جنگ' خبریں' نوائے وقت' ۴ر فروری ۱۹۹۳ء)

مولانا مظہر علی اظہر ایم ایل اے (پنجاب)

"میرا دعویٰ یہ بھی ہے کہ مرزائیت کوئی مذہب نہیں' بلکہ دنیا داروں کا ایک گروہ ہے جو ہر حالت میں نفع کمانے کی فکر میں ہے۔ مرزا صاحب ہندوؤں میں اسلام کی مخالفت کا جوش دیکھ کر بہت مسرور تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر سے ثابت ہے کہ انہوں نے خود آریاؤں کو مسلموں پر اکسایا اور ان کی زبان طعن کو اسلام اور بانی اسلام کے خلاف کھلوایا۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کے مطالعہ سے جس نتیجہ پر پہنچا ہوں' وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خوانچی تحریک سے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کی طرح ڈلوائی اور اسلام اور

بانی اسلام پر یہ گراں قدر احسان کیا تاکہ کوئی پڑھا لکھا ہندو ایسا نظر نہ آئے جو مسلمان ہو نہ چکا ہو۔" (سیتارتھ پرکاش اور مرزا غلام احمد' از مظہر علی اظہر ایم ایل اے پنجاب)

سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل پاکستان

"مرزائیت یا قادیانیت ایک الگ مذہب ہے۔ مرزائی الگ امت ہیں اور ان کا کلمہ بھی ان کے بانی مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کا ہے۔ البتہ اس کے الفاظ مسلمانوں کے کلمہ سے ملتے جلتے ہیں' جبکہ مفہوم اور مراد کے اعتبار سے دونوں کلمے بالکل مختلف ہے۔ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ "میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔" (نزول المسیح مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۳)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے کہ پس مسیح موعود خود "محمد رسول اللہ" ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد ص ۱۵۸)(لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ کون اس سے کیا مراد لیتا ہے؟ از سید ریاض الحسن گیلانی' ہفت روزہ "ہلال" راولپنڈی' سیرت النبویؐ نمبر ۱۹۸۹ء)

"عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کی سزا موت ہے اور اسلامی مملکت میں یہ سنگین ترین جرم ہے' اس لئے اس جرم کے مرتکب کو سزا دینے کے لئے صرف حکومت کی مشینری کے حرکت میں آنے کا انتظار کرنا ضروری نہیں بلکہ کوئی مسلمان بھی اس سلسلے میں قانون کو ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ کیونکہ یہی شریعت کا حکم ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت کراچی ۱۹ نومبر ۱۹۸۵ء)

مقبول الٰہی ملک' ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

"قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی قانون' اسلام' شریعت' اخلاق اور ملکی تقاضوں کے پیش نظر عائد کی گئی ہے اور وفاقی شرعی عدالت' ۱۹۸۵ء میں اپنے ایک فیصلہ میں پہلے ہی یہ

قرار دے چکی ہے کہ جب قادیانیوں کو تبلیغ اسلام سے روکا جائے تو یہ اقدام خلاف آئین نہیں ہو گا۔ اسلامی ریاست میں کسی شخص کو کفر اور منافقت پھیلانے کی لا محدود آزادی نہیں دی جا سکتی۔ قادیانی جب حضورؐ یا کلمہ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس سے ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی ہوتی ہے...... جب کوئی مرزائی غلام احمد قادیانی کی تحریروں کو دہراتا ہے یا ان کا جشن مناتا ہے' تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے جرم کا مرتکب نہیں ہوتا' بلکہ دفعہ ۲۹۵ سی کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کی سزا موت ہے۔ اگر کوئی قادیانی اپنے بچوں کو قادیانیت کی تعلیم دے تو یہ بھی جرم ہے کیونکہ ایک حدیث کی رو سے ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور بعد میں اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ اسلام میں کسی ظلی یا بروزی نبی کی گنجائش نہیں ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۹ مئی ۱۹۹۱ء)

نذیر احمد غازی' اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

" قادیانی' مسلمانوں کے نام اور آیات قرآنی استعمال نہیں کر سکتے چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار امت مسلمہ سے بالکل الگ قوم ہیں' اس لئے وہ شعائر اسلامی بھی استعمال نہیں کر سکتے اور جو قادیانی ایسا کرے گا' وہ جرم کا مرتکب ہو گا۔ قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمانوں کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ غیر مسلموں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے روکے' اس سلسلے میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ موجود ہے۔ قادیانیوں کی قوم مسلمانوں کی امت سے الگ ہے' وہ خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ وفاقی شرعی عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ " مسلمانوں کی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ غیر مسلموں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گی تو اپنے فرائض کی انجام دہی سے غفلت کی مرتکب ہو گی۔" اسی معاملہ کو پیش نظر رکھ کر "امتناع قادیانیت آرڈیننس" نافذ کیا گیا۔ اس میں یہی فلسفہ کار فرما تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک اور ان کے اہل بیت کرام کے بارے میں جو الفاظ اور خصوصی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے گھر والے استعمال نہ کر سکیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول' اس کے گھر والوں کو اہل بیت' اس کے ساتھیوں کو صحابہ اور اس کی بیویوں کو امہات المومنین کہنا جرم ہے۔ وفاقی شرعی عدالت مرزا غلام احمد قادیانی کو کاذب اور کافر قرار دے چکی ہے۔ اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا کوئی

پیروکار کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " اور دوسرے اسلامی شعائر کو استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی قادیانی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' انشاء اللہ' نکاح مسنونہ اور اسلام علیکم جیسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور انشاء اللہ قرآنی آیات کے جزو ہیں۔ جب ہم **نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم** کہتے ہیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے علاوہ' رسول کریمؐ پر درود بھی بھیجتے ہیں۔ مگر جب کوئی قادیانی رسول یا محمد کا لفظ استعمال کرتا ہے تو اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب " ایک غلطی کا ازالہ " میں قرآن مجید کی ایک آیت میں " محمد رسول اللہ " کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ " اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد اور رسول رکھا گیا ہے۔ " اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ اور اپنی دوسری کتابوں میں بھی خود کو رسول کے طور پر ظاہر کیا۔ بعد میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے نے اپنی کتاب کلمتہ الفصل میں لکھا کہ " پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ "

لفظ " نکاح مسنونہ " میں سنت کا ذکر ہے۔ جس کے معنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ہیں۔ یہ لفظ بھی غیر مسلم استعمال نہیں کر سکتے۔ کوئی غیر مسلم عبادت کے لئے کسی کو آواز دے تو اسے اذان نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتا ہے۔ قادیانی خود کو مسلمان' ظاہر نہیں کر سکتے' وہ ایسا کریں گے تو جرم کے مرتکب ہوں گے۔ امت مسلمہ برسوں سے' آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور عزت کے بارے میں بہت حساس ہو چکی ہے۔ مسلمانوں نے آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کبھی برداشت نہیں کی اور اس سلسلہ میں محبان رسول نے اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کئے۔ کوئی قادیانی اپنی اصلاح کے لئے کسی کمرے کے اندر تو قرآن مجید پڑھ سکتا ہے لیکن باہر آکر خود کو مسلمان کہہ سکتا ہے نہ ہی قرآن مجید پڑھ سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو جرم کا مرتکب ہو گا۔ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا موت مقرر ہو چکی ہے۔ اس جرم کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ کوئی قادیانی اپنے سینے پر محمد رسول اللہ کا بیج نہیں لگا سکتا۔ کوئی قادیانی ایسا کرے گا تو اس پر دفعہ ۲۹۵۔ سی لاگو ہو گی' جس کی سزا موت ہے۔ مسلمان اور قادیانی الگ الگ قوم ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ " محمد کی نبوت آخر محمد ہی کو ملی۔ میں ظلی اور

بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول رکھا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔" مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار سمجھتے ہیں کہ " مرزا غلام احمد قادیانی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح حلول کر گئی ہے۔" (نعوذ باللہ) (روزنامہ مشرق' روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ جولائی ۱۹۹۲ء)

---------------------O---------------------

" مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالٰی کی شان میں بھی گستاخی کی ہے اور اپنی کتابوں میں بعض ایسے الفاظ تحریر کئے ہیں۔ جنہیں کوئی شریف آدمی پڑھ کر سنا بھی نہیں سکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف خدائی کا دعویٰ کیا' بلکہ خود کو خدا کا بیٹا بھی قرار دیا۔ اس لئے اگر ان کی تعلیمات کی تشہیر کی اجازت دی جائے تو اس سے معاشرے میں فتنہ فساد پیدا ہو سکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ مسیحیوں کی بھی دل آزاری کی ہے اور حضرت عیسیٰؑ کی شان میں بھی گستاخیاں کی ہیں۔ مرزا قادیانی کا شعر ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "حیات ناصر" میں اپنی بیوی نصرت جہاں کے بارے میں لکھا ہے کہ " یہ ناصر کی بیٹی اس زمانے کی عائشہ صدیقہ ہے۔" (نعوذ باللہ) اس طرح مرزا قادیانی نے "ملفوظات احمدیہ" میں تحریر کیا ہے کہ " مردہ علی کو چھوڑیں' زندہ علی تم میں موجود ہے۔" (نعوذ باللہ) (روزنامہ نوائے وقت ۱۹ مئی ۱۹۹۱ء)

---------------------O---------------------

" یہ انتہائی ظلم کی بات ہے کہ قرآن مجید میں حضرت نبی آخر الزماںؐ پر نازل ہونے والی اکثر آیات مبارکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے چوری کر کے اپنے نام کے ساتھ منسوب کر لی ہیں۔ اگر قادیانیوں کو ان کے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دے دی جائے تو اس سے نہ صرف معاشرے میں ہیجان پیدا ہو گا' بلکہ اخلاقیات بھی تباہ ہو جائیں گی۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۳ مئی ۱۹۹۱ء)

---------------------O---------------------

" قادیانیوں کی جانب سے کلمہ طیبہ کا بیج لگانا توہین رسالتؐ کے زمرے میں آتا ہے اور

توہین رسالت کے جرم کی سزا موت ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲ اپریل ۱۹۹۰ء)

اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
صدر ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس

" اگر قادیانیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے اعلان نبوت کی سو سالہ تقریبات منانے کی اجازت دی گئی تو ملک میں فسادات اور بدامنی کا خدشہ ہو گا۔ جس سے انسانی زندگیوں اور جائیداد کو نقصان پہنچے گا۔ اس سے ملک میں مارشل لاء کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔ ملک میں پہلا مارشل لاء بھی قادیانیوں کو ان کے عقیدہ کی تبلیغ کی اجازت دینے کی وجہ سے نافذ ہوا تھا۔ قادیانیوں کو جلسے کی اجازت دینا آئین اور قوانین کے منافی ہے۔ قادیانیوں کی صد سالہ تقریبات تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کا سبب بنے گی' کیونکہ مرزا غلام احمد کے مطابق جو انہیں نبی تسلیم نہیں کرتے' وہ کافر ہیں۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ مئی ۱۹۹۱ء)

محمد اکرم شیخ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ سابق وائس چیئرمین پاکستان بار کونسل

" جنوبی افریقہ کے یہودی جج کا فیصلہ اس امر کی شہادت مہیا کرتا ہے کہ قادیانی مذہب اسلام دشمن قوتوں کی سرپرستی سے پھل پھول رہا ہے۔ یہودی جج کو اس بات کا کوئی اختیار حاصل نہیں کہ وہ کسی شخص کے مسلمان یا غیر مسلم ہونے کا فتویٰ صادر کرے' کیونکہ یہ مسئلہ صرف کوئی غیر متعصب عدالت ہی طے کر سکتی ہے۔ اس معاملہ پر اجماع امت ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ جب کہ اس عقیدہ سے انحراف کرنے والا دائرہ اسلام سے واضح طور پر خارج ہے۔ قادیانی نہ صرف یہ کہ غیر مسلم ہیں' بلکہ وہ پوری امت مسلمہ کو کافر سمجھتے ہیں' اس لئے مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ انہیں اپنے سے علیحدہ قرار دیں۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۴۰ ۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء)

چوہدری محمد اسماعیل ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
چیئرمین انٹرنیشنل اسلامک ٹربیونل

" مرزائیت خود مغربی سامراج کی کاشت کا پودا ہے اور یہ پودا اس لئے لگایا گیا ہے کہ

مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ ختم کیا جائے' جس سے مغربی سامراج خوف زدہ ہے اور جس کے لئے مرزائی' قادیانی اور ان کا جعلی نبی کام کر رہا ہے۔ اس طبقہ نے مغربی سامراجیت کے ایجنٹ کے طور پر کام کیا اور انہیں بڑھ چڑھ کر اپنی خدمات پیش کیں۔ جس کا حوالہ "پارٹیشن آف دی پنجاب" جلد نمبر۱ میں موجود ہے۔ مرزا غلام احمد نے جب جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تب اس کے جو پیروکار بنے' وہ اس وقت سے مرتد اور کافر ہیں اور قرآن و سنت کے اس فیصلہ کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں تسلیم کرتے ہوئے مرزائیوں' قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ جب کہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی' زیدی اور اثنائے عشری نے شروع سے ہی انہیں کافر اور مرتد قرار دیا ہے۔ اسی طرح رابطہ عالم اسلامی نے ۱۹۷۴ء میں پورے غوروخوض کے بعد مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا' لیکن یہ طبقہ قرآن و سنت کے احکام اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف کھل کر خود کو مسلمان کہتا ہے اور خود کو بطور مسلمان پیش کرتا ہے۔ جس پر کوئی تعزیر نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ حکومت نے صرف دستوری ترمیم کر دی تھی اور موجودہ حکومت نے محض ایک آرڈیننس بنا دیا ہے۔ جس پر کوئی عمل نہیں ہو رہا۔ یہودیوں کی طرح مرزائی بھی ایک منظم پارٹی ہے۔ جس کے سیاسی اور معاشی مفادات اکٹھے ہیں۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۴۰ ۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء)

ڈاکٹر عبدالباسط' ممتاز قانون دان دانشور' ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

"میں سمجھتا ہوں کہ قادیانی تحریک کبھی بھی مذہبی مسئلہ نہیں تھی۔ اس فتنے کی ابتداء برطانوی دور میں شعبہ جاسوسی سے ہوئی اور اس کا مقصد مسلمانوں کو فکری انتشار میں مبتلا کر کے برطانوی سامراج کو زوال سے بچانے کی تدابیر کرنا تھا۔ مولوی نور الدین بنیادی طور پر اس تحریک کا بانی اور دماغ تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی اس کے ہاتھوں میں محض ایک کٹھ پتلی تھا۔ میری دانست میں قادیانی گروہ کے پچانوے فیصد لوگ خود ایک بہت بڑے فراڈ کا شکار ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر مرزا طاہر احمد تک قادیانیت کے تمام سربراہوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے ان عام قادیانیوں کو استعمال کیا ہے اور استعمال کر رہے ہیں۔ میں' موجودہ قانون سازی جو انسداد قادیانیت کے لئے عمل میں لائی گئی ہے' کی حمایت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قانون کے بعد ایک عام قادیانی سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ آیا اسے مزید قادیانیت کے فراڈ سے وابستہ رہنا چاہئے یا نہیں۔ اس قانون پر اگر صحیح معنوں میں عمل کیا

جائے تو قادیانیوں پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ انہیں اسلام کے نام پر' اسلام کی بیخ کنی کے لئے ایک خطرناک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس طرح جن قادیانیوں کو واقعتاً اسلام سے محبت ہو گی' وہ قادیانیت کے کفر کو چھوڑ کر دوبارہ اسلام پر ایمان لے آئیں گے۔ اس حوالے سے میں ایک بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اسلامیان پاکستان حالیہ قانون کے عملی تقاضوں کو اگر صحیح نہج پر پورا کروا سکے تو دو سال کے اندر پاکستان میں موجود نصف قادیانی دوبارہ حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں گے۔" (ہفت روزہ چٹان ۱۱ جون ۱۹۸۴ء)

"کسی بھی مرزائی شخص سے یہ توقع وثوق سے نہیں کی جا سکتی کہ وہ ہر حالت میں اس ملک سے وفاداری کرے گا۔ اس ضمن میں فوج کا معاملہ خاص طور پر سنگین ہے۔ پاکستانی افواج میں مرزائی حضرات کی اچھی خاصی تعداد افسروں کے طبقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ فوج کی اہم' بلکہ کلیدی آسامیوں پر بھی مرزائی حضرات فائز ہیں اور مستقبل میں بھی اس کی توقع ہے کہ وہ فائز ہوتے رہیں گے ...... میں تو یہاں تک کہنے کو تیار ہوں کہ غیر معمولی طور پر مضبوط شخصیت کے علاوہ ایک عام مرزائی سے وفاداری کی توقع رکھنا بھی زیادتی ہے۔ اس کی وجہ بہت سیدھی سادی ہے۔ اس ملک میں ہر مرزائی ذاتی طور پر نفرت کا ہدف ہے۔ ایک عام پاکستانی مسلمان کو (مرزائی کے عقائد و عزائم کی وجہ سے) اس کی ذات سے کراہت ہوتی ہے۔ ہر عمل کا رد عمل ہونا ایک لازمی امر ہے۔ عوامی نفرت کے رد عمل کے طور پر اکثر مرزائی حضرات کے دلوں میں بھی پاکستانی عوام کے بارے میں انقباض پایا جاتا ہے۔ ایک ایسے شخص سے قربانی کی توقع رکھنا عبث ہے' جسے عوام نے بوجوہ نفرت کا ہدف بنایا ہو اور جس کے اپنے دل میں عوام سے نفرت اور رنجش کے جذبات موجود ہوں۔ میں مرزائی حضرات کو اس نوعیت کی قربانی دینے سے قاصر اس واسطے سمجھتا ہوں کہ وہ عوامی نفرت کا ہدف بنے رہے ہیں اور اپنی شخصیت کے تحفظ کے تقاضوں کے پیش نظر اس ملک کے عوام کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں۔ مجھے خوف اس بات کا نہیں ہے کہ مشکل وقت میں مرزائی حضرات غیر معمولی ایثار کا مظاہرہ نہیں کریں گے' بلکہ یہ ہے کہ شدید بحران میں یہ لوگ اس ڈولتی کشتی کو چھوڑتے چھوڑتے اس کے پیندے میں سوراخ ہی نہ کر جائیں۔ نفرت اور بدلہ لینے کے محرکات ضبط و شعور کو کالعدم کر دیتے ہیں۔ ٹھکرایا ہوا معشوق اپنے عاشق سے بدلہ لینے میں زیادہ ہی سفاک ثابت ہوتا ہے۔ کسی ایسے

شخص کا فوج میں کلیدی عہدے پر فائز ہونا' جو کسی بھی وجہ سے معاشرے اور وطن سے بیزار ہو یا جس کے جذبہ حب الوطنی میں کسی قسم کا ابہام ہو' خطرے سے خالی نہیں ہے۔ دشمن کی نظر خاص طور پر اس قسم کے اشخاص کو اچک لینے پر لگی رہتی ہے۔ میں برملا اس خدشہ کا اظہار کرنے کی جسارت کروں گا کہ پاکستانی افواج کے آفیسر اس نوعیت کے نفسیاتی دباؤ کا شکار ہیں کہ ان کی وفاداریوں پر مکمل انحصار کرنا قرین مصلحت نہیں۔"

(انسداد مرزائیت از ڈاکٹر عبدالباسط ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

رفیق احمد باجوہ --- ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

" قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے ربوہ میں مرزائیوں کے سالانہ اجتماع کے دوران تقریروں میں عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ قومی اسمبلی اور حکومت نے قادیانی مسئلے کو صحیح طور پر حل نہیں کیا ہے۔ مرزا ناصر نے اپنی تقریروں میں کہا ہے کہ " مرزائیوں کو آئین کی دفعہ ۲۰ کے تحت اپنے مذہب کی تبلیغ کا پورا حق ہے اور انہیں اس سے کوئی روک نہیں سکتا۔ مزید یہ کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے اور کوئی ایسا قانون نہیں جو انہیں اس سے روک سکے۔"

دراصل اس قسم کے بیانات عوام میں مایوسی پھیلانے کے لئے کئے جا رہے ہیں جب کہ قادیانی مسئلے کی آئینی اور قانونی حیثیت یہ ہے کہ آئین کی دفعہ ۱۹ کے تحت پاکستان کا کوئی شہری اس قسم کی آزاد تحریر و تقریر کا حق نہیں رکھتا' جس سے اسلام کی تعظیم و تکریم کو کوئی نقصان پہنچے۔ آئین کی یہ دفعہ دستور کی دفعہ ۲۰ پر حاوی ہے' جس میں مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہے اور دفعہ ۲۰ کو آزادانہ حیثیت میں نہیں پڑھا جا سکتا۔

دستور میں قادیانیوں سے متعلق ترمیم سے یہ بات واضح ہے کہ قادیانیوں کو ایسے لوگ قرار دیا گیا ہے جو یہ دعویٰ تو کریں گے کہ وہ مسلمان ہیں' لیکن اس ملک کا دستور اور قانون انہیں مسلمان تسلیم نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان کا اصل مسئلہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا نہیں بلکہ انہیں مسلمان تسلیم کرنے کا ہے۔ چنانچہ دستور اور قانون انھیں مسلمان تسلیم نہیں کرتے اور دستور میں قادیانیوں کے لئے "نان مسلم" نہیں' بلکہ "ناٹ مسلم" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس قسم کی تقریریں عوام میں بددلی پھیلانے کے لئے کی جا رہی

ہیں' جس سے عوام کو آگاہ رہنا چاہیئے۔ کسی مرزائی کو دستور کے تحت اس قسم کی تبلیغ کا حق نہیں پہنچتا جس سے اسلام کی تعظیم و تکریم میں فرق آئے۔ چنانچہ وہ اس قسم کا پروپیگنڈہ نہیں کر سکتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آیا ہے یا آئے گا۔" (روزنامہ وفاق ۱۶ دسمبر ۷۶ء۔ ہفت روزہ المنبر دسمبر ۷۶ء فیصل آباد)

خاقان بابر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

" فرقہ واریت بلاشبہ اسلام اور پاکستان کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ فرقہ وارانہ عدم رواداری نے مسلمانوں کو ہر دور میں اور تاریخ کے ہر موڑ پر نقصان پہنچایا ہے۔ آج ذی شعور اور درد دل رکھنے والے مسلمان' پاکستان کی فرقہ وارانہ صورت حال سے پریشان و مضطرب ہیں' لیکن مرزائیت' فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں۔ اس مسئلے پر تو تمام مکاتب فکر متحد ہیں۔ اجماع امت ہے کہ یہ مسئلہ کفرو اسلام ہے۔ یہ وقت کفراور اس کے ایجنٹوں کی شناخت کا ہے اور ان کے خلاف جہاد کا ہے۔ یہ وقت اسلام اور پاکستان کے غداروں سے غیراسلامی رواداری کا نہیں' بلکہ غداران اسلام اور پاکستان سے اس سلوک کا ہے' جس کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ دوسری طرف فرقہ وارانہ رواداری وقت کا تقاضا ہے' لیکن رواداری اور قومی و دینی بے غیرتی دو مختلف چیزیں ہیں۔ جب راج پال نے رنگیلا رسول کتاب لکھی اور حب رسولؐ رکھنے والے علم دین شہید نے اسے کیفر کردار تک پہنچا دیا تو بعض مغربی انداز فکر رکھنے والے اصحاب بھی اسی قسم کی رواداری کا ذکر کرتے تھے' لیکن وقت نے بتا دیا کہ قومی و دینی غیرت کی بنا پر جرات مندانہ اقدام ہمیشہ قوموں کی زندگی میں روشنی کے میناروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

○ پاکستان بننے کے وقت بھی تو فرقہ وارانہ اختلافات موجود تھے' لیکن کسی اسلامی فرقے نے ریڈ کلف کے سامنے علیحدہ میورنڈم پیش نہیں کیا۔ جب تمام اسلامی فرقے' اسلام اور پاکستان پر متفق تھے تو قادیانیوں نے علیحدہ میمورنڈم پیش کر کے اسلام اور پاکستان کے خلاف غداری کی۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگر قادیانی علیحدہ میمورنڈم پیش نہ کرتے تو گورداسپور کی مسلم اکثریت اقلیت میں تبدیل نہ ہوتی؟ اور کیا یہ درست نہیں کہ اگر گورداسپور ہندوستان میں نہ جاتا تو کشمیر پاکستان سے کبھی علیحدہ نہ ہو سکتا تھا؟

○ غیر مسلموں سے رواداری کا درس درست' لیکن رواداری یک طرفہ نہیں ہوتی اس کا اظہار دونوں طرف سے ہونا چاہیئے۔ میں تو کہوں گا کہ غدار مسلم ہو کہ غیر مسلم' قوم کو دونوں کا

احتساب کرنا چاہئے۔ کیا اس حقیقت سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ برصغیر میں مرزائیت' انگریز حکومت کی جاسوس جماعت تھی؟ اس جماعت نے نہ صرف برصغیر میں انگریزوں کے لئے جاسوسی کے فرائض سرانجام دیئے' بلکہ تمام دنیائے اسلام میں پھیل کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے انگریزی حکومت کے لئے جاسوسی کرتے رہے اور حکومت برطانیہ کو مسلم ممالک کی تسخیر میں مدد دی۔ برطانوی حکومت سے وفاداری' قربانیوں اور کارگزاریوں کا تفصیل سے اندراج' ان کی اپنی کتابوں اور رسالوں میں موجود ہے۔

○ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آج بھی مرزائیوں کے مشن اسرائیل میں موجود ہیں؟ جہاں سے دنیائے اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ اور جاسوسی کا کام کیا جاتا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہو کر لاتعداد مرزائی دنیائے اسلام کے خلاف برسرپیکار ہیں؟ کیا یہ مسلمہ حقیقت نہیں کہ اسرائیل دنیائے اسلام کے بڑے دشمنوں میں سے ایک ہے؟

○ کیا یہ حقیقت نہیں کہ انجمن احمدیہ قادیان ۱۹۰۵ء میں ہندوستان میں رجسٹرڈ ہوئی اور حکومت برطانیہ کی سرپرستی کے سبب سندھ اور پنجاب میں بھی پھیلی ہوئی تھی؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ حکومت ہند نے اس انجمن کو مہاجر انجمن قرار نہیں دیا؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ بھارت میں قادیانیوں کی تمام املاک و جائیداد ان کے قبضہ میں ہیں؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آنجہانی مرزا ناصر احمد کے بھائی مرزا وسیم احمد' امیر جماعت احمدیہ بھارت بن کر تمام جائیداد و املاک پر قابض ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں اور بھارتی حکومت کو جماعت احمدیہ کی وفاداری کا یقین دلا چکے ہیں۔ پاکستان بننے سے آج تک کیا بھارت میں کسی مرزائی کی نکسیر تک بھی پھوٹی ہے' حالانکہ لاکھوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں؟ کیا کوئی مرزائی عورت بھی ہندوؤں نے اٹھائی' حالانکہ ہزاروں مسلمان عورتیں ہندوؤں کا تختہ مشق بنیں؟ یاد رکھئے! مرزائیوں کی بحیثیت جماعت' بھارت سے وفاداری' پاکستان کے ساتھ وفاداری سے متصادم ہے اور اس کا کوئی جواز مرزائی پیش نہیں کر سکتے۔

○ انجمن احمدیہ ربوہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان میں رجسٹرڈ ہوئی اور یہ' اخلاقی و قانونی طور پر' انجمن احمدیہ قادیان کی پاکستان میں جائیداد کی وارث نہیں ہو سکتی تھی' لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ انجمن احمدیہ ربوہ نے انجمن احمدیہ قادیان کی کم از کم ۲۲ ہزار ایکڑ اراضی سندھ میں اربوں روپوں کی جائیداد پاکستان میں کسی قانونی یا اخلاقی جواز کے بغیر حاصل کر لی؟ اور مرزائیوں نے اتنی ناجائز الاٹمنٹیں کرائیں جو شمار نہیں کی جا سکتیں' حالانکہ بھارت میں ان کی جائیدادیں ان

کے پاس تھیں اور وہ مہاجر شمار نہیں کیے جا سکتے تھے۔ لیکن اہل پاکستان نے رواداری کا اظہار کرتے ہوئے انہیں چھیڑا تک نہیں اور اس وقت پاکستان میں ان کے وسائل آمدنی کسی بھی دیگر انجمن یا جماعت سے زیادہ ہیں' جن کی مدد سے وہ وطن عزیز میں ریشہ دوانیاں کرتے رہتے ہیں۔

○ کیا یہ حقیقت نہیں کہ بڑے سے بڑے عہدوں پر قادیانیوں کو فائز کیا گیا' لیکن مرتے وقت انہوں نے یہی وصیت کی کہ پاکستان میں ان کی نعش کو امانتاً" دفن کیا جائے اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے' ان کو بھارت منتقل کیا جائے۔ کیا پاکستانیوں نے ان کی قبروں پر اس مضمون کی تختیاں لگی ہوئی نہیں دیکھیں؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ تمام رواداریوں' آسائشوں اور مال و دولت کے باوجود مرزائیوں کو پاکستان میں کوئی اچھی چیز نظر نہیں آتی؟

○ کیا ۱۹۵۰ء سے لے کر آج تک ملک عزیز کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں میں قادیانی شریک نہیں پائے گئے؟

○ کیا قادیانیوں نے اپنے عمل سے ثابت نہیں کیا کہ وہ پاکستان اور اسلام کے غدار ہیں؟ کیا برطانیہ کے اس خود کاشتہ پودے کے پاکستانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے انگلینڈ میں "اسلام آباد" کی بنیاد رکھ کر اہل پاکستان کی غیرت اور قومی حمیت کو نہیں للکارا؟

○ کیا یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ ہے کہ امیر عبدالرحمٰن حاکم کابل نے مرزائیوں کے بھجوائے ہوئے مبلغ قتل کر دیئے اور مرزا غلام احمد کو خط لکھا کہ اگر تو سچا نبی ہے تو کابل میں آ کر تبلیغ کر۔ تو اسی وقت سے مرزائی افغانستان کے اسلامی اور آزاد تشخص کے دشمن بن گئے اور ہمیشہ افغانستان کی مسلم حکومتوں اور حریت پسند عوام کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے رہے؟

○ کیا یہ امر کسی سے مخفی ہے کہ افغانستان میں مجاہدین کے جہاد کے خلاف قادیانی' روس اور افغانستان کی ہر کٹھ پتلی حکومت کے حمایتی تھے اور افغانستان میں روسی تسلط کے خواہاں تھے؟

○ کیا یہ حقیقت نہیں کہ بھارت دوستی اور اسلامی افغانستان و پاکستان دشمنی' ولی خان وغیرہ اور مرزائیوں کے درمیان ایک نقطہ اتحاد ہے؟

○ کیا یہ بات تاریخی حقیقت نہیں کہ بھارت اور روس کے مابین معاہدہ ۱۹۷۱ء موجود ہے۔ جس کی بناء پر روس نے عملاً بھارت کی مدد کر کے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے علیحدہ کر دیا؟ یہ معاہدہ آج بھی موجود ہے اور اس معاہدے کی رو سے یہ دونوں ممالک کسی تیسرے ملک سے جنگ کی صورت میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے پابند ہیں۔

○ ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد آنجہانی مرزا ناصر احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں مرزائیوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے نام کے ساتھ احمدی نہ لکھیں' بلکہ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت ظاہر کریں۔ یہ خطبہ الفضل میں بھی چھپ چکا ہے۔ اسی دن سے قادیانیوں نے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ مرزائیت سے تائب نہیں ہوئے' بلکہ زیر زمین چلے گئے ہیں۔ پاکستان میں فکری انتشار اور بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ تلخیوں کا باریک بین نگاہوں سے مطالعہ کیا جائے تو اس صورت حال کے پیچھے مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں بخوبی نظر آ سکتی ہیں۔ یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ قادیانی انگریزوں اور اب اسرائیل کے تجربہ کار منجھے ہوئے تربیت یافتہ جاسوس اور سماجی اداکار ہیں جو شکل و صورت اور رہن سہن سے مسلمان دکھائی دیتے ہیں' لیکن ان کے دلوں میں کفر سے محبت اور اسلام سے دشمنی' رچی بسی ہوتی ہے۔ پاکستان ہی نہیں وہ تمام دنیائے اسلام کے خلاف کارروائی میں مصروف ہیں۔ "کاذب ہندی نبی" کی امت سے رواداری کا سبق تو تاریخ اسلام کو فراموش کر کے ہی دیا جا سکتا ہے۔" (قادیانیوں سے درس رواداری اور ہمارے قومی و ملی تقاضے از خاقان بابر ایڈووکیٹ)

مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ

"قادیانیت' منافقت کا دوسرا نام ہے۔ قادیانی' اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ بعض لوگ قادیانیوں کے نام نہاد اخلاق سے بڑے متاثر ہوتے ہیں' حالانکہ یہ ان کی منافقت ہوتی ہے۔ اخلاق سے مراد یہ ہے کہ جو چیز آپ کی زبان پر ہے' وہی آپ کے دل میں ہو۔ اگر آپ کی زبان پر کچھ اور ہے اور دل میں کچھ اور تو یہ اخلاق نہیں' بلکہ منافقت ہے۔ یعنی "چہرہ روشن' اندروں چنگیز سے تاریک تر"۔ قادیانی اپنی زبان سے بڑی میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں' مگر ان کے دل میں مسلمانان عالم کے لیے بڑے غلیظ جذبات ہوتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ تمام مسلمانوں کا رشتہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑ کر مرزا قادیانی سے جوڑ دیں اور یہی ان کی منافقت ہے۔ تمام مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیے"۔

(راقم کے نام جناب مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ کا مکتوب)

قادیانیت

ہماری نظر میں

دانشور

قدرت اللہ شہاب

"سری نگر میں ۱۳ جولائی کی وحشیانہ فائرنگ سے سارے برصغیر کے مسلمانوں میں بھی رنج و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ سب سے پہلے لاہور میں خان بہادر رحیم بخش سیشن جج، کی ملتان روڈ والی کوٹھی پر مشورہ کرنے کے لئے چند مسلمانوں کا ایک اجتماع ہوا۔ جموں کی (Young Muslim Association) کی نمائندگی کرنے کے لئے اے۔ آر ساغر بھی اس میں شامل تھے۔ اس میں طے پایا کہ ہندوستان بھر کے سربرآوردہ مسلمان اکابر کو اکٹھا کر کے اس بارے میں کوئی متفقہ فیصلہ کیا جائے۔ چنانچہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ میں فیئرویو نام کی ایک دو منزلہ کوٹھی میں ایک میٹنگ کے نتیجہ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی میں جو حضرات شامل ہوئے، ان میں علامہ اقبال، نواب سر ذوالفقار علی، خواجہ حسن نظامی، نواب گنج پورہ، نواب باغبت، سید محسن شاہ، خاں بہادر، شیخ رحیم بخش، عبدالرحیم درد اور اے آر ساغر کے نام سرفہرست تھے۔ چند دوسرے حضرات کے علاوہ وادی کشمیر کے ایک نمائندے غالباً میرک شاہ بھی اس میٹنگ میں شریک ہوئے۔

بدقسمتی سے صدارت مرزا بشیرالدین محمود قادیانی نے کر ڈالی اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بھی وہی بن بیٹھے۔ یہ قادیانیوں کی سوچی سمجھی چال ثابت ہوئی۔ اس کمیٹی کے قائم ہوتے ہی مرزا بشیرالدین محمود قادیانی نے ہر خاص و عام کو یہ تاثر دینا شروع کر دیا کہ ان کی صدارت میں اس کمیٹی کو قائم کر کے ہندوستان کے سرکردہ مسلمان اکابر نے ان کے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلک پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اس شرانگیز پروپیگنڈہ کے جلو میں قادیانیوں نے نہایت عجلت کے ساتھ اپنے مبلغین کو جموں و کشمیر کے طول و عرض میں پھیلانا شروع کر دیا۔ تا کہ وہ ریاست کے سادہ لوح عوام کو ورغلا کر اپنے خود ساختہ "نبی" کے حلقہ بگوش بنانا شروع کر دیں۔ یہ مہم کافی کامیاب رہی۔ کئی دوسرے مقامات کے علاوہ خاص طور پر "شوپیاں" میں مسلمانوں کی ایک خاص تعداد قادیانی بن گئی۔ پونچھ کے شہر میں مسلمانوں کی اکثریت نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا۔ یہ خبر سنتے ہی رئیس الاحرار مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری پونچھ شہر پہنچے اور اپنی خطیبانہ آتش بیانی سے قادیانیت کے ڈھول کا ایسا پول کھولا کہ شہر کی وہ آبادی جو مرزائی بن چکی تھی، تقریباً ساری کی ساری تائب ہو کر از سر نو مشرف بہ اسلام ہو گئی۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت کی آڑ میں، مرزا بشیرالدین محمود کی یہ چالبازیاں اور

حرکات دیکھ کر علامہ اقبالؒ نے شملہ والی کشمیر کمیٹی سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے کشمیر کے متعلق اس تحریک کی اعانت اور سرپرستی فرمانا شروع کر دی جو مجلس احرار نے بطور خود نہایت جوش و خروش سے شروع کر رکھی تھی۔" (شہاب نامہ از قدرت اللہ شہاب)

"......... چوتھی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بھارتی ففتھ کالم کے علاوہ قادیانیوں کے ایک منظم گروہ نے بھی اس موقعہ پر مسلمانوں کے ساتھ غداری کو عملی جامہ پہنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ حقیقت ہے کہ اصلی آزاد کشمیر گورنمنٹ تو ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کے روز قائم ہوئی تھی، لیکن پونچھ میں جہاد کا رنگ اور روح بھانپ کر غلام نبی گلکار نامی ایک کشمیری قادیانی نے بیس روز قبل ہی ۴ اکتوبر کو اپنی صدارت میں آزاد جمہوریہ کشمیر کے قیام کا اعلان کر دیا تھا۔ غالباً یہ اعلان راولپنڈی صدر کے ایک ہوٹل "ڈان" میں بیٹھ کر کیا گیا۔ اسی ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے بیٹھے مسٹر گلکار نے اپنی تیرہ رکنی کابینہ بھی منتخب کر لی تھی جو زیادہ تر ایسے افراد پر مشتمل تھی۔ جن کا تعلق قادیانی مذہب سے تھا۔ اس اعلان کے دو روز بعد ۴ اکتوبر کو گلکار مظفر آباد کی راہ سے سری نگر پہنچ گیا۔ جہاں پر اس کی ملاقاتیں شیخ عبداللہ سے بھی ہوئیں۔ اس کے بعد سری نگر میں اس کی حرکات و سکنات عام طور پر پردہ راز میں ہیں۔ لیکن باور کیا جاتا ہے کہ بارہ مولا سے سری نگر کی جانب مجاہدین کی پیش قدمی سے قادیانیوں کے اپنے منصوبے خاک میں مل گئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ یہ جنت ارضی بلا شرکت غیرے قادیانیوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ پاکستان جانے والی ہے تو انہوں نے بھی ففتھ کالم کا روپ دھار کر اس امکان کو ملیا میٹ کر دیا۔" (شہاب نامہ از قدرت اللہ شہاب)

"ہالینڈ میں پہنچ کر محکمہ پروٹوکول کے ایک افسر نے مجھے بر سبیل تذکرہ یہ بتایا کہ اگر ہم سور کے گوشت (پورک، ہیم، بیکن وغیرہ) سے پرہیز کرنا چاہتے ہیں تو بازار سے بنا بنایا قیمہ نہ خریدیں کیونکہ بنے ہوئے قیمے میں ہر قسم کا ملا جلا گوشت شامل ہو جاتا ہے۔ اس انتباہ کے بعد ہم لوگ ہالینڈ کے استقبالیوں کا من بھاتا "کھاجا" قیمہ کی گولیاں (MEAT BALLS) کھانے سے اجتناب کرتے تھے۔ ایک روز قصر امن (Peace Place) میں بین الاقوامی عدالت عالیہ کا

سالانہ استقبالیہ تھا۔ چوہدری ظفر اللہ خاں بھی اس عدالت کے جج تھے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ قیمے کی گولیاں' سرکے اور رائی کی چٹنی میں ڈبو کر مزے لے لے نوش فرما رہے تھے' میں نے عفت سے کہا آج تو چوہدری صاحب ہمارے میزبان ہیں۔ اس لئے قیمہ بھی ٹھیک ہی منگوایا ہو گا۔ وہ بولی ذرا ٹھہرو پہلے پوچھ لینا چاہئے۔ ہم دونوں چوہدری صاحب کے پاس گئے۔ سلام کر کے عفت نے پوچھا' چوہدری صاحب یہ تو آپ کی (Reception) ہے۔ قیمہ تو ضرور آپ کی ہدایت کے مطابق منگوایا گیا ہو گا؟ چوہدری صاحب نے جواب دیا۔ (Reception) کا موقع الگ ہے' قیمہ اچھا لائے ہوں گے۔ یہ کباب چکھ کر دیکھو۔ عفت نے ہر قسم کے ملے جلے گوشت کا خدشہ بیان کیا۔ چوہدری صاحب بولے "بعض موقعوں پر بہت زیادہ کرید میں نہیں پڑنا چاہئے۔ حضور کا فرمان بھی یہی ہے " دین کے معاملے میں عفت بے حد منہ پھٹ عورت تھی۔ اس نے نہایت تیکھے پن سے کہا یہ فرمان آپ کے حضور (مرزا قادیانی) کا ہے یا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا؟" (شہاب نامہ از قدرت اللہ شہاب)

" شہاب نامہ " میں واقعات دھیمے مگر تیکھے انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ جناب قدرت اللہ شہاب کا یہی نیم طنزیہ انداز واقعہ کو لطیفہ کا رنگ دے دیتا ہے اور اگر واقعہ مرزائیوں سے متعلق ہو تو یہ طنز تیر کا کام دیتا ہے۔ ایوبی دور کا ایک دلچسپ واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔

"ایک روز صدر ایوب نے حسب معمول اپنے سیاسی فلسفہ پر طولانی تقریر ختم کی تو ایک سینئر افسر وجد کی کیفیت میں آکر جھومتے ہوئے اٹھے اور سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر عقیدت سے بھرائی ہوئی آواز میں بولے " جناب آج تو آپ کے افکار عالیہ میں پیغمبری شان جھلک رہی تھی۔"

یہ خراج وصول کرنے کے لئے صدر ایوب نے بڑی تواضع سے گردن جھکائی۔ یہ سینئر افسر مرزائی عقیدے سے تعلق رکھتے تھے۔ معاً" مجھے یہ خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں صدر ایوب سچ مچ اس جھوٹ موٹ کے اڑن کھٹولے میں سوار ہو کر بھک سے اوپر کی طرف نہ اڑنے لگیں۔ چنانچہ اس غبارے سے ہوا نکالنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور نہایت احترام سے گزارش کی "جناب ان صاحب کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں' کیونکہ انہیں صرف خود ساختہ پیغمبروں کی شان کا تجربہ ہے۔" (شہاب نامہ از قدرت اللہ شہاب)

"کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ جنگ (۱۹۶۵ء) قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ ہے۔ اس لئے فوج کے ایک قادیانی افسر میجر جنرل اختر حسین ملک نے مقبوضہ کشمیر پر تسلط قائم کرنے کے لئے ایک پلان تیار کیا' جس کا کوڈ نام "جبرالٹر" تھا۔ صاحبان اقتدار کے کئی افراد نے ان کی مدد کی' ان میں مسٹر ایم ایم احمد سرفہرست بتائے جاتے ہیں جو خود بھی قادیانی تھے' اور عہدے میں بھی پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین ہونے کی حیثیت سے صدر ایوب کے نہایت قریب تھے۔ جنرل اختر ملک نے اپنے پلان کے مطابق کارروائی شروع کی۔ ایک بار میں نے نواب آف کالا باغ سے اس جنگ کے متعلق کچھ دریافت کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے فرمایا بھائی شہاب یہ جنگ پاکستان کی ہرگز نہ تھی۔ دراصل یہ جنگ اختر ملک' ایم ایم احمد' عزیز احمد اور نذیر احمد نے شروع کروائی تھی۔" (جو سب قادیانی تھے۔ ناقل) (شہاب نامہ از قدرت اللہ شہاب)

چراغ حسن حسرت مرحوم

"اسلام میں فتنوں کا ظہور قرون اولیٰ ہی سے ہو گیا تھا۔ مسیلمہ کذاب کا فتنہ اپنی قسم کا پہلا فتنہ تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ ادعائے نبوت صدر اول کے اسی فتنے کی ایک ترقی یافتہ صورت معلوم ہوتا ہے' اس زنجیر کی درمیانی کڑیوں کے پیچ و خم میں وہ تمام تحریکیں آجاتی ہیں جو اسلام اور دوسرے مذاہب کے تصادم سے پیدا ہوئیں۔ دراصل خود قادیانی تحریک بھی اپنی ہیئت و ترکیب کے اعتبار سے مسیلمہ کذاب کے فتنے کی بجائے ان فتنوں سے زیادہ تعلق رکھتی ہے جن کا بیج مسلمانوں کی غیر ملکی فتوحات کے زمانے میں بویا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی سرے سے جہاد بالسیف کے منکر ہیں اور انگریزی حکومت کو واجب الاطاعت سمجھتے ہیں۔ وہ صوفی بھی ہیں' لیکن ان میں نہ تو صوفیوں کی سی فراخ دلی اور وسعت نظر ہے نہ بے نیازی اور قناعت۔ وہ اپنے منکروں کو کافر کہتے ہیں اور اپنے مخالفوں کو بے دریغ گالیاں دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے' انہوں نے تصوف کے صرف عقائد کو قبول کر لیا' جو مجوسی عقائد کی صدائے بازگشت معلوم ہوتے ہیں اور جنہیں اسلامی تصوف سے کوئی تعلق نہیں یعنی ظل و بروز' تشبہ و تجسم اور وحدت وجود...... ان کے خیالات میں تضاد و تباین بے حد زیادہ ہے وہ خود اپنے دعویٰ کے متعلق ایسی متضاد باتیں کہتے ہیں کہ پڑھنے والا پریشان ہو جاتا ہے۔ لیکن تنسیخ جہاد اور حکومت انگریزی کی اطاعت کے متعلق انہوں نے جو کچھ لکھا ہے' وہ ہر قسم کے ابہام و تضاد سے پاک ہے' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مسائل کو اصل کی حیثیت حاصل ہے اور

دوسرے تمام مسائل، حتی کہ ان کا دعوائے مہدویت بھی فرع کی حیثیت رکھتا ہے۔" (نقیب ختم نبوت جلد نمبرا شمارہ ۴ اپریل ۱۹۹۰ء)

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد

" قادیانی عقائد کیا ہیں؟ اعمال کیا ہیں؟ منصوبے کیا ہیں؟ تدبیریں کیا ہیں؟ معاملات کیا ہیں؟ مسلمان اصل حالات سے بے خبر رہے۔ مسلمانوں کو خوش اور مطمئن رکھنے کے لئے جو مضامین شائع ہوتے تھے۔ وہی مضامین مسلمان سنتے رہے۔ اعتبار کرتے رہے، حتی کہ اگر کسی غریب مولوی نے کچھ چون و چرا کی تو اس کو ٹال دیا کہ اختلاف کی ضرورت نہیں۔ اتحاد کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو کیا خبر کہ جو قادیانی فرقہ ان کے اخلاق و احسان سے تقویت اور ترقی پا رہا ہے۔ وہی فرقہ سب سے زیادہ اتحاد مٹا رہا ہے۔ نہ صرف ان کو بلکہ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو وہ کافر قرار دیتا ہے۔ اور تکفیر بھی اجتہادی نہیں بلکہ الہامی کہ "مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اللہ اور رسول اللہ نہیں مانتے حالانکہ قادیانی عقیدے کے بموجب وہ سب کچھ ہیں۔ یہودیوں کے لئے موسیٰ ہیں۔ عیسائیوں کے لئے عیسیٰ ہیں، مسلمانوں کے لئے محمدؐ ہیں، قادیانیوں کے لئے احمد ہیں اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہیں۔ اور فی الجملہ تمام نبیوں کا مجموعہ ہیں اور جو ان کو نہ مانے وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔" (قادیانی قول و فعل از پروفیسر الیاس برنیؒ)

"قادیانیت اسلام کے حق میں ایک نئی قسم کا زہر ہے۔" (قادیانی مذہب از الیاس برنیؒ)

نامور مورخ مولانا ابو القاسم محمد رفیق دلاوریؒ

" بہت کم مدعی ایسے گزرے ہیں جن کے دعوؤں کی تعداد دو یا تین تک پہنچتی ہو۔ البتہ ایک مرزا غلام احمد اس عموم سے مستثنیٰ ہے۔ اس شخص کے دعووں کی کثرت و تنوع کا یہ عالم ہے کہ ان کا استقصاء اگر دوسروں کے لئے نہیں تو کم از کم میرے لئے بالکل محال ہے۔ تاہم سطحی نظر سے مرزا قادیانی کے جو دعوے اس کی کتابوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی تعداد چھیاسی تک پہنچتی ہے۔ میں نے دو ایک دعوے جو سب سے زیادہ دلچسپ تھے۔ اس خیال سے قلم انداز کر دیئے کہ مبادا خلیفۃ المسیح میاں محمود احمد کی خاطر اطہر پر گراں گذریں۔ باقی چوراسی دعوے ہدیہ ناظرین ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"میں محدث ہوں' امام الزمان ہوں' مجدد ہوں' مثیل مسیح ہوں' مریم ہوں' مسیح موعود ہوں' ملہم ہوں' حامل وحی ہوں' مہدی ہوں' حارث موعود ہوں' رجل فارسی ہوں' سلمان ہوں' چینی الاصل موعود ہوں' خاتم الانبیاء ہوں' خاتم الاولیاء ہوں' خاتم الخلفاء ہوں' حسین سے بہتر ہوں' حسنین سے افضل ہوں' مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں' یسوع کا ایلچی ہوں' رسول ہوں' مظہر خدا ہوں' خدا ہوں' مانند خدا ہوں' خالق ہوں' نطفہ خدا ہوں' خدا کا بیٹا ہوں' خدا کا باپ ہوں' خدا مجھ سے ظاہر ہوا اور میں خدا سے ظاہر ہوا ہوں' تشریعی نبی ہوں' آدم ہوں' شیث ہوں' نوح ہوں' ابرہیم ہوں' اسحاق ہوں' اسماعیل ہوں' یعقوب ہوں' یوسف ہوں' موسیٰ ہوں' داؤد ہوں' عیسیٰ ہوں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہراتم ہوں' منجی ہوں' ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں' موتی ہوں' حجراسود ہوں' تمام انبیاء سے افضل ہوں' ذوالقرنین ہوں' احمد ہوں' بشارت اسم احمد کا مصداق ہوں' میکائیل ہوں' بیت اللہ ہوں' ردر گوپال یعنی آریوں کا بادشاہ ہوں' کلنکی اوتار ہوں' شیر ہوں' شمس ہوں' قمر ہوں' محی ہوں' ممیت ہوں' صاحب اختیارات کن فیکون ہوں' کاسر الصلیب ہوں' امن کا شہزادہ ہوں' جری اللہ ہوں' برہمن اوتار ہوں' رسل ہوں' اشجع الناس ہوں' معجون مرکب ہوں' داعی الی اللہ ہوں' سراج منیر ہوں' متوکل ہوں' آسمان اور زمین میرے ساتھ ہیں' وجیہہ حضرت باری ہوں' زائد المجد ہوں' محی الدین ہوں' مقیم الشریعہ ہوں' منصور ہوں' مراد اللہ ہوں' اللہ کا محمود ہوں' (یعنی اللہ میری تعریف کرتا ہے) نور اللہ ہوں' رحمت العالمین ہوں' نذیر ہوں' منتخب کائنات ہوں' میں وہ ہوں جس کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا' میں وہ جس سے خدا نے بیعت کی۔" غرض دنیا جہان میں جو کچھ تھا۔ مرزا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ۔

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلمان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو"

رفیق دلاوری (ائمہ تلبیس از مولانا محمد رفیق دلاوری مرحوم)

مولانا سید حبیب' مدیر "سیاست" لاہور

"میرے عقیدے کے مطابق احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں' مرزائی صاحبان بھی حضور ممدوح کی شان میں خاتم النبیین کے الفاظ استعمال کرتے ہیں مگر مجھے علیٰ وجہ شہادت علم ہے کہ خاتم النبیین کا جو مفہوم مسلمانوں کے ذہن میں موجود ہے' وہ احمدی جماعت کے مفہوم ذہنی سے کوسوں دور ہے' مرزا قادیانی مدعی نبوت ہے' اس کی پیش گوئیاں غلط

ثابت ہوئیں اور انہوں نے خود پیش گوئی کی صحت کو معیار نبوت ٹھہرایا ہے' مرزا صاحب کے بعض افعال و اقوال' پیغمبر تو کجا عام انسان کی شان کے شایان بھی نہ تھے۔" (تحریک قادیان مصنفہ سید حبیب)

میکش

" پاکستان کی مرزائی اقلیت جو قادیان کے جھوٹے مدعی نبوت " مرزا غلام احمد قادیانی " کی پیرو ہے اور احمدی کہلاتی ہے۔ اپنی پیدائش کے دن ہی سے امت مسلمہ کے لئے شدید ترین روحانی اور فکری اذیتوں کا موجب بنی رہی ہے۔ مرزائیت کے مذہبی معتقدات نہ صرف دین حقہ اسلام کا کھلا استہزاء ہیں بلکہ اللہ اور اس کے بھیجے ہوئے نبیوں اور رسولوں اور حضرت ختمی المرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تضحیک کر رہے ہیں' اس پیروؤں کی گروہ بندی سیاسی اور تمدنی اعتبار سے پاکستان کے وجود اور اس کے داخلی امن کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے جس کی طرف سے غفلت یا تسامح نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ پورے عالم اسلام اور دین حقہ اسلام کے لئے بدرجہ غایت مضر رساں ثابت ہو سکتا ہے۔" (پاکستان میں مرزائیت کا مقام اور مستقبل از مرزا جانباز)

مولانا ماہر القادریؒ

" مرزا قادیانی ایک مراقی مریض ہے کہ جو منہ میں آتا ہے بکتا چلا جاتا ہے' ان احمقوں اور جاہلوں کو کیا کہئے کہ جو ان "ہذیانات" کو الہام و وحی سمجھے ہوئے ہیں اور اس قسم کے خرافات پڑھ کر بھی مرزائے قادیان کی عزت کرتے ہیں اور اس کی ذات سے ان کی عقیدت میں کمی نہیں آتی۔ یہ کفرو ضلالت کا وہ آخری درجہ ہے جہاں ذہن و قلب سے حق شناسی اور اچھے برے کے جاننے پہچاننے کی تمیز سرے سے جاتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال و تحریروں سے اس کی جو شخصیت سامنے آتی ہے' وہ ایک ایسے پست و عامی شخص کی شخصیت ہے جو مراق' ضعف باہ' سل' ذیابیطس اور سوء حفظ کا مریض رہا ہے ...... کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔ میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو' اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (قادیانیت از ماہر القادری)

"جس شخص نے انگریزوں کی خوشنودی کی خاطر "فریضہ جہاد" کو "بیہودہ رسم" کہا ہو اور حکومت انگریزی کو اسلام کے لئے چشمہ فیض سمجھا ہو ..... کیا وہ ولی' مجدد اور امام ہو سکتا ہے؟ اسلام کے مسلمہ فریضہ اور مخصوص رکن کو جس شخص نے منسوخ کر دیا' اس نے دین کی تجدید کی ہے یا دین کی بنیادوں کو ڈھایا ہے؟ انگریز' مسلمان کے "جوش جہاد" سے ڈرا ہوا اور مرعوب تھا۔ مرزائے قادیان نے انگریز کی دل دہی اور خوشنودی کے لئے دین کے اس عظیم رکن کی تنسیخ کا اعلان کر دیا۔ اس گراوٹ' دنائت' بے شرمی اور اقتدار پرستی پر دعویٰ کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے شرف کلام سے نوازتا ہے' کیا "مہبط وحی" کا ایسا کردار ہو سکتا ہے۔" (قادیانیت از ماہر القادری مرحوم)

"قادیانیوں کو خاص طور سے مرزا قادیانی کی تحریریں پڑھوائی جائیں' کہ نبی تو کیا کسی شریف آدمی کے یہاں بھی ایسی متضاد اور انمل بے جوڑ باتیں مل سکتی ہیں؟ اقلیت کے حقوق کا تحفظ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے مگر مولانا مودودی کے بقول "حکومت نے سانپ کو لاٹھی مار کر اسے چھوڑ دیا ہے اور چوٹ کھایا ہوا سانپ بڑا خطرناک ہوتا ہے۔" قادیانی غیر مسلم ذمی کی حیثیت سے پاکستان میں امن و امان کے ساتھ رہ سکتے ہیں' مگر پاکستان اور ملت اسلامیہ کے خلاف سازش برداشت نہیں کی جا سکتی! یہ مسئلہ بھی بہت اہم اور خاص طور سے قابل غور ہے کہ مسلمانوں کی حکومت اور مسلم معاشرے میں نبی کاذب کی جھوٹی نبوت کی دعوت نہیں دی جا سکتی۔ یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں اور زرتشتوں کے کفر اور کاذب نبی کی نبوت کا موقف ایک جیسا نہیں ہے' یہ وہ کفر ہے جس کی تبلیغ مسلمانوں میں قانوناً" ممنوع ہونی چاہئے۔ جس طرح مسیلمہ کذاب کے نام کے ساتھ حضرت اور علیہ السلام کے القاب گوارا نہیں کئے جا سکتے' اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے ساتھ تکریم و تعظیم اور احترام کے القاب برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ ابوجہل اور ابولہب کافر تھے' منکر نبوت تھے' حضورؐ کے دشمن تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے حریف اور مدمقابل نہیں تھے' مرزا غلام احمد قادیانی' چونکہ مدعی نبوت ہے' اس لئے اس کا موقف حضور خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حریف کا موقف ہے۔ استغفراللہ۔" (ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اکتوبر ۱۹۷۴ء)

منشی عبدالرحمن خان

"انگریز' چونکہ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کا مخالف تھا۔ اس لئے پاکستان بننے کے بعد بھی وہ اپنے قادیانی خود کاشتہ پودے کا تحفظ اور نشوونما چاہتا تھا۔ اس لئے انگریز گورنر پنجاب نے ربوہ میں ان کی چھاؤنی قائم کرائی۔ اور حکومت برطانیہ کے اصرار پر پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان قادیانی کو مقرر کیا' اس نے اپنے سات سالہ دور وزارت میں پاکستان کے بیرونی سفارت خانوں میں چن چن کر قادیانی بھیجے جو وہاں پاکستان کے خرچ پر " قادیانی مشن " کے لئے کام کرتے رہے۔ تبلیغ اسلام کے نام پر خزانہ پاکستان سے ہر سال مرزائیوں کو دو لاکھ روپیہ زر مبادلہ دلایا گیا جو غیر ممالک میں مرزائیت کے فروغ پر خرچ ہوتا رہا۔ مرزائیت کوئی مذہبی تحریک نہیں' بلکہ تمام تر ایک سیاسی تحریک ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی یہودیوں کی طرح دنیا میں مرزائیت کا فروغ چاہتا تھا اور اسی غرض کے لئے مرزا کے تمام جانشین بدستور کوشاں چلے آ رہے ہیں۔ انگریزوں کی پشت پناہی کی بدولت' ان کے عہد حکومت میں ہی مرزائی' حکومت کے کلیدی عہدوں پر قابض ہو چکے تھے۔ مرزائیوں کی ناپاک سازشوں' مذموم حرکتوں' اسلام دشمن ریشہ دوانیوں اور جارحانہ اقدامات کی وجہ سے حکومت پاکستان نے اپنے آئین کی دفعات ۱۰۶ اور ۲۶۰ میں ترمیم کر کے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یہ فرقہ تو اسلام کے لئے یہودیوں سے بھی خطرناک ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کا لیبل لگایا ہوا ہے اور مسلمانوں کے سے ناموں کی وجہ سے دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں اور اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔" (دور جدید کے عالمگیر فتنے از منشی عبدالرحمان خان ص ۱۹۶)

ممتاز احمد معروف مورخ

" حکیم نورالدین (قادیانی خلیفہ اول) مہاراجہ کشمیر زنبیر سنگھ کے زمانے میں ۱۸۷۶ء کے لگ بھگ کشمیر دربار سے بطور طبیب وابستہ ہوا۔ وہ دراصل برطانوی انٹیلی جنس کی طرف سے اس کام پر مامور تھا کہ مہاراجہ کشمیر کی روس سے سازباز پر اطلاع رکھے۔" (مسئلہ کشمیر از ممتاز احمد ص ۵۰۹)

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

" علمائے اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام پر نبوت ختم ہو چکی ہے' جبکہ علمائے

قادیان اجرائے نبوت کے قائل ہیں۔ اگر احمدیوں کو پورا یقین ہو جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوئ نبوت درست نہیں تھا تو وہ یقیناً اس راہ کو چھوڑ جائیں گے۔ آخر گمراہ ہونا کوئی خوبی نہیں اس سے نہ دنیا سنورتی ہے اور نہ آخرت۔ کون چاہتا ہے کہ گمراہ رہ کر یہاں کروڑوں مسلمانوں کے عتاب کا شکار بنے اور وہاں خدائی عذاب کا۔" (حرف محرمانہ از غلام جیلانی برق)

ریٹائرڈ میجر امیر افضل خاں

"جب تک اللہ اور رسولؐ کے نام پر بنائے گئے ملک میں جھوٹے نبی کا مرکز "ربوہ" موجود ہے تو اس شجر خبیثہ کے ہوتے ہوئے پاکستان میں اسلام کے شجر پاکیزہ کی آبیاری نہیں ہو سکتی۔ قادیانیوں کے خلاف جیتی ہوئی بازی ایک سازش کے تحت ہم ہار گئے کہ قادیانیوں کو کافر' مرتد اور زندیق قرار دینے کی بجائے ہم نے ان کو صرف غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانی ایک گروہ اور ایک فرقہ بن کر ربوہ کے اپنے مرکز میں اسلام کے خلاف سازش میں مصروف ہیں۔ قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ یہ اسلام کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے۔" (جھوٹے نبی کا ربوہ میں مرکز از ریٹائرڈ میجر امیر افضل خان)

اشتیاق احمد نامور ناول نویس

"مرزا غلام احمد قادیانی عیار ترین شخص تھا' جو تمام عمر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا"

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ حیرت اور افسوس کا مقام ہے کہ اس حدیث پاک کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص نبوت کا دعوئ کرے اور اس سے زیادہ حیرت ان لوگوں پر ہے جو اس حدیث کے ہوتے ہوئے اسے نبی مان لیں۔ کاش قادیانی حضرات غور کریں کہ وہ کس گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ مرنے کے بعد اس گمراہی کا انجام جہنم کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ابھی وقت ہے' غور کر لیں۔" (مرزا غلام احمد قادیانی از اشتیاق احمد)

کلیم اختر۔ ممتاز محقق

"کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبروں کا شوشہ چھوڑ

کر یہودی ایک سازش کے تحت کشمیر میں اپنا مشن قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے انہوں نے پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قادیانی گروہ کو' جس کا اپنا مشن بھی تل ابیب میں قائم ہے' آلہ کار بنا رکھا ہے۔ یہودی اس گروہ کے ساتھ مل کر کشمیر میں اپنا مشن قائم کر کے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی سازش کر رہے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کشمیر میں اپنے ایک پیروکار خلیفہ نور الدین جموں والے کو حکم دیا تھا کہ وہ اس علاقے میں حضرت عیسیٰ کی قبر تلاش کرے تا کہ قادیانی اپنی نبوت کا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے کشمیر کے عوام کی ایک غلط العام روایت کا سہارا لے سکیں۔ ۱۹۳۱ء میں جب قادیانی جماعت نے تحریک کشمیر میں حصہ لیا تھا تو قادیانیوں کے ان عزائم سے باخبر ہو کر' کہ وہ کشمیر کو قادیانی ریاست کا درجہ دینے چاہتے ہیں' علامہ اقبالؒ نے کشمیر کمیٹی سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور قادیانیوں کے درپردہ عزائم کو بھانپ کر بے نقاب کر دیا تھا۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۱۱ فروری ۱۹۸۴ء)

ڈاکٹر وحید عشرت

" قادیانیت امت مسلمہ کے سینے کا کینسر ہے۔ یہودیت کے مرکز اسرائیل میں ان کے سنٹر کے قیام' ہندوؤں سے ان کے گٹھ جوڑ اور فرنگ کی اشیرباد کے حصول' کا علم رکھنے کے بعد' کوئی اندھا ہی ہو گا جو یہ نہ جان سکے کہ اس تنظیم کا سربراہ جو خود عیسائیت کے خلاف ایک مناظر کے طور پر ابھرا اور بعد میں اسی سازش کا شکار ہو کر خود عیسائیت اور ہندومت کے چنگل میں گرفتار ہو گیا اور عیسائیت اور ہندومت نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ اسے خود اسلام کے اندر ہی نقب لگانے والا بنا ڈالا اور وہ' جو عیسائیوں اور ہندوؤں کو اسلام کی حقانیت کا درس دینے نکلا تھا' خود عیسائیوں' ہندوؤں اور یہودیوں کی شطرنج کا مہرہ بن کر اسلام کے بنیادی عقائد ختم نبوت' جہاد اور وحدت امت کا رقیب بن گیا۔ ختم نبوت کا پردہ اس نے اپنی کذابت سے چاک کیا' جہاد کو موقوف قرار دیا۔ اسلامی عقائد کی تلبیس کی اور امت میں نفاق کا بیج بو کر ایک نئی امت کھڑی کر دی اور خوش عقیدہ مسلمانوں اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کو گمراہ کیا ان کے علاوہ دین و ایمان کا سرقہ کیا۔ آج یہ سرطان' کینسر اور ناسور پوری دنیا میں ملت اسلامیہ کی رسوائی کا باعث ہے۔ اپنے لباس' اپنی صورتوں' اپنے اطوار سے یہ اسلام کا دم بھرتا ہے مگر اپنی روح میں یہ قرآن اور اسلام کی تعلیمات کو جھٹلانے والا ہے اور جہاں جہاں قادیانی ہیں وہ استعماریت کے اغراض و مقاصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے غدار اور مرتد ہیں۔

ان کے قرآن اور اسلام سے ارتداد کی وجہ سے ہی اقبالؒ نے انہیں مسلمانوں سے الگ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ لہٰذا ان قادیانیوں سے تعاون' ان کے انکار کی تشہیر و اشاعت اور ممتاز مسلمان زعما سے انکی اٹھکیلیوں میں کسی کو معاونت نہ کرنی چاہئے کیونکہ اس سے گمراہی کو

(...ہور ۱۳ تا ۱۹ فروری ۱۹۶۲ء)

میاں عبدالرشید مرحوم (کالم نگار "نور بصیرت" روزنامہ "نوائے وقت)

ہم پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اتمام ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن پاک کی قیامت تک کے۔ [illegible] طیبہ کا ہرگوشہ ضبط تحریر میں آ چکا۔ آپؐ کا قائم کردہ آئیڈیل معاشرہ' جو ایک لاکھ چوبیس یا چوالیس ہزار صحابہؓ کرام پر مشتمل تھا' کے پورے حالات محفوظ ہو چکے۔ انسان کی انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود کا ہر پہلو اس عظیم ترین لائحہ عمل' شریعت محمدیؐ میں سمویا جا چکا۔ اب کسی نبی کے آنے کے لئے کیا گنجائش باقی ہے۔ نہ آپؐ جیسی کوئی شخصیت پیدا ہو سکتی ہے۔ نہ قرآن پاک کے بعد کسی آسمانی کتاب کی گنجائش رہ جاتی ہے۔ نہ شریعت محمدیؐ سے بہتر کسی اور لائحہ عمل کا تصور کیا جا سکتا ہے؟ قرآن پاک میں حضورؐ کو خاتم النبیین فرمایا گیا۔ حضورؐ کا اپنا ارشاد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور ہو بھی کیسے سکتا ہے؟ ہے کسی کی مجال کہ وہ حضورؐ کے مقام کی عظمت کی سرحدوں کو بھی چھو سکے؟ نبوت کے جھوٹے دعویدار کئی ہوئے اور کئی ہوں گے۔ مگر ان کی زندگی کا اسلوب ہی ان کے جھوٹ کا کافی ثبوت ہے۔ جو لوگ عام شریف آدمی کے معیار پر بھی پورے نہیں اترتے' وہ نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟ جن کا الہام حاکم کی گھرکی سے بدل جاتا ہے' وہ کیسے اس قوی العزیز رب العزت کے پیغامبر ہو سکتے ہیں؟ جس کے نبی کی بات بدلتی نہیں۔ جس کے انبیاء' نہ کسی کی قوت سے خائف ہوتے ہیں' نہ کسی کے لالچ میں آتے ہیں۔

اب تو نبیوں کے نقال ہی آ سکتے ہیں اور اس قسم کے کام کر سکتے ہیں۔ جیسے حضرت صدیقؓ اکبر کے دور کے جھوٹے نبیوں نے کیے تھے .... نماز موقوف کر دیں یا روزوں کی چھٹی دے دیں۔ یا حج موقوف کر دیں۔ یا جہاد ختم کر دیں۔ چونکہ شریعت محمدیؐ میں کسی اضافہ کی گنجائش نہیں' اس لئے جھوٹے نبی اس کی تخریب کے درپے رہتے ہیں۔ کمزور ہوں تو منافقت سے کام لیتے ہیں۔ طاقتور ہو جائیں تو ظلم و ستم ڈھاتے ہیں۔ کمزور ہوں تو اپنی تعلیم کو اور معنی

پہناتے ہیں۔ طاقتور ہوں تو ان کی تعلیم کا رنگ بدل جاتا ہے اور انداز بھی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے دو باتوں میں ہمارے لئے مثال قائم کی ہے۔ ایک یہ کہ حضورؐ کی محبت کا حق کیسے ادا ہو اور دوسرے یہ کہ جھوٹے نبیوں اور ان کے ساتھیوں کا قلع قمع کیسے کیا جائے۔" (روزنامہ نوائے وقت' ۶ جون ۱۹۷۴ء)

پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ

"ایک مسلمان ختم نبوت کے عقیدہ پر اس قدر زور کیوں دیتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کو جاری تسلیم کرنے سے وحدت اسلامی پارہ پارہ ہو جاتی ہو۔ مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے پیشگوئی فرما دی تھی کہ میرے بعد میری امت میں تیس نبی جھوٹے پیدا ہوں گے۔ لیکن وہ سب کے سب اپنے دعویٰ میں کاذب ہوں گے۔ کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ چنانچہ اس پیش گوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مختلف ممالک اور مختلف زمانوں میں لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مسیلمہ کذاب' اسود عنسی' سجاح بنت حارث' مختار ثقفی' میمون قداح' طلحہ بن خویلد' ابن مقنع' سلیمان قرملی' بابک خرمی اور عیسیٰ بن مہرو مشہور دجال اور کذاب گزرے ہیں۔ ان افراد نے عرب اور ایران میں کافی تباہی و بربادی پھیلائی اور ہزارہا بندگان خدا کا خون بہایا۔

تقریباً ایک ہزار سال تک اسلامی دنیا میں امن و امان رہا لیکن موجودہ صدی کے آغاز میں پنجاب کی سیر حاصل سرزمین سے ایک مدعی نبوت کا ظہور ہوا۔ جس نے کمال بے باکی سے حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو پس پشت ڈال دیا اور مسلمانوں میں از سرنو فتنہ و فساد کا دروازہ کھول دیا۔

اگرچہ مرزا قادیانی نے بہت سی ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ لیکن ان منازل کی وجہ سے اس کے دعویٰ کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ عالم دین' زاہد' مناظر' مجدد' مثیل مسیح' مہدی' امام الزماں' لغوی نبی' امتی نبی' عکسی نبی' مجازی نبی' ظلی نبی اور بروزی نبی کے مناصب طے کرنے کے بعد اس نے غیر تشریعی مگر مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور جو شخص کسی زمانہ میں یہ کہا کرتا تھا کہ

۱۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کیسا؟ (انجام آتھم ص ۲۸)

۲۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ نبی کریمؐ خاتم الانبیاء ہوں اور پھر کوئی دوسرا نبی آ جائے! (ایام الصلح

ص ۴۷)

۳۔ ہست او خیر الرسل خیر الانام' ہر نبوت را بروشد اختتام۔

اسی شخص نے آگے چل کر یہ دعویٰ کرنا شروع کر دیا۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے   من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ دادند ہر نبی راجام   داد آں جام رامرا بہ تمام
آنچہ من بشنوم زوحی خدا   بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم   زخطاہا ہمیں است ایمانم

(درثمین ص ۲۸۷)

(۳) مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ توریت' انجیل اور قرآن کریم پر۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۲۵)

۴۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)

۵۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (لیکچر سیالکوٹ حقیقت الوحی ص ۱۶۴)

۶۔ میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ (منقول از خط بنام اخبار عام ۲۳۔ مئی ۱۹۰۸ء)

۷۔ بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔" (تجلیات الہیہ ص ۲۴)

(ماہنامہ حقیقت اسلام اگست ۱۹۳۵ء مضمون ختم نبوت از پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ)

چوہدری افضل حقؒ

" مرزائیت' عیسائیت کی توام' بہن ہے۔ یہ تحریک انگریزی حکمت عملی کی آغوش میں پل کر بڑھی' پھلی اور پھولی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد نے پلومر کی ٹانک وائن سے مست ہو کر اپنے ایک مکتوب میں اپنی نبوت کو انگریز کا "خود کاشتہ پودا" بیان کر کے برطانوی سرکار سے ناجائز تعلقات کی پوری کہانی بے خبری میں کہہ دی' اس دستاویزی ثبوت کے بعد کوئی عقل کا اندھا ہی مرزائیت کی راہ اختیار کر سکتا ہے' تاہم عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والوں کی کمی نہیں۔ تکمیل دین کے بعد اجرائے نبوت کے قائل' مرزائی لوگ گویا تاج محل پر مٹی کا بھدا گھروندا تیار کر کے ذوق سلیم کی توہین کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح فن تعمیر کے ماہر ایسے کور ذوق لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے' اسی طرح سچے مسلمان ایسے کور باطن مذہب کو قبول نہیں کر سکتے۔" (آئینہ مرزائیت از سید عطاء المحسن شاہ بخاری)

"قادیانی' برٹش امپریلزم کے کھلے ایجنٹ ہیں۔ وہ استعماری ذہن رکھتے ہیں۔ اردگرد کی غریب آبادی کا بائیکاٹ کرنا اور دوسرے ذرائع سے انہیں مرعوب کرنا ان کا دھندا ہے۔ وہ مسلمانوں میں ایک نئی گروہ بندی کے طلب گار ہیں جو مسلمانوں کی جمعیت کو ٹکڑوں میں بانٹ دے۔ قادیانی مسلمانوں میں بطور ففتھ کالم کام کرتے ہیں۔" (تحریک ختم نبوت از شورش کاشمیری ص ۸۷)

جناب پروفیسر عبدالحمید صدیقی

"قادیانیت کوئی دینی تحریک نہیں بلکہ اسلام اور ختم الرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک سازش ہے۔ جس کا واحد مقصد یہ تھا کہ اسلام میں جو مرکزی حیثیت سرور دو عالمؐ کو حاصل ہے اور جس کی وجہ سے وہ تمام مسلمانوں کے ہادی' مطاع' اور ان کی محبت و عقیدت کے واحد مرکز و محور ہیں' اسے ختم کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو اس مقام پر فائز کر دیا جائے' یہ انگریزی استعمار کی بنیادی ضرورت تھی کہ اس نعرے میں کسی نہایت قابل اعتماد اور وفادار شخص کو اس کام پر مامور کیا جائے کہ وہ مذہب کی آڑ میں مسلم عوام کے مذہبی جذبات سے کھیل کر انگریزی حکومت کی بنیادیں مستحکم کرنے میں مدد دے۔ ظاہر بات ہے کہ وہ شخص اس فرض کو اسی صورت میں بخوبی سرانجام دے سکتا تھا کہ وہ مسلمانوں کی محبت و عقیدت کے محور کو بدل دے۔ اس مقصد کی تکمیل جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچائے بغیر ممکن نہ تھی' چنانچہ مرزا قادیانی کو نبوت کے دعویدار کی حیثیت سے انگریز کی چاکری کا فرض سرانجام دینا پڑا۔ انہوں نے ایک نہایت چالاک دشمن کی طرح امت مسلمہ پر شب خون مارا۔ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار جو چاہیں کہتے رہیں لیکن اس حقیقت سے آخر کس قدر انکار کیا جا سکتا ہے کہ جو لوگ بھی مرزا قادیانی پر ایمان نہیں رکھتے انہیں مرزا قادیانی اور ان کے متبعین نے ہمیشہ کافر گردانا ہے اور ان کے ساتھ دینی اور معاشرتی سطح پر اس طرح کا معاملہ کیا ہے جس طرح ایک مسلمان کسی کافر کے ساتھ کرتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ کو پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلے پر آج یہ بات اچانک یاد آئی ہے کہ ایمان' خدا اور انسان کے درمیان ذاتی تعلق ہے لیکن وہ غالباً برہمی کے عالم میں اپنے "پیغمبر" اور اس کے جانشینوں اور اپنی امت کے دوسرے اکابرین کے نقطہ نظر اور طرز عمل کو بھول گئے ہیں جو مرزا قادیانی اور ان کی جماعت نے دوسرے مسلمانوں سے زندگی کے مختلف دائروں میں روا رکھا ہے۔ مرزا قادیانی نے

اپنے دعوائے نبوت کے جھٹلانے والوں کو نہ صرف کافر قرار دیا ہے بلکہ انہیں اس قدر گھٹیا الفاظ سے یاد کیا ہے کہ بار بار تہذیب کی نگاہیں نیچی اور حیا کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے انہوں نے ذریتہ البغایہ (بدکار عورتوں کی اولاد) لعین' نطفہ السفہا' کلاب' شیطان اعمی' غول اغوی اور ملعون کے الفاظ اس کثرت سے استعمال کئے ہیں کہ گویا یہ "جواہر پارے" مرزا صاحب کا تکیہ کلام ہیں۔

یہ تو ہے مسلمانوں کے بارے میں مرزا قادیانی کی دلی کیفیت کا عکس۔ جہاں تک مذہبی بُعد کا تعلق ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے ماننے والوں کے نزدیک کسی غیر قادیانی امام کے پیچھے نماز پڑھنا یا کسی غیر قادیانی کا جنازہ پڑھنا' خواہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو' قطعاً" حرام ہے۔" (ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور۔ جلد ۸۲ شمارہ ۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

سرسید احمد خاں

یہ اسی سال کی بات ہے جب مرزا غلام احمد اور ان کی فوج ظفر موج لاہور' لدھیانہ اور دہلی کے اندر مناظروں کی یدھ رچانے کے بعد واپس قادیان آتی ہے تو علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے استاد مکرم مولانا سید میر حسنؒ نے مرزا غلام احمد اور ان کے دعووں کے بارے میں سن کر ملک کی اس عظیم ہستی سرسید احمد خاں سے مرزا غلام احمد کی بابت رائے طلب کی کہ وہ اس شخصیت کو اس کے دعووں کی روشنی میں کیسا پاتے ہیں؟ یہ خط سرسید احمد کے ان خطوط میں ہے جنہیں ان کے پوتے سرراس مسعود نے مرتب کر کے چھپوا دیا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"مخدومی و مکرمی!

مرزا غلام احمد کے کیوں لوگ پیچھے پڑے ہیں اگر ان کے نزدیک ان کو الہام ہوتا ہے بہتر' ہمیں اس سے کیا فائدہ؟ نہ ہمارے دین کے کام کا ہے نہ دنیا کے۔ ان کے الہام ان کو مبارک رہے۔ اگر نہیں ہوتا اور صرف ان کے توہمات اور خلل دماغ کا نتیجہ ہے تو ہم کو اس سے کیا نقصان ہے۔ وہ جو ہوں سو ہوں اپنے لئے ہیں۔ جھگڑا اور تکرار کس بات کا ہے ان کی تصانیف میں نے دیکھیں وہ اس قسم کی ہیں جیسا ان کا الہام یعنی نہ دین کے کام کی نہ دنیا کے کام کی۔ حکیم نور الدین کی کوئی تحریر میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ دینیات میں کسی کا الہام جب تک شارع نہ تسلیم کر لیا جائے' کسی کام کا نہیں۔ تقدیر' علم الٰہی کا دوسرا نام ہے۔ ماکان اور مایکون علم الٰہی میں موجود ہیں پس کسی الہام میں یا یوں کہو تقدیر میں کچھ تغیر و تبدل نہیں ہو سکتے۔ پس دنیا میں

جو کچھ بھی ہوئے یعنی جو تقدیر میں ہے یعنی جو علم الٰہی میں ہے وہ ہو گا پس کسی کے الہام سے کسی کو دنیا میں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

پس ایسی بے سود کہ بالفرض اگر سچ بھی ہو تو بھی کچھ فائدے کی نہیں اور اگر جھوٹ بھی ہو تو بھی ہمارے نقصان کی نہیں اس پر متوجہ ہونا اور اوقات ضائع کرنا ایک لغو کام ہے۔ (خاکسار سید احمد علی گڑھ۔ ۹ دسمبر ۱۸۹۱ء) (تاریخ محاسبہ قادیانیت از پروفیسر خالد شبیر ص ۱۴۷ تا ۱۴۸)

ایک شخص نے بیان کیا کہ سرسید احمد خان صاحب سے جب ایک دفعہ میری کتابوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ اُن میں ذرہ خیر نہیں۔ (ازشاد مرزا قادیانی مندرجہ ملفوظات احمدیہ حصہ ششم ص ۲۶۹ مولفہ منظور الٰہی قادیانی لاہوری)

ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل

"اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن نے علماء کنونشن کو بتایا ہے کہ اسلامی کونسل نے حکومت کو یہ سفارش پیش کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے شخص کو موت کی سزا دی جائے۔ آج شام علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ کونسل نے مزید سفارش کی ہے کہ قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں کو مسجد اور عبادت کی ادائیگی کے لئے دی جانے والی "کال" کو اذان کہنے سے روک دیا جائے۔" کیونکہ یہ مسلمانوں کے "شعائر" ہیں۔" (روزنامہ جنگ کراچی' ۶ جنوری ۱۹۸۴ء)

غلام احمد پرویز' ادارہ طلوع اسلام

"ہنٹر کی مشہور کتاب "Our Indian Muslims" اور "تحریک وہابیت کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ" انگریزوں کے خطرہ اور وسوسہ کی صاف غماز ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس خطرہ کا اصلی سبب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جہاد دین کا سب سے بڑا فریضہ اور جنت کا کفیل ہے اور اس فریضہ کی تکمیل اس وقت ہوگی جب مہدی آخر الزمان آئیں گے اور پھر ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں میں

یہ عقائد موجود ہیں' انگریزوں کی سلطنت کو بقا حاصل نہیں ہو سکتی' لہٰذا اس کا علاج یہ ہے کہ انہیں ایک ایسا مہدی دے دیا جائے جو جہاد کو حرام قرار دے دے اور انگریزوں کی وفاداری کو عین اسلام ثابت کر دے۔ انگریزی استعمار کی یہ ضرورت تھی جسے تحریک قادیانیت نے پورا کر دیا۔۔۔ مرزا غلام احمد نے سب سے پہلے عیسائیت کی مخالفت کے رنگ میں اپنے آپ کو متعارف کرایا اور جب اس طرح سے مسلمانوں کی توجہات کو اپنی طرف کھینچ لیا تو پھر انہیں آہستہ آہستہ جہاد کی حرمت اور انگریزوں کی وفاداری کی افیون پلانی شروع کی اور اس مقصد کے لیے الہونی اثر کو عقیدت کی گہرائیاں بھی میسر ہو گئیں۔ مجددیت' مہدویت' بروزیت' مسیح موعودیت اور بالآخر نبوت کے جال پھیلائے گئے۔ چنانچہ سادہ لوح مسلمان اس جال میں پھنستے چلے گئے اور جو نہ پھنسے ان کی تمام قوتیں اس تحریک کی مخالفت میں ضائع ہو گئیں۔ یہی انگریز کا مقصد تھا کہ مسلمان کو اس طرح الجھایا جائے کہ اس کی توجہ کسی اور طرف بٹنے نہ پائے۔۔۔ اور محض اس لیے کہ وہ سادہ لوح مسلمان' جو ان لوگوں کے چند تراشے ہوئے فقروں اور گھڑی ہوئی دلیلوں سے ان کے دام ہمرنگ زمین کا شکار ہو جاتے ہیں' خود دیکھ سکیں کہ یہ لوگ خدا' رسول' قرآن اور اسلام کے ساتھ کس قدر مذاق کر رہے ہیں؟ یہ مدعی نبوت کے مقام کو سمجھتا ہے نہ اس کے منصب کو' نہ اسے قرآن کا کچھ علم ہے نہ نظام دین کا کوئی پتہ۔ نہ ہی اسے اپنے متعلق یاد رہتا ہے کہ میں آج کیا کہہ رہا ہوں اور کل کیا کہہ گیا تھا؟ پھر ان لوگوں کی منافقت کا یہ عالم ہے کہ مسلمانوں کو کافر بھی کہتے ہیں اور مسلمانوں کے لیے مخصوص سیاسی اور معاشرتی مراعات و مفاد کے حصول کے لیے اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار بھی کراتے رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ گزشتہ پچاس سال سے ان لوگوں نے ملت اسلامیہ کی توجہات کو کن لاحاصل مباحث پر مرکوز کر کے اس کی قوت و توانائی کو کس بری طرح سے ضائع کیا ہے۔ یہ ان کی بڑی گہری سازش تھی"۔

(مقالہ ختم نبوت ۔۔۔ معراج انسانیت از غلام احمد پرویز)

پروفیسر نسیم عثمانی' معارف اسلامیہ کالج کراچی

"جب سے صدر ضیاء الحق نے عوامی مطالبے پر قادیانیوں کے خلاف اقدامات کا اعلان

کیا ہے قادیانی غیر ممالک میں بہت سرگرم ہوئے ہیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان کو کسی نہ کسی طرح نقصان پہنچایا جائے۔ کیونکہ اب ان کی پاکستان کے ساتھ دلچسپیاں ختم ہو گئی ہیں' وہ اس مقصد کے لئے اپنے نوجوانوں کو گروپوں کی صورت میں ایک منظم منصوبے کے تحت بیرون ملک بھیج رہے ہیں' جو وہاں جا کر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ مہم منظم کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل جب میں اور ڈاکٹر بشارت میونخ جا رہے تھے تو ہمارے ساتھ ہی گوجرانوالہ اور گجرات کے قادیانی نوجوانوں کا ایک گروپ بھی سفر کر رہا تھا۔ ہماری ان قادیانی نوجوانوں سے دمشق کے ایک ہوٹل میں تفصیلی ملاقات اور بات چیت ہوئی۔ اور ان کی بات چیت ہی سے ہمیں ان کے مذموم ارادوں کا علم ہوا۔ اس گروپ سے بات چیت کے بعد ہمیں احساس ہوا کہ قادیانی اب اپنی تحریک کا مرکز اور ہیڈ کوارٹر روم کو بنانا چاہتے ہیں جو ایک کھلا اور آزاد شہر ہے اور یہاں انہیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں مل سکتی ہیں۔" (روزنامہ جنگ ۵ جون ۸۴ء)

پروفیسر قاری مغیث الدین شیخ' شعبہ ابلاغیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

"ملت اسلامیہ سے جھٹک دیئے جانے کے باوجود قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جو اپنے غلیظ عقائد و نظریات کے ماتھے پر اسلام کا لیبل چپکائے رکھنے پر اصرار کرتا ہے' عالمی صیہونی تحریک کا آلہ کار' یورپ کا تربیت یافتہ اور اسرائیل نواز یہ گروہ دراصل اپنے مغربی آقاؤں کے مخصوص مقاصد و مفادات کی خاطر امت مسلمہ کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے مسلمانوں سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتا۔" (ہفت روزہ لولاک ۱۴ اگست ۱۹۸۹ء)

"فتنہ مرزائیت اور اس کے پیچھے کار فرما سازشیں اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہیں۔ پاکستان بننے کے فوراً بعد فوج' بیورو کریسی ذرائع ابلاغ' اٹامک انرجی اور دیگر اہم اور حساس شعبوں میں ایک منظم سازش کے تحت اس ملک دشمن گروہ نے اپنے قدم جما لئے۔ جس کا خمیازہ آج تک حکومت پاکستان اور پاکستانی قوم کو بھگتنا پڑ رہا ہے' ائیر مارشل ظفر چوہدری اور اٹامک انرجی کا ایک سینئر اعلیٰ آفیسر فرحت اللہ بابر' جو قادیانی جماعت کے سرگرم رکن ہیں اور سارا عالم ان دونوں کو قادیانی اور غدار وطن کی حیثیت سے جانتا ہے' نے بھارت اور اسرائیل کو پاکستان کے اہم دفاعی راز فراہم کئے بعد ازاں فرحت اللہ بابر ملک سے فرار ہو گیا۔ اس کی غیر موجودگی میں محکمہ کی جانب سے اس کے نام سے اخبارات میں اشتہار بھی شائع ہوتے رہے۔ ہم ان آستین

کے سانپوں کی شکایت کریں تو کس سے کریں؟" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد ۱۲ مئی ۱۹۸۹ء)

پروفیسر محمود احمد غازی صاحب

" ماضی میں جتنی امتیں گذری ہیں وہ سب مختلف " انبیاء کی نبوت پر ایمان " کے عقیدے پر استوار ہوئیں چنانچہ ملت موسوی اور ملت عیسوی کی بنیاد ان دونوں جلیل القدر انبیاء پر ایمان کے عقیدے پر قائم ہوئی جن لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ان کی نبوت کا اقرار کیا' وہ ملت موسوی کے رکن قرار پائے اور جنہوں نے انکار کیا' وہ اس ملت سے خارج ٹھہرے۔ اسی طرح جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کیا' انہوں نے ملت عیسوی کا خطاب پایا اور ان کا انکار کرنے والے اس ملت سے باہر کر دیئے گئے۔ نبوت پر ایمان سچا ہو یا جھوٹا' دعویٰ نبوت صحیح ہو یا غلط' اس کی اساس پر ایک جداگانہ ملت کا قائم ہو جانا ایک ناگزیر نتیجہ اور لازمی امر ہے یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرنے کے باوجود مسیلمہ کذاب کے دعوے کو صحیح مانا' ان کو صحابہ کرامؓ نے بالا جماع مرتد اور ملت اسلامیہ کا غدار قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ساری ملت اسلامیہ اس امر پر متفق ہے کہ قادیانی اپنے اس منافقانہ دعویٰ کے باوجود' کہ وہ نبوت محمدی پر ایمان رکھتے ہیں' بالاتفاق اور بالا جماع اسلام سے خارج ہیں۔"

محمود احمد غازی (ہفت روزہ لولاک ۲۱ دسمبر ۱۹۸۷ء)

حفیظ تائب (نامور نعت گو شاعر)

" فتنہ قادیانیت اسلام کے خلاف کثیر الجہات سازش ہے اور اس میں کئی اسلام دشمن قومیں قادیانیوں کی مدد و معاون ہیں۔ چنانچہ ہر دور میں' اس کے ہر پہلو کا' ہر سطح پر تعاقب و تدارک سب مسلمانوں پر لازم ہے۔ اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد یہ لوگ زیر زمیں زیادہ کام کرنے لگے ہیں۔ لہٰذا اب یہ فتنہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے چیلنج ہے۔

قادیانی پاکستان اور بیرون ممالک میں اب بھی کلیدی عہدوں پر متمکن ہیں اور ان میں سے کئی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے محفوظ ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کڑی نگرانی کا انتظام حکومتی سطح پر ہونا چاہیئے۔ ساتھ ہی ساتھ سچے دل سے تائب ہو جانے والے قادیانیوں کا اپنے معاشرہ میں خیر مقدم اور ان کے لئے پیدا ہونے والے مسائل میں امداد و تعاون بھی ضروری

ہے۔۔۔ کئی سادہ لوح نوجوان مسلمان بیرونی ممالک میں اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات (گرین کارڈ وغیرہ کے حصول) کے لئے خود کو قادیانی لکھوا لینے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور جب وہ اس سلسلے میں قادیانیوں سے مدد لیتے ہیں تو ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ قادیانی اپنے موقف کی کئی تاویلیں پیش کرتے ہیں اور حسب ضرورت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت کے اظہار اور تکمیل رسالت کے اقرار کے حربے بھی استعمال کرتے ہیں۔

میری تجویز ہے کہ پہلے مرحلے میں پوری دنیا کے قادیانیوں کے دائرہ ہائے کار کا بہت گہرا سروے کروانے اور ان کے استیصال کے لئے سفارشات حاصل کرنے کی ضرورت ہے پھر ان سفارشات کی روشنی میں لائحہ عمل تیار کر کے اسے مختلف ٹیموں کے سپرد کیا جانا چاہئے۔ سروے کے دوران ہی میں' ختم رسالت کی حقیقت و اطلاق کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی دلیلوں کے رد پر مبنی خوبصورت' مختصر اور جامع پمفلٹ ہر بڑی زبان میں تیار ہو جانے چاہیں اور یہ پمفلٹ لائحہ عمل کے ساتھ ساری ٹیموں کو مہیا کئے جانے چاہیں۔ آپ کی زیر منصوبہ (زیر نظر) کتاب کے اقتباسات ہی سے یہ پمفلٹ آسانی سے تیار ہو سکیں گے۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے ایک باقاعدہ فنڈ قائم ہونا چاہئے اور اس فنڈ کے لئے ہر سطح پر چندہ اکٹھا کیا جانا چاہئے۔ چندہ مہم سے عامتہ الناس کے جذبات کا اندازہ بھی ہو گا اور ان میں ختم نبوت کی تبلیغ کا موقع بھی ملے گا۔

مختلف ممالک میں رہنے والے ہوش مند' واقف کار اور خالص اسلامی ذہن رکھنے والے لوگوں سے بھی اس سلسلہ میں مدد لی جا سکتی ہے۔ مثلاً شکاگو (امریکہ) میں یہ کام ڈاکٹر محمد مظفر الدین فاروقی یا ڈاکٹر عابد اللہ غازی صاحبان کے سپرد کیا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ پہلے ہی اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ آپ کے عظیم و ایمان افروز منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہوئے' اس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔

ہمیں لاہور ہائی کورٹ کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہئے' جس نے قادیانیوں کے شعائر اسلامی استعمال کرنے کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔" (راقم کے نام محترم حفیظ تائب صاحب کا مکتوب)

جناب فیاض اختر ملک ۔ سرگودھا

مفکر پاکستان' مصور پاکستان' حکیم الامت' شاعر مشرق' محسن ملت اسلامیہ' غرقاب

عشق رسولؐ' محافظ ختم نبوت' حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فتنہ قادیانیت کی نبض پہ ہاتھ رکھ کر' اس کے غلیظ چہرے سے نقاب سرکا کر' اس کی بے وفا آنکھوں میں جھانک کر' اس کی لوح دماغ پڑھ کر اور اس کے دل کی تہوں میں اسلام اور ملت اسلامیہ سے بغاوت کے سرکش ارادوں کو اپنی چشم بینا سے دیکھ کر ایک تاریخی جملہ کہا تھا:

"قادیانی' اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں"۔

حکیم الامتؒ کا یہ فرمان بظاہر چند الفاظ کا مجموعہ ہے لیکن درحقیقت اپنے اندر معانی کا ایک سمندر سموئے ہوئے ہے۔ میں علامہ اقبالؒ کے اس فرمان کو بار بار پڑھتا گیا اور فتنہ قادیانیت میری آنکھوں کے سامنے مختلف زاویوں سے منکشف ہوتا گیا۔۔۔۔ اس کے ذلیل و رذیل چہرے میرے سامنے گھومتے گئے۔۔۔۔ جسد اسلام پر حملہ کرنے والے اس کے نوکیلے دانت اور خونی پنجے ملاحظہ ہوتے گئے۔۔۔۔ قادیانیت کی یہ ہولناک و خوفناک صورت دیکھ کر میرا دل و دماغ اور زبان بیک وقت پکار اٹھے کہ قادیانی' اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے مجرم ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت سے بغاوت کر کے قادیانیوں نے اسلام کی عمارت کو بنیادوں سے اکھیڑ کر دھڑام سے گرانے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ قادیانیوں کا جرم اتنا سنگین ہے کہ اللہ کی زمین پر کسی قادیانی کا وجود برداشت نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ

- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ پر بہتان طرازی۔
- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار۔۔۔۔ کتاب اللہ کی تکذیب۔
- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار۔۔۔۔ وحی الٰہی پر عدم اعتماد۔
- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار۔۔۔۔ جبرائیل علیہ السلام کو خائن کہنا۔
- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار۔۔۔۔ جناب خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو جھٹلانا۔
- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار۔۔۔۔ پہلی الہامی کتابوں پر ایمان لانے سے فرار۔
- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار۔۔۔۔ انبیاء سابقین کی گواہی کی نفی۔

- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار —— احادیث رسولؐ سے بغاوت۔
- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار —— صحابہ کرامؓ کی مقدس ہستیوں پر کذب و افتراء باندھنا۔
- عقیدۂ ختم نبوت سے انکار —— ملت اسلامیہ کی وحدت پر حملہ اور اسے ٹکڑیوں میں بانٹنے کی سازش۔

بانی فتنہ قادیانیت مرزا قادیانی اور اس کو ماننے والا ہر شخص ان تمام جرائم کا مرتکب ہے لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ ایک ارب سے زاید مسلمانوں کے ہوتے ہوئے یہ نجس وجود کیوں زندہ ہیں؟ خصوصاً اسلامی مملکتوں کے حکمران یہ سب کچھ دیکھ کر کیوں گونگے' بہرے اور اندھے ہیں؟ عالم اسلام کی موجودہ بے حمیتی کو دیکھ کر حکیم الامت" کی روح ہچکیوں اور سسکیوں کی زبان میں یہ کہہ رہی ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

(راقم کے نام —— فیاض اختر ملک صاحب کا مکتوب)

محترمہ رضیہ فیاض اختر ملک صاحبہ - سرگودھا

"ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔ اس کے بغیر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں کوئی عبادت مقبول نہیں ہوسکتی۔ قادیانیوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ہمیشہ ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہ لوگ نہ صرف اسلام' پاکستان اور مسلمانوں کے دشمن ہیں' بلکہ خود اپنے بھی دشمن ہیں۔ میری یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ مجھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ فخر موجودات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک تخت پر تشریف فرما ہیں۔ قریب سے چند قادیانیوں کا ایک گروہ گزرا' (جن میں میرے قریبی رشتہ دار بھی شامل تھے) تو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اچانک کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ "ہمارا اس گروہ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس گروہ کا ہمارے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں"۔

ہر مسلمان کو ان کی مکارانہ سازشوں' نام نہاد اخلاق اور مرتدانہ سرگرمیوں سے بچنا چاہیے اور مکمل سماجی بائیکاٹ کر کے انہیں یہ احساس دلانا چاہیے کہ وہ ملت اسلامیہ کا حصہ نہیں بلکہ علیحدہ ہیں۔ جو خوش نصیب لوگ اس محاذ پر کام کر رہے ہیں' میں ان کے لیے دعاگو ہوں"۔

(راقم کے نام ---- محترمہ رضیہ ملک فیاض اختر کا مکتوب)

پروفیسر خالد شبیر گورنمنٹ کالج فیصل آباد

" مرزا غلام احمد قادیانی ایسے سازشیوں میں سرفہرست ہے جس نے عین اس وقت' جب مسلمان انگریز سے جنگ آزادی میں معروف تھے' دعویٰ نبوت کر کے مسلمانوں کی پشت میں خنجر گھونپنے کی جسارت کی۔ انگریز نے اپنی عیاریوں کا سہارا لے کر مسلمانان پاک و ہند سے" روح محمد " صلی اللہ علیہ وسلم چھیننے کے لئے ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی سے وہ کام لینے کی کوشش کی جو اس سے پہلے انگریزوں نے لارڈ کلایو کے ذریعے میر جعفر اور میر صادق سے لیا تھا۔ سیاسی میدان میں انگریزوں کے یہ حربے چونکہ انتہائی کامیاب رہے تھے' اس لئے مذہبی میدان میں بھی انہیں ایک ایسے فرد کی تلاش تھی جو مسلمانوں سے جذبہ آزادی اور جذبہ جہاد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھین لے۔ مکہ اور مدینہ سے ان کی عقیدت ختم کر کے قادیان سے رشتہ الفت استوار کر دے تاکہ مرکزیت اسلام کو تباہ و برباد کر کے مسلمانوں کو نئی ذلتوں کے غار میں با آسانی دھکیلا جا سکے۔

مرزا غلام احمد کی زندگی کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ابتدائی دور میں مرزا غلام احمد نے مبلغ اسلام بننے کی کوشش کی اور اس طرح آریہ سماجیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مناظروں کا سلسلہ شروع کیا۔ لیکن آہستہ آہستہ "بدو کے اونٹ" کی طرح پاؤں پسارے اور یکے بعد دیگرے ان گنت دعوے کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ یہ داستان دلچسپ بھی ہے اور اندوہناک بھی' کہ کس طرح اس شخص نے انگریزی اقتدار کا سہارا لے کر تعلیمات اسلامی کا

مذاق اڑایا۔ اسلام کے نام پر کفرو الحاد کو پھیلا کر ایک ایسے فتنے کی داغ بیل ڈالی' جس نے ملت اسلامیہ کے قلب و جگر کے لئے خنجر باطل کی حیثیت اختیار کر لی۔ دراصل مرزا صاحب نے چابک دستی اور ہوشیاری سے اپنے آپ کو آہستہ آہستہ اس مقام تک لے جانے کی کوشش کی ہے' جہاں پہنچانا انگریزوں کا مقصد تھا۔" (تاریخ محاسبہ قادیانیت از پروفیسر خالد شبیر)

پروفیسر محمد ظفر عادل' شعبہ سیاسیات گورنمنٹ کالج باغبانپورہ لاہور

" روزنامہ نوائے وقت ۱۰ جون ۱۹۷۴ء کے ایک اشتہار میں احمدی' لاہوری اور قادیانی گروہوں کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی کے چند اقوال شائع ہوئے ہیں' جس میں کہا گیا کہ مرزا صاحب ختم نبوت پر ایمان رکھتے تھے' حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مرزا قادیانی کے مختلف کفریہ عقائد اور دعوے ملاحظہ فرمائیں۔

دعویٰ خدائی:۔ اور میں نے اپنے تئیں خدا کے طور پر خود کو دیکھا اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں وہی ہوں جس نے آسمان کو تخلیق کیا (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

نبوت کے دعوے:۔ " پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے" (کلمتہ الفصل صفحہ ۱۵۸ مصنف مرزا بشیر احمد)

○ " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی) "میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۷ مرزا غلام احمد قادیانی)

○ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (اخبار بدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

○ " یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔" (حقیقت النبوت مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود صفحہ ۲۲۸)

○ "اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں تو میں اسے ضرور کہوں گا' تو جھوٹا ہے' کذاب ہے' آپؐ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔" (انوار خلافت صفحہ نمبر ۶۵)

○ "کوئی شخص کسی بھی منصب جلیلہ تک پہنچ سکتا ہے' یہاں تک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔" (الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

○ " خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا۔" (ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا قادیانی صفحہ نمبر ۱۰)

○ "آنحضرت عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے' حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی تھی۔" (بیان مرزا غلام احمد قادیانی روزنامہ الفضل قادیان' ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(قاضی ظہور الدین قادیانی منقول از اخبار پیغام صلح لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

○ " حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ نمبر ۱۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔۔۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے" (دافع البلاء صفحہ نمبر ۲۰)

کربلا است سیر ہر آنم ۔۔۔ صد حسین است در گریبانم
میں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہوں ۔۔۔ میرے گریبان میں سو حسین پڑے ہیں

(نزول المسیح صفحہ نمبر ۹۹ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

○ "کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہ مانا۔" (آئینہ کمالات اسلام مصنفہ مرزا قادیانی صفحہ ۵۴۷)

○ " جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی' یہودی' مشرک اور جہنمی ہے۔" (نزول المسیح مصنفہ مرزا قادیانی صفحہ نمبر ۴)

○ "میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (نجم الہدیٰ صفحہ نمبر ۵۳ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

○ " جو ہماری فتح کا قائل نہ ہو گا تو صاف سمجھا جائے گا' اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں ہے۔" (انوار الاسلام مصنف مرزا قادیانی صفحہ ۳۰)

○ " جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔" (حقیقت الوحی مصنف مرزا قادیانی صفحہ نمبر ۱۶۳)

○ " ان لوگوں کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے۔" (فتاویٰ احمدیہ جلد اول

صفحہ نمبر ۱۸)

○ " اور میں یقین رکھتا ہوں جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔" (شہادۃ القرآن ضمیمہ بہ عنوان گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص نمبر ۱۷)

منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ نمبر ۴۱ مصنفہ مرزا غلام احمد)

○ " یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں، بلکہ مجبوری سے اور پھر کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔" (بیان مرزا محمود خلیفہ ربوہ الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

" ان تحریروں کی روشنی میں جواب دیجئے' کیا مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد' ولی یا نبی ماننا جائز ہے؟" (روزنامہ نوائے وقت ۱۸ جون ۱۹۷۴ء)

حافظ نذر محمد' مسلم اکادمی لاہور

" قادیانیت' صیہونیت اور برہمنیت' ایک ہی زنجیر کے دائرے ہیں۔ ان کا حملہ صرف دین اور عقیدہ پر نہیں' بلکہ تہذیب اور اسلامی سیاست و ملی استحکام پر زیادہ ہے۔ فخرالدین ملتانی ان کا پہلا شکار ہوئے۔ ان کے بیٹے مظہرالدین ملتانی سے مدت العمر تعلق رہا۔ اس غریب نے تین کتابیں لکھیں' تینوں ضبط قرار دیدی گئیں۔ اگر مجلس ان کتابوں کو واگزار کرا سکے اور اشاعت کا انتظام کرے تو بڑی خدمت ہو گی۔ خصوصاً "ربوہ کا پوپ" اس کتاب کا ایک مرکزی کردار محمد یوسف ہے۔ وہ میرے ادارے میں کارکن رہا۔ لاہور سے فرار ہوا تو راز کھلا کہ وہ مرزائی تھا۔ باغی ہوا تو فرار ہو کر اس نے جان بچائی۔ کئی سال بعد حیدر آباد میں ملا تو اس نے ساری داستان سنائی۔" (راقم کے نام جناب حافظ نذر محمد صاحب کا مکتوب)

سید نظر زیدی' رکن معارف اسلامی لاہور

" مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا' وہ کوئی بڑی جماعت بنانے میں کامیاب نہیں ہوئے' بلکہ عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

پھر برصغیر ہند و پاکستان میں پیدا ہونے والے اس خود ساختہ نبی کو ایک مستحکم جماعت بنانے میں کیوں کامیابی حاصل ہوئی؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ برصغیر میں، انگریز کی حکومت قائم ہو جانے کی وجہ سے، ماضی کے مقابلے میں حالات بالکل مختلف تھے۔ ایک خیال تو یہ ہے کہ پودا لگایا ہی انگریز سیاستدانوں نے تھا، لیکن اس خیال سے اتفاق نہ بھی کیا جائے تو اس میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا کہ انگریزوں نے اس جماعت کی بھرپور انداز میں سرپرستی کی اور اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا۔ سرپرستی کرنے کا ثبوت یہ ہے کہ اس غیر ملکی حکومت نے، مرزائیوں کے مرکز کو مضبوط تر بنانے کے لئے، اس کے بیت المال کو اس طرح مستحکم کیا کہ اس جماعت کے جو افراد سرکاری محکموں میں ملازم تھے، ان کی تنخواہوں میں سے طے شدہ رقم کاٹ کر اس کے خزانے میں جمع کرا دی جاتی تھی، جبکہ مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی سرکاری ملازم کے بارے میں یہ معلوم ہو جاتا کہ وہ ملک کی کسی جماعت سے وابستہ ہے اور اس کی مالی اعانت کرتا ہے تو اس کی نوکری خطرے میں پڑ جاتی تھی۔

مرزائیوں سے انگریز کی چاہت اس لئے تھی کہ ایک تو وہ ان کا بہت بڑا مقصد، ملت اسلامیہ میں انتشار ڈالنا، پورا کرتے تھے۔ جیسا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت نہ کرنے والوں کو سرے سے مسلمان ہی نہ سمجھتے تھے اور اپنے اس فاسد عقیدے کے باعث، ان کے ساتھ غیر مسلموں کا سا سلوک بھی کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ تھی کہ اپنے نبی (کاذب) کی سنت کے مطابق انگریز حکومت کے غیر مشروط وفادار بھی تھے۔ یہ بات محض قیاس نہیں، بلکہ ایک سچائی ہے کہ کسی محکمہ میں نوکری دلانے یا کوئی اور کام کرانے کے سلسلے میں ایک عام مرزائی بھی بہت بڑی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ کسی انگریز افسر سے کسی کے لئے سفارش کرتا تھا، تو یہ سفارش مانی جاتی تھی اور متعلقہ شخص کا کام ہو جاتا یوں مرزائیوں کو مسلم عوام میں رسوخ حاصل ہوتا تھا۔

تیسری بات یہ کہ مستقل طور پر چندہ وصول کرنے کی وجہ سے، یہ جماعت، بہت امیر تھی اور عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے خوب روپیہ خرچ کرتی تھی۔ غریب اور کمزور عقیدے کے مسلمان ان کے جال میں پھنس جاتے تھے۔ ان تینوں باتوں کے علاوہ چوتھی وجہ یہ تھی کہ عام مسلمانوں کی حالت خواب خرگوش میں مدہوش انبوہ کی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ علمائے حق کا ایک مختصر گروہ دین اسلام کو اس کی حقیقی صورت میں زندہ رکھے ہوئے تھا اور اپنے محدود

وسائل کے ساتھ تبلیغ دین میں مصروف رہتا تھا' لیکن قوم کی اکثریت دنیا پرست مولویوں کے ہتھے چڑھی ہوئی تھی جو اپنی ساری اہلیت انہیں فرقوں میں بانٹنے اور ایک دوسرے کے خلاف خشونت کے ہتھیاروں سے مسلح کرنے پر خرچ کر رہے تھے۔ انگریز کی طے شدہ پالیسی کے باعث' مسلم عوام اقتصادی طور پر تباہ حال تھی۔ مرزائی انہیں کسی قسم کا سہارا دینے کے لئے آگے بڑھتے تھے تو وہ آسانی سے ان کے جال میں پھنس جاتے تھے۔" (راقم کے نام جناب سید نظر زیدی کا مکتوب)

خان عشرت علی خان صاحب۔ سرگودھا

"دجال قادیان' مرزا قادیانی کوئی معمولی قسم کا مجرم نہیں ہے۔ یہ پورے عالم اسلام اور اسلام کا مجرم ہے۔ اس کی فرد جرم شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خدائی کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ فرعون' نمرود اور شداد ہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہے۔ توہین رسالتؐ کرنے کے جرم میں یہ ابوجہل' ابولہب اور ولید بن مغیرہ ہے۔ قرآن مجید میں تحریف کرنے کے جرم میں یہ یہودی و نصرانی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ ابن سبا ہے۔ دین اسلام سے پھر جانے کے جرم میں یہ مرتد ہے۔ تعلیمات اسلامیہ کو مسخ کرنے کے جرم میں یہ زندیق ہے۔ حضرت علیؓ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ خارجی ہے۔ امام حسینؓ کی شان میں بکواس کرنے کے جرم میں یہ شمر ہے۔ اسلام کو گالیاں دینے کے جرم میں یہ راجپال اور سلمان رشدی ہے۔ ظاہرا مسلمان اور باطنا" کافر ہونے یعنی منافق ہونے کے جرم میں یہ عبداللہ بن ابی ہے۔ خود کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ کرم خاکی بننے کے جرم میں یہ ڈارون کی اولاد ہے۔ جھوٹے خدا شداد نے بہشت بنائی اور جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ بنایا۔ اس کفریہ نقالی کے جرم میں یہ مشن شداد کا علمبردار ہے۔

(راقم کے نام جناب خان عشرت علی خان صاحب کا مکتوب)

قادیانیت

ہماری نظر میں

صحافی

آغا شورش کاشمیری ایڈیٹر "چٹان"

" مرزا قادیانی برطانوی اغراض کا روحانی بیٹا تھا۔ " قادیان " مرزائیت کی جائے پیدائش' ربوہ اعصابی مرکز' تل ابیب تربیتی کیمپ' لندن پناہ گاہ' ماسکو استاد اور واشنگٹن اس کا بینک ہے۔" (ہفت روزہ چٹان اپریل ۱۹۷۴ء)

حمید نظامی مرحوم بانی وایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت

" غیر ممالک میں پاکستان کے "سفارت خانے" تبلیغ مرزائیت کے اڈے اور ان کے جماعتی دفاتر معلوم ہوتے ہیں۔" (ماہنامہ صوت الاسلام ستمبر' اکتوبر ۱۹۸۵ء)

مولانا اختر علی خاں

" میری اور "زمیندار" کی خدمات دین اسلام کی ترقی اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف ہیں۔ میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے کے مطالبہ کی حمایت میں اپنی تمام قوت صرف کروں گا! اب دو ہی صورتیں ہیں' مرزائیت زندہ رہے گی یا ہم زندہ رہیں گے۔ اب تمام مسلمانوں نے مرزائیت کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں فرزندان توحید سر دھڑ کی بازی لگانے سے بھی گریز نہ کریں گے۔ میں حیران ہوں کہ پاکستان کے وزراء خاموش کیوں ہیں؟ وہ واضح الفاظ میں اعلان کریں کہ وہ مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کریں گے یا قادیانیت کا ساتھ دیں گے۔ ان کو ایک راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ پاکستان کے وزراء اگر جمہور مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم نہ کریں گے تو یہ ان کرسیوں پر بیٹھنے کے حقدار نہیں ہوں گے!

اگر مرزائیت کی مخالفت کرنے سے کوئی آدمی احراری ہو جاتا ہے تو میں سب سے پہلا احراری ہوں۔

ماسٹر تاج الدین انصاری صدر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان اور شیخ حسام الدین ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام' ختم نبوت پر مسجد میں تقریر کریں تو انہیں جیل کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں بند کر دیا جائے اور مرزائی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کے باوجود مسلمانوں کے خلاف جلسہ عام میں اشتعال انگیز تقریر کریں تو ان سے کوئی باز پرس نہیں کی جاتی۔"

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا ص ۲۰۱)

زیڈ اے سلہری

"مسلمانوں نے نہ صرف انگریزوں کا غیض و غضب برداشت کیا' بلکہ انہوں نے اپنے طور پر مغربی تہذیب کو ناقابل قبول گردانا اور انگریزی تعلیم کا بائیکاٹ کیا۔ مستزاد یہ کہ مسلمانوں نے برصغیر کو "دارالحرب" قرار دیا۔ جس کا مطلب تھا کہ انہوں نے انگریز کی حکومت تسلیم نہ کی اور باغیوں کا کردار اپنایا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی مسلمانوں کے اسی کردار کا نتیجہ تھی' جس کی پاداش میں وہ ایسے عذاب سے گزرے' جس کا بہت کم قوتوں کو سامنا ہوا ہے۔ کوئی مسلمان قابل اعتبار نہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ انگریز کہتے تھے' "اس کی سرشت میں بغاوت ہے۔" سخت سے سخت سزاؤں کے ساتھ ساتھ حکمرانوں کی کوشش تھی کہ وہ مسلمانوں کو یہ باور کرا سکیں کہ وہ ایک غیر مسلم حکومت کے تحت بھی بطور مسلمان زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ گویا انگریزوں کے تلے بھی برصغیر "دارالسلام" ہے۔" چنانچہ اس نکتے کو مسلمانوں کے اذہان و قلوب میں اتارنے کے لئے بڑے بڑے دینی بزرگوں کے فتوے شائع کئے گئے' لیکن مسلمان جمہور اپنی بات پر اڑا رہا کہ مسلمانوں کی حکومت کے اختتام کے بعد برصغیر "دارالحرب" بن گیا ہے۔ اسی نکتے کو منوانے کے لئے بالآخر انگریزوں کو نعوذ باللہ ایک "نبی" کو "نازل" کرنا پڑا۔ انہیں سوجھا کہ جو بات مفتیوں اور مولاناؤں کی سطح پر قابل قبول نہ ہوئی شاید وہ "نبوت" کی سطح پر قابل تسلیم ہو جائے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنے اس "الہام" کا انکشاف کیا کہ جہاد "حرام" ہو چکا ہے اور اس نے کہا۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لئے حرام ہے جنگ اور قتال

اور یہی انگریزوں کا مقصد تھا کہ مسلمان جہاد کے جذبے سے عاری ہو کر امن پسندانہ طور پر انگریزوں کے تابع ہو جائیں۔ قادیانیت کا بیج بو کر انگریزوں کو یہ فائدہ ضرور ہوا کہ برصغیر میں ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی جو "اولو الامر" کے اتباع کے بارے میں قرآنی نص کو "حاکم وقت" انگریزوں پر اطلاق کرتی اور انگریزوں کی وفاداری کا دم بھرتی تھی۔ انگریزوں کے زمانے میں قادیانیوں کے لئے یہ امر ہمیشہ باعث افتخار رہا کہ حکومت ان پر اعتماد اور انحصار کرتی ہے۔ وائسرائے نے چوہدری ظفر اللہ خاں کو بتیس سال کی عمر میں پنجاب ہائی کورٹ میں صرف آٹھ سال کی پریکٹس کے بعد مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے اپنی کونسل کا ممبر مقرر کر دیا۔ ظفر اللہ خاں نابغہ روزگار نہ تھے کہ یہ ترقی ان کی غیر معمولی لیاقت کا تقاضا تھا۔ اس تقرری کا محض یہ

مطلب تھا کہ اس طرح مسلمانوں کی نمائندگی کا مسئلہ بھی طے ہو گیا اور انگریزوں کو اپنی پسند کا آدمی بھی مل گیا۔ اسی ناانصافی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے' علامہ اقبالؒ نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک غیر مسلم فرقہ قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔

قادیانیت کی افزائش کا مقصد وحید' حاکم وقت یعنی انگریزوں کی حکومت کو نعوذ باللہ "جانب من اللہ" ثابت کرنا تھا۔ قادیانی' مسلمان جمہور سے گھبراتے تھے اور اسی لئے وہ برصغیر کی تقسیم کے حق میں نہ تھے کہ اس طرح انہیں پاکستان میں اپنے اردگرد مسلمان ہی مسلمان نظر آتے' مسلمانوں سے قلبی و ذہنی بعد ہی انہیں اپنا ہیڈ کوارٹر ربوہ سے لندن منتقل کرانے کا موجب بنا۔ قادیانیت ایسا مذہب ہے جو اپنے پیروؤں کو غیر مسلموں کی غلامی پر مائل کرنے کے آلہ کار کا کام دیتا ہے اور وہ یہی کام ہندوستان میں کر رہا ہے اور ہندوؤں کے نزدیک بہت مقبول و معزز ہے۔ روسیوں کو قادیانیوں کی "خوبیوں" کا ادراک ہو۔ تو وہ ضرور انہیں وسط ایشیا کی مسلمان مملکتوں میں درآمد کریں تاکہ وہاں مسلم باشندوں کے دلوں میں ماسکو کی غلامی کی خو کو راسخ کر سکیں۔" (ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان جولائی ۱۹۸۹ء)

"میری شعوری زندگی اسی تمنا میں گزری کہ قادیانی مسئلے کے بارے میں مسلمان اپنی سنگین ذمہ داری سے عہدہ برا ہوں' دراصل قادیانی ازم انگریزوں کی سنگینوں کی حفاظت میں پروان چڑھا۔ کسی آزاد مسلم معاشرے میں اس کا پنپنا ناممکن تھا۔ اس کا مقصد اسلام کی تعلیم کو مسخ کرنا تھا اور مغرب میں اس مذموم مقصد کے حصول کا ایک ہی ذریعہ قرار دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو گھٹایا جائے' چنانچہ وہاں صدیوں' جتنا پراپیگنڈا اسلام کے خلاف ہوا ہے۔ اس میں اسلامی عقائد کو اس قدر ہدف تنقید نہیں بنایا گیا' جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو۔ مغربیوں نے اس بات کا صحیح اندازہ کر لیا کہ امت مسلمہ کا محور' رسالتؐ ہے۔ اگر مسلمانوں میں' نعوذ باللہ اس کا مرتبہ گرا دیا جائے یا یورپینوں کی نظروں میں اسے بڑھنے نہ دیا جائے تو اسلام سے نمٹا جا سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا فوری مقصد تو ہندوستان میں وفادار مسلمانوں کا ایک ٹولہ پیدا کرنا تھا' لیکن اس کا اصل مقصد ایسے اسلام کو ترویج دینا تھا' جس کا دارومدار رسول اللہؐ کی ذات اقدس پر نہ رہے اور جس میں حسب منشاء ہر قسم کا عقیدہ شامل کیا جا سکے۔ چنانچہ قادیانی ازم نہ صرف ہر غیر مسلم' بلکہ ہر اسلام دشمن حکومت کو بھی قابل قبول ہو گا۔ جب تک انگریزوں کا راج رہا' قادیانی مسئلے کا موثر حل مسلمانوں کی دسترس سے باہر تھا' انگریزوں نے سکھوں کو تو بغیر مطالبے

کے ہندوؤں سے الگ اقلیت قرار دے دیا' لیکن قادیانیوں کے بارے میں علامہ اقبالؒ کے مطالبے کو درخور اعتنا نہ سمجھا' بہرحال آزادی اور تخلیق پاکستان کے بعد اس صورت حال کا کوئی جواز نہ رہا تھا کہ قادیانی بدستور مسلمانوں کے ایک ایک جزو لاینفک کے درجے پر متمکن رہیں' خدا کا شکر ہے کہ۔

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

اب زندگی میں ایک پاکیزگی محسوس ہوتی ہے اور درود پڑھنے سے طمانیت قلب حاصل ہوتا ہے۔" (ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک نومبر ۱۹۷۴ء)

مجیب الرحمان شامی' ایڈیٹر ہفت روزہ زندگی و ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور

"قادیانیوں کے نام سے' جس گروہ نے انگریزی دور میں' برصغیر میں کام کا آغاز کیا' اس نے اپنا ایک نبی بنا لیا۔ ختم نبوت کے عقیدے کی وضاحت اس طرح کی کہ اس میں ختم نبوت کے علاوہ سب کچھ داخل کر دیا۔ اس نبی کے خیالات اور ارشادات مستقل طور پر ماخذ قانون قرار پائے اور اس نے دین میں رد و بدل کے اختیارات حاصل کر لئے۔ اس صورت حال کو مسلمانوں نے چودہ سو سال میں کبھی برداشت نہ کیا تھا۔ ہماری تاریخ کا ایک ایک دن گواہ ہے کہ ملت اسلامیہ نے کسی شخص کے دعویٰ نبوت کو تسلیم نہیں کیا اور رسول اللہؐ کے بعد ہر ایسے داعی کو اتفاق رائے سے کاذب قرار دیا۔ امام ابو حنیفہؒ کے بقول نبوت کے کسی دعویدار سے ثبوت طلب کرنا بھی خلاف اسلام ہے۔ جب نبی آ ہی نہیں سکتا اور نبوت کا اعلان ہی کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے تو پھر کسی دوسرے ثبوت کو طلب کرنے کی کیا حاجت اور کیا ضرورت؟

مرزا غلام احمد اگر آج زندہ ہوتے اور دعویٰ رسالت کرتے تو اسلامی جمہوریہ پاکستان میں انہیں فاتر العقل قرار دے کر حوالہ زنداں کر دیا جاتا' کیونکہ ان کی رسالت کی پرورش برطانوی سامراج کے تحت ہوئی' اس لئے اس کے دعوے سے وہ سلوک نہ کیا جا سکا' جس کا یہ مستحق تھا۔ خاص اسباب اور حالات کی وجہ سے ان کے گروہ نے ایک خاص اہمیت اختیار کر لی اور پاکستان بننے کے بعد بھی اثر و رسوخ کا دائرہ بڑھانے کی مکمل کوشش کامیابی سے جاری رکھی۔

مسلمان عوام کے لئے یہ بات ناقابل برداشت تھی' اس لئے گذشتہ ۲۷ سال کے دوران بار بار اس گروہ کی سرگرمیوں کی نشاندہی کی جاتی رہی۔ بار بار احتجاج کیا گیا۔ الحمد للہ

معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اسے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے' مسلمانوں سے الگ کرنے کے لئے کئی دوسرے قانونی اقدامات بھی کر لئے گئے ہیں۔

مصیبت یہ ہے کہ اپنا ایک نبی ایجاد کرنے اور مسلمانوں سے الگ تشخص کا دعویٰ رکھنے کے باوجود' یہ گروہ اپنے آپ کو غیر مسلم کہلوانے سے انکاری ہے۔ اس کے بہت سے مبلغ بڑی معصومیت کے ساتھ مرزا غلام احمد کی ان تصانیف سے اقتباسات شائع کر کے لوگوں کو ورغلاتے ہیں' جو ان کے دعویٰ نبوت سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں' قادیانی حضرات اپنے آپ کو مظلوم اور ستم رسیدہ قرار دینے کی کوشش میں بھی لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے جدید تعلیم یافتہ طبقوں کو خاص طور پر نشانہ بنا کر رواداری اور فراخ دلی کے نام پر ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے۔

قادیانی حضرات سے گزارش ہے کہ وہ کھلے دل کے ساتھ اپنے بزرگوں کا مطالعہ کریں اور پھر دیکھیں کہ وہ خود کہاں کھڑے ہیں؟ اپنے تمام قارئین سے بھی میری درخواست ہے کہ وہ اس مسئلہ کا تفصیلی مطالعہ فرمائیں' ان کو اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہو گی کہ "قادیانی مسئلہ" مولویوں کا کھڑا کیا ہوا نہیں ہے' یہ خود قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے۔ قادیانیوں کی جان و مال اور عزت کی دستوری ذمہ داری اپنی جگہ اہم ہے' ان کے خلاف قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا حق کسی شخص کو حاصل نہیں ہے' لیکن یہ بات بہرحال سمجھ لینے کی ہے کہ مسلمان انہیں اپنے آپ سے الگ سمجھنے اور الگ تھلگ قرار دینے کے جو مطالبے کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں' وہ ان کے خلاف تعصب اور تنگ نظری کی بنیاد پر نہیں ہیں' بلکہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ سے محبت اور ان پر ایمان کا اولین تقاضا ہیں۔" (ماہنامہ قومی ڈائجسٹ' قادیانیت نمبر' جولائی ۱۹۸۵ء)

مرزائیت کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟ بدقسمتی سے ہمارے ہاں اسے محض ایک مذہبی ٹولہ سمجھا گیا' لیکن' درحقیقت یہ ایک سیاسی تحریک ہے' ایسی تحریک جس کا مقصد اکھنڈ بھارت کا قیام اور برصغیر میں سامراجی مفادات کی نگہداشت ہے۔ یہ مقاصد' اس تحریک کے راہنماؤں کی کھلی سرگرمیوں سے بھی واضح رہے ہیں اور ان کی جھلک ان کے "ارشادات" اور "بشارات" میں بھی مل جاتی ہے۔ یہ تحریک سیدھے سادے مسلمانوں کو علمی تاویلات اور روحانی تعبیرات کے دام میں الجھا کر بیوقوف بناتی ہے اور انہیں مرزائیت کا "بپتسمہ" دے دیتی

ہے۔ اب تو بے شمار نوجوان ایسے بھی ہیں جو اسے محض ورثے میں وصول کر کے سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ انہیں کچھ معلوم نہیں کہ مرزائیت کیا ہے' نہ انہوں نے کبھی اس پر غور کیا ہے' لیکن میراث میں ایک مذہبی تعصب پا کر وہ مرزائی یا احمدی ہیں اور اس لفظ کے لئے اپنے اندر ایک تڑپ موجود پاتے ہیں۔ وہ اسے بھی شیعہ' سنی اور وہابی نام کی کوئی چیز سمجھتے ہیں۔"

(ہفت روزہ لیل و نہار' ۲ تا ۸ جون ۱۹۷۴ء)

" قادیانی حضرات اپنے مخالفین کی موت کو عجیب و غریب رنگ دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم اور مرحوم ضیاء الحق کی وفات کو اپنی بددعا کا نتیجہ قرار دیا' کیونکہ بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا تھا اور ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا تھا۔ غالباً" اس کی وجہ یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے اپنے ایک مخالف کے ہیضہ سے مرنے کی پیشین گوئی کی تھی' لیکن بعدازاں خود مرزا صاحب ہی ہیضے کی بیماری کو گلے لگا کر واصل جہنم ہو گئے۔

یہ وہ شخصیت ہے' جس کو انگریز نے اپنی خاص مصلحت کے تحت' ہمارے اوپر ریڈی میڈ نبی بنا کر مسلط کیا تھا۔" (خطاب ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ننکانہ صاحب جولائی ۱۹۸۹ء)

"بعض افراد مجھے مل کر یہ کہتے رہتے ہیں کہ جناب دنگا فساد ہو رہا ہے' قادیانیوں کے گھر اجاڑے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں امریکہ تک میں قادیانیوں کے دفاع کے لیے کمیٹیاں قائم ہو رہی ہیں۔

میں نے اس نکتے پر بہت غور کیا کہ یہ جھگڑا یا فساد کیوں ہوتا ہے؟ اس کی بنیادی وجہ یہ سمجھ میں آئی کہ قادیانی حضرات پاکستان کے آئین کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ پاکستان کے آئین میں' تمام سیاسی جماعتوں' پیپلز پارٹی سے مسلم لیگ تک' جمعیت العلمائے اسلام سے جماعت اسلامی تک اور نیپ سے پی ڈی پی تک تمام سیاسی جماعتوں نے اتفاق رائے سے' یہ ترمیم کی کہ قادیانی ملت اسلامیہ کا حصہ نہیں' بلکہ غیر مسلم ہیں۔ اب قادیانی حضرات آئین کی اس شق کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں' ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور درحقیقت ان

کا یہ دعویٰ ہی فساد کا باعث بنتا اور فتنے کے دروازے کھولتا ہے۔ اس لئے ان کا رویہ آپ دیکھئے کہ قومی اسمبلی میں اور صوبائی اسمبلی میں ان کے حصے کی جو نشست ہے' وہ ابھی تک خالی ہے۔ انہوں نے الیکشن نہیں لڑا' کیونکہ وہ اپنے آپ کو اقلیت ماننے پر تیار نہیں ہیں اور جب وہ اقلیت بننے پر تیار نہیں ہیں تو پھر وہ بطور اقلیت مخصوص حقوق بھی طلب نہیں کر سکتے۔ یہ ایک بنیادی بات ہے کہ اس ملک کے اندر رہنے والا کوئی بھی فرد' جس طرح کلمہ پڑھے بغیر اور اللہ کی وحدت اور حضور اکرمؐ کی رسالت کا اقرار کئے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا' اسی طرح کسی مملکت کے اندر رہنے والا شخص' اس ملک کے آئین کی وفاداری کا حلف اٹھائے بغیر اس کا محب وطن شہری نہیں ہو سکتا اور جو شخص پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کرتا' اس کے تحت حلف نہیں اٹھاتا' اس کے تحت اپنی حیثیت کا تعین نہیں کرتا' وہ اس کے اندر دیئے ہوئے حقوق کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔ اور جب تک قادیانی حضرات اپنی روش نہیں بدلیں گے ان کے' جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی جا سکے گی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایسے ادارے قائم کریں' جہاں اسلام کے خلاف سازش کرنے والے عناصر سے بحث' مناظرہ اور گفتگو کرنے کے لئے نوجوانوں کو تیار کیا جائے۔ اس وقت ان لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے ہمیں تبلیغ کے وہ سارے طریقے اختیار اور استعمال کرنے ہیں جو رسول کریمؐ نے اختیار فرمائے' کیونکہ ہمارا سب سے بڑا نمونہ اور مثال خود رسولؐ اللہ کی ذات بابرکات ہے۔ ان کے طریقوں پر عمل کرتے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے' ہمیں ان لوگوں کو دائرہ اسلام کے اندر لانا چاہئے بصورت دیگر ان کا سماجی سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔

اس وقت یہ زمین ان پر تنگ ہو رہی ہے' ان کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکا جا چکا ہے۔ اب قادیانی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں' اگر یہ کلمہ پڑھ لیں تو ہمارے بھائی ہیں۔ مجھے امید ہے قادیانی حضرات عقل اور ہوش سے کام لیں گے۔ یہ اچھی طرح جان لیں گے اور سمجھ لیں گے کہ اگر انہیں پاکستان میں رہنا ہے تو پھر انہیں پاکستان کے آئین کو تسلیم کرنا ہو گا' پاکستان کے جھنڈے کو سلامی دینی ہو گی اور پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھنا ہو گا' لیکن اگر قادیانی آئین کو نہیں مانتے تو پھر قادیانیوں کے لئے' کسی تحفظ کی ذمہ داری نہیں اٹھائی جا سکتی۔" (خطاب' ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ننکانہ صاحب جولائی ۱۹۸۹ء)

---○---

"قادیانی حضرات کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ جو کچھ ہیں' اس کو مان بھی لیں' انہیں اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ ایک (نام نہاد) نبی کی امت ہیں۔ ایک طرح سے یوں کہا جاتا ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان وہی فرق ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہے۔ مسلمان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور پیروکار ہیں۔ عیسائی ان پر ایمان نہیں لاتے۔ اس بات نے ان کے اور مسلمانوں کے درمیان' دیوار چین سے بھی بڑی دیوار قائم کر دی ہے۔ قادیانی صاحبان جس شخص کو نبی قرار دیتے ہیں' مسلمان اس کو سراپا جھوٹ سمجھتے اور اس سے اظہار نفرت کو اپنے ایمان کا حصہ جانتے ہیں۔ اگر قادیانیوں کا دعویٰ ایمان تسلیم کر لیا جائے تو پھر مسلمان کافر قرار پاتے ہیں۔ بات کو جس طرح بھی کہا جائے' حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان ہمالہ سے بھی بڑا پہاڑ حائل ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے اگر اسلام کا نقاب اوڑھنے کی کوشش نہ کی جائے اور وہ اپنے علیحدہ امت ہونے کو برملا تسلیم کر لیں تو ان کے خلاف مسلمانوں کے غم و غصہ کا رخ بدل سکتا ہے۔ وہ ان کے جھوٹ کی قلعی علمی انداز میں کھولنے پر سارا زور صرف کر سکتے ہیں۔ لیکن جب یہ نقاب پوش ڈاکو امت مسلمہ پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور اصلی کو نقلی قرار دے کر' نقلی کو اصلی قرار دینے لگتے ہیں' اندھیرے کو اجالا اور اجالے کو اندھیرا کہنے پر اصرار کرتے ہیں' تو جذبات مشتعل ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ وہ سلوک کرنے کے لئے قدم بڑھ جاتے ہیں جو ڈاکوؤں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔" (تحفظ ختم نبوت از محمد طاہر رزاق صفحہ ۱۵' ۱۶)

شفیق مرزا۔۔۔ نامور صحافی

"زیر زمین پروپیگنڈے' نام نہاد پیش گوئیوں اور ان کی مجہول تعبیروں کے ذریعے رائے عامہ کو گمراہ کرنے میں قادیانی امت اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ دوسری جماعتوں میں اپنے ہمدردوں کی کھیپ تیار کرنا' اپنے آدمیوں کو' کسی نہ کسی ڈھنگ سے' سیاسی پارٹیوں میں شامل کر کے اپنے مفادات کا تحفظ کرنا' ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ مرزا غلام احمد آنجہانی کے دور میں برطانوی سرکار کے اس خود کاشتہ پودا کی آبیاری "تاجدار خطہ جنت نشان ہند" کے سپرد تھی اور اب عالمی سامراج کی قیادت میں تبدیلی کے بعد' ان کے ناطے بھی لندن کی بجائے واشنگٹن سے

ہو گئے ہیں۔ گو موجد اولین اور سرپرست کے مشوروں کی اب بھی وہی قدر و قیمت ہے' قادیانی ایک متمول اقلیت اور اپنی مخصوص تربیت کی بناء پر ایسی ایسی دھاندلیاں کر جاتے ہیں کہ پوری قوم معاشی و سیاسی سطح پر مضطرب ہو جاتی ہے' لیکن کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی کہ اس کی تاریں کس وبئی کن سے مل رہی ہیں اور یہی وہ حرکتیں ہیں' جن سے آگاہ ہونے کے بعد شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا تھا کہ "میں ایم ایم احمد سمیت پانچ آدمیوں کو پلٹن کے میدان میں پھانسی دوں گا کہ انہوں نے مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کی معیشت ایک سازش کے تحت تلپٹ کر کے رکھ دی ہے۔" جی' ڈبلیو چوہدری نے اپنی کتاب "متحدہ پاکستان کے آخری دن" میں بالتفصیل اس امر کا تذکرہ کیا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے پاکستانی کابینہ کی منظوری کے بغیر کس طرح' معاہدہ سیٹو پر دستخط کر کے' رشوت میں انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں عہدہ پایا۔ "بحران سے بحران تک" میں' بعض ایسے معاملات میں ایم ایم احمد قادیانی کے ملوث ہونے کا ذکر ہے' جو خاصے سنگین ہیں۔ جسٹس منیر نے تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں اپنے مخصوص مزاج کی تسکین کے لئے علماء پر پھبتیاں کسیں اور قادیانیوں کی حمایت میں ادھار کھائے بیٹھے رہے' لیکن ازاں بعد "پاکستان ٹائمز" اور "مشرق" میں مضامین لکھتے ہوئے' انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ گورداسپور کے سلسلہ میں چوہدری ظفر اللہ خان کا رویہ' باؤنڈری کمیشن میں' ہمارے لئے پریشانی کا موجب بنا رہا۔ یہ ساری باتیں صاف طور پر بتاتی ہیں کہ قادیانی عالمی استعمار اور سرمایہ دارانہ معیشت کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں اور مذہب کا لبادہ' انہوں نے محض اپنے اصل مقاصد کو مخفی رکھنے کے لئے اوڑھا ہوا ہے۔ حال ہی میں' لاہور کے ایک موقر روزنامہ میں عالمی شہرت یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز اس لئے دیا گیا ہے کہ ایک مخصوص لابی سے ان کے روابط ہیں اور یہ تو اب کوئی راز نہیں کہ نوبل پرائز علمی تحقیقات پر کم اور سیاسی رشوت کے طور پر زیادہ دیا جاتا ہے۔ ولیم گولڈنگ کو نوبل پرائز سے نوازنے پر ممبران کمیٹی نے جس انداز میں استعفے دیئے ہیں' وہ اس کا تازہ ترین ثبوت ہیں۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی نے بہت خوب لکھا ہے کہ قادیانیت نے عالم اسلام کو ذہنی انتشار کے علاوہ کچھ نہیں دیا اور واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد آنجہانی نے سرکار انگلشیہ کے ظل ہمایونی میں عیسائی پادریوں' جینیوں اور ہندوؤں سے مذہبی مناظرہ بازی کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کا ناٹک رچا کر انبیاء علیہم السلام اور آئمہ کرام کے بارے میں دہلی کی ٹکسالی زبان استعمال کر کے یہی معرکہ انجام دیا ہے۔

قادیانیت کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ گذشتہ سال مغربی جرمنی میں ان کی عبادت گاہ کو جرمن پولیس نے کئی دن تک اس لئے گھیرے میں لئے رکھا کہ اسے غیر قانونی طور پر لوگوں کو سمگل کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا تھا۔

قادیانی' عربوں میں تنسیخ جہاد کا پروپیگنڈہ کر کے ان میں روح حریت کچلنا چاہتے ہیں 'گویا سیاسی سطح پر' قادیانی وہاں بھی عالمی سامراج کے گماشتے کا کردار ہی ادا کر رہے ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ ربوہ کے روابط کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ قادیانی اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ اسرائیل کے قادیانی مرکز کا تعلق ربوہ سے نہیں' قادیان سے ہے' لیکن وہ اس سے لوگوں کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے۔ قادیانی کتب اس امر کی شاہد ہیں کہ قادیانی مبلغین ربوہ سے اسرائیل جاتے ہیں۔ اب اس کا طریق کار یہ ہے کہ یہاں سے چند سال لندن' مار یشیش' جزائر فجی اور نائیجیریا میں کسی جگہ گذارے اور پھر وہاں سے اسرائیل روانہ ہو گئے۔ ربوہ سے وہاں جانے والے' کئی ایک قادیانی مبلغین تو اب عدم آباد میں ہیں اس لئے ان کا تذکرہ کئے بغیر میں صرف یہ ذکر کرنا چاہوں گا کہ مولوی محمد شریف' مولوی منور' جلال الدین قمر' فضل الٰہی بشیر' ان سب لوگوں کے اہل و عیال اور رشتہ دار ربوہ ہی میں ہیں اور ان میں سے ایک' اب بھی اسرائیل میں ہے اور غیر ملکی مطبوعات میں اس کی مستند شہادتیں موجود ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے کہ زرمبادلہ ان لوگوں کو دیا جائے جو پاکستان ہی نہیں' عرب اور اسلام دشمنی کے لئے پوری ڈھٹائی سے اپنا دھندا جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ربوہ کی معاشی نبوت کے تار سرمایہ دارانہ نظام سے جڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنی ساری سرگرمیاں اسی کی مضبوطی کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس فتنہ کی صحیح سرکوبی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں' تاکہ خود اس جال میں پھنسے ہوئے قادیانیوں کو رہائی دلائی جا سکے' کیونکہ جب تک یہ استحصال کرنے والا معاشی و سماجی ڈھانچہ قائم ہے' قادیانیوں کا اس گرفت سے نجات پانا ناممکن ہے۔ وہ آزادی کے لئے پھڑپھڑاتے بھی ہیں' لیکن پھر میجک ماسٹر کی ڈگڈگی پر رقص بھی کرنے لگتے ہیں۔

۱۔ مرزا غلام احمد آنجہانی نے ۱۹۰۵ء میں اپنے مریدوں کو ہدایت دی کہ اپنے اخلاص کا ثبوت دینے کے لئے' وہ یہ وصیت کریں کہ وہ زندگی میں اپنی آمدن کا دس فی صد حصہ 'صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیں گے اور مرنے کے بعد' ان کی غیر منقولہ جائیداد کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہو گی۔ عقیدت کے خمار میں مدہوش مریدوں نے کروڑوں

روپے کی جائیدادیں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وقف کر دیں جو پورے برصغیر کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی تھیں۔ پاکستان ایک آزاد مملکت کے طور پر ابھرنے لگا تو قادیانی ابتدا میں اس کی مخالفت کرتے رہے' مگر ازاں بعد یہاں منظم طور پر لوٹ کھسوٹ کرنے کے لئے آ گھسے اور نعلی صدر انجمن احمدیہ کے نام سے ایک انجمن ربوہ میں قائم کر کے' پاکستان میں اپنے حصہ میں آنے والی زمین' اس انجمن کے نام اپنے اثرورسوخ سے الاٹ کروالی جبکہ بھارت میں صدر انجمن 'جبکہ احمدیہ قادیان نے ادھر کی جائیداد پر قبضہ برقرار رکھا اور جو تھوڑی بہت جائیداد بھارتی حکومت نے اپنے قبضہ میں لی' اسے بھی واگذار کرا لیا گیا اور یوں اس جماعت نے پاکستان میں معاشی افراتفری پھیلانے میں اہم رول ادا کیا۔ صوبہ سندھ کی ان زمینوں کے ضمن میں کوئی لائحہ عمل طے کرنا ضروری ہے۔

۲۔ قادیان میں' صدر انجمن احمدیہ نے بہت سی زمین خرید رکھی تھی' انجمن اسے' مریدوں کو زیادہ قیمت پر فروخت کر کے "سلسلہ عالیہ" کی مالیات کو مضبوط کرتی تھی' مگر یہ زمین مریدوں کے نام رجسٹرڈ نہیں ہوتی تھی۔ اس طرح بوقت ضرورت محرم راز ہو جانے والے مریدوں کو بے دخل کرنے کی اور ڈرانے دھمکانے کی سہولت رہتی تھی۔ پاکستان بن گیا تو قادیانی امت کے دوسرے گدی نشین مرزا محمود احمد نے قادیان کے رہائشی مریدوں کو حکم دیا کہ "وہ اپنا کلیم داخل نہ کریں' کیونکہ ہم نے قادیان واپس جانا ہے۔" اس کی تہہ میں یہ فلسفہ کار فرما تھا کہ' چونکہ ان زمینوں کی رجسٹریشن صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مرغ دست آموز کے ہی نام تھی' اس لئے اگر مرید کلیم داخل کر دیتے تو جعل سازی کا بھانڈا پھوٹ جاتا' اس طرح مرزا محمود احمد نے کروڑوں روپیہ کی یہ جائیداد بھی پاکستان میں کلیم داخل کر کے حاصل کر لی اور مرید دیکھتے ہی رہ گئے۔

۳۔ ربوہ میں بھی یہی ڈرامہ دہرایا گیا اور لیز پر لی گئی زمین' ربع صدی تک سب لیز ہولڈرز کے نام بغیر کسی رجسٹریشن کے منتقل ہوتی رہی اور کروڑوں روپیہ کے حکومتی ٹیکس ہضم ہو گئے۔ اب بھی یہ زمین کسی مسلمان کو فروخت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ لیز فی الفور ختم کی جائے۔

۴۔ قادیانی اپنی خاص تطہیر ذہنی کے سبب ملک قوم اور حکومت سے زیادہ اپنی جماعت کے وفادار ہیں اور غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد' ان کے نوبل پرائز یافتہ' ڈاکٹر عبدالسلام کا استعفیٰ دے کر ملک سے باہر چلے جانا' اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس لئے انہیں کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے اور ان کی آبادی کے مطابق' انہیں ملازمتیں دی جائیں۔

۵۔ ربوہ میں کارخانے اور فیکٹریاں لگائی جائیں اور اسے تحصیل بنایا جائے تاکہ لوگوں کی سرکاری کاموں کے سلسلہ میں روز آمدورفت کی وجہ سے قادیانیت کی تکمیل نہ ہو سکے اور یہ فی الواقعہ کھلا شہر بن جائے۔" (روزنامہ جنگ' ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء)

" قوموں کی زندگی میں سب سے زیادہ نازک وقت وہ ہوتا ہے' جب وہ غلامی کی خواب گراں سے بیدار ہو کر آزادی کے لئے تلملاتی ہیں اور آناً" فاناً" ہی ان کے قلب و ذہن میں کچھ کر گزرنے کے جذبات' موجیں مارنے لگتے ہیں۔ ایسے لمحات میں غلاموں کی بیڑیوں کی چھنک دشمنان شعور و آگہی کے لئے بانگ درا ہی نہیں' تیغ قضا بن جاتی ہے اور ان کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔ انہیں اپنے ظلم و ستم' جبرو تشدد اور مکروفریب کے سارے جال ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں' تو وہ اپنے مذموم افعال کی جوابدہی کے تصور ہی سے لرزہ براندام ہو جاتے ہیں اور آزادی کی نیلم پری کو دوبارہ پابہ زنجیر کرنے کے لئے سیاسی' معاشی اور مذہبی محاذ پر ہر جتن و ہر سامری کام میں لاتے ہیں' لیکن آزادی کا نشہ کچھ ایسا ہوتا ہے کہ یہ تمام حربے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور ان نام نہاد آقاؤں کو بالآخر اپنے کئے کا حساب دینا پڑتا ہے۔ اس وقت سے لے کر' جب حضرت بلال ؓ نے اپنے دل میں ایمان کی پہلی کرن پھوٹنے پر اپنے مالک کے حکم سے سرتابی کرتے ہوئے ایک مسلمان غلام پر کوڑے برسانے سے انکار کیا تھا' تایں دم یہی سلسلہ جاری ہے اور کرہ ارض سے ہر قسم کی غلامی کے مٹنے اور اس کے ہر گوشے میں محمدؐ عربی کے پھریرے لہرانے تک چراغ مصطفویؐ و شرار بولہبی کی یہ کشمکش جاری رہے گی۔ اسی پس منظر میں' برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں نے ایک بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے خوابوں کی دنیا کو الوداع کہنے کی تیاریاں شروع کیں تو فرنگی اقتدار کے رنگ محل میں ہلچل مچ گئی اور انہوں نے اپنے آزمودہ ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں میں تشتت و افتراق کو ہوا دینے' حریت پسندوں پر درزنداں واکرنے اور انہیں معاش سے محروم کر کے اپنے قدموں پر جھکانے کی ہر سعی کر ڈالی' لیکن اس دوا نے بھی کچھ کام نہ کیا تو دانش فرنگ نے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے درمان فیض سے' امت مسلمہ کو علیحدہ کرنے کی سازش کرتے ہوئے' اپنے ایک پرانے نمک خوار سے جعلی نبوت کا دعویٰ کروا کے' مسلمانوں کا رخ مدینہ سے موڑ کر قادیان کی طرف کرنے کا ناٹک رچایا' یہ نبی' تاج برطانیہ کا اتنا وفادار اور اتنا غلامی پسند تھا کہ اس کے ذہن میں یہ بات سرے سے موجود ہی نہیں تھی کہ نبی کا کام لوگوں کو طوق و سلاسل سے آزاد کر کے

ایک باوقار قوم کے طور پر کھڑا کرنا ہوتا ہے۔ سو وہ تمام سلسلہ انبیاء کی انقلابی تاریخ کو طاق نسیاں پر رکھتے ہوئے' مسلمانوں کو الہامی بنیادوں پر' غلامی کو آزادی پر ترجیح دینے کا درس دیتے ہوئے بڑی ڈھٹائی سے یہ راگ الاپتا رہا۔

تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی شاہی میں' میں پاتا ہوں فلاہ روزگار

اس خود ساختہ نبی کا' اپنی ۸۵ کے قریب کتب میں' انگریز حکومت کے خلاف ایک لفظ بھی تحریر نہ کرنا' بلکہ خوشامد اور کاسہ لیسی کرتے ہوئے اس کی بدترین قصیدہ خوانی کرنا اور مناظراتی و مشاجراتی فضا پیدا کر کے مسلمانان ہند کی توجہ سیاسی جدوجہد سے ہٹا کر مذہبی مناقشات کی طرف پھیرنا' صرف اس عہد کے حکمران طبقے ہی کے لئے منفعت بخش ہو سکتا تھا' جس کے لئے تمام مسلمانان عالم کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر اجماع اور عقیدہ جہاد سوہان روح بنا ہوا تھا اور جس کی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح کوئی ایسا اہتمام ہو جائے کہ مسلمانوں کے دل سے تاجدار مدینہؐ کی محبت اور جہاد کی روح' دونوں ختم ہو جائیں۔ اب' چونکہ ایک نبی کے حکم میں ترمیم و تنسیخ دوسرے نبی کے ذریعے ہی سے ہوتی ہے' اس لئے برطانیہ ہی کی شہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے پہل اپنے آپ کو ایک مسیحیت مخالف مناظر کی حیثیت سے متعارف کروایا' پھر مجدد' محدث' امتی نبی' ظلی نبی' بروزی نبی اور لغوی نبی کا دعویٰ کرتے ہوئے انجام کار باقاعدہ امرونہی کے حامل ایک صاحب شریعت نبی ہونے تک جا پہنچا اور وحدت امت مسلمہ کی بنیادی اینٹ یعنی خاتمیت محمدیؐ پر ضرب لگانے کی ناکام کوشش کر کے مسیلمہ پنجاب بن گیا مرزا قادیانی نے اپنے اوپر ایمان نہ لانے والے مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر' ان سے مناکحت و مصاہرت کے رشتے توڑ کر اور ان کے بچوں تک کے جنازوں کو حرام قرار دے کر ایک نئی امت کی نیو رکھی اور امت محمدیہؐ کے مقابل ایک نئی امت کھڑی کی۔ یہاں اس امر کا تذکرہ بے جا نہ ہو گا کہ بعض مسلم فرقوں کے درمیان پائے جانے والے اختلافات خواہ کتنے بھی سنگین نوعیت کے کیوں نہ ہوں اور ان کے درمیان یہ شدت تغلیظ کے طور پر تکفیر تک ہی کیوں نہ جا پہنچے اس کی حیثیت فروعی ہے' کیونکہ تمام فرقے قرآن کریم کے آخری کتاب' امت مسلمہ کے آخری امت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر پورے صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں' لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اپنے "نبی" پر ایمان نہ لانے والوں کو انکار نبوت کی بنا پر کافر سمجھتے ہیں' اس لئے یہ

فروعی نہیں' بلکہ اصولی اختلاف ہے۔ جب قادیانی فکری و عملی دونوں اعتبار سے مسلمانوں سے سماجی انقطاع کئے ہوئے ہیں اور اس پر پوری سختی سے عمل پیرا ہیں تو مسلمانوں کا بھی یہی مطالبہ ہے کہ وہ ان سے الگ رہیں اور محض ملازمتوں پر شب خون مارنے اور معاشی فوائد حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنے کی ضد ترک کر دیں اور قومی اسمبلی کے فیصلہ اور خود اپنی تعلیمات کے مطابق ایک غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے امن اور چین سے رہیں اور ہر قسم کی اشتعال انگیزیوں سے پرہیز کریں' مگر قادیانیوں کو مسلمانوں سے لاگ بھی ہے اور لگاؤ بھی۔ وہ مسلمانوں سے نفرت بھی کرتے ہیں' لیکن گلشن کا کاروبار چلانے کے لئے ان سے محبت کا ڈھنڈورا بھی پیٹتے ہیں۔ وہ انبیاء علیہم السلام کے خلاف ژاژ خائی کرتے ہیں' آئمہ اطہار پر زبان طعن دراز کرتے ہیں' علماء کے خلاف اپنے مخصوص "قادیانی لب و لہجہ" میں سب و شتم کرتے ہیں' مگر رہنا مسلمانوں کے اندر ہی چاہتے ہیں کہ اس کے بغیر یہ ڈرامہ سٹیج نہیں ہو سکتا' مسلمانوں نے بعد از خرابی بسیار' انہیں اپنے جسد ملی سے کینسر کی طرح کاٹ کر علیحدہ کر دیا ہے تو فرنگی کا یہ خود کاشتہ پودا ان کے اندر افتراق و انتشار کو بھڑکانے ہی کی سعی مذموم نہیں کر رہا' بلکہ اپنا شباب فرنگی سامراج کے پہلو میں گزار کر اب امریکہ کی ناکہ بن کر ملک و ملت کے خلاف زہریلے پراپیگنڈے میں مصروف اور واشنگٹن سے پاکستان کی امداد بند کرانے کے لئے کوشاں ہے اور اس امر کو فراموش کر رہا ہے' کہ امداد نما امریکی قرضوں کے جال کے علاوہ بدترین امریکی مربی معاہدہ سیٹو میں پاکستان کو پھنسانے والا اور ملکی کابینہ کی منظوری کے بغیر اس معاہدے پر دستخط کر کے اپنا استعفیٰ بھیج دینے والا ننگ وطن بھی ایک قادیانی چوہدری ظفر اللہ آنجہانی ہی تھا۔ حیرت ہے کہ ایک معمولی رجسٹرڈ کمپنی کو بھی اتنا تحفظ حاصل ہوتا ہے کہ جب وہ اپنی کسی پراڈکٹ کو رجسٹرڈ کرا لیتی ہے تو کوئی دوسرا ادارہ ایسی کوئی پراڈکٹ' اس طرح کی یا اس سے ملتی جلتی پیکنگ میں نہیں بیچ سکتا' لیکن قادیانی مسلمانوں کو اتنا بھی حق دینے کے لئے تیار نہیں کہ وہ' ختم نبوت کے' قرآن و سنت کی نصوص سے طے شدہ اور چودہ سو سال سے متفقہ مفہوم کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔" کو مسلمانوں کی قطعی و حتمی شناخت کا معیار قرار دے سکیں۔ قادیانی اپنا کلمہ الگ بنائے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے ہوئے "محمد رسول اللہ" سے مراد "مرزا غلام احمد قادیانی" لیتے ہیں' جیسا کہ ان کی کتب میں صراحت سے درج ہے۔ قادیان و ربوہ کے جلسوں کو ظلی حج قرار دیتے ہیں اور اپنے "نبی صاحب" کے مرتبے کو یہاں تک پہنچا دیتے ہیں کہ۔

احمد ثانی نے رکھ لی احمد اول کی لاج (نعوذ باللہ)

بلکہ یہاں تک کہنے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ ان (مسلمانوں) کا خدا اور ہے اور ہمارا اور۔ تو پھر ایک مسلمان کے لئے یہ فیصلہ کرنے میں کیا مشکل ہے کہ قادیانی اسلام ہی کے نہیں' پاکستان کے بھی غدار ہیں۔ اس لئے ملک و ملت کے بہی خواہ ہونے کے ناطے' ہمارا یہ فرض ہے کہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں' تبلیغی سرگرمیوں اور چالبازیوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان سے ایسی علیحدگی اور انقطاع اپنا شعار بنائیں' جس سے ہماری اسلامی غیرت اور حب الوطنی کا اظہار ہوتا ہو۔" (خواص کے نام کھلا خط از مرزا شفیق احمد ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب)

مسعود شورش۔۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "چٹان"

" قادیانیت ملت کا ناسور اور بقول شورش مرحوم " عجم کا اسرائیل ہے۔" علماء کی مساعی' امت کے اتفاق' ملت کی وحدت اور اہل اسلام کی زبردست قربانی کے صدقے' باری تعالیٰ نے پاکستان میں ان کی قانونی حیثیت غیر مسلم بنا دی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے اسلام چھوڑ کر قادیانیت قبول کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ قادیانیت' یہودی لابی کا کھلونا' انگریز کا جاسوس اور ملت اسلامیہ کا ناسور ہے۔ اس کا ہر قدم اسلام کے خلاف' اس کا ہر سفر قرآن سے بغاوت اور ان کی ہر تدبیر شیطینیت کی تزویر ہے۔ مگر عجیب بات ہے کہ یہ حقیقتیں بھی ہیں۔ حکومت بھی جانتی ہے اور رعایا بھی' مگر اس کے باوجود قادیانیت کو' ملک کے خلاف دشمن سے ساز باز اور تبلیغ کے عنوان سے' تخریب کی کھلی اجازت اور سفری مراعات بھی دی جاتی ہیں۔" (ہفت روزہ چٹان ۲۶ اگست ۱۹۸۶ء)

آغا مرتضیٰ پویا' چیف ایڈیٹر "دی مسلم" اسلام آباد'

" قادیانی جماعت انگریزی سامراج کی یادگار ہے۔ یہ ایسی خطرناک سیاسی جماعت ہے جو اپنے آقاؤں کے مخصوص مفادات کے لئے کام کرتی ہے' قادیانی جماعت کے ساتھ پاکستان میں وہی سلوک ہونا چاہئے جو ایران میں بہائی جماعت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ حکومت بہائی تحریک کی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھے' ورنہ یہ تحریک' قادیانی تحریک کی طرح خطرناک ثابت ہو گی۔ (ہفت روزہ لولاک' جلد ۲۲ شمارہ ۴۲' ۱۰ جنوری ۱۹۸۵ء)

محمد صلاح الدین ــــ مدیر ہفت روزہ تکبیر' کراچی

" میں مولوی ہوں نہ مولانا' مفتی نہ کوئی عالم دین' لیکن بحمد للہ خدا کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ امتی کی حیثیت سے جھوٹی نبوت کے کسی بھی دعوے کے تار پود بکھیرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہوں۔ مجھے قادیانی مذہب کے جھوٹے ہونے پر مباہلہ یا مناظرہ کا چیلنج قبول ہے۔ علمی چیلنج دینے والے کی حیثیت داعی کی اور جسے چیلنج دیا جائے اس کی حیثیت مدعو کی ہوتی ہے۔ آپ (مرزا طاہر احمد) میدان مباہلہ یا مقام مناظرہ کا تعین فرمالیں' تاریخ اور وقت مقرر کر دیں' میرے اخراجات آمدورفت کا بندوبست فرما دیں۔ یہ ممکن نہ ہو سکے تو مجھے مطلع کر دیں' میرے دینی بھائی اس کا بندوبست کر دیں گے۔ میں حاضر ہو کر انشاء اللہ آپ پر آپ کی اصل حقیقت واضح کروں گا اور سچی اور آخری نبوت پر بتوفیق الٰہی' ایسی گواہی دوں گا کہ آپ کی جعلی' ظلی یا بروزی نبوت' منطق واستدلال کی عدالت میں اپنا مقدمہ چند منٹ بھی قائم و برقرار نہ رکھ سکے گی۔ پھر جو بھی نزول عذاب کا مستحق ہو گا' خدا کی پکڑ سے بچ کر نہ جا سکے گا' کیونکہ ان بطش ربک لشدید (بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے)" (ہفت روزہ تکبیر ۲۳ فروری ۱۹۸۹ء)

اقتدار احمد ــــ ایڈیٹر ہفت روزہ "ندا خلافت"

" قادیانیوں کے' پاکستانیوں کے نزدیک' مفرور اور برطانیہ میں مقیم سربراہ کے تازہ فرمودات انہی دنوں پریس میں آئے ہیں' جن میں انہوں نے برصغیر پاک و ہند کے حالات کی ابتری پر ٹسوے بہانے کے بعد اس خواہش کا اظہار کیا کہ پاکستان' بھارت اور بنگلہ دیش اپنی سرحدوں کو حرف غلط کی طرح مٹا کر پھر سے ایک ہو جائیں تو ان کے سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ مرض کا یہ علاج لال بھکڑ کو بھی نہ سوجھا ہو گا کہ خود مریض ہی کا کام تمام کر دیا جائے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری' جو اکثر بے سری ہو جاتی ہے۔

ان حضرات کی مجبوری تو ہماری سمجھ میں آتی ہے کہ ان کے "پیر فرتوت" قادیان میں دفن ہیں' جن کے مجاور اب بھی وہیں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ انہیں انگریز کی چاکری کرتے شرم نہ آئی تو ہندوؤں کی نوکری کرتے کیا حیا آئے گی' بلکہ وہ اگر اس امید میں ہوں کہ ان کے ہندو "متر" انہیں اس بات کا بھی موقع دیں گے کہ ان مسلمانوں سے گن گن کر بدلے لیں۔ جنہوں نے ان کے ناپاک وجود کو امت کے جسد سے کاٹ پھینکا تو یہ کچھ غلط خیال نہیں' لیکن اس کے باوجود ان کی عقل پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ انہیں "مہا بھارت" کا مروڑ اس وقت

اٹھا ہے جب وہ شاخ ہی نہ رہی' جس پہ آشیانہ تھا۔ اس میں کیا شک ہے کہ پاکستان کو مشکلات کا سامنا ہے' بنگلہ دیش بھی بے چین ہے اور بھارتی مسلمانوں کے لئے تو صبح کرنا شام کا' لانا ہے جوئے شیر کا' لیکن خود بھارت کس حال میں ہے؟

قادیانیوں کے سربراہ کے کانوں میں شاید "نیو ورلڈ آرڈر" میں پوشیدہ امریکی عزائم کی بھنک پڑ گئی ہے' لیکن اپنے جد امجد کی طرح وہ خود بھی عقل سے پیدل ہیں اور یہ سمجھنے میں ناکام رہے کہ اگرچہ مبینہ طور پر ایک چھوٹا یعنی Cut to size پاکستان یا کئی چھوٹے چھوٹے پاکستانوں کا ایک مجموعہ' امریکہ کے مجوزہ نقشے میں زیادہ بہتر طور پر سماتا ہے تاہم بھارت ماتا کے ٹکڑے کرنا بھی اس کے پروگرام کا حصہ یا کم از کم اگلا مرحلہ ضرور ہے' بلکہ سچ تو یہ ہے کہ امریکی مداخلت کے بغیر بھی بھارت خود اپنے زور میں ہی گر کر ٹوٹنے والا ہے۔ چرخے کا کام ختم ہو چکا' جو روئی کو کات کر سوت بناتا تھا' اب تو اس کو دھنکی سے دھنکنے کا زمانہ آ رہا ہے' کوئی دن جاتا ہے' جب روئی کے گالے فضا میں اڑتے نظر آئیں گے۔

بلی کے بھاگوں تو کبھی کبھار چھینکا ٹوٹ بھی جاتا ہے' لیکن قادیانیوں کے بھاگوں پاکستان انشاء اللہ کبھی نہیں ٹوٹے گا۔ ان کے موجودہ سربراہ بھی برصغیر کے جڑنے کی آرزو لئے اپنے پیش رووں کی طرح نامراد ہی مریں گے۔" (ہفتہ روزہ "ندا" ۲۴ تا ۳۰ جون ۱۹۹۱ء)

زاہد ملک' چیف ایڈیٹر ہفت روزہ "حرمت"

روزنامہ "پاکستان آبزرور" اسلام آباد

"پہلی صدی سے لے کر ہر زمانے اور پوری اسلامی امہ کے علماء کرام اس عقیدے پر متفق ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا اور یہ بھی کہ جو آپؐ کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے یا اس کو مانے' وہ کافر ہے اور خارج از ملت اسلام ہے اور ویسے بھی جب میں عقلی لحاظ سے دیکھتا ہوں تو اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ اب کسی نئے نبی کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ لہٰذا پاکستان میں اور اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں بھی ہر اس شخص کو کافر قرار دینا' جو محمد رسول اللہؐ کے بعد کسی کو بھی نبی مانتا ہے' بالکل جائز ہے اور سرکاری سطح پر ایسی جماعت کو کافر قرار دیا جانا ضروری تھا۔ پاکستان میں یہ فتنہ اس لئے بھی ختم ہو گیا کہ الحمد للہ عوام نے نہ صرف سرکاری فیصلے کو قبول کیا' بلکہ خود بھی اپنے طور پر' یعنی ذہنی طور پر' ایسے تمام لوگوں کو اپنے دائرے سے خارج کر دیا ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۲ مارچ ۱۹۸۶ء)

عطاء الحق قاسمی ' معروف شاعر ' ادیب ' کالم نگار " روزن دیوار سے "

" "احمدی" اور مسلمانوں میں جو چیز وجہ نزاع بنی' وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی "نبوت" کے علاوہ اس نومولود مذہب کی طرف سے مسلمانوں کی اس تمام "ٹرمانالوجی" پر قبضہ تھا جو بزرگان دین اور مقامات مقدسہ کے لئے مخصوص تھی' اپنے اصل مقاصد پر پردہ ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو ایسا "نبی" قرار دیا جو اپنی شریعت نہیں لایا تھا' بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شریعت کو نافذ کرنے کا دعویدار تھا۔ چنانچہ موصوف نے 'ظلی' بروزی کی بحث بھی چھیڑی' خود کو احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام ہی قرار دیا' لیکن ان کے "صحابی" اس قسم کے شعر بھی کہتے رہے۔

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

اسی طرح "جنت البقیع" کے مقابلے میں "جنت البقیع" ہی کے نام سے ایک قبرستان آباد کیا گیا۔ "مسجد اقصیٰ" تعمیر کی گئی۔ مرزا صاحب کے جانشینوں کو خلیفہ اول اور خلیفہ دوئم وغیرہ کے نام دیئے گئے۔ مرزا صاحب کی بیگمات کو "امہات المومنین" قرار دیا گیا۔ مرزا صاحب کے حواریوں کو صحابی" کہا گیا' غرضیکہ مسلمانوں کے ساتھ "ہم آہنگی" کا مظاہرہ کیا گیا۔ چنانچہ میرے نزدیک یہ بہت بڑا مغالطہ ہے کہ مسلمانوں نے "احمدیوں" کو غیر مسلم قرار دیا' بلکہ حقیقت یہ ہے کہ غیر مسلم قرار دیئے جانے سے بہت عرصہ قبل "احمدی" مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے چکے تھے۔ ثبوت کے طور پر صرف دو مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا بشیرالدین محمود سے انکے ایک مرید نے سوال کیا کہ کسی غیر احمدی کا اگر کوئی بچہ انتقال کر جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے؟ اس کے جواب میں مرزا بشیرالدین محمود نے کہا " میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کسی عیسائی یا ہندو کا بچہ فوت ہو جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے " اس ضمن میں دوسری مثال پاکستان کے سابق وزیر خارجہ سر ظفراللہ خاں کی ہے' جب حضرت قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھی جا رہی تھی' سر ظفراللہ خاں ایک کونے میں الگ ٹانگیں پسارے بیٹھے رہے' کسی صحافی نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز جنازہ میں شریک کیوں نہیں ہوئے؟ سر ظفراللہ خاں نے جواب دیا۔ " آپ مجھے ایک مسلم ریاست کا غیر مسلم شہری یا ایک غیر مسلم ریاست کا مسلم شہری سمجھ لیں" کہنا میں یہ چاہتا ہوں کہ جب کسی قوم کو اس کے مرکز سے ہٹانا مقصود ہو تو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ڈمی کھڑی کر دی جاتی ہے' مکے اور مدینے کے مقابلے میں قادیان اور ربوہ تعمیر کیے جاتے ہیں۔ اور صدیق اکبرؓ کے مقابلے میں حکیم نورالدین کو آگے لایا جاتا ہے' جس کے نتیجے میں خود کو خادم قرار دینے والے رفتہ رفتہ سردار کے بہروپ میں سامنے آنے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں اس مذہب کے ماننے والے' اصلی مرکزی شخصیت اور اس مرکزی شخصیت سے وابستہ علامتوں سے کٹ کر رہ جاتے ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء)

نذیر ناجی' معروف صحافی' کالم نویس "سویرے سویرے" نوائے وقت

"بہت کم لوگوں کو معلوم ہو گا کہ میں نے ختم نبوت' کی پہلی تحریک میں حصہ لیا اور قید کاٹی تھی۔ اس وقت تک میں نے خود مرزائی نہیں دیکھے تھے۔ استاد گرامی مولانا محمد حسن مرحوم سے سنا کرتا تھا کہ ایک گروہ ایسا ہے' جس نے اپنا ایک نبی بنا رکھا ہے لیکن اس کے باوجود خود کو مسلمان کہلوانے پر بضد ہے۔ اس وقت ہمارا سیدھا سادھا مطالبہ یہ تھا کہ ان لوگوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ جنگ طویل عرصے تک لڑی گئی اور جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کے دور میں اس گروہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ سچی بات یہ ہے



کہ اس سے زیادہ مرزائیوں کے خلاف جو کچھ بھی کہا جاتا تھا' مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ علمائے کرام زیادتی کرتے ہیں۔ جو ان لوگوں کی علیحدہ سماجی پہچان اور کلیدی آسامیوں سے علیحدگی کے مطالبے کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ باتیں بنیادی انسانی حقوق کا حصہ ہیں اور یہ حقوق ان لوگوں کو ملنا چاہئیں۔ لیکن گذشتہ روز "نوائے وقت" نے ایک تصویر شائع کر کے مجھے حیرت زدہ کر دیا۔ یہ تصویر "یروشلم پوسٹ" کے ۲۲ نومبر کے شمارے میں سے لی گئی ہے۔ اس میں اسرائیل کے صدر کے سامنے دو افراد مؤدب بیٹھے ہیں۔ ایک کا نام شیخ شریف احمد امینی اور دوسرے کا شیخ محمد حمید کاپر ہے۔ شیخ امینی اسرائیل میں اپنے گروہ کے نئے سربراہ شیخ حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کرا رہے ہیں اور مرزائیوں کو اسرائیل میں جو آزادیاں حاصل ہیں' ان پر اسرائیلی حکومت کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ یہ بڑی معنی خیز تصویر ہے۔

جن لوگوں کو اسرائیل کی اصلیت معلوم ہے' اس کا اندازہ صرف وہی لگا سکتے ہیں کہ ایک ایسے گروہ کے ساتھ وہاں کی حکومت کے اتنے قریبی اور گہرے تعلقات کا مطلب کیا ہو سکتا ہے' جس کے رخصت ہونے والے سربراہ کو اسرائیل کا صدر ذاتی طور پر الوداع کہے اور آنے والے کا خیر مقدم کرے۔ اسرائیلی حکومت دنیا کا سب سے بڑا مافیا ہے۔ اس کا ہدف دنیا بھر کے مسلمان ہیں۔ یہ محض ایک ریاست نہیں' ایک مرکز ہے۔ صیہونیت کا مرکز' عالمی سرمایہ دارانہ تنظیموں کا مرکز' افریقہ اور ایشیاء کی غریب اور کمزور قوموں کے خلاف سازشوں کا مرکز' امریکہ اور مغربی یورپ کے ترقی یافتہ ملکوں کے حکمران طبقوں کو اپنے زیر اثر رکھنے کے لئے منصوبہ بندی کا مرکز اور بدترین عالمی دہشت گردی کا اڈہ۔ یہ محض الزام تراشی نہیں' بلکہ وہ حقائق ہیں جنہیں امریکہ اور یورپ کے اہل دانش بھی تسلیم کرتے ہیں۔

ترقی یافتہ دنیا' ابلاغ کی دنیا ہے۔ آپ کی رائے' خیالات' نظریات اور سوچیں سب کا انحصار اطلاعات پر ہوتا ہے۔ حکومتوں اور اداروں کی پالیسیاں مالیاتی نظام کے تابع ہوتی ہیں۔ یہودیوں نے ان دونوں شعبوں پر قبضہ جما رکھا ہے اور جس طرح چاہتے ہیں' ان طاقت ور حکومتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ ان سے تمام فوائد اٹھانے کے باوجود یہ ان کے بھی دوست نہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ چند ہفتے قبل امریکہ میں اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے والے چند افراد پکڑے گئے تھے۔ یہ اپنے سرپرست' امریکہ' کے دفاعی راز حاصل کر رہے تھے۔ یہ اتنا بڑا واقعہ تھا کہ امریکی پریس آزاد ہوتا تو وہاں ہلچل مچ جاتی' لیکن یہودی پریس نے تیسرے دن اسے خبروں سے غائب کر دیا۔ آپ' شاید امریکی پریس کے "آزاد" نہ ہونے کی بات پڑھ کر چونکے

ہوں۔ وضاحت میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ امریکہ کے ذرائع کا غالب حصہ ہی یہودیوں کی ملکیت نہیں' پیشہ ور صحافیوں میں بھی انہیں کی اکثریت ہے اور یہ لوگ اخبارات و جرائد اور دیگر میڈیا میں کلیدی آسامیوں پر قابض ہیں۔ تقسیم و ترسیل کا سارا نظام بھی یہودیوں کے قبضے میں ہے۔ یہ جب چاہیں' بڑے سے بڑے اخبار کو اٹھانے سے انکار کر کے مارکیٹ سے غائب کر دیں۔ اپنی اس طاقت کا وہ خوب استعمال کرتے ہیں۔ کسی اشاعتی ادارے میں یہ جرات نہیں کہ اسرائیل کے مظالم کے بارے میں سچی رپورٹ شائع کر سکے۔ صابرہ اور شتیلہ کے قتل' عام انسانی تاریخ کے بدترین سفاکانہ واقعات تھے۔ ابتدائی چند روزہ خبروں کے بعد انہیں دبا دیا گیا' لیکن یورپ کے دو شہروں میں چند افراد کا قتل دنیا کو جنگ کے کنارے لے آیا اور کچھ بعید نہیں کہ یہ وارداتیں بھی خود یہودیوں نے کی ہوں' تاکہ لیبیا پر دباؤ بڑھایا جائے جو افریقہ اور عرب دنیا میں مظلوم لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ خود پاکستان کے پرامن ایٹمی پروگرام کو دنیا بھر میں متنازعہ بنانے والے یہودی ہیں۔ یہ کمال کی بات نہیں کہ ہم جو ابھی تحقیق کے مراحل میں ہیں' دنیا بھر کے سامنے صفائیاں دینے پر مجبور ہیں اور اسرائیل جو بارہ ایٹم بموں کا ذخیرہ رکھتا ہے اور اس کا جارحیت کا ریکارڈ بھی بدترین ہے' اس کا نام تک نہیں لیا جاتا۔

ایک ایسے ملک کی حکومت کے ساتھ اتنے قریبی' خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھنے والا گروہ مسلمانوں کا دوست ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ نہیں کہ میں مرزائیوں پر شک کرتا ہوں' میں تو اسرائیلیوں پر یقین رکھتا ہوں۔ وہ اپنے مفاد کے سوا کسی پر مہربان نہیں ہوتے۔ یہ سوچنا مسلمانوں کا کام ہے کہ ان لوگوں سے اسرائیل کیا مفادات حاصل کر رہا ہو گا؟ قارئین یقیناً اس بات سے باخبر ہوں گے کہ اسرائیل پاکستان کو اپنے بنیادی دشمنوں کی صف میں شمار کرتا ہے۔ اسرائیل کے فوجی ماہرین نے اس موضوع پر بہت کام کیا ہے کہ پاکستان سے اسے کیا کیا خطرات پیش آ سکتے ہیں اور ان خطرات کو کم کرنے کے لئے اسرائیل کو کیا کرنا چاہئے؟ دنیا بھر کے یہودی ادارے پاکستان میں عدم استحکام کے لئے کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی حکومت جب کسی گروہ کی پذیرائی کرتی ہے' تو کیا اس کے عوض وہ کچھ حاصل نہیں کر رہی ہو گی؟ یہ امر شک و شبہ کی گنجائش سے بالا ہے کہ یہودی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔

علمائے کرام تو مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کرنے کے مطالبات' عقائد کے حوالے سے کرتے ہیں' لیکن پاکستان کے دفاع کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان لوگوں سے چوکس رہا جائے۔ یہ کچھ بھی نہ کرتے ہوں تو بھی ان سے محتاط رہنے کی یہی وجہ کافی ہے کہ ان پر

اسرائیل اور بھارت کی حکومتیں مہربان ہیں۔ پاکستان میں ان کی تنظیم کا طریقہ پراسرار ہے۔ یہ لوگ جس ملک میں بھی ہوں' ایک مرکز کے تابع ہوتے ہیں اور اس کی ہدایات کو ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں۔ آپ کو میرے قلم سے یہ باتیں کچھ عجیب لگیں گی' لیکن یاد کریں کہ اگر اس صدی کے اوائل میں فلسطین کے مسلمانوں نے اس طرح سوچ لیا ہوتا' جس طرح میں آج مرزائیوں کے بارے میں لکھ رہا ہوں تو شاید وہ اس طرح جلا وطن نہ ہوتے۔ وہ اکثریت میں تھے اور غافل تھے۔ یہودیوں نے آہستہ آہستہ معاشرے کے ہر شعبے میں اپنی جڑیں پھیلائیں اور پھر اقلیت میں ہونے کے باوجود ایک پوری قوم کا قتل عام کر دیا۔ شروع میں کوئی خدشہ ظاہر کرتا تو وہ اتنا ہی معمولی نظر آتا' جتنا آج آپ کو میری بات نظر آئے گی۔ ہمارے روشن خیال اور ترقی پسند لوگ اس قسم کی باتوں کو فیشن کے خلاف سمجھتے ہیں۔ فلسطین کے دانشوروں نے بھی یہی سمجھا ہو گا۔ ان کی قوم کا انجام سامنے ہے۔ جو گروہ اسرائیل کا دوست ہے' اسے معمولی اور کمزور تصور نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیا کی سب سے منظم مالی' فوجی اور ذرائع ابلاغ پر قابض قوتیں ان کے ساتھ ہیں۔ یہ قوتیں پاکستانی عوام کی دشمن ہیں۔ جب وہ اس ملک کے ایک گروہ کی سرپرستی کر رہی ہوں تو یہ جاننے کے لئے زیادہ عقل کی ضرورت نہیں کہ وہ گروہ کیا خدمات انجام دے رہا ہو گا؟" (کالم "سویرے سویرے" روزنامہ نوائے وقت ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء)

اثر چوہان ۔۔۔ معروف کالم نویس

" قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے پہلے تک اس کے سرکاری ترجمان "الفضل" کی اشاعت' اگرچہ کافی تھی' لیکن صرف جماعت کے ارکان اس کے مستقل خریدار بنے۔ عام قاری کے لئے اس میں دلچسپی کا سامان نہیں تھا۔ چنانچہ اس وقت کہا گیا کہ .... قادیانیوں نے اپنی "نبوت" تو چلا لی' لیکن اپنا اخبار نہیں چلا سکے۔ بعد میں جب اس جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد قادیانی (رات کی تاریکی میں برقعہ پہن کر ملک سے) فرار ہو کر لندن چلے گئے تو معلوم ہوا کہ "نبوت" بھی نہ چل سکی۔"

(روزنامہ پاکستان لاہور ۲۶ دسمبر ۱۹۹۰ء)

فاروق عادل ۔ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی

" اندرا گاندھی نے قادیانیوں کو کچھ لائنیں دی تھیں۔ جن کی روشنی میں ایک سازش

تیار کی گئی۔ سازش کے دو بنیادی ہدف ہیں۔ پہلا محرم الحرام میں شیعہ سنی فسادات برپا کرنا ہے اور دوسرا فسادات کی آگ بھڑکا کر حالات کو مسلسل خراب کر کے بیرونی مداخلت کی راہ ہموار کرنا ہے اس سازش میں قادیانیوں کے علاوہ کمیونسٹ بھی مرکزی کردار ادا کریں گے .... تفصیلات کے مطابق ابتدائی ہدف پر عمل در آمد کرانے کے لئے قادیانیوں نے ایک ارب ۷۰ کروڑ ۹۶ لاکھ ۶۸ ہزار تراسی روپے چراسی پیسے کے سالانہ بجٹ ۸۵۔ ۱۹۸۴ء میں سے ایک خطیر رقم شیعہ سنی فسادات کے لئے مختص کی ہے۔ حکمت عملی یہ طے کی گئی ہے کہ پہلے مرحلے میں ذاکرین کرام اور خطیب حضرات کو ٹارگٹ بنا کر ان پر کام کیا جائے گا اور ان کی کمزوریاں تلاش کی جائیں گی۔ اگر کوئی ٹارگٹ دوستانہ ماحول میں ہی "راہ راست" پر آ گیا تو درست' ورنہ انہیں بلیک میل کر کے ان سے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کرائی جائے گی۔ اس ضمن میں تقریباً ۳۶ لاکھ روپے کی رقوم کی تفصیلات مل سکی ہیں۔ جن کے مطابق ضلع فیصل آباد میں دو لاکھ ۱۸ ہزار پانچ سو اٹھارہ روپے' ضلع سرگودھا میں ایک لاکھ ۶۷ ہزار ۶ سو پچیس روپے بذریعہ ظفر بک ڈپو اردو بازار' لاہور میں ۶ لاکھ اکتیس ہزار ۹ سو روپے بذریعہ کار دو اقساط میں مسٹر حمید نصر اللہ کو ارسال کئے گئے جب کہ اسلام آباد میں ایک لاکھ ۶۰ ہزار آٹھ سو انتالیس روپے' ضلع راولپنڈی میں دو لاکھ ستانوے ہزار ۵ سو بیس روپے' کراچی کو ۱۷ لاکھ بائیس ہزار ۶ سو انیس روپے' حیدر آباد کو ۳ لاکھ ۳۲ ہزار ۹ سو ۶۱ روپے' اور ساہیوال کو ۴۵ ہزار ۴۸ روپے ارسال کئے گئے بقیہ رقوم کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں" (ہفت روزہ ختم نبوت ۱۹ تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

فیاض حسن سجاد۔ چیف رپورٹر روزنامہ "جنگ" کوئٹہ

"جماعت احمدیہ تقسیم ہند کی مخالف تھی' لیکن مخالفت کے باوجود تقسیم کا اعلان ہو گیا تو احمدیوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ایک اور زبردست کوشش کی۔ جس کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع' جس میں قادیان کا قصبہ واقع تھا' پاکستان سے کاٹ کر بھارت میں شامل کر دیا گیا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا۔ کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے دونوں اپنے اپنے دعاوی اور دلائل پیش کر رہے تھے تو اس موقع پر جماعت احمدیہ نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے الگ' ایک محضر نامہ پیش کیا اور اپنے لئے کانگریس اور مسلم لیگ دونوں سے الگ موقف اختیار کرتے

ہوئے قادیان کو ویٹی کن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ اس محضرنامہ میں انہوں نے اپنی تعداد' اپنے علیحدہ مذہب' اپنے فوجی اور سول ملازمین کی کیفیت اور دوسری تفصیلات درج کیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ احمدیوں کا ویٹی کن سٹی کا مطالبہ تسلیم کیا گیا۔ البتہ باؤنڈری کمیشن نے احمدیوں کے میمورنڈم سے یہ فائدہ حاصل کر لیا کہ احمدیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم ترین علاقے بھارت کے حوالے کر دیئے اور اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا' بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کر لینے کی راہ مل گئی اور کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۳۔ ۱۵ اپریل ۱۹۸۵ء)

نعیم آسی مرحوم سیکرٹری اطلاعات جمعیت العلمائے اسلام

"یہ سوال مختلف علمی و ادبی حلقوں میں اکثر موضوع بحث بنا رہتا ہے کہ ملک کے اندر اور بھی کئی اقلیتیں ہیں۔ عیسائی ہیں' ہندو ہیں' سکھ ہیں' پارسی ہیں' لیکن ان کے خلاف مسلمانوں نے کبھی کوئی تحریک نہیں چلائی' جبکہ قادیانیوں کے خلاف عامتہ المسلمین میں شدید رد عمل ہے اور ان کے خلاف اب تک تین زبردست تحریکیں اٹھ چکی ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ علمی و ادبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے اصحاب جب تک اس سوال کا درست تجزیہ نہ کریں گے' مسئلے کی تہ تک نہ پہنچ سکیں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ پاکستان میں رہنے والے عیسائی' ہندو' سکھ اور پارسی نہ تو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور نہ ہی انہوں نے کبھی مسلمانوں کے خلاف جتھہ بندی کی اور منافرت انگیز لٹریچر چھاپا ہے' انہوں نے اکھنڈ بھارت کا نعرہ بلند کیا ہے نہ کبھی پاکستان پر حکومت کرنے کا خواب دیکھا ہے اور نہ ہی منصوبے باندھ کر سرکاری محکموں پر کبھی یلغار کی ہے۔ اس کے برعکس قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد آنجہانی نے اپنی نبوت کے منکر' مسلمانوں کے خلاف' جس قدر مغلظ زبان استعمال کی اور قادیانی جماعت کا متحدہ ہندوستان میں' مسلم مفادات کے خلاف' جو کردار رہا ہے اور جو کچھ وہ اب تک کر رہے ہیں' یہ اس کا بدیہی اور منطقی نتیجہ ہے کہ مسلمانوں میں ان کے خلاف شدید ہیجان اور رد عمل موجود ہے۔

سر ظفر اللہ خان نے 'اپنی موت سے کچھ عرصہ پہلے' اپنے ایک اخباری انٹرویو میں جہلم کے ایک واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ "وہاں ایک کتے کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈال کر جلوس کے آگے گھمایا گیا اور کہا کہ یہ ظفر اللہ خان ہے" اور انہوں نے اس پر اظہار افسوس کیا تھا کہ پورے پاکستان میں کسی شریف آدمی نے یہ نہ کہا کہ بھلے لوگو! یہ کیا کر رہے ہو؟ راقم نے

اس کے جواب میں لکھا تھا کہ خاں صاحب کو غور کرنا چاہئے کہ آخر ان کے خلاف عوام کے اندر اس قدر شدید رد عمل کیوں ہے؟ اور پھر لکھا تھا کہ جس شخص کو وہ اپنا پیغمبر مانتے ہیں اس نے اپنی کتاب نجم الہدیٰ میں اپنے مخالفوں کو "جنگلوں کے خنزیر" اور ان کی عورتوں کو "کتیوں سے بدتر" قرار دیا ہے' جبکہ ایک اور کتاب میں "ذریتہ البغایا" (فاحشہ عورتوں کی اولاد) کہا ہے۔ میں نے کہا جب آپ کا پیغمبر اس قسم کی زبان استعمال کرتا ہے تو پھر عوام کے بپھرے ہوئے ہجوم سے آپ کیا توقع کر سکتے ہیں؟

قادیانی مسئلہ کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ زیادہ نازک اور حساس ہے' محض یہ سمجھنا کہ قادیانیوں کے خلاف فضا' کسی مذہبی جنون کی وجہ سے ہے' درست نہ ہو گا۔ پاکستان کے اندر مسلم قادیانی نزاع پر ہونے والی پہلی باقاعدہ عدالتی انکوائری میں جسٹس منیر ایسے علماء مخالف جج کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ

" ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اگر ملک تقسیم بھی ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے" (تحقیقاتی رپورٹ ص ۲۰۹)

قادیانی آج بھی قادیان واپسی کا مذہبی اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ اپنے چھوٹے بچوں کے ذہنوں میں یہ بات واضح کرتے ہیں۔ چنانچہ احمدی بچوں کے لئے ابتدائی دینی معلومات کے مجموعہ " راہ ایمان " میں قادیان سے ہجرت کی پیش گوئی " کے زیر عنوان لکھا ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) کو خدا نے الہام اور خواب کے ذریعے بتایا تھا کہ کسی زمانے میں جماعت احمدیہ کو قادیان سے نکلنا پڑے گا اور خشک پہاڑیوں والے ایک اونچے علاقہ میں اسے اپنا دوسرا مرکز بنانا پڑے گا۔ یہ حالت عارضی ہو گی' آخر ایک وقت آئے گا کہ قادیان 'جماعت احمدیہ کو واپس مل جائے گا۔ پیش گوئی کا ایک حصہ ۱۹۴۷ء میں پورا ہو گیا اور ہر احمدی کا ایمان ہے کہ پیش گوئی کا آخری حصہ بھی ضرور پورا ہو گا اور قادیان جماعت احمدیہ کو انشاء اللہ ضرور واپس ملے گا" (ص ۹۸ مطبوعہ ۱۹۶۷ء)

اس ضمن میں قادیانیوں نے "مختصر المعیاد" دو منصوبے وضع کیے۔ حکمت عملی کے تحت پاکستان بننے کے فوراً بعد انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر منظم کیا' جس میں شعبہ امور خارجہ' شعبہ امور داخلہ' شعبہ امور عامہ' شعبہ نشرو اشاعت' خدام الاحمدیہ' فرقان بٹالین وغیرہ شامل تھے۔ اسی کے ساتھ ہی مرزا محمود (قادیانی "مصلح موعود") نے اپنی جماعت کے ارکان کو فوج سمیت

دیگر تمام سرکاری محکموں میں پھیل جانے کی ہدایت کی۔ اسی طرح بلوچستان کو اپنا "ٹارگٹ" بنایا' چونکہ وہاں آبادی نہایت کم اور جغرافیہ بہت بڑا اور گوناگوں معدنیات سے بھرپور تھا' لہٰذا اسے قادیانی کمیونٹی کے زیر اثر لانے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی گئی' حالانکہ اس وقت' غالباً پاکستانی حکومت کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ بلوچستان معدنی ذخائر سے کس قدر مالا مال ہے اور یہ سب وہ باتیں ہیں جو مسلم قادیانی نزاع میں پہلے عدالتی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں تسلیم کی ہیں چنانچہ جسٹس منیر لکھتے ہیں۔

"......... یہ تمام حقائق شہادت سے ثابت ہو چکے ہیں" (ص ۲۱۱)

درحقیقت یہی حقائق و واقعات' ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کی بنیاد بنے تھے۔ قادیانی ۵۳ء کے بعد' اگر اپنا رویہ تبدیل کر لیتے تو ان کے بارے میں عوامی رد عمل کمزور پڑ جاتا' مگر وہ اپنی طویل المیعاد حکمت عملی کے تحت پاکستان کی شکست و ریخت کے منصوبوں پر مسلسل عمل پیرا رہے۔ ۱۹۶۵ء میں قادیانی جرنیل اختر حسین ملک نے "آپریشن جبرالٹر" کی آڑ میں پاکستان کو آگ اور خون کی بھٹی میں جھونک دیا۔ ۶۷ ۔ ۱۹۶۶ء میں پہلی مرتبہ قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ روابط منکشف ہوئے۔ ۱۹۶۹ء کی گول میز کانفرنس میں ایم ایم احمد قادیانی (پوتا مرزا غلام احمد) اسرائیل کے ایماء پر سرگرم عمل رہا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں قادیانی جماعت کی معرفت اسرائیلی روپیہ پاکستانی انتخابات میں استعمال ہوا۔ ۱۹۷۳ء۔ ۱۹۷۴ء میں ایک قادیانی ائیرمارشل ظفر چوہدری نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ اسی عہد میں مرزا ناصر احمد کو پاکستان ائیرفورس کے طیاروں نے ربوہ کے سالانہ جلسہ میں سلامی دی۔ پی آئی اے کے طیاروں کے ذریعے چین کی ایٹمی رصد گاہوں کی جاسوسی کا اسکینڈل سامنے آیا۔ جس کا منصوبہ امریکہ کے ایماء پر تیار کیا گیا تھا۔ قادیانی شورہ پشتی یہاں تک بڑھی کہ مئی ۷۴ء میں' ربوہ ریلوے سٹیشن پر' نشتر میڈیکل کالج کے مسلمان طلبہ پر' سرعام وحشیانہ تشدد کیا گیا' جس کے نتیجہ میں ایک اور تحریک بھڑک اٹھی جو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے پارلیمانی فیصلے پر منتج ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ ان حالات میں مسلمانوں کے اندر قادیانیوں کے لئے محبت کے جذبات' کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟

قادیانی آج اپنا غیر مسلم تشخص قبول کر لیں اور پاکستان کے وفادار شہری بن کر رہیں تو عامتہ المسلمین کی تمام تر تلخی از خود کافور ہو جائے گی۔ مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ انہوں نے آج تک ۱۹۷۴ء کی قانون ساز اسمبلی کے فیصلے کو قبول نہیں کیا اور اب اپنی ہائی کمان کے فیصلے کے مطابق' ملک بھر میں قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر کے ملک کی اکثریت کے مذہبی جذبات

کو مجروح اور مشتعل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بعض احباب کمال سادگی کے ساتھ اس سارے مسئلے کو محض "ناموں کی تبدیلی" پر لا کھڑا کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں اس وقت لاکھوں عیسائیوں کے نام مسلمانوں جیسے ہیں' حالانکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر عیسائی اپنے نام کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا نام لکھ کر اپنے مذہبی تشخص کا کھلا اعلان کرتا ہے' جبکہ قادیانی خود کو مسلمان کہلانے اور ظاہر کرنے پر بضد ہیں اور کسی قیمت پر اپنا غیر مسلم تشخص تسلیم کرنے کو تیار نہیں جب کہ عامتہ المسلمین قادیانیوں سے ملکی آئین اور قانون کی پابندی چاہتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ قادیانیوں کو ان کی آئین و قانون شکنی پر توجہ دلانے کی بجائے الٹا مسلمانوں کو "انتہا پسند" ثابت کیا جا رہا ہے۔ سبحان اللہ

وہی ذبح بھی کرے ہے' وہی لے ثواب الٹا

بہرحال' قادیانیوں کے سامنے اب صرف دو راستے ہیں' مسلمان ہو کر اور اپنے آپ کو دامن عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ کر لیں یا پھر اپنے غیر مسلم تشخص کو تسلیم کر کے اور پاکستان کے وفادار شہری بن کر رہنا قبول کریں۔ مسلمان عوام اور علماء ان کا بالکل اسی طرح احترام کریں گے' جس طرح وہ باقی اقلیتوں کا کرتے ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۸۶ء)

"قادیانی مسئلہ مسلمانوں کی حیات ملی کے لئے جس قدر اہمیت رکھتا ہے' افسوس! اس سے اتنی ہی زیادہ بے اعتنائی برتی گئی اور مجرمانہ تغافل روا رکھا گیا.... اگر افریقہ ابھی تک مکمل طور پر فرنگی شاطروں کے پنجہ استبداد سے نجات حاصل نہیں کر سکا تو اس کی ایک وجہ اسلام اور دنیائے اسلام کی یہ غدار جماعت ہے' پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم نہیں' بلکہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھ کا کانٹا ہیں' مگر قادیانی مشن وہاں قائم ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے مابین اب تک تین جنگیں ہوئیں۔ قادیان عین پاک بھارت سرحد پر واقع ہے۔ ہندوستان نے ان ۳۱۳ قادیانی "درویشوں" کو' جو قادیان میں رہائش پذیر ہیں اور جن کا ربوہ سے باقاعدہ رابطہ ہے' ہمیشہ قادیان ہی میں رہنے دیا۔ اس خصوصی رعایت کا سبب؟ حجاز میں قادیانیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں' مصر ان کا وجود گوارا نہیں کرتا' شام میں ان کے خلاف ایکشن ہوا' ترکی انہیں ناپسند کرتا ہے' افغانستان انہیں سنگسار کر چکا..... خود پاکستان کا مسلمان ان کے خلاف ہے اور سخت خلاف' ۵۳ء میں قادیانیوں کے خلاف تمام ملک میں زبردست ایجی ٹیشن ہوا اور سینکڑوں مسلمانوں نے مطالبات منوانے کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔ حال ہی میں مکہ مکرمہ میں رابطہ اسلامی کے زیر اہتمام دنیا بھر کی ایک سو سے زائد اسلامی تنظیموں نے

قادیانیوں کے خلاف اپنے شدید رد عمل اور برہمی کا اظہار کیا ہے۔ آخر اس تمام تر نفرت کا سبب کیا ہے؟ ظاہر ہے یہ' قادیانیوں کا سازشی کردار ہی ہے جو انہیں دنیائے اسلام میں اس نفرت و حقارت کا نشانہ بنواتا ہے۔ اگر وہ مغربی استعمار کی ایجنٹی اور اسلام و عالم اسلام کی شکست و ریخت سے باز آجائیں تو پھر ان کے خلاف احتجاج کیوں ہو...... دراصل قادیانیت کا یہی تاریخی و سیاسی پس منظر ہے۔" (اقبال اور قادیانی مصنفہ نعیم آسی ص ۳۵)

"یہ امر واقعہ ہے اور اس سے انکار ممکن نہیں کہ اسلام لازماً" ایک دینی جماعت ہے' جس کے حدود مقرر ہیں' یعنی وحدت الوہیت پر ایمان' انبیاء کرامؑ پر ایمان اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت پر ایمان۔ دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس بات کے لئے فیصلہ کن' کہ فلاں فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟ ...... مثال کے طور پر' برہمو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر بھی مانتے ہیں' مگر انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ وہ (قادیانیوں کی طرح) انبیاء کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ وحی و رسالت کو ختم نہیں جانتے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام' بحیثیت دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا' لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا مرہون منت ہے۔

ہر شخص کو یہ معلوم ہے کہ ایک یہودی' جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اعتقاد رکھے اس کا شمار امت موسویہ میں ہوتا ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتا ہے تو عیسائی کہلاتا ہے۔ گویا اس کی امت (سوسائٹی) تبدیل ہو جاتی ہے' اسی طرح اگر ایک یہودی یا عیسائی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تو اس کا شمار امت محمدیہؐ میں ہو گا اور اگر آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی و نبوت کا دروازہ کھول دیا جائے تو ظاہر ہے امت محمدیہؐ کی وحدت پارہ پارہ ہو جائے گی۔

مکار انگریز جب تاجروں کے بھیس میں قزاقوں کا کردار ادا کر کے شب خون مار کر برصغیر پر قابض ہوا تو اس نے اپنے اقتدار کو استحکام و دوام بخشنے کے لئے Rule and Divide کی ابلیسی پالیسی پر بڑی ہنر مندی کے ساتھ عمل کیا۔ ہندوستانی اقوام کو باہم لڑانے کے لئے اس نے قسم قسم کے فتنے جگائے' ان میں ملت اسلامیہ ہند کی وحدت کو پارہ پارہ

کرنے کے لئے سب سے بڑا فتنہ قادیانیت کا فتنہ تھا' انگریز خوب جانتا تھا کہ اگر اور کچھ نہ ہوا تو کم از کم' اتنا تو ضرور ہو گا کہ مسلمان سو' ڈیڑھ سو سال اس فتنہ کی سرکوبی میں لگا رہے گا۔ علامہ اقبال" ایسا مفکر انسان' جس کی نظر بیک وقت قرآن' حدیث' تاریخ اقوام عالم اور قوموں کے عروج و زوال کے اسباب پر تھی' اس کے لئے کیونکر ممکن تھا کہ وہ قادیانیت کی مضرت رسانی دیکھے اور چپ رہے۔ چنانچہ انہوں نے اس فتنہ کا محاکمہ کیا اور حق یہ ہے کہ حق محاکمہ ادا کر دیا' وہ نہ صرف اعتقادی و فکری اعتبار ہی سے اس فتنہ کو ملت اسلامیہ کے لئے سم قاتل سمجھتے تھے' بلکہ عملی و نجی زندگی میں بھی قادیانیوں کے سخت خلاف تھے۔ ایک دفعہ ان کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد صاحب نے اپنی ایک بیٹی کے سلسلہ میں آمدہ ایک رشتے کی بابت حضرت علامہ" کی رائے دریافت کی۔ یاد رہے' لڑکا قادیانی تھا۔ حضرت علامہ" نے فرمایا بھائی صاحب! اگر میری اپنی بیٹی ہوتی تو میں ہرگز ہرگز یہاں اس کی شادی نہ کرتا' (اقبال درون خانہ ص ۱۸ از خالد نظیر صوفی) محترم میاں امیر الدین صاحب کا مضمون "علامہ اقبال چند یادیں چند باتیں" اس وقت میرے سامنے پڑا ہے۔ میاں صاحب' موصوف حضرت علامہ" کے بارے میں ایک نہایت مستند ماخذ ہیں۔ آپ لکھتے ہیں "ایک بار ایک قادیانی رکن مرزا یعقوب بیگ کو انجمن حمایت اسلام کے اجلاس سے اس بنا پر' نکال دیا کہ کوئی مرزائی اس انجمن کا رکن نہیں ہو سکتا' آپ کو ختم نبوت کا کامل یقین تھا اور یہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ کوئی توہین رسالت کا ارتکاب کرے۔ (نوائے وقت' ۹ دسمبر ۱۹۷۷ء) پنڈت جواہر لال نہرو "A BUNCH OF OLD LETTER" میں حضرت علامہ" کا وہ خط شائع کر چکے ہیں' جس میں حضرت علامہ" کا یہ تاریخی فقرہ درج ہے۔

"I have no doubt in my mind that the Ahmadies are traitors both to Islam and India. (page 181)

"میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔" (قادیانی مسئلہ از نعیم آسی)

محمد نعیم عارفی' نائب مدیر ہفت روزہ تکبیر کراچی

"پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے' جس پر برافروختہ ہو کر ۱۹۸۴ء میں قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد انگلستان "ہجرت" کر گئے ہیں اور اب قادیانیت کی

نشرواشاعت کا مرکز لندن ہے۔ بیشتر اسلامی ممالک' بشمول سعودی عرب میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے' قادیانی حضرات شہرت کی خاطر اکثر و بیشتر مباہلوں' مناظروں اور اس قسم کی دیگر حرکات سے اپنے وجود کا یقین دلاتے رہتے ہیں۔ پچھلے سال ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو مرزا طاہر احمد نے تحریری طور پر دنیا بھر کے مسلمانوں کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا' جسے اکثر و بیشتر مقامات پر انفرادی اور اجتماعی طور پر قبول کر کے مرزا طاہر سے کہا گیا تھا کہ وہ ایک مقررہ جگہ پر تشریف لے آئیں' جہاں حق و باطل کے درمیان فیصلہ ہو جائے مگر انہوں نے یہ کہہ کر اپنی جان بچا لی کہ مباہلے کے لئے کسی ایک جگہ جمع ہونا شرط نہیں ہے۔ ان کی اتباع میں' جماعت احمدیہ کسرالہ (بھارت) کے امیر نے بھی وہاں کے مسلمانوں کو مباہلے کا چیلنج دیا' ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو مباہلے کا دن طے کیا گیا' مگر چیلنج کے فوراً بعد خلیفہ وقت کے نائب اور امیر جماعت احمدیہ کسرالہ (بھارت) اس دنیا سے کوچ کر گئے ...... پاکستان میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں جاری ہیں۔ پاکستان میں مختلف ناجائز ذرائع سے قادیانی حضرات نے بہت اہم مناصب پر قبضہ کر رکھا ہے۔ وزارت خارجہ اور وزارت تعلیم پر ان کی خاص توجہ ہے۔" (ہفت روزہ تکبیر' دسمبر ۱۹۸۹ء)

نیر زیدی' نمائندہ خصوصی برائے نیویارک (امریکہ)' روزنامہ "جنگ"

"احمدیہ تحریک اپنے پیشوا کو نہ صرف نبی' بلکہ "مسیح" کہتی ہے جو ہمارے عقیدے کے مطابق صرف حضرت عیسیٰؑ کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰؑ کے ظہور کے بارے میں بھی وہ بنیادی اختلافات رکھتے ہیں۔

ہر شخص اپنے ایمان اور بصیرت کے مطابق کسی مذہب کو قبول کرتا ہے۔ جب عیسائیوں نے دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰؑ "مسیح" ہیں تو انہوں نے اپنے مذہب کو نیا نام دیا۔ یہ نہیں کہا کہ اصل یہودی وہ ہیں اور جو حضرت عیسیٰؑ کو تسلیم نہیں کرتا وہ یہودی نہیں ہے۔ انہوں نے یہودیوں سے اپنا تشخص الگ کر کے عیسائیت کے نام سے تبلیغ کی' یہودیت کے نام سے نہیں۔ اسی طرح اگرچہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو صاحب کتاب نبی مانتے ہیں' لیکن محمد مصطفیٰؐ پر ایمان لانے کے بعد' وہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے لگے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اصل عیسائیت یہ ہے اور جو محمد مصطفیٰؐ پر ایمان نہیں لاتا' وہ عیسائی نہیں ہے۔

اس پس منظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے غور فرمائیے' کہ احمدی تحریک اور اس کے پیشواؤں کا اصرار یہ ہے کہ اصل اسلام ان کا ہے اور جو شخص' ان کے "مہدی" اور "مسیح" پر ایمان

نہیں رکھتا" وہ مسلمان نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ۸۰ کروڑ مسلمان جو ڈیڑھ ہزار برس سے مشترکہ بنیادی عقائد پر عمل کرتے آ رہے ہیں' یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ ان کا مذہب "ہائی جیک" کرلیا جائے اور یہ رد عمل مسلمانوں کا ہی نہیں ہے' مغربی دنیا میں بھی جن لوگوں نے ایسے دعوے کئے' ان کو عیسائیت کے دائرے سے نہ صرف خارج کر دیا گیا' بلکہ ان کے خلاف شدید معاندانہ رویہ اختیار کیا گیا۔ جوزف اسمتھ نے انیسویں صدی میں "نبی" ہونے کا دعویٰ کیا اور رومن " مذہب کی بنیاد ڈالی' لیکن عیسائیوں نے اس فرقے کو قبول نہیں کیا اور یہاں بعض قوانین ایسے وضع ہوئے' جن کا مقصد صرف اس فرقے کو روکنا تھا۔

اب تک جتنی بھی احمدی تحریریں نظر سے گزری ہیں اور جتنا بھی تبادلہ خیال ہوا ہے' اس میں لفظوں کے ہیر پھیر کو نظرانداز کر دیا جائے تو پتہ چلتا ہے' کہ احمدی اسلام کے چمن میں اپنا آشیاں نہیں بنانا چاہتے' بلکہ چمن اسلام سے بقیہ امت کو خارج کرنا چاہتے ہیں۔ ذوالفقار علی بھٹو کی آئینی ترمیم اور صدر ضیاء الحق کے مارشل لاء آرڈیننس سے پہلے ہی احمدیوں نے مسلمان نمازیوں اور مسلمانوں کی مساجد سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔

اسلام کا نام کس کی ملکیت ہے۔ اس بحث کے نتیجے میں خونی محاذ آرائی سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟ غالباً اس کا حل یہی ہے کہ

ے تم کوئی اچھا سا رکھ لو اپنے ویرانے کا نام (دسمبر ۱۹۹۱ء)

(ہفت روزہ زندگی لاہور)

لالہ صحرائی ---- معروف صحافی

" آپ نے زمین پر پھیلے ہوئے جھاڑ جھنکار کو تو دیکھا ہو گا' جس کی جڑیں سطح زمین سے ذرا ہی نیچے تک جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے یہ باآسانی صاف بھی ہو جاتا ہے اور انسان اس کی مضرت سے تھوڑی سی کاوش ہی کے بعد نجات پا لیتا ہے' اس کے برعکس پھل دار اور سایہ دار درختوں کی جڑیں زمین میں بہت گہری چلی جاتی ہیں اور اگر کوئی شخص 'لوگوں کو' ان درختوں کی منفعت سے محروم کرنے کے ارادہ بد' پر عمل کرنا چاہے تو اسے زبردست محنت کرنا پڑتی ہے' اس کے باوجود بعض اوقات' وہ شجرہائے سربلندی کو پوری طرح بیخ و بن سے اکھاڑنے میں ناکام ہو جاتا ہے' کیونکہ ایسے درختوں کی کچھ جڑیں کوشش کے باوجود زمین کی گہرائی میں چھپی اور دبی رہ جاتی ہیں اور وہ کچھ دیر بعد موقعہ پاتے ہی پھر نئی کونپلوں کی شکل میں پھوٹ پڑتی ہیں۔

غالباً اسی سبب سے قرآن مجید میں کلمہ حق کو ایک ایسے شجر طیبہ سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمین سے لے کر آسمان تک بلند ہے اور اسی اعتبار سے اس کی جڑیں بھی زمین میں دور دور تک گہری پیوست ہیں' لہٰذا اسے صفحہ ہستی سے مٹانا ممکن نہیں۔ اس کے برخلاف کلمہ باطل کو قرآنی زبان میں ایک ایسے شجر خبیثہ سے موسوم کیا گیا ہے جو زہریلے جھاڑ جھنکار کی مانند سطح زمین پر معمولی سے ابھار کے ساتھ پھیلا ہوا ہے اور جس کو صاف کرنے کے لئے اہل حق کی ادنیٰ سی کوشش درکار ہے۔

قرآن مجید کی اصطلاح میں "کلمہ طیبہ" سے مراد دین اسلام ہے اور کلمہ خبیثہ سے مراد ہر دین باطل ...... مولانا محمد علی جوہر مرحوم نے اسی قرآنی حقیقت کو اپنے ایک ضرب المثل شعر میں ایک اور دلکش پیرایہ کے ساتھ یوں سمویا ہے۔ ؎

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دو گے

گویا دبانے سے نہ دبنا' بلکہ لچک کھا جانا' عین اسلام کے دین حق کی فطرت ہے' اس کے مقابلہ میں غیر اسلام یعنی باطل کی فطرت یہ ہے کہ وہ اپنی کمزور بنیاد کے سبب دبانے پر اور پچک جاتا ہے اور دست حق کی قہرمانی کی ذرا تاب نہیں لا سکتا' مثال کے طور پر قادیانیت ہی کو دیکھ لیجئے' کہ اس کا پودا ہمیشہ سازگار آب و ہوا ہی میں پنپتا رہا ہے' اس پودے کا بیج جمہور مسلمانوں کے عقائد کی کھلی زمین کی بجائے اس کے باغبان انگریز نے اپنے سامراجی مفاد کے گملے میں لگایا تھا۔ اس کا مالی انگریز جب تک یہاں موجود رہا' اسے برابر پانی دیتا رہا اور اس کی ہر طرح سے حفاظت کرتا رہا۔ چنانچہ اپنے باغبان کی نگہداشت اور اس کی مہیا کردہ خوراک حاصل کر کے یہ پودا پلتا اور بڑھتا رہا۔ جب انگریز اس چمن سے اپنی بولی بول کر رخصت ہوئے تو انگریزوں کا یہ "خود کاشتہ پودا" پاکستانی حکمرانوں کی مفاد پرستی کے گملے میں منتقل ہو گیا اور کلمہ طیبہ کی تقدیس کے ثنا خواں اپنی نادانی کے باعث خود ہی اس شجر خبیثہ کی آبیاری میں مشغول ہو گئے' لیکن اس کے باوجود یہ ایک بین حقیقت ہے کہ اپنوں اور غیروں کی مسلسل پرورش اور نگہداشت کے باوجود یہ پودا تاحال گملے کا پودا ہی ہے اور ابھی تک جمہور مسلمانوں کے عقائد کی سرزمین میں جڑ نہیں پکڑ سکا۔ چنانچہ جب کبھی مسلمانوں کی چشم بصیرت کھلتی ہے اور وہ اس پر نگاہ کرم ڈالتے ہیں تو اس پودے کی جان پر بن جاتی ہے اور اس کی پھول پتیاں آن کی آن میں کانپنا اور کمہلانا شروع کر دیتی ہیں۔

اس تلمیح سے قطع نظر' قادیانیت کے متعلق کچھ واقعاتی حقائق ایسے ہیں جو اس کی باطل حیثیت کو بالکل بے نقاب کر دیتے ہیں' اس ضمن میں وہ واقعہ خاص طور پر قابل غور ہے جو قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد کو اپنی زندگی کے دوران پیش آیا' ظاہر ہے وہ زمانہ قادیانیت کے عروج کا زمانہ تھا' مرزا غلام احمد نے اپنی امت کے انہی ایام عروج میں اپنے دو مبلغین کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی غرض سے بادشاہ افغانستان کے پاس کابل بھیجا۔ جب یہ مبلغین' شاہ کابل کے دربار میں حاضر ہوئے اور وہاں انہوں نے اپنے مذہب کی دعوت مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان لانے کی صورت میں پیش کی تو بادشاہ نے ان سے پوچھا' کہ "مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان لانے سے پہلے تمہارا مذہب کیا تھا؟" قادیانی مبلغین نے فوراً جواب دیا "اسلام" بادشاہ اس پر مفتی دربار سے مخاطب ہوا اور بطور استفتاء دریافت کیا " فرمایئے مفتی صاحب! شریعت نے مرتد کے لئے کیا سزا تجویز کی ہے؟" مفتی صاحب نے بلا تامل جواب دیا کہ " شریعت کی رو سے مرتد کی سزا قتل ہے" .... اس پر بادشاہ دوبارہ قادیانی مبلغین کی سمت متوجہ ہوا اور بولا" تم اپنی زبان سے اس بات کا اقبال کر چکے ہو' کہ ایک جھوٹے نبی پر ایمان لانے سے پہلے تم مسلمان تھے' اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ تم اب مرتد کی حیثیت اختیار کر گئے ہو۔ دوسری طرف مفتی صاحب نے فتویٰ دے دیا ہے کہ شریعت میں مرتد کی سزا قتل ہے' لہٰذا میں جلاد کو حکم دیتا ہوں کہ وہ فوراً تمہیں کیفر کردار تک پہنچا دے" اس کے بعد بادشاہ نے دربار کے جلاد کو اشارہ کیا اور اس نے بڑھ کر فی الفور دونوں مبلغین کے سر تن سے جدا کر دیئے۔

وہ دن اور آج کا دن' نہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد کو اور نہ اس کے بعد اس کے کسی خلیفہ اور چیلے چانٹے کو کبھی یہ ہمت ہوئی کہ وہ افغانستان میں اپنے مبلغ دوبارہ بھیج کر وہاں اپنا دام تزویر پھیلائیں۔ یہ لوگ دنیا کے دور دراز خطوں مثلاً افریقہ اور یورپ کے ممالک میں تو اپنے تبلیغی وفود آئے دن بھیجتے رہے ہیں' لیکن انہیں پاکستان کے اس قریب ترین ہمسایہ ملک افغانستان میں اپنا سابقہ حشر دیکھ کر وہاں پھر قدم رکھنے کی جرات نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ صاف ہے کہ افغانستان کے باہمت مسلمان حکمران نے "گربہ کشتن روز اول" کے مصداق ان کو وہاں پنپنے کا موقعہ ہی نہیں دیا اور قادیانیت کے اولین مبلغین کی گردنیں قطع کرنے کے ساتھ ہی اس نے گویا اپنے ہاں اس باطل مذہب کا رشتہ حیات بھی کاٹ کر رکھ دیا۔ اس کے برعکس افریقہ میں انگریزوں کی نو آبادیوں اور صیہونیوں کے وطن' اسرائیل میں' ان کو نفوذ کرنے کے لئے' چونکہ وہاں مسلمان دشمن حکمران ہر طرح کی سہولت دے رہے ہیں۔ لہٰذا وہاں اپنا دھندہ

پھیلانے میں یہ کامیاب نظر آتے ہیں۔

یہ حقائق اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ فتنہ قادیانیت کے علمبردار' حقیقی دباؤ کی ذرا سی تاب بھی نہیں لا سکتے۔ گملے کی مصنوعی زمین سے ابھرنے والا یہ پودا حکمرانوں کے تحفظ کی چھتری کے سائے تلے ہی پل بڑھ سکتا ہے' یہ چھتری سر سے ہٹتے ہی یہ پودا مخالفت کی تیز دھوپ میں جھلس کر رہ جاتا ہے' حالانکہ حق بذات خود ایک قوت ہوتا ہے جو خود اپنے زور سے ابھرتا ہے' مخالفت کی دستبرد سے وہ لچک تو جاتا ہے' پچک نہیں سکتا۔ لہٰذا کلیہ کی رو سے بھی قادیانیت بالیقین ایک باطل گروہ ہے۔ **جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا!**

عبدالکریم عابد' معروف صحافی

" علامہ اقبالؒ نے کہا تھا کہ قادیانی عالم اسلام کے غدار ہیں۔ اقبال کی اس رائے میں جذبات یا تعصبات کو دخل نہیں تھا۔ یہ رائے واقعات' حقائق اور شواہد کی بنیاد پر تھی۔ دراصل قادیانی راہنما عالم اسلام کے بہی خواہ اور وفادار ہو ہی نہیں سکتے' کیونکہ ان کے عقیدہ کی رو سے سارا عالم اسلام ایک عالم کفر ہے اور جسے وہ عالم کفر سمجھتے ہوں' اس کے خیرخواہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ قادیانیت کی سیاسی تاریخ' عالم اسلام سے غداری' مسلمان ملکوں کے خلاف سازشوں اور ملت اسلامیہ کی مصیبتوں پر جشن منانے سے عبارت ہے۔

پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے بالواسطہ طریقوں سے کام لے کر پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کیا اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کو ایسی شکل دی جو ان کے اور ان کے سامراجی آقاؤں کی مرضی و منشا کے عین مطابق تھی۔ انہوں نے پاکستان کو عالم اسلام میں رسوا کیا' پاکستان سے بدگمانیاں کیں اور مسلمان ملکوں سے پاکستان کے تعلقات خراب کئے۔ داخلی طور پر ناظم الدین وزارت کی بساط الٹی' قائد ملت لیاقت علی خاں کو شہید کرایا۔ غلام محمد کو برسراقتدار لے آئے۔ جمہوریت کو یہ اپنے حق میں زہر سمجھتے تھے' اس لئے جمہوریت کے خلاف سازشیں کیں۔ جمہوریت کا راستہ روکنے کے لئے آمریتوں کے ہاتھ مضبوط کرتے رہے اور اب بیرونی طاقتوں سے ساز باز کر کے پاکستان کو ختم کرنے اور پاکستان کے علاقے میں قادیانی ریاست قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔" (روزنامہ جسارت کراچی۔ ۲۵ جون ۱۹۷۴ء)

طاہر لاہوری‘ معروف صحافی

” مرزا غلام احمد قادیانی نے بتدریج قدم جمائے۔ پہلے اپنے آپ کو مجدد پھر مہدی کہا۔ مرزائیوں میں‘ لاہوری فرقے کا عقیدہ یہی ہے کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو مجدد اور مہدی کہتے تھے‘ نبی نہیں‘ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو نبی بھی کہتے تھے۔ انہوں نے ختم نبوت کے عقیدے کو باطل قرار دیا اور کہا کہ جو یہ مان لے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا‘ تو اس امت کو ”خیرالامم“ کہنا جھوٹ ہے‘ بلکہ وہ ”شرالامم“ ہے۔

کہتے ہیں ”یہ کس قدر باطل عقیدہ ہے‘ یہ خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵)

اسی طرح ”الحکم“ قادیاں‘ ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء میں بھی امت مسلمہ کو شرالامم کہا۔

مرزا قادیانی نے بہت محتاط انداز میں قدم جمائے۔ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو وہ مودب ہو جاتے‘ اپنے آپ کو حضورؐ کا ادنیٰ غلام کہتے‘ حضورؐ کے فیضان نبوت کو تسلیم کرتے‘ مگر ان کے گرد‘ جب دل کے اندھے لوگوں کا ہجوم بڑھ گیا تو اپنے آپ کو نعوذ باللہ‘ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پلہ کہنا شروع کر دیا۔ کہتے ہیں۔

” دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا‘ جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا‘ میں آدمؑ ہوں‘ میں نوحؑ ہوں‘ میں ابراہیمؑ ہوں‘ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں‘ یعنی بروزی طور پر (تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۲۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم عطا فرمایا کہ جس کے سامنے فرشتوں نے سر تسلیم خم کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے علم کا یہ حال ہے کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود جیسے جابر کو‘ جو طاقت‘ ہیبت اور جبروت میں‘ دنیا بھر میں اپنی مثال آپ تھا‘ بڑی جرات سے نہ صرف کلمہ حق سنایا‘ بلکہ ان کے بتوں کو توڑا اور بے باکی سے آتش کدہ نمرود میں چھلانگ لگا دی۔ مرزا صاحب تو ساری عمر انگریزوں کی چاپلوسی اور مدح سرائی میں لگے رہے‘ بلکہ مریدوں اور اپنی نسلوں کو تاکید کر گئے کہ انگریز کا در نہ چھوڑنا۔

دراصل مرزا قادیانی سے پہلے نبوت‘ مہدیت اور مسیحیت کے جتنے بھی جھوٹے دعویدار گزرے‘ مرزا قادیانی نے ان کی زندگیوں اور طریق واردات کا بغور مطالعہ کیا اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ مرزا صاحب کے دعوؤں میں کوئی جدت نہیں۔ انہوں نے ایک جھوٹے نبی اسحاق اخرس مغربی کے طریق کار سے استفادہ کیا۔ اسحاق اخرس نے تمام الہامی کتابوں کا بغور مطالعہ کیا‘ دیگر مروجہ علوم حاصل کئے‘ بہت سی زبانیں سیکھیں اور پھر شمالی افریقہ سے اصفہان

پہنچ گیا۔ ایک عربی مدرسہ میں قیام کیا۔ دس سال تک گونگا بنا رہا' پھر ایک رات اچانک زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ جب سب لوگ بیدار ہو کر وہاں پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس خوش الحانی سے کلام پاک کی تلاوت کر رہا تھا کہ بڑے بڑے قراء حضرات عش عش کر اٹھے۔ لوگ عقیدت مند بن گئے اور اس نے ایک دن نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس کے اعلان نبوت کا دعویٰ بھی دلچسپ تھا۔ اس نے کہا کہ "ایک فرشتہ نے آ کر میرے منہ میں ایک سفید سی چیز رکھ دی۔ جو شہد سے زیادہ میٹھی' مشک سے زیادہ خوشبودار اور برف سے زیادہ ٹھنڈی تھی۔ اس نصیحت خداوندی کا حلق سے اترنا تھا کہ میرے منہ سے کلمہ شہادت نکلا۔ یہ سن کر' جو فرشتے میرے سامنے پرے باندھے کھڑے تھے' بول اٹھے' تم بھی نبی ہو۔ میں شرمندہ ہو گیا۔ خجالت میں ڈوبا جا رہا تھا کہ فرشتوں نے پھر کہا' خدائے قدوس نے آپ کو اس قوم پر نبی بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے کہا محمدؐ خاتم النبیینؐ ہیں تو انہوں نے کہا۔ وہ درست ہے' محمدؐ کی نبوت مستقل حیثیت رکھتی ہے' مگر تمہاری نبوت ظلی و بروزی ہے۔"

مرزا صاحب اور اسحاق اخرس مغربی کا طریقہ واردات تقریباً ایک ہی ہے۔ انہوں نے عیسائیوں اور آریہ سماجی ہندوؤں سے مناظرے کر کے خوب نام پیدا کیا۔ مسلمانوں میں عزت و احترام کا ایک مقام بنایا۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ اب دکان چل جائے گی تو پھر مجددیت' مسیحیت اور نبوت کے دعوے شروع کر دیئے۔ مرزا صاحب کے الہامات میں قرآنی آیات کی پیوند کاری صاف نظر آتی ہے۔ انہوں نے ایسے معنی خیز الہامات لوگوں کو سنائے' جن کو پڑھنے اور سننے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔

اسی طرح مرزا صاحب نے' مسیلمہ کذاب سے لے کر حسن بن محمد تک جتنے جھوٹے نبی گزرے' سب کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان کے حالات پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ وہ مراق کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ہمیں ان کے ذاتی کردار اور اخلاقی کمزوریوں سے زیادہ بحث نہیں' ہمیں تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ اس شخص نے اپنے اور اپنے خاندان کی عظمتوں اور مادی وسیلوں کو وسعت دینے کے لئے ایک ڈھونگ رچایا اور ملت اسلامیہ کو ایک بڑے فتنے سے دوچار کر دیا۔ اس کے لئے مسلمانوں کو پوری ایک صدی تک انتھک کوششوں اور مصیبتوں کا سامنا رہا' نہ صرف یہ' بلکہ ہزاروں جانوں کو اس فتنے کے باعث جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ وہ بہترین صلاحیتیں' وہ بہترین وقت' بہترین دماغی سرمایہ اور اس راستے میں بہنے والا وہ مقدس خون' جس کو ترویج و ترقی دین اور مسلمانوں کے خلاف دشمنان اسلام کی یلغار

روکنے اور مسلمانوں کی بدحالی کو ختم کرنے کے لئے استعمال ہونا چاہئے تھا' صرف اس ایک شخص کے اٹھائے ہوئے فتنے کو فرو کرنے میں خرچ ہو گیا۔

۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی کا انتقال ہوا تو حکیم نور الدین جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ مقرر ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں حکیم نورالدین کا انتقال ہوا تو مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیرالدین محمود خلیفہ ثانی بنے۔ ان کی مسند نشینی پر جماعت میں پھوٹ پڑ گئی۔ جماعت کا ایک حصہ خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی کی سرکردگی میں الگ ہو گیا۔ اس طرح ایک علیحدہ پارٹی "لاہوری پارٹی" کے نام سے معرض وجود میں آ گئی۔ قادیانی اور لاہوری پارٹی میں فرق یہ ہے کہ قادیانی' مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں' جبکہ لاہوری پارٹی انہیں نبی نہیں' بلکہ مجدد اور محدث مانتی ہے۔ ان لوگوں نے لاہور میں ایک الگ جماعت قائم کر لی جو "انجمن احمدیہ اشاعت اسلام" کہلاتی ہے۔ دونوں پارٹیاں بیرونی ممالک میں وسیع پیمانے پر اپنے باطل نظریات کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں۔ ان دونوں پارٹیوں نے خود مسلمانوں سے نفرت کا بیج بویا۔ مرزا بشیرالدین نے "انوار خلافت" میں کہا "ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔ ان کے پیچھے نماز نہ ادا کریں' کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔"

بعد ازاں قادیان کو بیت القدس کا ہم پلہ قرار دیا گیا۔ اسی طرح کسی احمدی کا غیر احمدی ماں باپ فوت ہو جائے تو وہ ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے۔ سر ظفر اللہ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ مگر دجل و فریب کا یہ دور ہر طرح جاری رہا۔ خود تو مسلمانوں کو کافر سمجھتے رہے' مگر مسلمانوں سے اپنے آپ کو دنیاوی مفاد کے لئے وابستہ رکھا۔ اس طرح اندر ہی اندر باقاعدہ ایک سازش کے تحت مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہوئے بھی مسلمانوں میں شامل رہ کر مسلمانوں ہی کے حقوق غصب کرتے رہے۔ اچھی نوکریاں اور اعلیٰ عہدے اپنے آپ کو چھپا کر مسلمانوں سے حاصل کرتے رہے' اس طرح اس فرقے نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ بڑے بڑے قابل نوجوان بیکار پھرتے رہے' جبکہ احمدی اہل ہو کہ نااہل' نوکری فوراً مل جاتی رہی۔ آج تک یہی دھاندلی چلی آ رہی ہے' مفاد کے لئے مسلمانوں کے ساتھ مسلمان ورنہ مسلمان' کافر۔ اس پہلو سے مسلمانوں کو سب سے زیادہ مرزائیوں نے نقصان پہنچایا' کوئی احمدی پڑھا لکھا ہو کہ ان پڑھ' بیکار نہیں اور مسلمانوں لاکھوں کی تعداد میں ڈگریاں لئے پھرتے رہے اور بیکار رہے۔ اس سازش کا فائدہ قادیانی خاندان کو اس صورت میں پہنچ رہا ہے کہ ہر احمدی اپنی آمدنی کا ایک خاص حصہ احمدی بیت المال میں جمع کراتا ہے اور اس بیت المال کے مالک و

مختار مرزا صاحب کے خاندان والے ہیں۔

مرزا صاحب کے والد مرزا غلام مرتضیٰ حکمت میں مہارت رکھتے تھے۔ مرزا غلام احمد نے اپنے والد سے طب پڑھی تھی' مگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ سارا زور نبوت کی جانب ہی دیا۔ اپنی صحت کے بارے میں پریشان رہتے اور دوائیاں ہر وقت ساتھ رکھتے۔ بڑے بڑے طب کے ماہرین سے خط و کتابت کے ذریعہ اپنی صحت کے بارے میں مشورے لیتے رہے۔ طاعون پھیلی تو ایک معجون تیار کی جو طاعون کے بیماروں کو دیتے تھے۔ طاعون کی بیماری نازل کرنے کے لئے مرزا صاحب نے خود ہی دعا کی تھی۔ نبی دنیا میں رحمت بن کر آتے ہیں' مرزا صاحب بد دعائیں دینے آئے تھے۔ بقول ان کے طاعون ان کی دعا سے پھیلی اور پھر خود ہی طاعون کے لئے معجون مرکب تیار کی۔ مریضوں کو شفا کے لئے دیتے رہے۔ قادیان کو دارالامان قرار دیا اور کہا کہ وحی الٰہی کے مطابق جو یہاں رہے گا امان میں رہے گا۔ قادیان میں طاعون نہیں پھیلے گی' مگر قادیان میں طاعون پھیلی اور لوگ مرتے رہے۔ مرزا صاحب کی معجون کھا کر بھی لوگ مرتے رہے۔ ان کی اکثر پیش گوئیاں اور مبینہ وحی الٰہی' جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوتی رہیں۔ الہام اردو' انگریزی' فارسی' عربی اور پنجابی ہر زبان میں ہوتے رہے' مگر الہامات کی زبان بہت کمزور ہوتی تھی۔ محاورے غلط ہوتے تھے۔ الہام کی کثرت نے کئی الہامات کو مضحکہ خیز بنا دیا۔

مرزا صاحب نے دینی معلومات کے لئے حکیم نورالدین سے کافی استفادہ کیا۔ نبوت کی دکان چلانے میں' حکیم نور الدین جیسے لوگوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ حکیم نورالدین ' مرزا غلام احمد کے خلیفہ اول تھے' مگر حکیم صاحب کی بیٹی' جو شادی شدہ تھیں اور اپنے باپ کے بیعت کرنے اور مرزا غلام احمد کو نبی ماننے کی سخت مخالف تھیں' نے طویل علالت کے بعد قادیان میں وفات پائی۔ آخری دم تک دین حق پر قائم رہیں۔ اپنے باپ اور مرزا غلام احمد کی نبوت کی آخر وقت تک مخالفت کی اور وفات سے پہلے وصیت کی کہ میرے جنازے میں نہ میرا والد اور کوئی مرزائی شریک ہو اور نہ ہی مجھے مرزائیوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ اس نیک اور پاک بی بی کا جنازہ پڑھانے کے لئے امرتسر سے مولانا سید عبدالرحمٰن غزنوی تشریف لائے۔ اس صاحب ایمان بی بی کے جنازے میں شرکت کے لئے دور دور سے مسلمان آئے۔ خاص طور پر بٹالہ سے مولانا محمد حسین بٹالوی کی جماعت کے لوگ کثرت سے آئے' میت کو قادیان سے بٹالہ جانے والی سڑک کے ایک کنارے پر دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس نیک اور سچی مسلمان بی بی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

مرزا صاحب افیون بھی کھاتے تھے' نشہ سے آنکھیں نیم وا رہیں۔ ٹانک وائن بھی پیتے تھے' مردانہ کمزوری کی دوائیں بھی کھاتے اور اکثر باتیں بھول جاتے تھے۔ دائیں پاؤں میں بایاں جوتا پہن لیتے اور بائیں میں دایاں۔ لوگوں نے جوتے پر رنگ سے نشان لگا دیئے تھے۔ چابیوں کا گچھا آزار بند سے باندھ لیتے۔ ایک دن گچھا کچھ ڈھیلا بندھا ہوا تھا' بازار سے گزر رہے تھے کہ چابیوں کے بوجھ سے آزار بند کھل گیا اور شلوار نیچے گر گئی۔" (روزنامہ امروز ۱۰ جون ۱۹۷۴ء)

محمد افتخار کھوکھر ۔۔۔ سابق مدیر ماہنامہ "ہمقدم"

ترجمان اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان

"۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ چھ برس قبل غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود قادیانی آج بھی ملک کے کلیدی عہدوں پر متمکن' ملک و قوم کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف اور ملک بھر کے تعلیمی اداروں کی پر امن فضا کو تباہ کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ وقت کے حکمرانوں سے ہمارا مطالبہ ہے کہ قومی اسمبلی کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے اقلیت کو اقلیت کا درجہ دیا جائے .... اور ملک کے کلیدی عہدوں سے آستین کے سانپوں کو نکال باہر کیا جائے۔ ایسا نہ کیا گیا تو طلبہ ایک مرتبہ پھر میدان عمل میں نکل آئیں گے اور پھر عشق رسالتؐ کے دیوانوں کا راستہ کوئی نہیں روک سکے گا ..... اس لئے ابھی وقت ہے کہ اہل اقتدار نوشتہ دیوار پڑھ لیں۔" (جولائی ۱۹۸۰ء ماہنامہ ہمقدم لاہور)

چوہدری غلام جیلانی ۔۔۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "ایشیا"

ترجمان جماعت اسلامی پاکستان

"کہتے ہیں ایک ہندو کسی مسلمان کی تبلیغ سے مسلمان ہو گیا' مگر ایک روز اسے جو چھینک آئی تو "الحمد للہ" کہنے کی بجائے اس کے منہ سے نکلا "جے نندی"۔ ایک مسلمان نے اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا کہ زندگی بھر کی عادت جاتے جاتے جائے گی۔ الحمد للہ آتے آتے آئیگا اور جے نندی جاتے جاتے جائیگی۔ دوسری روایت ہے کہ ایک ہندو مسلمان ہونے کے بعد بھی .... رام رام کا جاپ کیا کرتا تھا۔ مسلمانوں نے اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا کہ میاں جی بگاڑنی اس سے بھی نہیں چاہیئے' کیا معلوم کسی روز اس سے کام پڑ جائے۔

یہ دونوں روایتیں جو پنجاب کی لوک روایتوں اور کہانیوں میں مشہور ہیں' ایک معاصر میں سر ظفر اللہ خاں کے ایک مضمون کو دیکھ کر یاد آئیں۔ آج کل قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مسئلہ زوروں پر ہے' مسلمان ان کو اس لئے کافر اور غیر مسلم قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں کہ قادیانی' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ صرف ویسا ہی نبی قرار دیتے ہیں۔ جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت موسیٰ' حضرت عیسیٰ' حضرت ابرہیم علیہم السلام' بلکہ مسلمانوں سے' اس پر نبی کی حیثیت سے ایمان لانے کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔ اس کے برعکس قادیانی' مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں' مگر مسلمانوں میں شامل رہنے اور مسلمان کی حیثیت میں سیاسی اور معاشرتی حقوق حاصل کرنے پر اصرار بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے مدعی ہیں۔ ایک مدت تک' یہ مسئلہ ایک اعتقادی مسئلہ تھا' مگر اب اس نے نہ صرف سیاسی حیثیت حاصل کرلی ہے' بلکہ انتظامی بھی۔ اس طرح ملک میں اقلیت اور اکثریت کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے' جس کو مسلمانوں کی امنگوں کے مطابق حل کرنیکا وعدہ مسٹر بھٹو اور ان کی حکومت بھی کر رہی ہے۔

لیکن' اعتقادی اور سیاسی نوعیت سے الگ' اس مسئلے نے قادیانیوں کے چہرے سے کچھ ایسے نقاب بھی نوچ نوچ کر اتارنے شروع کر دیئے ہیں' جو مناظرانہ بحثوں نے ڈال رکھے تھے۔ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی ہے یا نہیں؟ ختم ہوئی ہے تو ختم کی نوعیت کیا ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت تھے یا نہیں؟ ان کی دعاوی کیا تھے اور کن دعاوی کے مدعی تھے یہ اور اس قسم کی بحثیں پیچھے جا پڑی ہیں اور ہر روز قادیانی اکابر کی جو تحریریں' اخباروں میں آ رہی ہیں وہ تو یہ اصول پیش کر رہی ہیں کہ ختم نبوت کے بنیادی اسلامی عقیدے سے قطع نظر قادیانی اپنے دوسرے عقائد کی وجہ سے بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار پا چکے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو لعنتی اور کافر قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص کسی غیر نبی' بلکہ غیر مسلم اور کافر کو بھی نبی قرار دے وہ اس سے بھی زیادہ لعنتی اور کافر ہے۔ لطف یہ کہ کافر اور لعنتی قرار دینے کے اس فتوے کی زد سر ظفر اللہ خاں پر پورے زور سے پڑتی ہے اور سارے قادیانی اس لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔

بات لمبی ہوگئی حالانکہ' بہت مختصر اور سر ظفر اللہ خاں سے متعلق تھی جو پنجابی لوک

کہانی کے مطابق' اب تک رام رام جپنے اور جے نندی کہنے سے باز نہیں آئے۔ اس کنائے کی شرح یہ ہے کہ قادیانی امت کے لاہوری اخبار " پیغام صلح " نے سر ظفر اللہ خاں کی ایک عبارت ۲۱ اپریل ۳۴ء کی اشاعت میں شائع کی تھی' جو اس طرح تھی۔

۱۔ خدا کے راست باز نبی رام چندر پر سلامتی ہو۔

۲۔ خدا کے راست باز نبی کرشن پر سلامتی ہو۔

۳۔ خدا کے راست باز نبی بدھ پر سلامتی ہو۔

۴۔ خدا کے راست باز نبی کنفیوشس پر سلامتی ہو۔

۵۔ خدا کے راست باز نبی زرتشت پر سلامتی ہو۔

۶۔ خدا کے راست باز نبی موسیٰ پر سلامتی ہو۔

۷۔ خدا کے راست باز نبی ابراہیم پر سلامتی ہو۔

۸۔ خدا کے راست باز نبی مسیح پر سلامتی ہو۔

۹۔ خدا کے راست باز نبی احمد پر سلامتی ہو۔

۱۰۔ خدا کے راست باز نبی بابا نانک پر سلامتی ہو۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

اللہ تعالیٰ کے پاک انبیاء کو غیر انبیاء کے ساتھ ملا دیا گیا۔ **لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔ کبرت کلمتہ تخرج من افو ھھم ۔**

اس امر سے قطع نظر کہ رام چندر' کرشن' زرتشت' کنفیوشس اور بدھ کو خدا کا راستباز نبی قرار دینا اور ان پر "علیہ السلام" کی اسلامی روایت کے مطابق "سلامتی ہو" کہنا' اسلام کی بنیادی تعلیم کے کہاں تک مطابق ہے اور اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے ان کو کب نبی کہا اور جب قرآن و سنت میں ان کی نبوت کا کوئی ثبوت نہیں تو ان کو نبی تسلیم کرنا **فی نفسہ** ایک کافرانہ عقیدہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ اقوام و امم کے پرانے بزرگوں اور ہیروؤں کے بارے میں' اگر گمان اور شک کا فائدہ سر ظفر اللہ خاں کو دے دیا جائے تو یہ بابا نانک کس دلیل سے انبیاء کی صف میں شامل کر دیئے گئے۔ جب کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے۔ وہ کبھی اسلام نہیں لائے اور انہوں نے کلمہ شہادت نہیں پڑھا۔ زندگی بھر ہندو رہے' ان کے پیرو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے' زیادہ سے زیادہ انہیں ایک منش درویش کہا جا سکتا ہے' وہ ہندوؤں کے گورو تو ہو سکتے ہیں' مگر نبی نہیں کہلا سکتے اور جو

شخص ان کو نبی کہے' وہ ایک غیر نبی کو نبی تسلیم کرنے کی وجہ سے خود بخود' دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کوئی رعایت نہیں دی جا سکتی' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور کسی غیر نبی کو نبی کہنا معاذ اللہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا ہے' جو بالاتفاق کفر ہے۔

لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ سر ظفراللہ خاں پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ ان کے ہوش و حواس میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ وہ پاگل اور فاتر العقل بھی نہیں۔ بین الاقوامی عدالت کے جج رہے ہیں۔ پھر ان پر یہ کیا آفت نازل ہوئی کہ بابا نانک کو بھی نبی کہنے پر تل گئے' تو اس کی وجہ وہی پنجابی لوک کہانی کے مطابق ہندوانہ ذہنیت ہے۔ لالہ جی نے کہا تھا' الحمد للہ آتے آتے ہی آئے گا اور جے نندی جاتے جاتے جائے گی اور میاں صاحب! رحمٰن' رحیم اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں' مگر بگاڑنی رام سے بھی نہیں چاہئے' کیا معلوم کب اس سے کام پڑ جائے۔

قادیانی' انگریزوں کے زمانے میں بادشاہ سلامت کے وفادار رہے۔ انگریزوں کو اولوالامر منکم قرار دے کر امیرالمومنین تسلیم کرتے رہے' ملکہ وکٹوریا کو مرزا غلام احمد قادیانی نے مادر مہربان قرار دیا' مطلب یہ تھا کہ برطانیہ کے فرزندان دلبند کی حیثیت میں' قادیانی سیاسی اعتبار سے برطانیہ کے جانشین بن سکیں۔ انگریزوں کے جانے کے بعد اور انہیں تو ایک روز جانا ہی تھا' ہندو اکثریت کو رام چندر' کرشن اور بدھ کی وجہ سے مائل بہ کرم کر سکیں۔ ایران میں جائیں تو زرتشت کے مومن اور چین میں کنفیوشس کے امتی قرار پا کر سیاسی فوائد حاصل کر سکیں۔ باقی رہے سکھ تو وہ پنجاب میں خاصے زوردار ہیں اور مستقبل میں پنجاب کے وہی وارث بننے والے ہیں تو ان کو اپنی وفاداری محبت اور نیاز مندی کا یقین دلانے کے لئے بابا نانک کو نبی قرار دیا جائے تاکہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔ مسلمان کہلانے کے باوجود انہوں نے جہاں رام چندر کرشن اور بدھ وغیرہ کو دل میں جگہ دے رکھی ہے' وہاں بابا نانک کو بھی مان رکھا ہے' کیونکہ بگاڑنی سکھوں سے بھی نہیں چاہئے۔ کیا معلوم کس روز ان سے کام پڑ جائے' اور قادیان' جو قادیانیوں کا "مکہ' مدینہ" ہے' اب تک ہندوؤں اور سکھوں کے قبضے میں ہے' قادیانیوں کی کوشش اب بھی یہ ہے کہ انہیں یہ "مکہ' مدینہ" واپس مل جائے اور وہ اب تک اپنے مردے پاکستان میں امانتاً" دفن کرنا پسند کر رہے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ اکھنڈ بھارت پھر بن جائے اور ان کے وارے نیارے ہو جائیں' لیکن انشاء اللہ وہ روز بد' کبھی نہیں آئے

گا۔ قادیانی ایمان و اسلام سے تو محروم ہو چکے اور آخرت برباد کر چکے ہیں اور اب دنیا میں بھی ذلیل و خوار رہیں گے۔ بقول شاعر۔ ؎

گئے دونوں جہاں کے کام سے ہم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے"

(ہفت روزہ ایشیا ۳۰ جون ۱۹۷۴ء)

مظفر بیگ سابق ایڈیٹر ہفت روزہ "آئین" لاہور

"۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں (قومی اسمبلی اور سینٹ) نے منکرین ختم نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا بل منظور کر لیا۔ یہ اقدام جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعات ۱۰۶ اور ۲۶۰ میں متفقہ طور پر منظور کی جانے والی ترمیم کے ذریعے مکمل ہوا .... دفعہ ۱۰۶ کی شق نمبر ۳ میں، جہاں غیر مسلم اقلیتوں کا ذکر ہے، وہاں "قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں)" کے الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ۲۶۰ میں شق ۲ کے بعد ۳ کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے، ایسا شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط ایمان نہیں رکھتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مفہوم میں یا کسی قسم کا بھی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو شخص ایسے کسی مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔

بلاشبہ یہ تاریخ کا ایک عظیم فیصلہ ہے۔

اندرون ملک اور بیرون ملک، مسلمانان پاکستان اور مسلمانان عالم نے اپنے احساسات کا جس طرح اظہار کیا ہے وہ ناقابل فراموش ہے ...... آج مسرت اپنا جواز رکھتی ہے۔ آج کفران نعمت کا کوئی مقام نہیں۔ آج تو سجدہ شکر بجائے خود لازم ہوا ہے ...... آخر ایک قوم سرفراز ہوئی ہے۔ ایک ملت تلافی مافات کے لئے آگے بڑھی ہے ..... اور یوں اجماع امت کے ذریعے ایک امت ایک بار پھر اپنے دین کی سچائی منوانے کے لئے اٹھی ہے۔

لیکن، یہ منزل پلک جھپکنے میں نہیں آئی

یہ فاصلہ پون صدی میں طے ہوا ہے

پون صدی تک ایک سچائی کو منوانے کے لئے دستک دی جاتی رہی۔ پون صدی تک ایک جوت جگائے رکھی گئی۔ کسی قربانی کو گراں نہ سمجھا گیا۔ جیلوں سے منہ نہ موڑا گیا۔ اس راہ میں پھانسی کا پھندہ بھی آیا تو قدم بلا جھجک اس کی طرف بڑھے .... یوں ایک صدی کا بڑا حصہ قدم قدم پر ایثار اور قربانی کے مینار تعمیر ہوتے دیکھتا چلا گیا .... اور تب ایک روز' امت مسلمہ کے نوجوان' زخموں کی سوغات لے کر واپس آئے تو پوری قوم جاگ اٹھی۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا یہ فیصلہ اسی بیداری کا انعام ہے۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر ان کا خون گرا اور پورے ملک کو سرخرو کر گیا۔

بلاشبہ' خراج تحسین کے مستحق افراد دو چار نہیں' لا تعداد ہیں' پوری قوم ہے۔ پورا ملک ہے' لیکن .... بلاشبہ ہر تعریف کی مستحق وہ ذات حق ہے جس نے ایک قوم کو ایک جرم مسلسل مٹانے کی توفیق بخشی۔ ایک ملک کو خون کے سمندر سے گزرے بغیر صحیح فیصلے پر پہنچنے کی بصیرت دی اور ایک دور کو آغاز نو کا موقعہ عطا فرمایا۔ بلاشبہ ساری تعریفیں اسی ذات حق کے لئے ہیں جس نے چودہ سو سال پہلے ہمارے لئے دین کو مکمل کر دیا تھا۔" (ہفت روزہ آئین لاہور۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۴ء)

خالد اشرف ---- معروف صحافی

" یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ قادیانی آپ کی ذرا سی غفلت سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی ساری قوت' کروڑوں کا بجٹ جو کفر کی تبلیغ' آپ کی جان لینے کے لئے' اسلحہ کے ذخیرے' وطن عزیز کے خلاف سازشوں' عالم اسلام پر دوبارہ انگریز کے تسلط اور یہودیوں کی طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر قبضہ کرنے اور ان جیسے دوسرے خطرناک عزائم کی تکمیل کے لئے اکٹھا ہوتا ہے' آپ ہی کی جیبوں سے جاتا ہے۔ تجارتی روابط اور کاروباری لین دین سے' قادیانی جو منافع حاصل کرتے ہیں' وہ سارے کا سارا ربوہ کے خزانہ میں جمع ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں کسی بھی طرف سے اپنے اندر گھسنے کا موقع نہ دیں۔

قادیانی ...... اسلام اور ملت اسلامیہ کے ازلی دشمن ہیں۔ اس لئے کہ اس مذہب کی بنیاد اسلام دشمنی پر رکھی گئی' نبوت کاملہ کے خلاف بغاوت اور جہاد کو حرام قرار دینے سے اس تحریک کا آغاز ہوا۔ آزادی ہند اور قیام پاکستان کی مخالفت اس کا ابتدائی معرکہ تھا۔ سیاسی سطح پر انہوں نے اسلام اور اسلامیان عالم کے بدترین دشمن یہود و ہنود سے رابطہ قائم کیا اور اس کا

واضح ثبوت یہ ہے کہ اسرائیل میں باقاعدہ ان کا مشن کام کر رہا ہے۔ قادیانیت ہمیشہ عالم اسلام کے خلاف مصروف رہی۔ ممالک اسلامیہ پر انگریز کے تسلط کے لئے قادیانیوں نے ان سے بھرپور تعاون کیا اور جب خلافت عثمانیہ کو تاراج کر کے انگریز نے ممالک اسلامیہ پر کفر کا جھنڈا لہرایا تو قادیان میں جشن منائے گئے۔ پاکستان کے بعض حصوں کو بھارت کے حوالہ کرنے میں سر ظفراللہ خاں قادیانی' مرزا بشیرالدین محمود قادیانی' ایم ایم احمد اور مرزا ناصر نے گھناؤنا کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد' اکھنڈ بھارت بنانے کے لئے' انہوں نے خوفناک منصوبہ بندی کی۔ پنڈی سازش کیس سے لے کر سقوط مشرقی پاکستان تک اسی منصوبہ بندی کا ایک حصہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ بلوچستان کو قادیانی سٹیٹ بنانے کے لئے ناکام کوششیں کیں۔ قادیانی عزائم کی تکمیل کے لئے پاکستانی فوج میں "فرقان فورس" کے نام سے تنظیم قائم کی اور اس کے ذریعہ فوج کو "ربوہ سٹیٹ" کے قیام کے لئے استعمال کرنے کے خوفناک منصوبے بنائے گئے۔ ان کے افراد نے کلیدی عہدوں پر شب خون مارا اور سکولوں' کالجوں' یونیورسٹیوں اور نظامت تعلیم' ذرائع ابلاغ کے اداروں' ریڈیو' ٹیلیویژن اور اخبارات' دفاع و خارجہ' سفارتوں' وزارتوں' اسمبلیوں اور اس کے نیچے کے محکموں نیز تجارت کے ہر شعبہ میں جنگلی چوہوں کی طرح گھس گئے اور ربوہ کو سازشوں' اسلحہ ساز فیکٹریوں' اسرائیلی اور بھارتی جاسوسوں کا زبردست مرکز بنا دیا۔

قرآن' مساجد' تبلیغ اسلام اور فکر و تعلیم کے لبادے میں' ایک خاص سیاسی پس منظر کے ساتھ خدا اور رسول' ملک و ملت اور وطن عزیز کے ان کھلے باغیوں نے خود کو ایک نیم فوجی تنظیم بنانے کے لئے دس ہزار گھڑ سواروں' نیزہ بازوں' تیر اندازوں' سائیکل سواروں' پیدل چلنے والوں' دوڑنے والوں' تیرنے والوں' نشانہ بازوں اور اسی نوع کے دوسرے پروگراموں کو ترتیب دیا۔ اندرون و بیرون ملک تبلیغ فنڈ کے نام پر کروڑوں روپے کفر و ارتداد اور سازشوں کے لئے اکٹھے کر کے استعمال کرنے کے "عظیم" منصوبے بنائے۔

ان سیاسی شاطروں نے اپنی قوت کے اظہار اور اسلامیان پاکستان کی حمیت دینی کو پرکھنے کے لئے ربوہ سٹیشن پر غنڈہ گردی کی' لیکن انہیں چند گھنٹوں کے اندر ہی معلوم ہو گیا کہ جس گھر کے صحن میں انہوں نے پتھر پھینکا تھا۔ اس گھر کے مالک ابھی جاگ رہے ہیں' سوئے نہیں۔

قادیانیوں کے بارے میں' کچھ عرصہ پہلے مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے تحت عالم اسلام کی ایک سو چالیس تنظیموں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر' عالم اسلام کے جاسوس اور قادیانیت کو کفر قرار دیا اور تمام اسلامی حکومتوں سے اپیل کی کہ انہیں دائرہ اسلام

سے خارج قرار دے کر انہیں ہر قسم کی سرکاری و غیر سرکاری ملازمتوں سے الگ کیا جائے۔

اس کے علاوہ اس اجلاس میں قادیانیوں سے مکمل اقتصادی اور سوشل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ چنانچہ اسی فیصلہ کے پیش نظر کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں یہ طے کیا گیا کہ پاکستان کے مسلمان اس فیصلہ پر فوری طور پر عمل کریں اور قادیانیوں سے مکمل مقاطعہ کر کے دینی اور ملی غیرت کا ثبوت دیں۔

زندگی کے ہر شعبہ میں' ضرورت کے ہر مرحلہ میں' تعلقات کی ہر نوعیت میں اس فیصلہ پر عمل ہر مسلمان پر دینی و ملی فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اسلام کا دشمن اور مسلمانوں کا مجرم ہو گا جو اس معاہدہ میں ذرہ بھر کوتاہی کرے گا۔ ایسا شخص یا تو مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں مخلص نہیں اور یا وہ قادیانیت نواز ہے اور ظاہر ہے ایسا شخص مسلمانوں کے نزدیک' قابل اعتماد نہیں ہو سکتا۔

مسلمانوں کو مرزائیوں سے کن کن شعبوں میں بائیکاٹ کرنا ہے' مجمل بات یہی کہی جا سکتی ہے کہ زندگی سے موت تک کسی بھی لمحہ ایک مسلمان کا کسی قادیانی سے کوئی رابطہ نہ ہونا چاہئے اور مفصل بات کی حد تک یہ کہا جا سکتا ہے کہ :۔

☆ کوئی مسلمان' کسی مرزائی کو اپنی دکان سے سودا سلف نہ دے۔

☆ کوئی مسلمان' کسی مرزائی کی دکان سے اشیاء نہ خریدے۔

☆ کوئی دکاندار اپنی دکان پر مرزائیوں کی مصنوعات کپڑا' کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ فروخت کے لئے نہ رکھے۔

☆ کوئی مسلمان کسی مرزائی یا مرزائی فرم کی تیار کردہ عام استعمال اور کھانے پینے کی اشیاء استعمال نہ کرے۔

☆ کوئی مسلمان مریض' کسی مرزائی حکیم یا ڈاکٹر سے مرتے دم تک علاج نہ کرائے اور نہ ہی کوئی مسلمان ڈاکٹر یا حکیم کسی مرزائی مریض کا علاج کرے۔

☆ کوئی مسلمان' کسی مرزائی کی بس' رکشہ' ٹیکسی یا تانگہ پر سفر نہ کرے اور اسی طرح نہ کسی مرزائی کو مسلمانوں کی کسی بس' رکشہ' ٹیکسی یا تانگہ پر سفر کرنے کی اجازت دی جائے۔

☆ کوئی مسلمان ادارہ یا دکاندار اپنے ہاں کسی مرزائی کو ملازم نہ رکھے۔

☆ کوئی مسلمان کسی مرزائی کی دکان یا کسی مرزائی ادارہ میں ملازمت نہ کرے۔

☆ کوئی مسلمان طالب علم کسی مرزائی استاد' پروفیسر' لیکچرار سے نہ پڑھے اور اس طرح نہ ہی

کوئی مسلمان استاد' پروفیسر' لیکچرار کسی مرزائی طالب علم کو پڑھائے۔

☆ کوئی مسلمان پریس کسی مرزائی کا کسی بھی قسم کا کوئی لٹریچر شائع نہ کرے۔

☆ کوئی مسلمان اخبار کسی مرزائی ادارہ کا اشتہار شائع نہ کرے۔ کوئی ہاکر یا اخبار کا ایجنٹ کسی مرزائی کو اخبار رسالہ نہ دے۔

☆ کوئی مسلمان ملازم سرکاری و غیر سرکاری کسی مرزائی کے تحت کام نہ کرے اور نہ ہی کسی مرزائی کو اپنے ماتحت کام میں رکھے۔

☆ کوئی مسلمان اپنا مکان یا دکان کسی مرزائی کو کرایہ پر نہ دے اور نہ کسی مرزائی کی دکان یا مکان کو کرایہ پر لے۔

☆ کوئی مسلمان کسی مرزائی وکیل سے اپنے مقدمے کی پیروی نہ کرائے اور کسی قسم کے مشورے میں شریک نہ کرے۔

☆ کسی مرزائی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔

☆ کوئی مسلمان اپنے شادی یا غمی کے موقعہ پر کسی مرزائی کو شریک نہ کرے۔

☆ کوئی مسلمان کسی مرزائی سے کسی قسم کی گفتگو نہ کرے۔ نہ اپنے پاس بٹھائے نہ اس کے پاس بیٹھے۔

☆ ہر مسلمان اپنے اپنے علاقہ کے مرزائیوں کی تفصیلی فہرست اور رپورٹ مرتب کرے اور ان کے عزائم و کارگزاریوں کو ہر لحہ نگاہ میں رکھے۔

☆ مرزائیوں کو تبلیغ کرنے سے روکا جائے۔ جہاں کہیں یہ کفر کی دعوت دے رہے ہوں یا اپنا لٹریچر تقسیم کر رہے ہوں' احسن طریقہ سے' وہاں یہ سلسلہ روک دیا جائے۔ ہر مسلمان اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے ان باتوں کو خود بھی ہر لحہ ملحوظ رکھے اور ان پر کاربند رہے۔ نیز اپنے اپنے حلقہ اثر اور حلقہ کار میں ان باتوں کو پھیلایا جائے۔ لوگوں کو متوجہ کیا جائے' بلکہ ہر شخص کو اس پر مجبور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبوت محمدیہ' امت محمدیہؐ اور خدا کے آخری دین کے لئے مخلص کر دے اور اس کی اشاعت و حفاظت کے لئے پسند فرمائے۔" آمین۔ (ہفت روزہ ایشیاء ۳۰ جون ۱۹۷۴ء)

ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی چیف ایڈیٹر ماہنامہ "درویش"

" قادیانیوں کے بارے میں میری رائے وہی ہے جو حکیم الامت علامہ اقبال مرحوم کی

تھی کہ قادیانی اسلام ' پاکستان اور امت مسلمہ کے بدترین دشمن ہیں۔" (راقم کے نام جناب خواجہ عابد نظامی کا مکتوب)

پروفیسر ڈاکٹر مسکین علی حجازی چیئرمین شعبہ ابلاغیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

" اگر کسی نظریئے' تنظیم یا تحریک سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے ۔ ان میں اتحاد کو فروغ ملتا ہے یا کسی بھی طور دنیا میں ان کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے یا ان کا کردار بلند اور بہتر ہوتا ہے تو وہ مفید ہے اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو وہ مسلمانوں اور اسلام کے لئے نقصان دہ ہے۔ جہاں تک قادیانیت کا تعلق ہے' اس نے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا' بلکہ اس سے امت میں انتشار اور افتراق کے باب وا ہوئے۔ ایک گروہ قادیانیت کے پرچار میں مصروف رہا...... وہ جو کچھ کہتا رہا اسے نہ صرف علمائے کرام' بلکہ عامتہ المسلمین نے بھی کبھی تسلیم نہیں کیا۔ ختم نبوت ہر مسلمان کے ایمان کا جزو ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کو کمزور یا ختم کرنے کی کوئی سعی اسلام اور مسلمانوں کے لئے کبھی مفید نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اور کوئی نظریہ جو مسلمانوں میں انتشار اور افتراق پیدا کرنے کا باعث بنا' ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوا۔

دوسرا معیار یہ ہے کہ قادیانیت کا پرچار جس دور میں شروع ہوا۔ وہ برصغیر میں انگریز کے اقتدار کا زمانہ تھا۔ قادیانیت کے بارے میں ان کا رویہ ہمیشہ ہمدردانہ رہا۔ قادیانیت کا بیج انگریزوں نے بویا تھا۔ اور اس کا اصل مقصد مسلمانوں کے عقیدہ جہاد پر کاری ضرب لگانا تھا۔ مولانا ظفر علی خاں ' آغا شورش کاشمیری اور بہت سے دوسرے اکابر اس کو انگریز کا پیدا کردہ فتنہ قرار دیتے رہے۔

مسلمانوں کی جتنی مساعی اور وسائل قادیانیت کے ارتداد پر صرف ہوئی ہیں' وہ کسی اور سمت میں کام آتیں تو بہت کچھ حاصل ہو سکتا تھا' لیکن عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ بھی بہت ضروری تھا۔ جن لوگوں نے یہ کام کیا اور کر رہے ہیں' ان کی جزا اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ (راقم کے نام جناب مسکین علی حجازی کا مکتوب)

وکیل انجم

"انگریز بہادر نے برصغیر پر اپنی حکمرانی کی طنابیں مضبوطی سے قائم رکھنے کے لیے

ہندوستان کی قوموں میں "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی اختیار کی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مسلمانوں میں نئے نئے فتنے کھڑے کیے۔ ان فتنوں میں مرزائیت کا خود ساختہ مذہب بھی انگریزوں کی گھٹیا ترین پروڈکشن تھی' جس کا مقصد مسلمانوں کی قوت کو منتشر اور پارہ پارہ کرنا تھا۔ احمدی خاندان کی بنیاد کچھ اس طرح پڑی تھی کہ ۱۵۳۰ء میں بابر کے عہد میں ہادی بیگ سمرقند سے نقل مکانی کر کے گورداسپور میں رہائش پذیر ہوگیا تھا۔ ہادی بیگ باعلم آدمی تھے۔ وہ اپنی قابلیت کے بل بوتے پر قاضی اور مجسٹریٹ کے عہدے پر فائز ہوگئے اور قادیان کے علاقے میں اس کا سکہ چلنے لگا۔ اس کے بعد ہادی بیگ کا خاندان نسل در نسل علاقہ میں عزت و تکریم کے حوالے سے دیکھا جاتا تھا۔ اس کے بعد یہ خاندان باہمی جھگڑوں میں بھی ملوث رہا' جس کا واحد سبب جائیداد کی تقسیم تھا۔ اس کے بعد سکھوں نے ان سے جائیداد چھین لی تو یہ ان کے کاسہ لیس بن گئے۔ اس طرح نونہال سنگھ کے اور شیر سنگھ کے عہد میں غلام مرتضیٰ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور انہوں نے مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور خاص طور پر صوبہ سرحد کے غیور پٹھانوں نے سکھوں کو ٹکنے نہ دیا' تو حریت پسند پٹھانوں کے خون میں ہاتھ رنگے۔ غلام محی الدین نے بھی بھائی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سکھوں کے شانہ بشانہ مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگے۔ جب بھائی مہاراج سنگھ نے دیوان ساون مل کی مدد کے لیے مارچ کیا تو غلام محی الدین دوسرے جاگیرداروں کے ساتھ حریت پسندوں کے خون سے ہاتھ رنگنے کے لیے ملتان پہنچ گیا۔

ان خدمات کے عوض سکھوں نے غلام محی الدین اور اس کے خاندان کو جاگیروں سے مالا مال کر دیا۔ غلام محی الدین کو ۷۰۰ گرانٹ اور اس کے بھائی غلام محی الدین کو قادیان میں وسیع جاگیر کے حقوق ملکیت دے دیئے گئے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں

اس خاندان کا ریکارڈ سکھوں کے تعاون سے زیادہ روشن اور بھاری تھا۔ غلام مرتضیٰ نے سینکڑوں آدمی اور اپنا بیٹا غلام قادر حریت پسندوں کی سرکوبی کے لیے نکلسن کے

حوالے کر رکھا تھا' جنہوں نے مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگے اور انہیں گرفتار کر کے اذیت ناک سزائیں دیں۔ ان غداریوں کے صلہ میں جنرل نکلسن نے غلام قادر کو تعریفی سرٹیفکیٹ عنایت کیے۔ قادیان فیملی نے اپنے ضلع میں وفاداری کے حوالے سے کسی اور خاندان کو نمایاں نہ ہونے دیا۔ ان کی دی ہوئی اطلاعات گورداسپور کے ضلع میں حریت پسندوں کو کچلنے کے لیے بے حد معاون ثابت ہوئیں۔ غلام مرتضیٰ کی موت ۱۸۷۶ء میں واقع ہوئی۔ ان کی موت کے بعد غلام قادر خاندانی معاملات کے سربراہ بنے۔ انہوں نے مقامی انتظامیہ سے تعاون کے تمام ریکارڈ توڑ دیے۔ وہ کچھ عرصہ گورداسپور ڈسٹرکٹ آفس میں سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر بھی کام کرتے رہے۔ ان کا بیٹا لڑکپن میں ہی فوت ہوگیا تو اس نے اپنے بھتیجے سلطان احمد کو منشی بنا لیا۔ سلطان احمد نے نائب تحصیل دار کے عہدے سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور ترقی پاتے پاتے وہ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر تعینات ہوگئے۔ انہیں قادیان کا نمبردار بھی بنا دیا گیا لیکن مرزا سلطان احمد کو انگریز بہادر نے خان بہادر کے خطاب کے علاوہ منٹگمری میں ۵ مربعے زمین دی۔ ان کی موت ۱۹۳۰ء میں ہوئی۔ ان کی موت کے بعد خاندان کے معاملات ان کے بڑے بیٹے مرزا عزیز کے پاس چلے گئے۔ انہیں خاندانی خدمات کے صلہ میں اسسٹنٹ کمشنر بنا دیا گیا۔ خان بہادر سلطان احمد کے چھوٹے بیٹے مرزا رشید احمد کو سندھ میں انگریز کی طرف سے الاٹ کی ہوئی زمین کی ذمہ داریاں ادا کرنا پڑیں۔ انعام الدین' جو کہ نظام الدین کے بھائی تھے' رسالدار کی حیثیت سے فوج میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور خاص طور پر محاصرۂ دہلی کے دوران وفاداری کے ثبوت میں درجنوں بے گناہ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔

مرزا غلام احمد قادیانی' جو انگریز فتنہ ''احمدی تحریک'' کے بانی تھے' ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ انگریز نے مرزائی مذہب کی ترویج و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے اعلیٰ انگریزی تعلیم حاصل کی اور ۱۸۹۱ء میں نہ صرف امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ دنیا بھر کے انسانوں کا مسیحا ہونے کا اعلان کیا' جس کا مطلب (نعوذ باللہ) نبوت کا دعویٰ

تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے ماننے والوں کی ایک فوج تیار کی اور اس خود ساختہ مذہب کی تحریک انگریزوں کی بیساکھیوں اور مفادات کے سہارے چلتی رہی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے فارسی' عربی اور اردو میں کئی کتابیں لکھیں' جن کا مقصد مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ٹھنڈا کرنا تھا' جو انگریزوں کے خلاف برصغیر کے مسلمانوں میں ابل رہا تھا۔ جب مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے فریب کو سمجھ لیا اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد اس کی جانی دشمن ہوگئی تو انگریزوں نے غلام احمد کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی۔ اس نے زندگی کی آخری سانس تک انگریزوں کی طرفداری کی۔ غلام احمد کے بعد احمدیہ تحریک کے سربراہ مولوی نورالدین کو نامزد کیا گیا۔ وہ بہت بڑے فزیشن تھے۔ وہ کئی سالوں تک مہاراجہ کشمیر کی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے اور مرزا غلام احمد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انگریزوں کے ہر فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے رہے۔ مولوی نورالدین کے بعد مرزا بشیرالدین احمدی تحریک کے خلیفہ نامزد ہوئے' جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے تھے۔ مرزا بشیرالدین کی قیادت میں احمدی تحریک نے بہت زور پکڑا اور وہ تنظیمی حوالے سے ہندوستان کی ایک قوت بن گئی۔ انگریزوں کے خلاف سیاسی بدامنی کا مظاہرہ ہوا اور عوام نے عدم تعاون کی تحریک شروع کر رکھی تھی' تو مرزا بشیرالدین نے انہیں بھرپور امداد دی اور ان کے مینجر' انگریزوں کو ضروری معلومات فراہم کرتے رہے۔ ۱۹۱۹ء تک پنجاب میں آنے والے تین گورنروں اور تین وائسرائوں نے مرزائیوں کی وفاداری اور ان کے عملی تعاون کی تحریری تعریف کی' جو کہ ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ ان کے دوسرے بھائی مرزا بشیر احمد' مرزا شریف احمد اور ان کے کزن مرزا گل محمد نے بھی ان کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ انہیں خدمات کے صلہ میں ۱۵۰۰ ایکڑ' اونے پونے اور ۲۵۰۰ ایکڑ تعلق داری میں دے دیئے۔ علاوہ ازیں انہیں ضلع منٹگمری میں ۱۵ مربعے اور ۵ ہزار ایکڑ سندھ میں دیئے گئے۔ اس طرح یہ خاندان انگریزوں کی مسکراہٹوں کے سائے میں پلتا رہا اور مالی فائدے ان کی جھولی میں انگریز کی وساطت سے گرتے رہے۔ یہ سب انعامات مسلمان قوم کو گمراہ کرنے

کے صلہ میں تحفہ تھے۔ مرزائی تحریک میں بھی بالآخر بغاوت اور پھوٹ پڑ گئی۔ خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی نے بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی کے خلاف بغاوت کر کے "لاہوری پارٹی" کی بنیاد رکھی۔

یہ پارٹی مرزا غلام احمد کے احکام کی اطاعت تو کرتی تھی' لیکن وہ انہیں نبی کی بجائے مجدد مانتی تھی۔ تاہم مسلمانوں کے عناد میں دونوں جماعتیں یکسر ہیں۔ اکابرین دیوبند' مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد یعقوب نے بھی عالمی سطح پر مرزائیت کا مقابلہ کیا۔ ۱۹۳۱ء میں قادیانی جماعت نے مسلمانوں کی سیاسی قیادت حاصل کرنے کے لیے ایک نیا منصوبہ بنایا۔ ڈوگرہ مہاراجہ نے کشمیر کے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے تھے' ان کا کوئی موثر جواب مسلمانوں کی طرف سے نہیں دیا جا رہا تھا۔ چنانچہ ۲۵ر جولائی ۱۹۳۱ء کو مرزا بشیر الدین محمود نے بعض مسلمان اکابرین کو جمع کر کے آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم کی' جس کے سربراہ وہ خود تھے۔ اس میں علامہ اقبالؒ بھی شامل تھے۔ علامہ اقبالؒ اور ان کے احباب نے محسوس کر لیا کہ انگریزوں کے پٹھو مسلمانوں کی قیادت اور ترجمانی نہیں کر سکتے۔ ان کے نزدیک کشمیر کمیٹی کا مقصد قادیانیت کی تبلیغ سے زیادہ کچھ نہ تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس کمیٹی کا سربراہ کسی قادیانی کو نہیں ہونا چاہیے۔ اس طرح علامہ اقبالؒ نئے سربراہ بنے۔ قادیانیوں نے انگریزوں کے ایماء پر علامہ اقبالؒ کے خلاف بھی سازشوں کا جال پھیلا دیا اور انہیں دو سال کے اندر اندر مستعفی ہونے پر مجبور کیا۔ پنڈت نہرو قادیانیت سے بہت متاثر تھے اور انہوں نے قادیانیوں کی حمایت میں ماڈرن ریویو کلکتہ میں لکھنا شروع کیا' تو علامہ اقبالؒ نے اس کا بھرپور جواب دیا۔ قیادت کے مسئلہ پر مرزا بشیر الدین احمد نے ۳۱ر جولائی ۱۹۳۱ء کو مجلس احرار کے ساتھ تصادم کیا۔ ۱۹۳۴ء کے بعد قادیانیوں کو احرار کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیان میں احرار کانفرنس منعقد کر کے اس جدوجہد کا آغاز کیا۔

قادیانیوں نے تقسیم بھارت کے خلاف ہر لمحہ انگریزوں اور کانگریس کے موقف کی ترجمانی کی۔ ۱۶ر مئی ۱۹۴۷ء کے "الفضل" میں انہوں نے تقسیم ہندوستان کے

سوال پر لکھا تھا کہ ”ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوتے ہیں تو وہ خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں“۔ قیام پاکستان کے بعد مرزائیوں نے کلیدی عہدوں پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس غرض سے انہوں نے فوج اور بیوروکریسی میں پلاننگ کے تحت قبضہ کرنے کے لیے بے شمار افراد بھرتی کرائے۔ مسٹر ظفراللہ خان پاکستان کے وزیر خارجہ تھے' انہوں نے اپنی حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستانی سفارت خانوں میں مرزائی افسر بھرتی کرائے اور ان کی مدد سے اور اپنے اثر و رسوخ سے بیرونی ممالک میں قادیانی مشن قائم کرائے۔ حساس اور باشعور لوگ ان چیزوں کو محسوس کر رہے تھے اور عوام میں چھن چھن کر اس طرح کی خبریں پہنچتی رہیں۔ قائداعظمؒ اور لیاقت علی خان کی وفات کے بعد خواجہ ناظم الدین کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سر ظفراللہ خان نے اپنا پورا وزن قادیانیت کے پلڑے میں ڈالنا شروع کر دیا۔ ۱۷ر مئی ۱۹۵۲ء کو جہانگیر پارک کراچی میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ہوا' جس میں انہوں نے وزیر اعظم کا مشورہ قبول نہ کرتے ہوئے شرکت کی۔ اس طرح قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کے لیے سرکاری اثر و رسوخ کے استعمال کا الزام عوام کو ایک حقیقت نظر آنے لگا۔ احمدیؒ خلیفہ کے بیٹے نے ساہیوال کے ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے قادیانی مشنریوں کی سرگرمیوں کی پشت پناہی کی۔ عوام میں دن بدن قادیانیت کی پراسرار سرگرمیوں کے بارے میں بدگمانیاں پیدا ہو رہی تھیں اور اس نئے مذہب کے ماننے والوں کو کافر قرار دینے کی تحریک' جو ۱۹۵۳ء میں شروع ہوئی تھی' پنجاب میں خوفناک صورت حال اختیار کر گئی تھی اور پنجاب میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا' جس کو کنٹرول کرنے کے لیے پنجاب میں مارشل لاء نافذ کرنا پڑا۔ مولانا مودودی اور عبدالستار خان نیازی کو مرزائیوں کے خلاف تحریک چلانے کے جرم میں پھانسی کی سزا سنا دی گئی' جس نے عوام کے جذبات کو اور مشتعل کر دیا۔ مسلم لیگ کی حکومت اس تحریک کے دوران عوام کا اعتماد کھو چکی تھی۔ میاں ممتاز دولتانہ اور خواجہ ناظم الدین دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھا کر مرزائیوں کے خلاف چلنے والی

تحریک کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈال رہے تھے۔ غلام محمد دونوں سے چھٹکارا چاہتے تھے۔ پنجاب کی بدامنی کی ذمہ داری دولتانہ پر ڈال کر استعفیٰ دھرا لیا گیا۔ پھر ۱۹۳۵ء کے اختیارات کے تحت خواجہ ناظم الدین کو برطرف کر دیا گیا۔ ایک بار پھر قادیانیت کو غیر مسلم قرار دینے کی تحریک ٹھنڈی پڑ گئی۔ محمد علی بوگرہ' چودھری محمد علی سہروردی' آئی۔ آئی چندریگر اور فیروز خان نون وزارت عظمٰی کی گدی پر آتے جاتے رہے لیکن احمدی تحریک کا اثر و نفوذ برقرار رہا۔

ایوب خان نے کنونشن مسلم لیگ کی بنیاد رکھی تو احمدی تحریک کے اثر و نفوذ کی جھلک ایوبی دور میں بھی دیکھی جا سکتی تھی۔ ۱۹۷۰ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو اقتدار آئے تو ان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا سہرا' جہاں ملک کے کروڑوں غریبوں کے سر تھا' اس کے ساتھ ساتھ مرزائیوں نے بھی دامے درمے سخنے بھٹو کی مدد کی۔ ۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ تفریحی ٹور پر تھے' جب وہ ربوہ ریلوے اسٹیشن سے گزرے' تو قادیانیوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ بھٹو دور میں قادیانیوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے اور سول بیوروکریسی میں ان کے نمائندے اعلیٰ عہدوں پر پہنچ گئے تھے۔ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ احمد رضا قصوری کے علاوہ یہ فیصلہ قومی اسمبلی نے اتفاق رائے سے منظور کیا تھا۔ قادیانی مسئلہ کے حل کے سلسلے میں پیپلز پارٹی میں آخری وقت تک اختلاف رائے تھا' لیکن حزب اختلاف کی جماعتوں کی طرف سے دباؤ' ملک گیر تحریک اور نازک مذہبی جذبات کے پیش نظر۔ ذوالفقار علی بھٹو نے تحریک کو سختی سے دبانے کی بجائے اس مسئلہ کو دستوری طور پر حل کر کے کریڈٹ لیا۔

پیپلز پارٹی کے دور حکومت کے اس تاریخ ساز فیصلہ کے بعد مرزائیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دیا گیا' جو قیام پاکستان کے بعد قادیان کی طرز پر خفیہ سرگرمیوں کا اڈا تھا۔ مرزا ناصر احمد' جو کہ اس وقت خلیفہ تھے' ان کے لیے یہ فیصلہ صدمے کا باعث بنا۔ مرزا ناصر کے بعد مرزا طاہر خلیفہ نامزد ہوئے۔ ضیاء الحق نے ان کی خفیہ سرگرمیوں کو ناممکن بنا دیا' تو انہوں نے اپنا مرکز لندن کو بنا لیا اور مرزا طاہر

ملک سے باہر چلا گیا۔ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہے۔ قادیانی فرقہ کا ہر دور میں عروج رہا ہے۔ انہوں نے اس خود ساختہ مذہب کو زیادہ تر بیوروکریسی میں گھسے ہوئے قادیانیوں کے ذریعے چلانے کی کوشش کی۔ سرکاری ملازموں کے ذریعے قادیانی مذہب کی ترویج و ترقی زیادہ تر مرزا ناصر کے دور میں پروان چڑھی۔ جس سرکاری افسر نے مرزا ناصر کے اشاروں پر چلنے سے انکار کیا' اسے اس کی سزا ضرور بھگتنا پڑی۔ اس دور میں محکمہ تعلیم پنجاب کے ڈی۔ پی۔ آئی ڈاکٹر عبدالرؤف نے جب ان کے اشاروں پر چلنے سے انکار کیا تو انہیں کھڈے لائن لگا دیا گیا"۔

(سیاست کے فرعون از وکیل انجم)

قادیانیت

ہماری نظر میں

ذرائع ابلاغ

(اداریہ روزنامہ جنگ لاہور ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء)

ایک بروقت اقدام

"صدر مملکت نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے ذریعہ مرزا غلام احمد کے پیروکار قادیانی اور لاہوری گروپوں کو ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں سے روک دیا گیا ہے۔ اس آرڈیننس کے تحت تعزیرات پاکستان میں ایک نئی دفعہ ۲۹۸ ب شامل کی گئی ہے جس کی رو سے ہر اس شخص کو جو زبانی یا تحریری طور پر مرزا غلام احمد کے جانشینوں یا ساتھیوں کو "امیرالمومنین" یا "صحابہ" یا انکی بیوی کو "ام المومنین" یا ان کے افراد خاندان کو "اہل بیت" کے نام سے موسوم کرے گا یا اپنی عبادت گاہ کو "مسجد" کا نام دے گا' اسے تین سال قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکے گی۔ اس دفعہ کے تحت اپنے ہم عقیدہ افراد کو جمع کرنے یا بلانے کے لئے "اذان" کے الفاظ کے استعمال پر بھی وہی سزا دی جا سکے گی جو دوسرے جرائم کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ مرزا غلام احمد کے پیروکاروں پر' جنہیں قادیانی یا لاہوری مرزائی کہا جاتا ہے' یہ پابندی بھی عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ مسلمان ظاہر نہ کریں اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کا نام دیں اور نہ اس کی تبلیغ و تشہیر کریں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے مسلمانوں کے احساسات اور جذبات مجروح ہوں۔

صدر پاکستان کی طرف سے جاری کردہ یہ حکم مسلمان عوام اور علماء کے اس مطالبہ کی پذیرائی کا مظہر ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد جو منطقی اور لازمی اقدامات کئے جانے چاہئیں تھے' ان کا اہتمام کیا جائے اور قادیانیوں کو مذکورہ دستوری ترمیم کے تقاضوں کا احترام کرنے پر مجبور کیا جائے۔ سابقہ حکومت نے عوامی دباؤ کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ تو کر دیا تھا لیکن چونکہ اس کا اقدام نیم دلانہ تھا اس لئے اس پر کماحقہ' عمل در آمد نہ ہو سکا تھا اور قادیانی نہ صرف اپنے آپ کو غیر مسلم نہیں کہتے تھے بلکہ وہ ساری اصطلاحات بھی استعمال کر رہے تھے جو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم' آپؐ کے ساتھیوں' جانشینوں' اہل خاندان اور آپ کی امت کے لئے خاص تھیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے ایک طرف ۱۹۷۴ء کی دستوری ترمیم عملاً غیر موثر اور بے نتیجہ ہو رہی تھی اور دوسری طرف مسلمانوں کے جذبات اسی طرح مجروح کئے جا رہے تھے' جس طرح دستوری فیصلہ کے نفاذ سے پہلے ہو رہے تھے۔ یہ چیز مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کا باعث بن رہی تھی اور

عوامی بے چینی میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے بر وقت اس صورتحال کا احساس کیا اور لاہور میں منعقدہ ایک سیمینار میں پہلے تو صدر مملکت نے بعض ابتدائی اقدامات کا اعلان کیا اور اب زیر نظر آرڈیننس کا اجراء کر کے جمہور مسلمانوں کے مطالبہ کی تکمیل کا سامان کر دیا ہے۔ یہ ایک اہم اور تاریخی فیصلہ ہے اور اس کے بعد مسلمان علماء اور عوام کی بے چینی یکسر ختم ہو جانی چاہئے۔

جیسا کہ اس آرڈیننس پر تبصرہ کرنے والے اکابر نے کہا ہے' ضرورت اس بات کی ہے کہ اب اس حکم پر لفظاً" اور معناً" عمل کرایا جائے تاکہ بے چینی اور اضطراب کے اسباب کا موثر خاتمہ ممکن ہو۔ اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ قانون تو نافذ ہو گیا ہے لیکن اس پر عمل در آمد نہیں ہو رہا۔ اسی طرح قادیانی اور لاہوری فرقوں سے تعلق رکھنے والے مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو بھی چاہئے کہ وہ حقیقت پسندی سے کام لیں اور ملکی قانون کی مزاحمت کرنے کی بجائے دل سے اسے تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جب وہ مسلمانوں سے اپنا اختلاف ختم نہیں کر سکتے اور اپنے عقائد پر مصر ہیں تو انہیں اس روش کے منطقی نتائج کو بھی قبول کرنا چاہئے اور بلاوجہ جسد قومی میں کشیدگی اور محاذ آرائی کے اسباب باقی رکھنے پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ ہے۔"

(اداریہ روزنامہ جنگ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۱ء)

ہائیکورٹ کا تاریخی فیصلہ

"لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمان خان نے قادیانیوں کے جشن صد سالہ پر پابندی کے حکم کے خلاف ایک درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مفاد عامہ کے تحت قادیانیوں کے سو سالہ جشن پر پابندی عائد کرنا جائز تھا کیونکہ مسلم امہ اور عوام قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ان کے عقیدے کی اشاعت کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کا عقیدہ پاک اور خالص رہے اور مسلم امہ کی ساکھ متاثر نہ ہو۔ عدالت نے اپنے حکم میں یہ بھی کہا ہے کہ مسلمانوں کے ایسا کرنے سے قادیانیوں کے اپنے عقیدے پر عمل کرنے کے حق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ یہ فیصلہ اس اعتبار سے بڑی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں ایک اسلامی نظریاتی مملکت کے مخصوص تقاضوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ایک سیکولر ملک میں تو مذہب کو خالصتاً" ایک نجی معاملہ سمجھا جاتا ہے لیکن ایک نظریاتی مملکت خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ

ہو' اس کے تقاضے یقیناً مختلف ہوتے ہیں اور کوئی بھی صاحب علم و دانش اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ قادیانیوں کے جشن صد سالہ پر پابندی کے حق میں عدالت کی یہ دلیل کہ مسلم عوام ان کے عقیدے کی اشاعت کے خلاف مزاحمت کرتے تاکہ مسلمانوں کا عقیدہ پاک اور خالص رہے اپنے اندر بڑی گہرائی اور معانی رکھتی ہے۔ آج کل تو معمولی ٹریڈ مارک کو بھی رجسٹر کرانے کے بعد یہ تحفظ حاصل ہو جاتا ہے کہ کوئی دوسرا ادارہ اسی سائز اور اسی پیکنگ میں وہ مال فروخت نہیں کر سکتا تاکہ اصلی ادارہ کی ساکھ متاثر نہ ہو تو کیا امت مسلمہ اعلیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کو اتنا بھی حق نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمہ عقائد و نظریات کی حفاظت اور صیانت کے لئے آئینی و قانونی تحفظ حاصل کر سکے یہ امت مسلمہ کا ایک قانونی حق ہے اور اس سے آئین میں پاکستان کے باشندوں کو دی گئی آزادیوں پر کوئی قدغن عائد نہیں ہوتی۔"

(اداریہ روزنامہ جنگ ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء)

اس فیصلے کو منطقی انجام تک پہنچایئے

"قومی اخبارات میں معتبر ذرائع کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ وفاقی حکومت قادیانیوں کا سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ مقرر کرنے اور تمام کلیدی آسامیوں سے قادیانی افسروں کو ہٹانے سے متعلق ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔

صدر ضیاء الحق کی حکومت نے قادیانیوں کے متعلق جو حالیہ اقدامات کئے ہیں' انہیں ان کے منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ ان لوگوں کو کلیدی آسامیوں اور بالخصوص ایسے عہدے جن کا تعلق قومی سلامتی سے ہے' بلا تاخیر الگ کر دیا جائے اور سرکاری اداروں میں انہیں' ان کی آبادی کے تناسب سے ملازمتیں دی جائیں۔ ماضی کی حکومتوں کی چشم پوشی بلکہ قادیانیت نوازی کی وجہ سے اور کچھ سازش اور منظم منصوبہ بندی کے سہارے یہ لوگ کلیدی آسامیوں پر فائز ہو گئے اور اپنی آبادی کے تناسب سے کہیں زیادہ تعداد میں عہدے سنبھال لئے۔ ایک اسلامی ریاست میں ایک غیر مسلم کو کس نوعیت کا عہدہ مل سکتا ہے' اس کا اندازہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور کے اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے جب ایک صوبائی عامل نے ایک یہودی کو اس کے خوش خط ہونے کی بناء پر اپنا کاتب مقرر کر لیا تھا اور سیدنا عمر فاروقؓ نے اس عامل کو سختی کے ساتھ یہودی کو اس کے عہدے سے ہٹانے کا حکم دیا تھا' یہ بات بھی حکومت کے پیش نظر رہنی چاہئے کہ ان لوگوں نے ناجائز معاشی مفادات اٹھانے

میں سب کو مات کر دیا ہے اور معاشی تحریص نے اس گروہ کے دائرہ اثر کو بڑھانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ حکومت پوری سنجیدگی سے اس بات کا بھی نوٹس لے کہ معاشی اور اقتصادی دائرے میں انہوں نے کون سے ناجائز مفادات حاصل کیئے ہیں۔ اگر حکومت نے اپنے حالیہ فیصلوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیئے ضروری اقدامات نہ کیئے تو یہ فیصلے بھی ماضی کی طرح بے اثر ہو کر رہ جائیں گے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد

ان کی اپنی اور ان کے صاحبزادے کی تحریروں اور ارشادات کی روشنی میں

(ادارہ' روزنامہ نوائے وقت)

" کل کے نوائے وقت میں ہم نے سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (لاہوری پارٹی) کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کے بارے میں ایک اشتہار شائع کیا تھا چونکہ لاہوری پارٹی کے حضرات کو اپنے عقائد کی تشریح کے لئے ہم نے اپنے ۱۰ جون کے اداریے میں خود دعوت دی تھی۔ اس لئے دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی طرف سے آمدہ مواد کو من و عن شائع کر دیتے۔ اس کی اشاعت سے ہمارے قارئین کرام کو کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ تاہم ہمیں عرض کرنا ہے کہ موجودہ تنازعے میں ہمیں ہر کسی کا موقف خواہ وہ غلط ہو یا صحیح' سننے کے لئے آمادہ اور تیار رہنا چاہئے۔ اشتہار میں لاہوری پارٹی کے عقائد کی وضاحت ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم اس سے متفق بھی ہوں۔

درج ذیل سطور میں ہم مرزا صاحب کے نبوت کے ارتقائی مدارج درج کر رہے ہیں۔ اگرچہ ارتقائی مدارج خود منہاج نبوت کی شان کے خلاف ہیں لیکن مرزا صاحب ایک مبلغ سے مناظر' مناظر سے مصنف اور مصنف سے واعظ کی حیثیت میں متعارف ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے محدث کا روپ دھارا۔ پھر مجدد کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور بالآخر نبوت کا دعویٰ کر ڈالا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمسری کا دعویٰ بھی کیا اور ان کی امت ایمان لے آئی کہ

" ظلی نبوت نے مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا" (حوالہ بشیر احمد قادیانی ریویو نمبر ۳۔ جلد ۱۴)

"مسیح موعود در حقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں باعتبار نام' کام اور مقام کوئی دوئی یا مغائرت نہیں۔" (الفضل یکم جولائی ۱۹۱۶ء)

"گو وہی (مرزا غلام احمد قادیانی) فخر الاولین والآخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمت اللعالمین بن کر آیا۔" (الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۱۵ء)

"میرے پاس آئل آیا اور اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبریل کا نام رکھا ہے۔" (حقیقت الوحی' ۱۰۲)

"میں بار بار بتا چکا ہوں کہ میں .... بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا قادیانی)

"مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا' امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں' امتی قرار دینا' امتیوں میں داخل کرنا ہے' جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے۔" (الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء)

مرزا صاحب کی نبوت کے ارتقائی مدارج

"جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا احترام کرے۔ نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوئی ہے وہ ایک امت بنائے جو اس کو نبی سمجھتی ہو اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۳۴۴)

"........ آپ' کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا۔"

"مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں' ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔"

"اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔"

مرزا صاحب بطور محدث

"یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ اگر خدا سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتاؤ اس کو کس نام سے پکارا جائے۔"

ترک عقیدہ کی تعریف

"غلام احمد قادیانی کی اس ترک عقیدہ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے کہ

" جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور وفات کے بارے میں آپ کے عقیدے میں تبدیلی ہوئی تھی' پہلے ایک زمانہ تک حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے رہے اور پھر ان کے فوت شدہ ہونے کا اعلان کیا۔ اسی طرح نبوت کے بارے میں حضور کے خیالات میں تغیر ہوا۔ یعنی ایک زمانہ تک آپ اپنے کو نبی نہیں خیال کرتے تھے لیکن پھر اپنے آپ کو نبی تعین کرنے لگے ..... مسئلہ نبوت میں آپ نے عقیدہ ۱۹۰۱ء کے قریب تبدیل کیا۔" (الفضل ۱۳ جون ۱۹۴۰ء)

اور یہ عقیدہ کب تک قائم رہا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مرتے دم تک وہ اس عقیدہ پر قائم رہے اور توبہ کی توفیق نہیں ہوئی انہوں نے ایک خط میں لکھا کہ

" میں خدا کے حکم سے نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہو گا......؟"

یہ خط حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے یعنی ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا اور آپ کے یوم وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں شائع ہوا۔ (کلمتہ الفصل از مرزا بشیر احمد قادیانی)

تکمیل نبوت

یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا زمانہ کم و بیش ۸ سال رہا۔

مرزا صاحب کا ارشاد ہے کہ " میں جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقت الوحی ص ۲۱۱)

چونکہ مرزا صاحب کی نبوت میں تناقضات کی بھرمار تھی' اس لئے انہوں نے بڑی حوصلہ مندی سے اس کا اعتراف بھی فرما لیا ہے۔

۱۔ پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں لیکن خدا تعالیٰ کی وحی نے مجھے اس خیال پر نہ رہنے دیا۔"

۲۔ اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں' میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا مگر بعد میں لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی

ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا.....‘‘

’’اس جگہ حضرت مسیح موعود نے جس وضاحت سے نبوت کے بارے میں اپنے عقیدہ کی تبدیلی بیان فرمائی ہے‘ اس کے متعلق کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔‘‘ (الفضل ۳ جنوری ۱۹۴۰ء)

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے سابقہ اعلانات کو اپنے نئے دعوؤں سے خود جھٹلا دیا۔ اس کے بعد لاہوری پارٹی کا فرض تھا کہ وہ مرزا صاحب کے نئے دعاوی کے بعد ان سے قطع تعلق کر لیتے لیکن وہ بدستور ان کے حلقہ اثر میں رہے۔ اس لئے ان کی یہ وضاحت کسی مسلمان کو مطمئن نہیں کر سکتی کہ وہ پہلے دعوؤں کی وجہ سے ان کو صرف مجدد مانتے ہیں۔ (ادارہ) (روزنامہ نوائے وقت ۱۲ جون ۱۹۷۴ء)

دیر آید درست آید

روزنامہ نوائے وقت لاہور

’’تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور سرکردہ راہنماؤں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پوری تحسین و تعریف کے ساتھ بھرپور خیر مقدم کیا ہے‘ جس کے تحت مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کے لئے (خواہ ان کا تعلق قادیانی گروپ سے ہو یا لاہوری گروپ سے) خود کو مسلمین کہنے‘ اپنے عقائد کی تبلیغ و اشاعت کرنے اور اپنے بانی‘ اس کے اہل خانہ‘ ساتھیوں اور جانشینوں کے لئے وہ اصطلاحات استعمال کرنے کو خلاف قانون اور قابل تعزیر قرار دے دیا گیا ہے جو حضور رسول مقبول نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ‘ اہل بیتؓ‘ خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے لئے شروع سے پوری اسلامی دنیا میں مخصوص چلی آ رہی ہیں۔ قادیانیوں کے لئے اپنی عبادت گاہوں کے لئے مسجد کا لفظ استعمال کرنا بھی ممنوع قرار دے دیا گیا ہے اور وہ مسلمانوں میں مروجہ اذان بھی نہیں دے سکیں گے۔

صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے نافذ کئے جانے والا یہ آرڈیننس دراصل اس آئینی ترمیم کے بعد قانونی تقاضے پورے کرنے کی عملی کارروائی ہے‘ جس کے ذریعے بھٹو حکومت کے دور میں ستمبر ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ میں بڑی مفصل رپورٹ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ بھٹو حکومت نے اس طرح نوے سالہ پرانا مسئلہ حل کرنے کی سعادت حاصل ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔ یہ دعویٰ بے جا بھی نہیں تھا

لیکن اس آئینی ترمیم کے بعد مروجہ تعزیرات میں ترمیم کے لئے جن قانونی اقدامات کی ضرورت تھی' ان کے اہتمام کو بوجوہ موخر کر دیا تھا۔ اس مقصد کے لئے اس زمانے میں قومی اسمبلی میں ایک نجی مسودہ قانون بھی پیش کیا گیا لیکن اسے دبا دیا گیا تھا اور اس طرح مسلمانوں کے اس ضمن میں یہ مطالبات پورے نہ ہو سکے اور دس سال تک وجہ اضطراب بنے رہے یہ بنیادی مطالبات اب اس آرڈیننس سے پورے ہو جائیں گے۔ اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد پاکستان کے مسلمان اطمینان و فخر کے ساتھ یہ کہنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

مرزا غلام احمد قادیانی کی نام نہاد نبوت کاذبہ کا سلسلہ برصغیر پر انگریزوں کے تسلط کے زمانہ میں شروع ہوا تھا اور حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے سرشار مسلمانوں نے اسی دور میں اس کے خلاف تحریک اور جدوجہد شروع کر دی تھی۔ اسی قادیانی سلسلے کو بانی سلسلہ (مرزا قادیانی) نے ہی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا قرار دیا تھا لیکن محکوم اور غلام ہونے کے باعث اس زمانے میں مسلمان اپنے طور پر جدوجہد کرنے سے قطع نظر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوئی قانونی کارروائی کرنے سے قاصر تھے' اس کارروائی کے لئے قیام پاکستان کے ساتھ ہی تحریک شروع ہو گئی تھی جسے اوائل ۱۹۵۳ء میں ملک گیر حیثیت حاصل ہو گئی لیکن اسے امن و امان کا مسئلہ قرار دے کر مارچ ۱۹۵۳ء میں لاہور میں مارشل لاء لگا کر دبا دیا گیا' جس سے قادیانیوں کو مزید شہہ مل گئی۔ بہرحال ستمبر ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم نے مسلمانوں کے بنیادی اور دیرینہ مطالبے کے پورے ہونے کی مثبت بنیاد رکھ دی' لیکن قادیانیوں نے اپنی اس حیثیت کا کسی ذہنی تحفظ کے بغیر اعتراف کرنے کے بجائے خود کو بہتر مسلمان اور اسلام کے حقیقی داعی کہنا شروع کر دیا۔ رجسٹریشن کے فارموں اور موجودہ حکومت کے زمانے میں تیار ہونے والی انتخابی فہرستوں میں اگرچہ مسلمانوں کے لئے اس حلف کا اہتمام کر دیا گیا تھا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو کسی انداز میں بھی تسلیم نہیں کرتے لیکن قادیانیوں کے منافقانہ رویہ کی وجہ سے اس اہتمام سے بھی مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو سکے اور قادیانیوں کے سلسلے میں آئینی ترمیم کے مطابق قانونی اقدامات کرنے کا مطالبہ جاری رہا۔ یہ اعزاز اب ضیاء حکومت کو حاصل ہوا ہے کہ اس نے مسلمانوں کے مطالبہ' توقع اور خواہش کو پورا کرنے والے قانونی اور منطقی اقدام کا بھی اہتمام کر دیا ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے جانشینوں اور پیروکاروں

کی تحریروں سے بھی ثابت کرنا مشکل نہیں کہ ختم نبوت کے سلسلے میں ان کی تعبیر نہ صرف دنیا بھر کے مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کے خلاف ہے بلکہ ان کے نزدیک سلسلہ نبوت' ختم بھی مرزا غلام احمد پر ہوا ہے جس کے جانشینوں میں سے کسی نے خود تو نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ان کے لئے وہ خلیفہ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں کسی کلمہ گو کو کافر کہنا اور خارج از اسلام قرار دینا بہت بڑی جسارت بلکہ کفر کے مترادف ہے لیکن اس کے مرتکب خود قادیانی اور بانی سلسلہ ہی ہوتے رہے ہیں' جنہوں نے ایک متوازی اور خود ساختہ سلسلہ اسلام شروع کر رکھا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کی سو سالہ جدوجہد بالآخر کامیاب اور نتیجہ خیز ثابت ہوئی ہے۔ ضیاء حکومت کو اس قانونی اقدام سے یقیناً" عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی عظیم سعادت حاصل ہوئی ہے۔"

اب ضروری اقدامات

" قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈیننس اپنی جگہ بھی ایک جامع عملی اقدام کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے تحت قادیانیوں کے لئے جو باتیں ممنوع قرار دی گئی ہیں' ان پر عمل درآمد کرنا خود حکومت کی انتظامیہ کے بنیادی فرائض منصبی کا حصہ بن گیا ہے۔ اب عامتہ المسلمین اور ان کے راہنماؤں کے لئے یہی مناسب ہو گا کہ آرڈیننس کی خلاف ورزی کے معاملات مجاز حکام کے علم میں لائے جائیں لیکن قادیانیوں نے دفاعی سروسز سمیت انتظامیہ میں جو اثر و نفوذ پیدا کر رکھا ہے اس کے مضمرات کا جائزہ لینا اور مملکت کے اسلامی مفادات کے تحفظ کے لئے بعض اقدامات فوری ضرورت کے ضمن میں آتے ہیں۔ ایک اقلیت کے طور پر قادیانیوں کے جو بھی شہری اور قانونی حقوق ہیں' ان کا تو پورا (اور فراخدلانہ) اہتمام ہونا چاہئے لیکن اسوقت دفاعی سروسز کا نصب العین ایمان' تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے جب کہ قادیانی اسلام کے معروف اور مسلمہ تصور جہاد کو تسلیم ہی نہیں کرتے اور انگریزوں نے بھی بنیادی طور پر (بقول علامہ اقبال) ان کے بیگانہ از جہاد ہونے کے ادعا کے باعث ہی ان کی خصوصی سرپرستی کی تھی۔ اس لئے دفاعی سروسز سے قادیانیوں کو مروجہ قانونی واجبات دے کر فوری طور پر ریٹائر کر دینا چاہئے ایسا ہی انتظام عام سروس میں بھی کرنا چاہئے کہ وہ مسلمانوں کی حیثیت سے نہیں صرف ایک اقلیت سے تعلق کی بنیاد پر اپنا حق اور حصہ طلب کریں اور اس پر ہی قناعت کریں۔" (اداریہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء)

روزنامہ مشرق لاہور

"ضلع گورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اس کے متعلق چوہدری ظفراللہ خاں جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے۔ خود بھی ایک افسوسناک حرکت کر چکے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کرے گی لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف' تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عوامی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔ اگر جماعت احمدیہ یہ حرکت نہ کرتی تو تب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا لیکن یہ حرکت اپنی جگہ عجیب تھی۔" (۳ فروری ۱۹۶۴ء)

یہ معاملہ بھی عدالت میں لے جایئے

(روزنامہ جسارت کراچی)

"جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ نے دو روز تک دلائل کی سماعت کے بعد قادیانیوں کا یہ دعویٰ خارج کر دیا کہ وہ غیر مسلم نہیں ہیں۔ قادیانیوں نے اپنی درخواست میں اسی دعوے کی بناء پر یہ بھی لکھا تھا کہ انہیں اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت دی جائے اور مسلمانوں کی مساجد میں بھی گھسنے دیا جائے۔ عدالت نے پاکستان سے پہنچنے والے علماء اور قانون دانوں کے وفد کے دلائل پوری طرح تفصیل سے سننے کے بعد قادیانیوں کا دعویٰ خارج کر دیا۔

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ میں قادیانیوں کے اس مقدمے کی سماعت اور اس کے فیصلے سے ایک فائدہ یہ ہوا کہ قادیانیوں کے فریب اور دجل سے گمراہ ہونے والی عالمی رائے عامہ کو ایک بار پھر اس بین الاقوامی سطح کے مکروفریب کو سمجھنے کا موقع ملا۔ پاکستان میں آئینی اور قانونی سطح پر اس تصفیے کے بعد کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں بلکہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت ہیں' قادیانی پاکستان سے باہر یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ یہ فیصلہ تنگ نظر قوتوں کے دباؤ کا نتیجہ تھا ورنہ ہم تو واقعی مسلمان ہیں۔ پاکستان کے اندر بھی عدالتی فیصلوں کے باوجود وہ یہ باور کرانے میں لگے رہتے تھے کہ انہیں اسمبلی کے انتظامی اور سیاسی فیصلے کے تحت غیر مسلم قرار دیا گیا

ہے۔ یہ انصاف نہیں ہے کیونکہ ان کے عقائد کا کوئی عدالتی یا علمی تجزیہ اور محاکمہ نہیں ہوا۔ جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ کے فیصلے نے قادیانیوں کے اس گمراہ کن پروپیگنڈے کی ہوا نکال دی ہے۔

اسلام میں انیسویں اور بیسویں صدی کے مراحلہ اتصال پر نمودار ہونے والے ایک "خود ساختہ نبی" کے تجاوزات کو روکنے کے لئے اگلے قدم کے طور پر یہ ضروری ہے کہ عدالت میں ایسے مقدمات لائیں جائیں کہ قادیانی چونکہ غیر مسلم ہیں' اس لئے انہیں اپنے لٹریچر میں اپنے عقائد کو اسلام کے نام سے پیش کرنے سے روکا جائے اور اپنے نبی کاذب کے اختراعی مذہب والے لٹریچر میں لفظ اسلام استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور اسلام کے نام سے جو لٹریچر قادیانی چھاپ رہے ہیں وہ قابل ضبطی سمجھا جائے۔ وہ اپنے مذہب کے لئے قادیانیت یا اور کوئی دوسری اصطلاح اختیار کرنا چاہیں تو ضرور اختیار کریں اور اس دوسرے نام والے مذہب کا جو لٹریچر چاہے تیار کریں۔ مگر اسلام کی اصطلاح کا غاصبانہ استعمال ترک کریں۔ جب تک یہ نہیں ہوگا اسلام کے دھوکے میں قادیانیت کے گمراہ کن عقائد کی توسیع کا سلسلہ جاری رہے گا اور بہت سے سادہ لوح اور کم علم لوگ اسلام کے نام پر قادیانیت کے دام فریب میں پھنستے رہیں گے۔" (اداریہ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ء)

ماہنامہ نیشنل ٹائمز

"بلیو پرنٹ سکینڈل کا ایک اہم کردار ایک وکیل (نفیر ملک) چونکہ قادیانی ہے لہذا یہ بھی قیاس کیا جا رہا ہے کہ ملزم کسی شرارت کے تحت مسلمان لڑکیوں کو ورغلا کر کیسٹیں تیار کراتا تھا۔ یہ وکیل لاہور کی ایک بدنام شخصیت شمار کیا جاتا ہے کیونکہ دو سال قبل اس نے دلدار پرویز بھٹی اور جنگ کے فوٹوگرافر معین الدین حمید سمیت درجنوں لوگوں سے دھوکہ دہی سے لاکھوں روپے ہتھیائے اور خود لندن فرار ہوگیا تھا۔ دلدار بھٹی نے یہ رقم اپنا پلاٹ گروی رکھ کر ادھار حاصل کی تھی۔ بہرحال تقریباً آٹھ نو ماہ بعد یہ واپس پاکستان آگیا لیکن اس نے کسی کو بھی پیسے واپس نہ کئے بلکہ ہر مطالبہ کرنے والے کو عدالت کا راستہ دکھلاتا رہا۔

معلوم ہوا کہ اس وکیل نے لندن میں اپنے قیام کے دوران قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد سے ملاقات کی تھی' خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بلیو پرنٹ کیسٹیں جو کہ ۴۲ کے قریب ہیں' پہلے ہی لندن پہنچ چکا ہے تاکہ قادیانی ان کیسٹوں کا سہارا لیکر مسلمانوں کو بدنام کر سکیں کہ

آپ کی لڑکیاں تو ایسی ہیں' سرعام بلیو فلمیں بنواتی ہیں۔ اس وکیل کے خلاف تھانہ جنوبی کینٹ میں دھوکہ دہی' فراڈ کے متعدد مقدمات درج ہیں۔ اسے انسپکٹر نوید سعید نے گرفتار بھی کر لیا تھا۔

بلیو پرنٹ سکینڈل کیس کے دو ملزمان ظفر احمد خان اور ہالہ فاروقی کا وکیل صفائی نفیر اے ملک ۱۵ نومبر رات گئے تک عائشہ کے والد شہباز سے رابطہ کی کوشش کرتا رہا۔ اور پھر عدالت میں ملزمان کی پیشی کے دوران یہ پیشکش کی کہ اگر عائشہ کی طرف سے اسے وکیل صفائی مقرر کیا جائے تو وہ بلا معاوضہ کیس کی پیروی کرنے کو تیار ہے' شہباز نے یہ پیشکش منظور نہ کی اور دوسرے وکیل عزیز کو اپنے کیس کے لئے مقرر کیا۔" (دسمبر ۱۹۹۰ء)

ہفت روزہ میگ کراچی

" آنجہانی مرزا ناصر احمد کی جانشینی کے معاملہ میں بنیادی اختلاف صرف جماعت کی دو بڑی شخصیتوں کے درمیان ہی نہیں ہے بلکہ نظریہ کا فرق ہے جو کہ چوتھے خلیفہ کے انتخاب کے معاملہ میں اختیار کیا گیا۔ مرزا رفیع احمد کے مطابق "تمام احمدیوں کو نہ کہ مجلس انتخاب کمیٹی کے ۱۴۸ ارکان کو خلیفہ کا انتخاب کرنا چاہئے۔ یہ انتخاب بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ضلع وار ہونا چاہئے اور ووٹ دینے والے احمدیوں کو ربوہ میں موجود ہونا چاہئے۔"

جب کلمہ شریف کے تبدیل کرنے کے متعلق مرزا رفیع احمد سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ "یہ مرزا ناصر احمد اور مرزا طاہر احمد کی سازش ہے' جس نے خدا تعالیٰ کی آخری کتاب کو غیر قانونی قرار دیئے جانے میں مدد دی۔ ان سے کوئی چیز بھی بعید نہیں ہے۔ جہاں تک کلمہ شریف میں تبدیلی کا تعلق ہے' اس کا ایک تاریخی پس منظر ہے۔ ۱۹۸۰ء میں جب مرزا ناصر احمد یورپی ممالک کے دورہ پر گئے تھے تو انہیں اس امر کا انکشاف ہوا تھا کہ سمندر کی لہریں لا الٰہ الا اللہ پڑھتی ہیں۔ اس لئے یورپ کے دورہ سے واپسی پر انہوں نے حکم دیا کہ کلمہ شریف کا صرف پہلا حصہ پڑھا جائے اور دوسرا حصہ قطعی طور پر نہ پڑھا جائے۔ انہوں نے یہ بھی حکم دیا کہ کلمہ شریف کے تمام کتبے ملک کے تمام دفاتر سے ہٹا دیئے جائیں سوائے ان کتبوں کے جو ربوہ کے دفاتر پر لگے ہوئے ہیں۔" اس کے علاوہ قصر خلافت میں واقع مسجد میں " **للہ مافی السموات ومافی الارض** " کا ایک کتبہ بجائے کلمہ شریف کے کتبہ کے دیکھا گیا۔ قادیانی جماعت کے چوتھے خلیفہ نے جو بیعت کا فارم تمام احمدیوں کو بھیجا ہے۔ اس میں کلمہ شریف

تحریر نہیں ہے۔ مسلمانوں کے عام عقیدہ کے مطابق لفظ "حضور" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہوتا ہے چونکہ قادیانیوں کو آئین میں ترمیم کے ذریعے اور پھر ۱۹۸۴ء کے صدارتی حکم کے ذریعہ غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے مرزا طاہر احمد نے بیعت ان عقائد کی بنیاد پر لینا چاہی ہے جو "مسیح موعود" مرزا غلام احمد قادیانی نے وضع کئے تھے۔ یہ بات ہمارے آخری نبیؐ اور ان کے خلفاء کی بے حرمتی کا باعث ہے۔

اپنے آپ کو "امیر المومنین" خلیفۃ المسیح الرابع بنا کر انہوں نے خلفائے راشدین کی بے حرمتی کی ہے' جس سے پاکستان کے تمام مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے ہیں اور یہ واضح طور پر آئین کی خلاف ورزی ہے۔" (۲۲ تا ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء)

مرزا غلام احمد۔۔ انگریزوں کا بویا ہوا بیج

" جنگ پلاسی سے لے کر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی تک کی صدی ہندوستان میں انگریزوں کی کامیابی کی صدی ہے' جس میں انہوں نے مسلمانوں کو یا تو سازشوں کے ذریعہ اور یا قوت کے ذریعہ اپنا مطیع و فرمانبردار کرنا چاہا لیکن مسلمانوں نے باوجود شکستوں کے اس ظلم و ستم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا' اس لئے کہ وہ انگریزوں کو غاصب سمجھتے تھے جو مسلمانوں کو غلام بنانا چاہتے تھے۔ اسلام اور غلامی میں قطعاً" موافقت نہیں ہے۔ مسلمانوں کو آزادی سے محبت تھی اور وہ اس آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے تھے۔ انگریزوں کا خیال تھا کہ بار بار کی شکستوں سے مسلمانوں میں جہاد کا ولولہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن انہوں نے اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کر کے اپنی اس غلطی کو محسوس کر لیا۔ پس انہوں نے مسلمانوں میں ایک ایسا فرقہ پیدا کرنے میں اپنی ذہانت صرف کی' جو جہاد کی مذمت کرے۔ انہیں غلام احمد کی ذات میں ایسا شخص ملا جس کی انہیں تلاش تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ ایسے وقت کیا جب مسلمان اپنی بقاء کے لئے جنگ کر رہے تھے۔ مرزا نے انگریزوں کے لئے وہی کچھ کیا جو میر جعفر اور صادق نے لارڈ کلائیو کے لئے کیا تھا۔ سیاسی فوائد حاصل کرنے کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں کو مذہبی سطح پر بھی شکست دینے کی سازش کی' انہیں ایک ایسے شخص کی تلاش تھی جو مسلمانوں کو گمراہ کر سکے اور بجائے مکہ اور مدینہ کے ان کی توجہ قادیان کی جانب کر دے تاکہ مسلمان ایک مرکز سے محروم ہو جائیں۔ اگر ہم قادیانی تحریک کا اس کے مذہبی تناظر میں جائزہ لیں تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ وہ جہاد کی سخت مخالف ہے۔ یہی محور ہے جس کے گرد

سارے قادیانی عقائد اور ان کی سیاست گردش کرتی ہے۔

انگریزوں نے اس تحریک کی حمایت کی اور مرزا غلام احمد قادیانی ان کے ہاتھوں میں محض ایک کھلونا تھے۔ اپنے مالکوں کی ہدایت کے تحت قادیانیوں نے بڑے مذہبی جوش کے ساتھ جہاد کے خلاف ہندوستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں تبلیغ کی۔ جہاد کے خلاف تبلیغ کے علاوہ قادیانیوں نے انگریزوں کے لئے جاسوسی کا کام بھی انجام دیا۔ ایک وحی کی بنیاد پر مرزا غلام احمد نے جہاد کو حرام قرار دیا۔ مرزا اور ان کے جانشینوں نے انگلستان کی ملکہ کو تعریفی خطوط لکھے اور ہندوستان میں انگریزی راج کو خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت قرار دیا۔

روزنامہ الفضل لاہور نے حال ہی میں مرزا طاہر احمد کا ایک پیغام جماعت احمدیہ کے ارکان کے نام شائع کیا ہے جس میں انہیں "خلیفتہ المسیح" اور المسیح الموعود کہا گیا ہے۔ یہ پاکستان کے آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔" (۲۲ تا ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء)

روزنامہ الندوہ ـــــ کثیر الاشاعت اخبار (سعودی عرب)

" قادیانی محض اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پس پردہ اپنے ناپاک اور تخریب کن منصوبوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مسلم اتحاد کی صفوں میں فتنہ فساد اور انتشار برپا کرنے کے درپے ہوئے ہیں۔ انہوں نے نام نہاد "دعوت اسلام" کے مختلف مراکز اور انجمنیں قائم کی ہوئی ہیں۔ اس نام نہاد مشن کے ذریعے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ کہ مرزا قادیانی آخری زمانہ کا مسیح موعود ہے۔ اس طرح قرآن کی بے شمار آیات میں انہوں نے "مدعی نبوت" کے حق میں تحریفیں کی ہیں۔ جو کہ لغویات پر مبنی ہیں۔ اسی طرح انگریز سامراج کی نمک حلالی کے لئے انہوں نے مسلمانوں کے لئے فریضہ جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اس فرقہ (قادیانیت) کا مذہب اسلام اور اس کے اصول واحکام سے قطعاً کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ ہی اسلام کے بارے میں وہ مخلص ہیں۔" (اداریہ ۶ جون ۱۹۷۴ء)

اخبار العالم الاسلامی ـــــ ترجمان رابطہ عالم اسلامی ـــ مکہ مکرمہ

" اس میں کوئی شک نہیں رہا کہ قادیانی پاکستان کے اتحاد و سالمیت کو پارہ پارہ کرنے میں برابر کے شریک رہے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ پاکستان کا اتحاد اور اس کی سالمیت' ان کے عزائم کی تکمیل کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ اس مذہب کے لوگ حکومت پاکستان کی کلیدی آسامیوں پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں اور محکمہ دفاع اور محکمہ خارجہ میں

ان کو اہم عہدے حاصل ہیں۔ اس مسئلہ پر حکومت پاکستان کا خاموش رہنا اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کہ ہندوستان کا پاکستان کی سرزمین کو ہڑپ کرنے کا شوق خطرناک ہے۔" (اداریہ ۱۱ جون ۱۹۷۳ء)

روزنامہ "البجل" بغداد

" زمام پاکستان ایسے ہاتھوں میں آگئی ہے ' جس نے ایک گروہ کو سرچڑھایا۔ جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جس کا نتیجہ وہ دردناک واقعہ ہوا جس کے پس پردہ قادیانی وزیر خارجہ ظفراللہ خاں کی ریشہ دوانیاں کار فرما ہیں۔ وہ وزیر جس کو اس امر سے سخت نفرت و عناد ہے کہ وہ ایک ایسی قوم کو پھلتا پھولتا دیکھے یا اس کی بھلائی سنے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان رکھتی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کاذبہ کی منکر ہے اور مذکورہ احمدی وزیر کے حالیہ دورہ امریکہ و برطانیہ کے بعد یہ واقعات غیر متوقع نہ تھے۔ اس لئے کہ وہ سامراجی ملکوں میں گھوم کر ان سے پاکستان میں اسلامی تحریک کو کچلنے کے سبق لے چکے ہوں گے۔" (اداریہ ' روزنامہ البجل بغداد ۱۵ مئی ۱۹۵۳)

ہفت روزہ الاخوۃ الاسلامیہ۔ بغداد

" حکومت پاکستان نے اسلام اور داعیان اسلام پر تشدد اور سخت گیری شروع کر دی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مسلمانان پاکستان ایک جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ لے کر اٹھے ہیں۔ مگر بجائے کہ حکومت اس قومی خواہش کو پورا کرتی' اس کے مقابل مسلح پولیس اور فوج کو میدان میں لے آئی۔ چنانچہ اس نے ہزاروں نفوس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ان علمائے مسلمین کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا' یہاں تک کہ بہت سے مقامات کی مسجدیں ویران پڑی ہیں۔ لوگوں کو نماز پڑھانے والے اور جمعہ کا خطبہ دینے والے آئمہ تک میسر نہیں۔" (ماہنامہ چراغ راہ کراچی احتجاج نمبر اکتوبر' نومبر ۱۹۵۳ء)

اخبار الف باء ـــــ دمشق

علامہ یونس الجیری نے جو بیروت کے ڈپلومیٹک حلقوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک ایسے اہم راز کا انکشاف کیا ہے کہ جس کا ممالک عرب اور عالم اسلامی سے گہرا تعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ سر ظفراللہ خاں قادیانی وزیر خارجہ پاکستان کا چیف سیکرٹری ایک یہودی ہے۔

جس کا نام بولو وائز ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ کا نائب ہے۔ یہودی سیکرٹری، عرب اور اسلامی ممالک کی سیاست سے پوری طرح آگاہ ہے۔ کیونکہ وہ یو۔ این۔ او کی طرف سے ان علاقوں کا دورہ کر چکا ہے۔ چونکہ وہ مکہ مکرمہ میں بھی رہ چکا ہے۔ اس لئے وہ حجازی لہجہ میں بخوبی عربی بول سکتا ہے۔ اس کا ایک بھائی اس وقت تل ابیب میں ہے۔ قاہرہ میں مصری سفارتخانہ میں بھی یہودی ملازم ہیں۔ اس سفارتخانہ میں اکثر ٹائپسٹ یہودی نوجوان ہیں۔" (اخبار ہفت روزہ "حکومت" کراچی ۱۲ مئی ۱۹۵۲ء)

روزنامہ "آک لینڈ سٹار" ------ نیوزی لینڈ (یہودیوں کا ترجمان)

" مسلمانان ہند سے ہم بالکل مطمئن ہیں۔ کیونکہ انہی ایام میں وہاں ایک نیا مسلمان مسیح مرزا غلام احمد قادیانی اٹھا ہے جو مسلمان اقوام کے اندر تعلیم دیتا ہے۔ لیکن یہ نیا رسول اپنے طور پر یہ کہہ رہا ہے کہ آخری مسیح اس لئے بھیجا گیا ہے کہ اپنا پیغام صلح اور امن سے پہنچائے اور جہاد یا بذریعہ تلوار مسلمان کرنے کی قبیح رسم کو دور کرے۔" (ریویو بابت فروری ۱۹۰۶ء ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل جلد ۱۰ شمارہ ۲۲ یکم نومبر ۱۹۹۱ء)

اسٹیٹسمین انڈیا

" حکومت ہند کو چاہئے کہ امن اور انسانیت کے مفاد کے پیش نظر اس خالص ملکی اور ہندوستانی جماعت کو نظر انداز نہ کرے۔ کیونکہ مناسب وقت میں احمدیہ جماعت ہمارے ملک کے تعلقات اسلامی دنیا سے مضبوط کرنے اور ہندوستان کو عظمت اور بڑائی حاصل کرانے میں ایک پارٹ ادا کرے گی۔" (۲۲ فروری ۱۹۴۹ء)

اخبار "بندے ماترم" --- انڈیا

قادیان (۲۸ دسمبر) کل یہاں احمدیوں کا سالانہ سہ روزہ جلسہ شروع ہو گیا، جس میں پاکستان سے آمدہ ۹۷۵ احمدیوں اور ہند کے مختلف حصوں کے ۵۲ احمدیوں کے علاوہ ہندو اور سکھ بھی بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ جلسہ میں ایک قرارداد پاس کی گئی، جس میں ہند سرکار سے درخواست کی گئی کہ قادیان میں موجود احمدیوں کی وہ تمام جائیدادیں واپس کر دی جائیں جو نکاسی قرار دی جا چکی ہیں۔ کیونکہ قادیانی بھارت کے وفادار ہیں۔ ایک اور قرارداد میں پنجاب اور ہند کی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ قادیان کی زیارت کے لئے سہولتیں دی جائیں۔ نیز

چونکہ انہیں بھارت کی مٹی سے محبت ہے۔ اس لئے پاکستان میں مقیم احمدیوں میں جو شخص مر جائے اس کی لاش قادیان میں دفن کرنے کی اجازت دی جائے۔" (روزنامہ اخبار بندے ماترم انڈیا۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء)

ہندو اخبار آریہ ویر۔۔۔ انڈیا

" اسلامی عقائد کو متزلزل کرنے میں احمدیت نے آریہ سماج کو ایسی امداد دی ہے کہ جو کام آریہ سماج' صدیوں میں انجام دینے کے قابل ہوتا' وہ احمدی جماعت کی جدوجہد نے برسوں میں کر دکھایا ہے۔ بہر حال آریہ سماج کو مرزا صاحب اور ان کے مرید مرزائیوں کا مشکور ہونا چاہئے۔" (ہندو اخبار آریہ ویر ۔ ۱۴ تا ۲۲ مارچ ۱۹۳۳ء۔ قادیانی ہذیان ص ۳۸ آئمہ تلبیس از مولانا رفیق دلاوری ص ۳۵۷)

ہفت روزہ "دعوت" انڈیا

" برطانوی سامراج نے برصغیر میں اپنے مفادات کے تحفظ اور اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے قادیانیوں کا جو پودا لگایا تھا۔ اسے حکومت پاکستان کی جانب سے نافذ ہونے والے آرڈیننس نے کاری ضرب لگائی ہے۔ اس سے نہ صرف قادیانیوں کی اصل حیثیت کا تعین کیا گیا ہے بلکہ انہیں اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے بھی روک دیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان کا یہ اقدام بڑا جرات مندانہ ہے۔" (بحوالہ روزنامہ جنگ ۲۰ مئی ۱۹۸۱ء)

فار ایسٹرن اکنامک ریویو

" برطانیہ نے جس طرح عرب دنیا میں اسرائیل کا پودا لگایا تھا' اسی طرح اس نے مرزائیت کا پودا برصغیر ہندو پاک میں کاشت کیا ہے۔ قیام پاکستان کے فوری بعد مذہبی علماء اور عاشقان مصطفیؐ نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک چلائی اور مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر خود کو مسلمان کہنے سے روک دیا جائے۔ بالآخر سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ تاہم اب تک یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق آئینی ترمیم پر پورے طور پر عمل درآمد نہیں کیا جا رہا۔ صدر ضیاء الحق کی طرف سے جاری کردہ حالیہ آرڈیننس سے یہ کمی پوری ہو گئی ہے۔ (بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ مئی ۱۹۸۴ء)

آکاش وانی ریڈیو۔ انڈیا

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو بروز جمعرات تقریباً ۵ بجے شام حکومت ہند نے یہ اعلان کرایا کہ "مرزائی عوام نے حکومت ہند کو اطاعت کا یقین دلایا ہے۔"

بی بی سی لندن

لندن، ۹ جون (بی بی سی) گذشتہ رات خبروں کے بعد بی بی سی نے پاکستان کے احمدیہ فرقہ کے بارے میں ایک خصوصی پروگرام نشر کیا۔ بی بی سی کے تبصرہ نگار نے بتایا کہ پاکستان میں اس فرقہ کے خلاف تحریک جاری ہے اور علماء کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، انہیں کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ تبصرہ نگار کے مطابق مشرقی پنجاب (بھارت) کے ایک قصبہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا، جس سے ہندوستان کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو گیا۔ مسلمانوں کا مئوقف یہ ہے کہ رسول اکرم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس وقت وہاں پر برطانوی حکومت قائم تھی، جس کے تحت ہر فرقہ کو اپنے عقائد کی تبلیغ کی پوری آزادی تھی، مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی ہونے کے علاوہ بھارت میں جہاد کو منسوخ قرار دیا تھا۔ چنانچہ انگریزوں کے مفاد کی بروقت حمایت کے سبب اس فرقہ کو گزند نہ پہنچا۔ جب برصغیر کی تقسیم ہوئی اور پاکستان بنا تو اس فرقہ کا مرکز تو قادیان ہی میں رہا مگر پاکستان میں اس نے ایک نیا شہر آباد کیا۔ پاکستان کے مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا اور خواجہ ناظم الدین (سابق وزیر اعظم) کے دور میں وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں قادیانی کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔ یہ ایک تحریک کی شکل اختیار کر گیا اور ۱۹۵۳ء میں اس نے سنگین صورت حال اختیار کر لی۔ حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کیا، جس نے قادیانیوں کے خلاف ۱۹۵۳ء کی تحریک پر مفصل دستاویز تیار کی۔ اس کے بعد حالات قدرے روبہ اعتدال آتے رہے۔ لیکن اب ربوہ ریلوے سٹیشن کے واقعہ سے پورے ملک میں پھر تحریک پیدا ہو گئی ہے اور آج بھی پاکستان کے تمام علماء متفقہ طور پر مطالبہ کر رہے ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے، وزیر اعظم بھٹو نے ملک کو، جو نیا آئین دیا ہے، اس میں ملک کے صدر اور وزیر اعظم کے لئے مسلمان ہونا لازمی شرط قرار دیا گیا ہے۔ تاہم اس آئین میں ایسی کوئی بات نہیں، جس میں کسی اقلیت کو کلیدی آسامیوں میں تعینات کرنے کی ممانعت ہو۔"

(نوائے وقت ۱۰ جون ۱۹۷۴ء)

قادیانیت

ہماری نظر میں

شعراءِ کرام

"مرزا غلام احمد قادیانی" علامہ اقبالؒ کی نظر میں

عصر من پیغمبرے ہم آفرید
میرے زمانے نے ایک نبی بھی پیدا کیا
آنکہ در قرآن بجز خودرا ندید
جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہ آیا
تن پرست و جاہ مست و کم نگاہ
خود پسند' عزت چاہنے والا' کوتاہ نظر
اندرونش بے نصیب از لا الٰہ
اس کا دل لا الٰہ سے خالی ہے
در حرم زاد و کلیسا را مرید
مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا اور عیسائیوں کا غلام بنا
پردۂ ناموس مارا پر درید
اس نے ہماری ناموس کے پردے کو چاک کرایا
دامن او گرفتن ابلہی است
اس سے عقیدت رکھنا حماقت ہے
سینہ او از دل روشن تہی است
اس کا سینہ دل کی روشنی سے خالی ہے
الحذر! از گرمئی گفتار او
اس کی چرب زبانی سے بچو

الحذر! از حرف پہلو دار او
اس کی چالبازانہ باتوں سے بچو'
شیخ او لرد فرنگی را مرید
اس کا پیر شیطان اور فرنگی کا غلام ہے
گرچہ گوید از مقام بایزید
اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں بایزید کے مقام سے بول رہا ہوں
گفت دین را رونق از محکومی است
وہ کہتا ہے کہ غلامی میں ہی دین کی رونق ہے
زندگانی از خودی محرومی است
اس کی زندگی خودی سے محروم ہے
دولت اغیار را رحمت شمرد
غیروں کی دولت کو وہ رحمت جانتا ہے
رقصہا گرد کلیسا کرد و مرد
اس نے گرجا کے گرد رقص کیا اور مر گیا

مولانا ظفر علی خاں

اے قادیان' اے قادیاں تیرے بڑے لنگور کو
لپٹا لیا کرتا ہے جو ہر شب نئی اک حور کو

پیسہ تیرا ایمان ہے گالی تیری پہچان ہے
جنس نفاق و کفر سے چمکی تیری دکان ہے
بہتان خدا پر باندھنا' تیرے نبی کی شان ہے
الہام جو بھی ہے تیرے آوردہ شیطان ہے
اے قادیاں' اے قادیاں' اے دشمن اسلامیان
اے فتنہ آخر زماں

(چٹان جولائی ۱۹۷۴ء)

○

غلام احمد بھلا کیا جان سکتا ہے کہ دیں کیا ہے
رموز علم الاسماچہ داند ذوق ابلیسی
ادھر توحید کی باتیں ادھر تثلیث کی گھاتیں
مری فطرت حجازی ہے سرشت اس کی ہے انگلیسی
یہ کہہ کر حق جتا دوں گا محمدؐ کی شفاعت پر
کہ آقا تیری خاطر میں نے چکی جیل میں پیسی
مقابل قادیانی ہو نہیں سکتے ہیں اختر کے
پڑے گا ایک ہی تھپڑ تو جھڑ جائے گی بتیسی

(احتساب قادیانیت از مولانا لال حسین اختر)

○

اگر منہ زور ہے باطل کا گھوڑا
تو میرے پاس بھی ہے حق کا کوڑا
چلی پنجاب میں دیں کی گاڑی
تو اٹکا قادیانیت کا روڑا
کیا مرزا نے بدنام انبیاء کو
محمد مصطفیٰ تک کو نہ چھوڑا
دیئے اسلام کو چرکے جنہوں نے
انہیں سے اس نے اپنا رشتہ جوڑا
نبوت لنگڑی اور اندھی خدائی
ملا ہے خوب ان دونوں کا جوڑا
یہی اس کی نبوت کی ہے پہچان
کہ مر کر بھی نہ منہ لندن سے موڑا

(رنگون، یکم ستمبر ۱۹۳۶ء)

شورش کاشمیریؒ

کہ ارضی کی ہر عنوان سے تذلیل ہے
قادیان! مابین ہند و پاک اسرائیل ہے
میرا یہ لکھنا کہ ربوہ کی خلافت ہے فراڈ
خواجہ کونینؐ کے ارشاد کی تعمیل ہے
دم بریدہ ہفتگی یک چشم گل اس کا مدیر
مصلح موعود کے الہام کی تکمیل ہے
اہلیہ مرزا غلام احمد کی ام المومنین
ہے کہاں قہر خدا؟ قہر خدا میں ڈھیل ہے

کیا تماشا پیمبر بن گیا عرضی نویس
گفتنی اجمال ہے ناگفتنی تفصیل ہے
کاسہ لیسی کا حصارہ مخبری کا زہر ناب
ان سیاسی مغبچوں کے خون میں تحلیل ہے
قادیان والو قیامت ہوں تمہارے واسطے
میرے رشحات قلم میں صور اسرافیل ہے
اپنی تحریر میں اسلام کے عنوان سے
شاعر مشرق نے جو لکھا ہے سنگ میل ہے
میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے قادیان کے باب میں
پارہ الہام ہے آوازہ جبریل ہے

O------O

قادیاں کے زلہ خواروں کو نچایا جائے گا
غیرت اسلام کا ڈنکا بجایا جائے گا
صورت حالات کے ویرانہ آباد میں
دبدبہ فاروق اعظمؓ کا بٹھایا جائے گا
کٹ مروں گا خواجہ کونینؐ کے ناموس پر
سر کوئی شے ہی نہیں' یہ بھی کٹایا جائے گا
جانتا ہوں اہل ربوہ کے سیاسی پیچ و خم
کافران دین قیم کو جھکایا جائے گا
گونجتا ہے نعرہ تکبیر ہر میدان میں
ایشیا میں اس کی ہیبت کو بٹھایا جائے گا
مسند میر امامؑ کے وارثوں کو بے خطر
کھینچ کر اسلام کی چوکھٹ پہ لایا جائے گا

عرصہ کونین میں لخت دل زہراؓ کا نام
استقامت کے حریفوں کو سنایا جائے گا
دار کے تختہ پہ کھنچوا دو کہ میں ڈرتا نہیں
جھنگ کے پہلو سے ربوہ کو اٹھایا جائے گا
قادیانی ارض پاکستان میں یا للعجب
راز کیا ہے ایک دنیا کو بتایا جائے گا
سر زمین پاک میں سرمایہ داری کا وجود
اب مٹانا ہی پڑا ہے تو مٹایا جائے گا
ناصر احمد چیز کیا ہے کلچڑی گنجی کا جوش
ارتداد اس کا زمانہ کو دکھایا جائے گا

حضرت مولانا عبدالرشید طالوت نسیمؒ

(روزنامہ احسان لاہور ۶؍ ستمبر ۱۹۳۸)

دل لگا بیٹھا ہے زاہد کیا بہشتی حور سے
بزم روشن کر بتان قادیاں کے نور سے
گر میسر آ نہ سکتی ہو "پلومر" کی شراب
کام لو "شب مستیوں" کا بادہ انگور سے
رب لندن مہرباں جب ہوگیا محمود پر
مرتبہ ان کا بڑھایا قیصر فغفور سے

محمد ابراہیم خادم (سائیں حیات)

مرزا صاحب نوں نبی بنا دتا ایس انگریز مداری نے چرل کر کے
مدد واسطے نال چا کھڑا کیتا نور دین خلیفے نوں پرل کر کے
اسیں تاں کہندے ہاں مرزائی بٹیریاں نوں چنگے ہون تاں اڑ جان پھرل کر کے
ہن تاں لواں گے دم حیات سائیں ایس جھوٹے نبی نوں کھرل کر کے

سید امین گیلانی

میں تو کبھی نہ مانوں گا' لاحول ولا — کانا بھی پیغمبر تھا' لاحول ولا
بھانو سے شب کو ٹانگیں دبواتا تھا — آگے کیا ہوتا ہوگا' لاحول ولا
خود ہی اپنے ایک شعر میں کہتا ہے — میں ہوں مٹی کا کیڑا' لاحول ولا
مٹی کا ڈھیلا منہ میں رکھ لیتا تھا — گڑ کی ڈلی سے استنجا' لاحول ولا
خود کہتا ہے حمل رہا نو ماہ مجھے — مجھ کو ہوا' پھر میں پیدا' لاحول ولا
خود ہی پاگل' بی بی مریم بنتا ہے — خود ہی مریم کا بیٹا' لاحول ولا
کبھی کہا میں بالمیک ہوں چوہڑوں کا — کبھی کہا میں ہوں موسیٰ' لاحول ولا
دن کو سو سو بار کیا کرتا تھا موت — آدمی تھا یا پرنالہ' لاحول ولا
سمجھ کے پگڑی' اک دن بیوی کی شلوار — سر پہ باندھ کے آ بیٹھا' لاحول ولا
خود لکھتا ہے چودھویں شب کا چاند ہوں میں — یہ دعویٰ اور یہ بوتھا' لاحول ولا
گھر سے نکلا پہن کے الٹی گرگابی — دیکھ ذرا اس کا نخرہ' لاحول ولا
اس کے ماننے والوں سے کوئی پوچھے — آدمی تھا یا پاجامہ' لاحول ولا

جب بھی کہیں نام آیا اس کا گیلانی
منہ سے میرے فوراً نکلا لاحول ولا

نعیم صدیقی

جعلی بنا کے مہر نبوت وہ لائے تھے
بازار دیں میں کفر کا سکہ چلا چکے
جو بیچتے تھے داروئے ترک جہاد یاں
تاویل کی دکان وہ اپنی بڑھا چکے
اک دوسرے کو بڑھ کے مبارک کہو کہ آج
نوے برس کا قرض پرانا چکا چکے
میں محو جشن فتح محبان مصطفیٰ
اک مسجد ضرار کو مل جل کے ڈھا چکے

(ہفت روزہ آئین ۱۵ ستمبر ۱۹۷۴ء)

وقار انبالوی (نامور صحافی ' شاعر' کالم نویس "سرراہے" روز نامہ نوائے وقت)

ظفر اللہ خاں قادیانی ٹام (برطانیہ) کی دہلیز پر

"قادیان سے ترا خود کاشتہ پودا اکھڑا
اور کملا گیا ربوے میں بھی اس کا مکھڑا
تو ہی کہدے کہ کہاں جائیں پرستار تیرے
کوئی سنتا نہیں دنیا میں ہمارا دکھڑا"

(روزنامہ نوائے وقت ۲ جون ۱۹۷۴ء)

حافظ مشتاق عباسی

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی

ابلیس کی ہو تم جاں اے لعین قادیاں
وہ ہے تجھ پہ قرباں اے لعین قادیاں
تونے راہ حق سے کتنوں کو دیا ہے بھٹکا
تجھ پہ کفر و شرک نازاں' اے لعین قادیاں
تیری مسلوں پر کیے انگریز نے دستخط تمام
واہ کیا ہے تیری شان اے لعین قادیاں
لکھ دیا ہے لوح و قلم نے تیرے حق میں
ہوگا تو ذلیل جاوداں اے لعین قادیاں

محمد سلیم ساقی

میں تجھ کو بتاتا ہوں کہ مرزا کی اصل کیا ہے
کرگس کی اوقات اول' شاہیں کا گمان آخر
بنتا ہے مہدی و مسیح و نبی' خدا' ابن خدا
سردار البشر اول' شرمگاہ انسان آخر
کرتا ہے وحی و اعجاز و الہامات کا دعویٰ
تکذیب حدیث اول' تحریف قرآن آخر
کردار میں گفتار میں شیطان کی برہان
بخدا! کذاب عصر اول' زندیق زمان آخر
مراق' ہسٹیریا' ہیضہ' نسیان' یہ جملہ امراض
نبیوں کی توہین اول' پاگل کی پہچان آخر

شاعر اسلام جناب ابراہیم اسماعیل

(سالانہ ختم نبوت رنگون‘ ۸۲۔۱۹۸۱ء)

کبھی اسلام ”کفر قادیانیت“ نہیں ہوتا
کبھی لفظ ضیاء ہم معنی ظلمت نہیں ہوتا
کہاں وعظ نبوت اور کہاں بکواس مرزا کی
مقال مرسلاں ہذیاں پر وحشت نہیں ہوتا
بچو اس سے مسلمانو! وہ داعی جہنم کا
کبھی جھوٹا پیغمبر داعی جنت نہیں ہوتا
نہیں ہے قادیانیت کبھی اسلام کے معنی
کبھی مفہوم مسلم قادیانیت نہیں ہوتا

حکیم آزاد شیرازی مدیر ”تذکرہ“ لاہور

(ہفت روزہ خدام الدین‘ ۱۵/ اگست ۱۹۸۴ء)

پاکستان میں ہے مرزائیت مردہ باد
جعلی اور بروزی نبوت مردہ باد
اب یہ کسی کو دھوکا دے سکتی ہی نہیں
ابلیسی طاغوتی قوت مردہ باد
اب تو شریعت کی ہے عدالت زندہ باد
تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد

ازھر درانی مرحوم

حشر تک ماتم کرے گی سر زمین قادیاں
کیوں لیا تو نے جنم اس پر لعین قادیاں

ہے وہ ننگ آدمیت زانیوں کا سرغنہ
جس کے ہاتھوں لٹ گئی ہر مہ جبین قادیاں
اے رئیس کاذباں ہو تجھ پہ لعنت بے شمار
تو ذلیل دو جہاں ہے اے کمین قادیاں
تو کہ ہے مادر پدر آزاد اے تخم رذیل
تجھ سے ہے شیطان بھی کمتر بدترین قادیاں
اے مسیح و مہدی و پیغمبری کے دعوے دار
شکل دیکھی ہے کبھی اپنی لعین قادیاں
فتنہ دجال جس کی تونے رکھی تھی بناء
اس کا مدفن بن رہی ہے اب زمین قادیاں
جاگ اٹھے ہیں پاسبان دین ختم المرسلینؐ
اب مٹا کر چھین لیں گے جگ سے "دین" قادیاں

جامی بی۔ اے علیگ

ہر مسلماں کا یہی مسلک' یہی ایمان ہے
منکر ختم نبوت' منکر قرآن ہے
درحقیقت دور حاضر کا ہر اک جھوٹا نبی
شکل انسانی میں جیتا جاگتا شیطان ہے
لا نبی بعدی خود فرما گئے ختم رسل
جن کا ہر قول مبیں اللہ کا فرمان ہے
کاذب و زندیق کا حاصل ہوا جس کو لقب
مسیلمہ کذاب کا پیرو وہ بے ایمان ہے
موت پاخانے میں پائی حشر دوزخ میں ہوا
عہد نو کے مہدی موعود کی کیا شان ہے

پھر کوئی بوبکر اور فاروق پیدا ہو یہاں
مرتدوں کی زد میں یارب ارض پاکستان ہے

رابطے ہیں ان کے بھارت اور اسرائیل سے
چشم گردوں ان کی چالیں دیکھ کے حیران ہے

پیشوا ابلیس ان کا راہبران یزید
اور امام وقت ان کا موشے دایان ہے

جان ہو قربان ناموس رسالت کے لیے
دل میں جامی کے ہمیشہ سے یہی ارمان ہے

سرور میواتی

قادیاں سے اک بڑا فتنہ اٹھا
اس نے اک عالم پریشان کر دیا

سرپرستی اس کی انگریزوں نے کی
اپنا الو اس طرح سیدھا کیا

میرزا کو دے کے جاگیریں کئی
کہہ دیا بچو! ذرا کرتب دکھا

پھر جمہورے نے دکھا کر اپنا کھیل
مات ابلیس لعین کو کر دیا

گاہ اپنے کو بنا دیتا نبی
گاہ اپنے کو بنا دیتا خدا

گاہ بن جاتا خدا کا نور چشم
گاہ بن جاتا خدا کی اہلیہ

قبر عیسیٰ دی بنا کشمیر میں
ان کے بدلے خود مسیحا بن گیا

کر دیا منسوخ امت سے جہاد
قادیاں میں حج قائم کر دیا

موت کی ساعت جب آ پہنچی قریب
اپنے پاخانے میں گر کر مر گیا

ابن مریم آسماں پر ہیں حیات
ان کو خالق نے لیا اوپر اٹھا

ان کا ہوگا حشر سے پہلے نزول
وہ کریں گے خاتمہ دجال کا

حق کی جانب سے نبی بھیجے گئے
سب سے آخر میں محمد مصطفیٰؐ

اب جو بنتے اور بناتے ہیں نبی
کاذب و دجال ہیں سب بے حیا

جن کے سر ہوں اور نہ پاؤں احمقو
کیا نتیجہ ایسی تاویلات کا

جو پھنسا چھوڑیں تمہیں خود جال میں
آ پھنسے تم قہر کے گرداب میں
اب بجز خفت کوئی چارہ نہیں
رہ گیا سارا بکھر کر تار پور
داستان غم اسی پر بس نہیں
بر محل آیا ہے کیا ایک شعر یاد
"ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

ایسی تحریفات سے کیا فائدہ
ہوگیا عاجز تمہارا ناخدا
اپنے کرتوتوں کی اب بھگتو سزا
سر چھپانے کو نہیں ملتی جگہ
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا
حضرت علامہ اقبالؒ کو
دھوکا دیتے ہیں یہ بازی گر کھلا

قادیانیت

ہماری نظر میں

طلبہ و مزدور راھنما

ظفر جمال بلوچ سابق ناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلبہ

" قادیانیت سیدے سادھے مسلمانوں کو "علمی تاویلات" "روحانی تعبیرات" "نام نہاد نبوی الہامات" "خود ساختہ مہدوی" "کشف و کرامات" اور "ناقابل فہم انعامات" کے جھمیلوں میں الجھا کر بے وقوف بنا رہی ہے۔ اس کا اصل مقصد اسلام کے تصور جہاد کو ختم کرنا' اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنا اور پاکستان کو اکھنڈ بھارت میں تبدیل کرنے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کے خلاف چھپے ہوئے دشمن کی مانند طاغوتی قوتوں کا ایجنٹ بن کر مسلمانوں کی مخبری کرنا شامل ہے۔" (ماہنامہ مقدم' لاہور' جولائی ۱۹۸۰ء)

ظفر جمال بلوچ ' سابق ناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان ٥ سید مظہر معین ' معتمد عام قائم مقام ناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان ٥ عبدالملک مجاہد ' قائم مقام ناظم اعلیٰ ' اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان ٥ سید متقین الرحمٰن مرتضیٰ ' نائب معتمد عام اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان ٥ لیاقت بلوچ ' ناظم اسلامی جمعیت طلبہ ٥ اسحاق زاہد ' معتمد پنجاب ٥ عبدالرحمان قریشی ' ناظم صوبہ سندھ ٥ شکیل احمد ' معتمد صوبہ سندھ ٥ خالد محمود ' ناظم صوبہ سرحد ٥ فاروق خاں ' معتمد صوبہ سرحد ٥ جمیل الرحمان ' ناظم صوبہ بلوچستان ٥ جاوید اقبال غوری ' ناظم جموں و کشمیر ٥ فرید پراچہ ' صدر پنجاب سٹوڈنٹس یونین لاہور ٥ عبدالشکور ' جنرل سیکرٹری ٥ مسعود کھوکھر ' نائب صدر ٥ جاوید ہاشمی ' چیئرمین پنجاب سٹوڈنٹس کونسل و سابق صدر پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین لاہور ٥ نعیم سرویا ' صدر انجینئرنگ یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین لاہور ٥ اکمل جاوید ' جنرل سیکرٹری ٥ شفیع نقی جامعی ' صدر کراچی یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کراچی ٥ عرفان احمد ' جنرل سیکرٹری ٥ مطیع اللہ شاہ صدر ' خیبر میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین پشاور ٥ محمد طارق ' پشاور یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین ٥ احسان اللہ وقاص ' ناظم اسلامی جمعیت طلبہ لاہور ' راجہ شفقت حیات ' سیکرٹری ایف سی کالج سٹوڈنٹس یونین ٥ محمد انور گوندل ' ناظم اسلامی جمعیت طلبہ پنجاب یونیورسٹی ٥ ارباب عالم ' صدر نشتر میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین ملتان ٥ حافظ عتیق الرحمان ' صدر ہیلے کالج آف کامرس لاہور ٥ احسان باری ' سیکرٹری جنرل نشتر میڈیکل کالج ملتان ٥ حافظ وصی محمد ' صدر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ٥ حفیظ اللہ خاں نیازی ' صدر قائد اعظم یونیورسٹی سٹوڈنٹس

یونین اسلام آباد ٥ محمد اختر راؤ، ناظم اسلامی جمعیت طلبہ راولپنڈی ٥ منظور خاں، صدر گورنمنٹ کالج بوسن روڈ ملتان ٥ سعید سلیمی، ناظم اسلامی جمعیت طلبہ فیصل آباد ٥ اختر جاوید، قائم مقام صدر پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین لاہور ٥ سلیم احمد، انبالہ کالج سرگودھا ٥ محمد طارق، پشاور یونیورسٹی ٥ حفیظ انور گوہر، ملتان ٥ عبدالمجید میمن، حیدر آباد ٥ سلیم منصور خالد گوجرانوالہ ٥

۱۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے اس سلسلہ میں قانون سازی کے تقاضے فی الفور پورے کیے جائیں۔

۲۔ جماعت احمدیہ کو قادیانیوں کی سیاسی جماعت قرار دیا جائے۔

۳۔ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں نام نہاد قادیانی خلیفہ کو گرفتار کیا جائے۔

۴۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

۵۔ جب بھی کسی کذاب نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو نہ صرف اس کا مکمل سوشل بائیکاٹ ہوا' بلکہ جہاد کر کے اس ناسور کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے جسم سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔ اس عہد میں ہم اعلان کرتے ہیں کہ رسالت مآبؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا دجال' کذاب اور جھوٹا ہے۔

۶۔ قادیانیوں کا مکمل معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے۔

۷۔ تمام قادیانیوں کو جو ملک کے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ فی الفور ہٹایا جائے۔

۸۔ تحریک ختم نبوت کے تمام مطالبات منظور ہونے تک تعلیمی اداروں میں قادیانی اساتذہ اور طلبہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

۹۔ ہر مقام پر موجود قادیانیوں کے ناموں کی فہرستیں شائع یا نمایاں جگہوں پر آویزاں کی جائیں۔

(ماہنامہ ہمقدم جون' جولائی ۱۹۷۴ء)

محمد اویس قاسم' سیکرٹری جنرل اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان

"انکار رسالت کا سلسلہ نبی پاکؐ کی وفات کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا اور کم و بیش ہر زمانے میں منکرین رسالت کا گروہ فتنہ و فساد کا موجب بنا۔ اور بحمد للہ شمع رسالت کے پروانے بھی اپنی سچی اور خالص محبت کی جوت جگانے کے لئے ان شرور کا خاتمہ اور فساد کا قلع قمع کرنے تک برسرپیکار رہے۔ دور نو میں منکرین رسالت محمدیؐ" قادیانیت کا روپ دھار کر سامنے آئے

ہیں۔ فی الواقع قادیانیت کے شرور اور دین اسلام کے خلاف سازشی سرگرمیوں کو امت مسلمہ پر واضح کرنے کے لئے کسی جامع اور ہمہ پہلو کتاب کی اشاعت ایک قابل قدر کوشش ہے۔ اس سے قبل بھی قادیانیوں کے عقائد' مکروہ عزائم اور مہلک سرگرمیوں میں علمی' تحریکی' معاشرتی اور قانونی کوششوں نے بڑی حد تک ان گمراہ کن نظریات اور حاملین نظریات کے سامنے بند باندھا ہے۔ تاہم موجودہ حالات میں اس فتنہ کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرنے اور تازہ ترین حالات سے مکمل آگاہی کے لئے اس کتاب کی اشاعت ایک خوش آئند پہلو ہے۔ ملت اسلامیہ تک قادیانیت کا اصل روپ آشکار کرنے اور پس پردہ تمام حالات کو سامنے لانے میں رب ذوالجلال اس کتاب کو بہترین ذریعہ بنائے۔ (راقم کے نام محترم اویس قاسم صاحب کا مکتوب)

آغا شہزاد رضی چیف آرگنائزر پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان

"ربوہ کو مرزائیوں کے لئے مخصوص کر دینا ملک و ملت کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور تمام مرزائیوں کو فوری طور پر کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔" (روزنامہ وفاق یکم جون ۱۹۷۴ء)

چوہدری ارشد امین (طالب علم راہنما) (مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن)

"مرزا قادیانی "خدا کا برگزیدہ نبی اور رسول" مرزا قادیانی کی باتیں "احادیث" مرزا قادیانی کا خاندان "اہل بیت" مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد ایم۔ اے "قمر الانبیاء و فخر المرسلین" مرزا قادیانی کی بیٹی "سیدۃ النساء" مرزا قادیانی کی بیویاں "امہات المومنین" مرزا قادیانی کے ساتھی "صحابہ کرام" مرزا قادیانی کا شہر "مدینۃ المسیح" مرزا قادیانی کی امت "مسلمان" مرزا قادیانی کے جانشین "خلفائے راشدین کی طرز پر خلفاء" مرزا قادیانی کی عبادت گاہ "مسجد اقصیٰ" مرزا قادیانی کا قبرستان "جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ" مرزا قادیانی کے ۳۱۳ گماشتے "اصحاب بدر" ہیں۔ پاکستان میں ان عقائد باطلہ کی تبلیغ و اشاعت کے ہوتے ہوئے کیا کوئی مسلمان اپنے جذبات قابو میں رکھ سکتا ہے؟ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال قادیانیوں کے انہی عقائد کی بنا پر پیدا ہوتی ہے۔ میرے خیال میں تمام قادیانیوں کو اکٹھا کر کے بحرالکاہل میں پھینک دینا چاہیے"۔ (راقم کے نام مکتوب)

ہم عظمتِ رسول ﷺ کے ◎ پاسباں ہیں پاسباں

ثابت ہو چکا ہے

کہ قادیانی مُرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ انگریزوں کے پٹھو، ہندوؤں کے ایجنٹ، یہودیوں کے جاسوس، پاکستان اور عالمِ اسلام کے دشمن ہیں

لہٰذا ان سے

سوشل بائیکاٹ جاری رہے گا۔

جب تک کہ قوم کے ان متفقہ **مطالبات** کو تسلیم نہیں کر لیا جاتا

- قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں کلیدی آسامیوں سے فی الفور برطرف کیا جائے۔
- قادیانیوں کے اخلاق سوز اور دشمنِ اسلام لٹریچر کو ضبط کر کے پاکستان میں مرزائیت کی تبلیغ و اشاعت پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔
- ربوہ کی ریاست اندر ریاست کو ختم کر کے وہاں بہاری مسلمانوں کو آباد کیا جائے اور اس کا نام تبدیل کر کے **محمد پور** رکھا جائے۔

حق و انصاف پر مبنی یہ مطالبات، قوم کے بچے بچے کی آواز ہے۔

اے حکمرانو! اسے گوشِ ہوش سے سنو اور تسلیم کرو، **ورنہ** دُنیا کی کوئی طاقت آپ کو **عوامی احتساب** کی زد سے نہیں بچا سکے گی!

ATI

انجمن طلباء اسلام پاکستان

ملک محمد یوسف

(صدر آل پاکستان سٹیٹ بینک فیڈریشن پاکستان)

"قادیانیت کے سرکاری ترجمان "الفضل" یا اس نئے مذہب کے بعض دوسرے رسائل پر نگاہ ڈالیں تو وہاں تقویم کا ایک بالکل نیا نظام آپ کے سامنے آئے گا' جو مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے نشیب و فراز سے وابستہ ہے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کے اندر مروجہ تقویم کی جگہ مہینوں کے یہ نام تجویز کیے ہیں۔

صلح ۔ تبلیغ ۔ امان ۔ شہادت ۔ ہجرت ۔ احسان ۔
وفا ۔ ظہور ۔ تبوک ۔ اخاء ۔ نبوت ۔ فتح ۔

قادیانیت اسلام کے دینی نظام کے مقابلے میں ایک نیا دینی نظام قائم کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ اس سے وہ اپنے پیروؤں کو جدید نبوت' جدید مرکز' محبت و عقیدت' نئی دعوت' نئے روحانی مراکز' نئے مقامات مقدسہ' نئے مذہبی شعائر' نئے دفتر اور نئے اکابر' نئے عقائد' فکر و نگاہ کے نئے زاویے' افعال و اعمال کے نئے پیمانے' جذبات و احساسات کے نئے رخ اور نئی اقدار حیات عطا کرتی ہے۔ اس کے سامنے معاشرے کی تعمیر نو کا ایک اپنا مخصوص نقشہ ہے جو اس نقشے سے بالکل مختلف ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی معاشرے کی تعمیر کے لیے پیش فرمایا تھا۔

قادیانیوں کا مسلمانوں کے بارے میں' انتہائی سنگدلانہ طرز عمل دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس ملت کے بانی نے مکر و فریب کا یہ سارا دھندا شروع ہی اس لیے کیا تھا کہ کفار کی تائید و حمایت بلکہ اس کی سرپرستی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو تہس نہس کر دیا جائے اور اس وقت تک چین نہ لیا جائے جب تک کہ دنیا میں نبی آخر الزماںؐ کا ایک غلام بھی موجود ہے"۔

(راقم کے نام جناب ملک محمد یوسف صاحب کا مکتوب)

آغا بدر الاسلام ابدالی

(ڈپٹی سیکرٹری جنرل پاکستان واپڈا' الیکٹرک سنٹرل لیبر یونین)

"یہ امر مسلمہ ہے کہ قادیانیت ایک فتنہ ہے' جس کا مقصد اسلام کی عالمگیر وحدت اور طاقت کو نقصان پہنچانا ہے۔ ایک پاکستانی کی حیثیت سے میرے لیے اس حقیقت کا احساس انتہائی اذیت ناک ہے کہ پاکستان کو اس فرقے نے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ قیام پاکستان کے وقت گاندھی نے فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود قادیانی خلیفہ کے ساتھ یہ سازباز کی کہ قادیانی' جو اس وقت مسلمان ہی شمار ہوتے تھے اور جن کی ضلع گورداسپور میں کافی نفری موجود تھی' پاکستان کی بجائے ہندوستان کے حق میں ووٹ دے دیں تاکہ گورداسپور کا ضلع پاکستان کو نہ مل سکے۔ اس کے عوض گاندھی نے قادیانیوں کو اس ضلع میں قادیان سٹیٹ دینے اور وہاں مکمل مذہبی آزادی دینے کا وعدہ کیا۔ اس سازش کے ذریعے گورداسپور کا ضلع ہندوستان کے ہاتھ آگیا اور اسے پاکستان سے الحاق کے خواہشمند کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف کشمیر میں مداخلت اور اس کے ایک حصے پر جبری قبضے کا موقع مل گیا۔ بعد ازاں ہندو نے اپنی روایتی مکاری اور وعدہ شکنی سے کام لے کر مسلمانوں کے ساتھ اپنے محسن قادیانیوں کو بھی پاکستان دھکیل دیا۔ آج کشمیر میں جس طرح بھارتی درندے خون مسلم سے ہولی کھیل رہے ہیں' جو جو انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے ہیں' اس کی بنیادی ذمہ داری اسی فرقے پر ہے۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ یہ قائد اعظم کا فرمان ہے اور ہماری شہ رگ پر دشمن کا خنجر رکھوانے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ ختم نبوت اسلام کی بنیادی اساس ہے اور اس پر حملہ کرنے والے انتہائی ناپسندیدہ ہیں"۔

(راقم کے نام محترم آغا بدر الاسلام ابدالی کا مکتوب)

بروکرز گروپ کریانہ کیمیکل فوڈ گرین۔ اکبری منڈی لاہور

" ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کے منکر قادیانیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کریں۔ ان سے کسی قسم کے مراسم نہ رکھیں اور ان کی تیار کردہ کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کریں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۴ جون ۱۹۷۴ء)

دی لائل پور (فیصل آباد) ہول سیل کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن صدر دفتر گول بازار فیصل آباد

" ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کے منکر قادیانیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کریں۔ ان سے کسی قسم کے مراسم نہ رکھیں۔ اور ان کی تیار کردہ کسی چیز کی خرید، فروخت نہ کریں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۲ جون ۱۹۷۴ء)

ہول سیل کلاتھ ایسوسی ایشن پنجاب

خواجہ کلاتھ مارکیٹ' انصاف کلاتھ مارکیٹ' خاکوانی کلاتھ مارکیٹ' مدینہ کلاتھ مارکیٹ' نیو کلاتھ مارکیٹ' فردوس کلاتھ مارکیٹ' ستارہ کلاتھ مارکیٹ' کھجور منڈی کلاتھ مارکیٹ' ریل بازار کلاتھ مارکیٹ' آزاد کلاتھ مارکیٹ' نگینہ کلاتھ مارکیٹ' محمدی کلاتھ مارکیٹ' سفینہ کلاتھ مارکیٹ' شبنم کلاتھ مارکیٹ' زینت کلاتھ مارکیٹ' چوہدری کلاتھ مارکیٹ' آصف کلاتھ مارکیٹ۔

"ہم تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں۔ ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں اور ان کی تیار کردہ مصنوعات کی خرید و فروخت نہ کریں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۶ جون ۱۹۷۴ء)

کھڈی کلاتھ کمیشن ایجنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد

" ہم عہد کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں کا

مکمل طور پر بائیکاٹ کرتے ہیں اور تمام مسلمان بھائیوں سے التماس کرتے ہیں کہ قادیانیوں کا اقتصادی' معاشرتی اور سماجی تعلق قطع کریں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۸ جون ۱۹۷۴ء)

اراکین پرچون یارن مرچنٹس ایسوسی ایشن پاکستان

"ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کے منکر قادیانیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کریں۔ ان سے کسی قسم کے مراسم نہ رکھیں اور ان کی تیار کردہ کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کریں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۳ جون ۱۹۷۴ء)

جناب خوشنود بٹ (تاجر راہنما۔ شاہ عالم مارکیٹ)

"ہر قادیانی کا سینہ بغض مصطفیٰ کا دفینہ ہے۔ ہر قادیانی کے دل میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک آتش فشاں دہک رہا ہے۔ اس کی رگ رگ' ریشے ریشے اور خون کی بوند بوند سے بغاوت ختم نبوت کی بدبو اٹھتی ہے۔ غرض کہ وہ پاؤں کے تلوؤں سے لے کر سر کے سب سے اونچے بال تک اسلام اور پیغمبر اسلام سے نفرت و عداوت کا پیکر ہے۔ ذرا سوچئے کہ وہ سینہ کتنا گندہ ہے جس سے بغض رسول کی بدبو کے بھبھوکے اٹھ رہے ہوں اور اس سینے پر کوئی قادیانی کلمہ طیبہ لگائے اور اس کلمہ طیبہ میں "محمد" سے مراد مرزا غلام محمد قادیانی مراد لے تو کیا اس سینے سے کلمہ طیبہ کا بیج اتار لینا قرین انصاف نہیں؟ اور ایسے مجرم کو حوالہ پولیس کرنا عدل نہیں؟ اور اسی طرح قادیانیوں کے دیگر مقامات سے کلمہ طیبہ اتارنے کی منطق کو سمجھا جا سکتا ہے"۔ (راقم کے نام خوشنود بٹ کا مکتوب)

آغا محمد اورنگ زیب

جنرل سیکرٹری سٹیٹ بنک آف پاکستان ایمپلائز یونین (سی۔ بی۔ اے)

"میرے نزدیک مرزا قادیانی اپنے عقائد باطلہ' اسلام دشمنی اور اپنے ذاتی کردار کے حوالے سے بدگفتار لعنتی کردار' ہرزہ سرائی میں منہ زور نبوت کا چور' جھوٹ کا مجسمہ انگریز

کے بوٹ کا تسمہ' خواہشات کا بندہ سوچ کا گندہ' عادات ذلیل فطرت رذیل' بدشکل کوتاہ عقل' مکروہ خدوخال بے ڈھنگی چال' ایک آنکھ سے کانا کفر میں سیانا' دل سیاہ ضمیر تباہ' فرنگی کا غلام دشمن خیر الانام" گالیوں کی برسات ارتداد کی سیاہ رات' ایمان کا شکاری در انگریز کا بھکاری' دولت کا حریص منافقت کا مریض' اخلاق کا قاتل سراپا باطل' ننگ شرافت لائق حقارت' فتنہ ساز نوسرباز' علامت فساد منکر جہاد' کلیسا کا پجاری ملکہ پہ صدقے واری' امام دجل و تلبیس باعث فخر ابلیس' پیشوائے مرتدین رہنمائے زندیقین' منکر حدیث ازلی خبیث غدار ابن غدار انگریز کا زلہ خوار' کافر کبیر زلف ملکہ وکٹوریہ کا اسیر' مسیلمہ کذاب کا ترجمان اسود عنسی کا نشان' کفر کی برہان شیطان کی پہچان' دشمن قرآن بانی فتنہ قادیان ہے' اس کی شخصیت بڑی شیطانی ہے' نام مرزا قادیانی ہے"۔ (راقم کے نام جناب آغا محمد اورنگ زیب خاں کا مکتوب)

سید علمدار حسین شاہ (مزدور راہنما)

"ضلع گورداسپور کو بھارت کے حوالے کر کے کشمیر پر بھارت کا تسلط قائم کرانے والے مجرم' دریاؤں کی کمان بھارت کے حوالے کر کے پاکستان کی معیشت کو ہندو بنئے کے سفاک ہاتھوں میں دینے والے غدار' نہری پانی کے جھگڑے کے بانی عیار' کشمیر میں ۱۹۶۵ء کی فضول اور تباہ کن جنگ شروع کر کے ہزاروں کشمیری مسلمانوں کو شہید و زخمی کرانے والے' انہیں بے گھر کرانے والے اور عفت ماب عورتوں کی عصمتیں لٹوانے والے دشمن اسلام' کشمیر کمیٹی کے نام پر کشمیری مسلمانوں میں ارتداد پھیلانے اور ان سے متاع ایمان چھین کر انہیں مرتد بنانے والے ایمان کے ڈاکو' اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو کر اور جدید کمانڈو ٹریننگ لے کر ہندوستانی فوج کے ساتھ مل کر کشمیری مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والے درندے' پاکستان اور آزاد کشمیر کے کلیدی عہدوں پر بیٹھ کر وطن عزیز اور کشمیری مجاہدین کے انتہائی اہم راز بھارت کو پہنچانے والے ہندو ایجنٹ صرف اور صرف قادیانی ہیں۔ تمام مسلمانوں کو ان کی خلاف پاکستان سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔ یہ ہر محب وطن کا اولین فرض ہے"۔ (راقم کے نام سید علمدار حسین شاہ کا مکتوب)

قادیانیت

ہماری نظر میں

غیر ملکی مسلم شخصیات

شاہ فیصلؒ

"سعودی عرب میں کوئی مرزائی (اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر) داخل نہیں ہو سکتا" (ہفت روزہ لولاک ۵ مئی ۱۹۷۴ء)

"پاسبان حرم' سعودی عرب کے شاہ فیصل نے پاکستان میں مرزائیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے فیصلے پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۹ ستمبر ۱۹۷۴ء)

شاہ فہد' خادم الحرمین شریفین' فرمانروا المملکتہ السعودیہ العربیہ

"سوئٹزرلینڈ کی قادیانی ایسوسی ایشن نے سعودی عرب کے شاہ فہد سے تحریری طور پر یہ مضحکہ خیز درخواست کی ہے کہ وہ ان کے مذہب کے سربراہ کو حج کے لئے سعودی عرب آنے کی دعوت دیں۔ ایک خط میں' جو شاہ فہد سمیت سعودی عرب کے چند اعلیٰ حکام کو بھیجا گیا ہے' سوئٹزرلینڈ میں قائم قادیانیوں کی تحریک نے درخواست کی ہے کہ ان کے مذہب کے راہنما کو جو اس وقت ربوہ میں رہتے ہیں' سعودی فرمانروا کے سرکاری مہمان کی حیثیت سے دعوت دی جائے۔ سوئٹزرلینڈ کے مسلم سفارتکاروں نے اس ضمن پر غصہ و ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔" (روزنامہ جنگ کراچی ۲۹ اگست ۱۹۸۲ء)

جب یہ درخواست شاہ فہد کے پاس گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ قادیانی جماعت کے سربراہ " مرزا قادیانی ملعون" کا طوق غلامی اتار کر' مسلمان بن کر آئیں تو دل و جان سے مہمانداری کریں گے' لیکن' اگر مرزا قادیانی کا طوق غلامی پہن کر آنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ یہ سرزمین حجاز ہے' جو کچھ ہمارے پیش رو حضرت صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کی پارٹی کا حشر کیا تھا' وہی حشر ہم تمہارا کریں گے۔ اس جواب پر مرزائیوں کے اوسان خطا ہو گئے۔" (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا ص ۲۴۰)

" قادیانیوں کو فریضہ حج ادا کرنے کے لئے حرمین شریفین میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ایک وضاحتی بیان میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کے ایک گروپ نے حج ادا

کرنے کے لئے اجازت طلب کی تھی، مگر حرمین شریفین کی حرمت ہر قیمت پر برقرار رکھی جائے گی اور کسی غیر مسلم کو یہاں داخل ہونے کی کبھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس بارے میں سعودی عرب کی حکومت نے اپنے ہمیشہ سے برقرار موقف کو دہرایا کہ اس پاک سرزمین پر ہم کسی غیر مسلم کو برداشت نہیں کر سکتے۔ سعودی عرب کے شاہ فہد نے کہا ہے کہ "میں حرمین شریفین کا ادنیٰ خادم ہوں اور اس کی حرمت پر کبھی آنچ نہیں آنے دوں گا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ کبھی قادیانیوں کا کوئی گروپ اس مقدس خطہ ارض میں داخل ہو سکے اور حج ادا کرے۔" (روزنامہ جنگ کراچی ۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ء)

شیخ محمد عبداللہ بن سبیل خطیب و امام مسجد الحرام مکہ مکرمہ نائب چیئرمین ادارہ حرمین شریفین

" اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی فرقہ، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مکروفتنہ پردازی میں مصروف ہے اور اللہ کے مومن بندوں کا سخت ترین دشمن ہے۔ میں خدا سے دست بدعا ہوں کہ پاکستان کے تمام مسلمانوں اور مومن بندوں کی مدد فرمائے۔ خصوصاً" ان حضرات کی، جو مجلس تحفظ ختم نبوت سے منسلک ہو کر کام کر رہے ہیں رب ذوالجلال، حکومت اور ارباب حکومت کو حق کی پیروی، امداد اور باطل کی بیخ کنی کی توفیق دے۔ اور صحیح اور سیدھے راستے پر چلنا آسان کر دے اور ان کو یہ توفیق دے کہ وہ دین حنیف کو مضبوطی سے تھامیں اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ اور ان کو فتنوں کی بیخ کنی خصوصاً" فتنہ قادیانیت جیسے خبیث فتنہ کی سرکوبی کی توفیق دے اور ہم سب کو تمام فتنوں اور برائیوں سے محض اپنے فضل و کرم سے بچائے رکھے۔ آمین۔" (ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی ۸ جون ۱۹۸۴ء)

" قادیانی اسلام کے دشمن ہیں۔ اور جو کوئی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری نبی تسلیم نہیں کرتا، وہ کافر ہے۔ پاکستان میں قادیانی ترقی کر رہے ہیں اور اپنے اسلام دشمن عزائم پورے کرنے میں مصروف ہیں، صدر ضیاء الحق کو، قادیانیوں کے بارے میں قابل ستائش صدارتی آرڈیننس جاری کرنے کا، روز محشر اللہ کریم اور رسول کریمؐ سے صلہ ملے گا۔"

(روزنامہ جنگ ۱۰ جولائی ۱۹۸۴ء)

"قادیانی کافر ہیں۔ پاکستان میں ان کے خلاف کارروائی درست اور قابل تعریف ہے۔"
(روزنامہ جنگ کوئٹہ ۱۱ جولائی ۱۹۸۴ء)

ڈاکٹر صہیب عبدالغفار حسن' دارالافتاء مکہ المکرمہ

"قادیانیوں کو خواہش ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے بھیس میں کام کرتے رہیں اور اپنے آپ کو قادیانی ظاہر نہ ہونے دیں۔ اس طرح سے وہ مسلمانوں میں رہ کر دوہرا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر ان کی طاقت کو کمزور کرتے ہیں اور معاشی اور سیاسی طور پر خود کو مضبوط بناتے ہیں۔ اس دھوکہ اور دجل کی بنیاد پر انہوں نے ووکنگ شاہجہان مسجد لندن پر قبضہ کیا اور اور ۱۹۲۶ء میں قادیانی عبادت گاہ فضل ساؤتھ فیلڈ لندن کی رسم افتتاح کے لئے ابن سعود امیر فیصل (شاہ فیصل شہید مرحوم) کو پھانسنے کی بھرپور کوشش کی' باوجود شدید دباؤ کے' امیر فیصل راضی نہ ہوئے اور قادیانیوں کا سارا منصوبہ دھرا کا دھرا رہ گیا۔ انہوں نے کہا کہ " قادیانیوں کا اسلام دشمن اور شرمناک سیاسی کردار سب مسلمانوں پر واضح ہے۔ اصل میں یہ ایک سیاسی تحریک ہے جس نے مذہبی روپ دھار رکھا ہے۔" (ہفت روزہ لولاک)

فضیلتہ الشیخ ماجد سعید' مدرسہ صویتہ مکہ مکرمہ

"اسلام قربانی چاہتا ہے۔ علماء اسلام نے اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ جس طرح برصغیر میں مرزا قادیانی آنجہانی کی نبوت کا کھڑاگ نہیں چل سکا اُسی طرح برطانیہ اور یورپ میں بھی نہیں چل سکے گا۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۲۹ ۔ ۳۰ '۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی

"جو شخص یہ کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا ہے یا سولی پر چڑھا دیا گیا ہے یا وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے' جہاں عرصہ دراز کی زندگی کے بعد اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے اور آسمان پر نہیں اٹھائے گئے یا یہ کہ وہ دنیا میں آچکے ہیں یا وہ خود نہیں آئیں گے' بلکہ ان کا مثیل آئے گا۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ "میں مثیل مسیح ہوں میں اس فریضہ کو ادا کروں گا۔" اور یہ دعویٰ کرنا کہ آسمان سے نازل ہونے والا کوئی مسیح نہیں ہے۔ یہ سارے خیالات اللہ پر افترا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے' یعنی ایسا کرنے والا شخص اللہ اور اس کے رسول کو جھوٹا قرار دیتا ہے اور وہ شخص کافر ہے۔ ایسی

باتیں کرنے والے شخص سے قرآن و سنت کے دلائل واضح کرنے کے بعد توبہ کا مطالبہ کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کرے تو بہتر ورنہ اسے کفر کی حالت میں قتل کر دیا جائے۔" (فتویٰ = عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز' نائب رئیس الجامعۃ الاسلامیہ المدینہ المنورہ۔ قادیانیت عدالت کے کٹہرے میں از جانباز مرزا)

شیخ عبداللہ بن حسن مفتی اعظم' رئیس القضاۃ مکہ مکرمہ

"جو شخص دعویٰ نبوت کرے' اس کے کفر میں کوئی شک نہیں اور جو شخص اس کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرے یا اس کی تابعداری کرے' وہ مدعی نبوت کی طرح کافر ہے اور اہل اسلام ان سے رشتہ و نکاح وغیرہ نہیں کر سکتے۔ (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

مدعی نبوت کے کفر میں کوئی شک نہیں' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہو گا۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے **ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن ر سول اللہ و خاتم النبیین** جو شخص مرزا قادیانی کے دعوے کی تصدیق کرے یا اس کی متابعت کرے' وہ بھی مدعی نبوت کی طرح کافر ہے اور اہل اسلام سے اس کا رشتہ نکاح و بیاہ صحیح نہیں۔" (بیانات علمائے ربانی صفحہ ۱۸۳)

مولانا عبدالحفیظ مکی' مسجد الحرمین شریفین

"قادیانی ملک عزیز کے دشمن اور اسلام کے غدار ہیں۔ ان کا تعاقب تمام مسلمانوں کا مشترکہ دینی فریضہ ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۰ مارچ ۱۹۸۴ء)

مہتمم اعلیٰ' اسلامک ریسرچ اکیڈمی' جامعہ الازہر' مصر

"گمراہ قادیانیوں اور بہائیوں کی غلط مشرکانہ حرکات کا مقابلہ کرنے کے لئے الازہر یونیورسٹی کی اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے وسائل اور طاقت ان کے خلاف استعمال کریں۔ اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے ان گمراہ گروہوں کو دہریہ اور مجرمانہ خیالات پھیلانے کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ یہ گمراہ لوگ اللہ کے دین کے مخالف غنڈوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان کی مجرمانہ حرکتوں کا مقابلہ ہر طبقہ سے کریں۔ الازہر یونیورسٹی کے مہتمم اعلیٰ کی ہدایت پر اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے ایک

تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے جو ان گمراہ گروہوں اور فرقوں کی بنا کے تاریخی اسباب پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس جائزے سے یہ معلوم ہوا کہ ان فرقوں کے اصول اور فلسفے انسانوں کے خود تراشیدہ مذہبی سلسلے ہیں' جن سے دین اسلام کو کوئی مناسبت نہیں ہے۔ تحقیقی جائزے میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ گمراہ فرقے یہودیوں اور استعماری طاقتوں کے پیدا کردہ ہیں اور مسلم امت نے ان کے ہاتھوں سے بہت زیادہ نقصان اٹھایا ہے' کیونکہ یہ طاقتیں اسلام کے خلاف نبرد آزما ہیں' اس لئے یہ ضروری ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو کر اپنے تمام مادی و علمی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ان دشمنان اسلام کا مقابلہ کریں" (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی' جلد ۹ شمارہ ۱۵' ۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ء)

استاذ العلماء حضرت شیخ حسنین محمد مخلوف سابق مفتی اعظم حکومت مصر

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں کے آخر میں آنے والے ہیں۔ آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں بنایا جائے گا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے' وہ پرلے درجے کا جھوٹا' بہت بڑا بہتان باندھنے والا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت کا منکر ہے۔ اسی لئے ہم (علماء حق) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی مع تمام جماعت کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے' مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی تمام جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی طرف وحی کی جاتی ہے' اور ہم یہ بھی فتویٰ دیتے ہیں کہ نہ ان سے رشتہ ناطہ کیا جائے اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کی جائے۔" (صفوۃ البیان لمعان القرآن ص ۱۸۶ طبع اولی ۱۹۷۰ء)

مفتی مصر کی تائید کرتے ہوئے جناب جمال عبدالناصر صدر متحدہ عرب جمہوریہ نے مرزائیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے ان کو خلاف قانون قرار دیا' ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی' نیز ان کے تمام دفاتر سر بمہر کر کے ان کی جملہ املاک بحق سرکار ضبط کر لی۔"

(قادیانیت عدالت کے کٹہرے میں از جانباز مرزا)

شیخ محمد نجیب مفتی اعظم مصر' علامہ طنطاوی جوہری مفتی مصر

"غلام احمد قادیانی ہندی کی کتاب "مواہب الرحمٰن" کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہے' مگر آپ کے خاتم الانبیاء سے یہ مراد

نہیں لیتا کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہو گا' بلکہ اس کے زعم میں ختم نبوت سے ختم کمالات نبوت مراد ہے' وہ لکھتا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں' بجز اس کے جو آپ کی امت میں ہو اور آپ کا کامل پیرو ہو اور اس نے آپ کی روحانیت سے پورا پورا فیض اور آپ کی روشنی سے کامل روشنی حاصل کی ہو' ایسے کامل پیرو کے لئے مغائرت کا مقام نہیں رہتا اور نہ یہ نبوت محمدیؐ سے الگ کوئی دوسری نبوت ہے' بلکہ یہ خود احمد ہی ہے' جو دوسرے آئینہ میں ظاہر ہوا ہے۔ کوئی شخص خود اپنی صورت پر جس کو اللہ تعالیٰ آئینہ میں دکھاتا اور ظاہر کرتا ہے' غیرت نہیں کرتا' پس جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو' وہ ہو بہو وہی ہے۔"

"اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام احمد قادیانی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھتا ہے' اس کا دعویٰ ہے کہ "وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے اتباع سے نبی ہے اور اس کی نبوت سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے مغائر نہیں' بلکہ وہ ہو بہو محمدؐ ہے۔"

حالانکہ یہ عقیدہ صریح کفر اور اللہ تعالیٰ کے فرمان **ما کان محمد الخ** کے خلاف ہے۔ یہ بیان من جملہ ان دعاوی کے ہے' جو غلام احمد ہندی کے کذب پر دلالت کرتے ہیں۔ مصطفیٰ کامل پاشا مرحوم رئیس حزب الوطن اور مالک اخبار "اللواء" قاہرہ نے اس کتاب مواہب الرحمٰن کا رد لکھا تھا اور غلام احمد کو ضال و مضل بتایا تھا' اور اس کے اقوال کو نجاست کی طرح دیوار پر ڈال دینے کے لائق لکھا تھا۔" (رئیس قادیان جلد دوئم ص ۴۵)

اتا ترک غازی مصطفیٰ کمال پاشا

"مخالفین اسلام نے اسلامی تعلیمات کو تضحیک و استہزاء کا موضوع سمجھ رکھا ہے۔ اس وقت ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم دنیا پر ظاہر کر دیں کہ شوکت اسلام کے احیاء کے لئے ہم آج بھی آمادہ عمل ہیں۔

عزیز بھائیو! جب میں کروڑوں مسلمانوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھتا ہوں تو میرے دل میں ایک درد اٹھتا ہے۔

میرے دوستو! اگر کوئی موقعہ آیا تو تم دیکھو گے کہ تحفظ ناموس اسلام کی راہ میں' میں سر کٹانے کے لئے مجاہدین کی صف اول میں شامل ہوں گا۔ تمہیں اجازت ہے کہ تم فرقہ ضالہ

قادیانیہ کے استیصال کے لئے ہر ممکن اور جائز ذریعے اختیار کرو۔ میں تمہیں کامیابی کی نوید دیتا ہوں۔ **و کان حقا علینا نصر المومنین' (القرآن)۔**" (مرزائیت عدالت کے کٹہرے میں از جانباز مرزا ص ۲۴۵)

جناب حسن عیسیٰ عبدالظاہر' نامور مبلغ اسلام واستاذ جامعۃ الازہر مصر

ا۔ "مرزا غلام احمد ۱۲۵۲ھ مطابق ۱۸۳۹ء میں سکھ عہد حکومت کے آخری زمانہ میں پیدا ہوا۔ اس کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جو قدیم زمانہ میں سمرقند سے آکر قادیان نامی ایک بستی میں آباد ہو گیا تھا۔ اس خاندان کا تعلق ترکوں کی مغل شاخ کے خانوادہ تیموری سے بتایا جاتا ہے' لیکن خود مرزا غلام احمد نے پہلے اپنے آباؤ اجداد کے حوالہ سے اس نسب نامہ کا اقرار کیا اور بعد میں اپنی نام نہاد وحی کے حوالہ سے نہ صرف خود کو فارسی النسل بتایا' بلکہ اپنا مادری سلسلہ نبی فاطمہؓ کے ذریعے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑ دیا۔" (چہ نسبت خاک رابہ عالم پاک)

۲۔ "مرزا غلام احمد نے اپنی زندگی نہایت تنگ دستی اور عسرت کے عالم میں شروع کی۔ اس زمانہ میں جب کہ مسلمانوں کو سرکاری ملازمت نہایت مشکل سے ملتی تھی' مرزا کو پچیس سال کی عمر میں (بن پڑھا لکھا ہونے کے باوجود) سیالکوٹ کی کمشنری میں پندرہ روپے ماہوار کی نوکری مل گئی .... وہ اس ملازمت پر چار سال ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک رہا۔ ملازمت کے دوران اس نے انگریزی کی چند ابتدائی کتابیں پڑھ کر قانون کا امتحان دینا چاہا' لیکن اس کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔"

۳۔ "باپ کے مرنے کے بعد مرزا کی زندگی کا سب سے اہم مسئلہ روزی کا حصول تھا لیکن ادھر اس کے دعوؤں کا ظاہر ہونا تھا کہ ادھر اس کا معیار زندگی بلند ہونا شروع ہو گیا۔ اس نے اپنے جاہل پیروکاروں میں جو مذہبی لیڈری حاصل کر لی تھی۔ اس کے ذریعے اس کی معیشت کافی سے زیادہ حد تک سدھر گئی۔ اب اس پر مال و دولت کے دروازے کھل گئے اور غریبوں کی جیبوں سے' اس کے دعاوی سے دھوکہ کھا جانے والے متوسط طبقہ کے لوگوں سے اور نہ جانے کہاں کہاں سے دنیاوی مال و اسباب کی بارش ہونے لگی۔ یہ سب کچھ اس مادی مدد کے علاوہ تھا جو انگریزی حکومت اس کو اور اس کے پیروکاروں کو بہم پہنچاتی تھی۔ یہ لوگ فوج' پولیس' عدلیہ اور دوسرے حکومتی شعبوں میں بے شمار بڑے بڑے مناصب حاصل کر لیتے تھے۔"

۴۔ ”مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر اگر کوئی شخص دیکھے جو عام طور پر اس کی کتابوں کے شروع میں موجود ہوتی ہے' تو اس کو ایک ضعیف و نزار اور بیمار شخص نظر آئے گا' جس پر تھکن' بے وقوفی اور کند ذہنی کے آثار نمایاں ہیں ...... اس شخص کی کند ذہنی اور بے وقوفی کا یہ عالم تھا کہ اس کو دائیں اور بائیں جوتے کا پتہ نہ چلتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو ان دونوں میں فرق کرنے کے لئے روشنائی سے نشانی لگانی پڑتی تھی۔ وہ استنجے کے ڈھیلے' جن کی اس کو کثرت پیشاب کے باعث بار بار ضرورت پڑتی تھی۔ شکر کے ٹکڑوں (گڑ) کے ساتھ .... جن کو وہ بڑے شوق سے کھاتا تھا۔ ایک ہی جیب میں رکھ لیا کرتا تھا۔ نوجوانی میں اس شخص کو ہسٹریا اور مراق کا مرض بھی رہ چکا تھا۔ اس کے علاوہ اس کو شدید اعصابی دورے بھی پڑتے تھے۔ جن کی وجہ سے وہ کبھی بیہوش ہو جاتا اور کبھی غش کھا کر گر پڑتا تھا۔ اس طرح وہ عمر بھر ذیابیطس کا مریض رہا۔ دوران سر کی شکایت ان سب کے علاوہ تھی۔“

۵۔ ”ان سب امراض کے ساتھ ساتھ ان صاحب کے سر میں مذہبی لیڈر شپ حاصل کر لینے کا سودا بھی سما گیا اور یہ بات اس کے اوہام و خیالات میں جڑ پکڑنے لگی' اب وہ عالم اسلام پر غلبہ حاصل کرنے کے خواب دیکھنے لگا اور معمولی مذہبی لیڈر شپ سے بڑھ کر نبوت کے نام سے یہ کاروبار شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں اس نے اپنی گندی زبان' مخالفین کی شان میں سخت ہجو کے استعمال کے علاوہ معاصر علماء' اللہ کے نیک بندوں اور عام مسلمانوں کو گالیاں دینا' اپنا شیوہ بنا لیا...... ایک طرف وہ اپنی لیڈری اور نبوت کے سہانے خوابوں اور اپنے اوہام و خرافات کی دنیا میں آباد تھا' دوسری طرف اس میں نبوت تو کجا معمولی قیادت اور لیڈر شپ کے بنیادی اوصاف بھی مفقود تھے۔ سچائی اور راست گفتاری کا عنصر اس شخص میں نام کو نہ تھا۔ ”**و من اظلم ممن افتری الیہ شئی و من قال سانزل مثل ما انزل اللہ**“ اور اس شخص سے زیادہ ظالم آخر کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افتراء کرے یا یہ کہتا پھرے کہ مجھ پر وحی آئی ہے“ درآں حالیکہ اس پر کچھ بھی وحی نہیں اتاری گئی۔ اسی طرح اس شخص سے بڑا ظالم بھی کون ہو سکتا ہے جو کہے کہ میں بھی وحی اتار سکتا ہوں جیسی کہ اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔“ (ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

ڈاکٹر شیخ عبدالرحمن بیصاء جنرل سیکرٹری اسلامی تحقیقاتی اکیڈمی

جامعہ الازہر مصر

” قادیانی فرقہ اسلام کے صراط مستقیم سے انحراف کی ایک نمایاں مثال ہے۔ یہ فرقہ

اسلامی معاشرہ میں عجیب و غریب افکار و نظریات کو ماضی میں بھی رواج دیتا رہا ہے اور اب بھی دے رہا ہے۔ اس قسم کے افکار و نظریات کا اسلام سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ ہی واسطہ۔ اس انحرف کو درست کرنا اور اس کج روی کی طرف عامتہ المسلمین کو متوجہ کرنا ایک ایسی ذمہ داری ہے' جو تمام مسلمانوں پر یکساں عائد ہوتی ہے۔" (ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

ممتاز مفکر' فقیہہ عصر' علامہ شیخ محمد ابو زہرہ مرحوم جامعہ الازہر مصر

" قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی تھے' کسوف و خسوف آپ کا معجزہ تھا۔ خاتم النبیین کا لفظ انبیاء کی آمد کے منافی نہیں' مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کا بروز ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر پر "مرزا غلام احمد موعود" کے الفاظ مرقوم ہیں۔ موعود سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب وہی مہدی ہیں' جن کا انتظار کیا جاتا تھا کہ وہ آکر شریعت کی احیاء و تجدید کریں گے۔ پھر یہ دعویٰ کرنے لگے کہ ذات خداوندی ان میں حلول کر آئی ہے۔ بعدازاں ظلی نبی ہونے کے مدعی ہوئے۔ قادیانی مسلمانوں سے اہل کتاب ایسا سلوک کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں۔ بے شک قادیانیوں کے افکار و آراء مسلمانوں کے اجماعی عقائد کے خلاف ہیں۔ مزید براں' مرزا صاحب کے دعاوی بڑے عجیب و غریب ہیں اور ان میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ایک طرف وہ اپنے آپ کو مسیح کہتے ہیں اور دوسری جانب مثل مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس قسم کے متضاد بیانات ان کی تصانیف میں بہت ہیں۔ اور اس پر طرہ یہ ہے کہ ان کی کوئی دلیل ان کے یہاں نہیں پائی جاتی۔ مرزا صاحب کے اقوال و دلائل سے موید ہیں اور نہ اسلامی اصول و مبادی سے ہم آہنگ ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ آپ کا قریبی تعلق آئمہ شیعہ سے ہے۔ شیعہ کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کے آئمہ معصوم و ملہم ہیں اور ان کے ہاتھوں معجزات کا صدور ہوتا ہے۔ تاہم وہ یہ نہیں کہتے کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے یا وہ خدا سے شرف ہم کلامی حاصل کرتے ہیں۔ بہرحال مرزا صاحب کی تعلیمات کا اسلام سے کوئی سروکار نہیں۔ (اسلامی مذاہب از شیخ محمد ابو زہرہ پروفیسر لاء کالج جامعتہ القاہرہ مصر ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری ایم اے صدر شعبہ اسلامیات و عربی' زرعی یونیورسٹی فیصل آباد)

"جب انگریزوں نے مغلوں کی اسلامی حکومت کو ختم کر کے برصغیر ہندوستان میں مغربی تہذیب و تمدن کو بزور رائج کرنا چاہا اور اس میں وہ ناکام رہے' تو ان کو ایسے نام نہاد مسلمانوں کی ضرورت محسوس ہوئی جو مغربی اور مسیحی افکار و نظریات کو مسلمانوں میں رواج دینے میں مدد دے سکیں۔ ان کو کچھ لوگ ایسے بھی درکار تھے' جن کے نام مسلمانوں جیسے ہوں کہ ان کے سروں پر مسلمانوں کی نمائندگی کا تاج رکھ کر ان کو بڑے بڑے عہدے دے دیئے جائیں اور اس کے بعد ان "کالے انگریزوں" سے وہ کام لیا جائے جو انگریز اپنی تمام تر قوت اور جاہ و جلال کے باوجود نہ کر سکا تھا۔

اس کے نتیجے کے طور پر ہندوستان میں بہت سے گمراہ اور کج رو فرقے وجود میں آئے' ان میں سب سے زیادہ نمایاں' طاقتور اور تعداد میں کم ہونے کے باوجود سب سے زیادہ فعال فرقہ غالباً" قادیانیوں ہی کا ہے۔ یہ فرقہ جو خود کو مسلمانوں کی طرف منسوب کرتا ہے' اس کا بانی ایک شخص مرزا غلام احمد تھا...... اس شخص کا دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہ کہ اس کی رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اس شخص کی تفسیر (یا تحریف؟) کے بموجب خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی رسول یا نبی آئے گا' وہ آپ کی مہر اور آپ کی نبوت کے اقرار سے آئے گا اور آپ کی شریعت کو زندہ کرے گا۔"

"اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ یہ فرقہ ان تمام امور کا مخالف و منکر ہے جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے ہی تمام مسلمانوں کا اجماع رہا ہے .... قادیانیوں کے ان سب دعاوی کی کوئی دلیل بھی پیش نہیں کی جا سکتی' ان کی حیثیت سخن سازی سے بڑھ کر نہیں۔ ان لوگوں کے یہ دعوے ان طے شدہ امور سے بھی بالکل موافقت نہیں رکھتے' جن کی صحت پر دلائل و براہین قائم کئے جا چکے ہیں۔ یہ ایک ایسی صورت حال ہے' جو قادیانیہ کے لوگوں کو اسلام سے خارج کر دینے کے لئے کافی ہے' اس لئے کہ اس شخص کی تعلیمات کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نظر نہیں آتا۔" (المذہب الاسلامیہ از علامہ شیخ محمد ابو زہرہ مرحوم۔ ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

السید علی محمود مصری' تحریک الاخوان المسلمین

"پاکستان کے (مرزائی) وزیر خارجہ چوہدری سر ظفر اللہ خان اینگلو امریکن بلاک کو مضبوط

بنا کر دنیائے اسلام کو برطانوی اقتدار کے بے رحم ہاتھوں میں سونپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چوہدری سر ظفراللہ قادیانی نے اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ دنیائے اسلام کی خود مختاری کو ختم کر کے یہاں برطانوی اثر رسوخ کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ چوہدری صاحب کی پالیسی نے بعض اہم مواقع پر اسلامی ممالک کے کاز کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ مصر اور برطانیہ کے مذاکرات کے موقعہ پر آپ نے دونوں کو قصور وار قرار دے کر ظالم و مظلوم کو ایک ہی رسی میں پرونے کی سعی کی ہے اور یہ پالیسی مصر کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوئی ہے۔ اپنی جنگ آزادی کے لئے مصر کو دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک پاکستان سے جس امداد کی توقع تھی۔ افسوس کہ وہ محض ظفراللہ کی برطانیہ نواز پالیسی کے باعث پوری نہ ہو سکی۔" (اخبار آزاد ۳۱ مئی ۱۹۵۴ء)

مولانا شمس الدین قاسمی، مولانا راغب حسن، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا اطہر علی، مولانا سخاوت الانبیاء (سرپرستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش)

" قادیانی فتنہ انگریز کا لگایا ہوا پودا ہے اور آج یہ فتنہ بنگلہ دیش کے مسلمانوں کے لئے ایک چیلنج بن چکا ہے۔ قادیانی یہ سمجھ رہے تھے کہ یہاں میدان خالی ہے اور یہاں کے بھولے بھالے مسلمانوں کو آسانی سے مرتد بنایا جا سکتا ہے۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ یہاں مسلمان غریب ضرور ہیں، لیکن ایمان کا سودا کرنے والے نہیں۔ ۱۹۴۷ء کے بعد ایم ایم احمد ایسے قادیانیوں نے یہاں قادیانیت کو بہت تقویت پہنچائی۔ دور ایوبی میں ہمارے سرحدی علاقے ضلع پنچوگڑھ میں دو سو ایکڑ زمین ایم ایم احمد قادیانی کے ایماء پر قادیانیوں کے نام الاٹ کر دی اور وہاں قادیانیوں نے "احمد نگر" کے نام سے قادیانی کالونی بنائی۔ اس وقت قادیانی گروہ نے بنگلہ دیش میں اپنی اشتعال انگیز کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ اب میدان قادیانیوں کے لئے خالی نہیں چھوڑا جائے گا۔ انشاء اللہ فتنہ قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا۔ قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور ہے۔ قادیانیوں نے بنگلہ دیش میں تحریف شدہ قرآن مجید کے بنگلہ زبان میں ترجمے کے نسخے بڑی تعداد میں تقسیم کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے، اس سے مسلمانوں میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ مسلمانان بنگلہ دیش قادیانیوں کی اس شرانگیزی کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔" (ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۹ شمارہ ۴، ۲۸ جون ۱۹۹۰ء)

شیخ عمر کانتے' نامور مذہبی راہنما' جمہوریہ مالی (مغربی افریقہ)

" ہمیں یہی باور کروایا گیا کہ دین محمدی اور دین احمدی (قادیانیت) ایک ہی ہے' احمدی (قادیانی) تنظیم کے لوگوں نے یہاں آکر ہم کو دھوکہ دیا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور احمدی نام تعارف کے لئے ہے۔ ہم سڑکیں بنائیں گے' گھر بنائیں گے' تمام سہولتیں دیں گے۔ اس وجہ سے لوگوں نے قبول کیا کہ ایمان بھی محفوظ اور سہولتیں بھی مل رہی ہیں۔ اب ہمیں واضح ہوا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا' اپنے آپ کو رسالت کے منصب پر فائز کیا' ان کے پیروکار ان کو نبی اور پیغمبر کی حیثیت سے جانتے اور نبی تسلیم کرتے ہیں۔

قادیانیت کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور دین احمدی کا نام ایک کھلا دھوکہ ہے .... میں نے قادیانیت سے توبہ کی اور میری غلط فہمی دور ہو گئی۔ میں اپنے چالیس ہزار پیروکاروں کے ہمراہ قادیانیت سے تائب ہوتا ہوں۔ اب اس علاقے میں قادیانیت کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہو گی۔ کسی قادیانی کو یہ جرات نہیں ہو گی کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر سکے۔ اب حکومت مالی نے قادیانیوں کی طرف سے دی گئی رجسٹریشن کی درخواست کو نہ صرف مسترد کر دیا ہے' بلکہ آئندہ کے لئے ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی ہے اور وہ چار افراد جو اپنے آپ کو " مرزا طاہر قادیانی " کا نمائندہ کہتے تھے' ان کی گرفتاری کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ اس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے وہ چالیس ہزار افراد جو لاعلمی کی بناء پر قادیانیت کی گمراہی میں چلے گئے تھے۔ الحمد للہ دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اب انہوں نے دین اسلام کے واضح ہونے کے بعد تمام مفادات کو قربان کر کے دین اسلام کو [illegible] دی۔ (ہفت روزہ تکبیر ۸ مارچ ۱۹۹۰ء)

عیسیٰ انگونیبا' وزیر داخلہ' مالی (افریقہ)

' الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا ملک بھی اسلامی ہے۔ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے پہلی صدی ہجری میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار اور مشہور صحابی حضرت عقبہ بن عامرؓ کے دست حق پر اسلام قبول کیا اور اس وقت سے جو نور اسلام اس علاقے میں پھیلا ہے' الحمد للہ اب تک قائم ہے۔ الحمد للہ' ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ملک غریب ضرور ہے'

لیکن ہم دین اسلام پر جان دے سکتے ہیں' لیکن کسی لالچ یا مفادات کی وجہ سے اپنے دین کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو قبول نہیں کر سکتے۔ ہم نے عیسائیت کی بڑی بڑی پیشکشوں اور لالچ کو قبول نہیں کیا تو قادیانیوں کو' جو عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں' کس طرح قبول کریں گے؟"

(ہفت روزہ تکبیر ۸ مارچ ۱۹۹۰ء)

پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم طوما بوا مشہور اسکالر پروفیسر ماڈرن مسلم ہسٹری' نائیجیریا

" قادیانیوں کی مسلمانوں سے دشمنی تو خمیر میں داخل ہے۔ پاکستان ان کا خصوصی ہدف ہے۔ قادیانی پاکستان میں دہشت گردی' باہمی نزاع' فرقہ واریت' صوبائی و لسانی اختلافات کو ہوا دینے اور بے اطمینانی پھیلانے میں سرگرم ہیں۔ پاکستان کے علماء اور سربراہ لوگ ان کی سرگرمیوں کا سنجیدگی سے جائزہ لیں۔ وہ کوشاں ہیں کہ پاکستان کی بیخ کنی کے لئے مشرقی پاکستان کی طرز پر تحریک چلائیں۔ نائیجیریا کے جھگڑے میں مسلمانوں کا جتنا خون بہا ہے' اس میں اسرائیلی کارکنوں اور قادیانیوں کا برابر کا ہاتھ تھا۔" (نوائے وقت ۱۸ دسمبر ۱۹۸۵ء قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص ۱۳۶)

"پاکستان میں قتل و غارتگری اور مار دھاڑ کا جو سلسلہ چلا ہے' اس میں قادیانیوں کی بین الاقوامی زیر زمین تنظیم کا بھی ہاتھ ہے۔ قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف اپنی مہم تیز تر کردی ہے اور ہر اس بین الاقوامی اور اقلیتی طاقت سے تعاون کر رہے ہیں جو پاکستان کو (خدانخواستہ) تہہ و بالا کرے۔ نائیجیریا اور برطانیہ کے بعض نو مسلم حضرات نے مجھے قادیانیوں کے تازہ ترین فیصلوں سے باخبر کیا ہے' جس سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ قادیانی' آرمینی تحریک کی طرز پر دہشت گردی کو اپنا رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں نائیجیریا میں ایک نو مسلم نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا تو اسے قتل کر دیا گیا' کیونکہ اسے قادیانیوں کے اندرون خانہ کا بہت علم تھا۔ پاکستان میں بے اطمینانی پھیلانے اور لاقانونیت پیدا کرنے کے لئے قادیانیوں نے جرائم پیشہ افراد کو خرید لیا ہے تاکہ ملک میں زیادہ سے زیادہ بدامنی پھیل سکے۔ نائیجیریا میں اسرائیل کے کارکنوں اور یہودی گماشتوں کے ساتھ مل کر قادیانیوں نے سخت فتنہ انگیزیاں پھیلائی تھیں۔ قادیانیوں کی تحریک حسن بن صباح کے نمونے پر کام کرتی ہے۔ لندن میں مجھے اس کا

ثبوت مل گیا ہے کہ برطانیہ میں دیوبندیوں' بریلویوں اور اہل حدیث حضرات کو آپس میں لڑانے کا کام انہی قادیانیوں نے کیا تھا تاکہ فرقہ واریت کی فضا پیدا کر کے قادیانیوں کے متعلق اس فیصلے کے' جس میں انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے' بے جواز ہونے کا جواز پیدا کیا جا سکے۔ پاکستان میں "پنجابیت" کا فتنہ دراصل نقاب پوش قادیانیوں کا کھڑا کیا ہوا ہے۔ چنانچہ ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم میں پنجابی کانفرنس کا جو انٹرنیشنل سیکرٹریٹ قائم کیا گیا ہے' اس پر قادیانی' ہندو اور روسی عناصر کا کنٹرول ہے اور اس کا مقصد پنجاب کو پاکستان اور اس کے نظریے سے الگ کر کے خالص روسی' ہندی اور قادیانی فریم ورک کے دائرے میں فٹ کر کے علاقائی نسلی اور لسانی بنیادوں کو ابھارنا ہے تاکہ آگے چل کر نظریہ پاکستان کی بیخ کنی کر کے سابق مشرقی پاکستان کی طرز پر تحریک چلائی جا سکے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۸ دسمبر ۱۹۸۵ء)

شیخ الاسلام الحاج ابراہیم نیامن' صدر مسلم افریقی اتحاد سینی گال (افریقہ)

" ہم پورے افریقہ میں قادیانیوں کی گھات میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اب وہ وقت دور نہیں جب پوری دنیا میں ان استعماری ایجنٹوں کی حقیقت کھل جائے گی اور ان کی تمام سازشیں بے نقاب کر دی جائیں گی۔ اسلام ایک مکمل دین ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمہ کذاب کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ افریقہ کے جو ممالک برطانوی سامراج کے زیر تسلط تھے' ان میں استعماری طاقتوں کے بل بوتے پر قادیانیوں نے اپنے قدم جما لئے تھے' لیکن جو آبادیاں فرانسیسیوں کے زیر تسلط تھیں' وہاں پر ان کے قدم نہیں لگ سکے۔ گذشتہ ماہ میں نے بھی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے نام تار دیئے تھے' جن میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور انہیں کلیدی آسامیوں سے الگ کرنے کے مطالبات منظور کئے جائیں۔" (ہفت روزہ ایشیاء لاہور ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

حضرت العلامہ مولانا ابراہیم احمد مظاہری' صدر مرکزی جمعیت علماء برما

" اسلام کی سوا ہزار سال کی تاریخ میں اگر سب سے زیادہ کسی فرد یا جماعت نے اس دین الٰہی کو نقصان پہنچایا تو وہ قادیانیوں کی جماعت ہے۔ اسلام کی پوری تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ دشمنان اسلام نے ہمیشہ اسلام کو تباہ کرنے کے لئے جس قسم کے ہتھیار استعمال کئے ہیں' وہ سب کے سب قادیانیوں کے ہتھیار کے سامنے ماند ہیں مرزا غلام احمد

قادیانی نے اپنی تحریک کو اسلام کے نام سے شروع کیا اور وہ سب کچھ کر ڈالا' جس کو مٹانے کے لئے اسلام آیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ختم نبوت جیسے ایک صریح' واضح اور بدیہی مسئلے کو اس طرح کے مغالطوں اور کج بحثیوں میں الجھا دیا کہ اچھے اچھوں کو متشابہ لگ گیا' مرزا قادیانی نے اپنی دشمن اسلام تحریک کو سب سے پہلے تبلیغ اسلام کے نام سے شروع کیا' پھر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا' پھر مہدی موعود' اس کے بعد مسیح موعود اور سب سے آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ سب کچھ انہوں نے اسلام کے نام پر کیا تاکہ مسلمانوں کو آسانی سے دھوکہ دیا جا سکے۔ اس کے لئے انہوں نے دور از کار تاویلیں' الفاظ کی موشگافیاں' لفظ اور معنی کا ہیر پھیر' اور روایت و درایت کی باریکیاں پیدا کیں' تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ دراصل یہ اسلام کو تباہ کرنے اور اسلام سے مسلمانوں کو نکالنے کی تحریک ہے۔

یہ حربہ سوا ہزار سال میں دشمنان اسلام کو بالکل نہیں سوجھا کہ اسلام کا نام لے کر اسلام ہی کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا جائے' مسیلمہ کذاب سے لے کر محمد علی باب اور بہاء اللہ تک جتنے جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہوئے ان سب نے اپنے آپ کو نئے مذہب کا بانی اور ایک نئے دین کا داعی قرار دیا اور اپنے فرقے کو اسلام سے الگ ایک فرقہ بتلایا' چنانچہ آج بھی بابی اور بہائی تحریک ایک الگ فرقے کی حیثیت سے بعض جگہ موجود ہے' لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسا نہیں کیا' بلکہ اس نے قادیانیت کو اسلام کی ایک شاخ بتا کر اسلام ہی کا ایک شعبہ قرار دیا' حالانکہ ،

○ ان کا نبی جدا

○ ان کا جبرائیل الگ

○ ان کا مدینہ' قادیان

○ ان کی مسجد اقصیٰ' قادیان میں

○ ان کے ساتھیوں کو اسی طرح صحابی قرار دیا گیا' جس طرح محمدؐ کے ساتھیوں کو صحابی قرار دیا گیا۔

○ ان کا قرآن جدا

○ ان کا کلمہ الگ

○ اور (ان کے عقیدہ کے مطابق) موجودہ کلمہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں' نعوذ باللہ ""محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا قادیانی ہے۔

○ مرزا صاحب پر ایمان نہ لانے والا کافر اور بد دین

○ جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں لایا وہ مردود، لعین اور جہنمی

○ مرزا صاحب پر ایمان لانے والوں کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمان بیک جنبش قلم کافر!

وہ تمام اصطلاحات جو قرآن، اسلام، دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھیں، وہ تمام اصطلاحات مرزا قادیانی نے اپنے اوپر چسپاں کیں اور اسلام کے نام اور اس کے لیبل کو اپنے لئے اس طرح استعمال کیا کہ بادی النظر میں آدمی کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ قرآن اور اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جتنی اصطلاحات ہیں وہ سب کی سب ان کی لئے ہیں، یہ اتنا بڑا فریب اور دجل ہے، جس کی مثال اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی، اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو اور زیادہ مغالطہ میں رکھنے کے لئے قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کرایا اور یورپ میں اپنی نبوت کو پھیلانے کے لئے اسلام کا نام استعمال کیا اور تبلیغ اسلام کا سنٹر کھولا اور دنیا میں یہ مشہور کرایا کہ وہ اور ان کی امت کے لوگ ہی دراصل اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، اس چیز نے مغالطے میں مزید اضافہ کیا۔

اپنی اس تحریک کو پھیلانے کے لئے مرزا قادیانی نے انگریزی حکومت کی سرپرستی حاصل کی اور اس کے زیر حفاظت اور اس کی تلوار کے سائے میں اپنے مذہب کو پھیلایا۔ برطانوی حکومت کی حمایت اور اس کی سرپرستی کی وجہ سے، بلکہ خود مرزا قادیانی کے الفاظ میں "انگریز کا خود کاشتہ پودا" بننے کی وجہ سے اس تحریک کو سرکاری دفتروں اور فوج میں بڑی نشوونما ملی۔ خود لندن میں اس تحریک کو بڑی شہ دی گئی، اس طرح یہ تحریک اور زیادہ پھیلی، پھر اس کے پیچھے سرمائے کے جال بچھائے گئے، پریس اور لٹریچر کا زور، پبلسٹی اور پروپیگنڈے کی طاقت، ان سب نے مل کر اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے مرزا قادیانی اور ان پر ایمان لانے والوں کو اور زیادہ موقع دیا، اس طرح جا بجا اپنی شاخیں قائم کیں اور اس کے بعد وہ اپنے دین کو پھیلانے لگے۔

کوئی قادیانی چاہے وہ لاہوری ہو یا ربوہ والا یا محمودی قادیانی، جب آپ سے ملے گا تو اسلام کی باتیں کرے گا، اسلام کی خوبیاں، اسلامی تعلیمات کی برتری اور اسلام کے دین کامل ہونے کے اسباب پر روشنی ڈالے گا۔ وہ فوراً یہ نہیں بتائے گا کہ اس کا تعلق مرزا قادیانی کی امت میں سے ہے، لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ وہ آپ کو بتلائے گا کہ مسلمانوں میں ایک مجدد پیدا ہوئے ہیں، وہ ہمارے امام ہیں، انہوں نے اسلام کی بڑی بڑی ...... خدمتیں کیں

انہوں نے اسلام کو پھیلانے کے لئے بڑی قربانیاں دیں' ان کی وجہ سے یورپ میں اسلام پھیل رہا ہے اور انہوں نے اتنی کتابیں لکھیں وغیرہ وغیرہ۔

بعد میں آہستگی سے کہے گا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت ایک نبی ہیں اور اللہ نے ان کو نبی بنایا ہے اور پھر مرزا صاحب کی نقلی نبوت کے جھوٹے فضائل بیان کرے گا' اس طرح وہ حلق کے نیچے شکر میں لپٹی ہوئی کونین کی گولی ڈالے گا' پھر اس کو اچھی طرح رام کرنے کے لئے روپے اور پیسے کا لالچ دے گا۔ اس کے کاروبار کو چلانے کے لئے مالی امداد اور قرضے دے گا اور آہستہ آہستہ جب وہ پوری طرح کنٹرول میں آ جائے گا تو اسے مکمل طور پر قادیانی بنا دیا جائے گا' کیونکہ ایک طرف پیسے کی زنجیر' دوسری طرف مالی امداد کی مروت' یہ سب ملا کر اس کو قادیانی بنا دے گا۔

یہ تو ہوا تصویر کا ایک رخ' جس میں اسلام ہی کا نام لے کر وہ تمام کام قادیانی صاحبان کرتے ہیں' جس کو مٹانے کے لئے اسلام آیا تھا اور جن پر عمل کرنے کے بعد ایک مسلمان' مسلمان نہیں رہ سکتا اور دوسری طرف اپنے قادیانی بھائیوں سے کہیں گے کہ جو لوگ مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لائے وہ کافر ہیں' ان کے پیچھے نماز مت پڑھو' ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے قبرستان میں جنازے دفن نہ کرو اور ان کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کرو جس طرح کافروں' مشرکوں اور مرتدوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

دیکھئے کس قدر خوفناک اور کیسی خطرناک تحریک ہے' ایک طرف اسلام کے نام پر اسلام کو مٹایا جا رہا ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کو کافر اور مرتد قرار دیا جاتا ہے' بتلایئے' ایسی دشمن اسلام اور اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والی تحریک سوا ہزار سال کی تاریخ میں کبھی نظر آئی؟ یہ ہوشیاری کسی دشمن اسلام کو بھی نہیں سوجھی' کسی مدعی نبوت کے ذہن میں بھی نہیں آئی۔ کہ ہم اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کریں اور اس کا نام بھی اسلام ہی رکھیں' یہ جسارت اور یہ دیدہ دلیری آج تک کسی نے نہیں دکھائی جو گزشتہ نصف صدی سے قادیانی صاحبان کر رہے ہیں اور جس کی داغ بیل مرزا قادیانی نے ڈالی۔" (ماہنامہ ختم نبوت رنگون سالانہ نمبر اگست ۱۹۷۳ء)

رئیس علماء مولانا نور اللہ آفندی' ترکی

"اس وقت دشمنان اسلام' ملت اسلامیہ کے درمیان افراط و تفریط کا بیج بونے کی ناپاک

کوشش میں مصروف ہیں۔ فرقہ مرزائیہ کی ابتداء ہندوستان کے قصبہ قادیان سے ہوئی تھی۔ مرزا غلام احمد نامی ایک آدمی نے اپنے نبی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی فریب کاریوں سے اس نے ایسا اثر پیدا کیا کہ ...... چند احمقوں نے اس کی بیعت کرلی' اور اس کی نبوت کا اقرار کرلیا۔"

مرزا قادیانی نے قرآنی آیات کی ترجمانی میں بہت تحریف سے کام لیا ہے اور قرآنی آیات میں اپنے نام کو داخل کرنے کی کوشش کی ہے' اس نے جہاد کو منسوخ کر دیا اور مکہ مکرمہ کی بجائے امت مسلمہ کی عقیدت کا مرکز قادیان کو قرار دیا' وہ کلیم اللہ ہونے کا مدعی تھا اور عوام میں ہمیشہ یہ مشہور کرتا تھا کہ رات کو مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے' اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ میں مسیح موعود کی تمام نشانیاں پائی جاتی ہے' اس لئے مجھ پر ایمان لاؤ۔

مرزا کے مرنے کے بعد اس کے جانشین بدستور اس غلط راہ پر کاربند رہے' جو مرزا قادیانی نے ان کے لئے تجویز کیا تھا' وہ لوگ ذلیل سے ذلیل حرکت کے ارتکاب سے بھی نہیں ہچکچاتے۔ انہوں نے مسلمانوں کی تحقیر اور حقوق شکنی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے سوا روئے زمین کے تمام مسلمان کافر ہیں۔ مرزا کا جانشین بشیرالدین محمود اپنے آپ کو دنیا کا روحانی حکمران تصور کرتا تھا اور لوگوں سے کہتا تھا کہ میں اپنی بد دعاؤں سے تمام عالم پر بیماریاں اور عذاب نازل کروں گا۔

یہ وہی ذلیل گروہ ہے' جس نے جنگ عظیم میں ترکوں کی شکست پر خوشی کے شادیانے بجائے اور سکوت بغداد اور عربستان سے ترکوں کے اخراج کے موقع پر حکومت ہند کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔ میں ترکوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی قوت کے مطابق اس فتنے کے انسداد کے لئے کوشاں ہوں گے۔" (مرزائیت عدالت کے کٹہرے میں' از جانباز مرزا ص ۲۴۴)

ڈاکٹر عبدالکریم غلاب' نامور مسلم سکالر مراکش

"یہودیوں نے سنت نبویؐ' رسالت' جہاد اور وحی کے موضوعات پر جس قدر علمی اور تحقیقی بد دیانتیاں کیں' قادیانیت ان کا بروز مجسم ہے۔" (توفیق' منابت الصیہونیہ' بیروت ۱۹۳۱ء جلد اول ص ۲۳۰۔ بحوالہ ہفت روزہ چٹان لاہور ۹ فروری ۱۹۷۰ء)

"قادیانیوں کے عقائد اٹھارویں صدی کے ان یہودی مستشرقین کی پیداوار ہیں' جنہوں

نے جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔" (ہفت روزہ چٹان ۹ فروری ۱۹۷۰ء جلد ۲۳ شمارہ نمبر۶)

شیر پنج شیر' شاہین افغانستان' کمانڈر احمد شاہ مسعود
رئیس شوریٰ نظار جمعیت اسلامی افغانستان
مرکزی وزیر دفاع دولت اسلامیہ افغانستان

"اللہ کرے آپ تمام جہانوں میں سرفراز ہوں۔ قادیانی مذہب ہماری نظر میں ایک گمراہ کن اور غیر اسلامی عقیدہ ہے اور ہم ان کو قرآنی آیات کی اساس اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں مردود سمجھتے ہیں۔ اور تمام مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ اس فتنہ کے خلاف شدت سے جہاد کریں۔" (راقم کے نام محترم کمانڈر احمد شاہ مسعود کا مکتوب)

حافظ محمد ادریس' ڈائریکٹر اسلامک فاؤنڈیشن کینیا

"پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دستوری مہم کے نتیجے میں قادیانیوں کو پاکستان سے باہر سخت دھچکا لگا ہے اور جو افراد قادیانیت کو اسلام سمجھ کر قادیانیوں کے جال میں پھنسے تھے۔ انہوں نے قادیانیت سے توبہ کرلی۔ اور حقیقی اسلام قبول کرلیا۔ ایسے افراد کی تعداد کافی ہے اور ان میں نائیجریا میں قادیانیوں کے ایک سابق سربراہ بھی شامل ہیں۔ کینیا میں قادیانیوں کے تین دفاتر ہیں' لیکن ان کی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جن ممالک میں برطانوی استعمار برسراقتدار رہا' وہاں قادیانیوں کو اپنے پنجے گاڑنے کے کافی مواقع حاصل ہوئے۔ اس امر پر سخت افسوس ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو دستوری لحاظ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے باوجود یہاں قادیانیوں کے سرکاری اثر رسوخ میں کمی نہیں آئی' بلکہ مختلف محکموں میں گھسے ہوئے قادیانی افسران کی چیرہ دستیاں اسی طرح جاری ہیں اور اسلام کی دعویدار حکومت ان کی سرگرمیوں سے مکمل چشم پوشی کر رہی ہے' بیرون ملک پاکستانی سفارتخانوں میں ظفر اللہ کی وزارت خارجہ کے دور میں گھسے قادیانی افسران اب تک سرگرم عمل ہیں۔" (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی)

ڈاکٹر حمود شہود' نائب وزیر اوقاف اردن

"قادیانی ٹولہ عالم اسلام کے لئے ایک ناسور ہے۔ اور اسلام دشمن عالمی استعماری

طاقتوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے دنیا بھر میں سرگرم عمل ہے۔ ہم سب کو اس کے خلاف جہاد میں حصہ لینا چاہئے۔" (ہفت روزہ لولاک ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء)

علامہ سید محسن امین عاملی

"مرزا غلام احمد قادیانی کا اعجازی کلام دمشق میں پیش کیا گیا تو اہل دمشق نے صاف کہہ دیا کہ قادیان کا سارا علمی سرمایہ اور استدلال بابیوں کا سرقہ ہے اور یہ کہ اہل قادیان بابیوں کی نامکمل نقل ہیں۔" (کوکب ہند ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء — آئمہ تلبیس از مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری" ص ۳۸۷)

شیخ ابوالیسر عابدین' مفتی اعظم جمہوریہ شام

شام کے عوام قادیانیوں کے بارے میں از حد پریشان تھے' چنانچہ مفتی اعظم شام نے (اپنی سرکاری حیثیت میں) اپنے فتویٰ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء میں قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا یہ فتویٰ وزارت داخلہ کے خط مورخہ ۱۰ اکتوبر ۵۷ء کی بنیاد پر تھا' ان کے فتویٰ کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

الحمد للہ تعالیٰ

"چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتا جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "خاتم النبیین" کی مخالفت لازم آتی ہے' نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا۔ میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔"

علامہ مفتی محمد ہاشم الرشید الخطیب الحسینی القادری جمہوریہ شام

"مسیح ہندی (مرزا قادیانی) کاذب ہے' وہ اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام میں داخل نہیں۔ "اسکندرانی" سمیت تمام جرائد نے اس کا رد کیا ہے اور تمام مسلمان اس یقین پر جازم ہیں کہ قادیانی ملحد اور کافر ہیں۔" (بیانات علمائے ربانی صفحہ ۱۱۶ - ۱۱۷)

سید محمد امین الحسینی' سابق مفتی اعظم فلسطین

"کتاب اللہ اس پر صریح ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس عقیدہ پر ساری

امت کا اجماع ہے۔ اس کے خلاف اعتقاد رکھنا کفر اور اسلام سے خروج ہے۔ پس جو شخص نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھے' وہ مرتد ہے اور اس ارتداد کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔" (بیانات علمائے ربانی صفحہ ۱۸۳)

حضرت علامہ مفتی محمود صواف عراق

"جو شخص بھی ہمارے نبیؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام قسم کی نبوتوں اور رسالتوں کو کلیتہ" ختم کر دیا ہے' وہ جھوٹا اور مفتری واثیم ہے۔ اگر مسلمان ہوتے ہوئے یہ دعویٰ کیا تو وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہے۔ ہر مسلمان پر اس کا مقابلہ و محاربہ کرنا اور اس کو اس باطل کی اشاعت سے روکنا واجب ہے۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

شیخ محمد نظیم' چیئرمین مسلم جیوڈیشنل کونسل

"قادیانی کافر ہی نہیں' بلکہ مرتد بھی ہیں' کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے مسلمان تھا' پھر وہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے مرتد اور کافر بنا۔ بقول مرزا غلام احمد قادیانی' وہ انگریزوں ہی کا "خود کاشتہ پودا" تھا۔ انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر بھی ربوہ سے لندن منتقل کر لیا ہے' جہاں انہیں تاج برطانیہ کی سرپرستی کا سایہ میسر ہے۔ مسلم جوڈیشنل کونسل' جو وہاں دارالافتاء کی حیثیت رکھتی ہے' نے قادیانیوں کی شرارتوں کا سختی سے نوٹس لیا اور عام مسلمانوں کو اس فتنہ سے باخبر کرنے کے علاوہ حکام کو بتایا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ انہیں لفظ " اسلام " اور " مسلمان" استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔" (ہفت روزہ تکبیر کراچی ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

حسن التہامی' سابق سیکرٹری جنرل' اسلامی سیکرٹریٹ

" قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بن گیا ہے۔ اسلامی سیکرٹریٹ کے دوسرے رکن ممالک کو اس مسئلے پر پاکستان کی تقلید کرنی چاہئے۔" (روزنامہ مشرق ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء)

"پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے' وہ قابل ستائش ہے۔ پاکستان اب صحیح معنوں میں ایک اسلامی مملکت بن گیا ہے۔" (ہفت روزہ لولاک ۲۶ ستمبر ۱۹۷۵ء)

الشیخ محمد صالح القزاز' سابق سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

"پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بارے میں قومی اسمبلی کے شاندار فیصلے پر امت مسلمہ میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ درحقیقت یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ حق غالب ہوا اور باطل مٹ گیا۔ اس لئے اس فرقہ نے زمین میں فساد برپا کیا تھا۔ اور اس کی گمراہ کن جھوٹی دعوت تقریباً ۹۹ برس تک پھیلتی رہی جو یورپ اور افریقہ میں بہت سے مسلمانوں کی فکری گمراہی اور کج روی کا ذریعہ بنی۔ آج ہم اس فرقہ ضالہ کی رسوائی اور مسلمانوں میں اس کی سیاسی و اجتماعی تفرقہ انگیزیوں اور ریشہ دوانیوں کی قلعی کھل جانے پر اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس فرقہ کے قدم کہیں نہ جم سکیں گے۔

ہمیں توقع ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی ان لوگوں کی سازشوں' خفیہ مذموم منصوبوں اور ان فریب کاریوں پر گہری نظر رکھیں گے' جو یہ لوگ سچے اور حقیقی مسلمانوں کے خلاف بروئے کار لاتے رہے ہیں۔" (ماہنامہ الحق اکتوبر ۱۹۷۴ء)

محمد بن قیبی الحسینی' سابق سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی

"جس طرح اللہ کی حاکمیت کے مقابلے میں فرعون و نمرود آئے اور تباہ و برباد ہوئے' اسی طرح حضورؐ کی ختم المرسلینی کے مقابلے میں جو بھی آیا' تباہ ہو گیا۔ اسی لئے حضورؐ کے منکرین کے لئے سعودی عرب میں داخلے پر پابندی ہے۔ قادیانی گروہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے مرتد اور واجب القتل ہے' پاکستان کے مسلمان' بالخصوص' جو ختم نبوت کے سلسلے میں انگریز کے خود کاشتہ پودے قادیانی فتنے کے خلاف سرگرم عمل ہیں' قابل تحسین ہیں۔" (روزنامہ مشرق لاہور ۳۱ جنوری ۱۹۹۰ء)

مولانا محمد اقبال رنگونی' انگلینڈ

"قادیانی گروہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں' لیکن بعد میں جب انہیں خود مسیح بننے کا شوق پیدا ہوا تو یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ تسلیم کرتے ہوئے پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ گھڑا کیا اور خود کو ان کا مثیل قرار دے کر مسیح موعود بننے کا اعلان کر دیا۔" (ہفت روزہ لولاک ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

مولانا رفیق احمد' انگلینڈ

"سب مسلمان مل کر فتنہ قادیانیت کا تعاقب کریں۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے حکومت برطانیہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ "تم نے برصغیر میں قادیانیوں کی تائید کی تھی۔ اس کی نحوست یہ پڑی کہ پوری دنیا میں تمہیں حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ یہاں بھی اس کی تائید نہ کرو ورنہ یہاں بھی معاملہ خراب ہو گا۔" میری تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام قادیانیوں کی شکلیں مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح بنا دے اور ان سب کی موت ایسے آئے جیسے ان کے جھوٹے نبی (مرزا قادیانی) کی آئی تھی۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۲۹' ۳۰۔ ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

مولانا محمد احمد اویسی' برطانیہ

"دنیا کے جتنے فتنے ہیں' وہ سب مختلف بیماریوں کی مثال سمجھ لیں' مگر قادیانیت ایڈز کی مانند ہے۔ ایسی غلیظ اور جان لیوا بیماری کہ جس کو لگتی ہے اس کے ایمان کو ضائع کر دیتی ہے۔"

(ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۲۹' ۳۰۔ ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

جناب احسان اسلم' کیمبرج یونیورسٹی

"کیمبرج یونیورسٹی میں قادیانیوں کے خلاف کام شروع ہو چکا ہے۔ الحمد للہ' مسلمان طلباء کو قادیانیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہو گئی ہیں۔ اب وہ (قادیانی) ہمیں گمراہ نہیں کر سکیں گے۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴ شمارہ ۲۹' ۳۰۔ ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

مولانا طٰہٰ' چین

"چین میں کسی جھوٹے نبی کو ماننے والا ایک فرد بھی موجود نہیں۔ تمام مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی پر ایمان رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ چین کا کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص ایسا جھوٹ بھی بول سکتا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہے۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء۔ از مولانا اللہ وسایا ص ۱۷۲)

حسنین خان' صدر پاکستان ایسوسی ایشن ٹوکیو' جاپان

"قادیانیوں نے جس مذہب کو اسلام سمجھ کر قبول کیا ہے وہ اسلام نہیں' بلکہ ان کا

اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ قادیانیوں کا اپنا مذہب اسلام لکھنا غلط ہے۔ یہ سراسر دھوکہ ہے' کیونکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک قادیانی کافر ہیں اور یہ کہ قادیانیوں کا حرمین شریفین میں داخلہ سعودی حکومت نے منسوخ کر رکھا ہے اور پاکستان میں بھی ان کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ قادیانیت سراسر کفر اور جھوٹ ہے' اس سے دھوکہ مت کھائیں۔

جب چوہدری ظفر اللہ خاں (قادیانی) پاکستان کا وزیر خارجہ تھا' اس زمانہ میں بیرون ملک پاکستان کے تمام سفارت خانے قادیانیت کی ارتدادی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے تھے اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ ہر قادیانی پہلے اپنی جماعت کا مبلغ اور اپنے خلیفہ کا تابع ہوتا ہے تو آج جبکہ اعلیٰ سرکاری عہدوں پر قادیانی مختلف جگہوں پر فائز ہیں۔ وہ کیوں نہ سرکاری وسائل اور اپنے عہدے و حیثیت کو قادیانیت کے مفاد میں استعمال کرتے ہوں گے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے کہ کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کیا جائے۔ لہٰذا جہاں کہیں قادیانی کلیدی آسامیوں پر متعین ہیں' انہیں فوری طور پر برطرف کیا جانا چاہئے۔" (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ فروری ۱۹۹۱ء)

ڈاکٹر احمد دیدات' نامور مسلم سکالر' عالم دین' مبلغ اسلام

"میں راسخ العقیدہ مسلمان ہوں۔ حضور نبی کریمؐ کو پیغمبر آخر الزمان مانتا ہوں اور میرے نزدیک مرزا غلام احمد کو نبی' رسول اور مصلح حتیٰ کہ بڑی شخصیت ماننے والے بھی کافر ہیں۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۹ اگست ۱۹۸۵ء)

ابوبکر سراج (مارٹن لنگز) نو مسلم نامور سکالر

"خدا تعالیٰ کبھی ادنیٰ درجے کا پیغمبر نہیں بنا سکتا' اگر آج کے دور کے جھوٹے پیغمبروں غلام احمد قادیانی' بہاء اللہ بہائی اور مہدی سوڈانی کی زندگی اور ان کے پیروکاروں کے عمل کو دیکھا جائے تو ان میں پیغمبروں والی کوئی بات نہیں نظر آتی۔ نہ جانے ان کے پیروکار ان کی کس چیز سے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ لوگ دیوانے ہیں' حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں' جب اس موضوع پر ان (قادیانیوں) کی گفتگو یورپ کے مسیحی علماء سے ہوتی ہے تو اس وقت وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور محمدؐ کے بعد ان کی سی شان و شوکت اور عظمت والا کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔ مسیحی مفکرین کا کہنا ہے کہ حضرت محمدؐ کے مقابلہ میں غلام احمد قادیانی یا اس قماش کے تمام لوگ بونے نظر آتے ہیں۔ حضور نبی کریمؐ نے واضح کر دیا تھا کہ علیؓ ان کے لئے

ویسے ہی ہے جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے لئے تھے لیکن علیؓ پیغمبر نہیں۔ اور آپ نے واضح الفاظ میں کہا کہ میں خدا کا آخری نبیؐ ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

قادیانیوں کا یہ استدلال کہ خاتم کا معنی مہر لگانے کے ہیں' یہ بالکل بودی ؟ دلیل ہے۔ اللہ نے مجددین بھیجنے کا وعدہ ضرور کیا تھا' لیکن مرزا غلام احمد قادیانی تو اس معیار پر بھی پورے نہیں اترتے۔ میں غلام احمد قادیانی جیسے لوگوں کو عام آدمی نہیں مانتا' ان کے ماننے والے پاگل ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی' مہدی اور بہائی غیر مسلم ہیں۔ دنیا کی کسی اور عدالت اور کسی غیر مسلم جج کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو مسلم قرار دے یا مسلمانوں کے کسی بھی فیصلے یا قانون کو چیلنج کرے۔" (روزنامہ جنگ ۵ دسمبر ۱۹۸۵ء)

قادیانیت

ہماری نظر میں

غیر مسلم شخصیات

ڈاکٹر ایچ ڈی گرس وولڈ سابق پرنسپل فورمن کالج لاہور

" مرزا غلام احمد اور پنڈت دیانند سرستی بانی آریہ سماج میں دو امر یکساں قابل توجہ اور دلچسپ معلوم ہوتے ہیں۔ دونوں صاحب ذو معنی باتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنے مطلب کے مقام پر اول درجہ کے لکیر کے فقیر بن جاتے ہیں اور جب لفظی معنی سے مطلب بر آری ہوتی دکھائی نہیں دیتی تو پھر کوئی عبارت ایسی نہیں' جس کی وہ حسب مطلب کوئی نئی تاویل و تشریح نہ کر لیتے ہوں۔ اسی طرح وہ استعارات اور تشبیہات کو کام میں لا کر بعض اوقات یہاں تک پہنچتے ہیں کہ تثلیث کی تعلیم میں بھی سچائی اور حقیقت کے کسی حد تک معتقد بن بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کے نزدیک' الٰہی محبت اور انسانی محبت' تثلیث کے دو اقانیم ہیں اور وہ جذبات یا جوش جو ان دو کی مخالطت کا نتیجہ ہے۔ ان کے نزدیک اقنوم ثالث ہے اسی طرح پنڈت دیانند نے ویدوں کی جو تفسیر کی ہے' اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مرزا صاحب کی طرح ذو معنی تفاسیر کے حامی اور غیر محقق آدمی تھے۔ مرزائیت اسلام اور مسیحیت کے بین بین ہے۔" (مرزا غلام احمد قادیانی از ڈاکٹر گرس وولڈ ص ۳۷' ۴۶ ۔ آئمہ تلبیس ص ۳۵۵' ۳۵۶ از مولانا رفیق دلاوری)

" جہاد سے دست بردار ہونا اور جس سلطنت کے زیر سایہ ہوں' اس کے حق میں وفاداری اور خیر خواہی کا اظہار کرنا وغیرہ وغیرہ ایسے امور ہیں۔ جن میں ایران کے موجودہ بابی اور ہندوستان کے مرزائی نہ صرف حد درجہ کی مشابہت اور موافقت رکھتے ہیں' بلکہ یہ مشابہت اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ خواہ مخواہ یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ دوسرا فرقہ پہلے کی نقل ہے۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی مولفہ ڈاکٹر گرس وولڈ ص ۴۳)

ریونڈر' ایچ اے والٹر' سیکرٹری لٹریری سوسائٹی (YMCA) ہندوستان

" مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ایڈیٹروں نے جہاں تک ان کا بس چلا ہے۔ تمام زمانوں اور تمام قوموں کا لٹریچر چھان مارا ہے تاکہ وہ تمام کوششوں کو متحد کر کے ایک زبردست اور خطرناک حملہ مسیح ناصری کے کریکٹر پر کر کے اسے کمزور اور داغدار ثابت کر دیں۔"

("دی احمدیہ موومنٹ" از ریونڈر' ایچ اے والٹر مطبوعہ لندن ۱۹۱۸ء)

مسٹر اکبر مسیح، معروف مصنف

"مرزا قادیانی کا وجود ویسا ہی ہے جیسا کہ ہندوؤں کے درمیان اگھور پنتھ کا، جس کے شمار کو بڑھانے والے قوم کے گھنونے لوگ ہوتے ہیں اور ہم کو یاد آتا ہے کہ چراغ دین نے قادیان کی یہ تعریف کی تھی "ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا بسیرا"
("تجلی" مئی ۱۹۰۶ء)

" ہندوستان کے سارے مسلمان مرزا کو اس کے دعووں میں کاذب جانتے ہیں اور مفتری علی اللہ و دجال کا پیشرو یا دجالوں میں سے کوئی ایک۔ اسی طرح تمام عیسائی بھی اس کو جھوٹا مسیح اور فریبی جانتے ہیں۔ یعنی ہر دو گروہ متفق ہیں کہ وہ شیطان کا سونٹا لنگوٹا ہے، اور گویا راہ گلی کے روڑے بھی پکار رہے ہیں، بلکہ سوتے پڑے خود مرزا کے کانوں میں یہی آواز گونجتی ہے کہ "و ہل لک و لا لک" (ریویو قادیان مارچ صفحہ آخر) غرضیکہ جب ہم اس طرح اس کے کارنامہ پر نظر ڈالتے ہیں تو افسوس سے کہتے ہیں کہ اس شخص کی ذات میں بھل منسیت کا اقل مقدار بھی مفقود ہو گیا۔ جس کی اگر انتہا درجہ کی رعایت کی جاوے تو اس کو کذاب کہنا پڑتا ہے ہم کیونکر موتیوں کو سور کے آگے پھینک دیں۔ ہم کیونکر اس خطاب کو، جس کے مستحق مولوی حافظ نذیر احمد سے بزرگ لوگ ہو سکتے ہیں، کسی ناکس پر ضائع کریں اور کیوں ہم اپنے واثق یقین کو پوشیدہ کریں، جس پر تمام مسلمان اور عیسائی، بلکہ ہندو بھی آواز خلق نقارہ خدا کی طرح ایک زبان ہو رہے ہیں، جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا ترس و راستباز لوگ بھی بلا الزام شیطان کو لعین، مردود اور رجیم کہنے کے مجاز ہیں اور مسیلمہ کو کذاب کہنے کے۔" (منارۃ المسیح مصنف اکبر مسیح ص ۴)

جیمز صوبے خاں، صدر پاکستان نیشنل کرسچین لیگ

"پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے صدر جیمز صوبے خاں نے قادیانیوں کے اسلامی طرز عمل کو غیر قانونی قرار دینے پر صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور ان کی حکومت کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور اپنی مسیحی برادری کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو تخریب کار گروہ قرار دے کر ان کی جائیدادوں کو ضبط کر لیا جائے ان کی جھوٹی اور من گھڑت

تبلیغ پر پابندی لگا دی جائے' انہوں نے مذہب کے خلاف "ابن مریم" "مسیح موعود" اور "مسیح ناصرات" وغیرہ قادیانیوں کے شائع کردہ پمفلٹ ضبط کرنے پر موجودہ حکومت کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ یہ پمفلٹ شائع کرنے پر مرزا طاہر احمد اور اس کے حواریوں کے خلاف اسلامی قذف قانون کے تحت مقدمات درج کیے جائیں۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۶ مئی ۱۹۸۴ء)

پطرس گل' مسیحی راہنما

"قادیانیوں کے خلاف مسیحی راہنما پطرس گل کی رٹ درخواست کی سماعت کے دوران آج ہائی کورٹ نے وفاقی حکومت سے بھی رپورٹ طلب کر لی ہے اور اس سلسلہ میں ڈپٹی اٹارنی جنرل کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ رٹ درخواست میں مرزا طاہر احمد سربراہ قادیانی گروپ اور ڈاکٹر سعید سربراہ لاہوری گروپ کو بھی فریق بنایا گیا ہے اور موقف اختیار کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش اور حضرت مریم کے تقدس کے بارے میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقائد یکساں ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مریضوں کو شفا دینے' مردوں کو زندہ کرنے اور آسمان پر زندہ اٹھائے جانے اور دوبارہ دنیا میں آمد کے بارے میں بھی ایک جیسا یقین رکھتے ہیں اور درخواست گزار ملک کے مسلمانوں اور عیسائیوں میں مکمل اتحاد پر یقین رکھتا ہے' لیکن قادیانی بشمول لاہوری گروپ ان عقائد سے نہ صرف انحراف کرتے ہیں' بلکہ ان کی تضحیک کے سزاوار ہیں' جس سے مسیحیوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ رٹ میں کہا گیا ہے کہ قادیانی یہ سب کچھ یہودیوں کے احکامات کے تحت کر رہے ہیں۔ رٹ میں استدعا کی گئی ہے کہ مسیحیوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ نیز قادیانیوں بشمول لاہوری گروپ کو ایک ناپسندیدہ سیاسی جماعت قرار دے کر حکومت کو ہدایت کی جائے کہ ان پر پابندی عائد کرے۔" (روزنامہ امروز لاہور ۹ جولائی ۱۹۸۴ء)

عبدالناصر گل' مسیحی راہنما

"عیسائیوں کا پختہ ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ زمین پر آئیں گے۔ قادیانی فرقہ کو مسیحی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ مخالف گروپ سمجھتے ہیں جس کا ذکر بائیبل میں آیا ہے تمام عیسائی لوگ قادیانیوں کے خیالات اور اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کو باطل' قابل اعتراض اور قابل مواخذہ سمجھتے ہیں' یہ تعلیمات عیسائیوں پر حملہ کے مترادف

ہیں۔"

(روزنامہ پاکستان ۱۲ مئی ۱۹۹۱ء)

پادری اے۔ آر ناصر۔ صدر پاکستان مسیحی انجمن پاکستان

" مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات نے اسلام اور عیسائیت کو یکساں نقصان پہنچایا ہے' کیونکہ قادیانی مذہب کا وجود جھوٹ اور بے بنیاد دعووں پر مبنی ہے۔ عیسائی راہنما اس بے بنیاد مذہب کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کریں اور ان کے نام نہاد مشن کے خلاف برسرپیکار ہو جائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر میں قبر کا پروپیگنڈہ افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ پوری مسیحی قوم قادیانیوں کے باطل عقائد اور نظریات کے خلاف موثر پروگرام بنائے گی۔"
(آل پاکستان مسیحی تبلیغی کنونشن منعقدہ حافظ آباد۔ ہفت روزہ لولاک جلد ۲۲ شمارہ ۳۶۔ ۲۹ نومبر ۱۹۸۵ء)

شریمتی سرلا دیوی' جنرل سیکرٹری پاکستان نیشنل مینارٹیز لیگ

" پاکستان نیشنل مینارٹیز لیگ کی جنرل سیکرٹری شریمتی سرلا دیوی نے قادیانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کی لیگ میں شامل ہو کر پاکستان کی خدمت کریں اور باقی اقلیتوں سے مل کر پاکستان کی سالمیت کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کریں۔ ایک بیان میں انہوں نے نئی اقلیت کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ " دنیا لادینیت کی طرف بڑھ رہی ہے' جبکہ پاکستان مذہب کی مقدس بنیاد پر قائم ہوا ہے دنیا کے تمام مذاہب کے پیروکاروں کا فرض ہے کہ پاکستان کے تحفظ اور اس کی بقاء کے لئے پاکستان سے بھرپور تعاون کریں۔" (۲۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء نوائے وقت)

پروفیسر ایس ایم پال' ایف سی کالج لاہور' ایڈیٹر "نور افشاں"

" مرزا غلام احمد قادیانی ابتداء میں سیالکوٹ کی تحصیل میں پندرہ روپے ماہوار پر محرر کے طور پر ملازم تھے۔ اسی سلسلہ میں قانونی کتابیں پڑھ کر مختاری کے امتحان میں شریک ہوئے' لیکن فیل ہو گئے۔ تب مرزا کی طبیعت' جو بے حد جدت پسند واقع ہوئی تھی' نے پلٹا کھایا اور آریوں اور عیسائیوں کے ساتھ مباحثانہ و مناظرانہ اشتہار بازی پر اتر آئی۔ جب آپ کو کسی قدر شہرت نصیب ہوئی تو براہین احمدیہ کی تصنیف کا اشتہاری اعلان شائع کیا اور مسلمانوں سے امداد و اعانت کا خواستگار ہوا۔ مرزا صاحب پر چاروں طرف سے روپوں کی بارش ہونے لگی'

لیکن افسوس کہ طمع زر، جلب منافع اور شہرت طلبی نے مرزا صاحب کو ایک ہی نقطہ پر جمنے نہیں دیا اور منازل ارتقاء کی تمام سیڑھیوں کو نہایت سرعت کے ساتھ یک جست طے کیا۔ چنانچہ اول مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، پھر محدث ہونے کے مدعی ہوئے۔ پھر امام الزماں بنے، پھر خلیفہ الہی اور خدا کے جانشین ہونے کا دعویٰ کیا، غرض کہ یہ تدریجی ترقیاں اسی طرح جاری رہیں، حتیٰ کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور الوہیت کے درجہ پر جا کر دم لیا۔ ایک شخص جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہو اور ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اور جس کے پیروؤں کا یہ عقیدہ ہو کہ مرزا کے بغیر نجات نہیں اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک شخص کا حق ہے کہ ایسے شخص کے اقوال و افعال اور سکنات کو جانچ کر دیکھے کہ آیا وہ اپنے دعوؤں میں صادق ہے یا کاذب، چنانچہ مسلمانوں نے بالخصوص اسی قانون کے تحت مرزا صاحب کے اقوال و افعال پر اعتراضات کئے اور ان کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔ مرزا صاحب بھی ایسے شخص نہ تھے جو چپ سادھ لیتے، آپ نے بھی مسلمانوں کے ہر ایک اعتراض کا جواب اس طرح دیا کہ مسلمانوں کے ہر ایک اعتراض کو قرآن شریف اور آنحضرتؐ پر چسپاں کر دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قادیانیوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمارے مخالف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کوئی ایسا اعتراض پیش نہیں کر سکتے جو ان کے مسلمہ راستبازوں پر نہ پڑتا ہو۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۸ ص ۱۲ ص ۴۴۱ بابت دسمبر ۱۹۲۹ء۔ معذرت نامہ مرزا از ایس ایم پال ص ۱۴ تا ۱۶)

ڈاکٹر شنکر داس (ہندو دانشور)

"سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے، وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کس طرح قومیت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ .... ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کئے بیٹھے ہیں اور وہ دن رات عرب ہی کے گیت گاتے ہیں، اگر ان کا بس چلے تو وہ ہندوستان کو بھی عرب کا نام دے دیں۔

اس تاریکی میں، اس مایوسی کے عالم میں ہندوستانی قوم پرستوں اور محبان وطن کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے اور وہ آشا کی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔ جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے، وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں احمدیہ تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان

اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔

جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور عقیدت رام کشن' وید' گیتا اور رامائن سے اٹھ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے' اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے' مکہ' مدینہ اس کے لئے روایتی مقامات رہ جاتے ہیں' یہ بات عام مسلمانوں کے لئے' جو ہر وقت پان اسلام ازم اور پان عربی سنگٹھن کے خواب دیکھتے ہیں' کتنی ہی مایوس کن ہو' مگر ایک قوم پرست کے لئے باعث مسرت ہے۔

ایک احمدی (مرزائی) چاہے عرب' ترکستان' ایران یا دنیا کے کسی بھی گوشہ میں بیٹھا ہو' وہ روحانی تسکین کے لئے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے۔ قادیان کی سرزمین اس کے لئے سرزمین نجات ہے اور اس میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے۔ ہر احمدی کے دل میں ہندوستان کے لئے پریم ہو گا' کیونکہ قادیان ہندوستان میں ہے۔ مرزا صاحب بھی ہندوستانی تھے اور اب تک جتنے خلیفے اس فرقے کی رہبری کر رہے ہیں۔ وہ سب ہندوستانی ہیں۔

اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب مرزائی قرآن کو الہامی کتاب مانتے ہیں تو وہ اسلام سے الگ کیسے ہوئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سکھوں کی موجودہ ہندوؤں سے علیحدہ گرو گرنتھ صاحب میں رام کشن' اندر وشنو' سب ہندو دیوی دیوتاؤں کا ذکر آتا ہے' مگر کیا سکھوں نے رام' کرشن کی مورتیوں کا کھنڈن نہیں کیا؟ گوردواروں سے رامائن اور گیتا کا پاٹھ نہیں اٹھایا؟ کیا سکھ اب ہندو کہلانے سے انکار نہیں کرتے؟

اسی طرح وہ زمانہ دور نہیں جب قادیانی کہیں گے کہ ہم محمدی مسلمان نہیں' ہم تو احمدی مسلمان ہیں۔ کوئی ان سے سوال کرے گا کیا تم حضرت محمدؐ کی نبوت کو مانتے ہو؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم حضرت محمدؐ' عیسیٰؑ' رام' کرشن سب کو اپنے اپنے وقت کا نبی تصور کرتے ہیں' لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ہندو' عیسائی یا محمدی ہو گئے۔ یہی ایک وجہ ہے کہ مسلمان احمدی تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ احمدیت ہی عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے۔ خلافت تحریک میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا' کیونکہ وہ خلافت کو بجائے ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔" (اخبار بندے ماترم ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء --- مرزائیت کا سیاسی محاسبہ از جانباز مرزا ص ۵۳ تا ۵۶)

پنڈت جواہر لال نہرو

"کانگرس کی "ہائی کمان" قادیانیوں کو انگریز کا ایجنٹ قرار دیتی تھی۔ پنڈت نہرو نے اس زمانے میں انگلستان کی سیاحت سے واپس آ کر کانگرس کے سیکرٹری ڈاکٹر سید محمود سے سب سے پہلی بات یہ کہی کہ "میں (نہرو) نے سفر یورپ سے یہ سبق حاصل کیا ہے کہ اگر ہم انگریزی حکومت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور کیا جائے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے۔" (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۵ء خطبہ مرزا محمود)

دیوان سنگھ مفتون (مصنف ناقابل فراموش)

"مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی کی شخصیت و کردار سے کون واقف نہیں۔ آپ باطل طاقتوں کو جس بیباکی اور جرات کے ساتھ للکارتے ہیں' یہ انہی کا حصہ ہیں۔ نیازی صاحب نے ایک مرتبہ شفیق مرزا اور امیرالدین صاحب کو سیمنٹ بلڈنگ تھارنٹن روڈ لاہور کے سامنے بتایا تھا کہ "ایوب حکومت میں جب دیوان سنگھ مفتون پاکستان آئے تو مجھے ملنے کے لئے بھی تشریف لائے۔ دوران گفتگو انہوں نے بڑی حیرانگی سے کہا "میں عرصہ دراز کے بعد ربوہ میں مرزا محمود سے ملا ہوں' خیال تھا کہ وہ کام کی بات کریں گے' مگر میں جتنا عرصہ وہاں بیٹھا رہا وہ یہی کہتے رہے کہ فلاں لڑکی سے تعلقات استوار کیئے تو مجھے اتنا مزا آیا' فلاں سے کیئے تو اتنا!"" (شہر سدوم از مرزا شفیق احمد' ص ۱۱۹)

راجندر سنگھ

"مرزا قادیانی نے جن ہاتھوں سے پنجاب میں شہرت حاصل کی ہے' وہ ہر ایک مذہب کے عقل مند اور دانا لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ بقول شخصے' بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا۔ ان کا مسیح موعود بننا یا یوں کہو کہ اپنے منہ میاں مٹھو بننا' عیسائی اور ہندو کے مذہب پر خواہ مخواہ کے متواتر جمع کرنا' جھوٹی جھوٹی پیشین گوئیوں سے لوگوں کو دھمکانا' کہیں روحانی آدمی بننا' کہیں اپنے اوپر الہام اور وحی کا آنا بیان کرنا' ایسی باتیں ہیں جو مثل روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔ اس کی پیشین گوئیاں محض شہرت حاصل کرنے کا ڈھکوسلا ہے' یہ شخص کوئی روحانی آدمی ہرگز نہیں' بلکہ ایک سخت مفسدہ پرداز اور دنیا دار آدمی ہے۔ مرزا صاحب کی زبان بہت ہی رذیل گندی

اور پراز تعصب ہے۔ شریفوں کے پڑھنے کے لائق ہرگز نہیں۔ اس کی کتابیں گندی زبان سے بھری ہوئی ہیں۔" (خبط قادیانی کا علاج از سردار راج اندر سنگھ ایڈیٹر و مالک اخبار خالصہ بہار انار کلی۔ لاہور ص ۲۔ بار اول ۱۸۹۷ء)

قادیانیت

ہماری نظر میں

حکومتِ پاکستان

حکومت پاکستان

قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ

خلاف اسلام سرگرمیاں روکنے کے لئے حکومت کے اقدامات

" قادیانی گروہ' لاہوری گروہ اور احمدیوں کی مخالف اسلام سرگرمیوں (امتناع و سزا) آرڈیننس (۱۹۸۴ء) کے نفاذ سے قادیانی مسئلہ اپنے حتمی حل کے آخری مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو اب تقریباً ایک سو سال کا ہو چکا ہے۔ اس کی ابتداء ایک استعماری طاقت کی انگیخت پر ہوئی اور جیسے جیسے وقت گزرتا گیا' یہ پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتا چلا گیا۔ اس نے نہ صرف برصغیر جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے درمیان تلخی اور تفرقہ پیدا کیا' بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک کی مسلمان اقوام خصوصاً افریقی مسلمان بھی اسی طرح کی تلخی اور تفرقہ کا شکار ہوئے۔

ختم نبوت (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' خدا کے آخری نبی ہیں) کا تصور اسلام میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں "کوئی بھی مذہبی معاشرہ جو اپنی اساس کے لئے ایک نئی نبوت کا متقاضی ہو اور تمام ایسے مسلمانوں کو جو (اس نئی نبوت کے) الہامات کو ماننے سے انکار کریں' کافر قرار دے' اسے ہر مسلمان اسلام کے استحکام کے لئے ایک شدید خطرہ سمجھتا ہے ...... ایسا ہونا ضروری ہے' کیونکہ مسلمان معاشرے کے استحکام کا تحفظ صرف ختم نبوت کے تصور ہی سے ہوتا ہے۔"

بطور نبی' مرزا غلام احمد کے ساتھ قادیانیوں کی ارادت انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانیوں نے خود اپنے آپ کو مسلم قومیت سے الگ کیا ہے۔ قادیانی لٹریچر میں متعدد اظہارات اس امر کے ملتے ہیں' جن میں کہا گیا ہے کہ ایسے تمام لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر صاد نہیں کرتے' انہیں مسلمان تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنی تصنیف " حقیقت الوحی " میں صاف طور پر بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ان کے مخالفین ہر دو فریق بیک وقت مسلمان نہیں تسلیم کئے جا سکتے۔ (حقیقت الوحی مطبوعہ قادیان ۱۹۰۷ء ص ۱۶۳' ۱۶۴' ۱۷۹' ۱۸۰ وغیرہ) اپنی ایک اور تصنیف میں وہ اپنے مخالفین کو "اہل جہنم" قرار دیتے ہیں ("انجام آتھم" مطبوعہ قادیان ۱۸۹۶ء۔ ص ۶۲)

مرزا غلام احمد کے جانشین' جن میں ان کے بیٹے خلیفہ دوم اور قادیانیوں کے مصلح موعود

مرزا بشیر الدین محمود احمد بھی شامل ہیں' بعینہ ایسے ہی خیالات رکھتے ہیں' تاہم اس ضمن میں شدید ترین بیان' جس میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے اختلافات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے' مولوی محمد علی کا ہے' جو خود ایک قادیانی فاضل 'لیکن قادیانی تحریک کے نرم ترحصے کے بانی بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں " اسلام کے ساتھ احمدیہ تحریک کا تعلق ویسا ہی ہے جیسا عیسائیت کا یہودیت سے تھا۔" (اقتباس از مباحثہ راولپنڈی مطبوعہ قادیان ص ۲۴۰)

آنے والے صفحات میں اس تخریب کار تحریک کی ابتدائی تاریخ' اس کے بنیادی اصولوں کا تجزیہ اور استعماری طاقتوں کے ساتھ اس کے تعاون کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مزید بر آں امت مسلمہ کے قادیانی تحریک کے متعلق خیالات اور اس کے قادیانیت کے خلاف رد عمل کی صدائے بازگشت بھی ہے۔ ایک مسلمان کے لئے یہ قضیہ نہ صرف تکلیف دہ ہے' بلکہ خطرناک نتائج سے پُر بھی۔ قادیانی تحریک اس بنا پر اور بھی تہلکہ خیز ہے کہ یہ اسلام کے حصار کے اندر سے غدارانہ طور پر عمل کرنے کی خواہاں ہے۔ ہرچند کہ اس کا اپنا تشخص پاکستان کے مروجہ قانون اور قادیانی امت کی از خود امت مسلمہ سے علیحدگی کی روشنی میں اسلام کے بالکل برعکس ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس مرتد سلسلے کی ابتداء' اس کے مقصودات اور اس کی سرگرمیوں سے آگاہ ہونا چاہئے۔ پاکستان کی حکومت اور عوام کی طرف سے انہیں ملت اسلامیہ سے حتمی طور پر الگ تھلگ کرنے کی کوشش جاری ہیں' کیونکہ قادیانی' ملت اسلامیہ کا حصہ نہیں ہیں۔

اسلام میں ختم نبوت کا تصور

ختم نبوت پر ایمان اسلامی عقائد کا بنیادی نظریہ ہے۔ اس امر حقیقت پر مسلمان غیر متزلزل عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' سلسلہ انبیاء کے وہ آخری نبی تھے' جنہیں انسانیت تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے پر مامور کیا گیا تھا۔ ختم نبوت پر ایمان رکھنے کا قدرتی حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات جامع' حتمی اور مکمل ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر تاریخ کی تحقیقی نگاہیں ہمیشہ مرکوز رہی ہیں اور آنحضرتؐ کی ذات بابرکات ہی وہ واحد ذات ہے' جس کی طرف انسانیت راہنمائی کے لئے ہمیشہ پر اعتماد انداز میں دیکھتی چلی آئی ہے۔

نئے نبی کی آمد کے بارے میں جب ہم قرآن حکیم کی متعلقہ آیات کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ کوئی نیا نبی اس وقت مبعوث ہوتا تھا' جب سابق نبیوں

کی تعلیمات عام طور پر بھلا دی جاتی تھیں یا ان کو مسخ کر دیا جاتا تھا یا ان میں شدید انداز کی آمیزش کر دی جاتی تھی یا زمانی اور مکانی تغیرات کی بناء پر ان میں ترامیم یا تدوین نو کی ضرورت لاحق ہو جاتی تھی، لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات حتمی، آفاقی، مکمل اور پوری طرح محفوظ ہیں، لہٰذا ان تعلیمات کے ہوتے ہوئے کسی نئے نبی کی آمد کی مطلقاً گنجائش یا ضرورت نہیں۔ تمام تر اسلامی تاریخ کے دوران، ختم نبوت کا یہ تصور اسلام کے اساسی اصولوں میں شامل رہا ہے اور مسلمانوں کے انداز نظر، رویئے اور احساسات پر اس تصور کی چھاپ بہت گہری رہی ہے۔

تورات اور انجیل کے صحائف اس بات پر گواہ ہیں کہ تمام سابق انبیاء اپنے سے بعد آنے والے انبیاء کی آمد کی پیش گوئی کرتے رہے ہیں، لیکن قرآن حکیم میں اس طرح کا کہیں کوئی اشارہ بھی نہیں۔ اس کے برعکس ہمیں قرآن حکیم میں ایسی واضح آیات ملتی ہیں جو کسی شک و شبہ کے بغیر اس حقیقت کا اظہار کرتی ہیں کہ رسالت کا منصب اختتام پذیر ہو چکا ہے اور باب نبوت ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ احادیث نبویؐ میں اس موضوع پر کئی مصدقہ اور متفق علیہ حدیثیں موجود ہیں، جنہیں تواتر کی بلند حیثیت بھی حاصل ہے۔

یہ عقیدہ اصول دین میں سے ہے اور ہمہ گیر ہے۔ امت مسلمہ میں ہمیشہ اس عقیدے کے متعلق یک جہتی اور اجماع رہا ہے اور اسے ہمیشہ ایمان کا ایک غیر متنازعہ جزو تسلیم کیا جاتا رہا ہے اور یہ ایک ایسی پائیدار بنیاد ہے جس کے اوپر اسلام کی صرف نظریاتی عمارت ہی استوار نہیں، اس کی تہذیبی تعمیر بھی استادہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو اسے مسلمانوں نے بے درنگ کاذب اور مرتد گردانا ہے اور پوری امت نے کبھی کسی ایسے شخص کے ساتھ بحث و تمحیص کو ضروری نہیں سمجھا اور نہ گوارا کیا ہے۔

تکمیل دین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں نبوت کا اتمام اس امر کی دلیل ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو پیغام لائے تھے، اس میں زندگی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ فکر اسلامی کے ارتقاء اور مسلم معاشرے کی تشکیل پر قرآن حکیم کے آخری کتاب اور رسول پاکؐ کے آخری نبیؐ ہونے کے تصور نے گہرے نقوش ثبت کئے ہیں۔

مشہور و معروف صاحب فکر مورخ ابن خلدون، امام ابن تیمیہ، ان کے روشن ضمیر شاگرد ابن قیم، شاہ ولی اللہ دہلوی اور علامہ محمد اقبال ایسے عظیم مسلمان مفکر ہیں، جنہوں نے ختم

نبوت کے علمی، معاشرتی اور سیاسی مضمرات پر بحث کی ہے۔ اس موضوع پر علامہ اقبال کے خیالات اس رسالہ میں آپ آگے چل کر ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس مختصر بحث میں یہ بات آئینے کی طرح صاف اور واضح ہو جاتی ہے کہ ختم نبوت پر ہمارا عقیدہ جزو ایمان ہے جو محض کسی مافوق الفطرت اہمیت کا لگا بندھا قانون نہیں بلکہ اس کے اپنے معاشرتی مضمرات بھی ہیں اور ان مضمرات کی بدولت اس نے ایک اسلامی تہذیب کی تشکیل میں بہت مدد دی ہے۔ اس نے مسلمانوں کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو معیار کی صورت میں رکھا ہے۔ اس نے ان کے لئے اخلاقی اور روحانی کردار کا ایک ابدی نظام اقدار استوار کیا ہے۔ اس نظریئے نے مختلف ادوار، مختلف نسلوں اور مختلف رنگ روپ کے انسانوں کو ایک لڑی میں پرو کر ایک امت بنایا ہے۔ اس نے انسان کے ذہنی استفسارات کو مہمیز لگائی ہے اور اس طرح واضح طور پر ایک منفرد تہذیبی تعمیر کے لئے بنیادیں قائم کی ہیں۔

ختم نبوت کے سلسلے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی پیش نظر رہنا چاہئے کہ میرے بعد تیس جھوٹے مدعیان نبوت آئیں گے، لیکن میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس ضمن میں یہ تاریخی حقیقت بھی عام پڑھے لکھے لوگوں پر روشن ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے دوران مسیلمہ کذاب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ۸ھ میں آنحضورؐ کو ایک خط بھی لکھا تھا جس کے عنوان میں تحریر کیا " من مسیلمہ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ۔" اس کا خیال تھا کہ آنحضورؐ بھی جواباً" اسے اسی طرح لکھیں گے اور یہ تحریر اس کے لئے تصدیق نامہ ہو جائے گی، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب اس طرح شروع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم٭

من محمد رسول اللہ الی مسیلمتہ کذاب۔ سلام علی من اتبع الھدی

اس جواب سے مسیلمہ، کذاب کے نام سے ایسا معروف ہوا کہ ابد تک یونہی معروف رہے گا۔ اس طرح یہ فیصلہ بھی کر دیا گیا کہ آنحضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہر شخص کاذب ہے۔

قادیانیت کا ظہور

سامراج کی سیاسی بالادستی اور عسکری تسلط کی بدولت اس کے معقب میں غیر ملکی عیسائی مبلغین کا ایک ریلا ہندوستان میں وارد ہوا۔ ہندوستان کی مذہبی اور ثقافتی زندگی میں ان کی موجودگی نے مسلمانوں کے جذبات میں تلخی گھول دی اور اس طرح سے صورت حالات میں سخت کشیدگی پیدا ہوئی۔ برصغیر کے طول و عرض میں مسلمانوں اور عیسائی مبلغین کے درمیان تند و تیز مذاکروں اور علمی مباحثوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس وقت مسلمانوں سیاسی طور پر اکھڑے ہوئے' عسکری میدان میں شکست خوردہ اور ثقافتی طور پر احساس کمتری کاشکار ہو چکے تھے۔ ایسے مواقع عام طور پر مذہبی اور سیاسی مہم جوؤں کے لئے بہت ساز گار ہوتے ہیں اور وہ صورت حال سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ایسے ہی نازک موقع پر قادیانی سلسلہ پنجاب کے ایک دور افتادہ قصبے میں شروع ہوا۔ اس سلسلے کو اس کے سامراجی آقاؤں کی مکمل سرپرستی حاصل تھی۔ جدید تحقیقی کوششوں نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ سامراجیوں کی شہہ پر ہی یہ منصوبہ بنایا گیا اور اس منصوبے کے تخلیق کرنے والے عیار ذہن جلد ہی مرزا غلام احمد قادیانی کی متذبذب شخصیت کی تلاش میں کامیاب ہو گئے' جن کی ذات میں انہیں اپنا وہ متوقع مدعی نبوت مل گیا' جو امت مسلمہ کی مذہبی استقامت اور ذہنی پختگی کو مجروح کرنے کی ذمہ داری قبول کر سکتا تھا۔ مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء میں قادیان کے چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوئے۔ مرزا صاحب ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں جونیئر کلرک کی حیثیت سے ملازم ہو گئے' جہاں انہیں پندرہ روپے ماہانہ تنخواہ ملتی تھی۔ بعض قادیانی اہل قلم نے لکھا ہے کہ مرزا کو گھر کا کچھ مال غبن کرنے کی پاداش میں ان کے باپ نے گھر سے نکال دیا تھا اور اسی وجہ سے انہیں قادیان سے نکلنے اور سیالکوٹ میں معمولی سی ملازمت اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ تقریباً چار سال تک انہوں نے یہ ملازمت کی اور ۱۸۸۵ء میں اسے خیرباد کہا۔ اس چار سال کے عرصہ میں انہوں نے انگریزی زبان سکھانے کے کورس میں' جو برطانوی افسروں نے اپنے ہندوستانی ملازمین کے فائدے کے لئے جاری کیا تھا' تعلیم حاصل کر کے انگریزی زبان میں شد بد پیدا کر لی۔ زبان دانی کے اس ابتدائی معیار میں اپنی کامیابی سے وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے مقامی عدالتی ملازمتوں کے لئے اہل قرار دیئے جانے کے لئے ایک مختصر امتحان (مختاری کا امتحان) میں شرکت کی' لیکن وہ امتحان میں ناکام ہو گئے اور عدالتی عہدہ دار نہ بن سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنا شجرہ نسب وسطی ایشیا کے مغلوں سے ملاتے ہیں۔ اپنی ابتدائی

تحریروں کے مطابق وہ مغلوں کی برلاس شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ (کتاب البریہ دوسرا ایڈیشن ۱۹۳۲ء۔ ص ۱۳۴) بعد میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہیں الہام کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ ان کا شجرہ نصب ایرانیوں سے ملتا ہے۔ یہ دعویٰ غالباً اس لئے کیا گیا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق خود کو ٹھہرا سکیں' جس میں آنحضورؐ نے اشاعت اسلام میں ایرانی مسلمانوں کے کردار کی بہت تعریف کی تھی۔

تاہم وہ اپنی زندگی کے آخری مرحلے تک اس امر کا تعین نہ کر سکے کہ وہ کون سے سلسلہ نسب سے تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے مغل قوم سے تعلق رکھنے کا دعویٰ کیا' پھر کچھ عرصے کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ ان کا کچھ تعلق سادات یعنی آنحضورؐ کی اولاد سے ہے اور بالآخر انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہیں از روئے الہام بتایا گیا ہے کہ وہ ایرانی الاصل تھے۔ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ ایک نام نہاد کشف کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی ثبوت نہیں کہ وہ واقعی ایرانی الاصل ہیں (اربعین جلد دوم۔ ص ۱۷)

سکھوں کے دور حکومت میں ان کے ساتھ تصادم میں مرزا کے پردادا کی بہت سی زمین ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ چنانچہ خاندانی لحاظ سے سکھوں سے اتنے بڑے چرکے کھانے کی وجہ سے انہیں سکھ قوم سے بیزاری ہو گئی اور' چونکہ' سکھوں کا خاتمہ کرنے والے انگریز تھے' لہٰذا ان کا خاندان انگریزوں کا حاشیہ بردار ہو گیا اور اس حاشیہ برداری میں اتنا آگے نکل گیا کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف انگریزوں کی مدد کی۔ مرزا غلام احمد اپنے والد کے انگریز پرستانہ کردار پر فخر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میرے والد مرزا غلام مرتضٰی صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر' پچاس جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔" (تحفہ قیصریہ ص ۱۹۔ از مرزا غلام احمد)

تاہم ان کے خاندان کی حالت پتلی ہوتی چلی گئی اور جس گورنمنٹ عالیہ کو ان کے باپ نے مسلمان بھائیوں کے خلاف مدد بہم پہنچائی تھی' اس نے بھی ان کی کوئی قدر نہ کی' بلکہ ان کی زمین ضبط کرتے رہے۔ چنانچہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں۔

"اس کے بعد انگریز آئے تو انہوں نے ہماری خاندانی جاگیر ضبط کر لی اور صرف سات سو روپے سالانہ کی ایک اعزازی پنشن نقدی کی صورت میں مقرر کر دی جو ہمارے دادا صاحب

کی وفات پر صرف ایک سو اسی رہ گئی اور پھر تایا صاحب کے بعد بالکل بند ہو گئی۔" (سیرۃ المہدی' حصہ اول - ص ۳۲ صاحبزادہ بشیر صاحب)

مرزا صاحب نے اپنی زندگی کی ابتدائی دہائیاں نہایت فقرو فاقہ اور بڑی خستہ حالی میں بسر کیں۔ وہ خود کہتے ہیں کہ انہیں اتنی بھی توقع نہ تھی کہ وہ دس روپے مہینہ بھی کما سکیں' کیونکہ ان کے پاس سرمایہ تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا' لیکن جیسے ہی انہوں نے دعوے (مجدد' محدث اور نبوت کے) شروع کیے ان کے پاس نذرانوں وغیرہ کی ریل پیل شروع ہو گئی اور عمر کے آخری سالوں تک ان کی کمائی میں بہت اضافہ ہو چکا تھا چنانچہ ۱۹۰۷ء تک ان کی کمائی ڈھائی لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کسی کا لکھ پتی ہونا بہت بڑا اعزاز ہوتا تھا۔

اپنی زندگی کے آخری حصے میں وہ دولت میں کھیلتے رہے' ان کا معیار زندگی اتنا بلند ہو گیا کہ خود ان کے پیروکار اس پر نکتہ چینی اور ناپسندیدگی کا اظہار کرنے لگے۔

مرزا صاحب کی شخصیت

اپنی جوانی کے زمانے میں مرزا صاحب صرع اور اعصابی دوروں کی بیماریوں میں مبتلا رہے۔ کبھی کبھی وہ ہسٹریا کے حملوں کی وجہ سے بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ انہیں ذیابیطس کا مرض بھی تھا۔ یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ بعد میں انہوں نے اپنی دو بیماریوں یعنی مراق اور ذیابیطس کو اپنے حق میں ایک دلیل بنا کر گھڑ لیا۔ انہوں نے لکھا۔

"دیکھو میری بیماری کے متعلق بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی' جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا' تو وہ زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی' تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔" (ارشاد مرزا غلام احمد' مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان' قادیان' ماہ جون۔ ۱۹۰۶ء)

مرزا صاحب عربی الفاظ کے صحیح تلفظ سے قاصر تھے۔ وہ قریب المخرج عربی حروف کو الگ الگ لہجے میں نہ بول سکتے تھے مثلاً ق اور ک کو۔ بعض اوقات ان کے ملاقاتی ان کی اس کمزوری پر اعتراض کرتے تھے' مگر مرزا صاحب اپنی صفائی میں کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ (الفضل مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۸ء)

ان کے بعض قریبی عزیز ان کے سخت مخالف تھے۔ ان میں ایک مرزا شیر علی صاحب تھے' جو رشتے میں ان کے سالے تھے اور ان کے بیٹے مرزا فضل احمد کے خسر بھی۔ بڑے وجیہہ

انسان تھے' سفید براق داڑھی اور تسبیح ہاتھ میں۔ بہشتی مقبرے کے قریب بیٹھے رہتے اور جو لوگ مرزا سے ملنے آتے انہیں کچھ اس طرح کے الفاظ میں سمجھایا کرتے۔

" مرزا صاحب سے میری قریبی رشتہ داری ہے' آخر میں نے کیوں نہ اسے مان لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اس کے حالات سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ایک دکان ہے' جو لوگوں کو لوٹنے کے لئے کھولی گئی ہے۔ میں مرزا کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہوں' میں اس کے حالات سے خوب واقف ہوں۔ اصل میں آمدنی کم تھی' بھائی نے جائیداد سے بھی محروم کر دیا' اس لئے یہ دکان کھول لی ہے۔ آپ لوگوں کے پاس کتابیں اور اشتہار پہنچ جاتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں' کتنا بڑا بزرگ ہو گا۔ پتہ تو ہم کو ہے' جو دن رات اس کے پاس رہتے ہیں۔ یہ باتیں میں نے آپ کی خیرخواہی کے لئے آپ کو بتائی ہیں۔" (تقریر مرزا بشیر الدین محمود جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء۔ مطبوعہ الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء)

مرزا صاحب کی تحریروں کو پڑھنا' ایک خشک اور غیر دلچسپ مشغلہ ہوتا ہے' کیونکہ ان کی تحریروں میں نہ تو علمی رنگ ہوتا ہے نہ ادبی چاشنی۔ مسائل سے نمٹنے کا' ان کا انداز بڑا بھسپھسا تھا اور ان کی تحریر' تیسرے درجے کی زمانہ وسطیٰ کی تحریروں کی طرح تھی۔ وہ اپنے مخالفین کو دل کھول کر کوستے اور کبھی کبھی گالیاں دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ان کی بہت سی تحریریں نام نہاد پیش گوئیوں سے بھری پڑی ہیں' جو ان کے مخالفین کی موت کے بارے میں ہوتی ہیں۔

مرزا غلام احمد کے دعوے

قادیانیت کا گہرا مطالعہ کرنے والے فاضلین نے مرزا صاحب کے دعوؤں کی تاریخ کو چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ پہلا دور ۱۸۵۸ء سے لے کر ۱۸۷۹ء تک کا ہے۔ اس دور میں مرزا صاحب نے کسی قسم کا کوئی دعویٰ نہیں کیا' بلکہ انہیں ایک مقامی مبلغ اسلام کی حیثیت سے شہرت حاصل تھی۔ ایک ایسا مبلغ جو شمالی پنجاب میں عیسائی مشنریوں' ہندو پنڈتوں اور آریہ سماجی ودوانوں سے مذہبی بحث مباحثوں میں مصروف رہتا تھا۔

۲۔ دوسرا دور ۱۸۷۹ سے ۱۸۸۸ء تک کا ہے۔ اس زمانے میں انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید دین کے اہم کام پر مامور کیا گیا ہے۔ تجدید دین کا یہ منصب انہیں

مثیل مسیحا کی حیثیت سے دیا گیا ہے۔ مثیل مسیحا ایسا شخص ہوتا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کا ہو۔

۳۔ ۱۸۸۸ء سے ۱۹۰۱ء تک کا تیسرا دور وہ ہے' جس میں انہوں نے مسیح موعود یا ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا یعنی ایک ایسا نبی' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں اور آپؐ کے زیر سایہ ہو۔

۴۔ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۸ء تک کا دور وہ ہے' جس میں انہوں نے دعوائے نبوت کیا اور کہا کہ وہ لفظ نبی کے مکمل معنوں میں نبی ہیں۔

مرزا غلام احمد کے دعوے اتنے الجھے ہوئے اور اتنے متنوع ہیں کہ الجھاؤں کے اس ڈھیر کو سائنسی اور دانشورانہ تحریروں کے قالب میں ڈھالنا انتہائی مشکل کام ہے۔ دعوے بسا اوقات باہم دگر ایسے متصادم اور بسا اوقات مضحکہ خیز ہوتے ہیں کہ ان کو صاف اور عام فہم زبان میں پیش کرنا بہت مشکل ہوتا ہے' تاہم ان کی تحریروں کا مفصل جائزہ ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ان کے دعوؤں کو مختصراً مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت پیش کریں۔

۱۔ نبوت کا دعویٰ
۲۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونے کا دعویٰ
۳۔ تمام انبیاء سے برتری کا دعویٰ
۴۔ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ
۵۔ ناسخ جہاد ہونے کا دعویٰ

اس مختصر سے مقالے میں ہمارے لئے ان تمام دعوؤں کا مفصل جائزہ اور محاکمہ بہت مشکل ہے۔ لہذا یہاں ہم اپنے آپ کو نبوت کے دعوؤں کے جائزے تک محدود رکھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد کا دعوائے نبوت

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے ابتداء میں نبوت کے دعویٰ کی حقیقی خواہش کا واضح طور پر اظہار نہیں کیا۔ انہوں نے آغاز' ختم نبوت کے بارے میں ذہنی انتشار پیدا کرنے سے کیا اور پھر بتدریج' لیکن تیزی سے اپنی منزل مقصود تک بڑھتے چلے گئے۔ بڑے تذبذب اور کئی متصادم اظہارات کے بعد انہوں نے بالآخر نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہاں ہم ان کے لاتعداد شذرات میں سے چند ایک پیش کرتے ہیں' جن سے یہ ظاہر ہوگا کہ وہ نبوت کا

دعویٰ کن الفاظ میں اور کس کس انداز سے کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں :۔

" ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو' وہ مردہ ہے۔ یہودیوں' عیسائیوں اور ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اپنے آپ کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں' آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں یہ تو چوڑے چماروں کو بھی آ جاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الہیہ ہونا چاہئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیش گوئیاں ہوں ...... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہیں ہونا چاہئے۔" (حقیقت النبوۃ از مرزا بشیر الدین محمود۔ اقتباس از اخبار بدر' قادیان۔ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی ایک تالیف حقیقت النبوۃ میں مرزا صاحب کی نبوت کے بارے میں نہایت صریح اور واضح الفاظ میں دعویٰ کیا ہے کہ " شریعت اسلام کے مطابق لفظ نبی کی جو تشریحات کی گئی ہیں ان کی روشنی میں حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) حقیقی نبی ہیں نہ کہ محض اصطلاحی"۔ (حقیقت النبوۃ مرزا بشیر الدین محمود۔ ص ۱۴۷)

زندگی کے دوسرے دور میں بھی مرزا صاحب نے اپنے دعووں کو مجددیت تک محدود رکھا۔ ان کی تحریروں میں مستقبل کے دعووں کی کچھ کچھ جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

ازالہ اوہام میں وہ لکھتے ہیں :۔

" مسیح موعود جو آنے والا ہے' اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہو گا۔ یعنی خدائے تعالیٰ سے وحی پانے والا' لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں' کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے' بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے' جو مشکوۃ نبوت محمدیہؐ سے نور حاصل کرتی ہے' سو یہ نعمت خاص طور اس عاجز کو دی گئی ہے۔" (ازالہ اوہام از مرزا غلام احمد۔ ص ۷۰۱)

بعض دیگر پیراگراف بھی ان کی کتابوں میں ملتے ہیں جو ان کے دعووں کے دوسرے ارتقائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس زمانے میں ان کا بڑا دعویٰ یہ تھا کہ وہ مجدد ہیں یا مثیل مسیح ہیں' لیکن آئندہ آنے والے مزید دعاوی کی ابتدا ان میں بخوبی نظر آتی ہے۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں۔

"اور مصنف (مرزا غلام احمد) کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت (دین کی تجدید کرنے والا) ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک دوسرے سے بہ شدت مناسبت و مشابہت ہے۔" (اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول)

اسی طرح مثیل مسیح ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں' بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے' ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے مشابہت رکھتی ہے۔" (اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت' جلد دوم۔ ص ۲۱ مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

لیکن' کچھ عرصہ گزرنے کے بعد مثیل مسیح سے ترقی کر کے وہ مسیح موعود بن گئے اور انہوں نے اپنے دل میں یقین کر لیا کہ پہلے وہ اپنے مقام و مرتبہ کو نہیں سمجھتے تھے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"مگر جب وقت آگیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ وہی دعویٰ ہے' جو براہین احمدیہ میں بار بار بہ تصریح کیا گیا ہے۔" (کشتی نوح از مرزا غلام احمد۔ ص ۴۷)

"اور یہی عیسیٰ ہے' جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم ہے' جو آنے والا تھا اور جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک نافہمی سے ہے۔" (کشتی نوح از مرزا غلام احمد' ص ۴۸)

مرزا صاحب نے صرف مثیل مسیح اور مسیح موعود بننے پر اکتفا نہ کیا' بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو مریم بھی پایا۔ کشتی نوح ہی میں وہ رقم طراز ہیں۔

"سوچو کہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائے گی۔ گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں' میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر..... مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں' بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ

کے حصے چہارم میں درج ہے' مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اسی طور سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سر مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔" (کشتی نوح از مرزا غلام احمد۔ ص ۴۶)

بعض اوقات قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ مرزا استعاراتی رنگ میں نبی تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز یعنی عکس تھے۔ جہاں تک بروزی نبوت کا تعلق ہے' ایک کامل مکمل اور حقیقی نبوت اور بروزی نبوت میں کوئی تفاوت نہیں۔ مرزا صاحب کے قول کے مطابق خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بروزی نبی تھے۔ (استغفر اللہ) اور وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے بروز تھے۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں ایک مقام (ص ۹۷) پر انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا ہے' کیا ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بروز (عکس) ہونے کی بنا پر نبی نہیں تھے؟

ختم نبوت سے صریحی انکار

ختم نبوت سے صریحی انکار کے لئے مرزا غلام احمد عجیب و غریب دلیلیں لاتے اور طرح طرح کی تاویلیں کرتے ہیں' مثلاً کہتے ہیں۔

"محمدی ختم نبوت سے باب نبوت بکلی بند نہیں ہوا' کیونکہ باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی الٰہی بند نہیں ہوا۔" (تشحیذ الاذہان۔ قادیان' جلد نمبر ۸۔ ۱۲ اگست ۱۹۱۷ء)

"اور بالآخر یاد رہے کہ اگر ایک امتی کو جو محض پیروی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی' الہام اور نبوت کا پاتا ہے' نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی' کیونکہ وہ امتی ہے۔" (چشمہ مسیحی معرفت از مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۴۱)

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' خاتم النبیین ہیں' مگر ختم کے وہ معنی نہیں جو " احسان " کا سواد اعظم سمجھتا ہے اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ و ارفع کے سرا سر خلاف ہے کہ آپ نے نبوت کی نعمت عظمیٰ سے اپنی امت کو محروم کر دیا بلکہ یہ ہیں کہ آپ نبیوں کی مہر ہیں۔ اب وہی نبی ہو گا جس کی آپ تصدیق کریں گے؟ (اخبار الفضل' قادیان ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء)

"اگر کوئی شخص کہے کہ جب نبوت ختم ہو چکی ہے تو اس امت میں نبی کس طرح ہو سکتا ہے' تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدائے عزوجل نے اس بندہ (یعنی مرزا صاحب) کا نام اسی

لئے نبی رکھا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ کی نبوت کا کمال' امت کے کمال کے ثبوت کے بغیر ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور اس کے بغیر محض دعوئی ہی دعوئی ہے' جو اہل عقل کے نزدیک بے دلیل ہے۔" (ترجمہ استفتاء عربی ضمیمہ حقیقت الوحی۔ ص ۲۶)

مرزا غلام احمد نے ختم نبوت کے سلسلے میں اپنے فاسد خیالات کے اظہار کے لئے نہایت گستاخانہ انداز بیان بھی اختیار کیا ہے' جو اہانت رسول سے کم نہیں۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں۔

"وہ دین' دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی' نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالٰی سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے' جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں' بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور خدائے حی و قیوم کی آواز سننے اور اس کے مکالمات سے قطعی نومیدی ہے اور اگر کوئی آواز بھی غیب سے کسی کان تک پہنچتی ہے تو وہ ایسی مشتبہ آواز ہے کہ کہہ نہیں سکتے کہ وہ خدا کی آواز ہے یا شیطان کی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۹۔ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور یہی محبت تو ہے' جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے بکلی بند ہونے کے عقیدے کو جہاں تک ہو سکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے کہ مان لیا جائے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کا فیضان ناقص اور آپؐ کی تعلیم کمزور ہے کہ اس پر چل کر انسان اعلٰی سے اعلٰی انعامات نہیں پا سکتا...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا مطلب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالٰی نے اس انعام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ اس عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' رحمتہ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف (نعوذ باللہ من ذالک) اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آپؐ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے' جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی' مردود ہے۔" (حقیقت النبوۃ ص ۱۸۶۔ مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود)

"اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے ضرور کہوں گا تو جھوٹا ہے' کذاب ہے۔ آپؐ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔" (انوار خلافت از

مرزا بشیرالدین محمود ص ۶۵)

"اگر کوئی شخص بالطبع ہو کر اس بات پر غور کرے گا.... روز روشن کی طرح اس پر ظاہر ہو جائے گا کہ مسیح موعود ضرور نبی ہے' کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک شخص کا نام قرآن کریم' نبی رکھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی رکھیں۔ کرشن نبی رکھے' زرتشت نبی رکھے' دانیال نبی رکھے اور ہزاروں سالوں سے اس کے آنے کی خبریں دی جا رہی ہوں' لیکن باوجود ان سب شہادتوں کے وہ غیر نبی کا غیر نبی رہے۔" (حقیقت النبوۃ از مرزا بشیرالدین محمود۔ ص ۱۹۸)

دوسرے انبیاء سے مقابلہ

مرزا صاحب کا ایک عجیب و غریب دعویٰ یہ ہے کہ ان کا روحانی قدو قامت دیگر انبیاء سے کہیں بلند ہے۔ اس قسم کے دعووں کی مثالیں دینے کے لئے ہم مرزا صاحب کی تحریروں میں سے بعض اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں' وہ ہرگز نہ دکھا سکتا۔" (حقیقت الوحی از مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۱۵۳)

"اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی اس سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے' لیکن پھر بھی' جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں' وہ نہیں مانتے۔" (چشمہ معرفت از مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۳۱۷)

"خدا نے میرے ہزارہا نشانوں میں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گزرے ہیں جن کی یہ تائید کی گئی' لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں' وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔" (تتمہ حقیقت الوحی۔ مرزا غلام احمد از ص ۱۴۸)

"خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابتداء سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا کہ آخری زمانہ میں خاتم خلفاء ہو گا۔" (خطبہ الہامیہ از مرزا غلام احمد۔ ص

۸۷)

" دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا، جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اس کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا، یعنی خدا کا رسول سب نبیوں کے پیرایوں میں، سو ضرور ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔" (تتمہ حقیقت الوحی از مرزا غلام احمد قادیانی۔ ۸۴)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد اور واحد وجود ایسا بھی ہو گا جو آپ کے اتباع سے تمام انبیاء کا واحد مظہر اور بروز ہو گا اور جس کے ایک ہی وجود سے سب انبیاء کا جلوہ ظاہر ہو گا اور وہ حسب ذیل کلام سے اپنے نطق حقیقت کو بیان فرمائے تو کچھ خلاف نہ ہو گا۔ یعنی

زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم　　　ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

اور یہ کہ

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور یہ کہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا　　　منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

بعض دلچسپ اور عجیب و غریب تاویلات

احادیث نبویؐ میں بڑی صراحت اور وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق میں اتریں گے اور مسلمانوں کو عظیم فریب کار "الدجال" کے فتنہ عظیم سے نجات دلائیں گے، لیکن مرزا صاحب اس حدیث کو مضحکہ خیز تاویل سے اپنے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کے دعووں کے مطابق ان پر یہ الہام نازل ہوا ہے کہ دمشق سے مراد اصلی شہر دمشق نہیں، بلکہ اس سے ایک ایسا مقام مراد لیا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں، جو اپنے مذہبی رویہ کے اعتبار سے یزید کے کردار کے ساتھ مماثلت رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کے قول کے مطابق دمشق

کے لوگوں کے دلوں میں خدا اور اس کے رسول کے لئے کوئی محبت نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہیں کرتے' بلکہ اپنے اوہام اور سفلی خواہشات کے تابع ہیں' وہ نفس امارہ کے مطیع ہیں اور روح انسانی کی ان کے دل میں کوئی قدر نہیں' وہ یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ یہ سب خصوصیات دمشق کے لوگوں کی ہیں۔ اللہ نے مرزا غلام احمد پر وحی نازل فرمائی کہ قادیان کے لوگوں کی ایسی ہی خصوصیات ہیں۔ لہٰذا قادیان دمشق کا مثیل ہے۔ جہاں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہونا تھا۔ (مفہوم از حاشیہ ازالہ اوہام۔ صفحات ۶۳ تا ۷۳)

قادیان اور دمشق کو ایک قرار دینے کے بعد مرزا صاحب اپنے مسیح ابن مریم ہونے کی عجیب و غریب تاویل کرتے ہیں' جس میں پہلے وہ اپنے آپ کو مریم تصور کرتے اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی روح اپنے اندر پھونکے جانے کا ماجرا بیان کرتے ہیں' جس کا حوالہ اس سے پہلے آ چکا ہے۔

گذشتہ چودہ سو سال کے دوران خاتم النبیین کی تمام دنیا میں مسلمہ تشریح اور تفسیر یہ رہی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام بھی خاتم النبیین کی قرآنی اصطلاح کا یہی مفہوم لیتے تھے اور اسی غیر متزلزل عقیدے کی بنیاد پر وہ ہر ایسے آدمی کے خلاف صف آراء تھے' جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ زمانہ بعد میں اسلام کی پوری تاریخ کے دوران امت مسلمہ نے ایسے کسی آدمی کو کبھی معاف نہیں کیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔

نئے دعوائے نبوت کے نتائج و اثرات

نبوت کے دعوے کے مضمرات میں سے ایک حتمی چیز یہ ہے کہ جو شخص کسی مدعی نبوت کی صداقت کا منکر ہو' وہ خود بخود کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے قادیانیوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے کھلے الفاظ میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعوائے نبوت پر ایمان نہیں لاتے' وہ کافر ہیں۔ اس سلسلے میں بعض متعلقہ تحریروں کے اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت از مرزا محمود احمد ص۔ ۳۵)

" ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے' مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے' مگر محمدؐ کو نہیں مانتا۔ یا محمدؐ کو مانتا ہے' مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر' بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمتہ الفصل۔ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز نمبر ۳ جلد ۱۴۔ ص ۱۱۰)

قادیانیت اسلام کے خلاف ہے

قادیانی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان کے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان وجہ اختلاف صرف مرزا غلام احمد کی نبوت ہی نہیں' بلکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کا خدا' ان کا کلام' ان کا قرآن' ان کے روزے' فی الحقیقت ان کی ہر چیز' باقی مسلمانوں سے مختلف ہے۔ اپنی ایک تقریر میں جو الفضل کے ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء کے شمارے میں "مسلمانوں سے اختلاف" کے عنوان سے شائع ہوئی تھی' مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی خلیفہ کہتے ہیں۔

" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف' صرف وفات مسیح یا چند اور مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔"

اسی طرح اپنی ایک تقریر میں جو اخبار بدر میں مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء کو شائع ہوئی' مرزا بشیر الدین محمود نے احمدیت اور اسلام کے مختلف ہونے کے بارے میں کہا۔

" تم اپنے امتیازی نشانوں کو کیوں چھوڑتے ہو۔ تم ایک برگزیدہ نبی (مرزا صاحب) کو ماننے والے ہو اور تمہارے مخالف اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت (مرزا صاحب) کے زمانہ میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی اور غیر احمدی مل کر تبلیغ کریں' مگر حضرت (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ تم کونسا اسلام پیش کرو گے۔ کیا جو تمہیں خدا نے نشان دیئے' جو انعام خدا نے تم پر کیا' وہ چھپاؤ گے۔"

نئے مذہب کے مضمرات

قادیانیوں نے اس ہمہ گیر قسم کے اختلاف کو اپنے منطقی نتائج کی آخری حد تک پہنچایا

اور باقی مسلمانوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لئے اور اپنے آپ کو ایک علیحدہ امت کے طور پر منظم کیا۔ قادیانیوں کے لٹریچر سے مندرجہ ذیل شہادت' اس کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ جائز نہیں' جائز نہیں۔" (انوار خلافت از مرزا بشیر الدین محمود۔ ص ۸۹)

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے صاف اور صریح الفاظ میں لکھا ہے کہ آپ کو خدا نے بتایا ہے کہ احمدیوں پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر' مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اگر کوئی احمدی ان تینوں قسم کے لوگوں میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اس کے عمل حبط ہو جائیں گے اور اس کو پتہ بھی نہیں لگے گا۔" (اخبار الفضل قادیان' مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

"ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کی پیچھے نماز نہ پڑھیں' کیونکہ وہ ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے' اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔" (انوار خلافت' ص ۹۰' مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان)

غیر احمدی سے رشتے کی ممانعت

مرزا غلام احمد نے ایک قادیانی کے خلاف' جس نے ایک غیر قادیانی کو اپنی بیٹی نکاح میں دی تھی' سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ ایک اور شخص نے بار بار اسی طرح کی اجازت چاہی اور بیان کیا کہ اسے حالات کا دباؤ ایسا کرنے پر مجبور کر رہا ہے' لیکن مرزا صاحب نے اس سے یہی کہا کہ اپنی لڑکی کو بٹھائے رکھو' لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد اس نے لڑکی غیر احمدیوں میں دے دی تو مرزا صاحب کے خلیفہ اول حکیم نور الدین نے اس شخص کو امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی' باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ (انوار خلافت از میاں بشیر الدین محمود۔ ص ۹۳' ۹۴)

مرزا صاحب نے اپنے پیروؤں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ اسی طرح کا سلوک روا رکھیں جس طرح کا سلوک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ روا رکھا تھا۔ ان کی نمازیں غیر قادیانیوں سے الگ کر دی گئی ہیں۔ انہیں اپنی بیٹیاں مسلمانوں کے نکاح میں دینے سے منع کیا اور کسی قادیانی کو کسی مسلمان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم دیا۔ (اس ضمن میں چوہدری ظفر اللہ کا کردار تمام دنیا کو معلوم ہے کہ انہوں نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں بھی شمولیت نہ کی' حالانکہ وہ موقع پر موجود تھے۔)

مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں۔

" غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں' ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا' ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کے لئے اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود کو بھی سلام کیا۔ (کلمتہ الفصل از صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی پسر مرزا غلام احمد قادیانی مطبوعہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز' نمبر ۴ جلد ۱۴' ص ۱۶۹)

سامراجیوں کے ساتھ وفاداری

تحریک قادیانیت کی ابتدا ہی سے' قادیانی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ ایک نئی نبوت کا دعویٰ کسی آزاد اسلامی مملکت میں پروان نہیں چڑھ سکتا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمان کبھی اس قسم کے دعوے کو گوارا نہیں کر سکتے اور اس قسم کی سرگرمیوں کی کبھی اجازت نہیں دے سکتے' جس سے امت کے استحکام کو نقصان پہنچے۔ وہ اس سلوک کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو مسلمان ابتدائے اسلام سے آج تک کذابوں یعنی نبوت کے جھوٹے مدعیوں کے ساتھ روا رکھتے چلے آئے ہیں۔ وہ تاریخ اسلام کے حوالے سے جانتے ہیں کہ اس قسم کے جھوٹے ادعائے نبوت سے پیدا ہونے والے نئے فرقوں کو اسلامی دنیا میں کبھی پھلنے پھولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ لہٰذا ان کو کبھی یہ توقع نہ ہو سکتی تھی کہ دنیا کے کسی آزاد مسلم معاشرے

میں ان کی اس نئی نبوت کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ان کی یہ نئی نبوت کسی غیر مسلم حکومت کے اندر ہی نشوونما حاصل کر سکتی ہے۔ لہٰذا وہ تمام اسلام دشمن قوتوں کو اپنی پوری وفاداری کا یقین دلاتے رہے ہیں۔ نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اس کا وجود اب ایک کھلا راز ہے۔ اسرائیل کے اندر ان کا ایک مستقل دفتر قائم ہے' یہ بات ان کے مفادات کے عین مطابق ہے کہ مسلمان ہمیشہ غیر مسلموں کی ایڑیوں کے نیچے رہے اور صرف اسی صورت میں انہیں کھل کھیلنے کے مواقع نصیب ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کی سرگرمیوں کے شکار صرف معصوم اور ناخواندہ مسلمان ہو سکتے ہیں' اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مسلم عوام غیر مسلم کے تسلط کے تحت ہی رہیں' تاکہ وہ ان مسلمانوں کا اچھی طرح استحصال کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ غیر مسلم حکومتوں کے ساتھ ہمیشہ غیر مشروط اور پر خلوص وفاداری کا اعلان کرتے چلے آئے ہیں' جبکہ ایک آزاد اور خود مختار مسلم ریاست ان کے لئے کبھی خوشی کا باعث نہیں رہی۔

مندرجہ بالا حقائق کے اثبات کے لئے مرزا غلام احمد اور ان کے پیروؤں کے چند در چند بیانات میں سے اقتباسات دیئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہے۔

"اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں' تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس (برطانوی حکومت) کے خلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں۔" (مرزا غلام احمد قادیانی۔ ملفوظات احمدیہ' جلد اول۔ ص ۱۴۶)

"میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں' نہ مدینہ میں' نہ روم میں' نہ شام میں' نہ ایران میں' نہ کابل میں' مگر اس گورنمنٹ میں' جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں' لہٰذا اس الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں' کیونکہ جدھر تیرا منہ 'ادھر خدا کا منہ ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۶۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"یہ سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ۔ پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے' کیونکہ اس کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ سو تم اس خدا داد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی

تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی۔ یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں' تم ان کے علماء کے فتوے' سن چکے ہو یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے' مگر تم نہیں۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو۔ سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سنو! انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے' تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم جان و دل سے اس سپر کی قدر کرو اور ہمارے مخالف جو مسلمان ہیں' ہزار درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں' کیونکہ وہ ہمیں واجب القتل نہیں سمجھتے' وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے۔" (اپنی جماعت کے لئے ضروری نصیحت' اشتہار منجانب مرزا غلام احمد قادیانی' مطبوعہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰' ص ۱۲۳)

سامراجی طاقت کے ساتھ وفاداری

لاتعداد مواقع پر مرزا غلام احمد نے برطانوی حکومت کے ساتھ اپنی گہری وفاداری اور خلوص کا اظہار کیا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ وہ کیسے فخریہ انداز میں اپنے آپ کو برطانوی استعمار پسندوں کا قدیمی خیر خواہ کہتے ہیں۔ ایک اور موقع پر وہ اپنے آپ کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا کہتے ہیں۔ ہم مرزا صاحب کی بعض تحریروں کے اقتباسات دیتے ہیں' جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ استعمار پسندوں کے کتنے گہرے وفادار ہیں۔

مرزا غلام احمد کی طرف سے ایک عرضداشت جو ہز ایکسیلنسی لیفٹیننٹ بہادر کو بھیجی گئی (جس کا متن تبلیغ رسالت جلد ہفتم' مطبوعہ فاروقی پریس قادیان' اگست ۱۹۲۲ء میں ہے) بڑی دلچسپ ہے۔ اس عرضداشت میں انہوں نے برطانوی حکومت کے ساتھ اپنے خاندان کی گہری وفاداری' ان تعریفی سندات کے حوالے سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو کمشنر لاہور ڈویژن' فنانشل کمشنر پنجاب اور دیگر برطانوی افسروں نے ان کے والد غلام احمد مرتضیٰ کو برطانوی حکومت کی خدمات سرانجام دینے کے عوض عطا کی تھی' وہ اپنے خاندان کے دیگر افراد کی وفادارانہ خدمات گنواتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو ساٹھ سال کی عمر تک پہنچا ہوں' اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کو دور کروں جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں ...... اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا' بلکہ بہت سی کتابیں عربی' فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن و امان اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۰' مولفہ قاسم علی قادیانی)

اس کے علاوہ وہ فخریہ انداز میں ان بے شمار کتابوں کا ذکر بھی کرتے ہیں جو انہوں نے حکومت برطانیہ کی حمایت میں لکھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں' جو اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب' مصر' شام' کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل' جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں' ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔" (تریاق القلوب۔ ص ۱۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی' فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں' بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بہ صرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے اور جو لوگ

میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں' وہ ایک ایسی جماعت تیار کر رہے ہیں کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ کے لئے دلی جاں نثار۔" (عریضہ بہ عالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی۔ منجانب مرزا غلام احمد قادیانی۔ مندرجہ تبلیغ رسالت' جلد ششم' ص ۶۵ مؤلف میر قاسم علی قادیانی)

"میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں' یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے' دوسرے اس سلطنت کی' جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں مجھے پناہ دی ہو' سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے .... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔" (شہادت القرآن مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

پاکستان کے اندر قادیانی ریاست کے لئے منصوبہ

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کی سب سے گھناؤنی سازش یہ تھی کہ اس نئی اسلامی مملکت کو ایک قادیانی حکومت میں تبدیل کر دیا جائے' جس کے کرتا دھرتا قادیانی ہوں۔ مملکت پاکستان میں ایک حصہ کاٹ کر ایک قادیانی ریاست قائم کی جائے۔ قیام پاکستان کے ایک سال ہی کے اندر قادیانیوں کے سربراہ نے ۲۳ جولائی ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ میں ایک تقریر کی' جو ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء کے "الفضل" میں شائع ہوئی۔

امیر جماعت احمدیہ نے اپنے پیروؤں کو مندرجہ ذیل نصائح دیں۔

"برطانوی بلوچستان' جسے اب پاک بلوچستان کا نام دیا گیا ہے' اس کی کل آبادی پانچ لاکھ ہے۔ اگرچہ اس صوبہ کی آبادی دوسرے صوبوں کی آبادی سے کم ہے' لیکن ایک اکائی کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ ایک مملکت میں اس کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسے ایک معاشرے میں ایک فرد کی۔ اس کی مثال کے لئے آدمی امریکہ کے دستور کا حوالہ دے سکتا ہے۔ امریکہ میں ہر ریاست کو سینٹ میں برابر نمائندگی ملتی ہے' چاہے کسی ریاست کی آبادی دس ملین ہو یا ایک سو ملین۔ مختصر یہ ہے کہ اگرچہ پاک بلوچستان کی آبادی صرف پانچ لاکھ ہے یا ریاستوں کی آبادی ملا کر دس لاکھ سے زیادہ ہے مگر ایک یونٹ کے لحاظ سے اس کی اپنی اہمیت ہے۔ ایک بڑی آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے' لیکن ایک چھوٹی آبادی کو احمدی بنانا آسان ہے۔ اس لئے اگر

(قادیانی) قوم پوری طرح اس معاملے کی طرف توجہ دے تو اس صوبے کو تھوڑے ہی عرصے میں احمدیت کی طرف لایا جا سکتا ہے۔ یاد رکھیں' ہمارا تبلیغی مشن کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا' جب تک ہمارا ایک مضبوط اڈہ نہ ہو۔ تبلیغ کے لئے ایک مضبوط اڈہ ابتدائی ضرورت ہوتا ہے۔ لہذا آپ کو سب سے پہلے اپنے اڈے کو مضبوط بنانا چاہئے۔ کسی مقام پر اپنا اڈہ بنائیے' یہ اڈہ کہیں بھی ہو جائے۔ اگر ہم اس سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو ہم کم از کم ایک صوبے کو اپنا صوبہ کہہ سکتے ہیں اور یہ کام باآسانی کیا جا سکتا ہے۔"

یہ تقریر اپنی تشریح خود کرتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح قادیانیوں نے پاکستان کے اندر سے اپنا ایک ملک تراشنے کا منصوبہ بنایا تھا جیسا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کاٹ کر اپنی ایک امت بنالی تھی۔

قادیانیت کے خلاف رد عمل

جب سے مرزا غلام احمد کی تحریروں میں انحراف کے اولین آثار نظر آنے لگے' سچے مسلمانوں نے واضح طور پر اس بات کا اظہار کر دیا کہ مرزا قادیانی اور ان کے پیرو کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ باقی علماء کے مقابلے میں علامہ اقبال" ان پر زیادہ سختی سے معترض تھے' وہ انہیں اسلام کا غدار کہتے ہیں۔ اگرچہ علمائے دین کا ایک بڑا طبقہ ایسا تھا' جس نے مرزا کے ارادوں کو' ان کے مذہبی منصب کو ابتداء ہی میں بھانپ لیا تھا۔ تاہم بیسویں صدی کی پہلی دہائی میں عام لوگوں نے ان کے حتمی ارادوں کو سمجھا۔ علماء اپنی دینی بصیرت کے بل بوتے پر قادیانی مسئلہ کو مذہبی ہتھیار سے حل کرنے میں مصروف تھے' کیونکہ ان کی نگاہ میں ایک خالصتاً" مذہبی تحریک تھی اور وہ اس کے مقابلے کے لئے ویسے ہی ہتھیار لے کر میدان میں اترے تھے۔ غالباً علامہ اقبال" پہلے شخص تھے' جنہوں نے اس تحریک کے چہرے سے نقاب اٹھایا۔ ان کا خیال تھا کہ بانی تحریک کے "الہامات" کی باحتیاط نفسیاتی تحلیل' شاید اس کی شخصیت کی اندرونی زندگی کے تجزیہ کے لئے موثر ثابت ہو سکے۔ قادیانی تحریک کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلمانوں کی مذہبی فکر کی تاریخ میں' احمدیت کا کردار یہ ہے کہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی محکومی کے لئے ایک الہامی بنیاد مہیا کی جائے۔ قادیانیوں کے سیاسی کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں" یہ بات بھی اتنی ہی درست ہے کہ قادیانی بھی ہندی مسلمانوں کی سیاسی بیداری پر پریشان ہو رہے ہیں' کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ہندی مسلمانوں کے سیاسی

وقار میں اضافہ ان کے اس ارادے کو' کہ وہ رسول عربی کی امت میں سے ہندوستانی نبی کی امت تراش لیں' یقیناً ناکام بنا دے گا۔"

شاید علامہ اقبال ہی تھے جنہوں نے پہلی بار اس مسئلے کا آئینی حل تجویز کیا۔ ایک استعماری قوت کی حاکمیت کے ان دنوں میں اس مسئلے کا اس سے بہتر کوئی حل ممکن نہ تھا۔ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ۔ "ہندوستان کے حکمرانوں کے لئے بہترین طریق کار میرے خیال میں یہ ہے کہ وہ قادیانیوں کو ایک علیحدہ قوم قرار دے دیں۔ یہ بات خود قادیانیوں کے اپنے طریق کار کے عین مطابق ہو گی اور ہندوستانی مسلمان ان کو ویسے ہی برداشت کر لیں گے جیسا کہ وہ باقی مذاہب کے پیروؤں کو برداشت کرتے ہیں۔"

علامہ اقبال کا تجویز کردہ حل جلد ہی ہندی مسلمانوں کا ایک مشترکہ مطالبہ بن گیا' لیکن اس کا امکان نہ تھا کہ برطانوی حکومت اسے قبول کر لے' کیونکہ قادیانیت کی تحریک خود بانی تحریک کے الفاظ میں "حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا تھی۔"

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے عوام اور حکومت نے قادیانیوں کے حق میں بڑی رواداری کا ثبوت دیا۔ انہیں پاکستان آنے اور قادیان سے اپنا مرکز ربوہ منتقل کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ ان کے ممتاز راہنما سر ظفر اللہ کو وزارتی منصب عطا کیا گیا' لیکن اس شفیقانہ اور کھلے دل کے رویئے کے باوجود جو حکومت اور عوام کی طرف سے روا رکھا گیا' قادیانیوں نے اپنی معاند اسلام سرگرمیوں سے اجتناب نہ کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو کافر کہنے کا عمل جاری رکھا۔ یہاں تک کہ سر ظفر اللہ قادیانی وزیر خارجہ نے بابائے قوم کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہ کی کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اس کے غلط عقائد کے مطابق قائد اعظم مسلمان نہ تھے۔

قیام پاکستان کے بعد چند ہی سال کے دوران جب قادیانیوں نے مسلمانوں کو جارحانہ انداز میں تبدیلی مذہب پر مائل کرنے کی کوششیں شروع کیں' تو ان کے خلاف ایک ہمہ گیر تحریک شروع ہو گئی' جس نے بدقسمتی سے تشدد کا راستہ اختیار کر لیا اور بالآخر ۱۹۵۳ء میں صوبہ پنجاب میں مارشل لاء کے نفاذ پر منتج ہوا۔ اگرچہ تحریک کو مارشل لاء کے نفاذ سے دبا دیا گیا' لیکن مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ اس مسئلہ نے پاکستان کے سیاسی وجود میں نفرت اور فرقہ واریت کا زہر گھولنا شروع کر دیا۔ اس اثناء میں قادیانیوں نے بیرون ملک وفود بھیجنے شروع کر دیئے' جہاں انہوں نے اپنے لئے تبلیغی مراکز قائم کرنے شروع کر دیئے۔ انہوں نے اس قسم کے تبلیغی مراکز افریقہ' یورپ اور شمالی و جنوبی امریکہ کے ملکوں میں قائم کئے' لیکن چونکہ عددی اعتبار سے

کہیں بھی وہ نمایاں قوت نہیں تھے' جبکہ پاکستان میں ان کی تعداد قابل لحاظ تھے' اور وہ یہاں مضبوط اور اچھی طرح قدم جمائے ہوئے تھے۔ اس لئے دوسرے ملکوں میں ان کے ساتھ آسانی سے نمٹ لیا گیا اور افغانستان' ترکی' مصر' سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات اور دیگر مسلم ممالک میں انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔

بالآخر ۱۹۷۴ء میں پاکستان نے بھی وہی راستہ اختیار کیا اور ایک اور عوامی تحریک کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق (۳) "کا اضافہ کیا گیا۔ اس نئی شق کی عبارت درج ذیل ہے۔

"کوئی شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو' جو خدا کے آخری نبی یا لفظ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا کسی ایسے مدعی نبوت کو نبی تسلیم کرے یا مذہبی مصلح مانے' وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

قومی اسمبلی نے ضابطہ فوجداری پاکستان میں بھی ترمیم کی اور اس ضابطہ کی دفعہ ۲۹۵۔ الف کی تشریح میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا۔

تشریح :۔ کوئی مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تصور کے خلاف' جیسا کہ آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق (۳) میں اس کا تعین کیا گیا ہے' اس دفعہ کے تحت سزا کا مستوجب ہو گا۔

قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرار داد کے ذریعے یہ سفارش بھی کی کہ متعلقہ قوانین میں آئینی ترمیم سے پیدا ہونے والی قانونی اور ضابطے کی تبدیلیوں کے لئے تراسیم کر دی جائیں۔

بلاشبہ یہ ایک ایسا فیصلہ تھا جس نے اصولی طور پر اس ایک سو سال کے پرانے مسئلہ کو حل کر دیا' لیکن آئینی ترمیم سے پیدا ہونے والی قانونی اور ضابطے کی تبدیلیوں کے لئے اب تک ترامیم نہ کی گئی تھیں۔ اس سے قادیانیوں کے لئے گنجائش پیدا ہو گئی تھی کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو ایسے انداز میں جاری رکھ سکیں جو آئینی ترامیم کی روح کے بالکل منافی تھا۔ اس سے آئینی ترمیم کے نتائج کو بالکل صفر کے برابر کر دیا۔

موجودہ حکومت کے لئے باعث اعزاز ہے کہ اس نے ہمارے دین کی بنیادی تعبیر کو محفوظ رکھنے کے لئے اس سمت میں ایک اہم اور دلیرانہ اقدام کیا۔ صدر نے ابھی حال ہی میں ایک

آرڈیننس نافذ کیا ہے' تاکہ قانون میں مناسب تبدیلی لائی جائے اور جس سے قادیانی گروہ' لاہوری گروہ اور دیگر احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں میں مشغول ہونے سے روکا جائے۔ یہ آرڈیننس مندرجہ ذیل قانونی وسائل مہیا کرتا ہے۔

ایکٹ XLV مجریہ ۱۸۶۰ میں دفعہ ۲۹۸ ب اور ۲۹۸ ج کا اضافہ

۲۹۸۔ الف ایسے القابات' تعریفات اور خطابات وغیرہ کا غلط استعمال جو بعض مقدس ہستیوں اور مقامات کے لئے مخصوص ہیں۔

(i) قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) اگر بذریعہ الفاظ تحریری یا تقریری یا مرئی علامت کے۔

الف۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو بذریعہ اشارت یا بطور مخاطبت "امیرالمومنین" "خلیفتہ المسلمین" "صحابی" یا "رضی اللہ عنہ" کہے۔

ب ۔ کسی فرد کی طرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ کے سوا اشارت یا اسے مخاطب کرتے ہوئے "ام المومنین" کہے۔

ج۔ کسی فرد کو ماسوائے اہل بیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے' بذریعہ اشارت یا مخاطبت "اہل بیت" کہے۔

د۔ اپنی جائے عبادت کو بذریعہ اشارت یا نام دے کر "مسجد" کہے۔ کسی ایک طرح کی (سادہ یا بامشقت) قید کی سزا کا مستوجب ہو گا' جو تین سال تک کے لئے ہو سکتی ہے۔ نیز سزائے جرمانہ کا مستوجب بھی ہو گا۔

۲۔ کوئی شخص جو قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں) سے تعلق رکھنے والا ہو' اگر بذریعہ الفاظ تحریری یا تقریری یا مرئی علامت اپنے مذہب کی عبادت کے لئے بلانے کے طریقے کو اذان کہے یا مسلمانوں کے انداز میں اذان کہے' کسی طرح کی (سادہ یا بامشقت) قید کی سزا کا مستوجب ہو گا۔ جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ سزائے جرمانہ کا مستوجب بھی ہو گا۔

۲۹۸۔ ج ۔ قادیانی گروہ وغیرہ کا کوئی فرد جو خود کو مسلمان کہتا ہو یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا اشاعت کرتا ہو

کوئی شخص جو قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے

پکارتے ہیں) سے تعلق رکھتا ہو' اگر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کہے یا بطور اسلام اس کا حوالہ دے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا اشاعت کرے یا دوسروں کو بذریعہ الفاظ تقریری یا تحریری یا مرئی علامات سے کسی بھی اور طریقے سے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرے' دونوں میں سے کسی ایک طرح کی سزائے قید کا مستوجب ہو گا' جس کی معیاد تین سال تک ہو سکتی ہے۔ نیز سزائے جرمانہ کا مستوجب ہو گا۔ (قادیانیت' اسلام کے لئے سنگین خطرہ' شائع کردہ حکومت پاکستان اسلام آباد)

حکومت پنجاب

" حکومت پنجاب نے قادیانیوں کے جشن صد سالہ سے متعلق برسرعام سرگرمیوں پر پابندی لگا دی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر ہدایت' سردار نصراللہ خاں دریشک وزیر قانون و پارلیمانی امور پنجاب کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس آج یہاں منعقد ہوا' جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں قادیانی گروہ کی طرف سے ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو قادیانیت کا جشن صد سالہ منانے کے پروگرام کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے خاص طور پر ربوہ میں قادیانیوں کے جشن صد سالہ کے بارے میں ہونے والی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے صوبے کے دیگر کچھ حصوں سے بھی اس نوعیت کی موصولہ اطلاعات پر اظہار تشویش کیا۔ قادیانیت کے جشن صد سالہ کے بارے میں مسلمان عوام الناس کے دینی جذبات اور احساسات کو ٹھیس پہنچنے کی وجہ سے ان میں شدید غم و غصہ کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر اس لئے کہ قادیانیت کا جشن صد سالہ منعقد کیا جانا' قانون کی خلاف ورزی ہو گا۔ مفاد عامہ' امن و امان برقرار رکھنے کی خاطر اور مسلمانوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مذکورہ جشن صد سالہ سے متعلق برسرعام تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی جائے۔ اس بارے میں صوبے کے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

چنیوٹ کے نامہ نگار کے مطابق قادیانیوں کی جانب سے ۲۳ مارچ کو منائے جانے والے صد سالہ جشن کی ہر قسم کی تقریبات پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندی لگا دی گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق آج کمشنر فیصل آباد ڈویژن اور ڈی آئی جی فیصل آباد' مقامی و ضلعی انتظامیہ کے ہمراہ ربوہ ریسٹ ہاؤس پہنچے۔ اس موقع پر کمشنر نے فیصل آباد' ربوہ' چنیوٹ' رحیم یار خاں اور ملتان سے آئے ہوئے علماء کے وفود سے ملاقات کی' جس پر علماء نے انہیں بتایا کہ قادیانیوں نے پاکستان

کے قیام سے آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی ۲۳ مارچ کے سلسلہ میں کبھی کوئی جشن یا پروگرام منعقد کیا ہے۔ اب وہ ۲۳ مارچ کی آڑ میں اپنی جھوٹی نبوت کی ساکھ کو بحال رکھنے کے لئے ایک منظم سازش کے تحت جشن صد سالہ کے نام پر تقریبات منعقد کر کے ملک بھر میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ علماء نے واضح کیا کہ مسلمان حضورؐ خاتم النبیین کی ناموس کی خاطر قادیانیوں کی جانب سے جشن صد سالہ کی تقریبات' چاہے وہ کسی بھی رنگ میں منائی جائیں' کی اجازت نہیں دیں گے' جس پر کمشنر نے علماء کے وفد سے ملاقات کے بعد ربوہ کے سرکردہ قادیانیوں کو بھی بلایا اور ان سے بھی اس مسئلہ پر گفتگو کی۔ بعد ازاں کمشنر نے علماء کے اس مطالبے کے بارے میں ڈپٹی کمشنر جھنگ کو فوری ہدایت کی کہ وہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت جشن صد سالہ کی تقریبات پر فوری پابندی لگا دیں۔ علماء ' جن میں مولانا محمد اشرف ہمدانی' مولوی فقیر محمد' مولانا اللہ یار ارشد' مولانا محمد عبدالوارث' مولانا خدا بخش' مولانا محمد الیاس چنیوٹی' مولانا محمد یعقوب' قاضی اللہ یار' مولانا محمد احمد اور قاری شبیر احمد عثمانی شامل تھے' مذاکرات میں شرکت کی۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء)

حکومت آزاد کشمیر

" آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ آزاد کشمیر کے صدر ریٹائرڈ میجر جنرل عبدالرحمٰن نے آج یہاں تین مختلف آرڈیننس جاری کئے ہیں۔ جو فوری طور پر نافذ العمل ہونگے۔ ان آرڈیننسوں کی رو سے احمدی قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کے افراد کو اسلام کے منافی سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر تین سال قید اور جرمانے کی سزائیں دی جائیں گی۔ یہ جرائم قابل دست اندازی پولیس' ناقابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہونگے۔ اگر کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہو' قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہو' زبانی' تحریری یا کسی فعل سے' کسی اور شخص کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی یا خلیفہ یا کسی اور کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے گا یا لکھے گا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے علاوہ کسی دوسری عورت کو ام المومنین لکھے گا یا کہے گا یا حضور پاکؐ کے اہل بیت کے سوا دوسروں کو اہل بیت کہے گا یا لکھے گا یا اپنی کسی عبادت گاہ کا نام مسجد ظاہر کرے گا' اسے تین سال تک قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ بھی کیا جا سکے گا۔ اس طرح مذکورہ گروپوں کا کوئی شخص عقیدے کی تبلیغ یا تشہیر نہیں کر سکے گا اور اگر اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا

تو اسے تین سال تک سزائے قید دی جاسکے گی۔ اور اس کے علاوہ جرمانہ بھی کیا جاسکے گا۔ آزاد کشمیر پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۸۔ اے میں پہلے ہی ترمیم موجود ہے، جس کے تحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیتؓ، ام المومنینؓ، خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں توہین آمیز الفاظ کہنے یا ریمارکس ادا کرنے پر تین سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔ آج جو آرڈیننس جاری کئے گئے ہیں، ان کے تحت آزاد کشمیر پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۸ کے ساتھ بی اور سی کی دفعات کا اضافہ کیا گیا ہے، جس کی رو سے آئندہ احمدی، قادیانی گروپ، لاہوری گروپ کے افراد بزرگان دین سے متعلق مخصوص اصطلاحات، جن میں امیر المومنین اور اہل بیت کی اصطلاحات شامل ہیں، استعمال نہیں کر سکیں گے۔ اس طرح وہ اپنی عبادت گاہوں کے نام مساجد نہیں رکھ سکیں گے اور قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے تو انہیں تین سال قید اور جرمانے کی سزا دی جاسکے گی۔

اس کے علاوہ قادیانی گروپ، لاہوری گروپ کے قادیانی اپنے آپ کو مسلمان بھی ظاہر نہیں کر سکیں گے یا اپنے عقائد کی تبلیغ نہیں کریں گے اور ایسا کرنے پر بھی ۳ سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائی گی۔ دوسرے آرڈیننس کے تحت تحفظ امن عامہ کے قانون کی دفعہ ۶ کی دفعہ ۴ تبدیل کر کے دفعہ ۴ اور ۵ کا اضافہ کیا گیا ہے اس ترمیم کی رو سے حکومت اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر احمدی قادیانی یا لاہوری گروپ کی جانب سے اسلام کے خلاف پراپیگنڈے، ان کے اپنے عقیدے کی تبلیغ یا تشہیر کے لئے کسی قسم کا مواد چھاپنے کی کوشش کی جائے تو ایسی صورت میں متعلقہ پریس اور شائع شدہ مواد کی تمام کاپیاں ضبط کی جا سکیں گی اور اس کے مرتکب افراد کے خلاف قانون کے تحت سزا دی جاسکے گی۔ تیسرے آرڈیننس کے تحت ضابطہ فوجداری کے شیڈول نمبر ۲ میں ترمیم کر کے دفعات ۲۹۸ بی اور سی کے تحت جرائم کو قابل دست اندازی پولیس، ناقابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ قرار دیا گیا ہے۔" (روز نامہ جنگ ۳ مئی ۱۹۸۴ء)

اسلامی نظریاتی کونسل

وزارت داخلہ نے نمبر۔ یو۔ او۔ ۲ (۴۸) ر ۸۰۔ پی اینڈ پی، مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۰ء کے تحت قادیانیوں کے کتابچہ "اسلام مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کا ضامن ہے" کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل سے استصواب کیا۔ جس کے جواب میں اسلامی نظریاتی کونسل نے نمبر

الیف ۱ (۴)ر ۸۰ ۔ آر۔ سی آئی آئی ر ۲۳۶۱ ۔ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۱ء کے تحت مندرجہ ذیل جواب دیا۔

"طے پایا کہ مرزائی (قادیانی) احمدی ہوں یا لاہوری' از روئے قرآن و سنت اور اجماع امت کافر اور مرتد ہیں اور اسلام سے خارج ہیں۔ نیز از روئے دستور بھی غیر مسلم ہیں۔ صدر مملکت نے حال ہی میں قوانین میں جو ترامیم فرمائی ہیں' ان کی رو سے بھی قادیانیوں ر احمدیوں ر مرزائیوں اور بہائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔

یہ حکومت کا فریضہ ہے کہ مرزائیوں/ قادیانیوں/ احمدیوں کی طرف سے آئین کی مسلسل خلاف ورزی کا فوراً نوٹس لے اور حسب قانون انسدادی کارروائیاں عمل میں لائے۔ نیز ان تمام تحریرات' جو دستور و آئین کے خلاف ہوں' کو ضبط کرے اور ان کے مصنفین اور ناشرین کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائے تاکہ دستور و آئین کا منشاء پورا ہو۔

طے پایا کہ حکومت ایسا قانون بنائے جو قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے باز رکھے اور ایسا تمام مواد قابل ضبطی قرار پائے' جس میں وہ اپنے آپ کو مسلمان قرار دیں۔"

(رپورٹ استفسارات ۱۹۶۲ء تا ۱۹۸۴ء اسلامی نظریاتی کونسل ص ۶۳' ۶۴\۲۸ شعبان ۱۴۰۴ء ۔ ۳۰ مئی ۱۹۸۴ء)

وزیر اعظم پاکستان کا حلف

"میں .... صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک تعالیٰ' کتب الٰہیہ' جن میں قرآن پاک خاتم الکتاب ہے' نبوت' حضرت محمد رسول اللہ بحیثیت خاتم النبیین' جن کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا' روز قیامت اور قرآن پاک اور سنت کی جملہ مقتضیات و تعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا .... (آمین)۔" (روزنامہ نوائے وقت ۶ نومبر ۱۹۹۰ء)

وزارت داخلہ پاکستان

"کسی قادیانی کو پاکستان میں اس کے عقائد کی وجہ سے ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا گیا اور نہ زندگی کے کسی شعبہ میں ان سے امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے' قادیانیوں کے اخبارات' رسائل اور جرائد پوری آزادی سے پاکستان میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں کھلی ہوتی ہیں البتہ' اقلیت قرار دینے کے بعد انہیں مسلمانوں کے انداز میں عبادت کرنے سے منع

کر دیا گیا ہے۔"

۱۔ جنرل روائیدار خاں سیکرٹری وزارت داخلہ

۲۔ لیفٹیننٹ جنرل مجیب الرحمٰن سیکرٹری وزارت اطلاعات و نشریات

۳۔ چوہدری شوکت ایڈیشنل سیکرٹری وزارت مذہبی امور

(روزنامہ جسارت کراچی ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء)

وزارت مذہبی امور پاکستان' اسلام آباد

"آنحضورؐ کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند تسلیم کرنا' ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا' مسلمانوں کے ہر مسلک' ہر مکتب فکر اور ہر ایک فرقے کا' متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس بارے میں کبھی دو مسلمانوں کے درمیان بھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول' نبی یا صاحب وحی ہونے کا دعویٰ کرے' وہ اور' جو اس کے دعویٰ کو مانے' وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ "ختم نبوت" وحدت ملت کی مضبوط اساس' بلکہ ضمانت ہے۔ کسی مدعی نبوت کے دعویٰ کی صورت میں اس اساس پر ضرب لگانے والے کو ہمیشہ صرف باغی ہی نہیں' بلکہ مرتد' کافر اور بدترین دشمن ملت قرار دے کر اسے سزائے موت کا مستحق گردانا گیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ایسے قوی اور ناقابل تردید دلائل سے ثابت ہے کہ یہ مسلمانوں کے ہاں مسلمات میں شمار ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ محض عوام کو سمجھانے اور خبردار کرنے کے لئے ان دلائل کو یکجا کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی' جبکہ دوسری طرف انیسویں صدی عیسوی میں برطانوی استعمار کے زیر سایہ پروان چڑھنے والی نبوت (قادیانیت) کے فتنہ عظیم کے مرکزی کرداروں نے مسلمانوں کی علمی بے خبری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ ایسے دلائل بھی گھڑ لئے' جن کے ذریعے لوگوں کو بہکایا اور الجھایا جا سکتا ہے۔

قادیانی مذہب میں شامل لوگ اپنے بانی مذہب کے نام مرزا غلام احمد کی نسبت سے مرزائی اور احمدی کہلاتے ہیں اور اس کی جائے ولادت قادیان کی نسبت سے قادیانی کہلاتے ہیں۔ یہ مذہب اسلام کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ہے' کیونکہ ان کے تمام بنیادی عقائد بظاہر وہی ہیں جو اسلام کا طرہ امتیاز ہیں' لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی نے نبوت کا اعلان کیا اور اس کے ماننے والے اسے نبی سمجھتے ہیں۔ وہ تجلیات الہیہ میں اس بات کا دعویٰ یوں کرتے

ہیں۔

" میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں' جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو' جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔"

ایک اور جگہ ان کا دعویٰ اس طرح ہے۔

" میں رسول اور نبی ہوں۔ یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے' میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔"

ایک مقام پر انہوں نے فرمایا:

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

یعنی میں ہی مسیح زماں ہوں' میں کلیم اللہ ہوں اور میں ہی محمد و احمد ہوں جو مقبول ہوا۔ غرضیکہ انہوں نے اپنی نبوت' مسیحیت اور مہدیت سے متعلق دعوے کئے اور اپنے نئے مذہب کا پرچار شروع کیا۔ انگریز کے سایہ عاطفت میں اسے خاصی مقبولیت بھی ہوئی۔ اس کے ماننے والوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا ہے اور آج برصغیر پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے اکثر ممالک میں اس کے ماننے والے موجود ہیں۔

قرآن کریم کی آیہ مبارکہ " الیوم اکملت لکم دینکم " پر غور فرمایئے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دین اپنے کمال کو پہنچ گیا تو پھر کسی اور نبی کی ضرورت کیسے باقی رہ جاتی ہے؟ نبی کسی بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح ہی کی غرض سے نہیں آتا' بلکہ اس لئے مقرر ہوتا تھا کہ وحی الٰہی کے ذریعے گذشتہ پیغام کی تکمیل کرے یا نیا پیغام دے یا پھر اس پیغام کو تحریفات سے پاک کرے۔ قرآن کریم کی موجودگی کی وجہ سے وحی الٰہی کی ممکنہ ضرورتیں ختم ہو جاتی ہیں' اس لئے اصلاح کی غرض سے انبیاء کی ضرورت نہیں رہی۔

اس لئے یہ بات قابل غور ہے کہ جو لوگ حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود کسی بھی شخص کے دعویٰ نبوت کو تسلیم کرتے ہیں۔ انہیں دائرہ اسلام سے کیوں خارج نہ سمجھا جائے اور ایسے مدعیان نبوت کو حضور علیہ السلام کی حدیث مبارک کی روشنی میں ان تیس جھوٹے نبیوں میں کیوں شمار نہ کیا جائے جن کے متعلق آپؐ نے فرمایا:

" میری امت میں تیس جھوٹے نبی پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔"

لہٰذا علی محمد باب ہو یا بہاء اللہ' مہدی جونپوری ہو یا مرزا غلام احمد قادیانی یا ان کے علاوہ کوئی اور' جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا' وہ کاذب اور مرتد ہے۔ (خطبات جمعہ بعنوان ختم نبوت ص ۹۰ تا ۹۳۔ وزارت مذہبی امور پاکستان اسلام آباد)

نوے سالہ قادیانی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یہ آئین نافذ ہوا

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز نفاذ

۱۔ یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

۲۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

۲۔ آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں' جسے بعد ازیں آئین کہا جائے گا' دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین " اور قادیانی جماعت یا لاہوری کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) " درج کیے جائیں گے۔

۳۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی۔ یعنی :۔
" جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم 'جو آخری نبی ہیں' کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا' جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

بیان اغراض و وجوہ

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے کہ ہر وہ شخص جو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

دستخط: عبدالحفیظ پیرزادہ' وزیر انچارج

امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء

اس ترمیم کے بعد قادیانی سرگرمیوں کی روک تھام نہ ہو سکی' جذبات کی آگ پھر بھڑکنے والی تھی کہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء کو مندرجہ ذیل آرڈیننس نافذ کیا گیا۔

قادیانی گروہ' لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کرنے کا آرڈیننس۔

" ہرگاہ کہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروہ' لاہوری اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے۔

ہرگاہ کہ صدر پاکستان کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں' جو فوری کارروائی کے متقاضی ہیں' لہٰذا پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تعمیل میں اور ان تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے' جو اس سلسلے میں انہیں حاصل ہیں' صدر پاکستان حسب ذیل آرڈیننس وضع اور نافذ کرتے ہیں:۔

ا۔ مختصر عنوان اور آغاز

(الف) اس آرڈیننس کا نام " قادیانی گروہ' لاہوری گروہ اور احمدیوں کا خلاف اسلام سرگرمیوں کا ارتکاب (ممانعت و سزا) آرڈیننس ۱۹۸۴ء " ہو گا۔

(ب) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

۲۔ عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے استرداد کا آرڈیننس

اس آرڈیننس کی دفعات/عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے علی الرغم نافذ ہوں گے۔

حصہ دوئم

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۱۴ بابت ۱۸۶۰)

☆ مجموعہ تعزیرات پاکستان (قانون نمبر ۱۴ بابت ۱۸۶۰) میں نئی دفعات ۲۹۸ ب اور ۲۹۸ ج کا

اضافہ۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) کے باب پندرہ میں دفعہ ۲۹۸ الف کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔

۲۹۸ ب ۔ بعض مقدس ہستیوں اور متبرک مقامات کے لئے مخصوص القاب' آداب صفات وغیرہ کا غلط استعمال۔

۱۔ قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر' تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے۔

الف ۔ رسول پاکؐ حضرت محمدؐ کے کسی خلیفہ یا صحابی کے سوا کسی اور شخص کو "امیرالمومنین" "خلیفتہ المومنین" "خلیفہ المسلمین" "صحابی" "رضی اللہ عنہ"

ب ۔ رسول پاکؐ حضرت محمدؐ کے افراد خاندان (اہل بیت) کے سوا' کسی اور کو "اہل بیت" یا

ج ۔ اپنی عبادت گاہ کو "مسجد" کے نام سے۔

پکارے گا' یا اس کا حوالہ دے گا' وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہو گا۔

۲۔ قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر' یا تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کے لئے بلانے کے طریقے یا شکل کو "اذان" سے موسوم کرے گا یا مسلمانوں کے طریقے کے مطابق اذان کہے گا' وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا' نیز جرمانہ کا مستوجب ہو گا۔

۲۹۸ ج ۔ قادیانی گروہ وغیرہ کا اپنے آپ کو مسلم کہلانے' اپنے عقیدے کی تبلیغ کرنے یا نشرواشاعت کرنے والا شخص۔

قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص اپنے آپ کو بلاواسطہ یا بالواسطہ "مسلم" کہلاتا ہے' یا اپنے عقیدے کو اسلام کہتا یا ظاہر کرتا ہے' یا دوسروں کو تقریر' تحریر یا واضح علامت یا کسی بھی اور طریقے سے اپنے عقیدے کی دعوت دیتا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے' وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا نیز جرمانہ کا مستوجب ہو گا۔

حکومت پاکستان ڈائریکٹوریٹ جنرل آف رجسٹریشن (وزارت داخلہ)

(برائے قومی شناختی کارڈ)

درخواست برائے رجسٹریشن (پاکستانی باشندوں کے لئے)

زیر دفعہ ۴ (ا) (الف) نیشنل رجسٹریشن ایکٹ۔ ۱۹۷۳ء

فارم۔ الف

"حلفیہ بیان نمبر ۲:۔ میں حلفیہ اقرار کرتا رکرتی ہوں کہ میں خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا رکھتی ہوں اور یہ کہ میں کسی ایسے شخص کار کی پیروکار نہیں ہوں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو اور نہ ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ر مانتی ہوں۔ نہ ہی میں قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا رکھتی ہوں یا خود کو احمدی کہتا ر کہتی ہوں۔"

تاریخ ---------------- دستخط یا نشان انگوٹھا ----------------

تنبیہہ۔ اگر درخواست دہندہ یا تصدیق کنندہ غلط بیانی کریگا تو اسے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد

حج کرنے کے لئے ضروری کوائف

حلف نامہ

(ہر درخواست دہندہ کو دستخط کرنا ہے)

"میں حلفیہ بیان کرتا ر کرتی ہوں کہ میں مسمی ر مسماۃ .... مسلمان ہوں۔ اور میں خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھتا ر کھتی ہوں۔ میں کسی ایسے شخص کار کی پیروکار نہیں ہوں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو اور نہ میں ایسے دعویدار کو پیغمبر، مذہبی مصلح مانتا ر مانتی ہوں نہ میں قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ر کھتی ہوں اور نہ خود کو احمدی کہتا ر کہتی ہوں۔ اس درخواست فارم میں درج تمام کوائف درست ہیں۔"

تاریخ.................... دستخط درخواست دہندہ

قادیانیت

ہماری نظر میں

اسلامی ممالک

فیڈرل اسمبلی ملائشیاء

"اکتوبر ۱۹۷۴ء میں فیڈرل اسمبلی ملائشیاء نے قادیانی مسئلہ کی چھان بین کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ قادیانی خارج از اسلام ہیں۔" (قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص ۱۴۰)

حکومت ابو ظہبی

"ابو ظہبی کی اسلامی امور اور اوقاف کی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ قادیانیوں کے کسی کلب یا تنظیم کو ابو ظہبی میں کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اعلان میں عوام کی توجہ اس جانب مبذول کرائی گئی ہے کہ تنظیم اسلامی کانفرنس' قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ قادیانی استعماری طاقتوں سے تعاون کرتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اسلام کا نام لے کر اسلامی شریعت کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ابو ظہبی میں قادیانیوں کو دفن کرنے کی ممانعت بھی کر دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کی کسی بھی تنظیم کی طرف سے جاری کردہ کسی سرٹیفکیٹ اور کسی بھی دستاویز کو قبول نہیں کیا جائے گا۔" (روزنامہ نوائے وقت کراچی مورخہ ۷ فروری ۱۹۸۴ء)

"حکومت ابو ظہبی کا فیصلہ ہے کہ اس نے قاضی القضاۃ (عدالت عالیہ) کی سفارش کہ " قادیانی غیر مسلم ہیں' ان کو بے نقاب کیا جائے اور ان کا داخلہ یہاں بند کیا جائے وغیرہ" کو قبول فرما لیا ہے۔" (قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص ۱۴۰)

مفتی اعظم جمہوریہ شام

مفتی اعظم جمہوریہ شام نے' صدر کابینہ جمہوریہ شام کے نام ایک خط میں ان کے مراسلہ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء کا جواب دیتے ہوئے جو سفارشات پیش کیں' ان کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

(حوالہ ۷۰۶۔ ۵۵ بمطابق ۱۳۷۷ھ۔ ۳۔ ۲۱ بتاریخ ۱۹۵۷ء۔ ۱۰۔ ۱۵)

بنام صدر کابینہ

آپ کے نوٹ نمبر ۱۰۳۹۳۔ ۲۵۹۷ مورخہ ۱۹۵۷ء۔ ۱۰۔ ۱۰ کے جواب' میں جو وزارت داخلہ کے خط پر مندرج تھا اور جس میں دمشق میں قادیانی جماعت کے کوائف کے متعلق رائے

طلب کی گئی تھی۔

اس سے پہلے ہم وزارت داخلہ سے (بتاریخ ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء بموجب عریضہ نمبر ۳۸۹۰۔ ۳۵۲' جس کی کاپی مع اس مراسلت کے جو ہمارے اور عدالت زیریں کے درمیان ہوئی تھی' منسلک ہے' مطالبہ کر چکے ہیں کہ' چونکہ' قادیانی فرقہ دین اسلامی کے احکام کے خلاف شعائر انجام دیتا ہے۔ اس لئے قبل اس کے'کہ معاملہ ہاتھ سے نکل جائے' اس فرقہ کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے تمام زاویوں (مراکز) کو محکمہ اوقاف کے حوالے کر دیا جائے۔

قادیانیوں کے عقائد و افکار کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد' ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ان کے عقائد سراسر باطل ہیں۔ لہٰذا ہم ہمراہ عریضہ قادیانیوں کے متعلق اپنا شرعی فتویٰ ارسال کر رہے ہیں۔

ہم متوقع ہیں کہ یہ عریضہ متعلقہ بااختیار اداروں تک پہنچا کر اس بارے میں ضروری قانون کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔ نیز ہمیں اس کارروائی کے نتیجہ سے آگاہ کیا جائے گا۔" (دستخط مفتی اعظم جمہوریہ شام)

انسپکٹر جنرل پولیس (شام) کا اعلانیہ

" وزارت داخلہ کی ضروری کارروائی کے بعد حکومت شام نے انسپکٹر جنرل پولیس کو بذریعہ تار اپنے فیصلہ سے مطلع کیا' جس کی بناء پر انسپکٹر جنرل پولیس نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا' جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"یہ اعلانیہ دمشق سے ۲۷ مارچ ۱۹۵۸ء کو جاری ہوا۔ حوالہ ۱۲۱ھ نوٹیفکیشن نمبر ۱۵۸۱ ب (بموجب تعمیل برقیہ نمبر ۲۳۳۔ ب س بتاریخ ۵۸۔ ۳۔ ۲۵)

بروئے نوٹس ہذا لازم ہے کہ فرقہ احمدیہ (قادیانیہ) کی سرگرمیوں میں قدغن لگائی جائے۔ ان کے مراکز پر چھاپے مار کر ان کی تمام املاک قبضہ میں کر لی جائیں اور انہیں اوقاف اسلامیہ کے محکموں کی تحویل میں دے دیا جائے اور ان کے قبضہ سے جو ایسے کاغذات برآمد ہوں' جو فتویٰ شرعی کے صدر اور ہمارے اعلامیہ کے اجراء کے بعد کسی سرگرمیوں کی نشان دہی کرتے ہیں' وہ ہم تک پہنچائے جائیں۔" دمشق ۵۸۔ ۳۔ ۱۹ العقید محمد الجراح انسپکٹر جنرل پولیس (قادیانیت عدالت کے کٹہرے میں از جانباز مرزا ص ۲۳۹)

دولت اسلامیہ افغانستان

"افغانستان میں نعمت اللہ قادیانی کو جولائی ۱۹۲۵ء میں پکڑا گیا' اس پر جاسوسی اور ارتداد ثابت ہونے کے بعد اسے سنگسار کر دیا گیا۔"

مقبوضہ فلسطین

قادیانی فرقے کے عجیب و غریب مذہبی دیومالائی اور الجھے ہوئے معتقدات پر' حال ہی میں' حکومت پاکستان نے جو نئی پابندیاں لگائی ہیں' اس پر پورے عالم اسلام میں اطمینان کا اظہار کیا گیا' مختلف مسلمان ملکوں میں پاکستان کے عوام اور حکومت کے نئے اقدامات پر بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا گیا اور اس کو پورے عالم اسلام میں سراہا جا رہا ہے۔ پہلا فوری رد عمل مقبوضہ فلسطین میں ہوا' جہاں سے مسلمانوں نے حکومت پاکستان کے نام تار کے ذریعے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اسرائیل میں قادیانی مشن کی پراسرار سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ افریقی ممالک میں اسلام کے نام پر ارتداد پھیلانے کا جو کام یہ فرقہ کر رہا ہے' اس کا ازالہ کیا جائے اور حکومت پاکستان اپنے سرکاری اداروں اور سفارت خانوں سے اس فرقے کے لوگوں کو پاک کرے' کیونکہ اس طرح پاکستان کا نام داغدار ہو رہا ہے اور یہ لوگ پاکستان کی بدنامی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ مزید برآں مقبوضہ فلسطین میں الخلیج کے شہر کے بعض سربرآوردہ مسلمانوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل کے فوجی اداروں میں ۶۰۰ قادیانی کام کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں کچھ قادیانی' جزائر' کوسٹاریکا اور اٹلی کے پاسپورٹوں پر اسرائیل پہنچے ہیں' یاد رہے کہ لندن' روم' نیویارک' لکسمبرگ اور کوپن ہیگن میں اسرائیل کے سفارت خانوں اور قادیانی مراکز کے درمیان باقاعدہ رابطہ موجود ہے' یہاں الخلیج شہر کے بعض سربرآوردہ حضرات نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے اب یہ قادیانی انتقامی کارروائی کے لئے زیر زمین مدد یہودیوں سے لیں گے جب کہ ان کی زیر زمین کارروائیاں کچھ عرصے سے بہت تیز ہو گئی ہیں۔ پاکستان کے لئے آئندہ دس بارہ ماہ سخت آزمائش کے ہوں گے' جس میں بدامنی' افراتفری اور انتشار کو فروغ ملے گا۔ اسرائیلی پارلیمنٹ میں اسرائیل کے جن دوستوں کی تصاویر لگی ہوئی ہیں' ان میں قادیانی فرقے اور بہائی فرقے کے سربراہوں کی تصاویر بھی ہیں' اسرائیل میں قادیانی مشن اور قادیان (بھارت) کے درمیان براہ راست ربط موجود ہے اور وفود آتے جاتے رہتے ہیں۔ مقبوضہ فلسطین کے مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ پورے ہوش کے ساتھ آپس میں یگانگت اور اتحاد قائم کریں اور تفرقہ بازی انتشار و افتراق سے اجتناب کریں'

کیونکہ پاکستان اور اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ قومی وحدت اور مکمل اتحاد ہی سے کیا جا سکتا ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۶ مئی ۱۹۸۴ء)

حکومت انڈونیشیا

" انڈونیشیا کے وزیر برائے مذہبی امور مسٹر منور سید زالی نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ حکومت نے مرزائیت پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس مقصد کے لئے ضروری چھان بین شروع کر دی گئی ہے' تاکہ مرزائیوں کے بارے میں کوائف جمع کئے جائیں۔ حکومت مرزائیوں کے خلاف سخت کارروائی پر بھی غور کر رہی ہے۔ ایک سرکاری ترجمان کے مطابق ملک کی سولہ کروڑ آبادی کا نوے فیصد حصہ راسخ العقیدہ مسلمان ہے' جو حضور سرور کائناتؐ کو پیغمبر آخر الزمان مانتے ہیں' جبکہ اس کے برعکس عقیدہ رکھنے والوں کو کافر سمجھا جاتا ہے۔ ترجمان کے مطابق اس بات کی چھان بین بھی کی جا رہی ہے کہ مرزائیت نے عوام پر کس قدر منفی اثر ڈالا ہے۔ حکومت کو ملک میں مرزائیوں کی صحیح تعداد کا کوئی علم نہیں۔

انڈونیشیا دوسرا ملک ہے جہاں مرزائیت پر پابندی لگائی گئی ہے۔ گزشتہ ہفتے پاکستان میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کو تمام اسلامی اصطلات استعمال کرنے سے روک دیا گیا ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۵ مئی ۱۹۸۴ء)

قادیانیت

ہماری نظر میں

سابق قادیانی

زیڈ اے سلہری ' معروف صحافی

" میں سیالکوٹ میں ایک نچلے متوسط گھرانے میں ٦ جون ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوا۔ سیالکوٹ میں جو سال میں نے گزارے ' وہ کسی طور پر غیر معمولی نہ تھے۔ ہاں پھر میری ایک بہن کی شادی قرار ہونی پائی ' تو میں نے لفظ قادیان سنا۔ معلوم ہوا کہ میرے والد سالانہ جلسے پر قادیان گئے تھے اور وہاں کسی صاحب سے میری بہن کی نسبت کر آئے ہیں۔ مجھے شادی کا اچھی طرح یاد نہیں ' لیکن کچھ عرصے بعد میری بہن سیالکوٹ سے چلی گئیں۔ اس سے اگلا واقعہ یہ ہوا کہ ہم سب خود قادیان چلے آئے ' ہوا یوں کہ والد صاحب غالباً" حیدر آباد دکن جا رہے تھے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم سیالکوٹ میں رہنے کی بجائے قادیان چلے جائیں ' وہاں ہماری بہن بھی ہو گی ' چنانچہ ہم قادیان چلے آئے اور میں وہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تیسری جماعت میں داخل ہو گیا۔

اب مجھے معلوم ہوا کہ والد صاحب " احمدی " ہیں۔ یہی نہیں ' بلکہ انہوں نے میری والدہ کے خاندان کو بھی "احمدیت" سے منسلک کروا دیا ہے۔ میں نے قادیان ہی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا ' اس کا مطلب ہے کہ میں قریباً آٹھ سال تک قادیان میں رہا۔ میرا یہ وقت کم و بیش نیم مدہوشی میں گزرا۔ مجھے سوائے تعلیم اور کھیل کے کسی اور چیز سے دلچسپی نہ تھی۔

اب جو قادیان کی زندگی پر غور کرتا ہوں تو وہ عجب عالم بے خبری میں گزری معلوم ہوتی ہے۔ بیشک جیسے جیسے میری عمر بڑھتی گئی۔ مجھے محسوس ہوتا گیا کہ قادیان کوئی معمولی قصبہ یا گاؤں نہیں۔ وہاں بعض اوقات ' سالانہ جلسے کے دنوں میں ' جو دسمبر کی آخری تاریخوں میں منعقد ہوتا ' خاص گہما گہمی ہوتی ' باہر سے ہزاروں لوگ آتے ' ہم لڑکے مہمانوں کی خدمت پر بھی مامور ہوتے ' ان دو مشاغل تعلیم اور کھیل نے میرے ذہن میں کسی اور شوق و استغراق کے لئے جگہ نہیں چھوڑی ' میں دوسرے لڑکوں کے ساتھ مذہبی ارکان بجا لاتا ' لیکن میں قادیانیت کے انوکھے مفہوم سے ناواقف رہا۔ میں نے اکثر خلیفہ محمود احمد کا خطبہ جمعہ سنا ' ان کی باتوں سے مترشح ہوتا تھا کہ قادیانی کوئی خاص مخلوق ہیں۔ " ہم زندہ مسلمان ہیں ' غیر احمدی مسلمان مردہ ہیں " ان کا خاص موضوع ہوتا اور کبھی قادیان سے باہر جانے کا اتفاق ہوتا تو اس نعرے کی صدائے بازگشت سنائی دیتی اور میں دوسرے مسلمانوں کو دیکھتا کہ وہ کس اعتبار سے ہم سے پیچھے ہیں ' لیکن جہاں مذہبی طور پر مجھ میں قادیانیت کے متعلق خاص تیقن نہ پیدا ہوا تھا ' وہاں ادبی طور پر میرا ذوق پختہ ہو رہا تھا ' مجھے انگریزی کے علاوہ اردو سے بہت شغف تھا۔۔۔۔ اسی دوران مجھے علامہ اقبالؒ

کے کلام سے شناسائی ہوئی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ کلام اقبالؒ نے میری زندگی کی کایا کو پلٹ کر رکھ دیا۔ ان کے فلسفہ حیات کے جس نکتے نے مجھ پر خاص اور گہرا اثر کیا' وہ یہ تھا:

ے زیادہ راحت منزل سے ہے نشاط رحیل

اس کے بعد میری نظروں میں منزل کی خاص وقعت نہیں رہی' لیکن یہ بعد کی پیش رفت ہے۔ قادیان میں طالب علمی کے زمانے میں اردو ادب اور کلام اقبالؒ کا مجھ پر ضرور اثر تھا کہ مجھے کچھ زبان کا چسکا پڑ گیا تھا۔ کسی بات کی تو ضرور اہمیت ہوتی ہے ' لیکن طرز ادائیگی اور اسلوب بیان بھی کوئی چیز ہے' اب اس معیار پر' جو آہستہ آہستہ' باخاموشی اور غیر محسوس طور پر ادب کا مطالعہ مجھ میں استوار کر رہا تھا' قادیانی خطبات' تحریریں' شاعری' استدلال اور بحث و مباحثہ پورا اترتا نہ لگتا تھا۔ اس لئے قادیانی ماحول میرے اندر ایک ذہنی تحفظ اور قلبی رخنہ پیدا کر رہا تھا اور میں زندگی میں قادیانی موقف سے غیر جانبدار ہوتا چلا جا رہا تھا' لیکن یہ ایک ذوقی اور وجدانی راہ انحراف تھی' اس میں وہ فکری جذبہ بغاوت نہ تھا جو بعد ازاں عمر کی زیادہ ارتقائی منزل میں متولد ہوا۔

لیکن' کیا یہ ذوقی و جدانی راہ انحراف میرے تبدیلی عقیدہ کے لئے کافی تھی۔ آبائی مذہب چھوڑنا آسان نہیں۔ خصوصاً" جب مجھے اپنے والد سے گہرا قلبی لگاؤ تھا تو پھر میرے خیالات اتنے بنیادی طور پر کیسے بدلے؟ یہاں یہ سوال اس لئے ضروری ہے کہ میں نے جوانی کے شروع میں ہی' بلکہ لڑکپن کے ایام میں ہی' قادیانیت کو ماننے سے انکار کر دیا تھا' یہ گتھی یوں سلجھ سکتی ہے کہ انسان قرآن کریم کے اس نکتے پر غور کرے کہ رشد و ہدایت کا منبع صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ جسے چاہے ہدایت کرتا ہے' جسے چاہے گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قلب سلیم لے کر آئے' اسے ہم سچائی کا رستہ دکھاتے ہیں' لیکن یہ قلب سلیم کون عطا کرتا ہے؟ یہ بھی اس کی دین ہے۔ بعد کے تجربات زندگی نے مجھے اس عقیدے پر پختہ کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم کے بغیر زندگی کی کسی جہت اور معاملے میں بھی ہدایت نہیں حاصل ہوتی۔ سب امور کتاب میں درج ہیں' اس لئے میں تجربے کی حد تک تو یہ کہتا ہوں کہ میں ذوقی و وجدانی طور پر ایک ایسے مقام فہم پر پہنچا' جو قادیانیت سے ابا کرتا تھا' لیکن حقیقت یہی ہے کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قادیان میں آٹھ سال مستقل رہائش کے بعد میں لوح قلب کو اس سادہ صورت میں لے کر نکل آیا' جس حالت میں اسے لے کر' میں وہاں داخل ہوا تھا۔ تعلیم قادیان میں ضرور حاصل کی' لیکن قادیان کی روح سے غیر متاثر رہا۔

من و تو سے پیدا' من و تو سے پاک

لیکن' نقطہ انحراف تک پہنچنا ایک جز تھا اور جذباتی ورثے سے نجات حاصل کرنا بالکل جدا' اس کے لئے محسوس جدوجہد کی ضرورت پڑی۔ اس جدوجہد میں کئی اور عوامل شامل ہوئے' جن کا میں بعد میں ذکر کرونگا۔ یہ میری زندگی کا بہت صبر آزما دور تھا' ابھی میری عمر سترہ سال ہی کی تھی اور میرے دل و دماغ میں پختگی نہ آئی تھی کہ میں اپنے مذہبی عقیدت کو شک و شبے کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا' میرے لئے اس کی بنیاد متزلزل ہو چکی تھی۔

یہ پانچ سال کی داستان ہے۔ ان سالوں میں میرے مذہبی خیالات کی نشوونما کے ساتھ ان کی تطہیر و تزکیر بھی ہوئی۔ جب تک میں سکول کے زمانے میں قادیان میں رہا' میں کسی اور دنیا کو نہ جانتا تھا۔ میرے لئے ذاتی طور پر قادیان کا ماحول پر سکون تھا۔ جیسا میں نے عرض کیا' مجھے تعلیم اور کھیل کے سوا کسی اور چیز سے غرض نہ تھی' لیکن کبھی کبھی میرے کان میں عجیب و غریب افواہیں پڑتیں۔ عبدالرحمٰن مصری کا قصہ سننے میں آیا' وہ غالباً" مدرسہ احمدیہ کے پرنسپل تھے' انہیں نکال دیا گیا۔ اسی طرح فخرالدین کتب فروش اور مستری عبدالکریم کے نام سننے میں آئے۔ پس منظر میں کچھ جنسی سکینڈل منڈلاتے تھے۔ بعض وقت دیواروں پر فحش زبان میں پوسٹر چسپاں نظر آتے تھے۔ زیادہ تر خلیفہ بشیرالدین محمود کی ذات الزامات کا مرکز تھی' لیکن میں نے کبھی ان معاملات میں دلچسپی نہیں لی۔ سزائیں یقیناً سنگین ہوں گی' کیونکہ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ کئی لوگوں نے قادیانی فرقے کو چھوڑ کر لاہوری جماعت سے وابستگی اختیار کر لی ہے۔ ان لوگوں میں ان کے خلیفہ اول حکیم نور الدین کے لڑکے مولوی عبدالسنان بھی شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ بھی انہی حالات میں ربوہ سے علیحدہ ہوئے' جن حالات نے مولوی محمد علی کو ۱۹۱۴ء میں قادیان چھوڑ کر لاہور کی انجمن احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے پر مجبور کیا تھا' یعنی وہ بھی قادیانی فرقے کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد کے مقابل خلیفہ محمود احمد کے جانشین بننے کے دعویدار تھے اور کہتے ہیں کہ اس جماعت کے کافی لوگ ان کے حق میں تھے' بہرحال جو لوگ قادیان یا ربوہ چھوڑ کر لاہوری جماعت سے وابستہ ہوئے' ان کے محرکات ذاتی تھے' "عقیدتاً" وہ بھی مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح مانتے تھے' اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ قومی اسمبلی نے

احمدیت کو خارج از اسلام قرار دینے کے ضمن میں قادیانی اور لاہوری فرقوں کے درمیان تخصیص کو ناقابل اعتنا قرار دینے میں بالکل ٹھیک فیصلہ کیا۔

لیکن' ان واقعات کا میرے تشکیل جذبات کے عمل میں کوئی دخل نہیں' جس چیز نے میری آنکھیں کھولیں' وہ بالکل مختلف ہے۔ پہلے تو جیسا میں نے کہا' میں وجدانی اور ذوقی لحاظ سے اپنے آپ کو قادیانی انداز استدلال سے غیر متاثر پاتا تھا۔ مجھے ان کی تحریر و تقریر میں کوئی جاذبیت اور کشش محسوس نہ ہوتی تھی' لیکن' چونکہ' میں ابھی بہت نو عمر تھا اور میں نے قادیانیت کے بنیادی دعاوی کو تجزیئے کی روشنی میں نہ دیکھا تھا' میں ایک قسم کی غیر مرئی غیر جانبداریت کے سوا اور کوئی طرز عمل اختیار نہ کر سکتا تھا۔ چونکہ' ہر طرف قادیانی ہی قادیانی تھے' میں ان کے طور طریق میں کوئی نمایاں پہلو نہ دیکھتا تھا' لیکن جب میں شملہ اور دہلی آیا' تو وہاں کی قادیانی جماعت مجھے ایک نئی اور ممتاز صورت میں نظر آئی۔ اس کا امتیاز یہ تھا کہ مسلمانوں کے درمیان رہ کر بھی اس نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنائی ہوئی تھی۔

اب میں نے دیکھا کہ قادیانی نہ صرف مسلمانوں سے مذہبی و جماعتی طور پر الگ تھلگ تھے' بلکہ وہ سیاسی طور پر بھی مسلمانوں کے معاملات سے کوئی دلچسپی نہ رکھتے تھے' ان کا انداز عمل کچھ ایسا تھا کہ گویا مسلمانوں اور دوسروں کے درمیان ان کی کوئی غیر جانبدار سی پوزیشن ہے۔ بالفاظ دیگر' ان کی حیثیت مسلمانوں کے جسد قومی کے ایک جزو لاینفک کی نہ تھی کہ ان کا مرنا اور جینا ان کے ساتھ مقدر ہو۔

قادیانی جماعت مسلمانوں کے بحران سے کوئی سروکار رکھتی معلوم نہ ہوتی تھی' بلکہ میں قادیانی زعما سے یہ سن کر ہکا بکا رہ جاتا تھا اور یہ الفاظ میں نے خود خلیفہ بشیرالدین محمود کی زبان سے بھی سنے کہ "انگریز احمدیوں کو قابل اعتماد سمجھتے ہیں اور ملازمتوں میں دوسرے مسلمانوں پر ترجیح دیتے ہیں" شاید اسی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے حکومت برطانیہ نے چوہدری ظفراللہ خاں قادیانی کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا رکن بنایا تھا۔ ان کی تقرری پر خلیفہ صاحب نے کہا تھا۔ لوگ متعجب ہیں کہ ایک احمدی کو اس اعلیٰ عہدے کے لئے کیوں منتخب کیا گیا' آخر احمدیوں کو بھی تو ان کا حصہ ملنا ہے' خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ حصہ بخشی اکثریت کے بجائے اقلیت سے کیوں شروع نہیں ہو سکتی؟؟" میں نے دیکھا قادیانی' حکومت کی ملازمتوں کو حاصل کرنے کی خاص کوشش کرتے تھے اور ظفراللہ خاں کے زمانہ اقتدار میں انہیں نوکریاں ملنے میں سہولتیں بھی حاصل ہو گئیں تھیں' وہ سرکاری افسر ہونے کو اس سیاسی طاقت کے حصول سے

تعبیر کرتے' جن کا ان کے ساتھ "الہٰی" وعدہ کیا گیا ہے۔ ظفر اللہ خاں قادیانی نے اپنی پوزیشن کا ناجائز فائدہ اٹھا کر کئی نوجوانوں کو قادیانی بھی بنایا' جب کوئی پڑھا لکھا ان کے پاس سفارش کے لئے جاتا تو اس پر تبلیغ شروع کر دیتے' جب لوگوں نے یہ دیکھا کہ حصول ملازمت کا طریقہ ہی یہ رہ گیا ہے' تو بعض تو جاتے ہی احمدیت میں اپنی دلچسپی کا اظہار شروع کر دیتے۔ شملہ میں ظفر اللہ قادیانی کی مشہور سرکاری کوٹھی ریٹریٹ میں ہوتی تھی اور امیدواران ملازمت کے لئے سنہری موقع مہیا کرتی' وہاں ظفر اللہ خاں جس نئے چہرے کو دیکھتے' اس پر مہربان ہو جاتے' ان باتوں سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ قادیانیوں کو برصغیر کی آزادی سے کوئی رغبت نہیں۔ اگر وہ مسلمانوں سے ہمدردی جتاتے ہیں' تو محض ان میں اپنا اثر و رسوخ پھیلانے کو' جدوجہد کشمیر میں حصہ لیا تو اس تحریک کی لیڈرشپ پر اجارہ داری جمانے کے لئے' لیکن اصلاً" وہ ٹھیٹھ مسلم مفاد سے بے اعتنائی برتتے' اور اس بنیادی رجحان کا بھرم تحریک پاکستان کے دوران کھل گیا' وہ برصغیر کی آزادی کے تو قائل نہ تھے' لیکن مسلمانوں کے حق خود ارادیت کے مخالف نکلے' چنانچہ انہوں نے' جہاں مسلمانوں کی جنگ آزادی سے پہلو تہی اختیار کی تھی' وہاں مسلم لیگ کی قیادت سے بھی قطعی تجارتی طرز عمل اختیار کیا۔ مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ نے قائداعظمؒ کو لکھا کہ "ان کی جماعت بہت اثر و رسوخ کی مالک ہے اور اس کی طاقت روز افزوں ترقی پر ہے۔ اگر مسلم لیگ اس کے تعاون کی خواہش مند ہے تو اس سے شرکت عمل کی شرطیں طے کرے' ورنہ وہ کانگرس کا ساتھ دے گی۔" اس سے ظاہر ہے کہ وہ مسلمانوں کے مفاد کو اپنا مفاد نہ سمجھتے تھے' تاوقتیکہ ان سے کوئی عہد معاہدہ نہ ہو جائے۔ میں نے مسلمانوں کے معاملات سے قادیانی غیر جانبداری کی ذہنیت کا مظاہرہ پاکستان بننے کے بعد بھی دیکھا۔

قادیانیوں کو میں نے شروع ہی سے مسلمانوں سے الگ پایا تھا۔ مثلاً قادیان کی زندگی میں ہمارا ان معدودے چند مسلمانوں سے کوئی واسطہ نہ تھا' جو وہاں رہتے تھے۔ قادیان کا ایک بازار' بڑا بازار' کہلاتا تھا اور اس میں زیادہ تر ہندوؤں اور مسلمانوں کی دکانیں تھیں' جب میں اس بازار سے گزرتا تو کبھی کبھی ایک سبزی کی دکان پر کھڑا ہو جاتا' جس کے مالک کا لڑکا ہمارا ہم جماعت تھا' مجھے میری اس حرکت پر سرزنش کی گئی کہ میں کسی "غیر احمدی" سے سکول کے باہر کیوں تعلق رکھتا ہوں' پھر قادیانیوں کی مسلمانوں سے رشتہ داریاں بھی نہ ہوتیں' قادیانی مردوں کے لئے مسلمان لڑکیاں تو جائز تھیں' لیکن قادیانی لڑکی کا کسی مسلمان لڑکے سے رشتہ قطعی ناجائز تھا۔ جب کبھی خاندانی تعلقات کی بناء پر ایسا ہو جاتا' تو "مجرم" کا بائیکاٹ ہوتا' قادیانیوں کے

لئے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا تھا' وہ مسلمانوں کی نماز جنازہ تک پڑھنے کے روادار نہ تھے' چنانچہ ظفراللہ خاں نے قائد اعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا اور لاکھوں کے مجمع میں الگ بیٹھے رہے' جب چوہدری صاحب سے پوچھا گیا کہ وہ مسلمانوں کا نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھتے' تو انہوں نے جواب دیا کہ جو ہمیں کافر کہیں' ان کا ہم جنازہ نہیں پڑھتے' اسی سانس میں انہوں نے بڑے فخر سے بتایا کہ قائد اعظمؒ ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کے دنوں میں (جب ظفراللہ خاں وہاں ریلوے ممبر تھے) ان کے مداح تھے اور انہیں مسلمان سمجھتے تھے۔ (اگر اسے سچ مان لیا جائے) تو سوال اٹھتا ہے کہ پھر آپ نے قائد اعظم کا جنازہ کیوں نہ پڑھا؟ وہ آپ کو کافر بھی نہ کہتے تھے اور آپ کے محسن بھی تھے کہ ان کے علاوہ پاکستان میں کس کو جرات ہو سکتی تھی کہ ظفراللہ خاں کو وزیر خارجہ بنا دے ۔۔۔ مسلمانوں سے الگ تشخص قائم کرنے کی دھن میں وہ اتنی دور گئے کہ اپنا ایک کیلنڈر بھی اختراع کر لیا' لیکن اس زمانے میں' میں قادیانی زندگی کی ان خصوصیات کی وجہ کو سمجھ نہ سکا تھا۔ اب قادیان سے باہر' وسیع تر میدان میں جب میں نے قادیانیوں کے مسلمانوں سے غیر جانبدارانہ بلکہ معاندانہ طرز عمل کو دیکھا' تو اس کی وجوہات پر غور کرنے پر مجبور ہوا۔ مسلمانوں میں فرقہ بازی نئی چیز نہیں' کئی فرقے ہیں' لیکن قادیانیوں کا باوا آدم نرالا تھا' ان کا الگ مذہبی وجود ہی نہ تھا' وہ اپنے منفرد سیاسی وجود پر بھی مصر تھے۔

جب میں نے ان کے عقائد کا مطالعہ کیا تو بنیادی خرابی ان کے عقائد میں یہ نظر آئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہیں' کیونکہ نبوت تو لامحالہ الگ امت کی متقاضی ہوتی ہے' اگر مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کر کے مسلمانوں سے الگ امت کے بانی بن جاتے' تو لوگوں کو اختیار تھا کہ اس دعویٰ کو اپنے اپنے معتقدات کی روشنی میں پرکھ لیتے' مسلمانوں کے لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' جو خاتم النبیین ہیں اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر اپنی نعمت دین مکمل کر دی ہے' کسی اور رسول کی گنجائش نہ تھی' لیکن غیر مسلم جو چاہے' وطیرہ اختیار کرتے۔ ایران میں بہاء اللہ نے یہی طرز عمل اختیار کیا' لیکن قادیانیت کی جس خصوصیت نے مسلمانوں میں خلفشار پیدا کیا' وہ یہ تھی کہ اسے حقیقی اسلام کے طور پر پیش کیا جاتا تھا' گو میں نے اس وقت مذہبی استدلال نہیں کیا' لیکن یہ امر مجھ پر بالکل صاف ہو گیا تھا کہ اگر مجھے مسلمانوں کے امور سے تعلق منظور ہے' تو میں قادیانی جماعت کا فرد نہیں رہ سکتا۔ مجھے ان سے آزاد پوزیشن اختیار کرنی پڑے گی' مجھے مداہنت سے طبعی نفرت ہے اور میں جب

اس دو ٹوک نتیجے پر پہنچا' تو میں نے اپنے گھر والوں اور دوستوں سے اس کا برملا ذکر کیا۔
اب قادیانیوں نے ایک صنعت کو بہت پروان چڑھایا ہوا ہے اور وہ ہے تاویل کی صنعت' ان کی تاویل تراشی پر علامہ اقبال کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسر
تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پازند

یہ اسی تاویل کا کرشمہ ہے کہ قادیانیوں نے حکومت انگلشیہ کو' نعوذ باللہ' حاکم برحق کا درجہ دیا' گویا کرشمہ انہوں نے تاویل کے ساتھ اصطلاح قرآنی کو مسخ کرنے سے حاصل کیا' یعنی بجائے اولوالامر منکم کے صرف اولوالامر کہا' کسے باشد' ان کی بلا سے' مسلمانوں پر جو چاہے حکومت کرے' صرف شرط یہ ہے کہ قادیانی مقربین کی صف میں شامل ہوں' انگریزوں کو حاکم تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ جہاد کا منسوخ قرار دیا جانا' قادیانی مذہب کے لئے ناگزیر تھا' کیونکہ ایک طرف مسلمانوں کو انگریزوں کے اتباع کی تلقین کی جائے اور دوسری طرف وہ ان کے خلاف جہاد پر آمادہ ہو جائیں تو خدمت سرکار کا اہتمام نہیں ہوتا۔
اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ بات سیدھی کہو۔ ادھر انکی تاویل آمیز تفاسیر میں الجھاؤ ہی الجھاؤ تھا' موقع ملے تو بال کی کھال اتارنے سے دریغ نہیں کرتے اور منطق کام نہ آئے تو "الہامی" حوالے دیئے جاتے ہیں' جس کا اس کے سوا اور کیا جواب دیا جا سکتا کہ۔

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے صورت چنگیز

لیکن' یہ بہت بعد کی باتیں ہیں۔ مرزا محمود احمد نے دعویٰ کیا کہ انہیں قرآن کریم کی تفسیر خوابوں میں سمجھائی گئی' اب انسان کسی عام نکتے پر تو بحث کر سکتا ہے' لیکن اس نکتے پر کیا اظہار رائے کرے' جو خوابوں کے ذریعے کسی کی طبیعت رسا پر وا اور منکشف ہوا ہو' ان کے خوابوں میں کسی اور کا کیسے گزر ہو سکتا تھا۔ مجھے عمر کے ساتھ ساتھ قادیانیت کے محرکات اور مضمرات پر سوچ بچار کا موقع ملا۔ اور میں اپنی تحقیق کے نتائج کسی مناسب جگہ پیش کروں گا' لیکن اس وقت بھی مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس جماعت کا مقصد اولیٰ' امت مسلمہ کی وحدت و تنظیم کی جڑیں کاٹنا ہے' وہ مسلمانوں سے ایسی صورت میں وابستہ رہنے پر اصرار کر رہے تھے' جب ان کے جماعتی مفادات ان کے قطعی خلاف تھے' اول تو وہ برصغیر میں انگریزوں کے زوال کے تصور کو ہی ناممکن سمجھتے تھے' ان کی تمام سیاست کا تکیہ انگریزی تسلط کا مستقل قیام تھا' وہ اگر

مسلمانوں کے ساتھ نظر آتے تھے تو اس لئے کہ مسلمانوں کے سیاسی حقوق پر اپنا حق جما سکیں۔ آخر ظفر اللہ خاں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں مسلمان کہلانے کی بناء پر پہنچے' یہ امر انگریزوں اور قادیانیوں دونوں کو راس تھا' اس طرح انگریزوں کو وفادار نائب ملتے تھے اور قادیانیوں کو تقسیم انعامات میں خصوصی حصہ' دوسری طرف وہ کانگرس سے بھی رابطہ رکھتے تھے کہ داخلی طور پر انتقال اقتدار ہوا تو وہ بہت بڑی جماعت کی حیثیت سے اکثر صوبوں کے حاکم ہونگے اور وہ یقیناً انگریزوں کی طرح ایسی جماعت کو استعمال کرنا چاہیں گے' جس کا ایمان ہی اولوالامر کی اطاعت ہے' لیکن جب یہ سیاسی گومگو کی حالت زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی اور افق پر جنگ کے آثار سے یہ ظاہر ہونا شروع ہو گیا کہ انگریز کو ہندوستان کے متعلق فیصلہ کرنا پڑے گا' تو قادیانی اصلیت اظہر من الشمس ہو گئی اور انہوں نے صاف طور پر برصغیر کی تقسیم کے خلاف اکھنڈ بھارت کے تصور کو ترجیح دی' بات یہ تھی کہ جب تک انگریز کا سایہ عاطفت قائم تھا' ان کے لئے دوغلے پن کی گنجائش تھی' وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا ہمدرد بھی ظاہر کر سکتے تھے اور ہندوؤں سے سیاسی لین دین بھی کر سکتے تھے' لیکن انگریز کے بعد کی صورت حالات میں انہیں دو میں سے ایک متبادل کا انتخاب کرنا لازمی ہو گیا' اکھنڈ بھارت میں ان کے پنپنے کے زیادہ امکانات ہیں یا پاکستان میں؟ اب انہیں صاف نظر آیا کہ ایک خالص اسلامی مملکت میں ان کا گزارا نہیں ہو سکتا اور اس کے مقابل' اکھنڈ بھارت میں' جہاں کانگریس' سیکولر طرز حکومت قائم کرنا چاہتی ہے' انہیں اپنی جمعیت کو مضبوط کرنے کا خاصا موقع ملے گا' پھر وہ تو ازلی وفادار ہیں' کانگریس انہیں مسلمانوں پر بہرحال ترجیح دے گی' جن کی سرشت میں غیر مسلمانوں کے خلاف بغاوت لکھی ہوئی ہے اور جن کی اکثریت تحریک پاکستان کی موید ہونے کی وجہ سے راندہ درگاہ ہو گی۔ سو قادیانیوں نے اپنا پورا وزن برصغیر کی سیاست کے ترازو ..... مسلم لیگ کے مخالف پلڑے میں ڈال دیا۔

بے شک یہ پیش رفت اس زمانے سے تعلق نہیں رکھتی' جب میں قادیانیوں کے متعلق سوچ رہا تھا' لیکن ان کی باتیں سن کر ان کا طرز عمل دیکھ کر میرے دل میں کوئی شک و شبہ نہ رہا تھا کہ بالآخر وہ کس طرف جائیں گے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے' ہم عموماً" اپنے فہم کی تسکین دلیلوں اور لفظوں کے استعمال میں ڈھونڈتے ہیں' لیکن قرآن کریم مشاہدے پر زور دیتا ہے' پوچھا کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ کیسے اٹھیں گے؟ جواب ملا تو آپ پیدا کیسے ہوئے تھے؟ جو خالق ایک بار پیدا کر سکتا ہے وہ دوسری بار بھی اٹھا سکتا ہے۔ علم کا اصل منبع ہی مشاہدہ

ہے اور میرے مشاہدے نے میرے اندر بدرجہ اتم یہ ایقان پیدا کر دیا کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی علاقہ نہیں اور میں اپنے لئے مسلمانوں کا راستہ انتخاب کر چکا تھا۔ قادیانیت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پیروکار مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر بہت انحصار کرتے ہیں' بات بات پر ان کی پیشگوئیوں کا حوالہ دیتے ہیں اور اس کے پورا ہونے کی تشہیر کرتے ہیں' ضمناً" ان کی ایک پیشگوئی قطعی مسلمانوں کے حق میں نہ تھی۔ جب بنگال کے ہندو تقسیم بنگال' جو عین مسلمانوں کے فائدے میں تھی' کے خلاف تحریک چلا رہے تھے' تو مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ " دلجوئی کی جائے گی" اب جب ۱۹۱۱ء میں تقسیم کے فیصلے کو منسوخ کر دیا گیا تو حقیقتاً دلجوئی ہندوؤں کی ہوئی' قادیانی حضرات کہہ سکتے ہیں کہ اس سے غرض نہیں' پیشگوئی کس کے حق میں پوری ہوئی' انہیں تو اس کے اہتمام سے غرض ہے' قادیانی پیشگوئیوں کی صداقت کے اس قدر قائل ہیں کہ وہ انہیں بروئے کار لانے کی بھی کوشش کرتے ہیں' چنانچہ ایک پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانی دمشق کے ایک کنارے پر ہو گی۔ چنانچہ ایک طرف تو قادیان میں منارۃ المسیح بنوایا گیا۔ رہتی کسر مرزا محمود احمد صاحب نے پوری کر دی کہ جب وہ سفر یورپ پر جا رہے تھے یا آ رہے تھے' دمشق ٹھہرے اور وہاں کی مسجد کے منارے پر چڑھے' وہ خود تو "مسیح موعود" نہ تھے' ان کا دعویٰ صرف "مصلح موعود" ہونے کا تھا' لیکن جس حد تک وہ مرزا صاحب کے فرزند اور خلیفہ ہونے تک ان کی نمائندگی کر سکتے تھے۔ انہوں نے اس پیشگوئی کو اپنے باپ کی طرف سے پورا کر دیا۔ میرا پیشگوئیوں کے متعلق تفصیل بتانے کا مقصد یہ اتمام حجت ہے کہ قادیانی انہیں اپنے مستقبل کا دارومدار سمجھتے ہیں' اب ایک اہم معاملے میں مرزا صاحب کی پیشگوئی سے بالکل الٹ نتیجہ پیدا ہوا۔ قادیان' جس کے متعلق ان کا ایک شعر ہے۔

زمین قادیان محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

جس قدر قادیانیوں کو محبوب ہو سکتا ہے' اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں' قادیان کے متعلق مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ اتنی ترقی کرے گا کہ اس کا ایک سرا دریائے بیاس تک جا ملے گا اور اس کی شان و شوکت دیکھ کر لوگ کہیں گے کہ کبھی لاہور ہوتا تھا' مطلب یہ ہے' اس وقت اس کی عظمت کے سامنے لاہور مات ہو گا' اب خدا کا کرنا کیا ہوا کہ تقسیم برصغیر سے قادیان غالباً متروکہ شہروں میں سب سے زیادہ متاثر و ماؤف ہوا کہ مشرقی پنجاب کے دوسرے

شہر تو مسلمانوں کے نکل آنے پر ہندوؤں اور سکھوں نے آباد کر دیئے' لیکن قادیان کی کوئی تجارتی یا دوسری اہمیت نہ تھی۔ اس کی اہمیت یہی تھی کہ وہ مرزائیوں کا مرکز ہے۔ جس تک ریلوے لائن بھی اس لئے بچھائی گئی کہ چوہدری ظفر اللہ خاں وائسرائے کی کونسل کے ریلوے ممبر تھے' ورنہ مسافروں کی آمدورفت اس کے لئے کوئی جواز مہیا نہ کرتی تھی۔ اس لئے تقسیم پر قادیانی تو اسے چھوڑنے پر مجبور ہو گئے کہ جان کا خطرہ تھا' لیکن ہندوؤں سکھوں نے اسے آباد کرنے کے لائق نہ جانا اور میں نے سنا کہ اب وہاں ہمارے مکانوں میں گدھے بندھے ہیں' گویا قادیان کی صرف رونق ہی ضائع نہ ہوئی' وہ بالکل ویران ہو گیا۔ اس سے زیادہ پیشگوئی کے غلط ہونے کا اہتمام نہ ہو سکتا تھا' چونکہ میں ۱۹۴۹ء سے لندن میں تھا اور مجھے تقسیم کے بعد' قادیان کی مکمل تباہی کے بارے میں قادیانیوں کے رد عمل کا علم نہ تھا' اس لئے جب ۱۹۵۰ء میں واپس آیا تو یہ معلوم کرنے کے لئے بہت متجسس تھا کہ اس المیے کا ان کے دلوں میں کیا اثر ہوا' لوگوں کے قدم تو اس پیشگوئی کی تعبیر معکوس سے ڈگمگا گئے ہوں گے' لیکن میری حیرانی کی انتہا نہ رہی' جب میں نے دیکھا کہ اس حادثے سے ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ یہ احساس کا فقدان تھا یا تاویلوں کی تاثیر' ان کے ایمانوں میں کوئی فرق نہ پڑا تھا۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ایک کوشش کبھی نہیں ہوئی' اسلام میں کسی اور نبوت کے اجراء کے لئے دروازہ نہ کھولا گیا' یہ جسارت صرف ہندوستان میں انگریزوں کی عملداری میں ہوئی' قادیانیت' انگریزوں کی سنگینوں کے تلے پروان چڑھی۔ قادیانی نبوت سراسر دور از کار تاویلات کی تصنیف ہے' کہیں مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانیہ کا سہارا لیا گیا ہے' کہیں ضعیف حدیثوں پر انحصار کیا گیا ہے' کہیں پوچ استدلال پر' مثلاً یہ دلیل کہ انعامات خداوندی کبھی بند نہیں ہوتے' تو نبوت کا دروازہ کیسے بند ہو سکتا ہے' جسے ایک قادیانی شاعر نے گھڑی سے تشبیہ دی ہے۔

کیا فائدہ رکھنے کا گھڑی جیب میں یارو
جب وقت کی پڑتال پہ پاتے ہو گھڑی بند

لیکن' جب اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اپنی نصیحت پوری کر دی تو آپ کو خاتم النبیین قرار دیا۔ اسلام نیا مذہب نہیں' یہ وہی پیغام ہے جو حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کیا گیا' لیکن رسول اللہؐ پر اس پیغام کی تکمیل ہوئی اور اس تکمیل اور اتمام نعمت کا خاصا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا' جب کہ توریت اور انجیل کے متعلق اس قسم کی ذمہ داری نہیں اٹھائی اور اسی وجہ سے

ان میں تحریف ہوئی' ان صریح احکامات میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں' چونکہ' اسلام میں یہ نکات بنیادی تھے' ان پر پوری امت کا اجماع ہوا اور اسلام میں چودہ سو سال تک کسی نے دعوئی نبوت نہیں کیا' تاآنکہ قادیان سے مرزا غلام احمد نے اپنی صدا لگائی' اگر یہ کہا جائے کہ ہندوستانی "نبوت" کی اس لئے ضرورت پڑی کہ فی زمانہ مسلمانوں کی حالت بہت گر چکی تھی تو امت پر اس سے پہلے بھی بڑے بڑے بحران آئے' جب کسی "نبوت" کا بندوبست کیوں نہ ہوا؟ پھر قادیانیوں نے اول کام ہی یہ کیا کہ وہ مسلمانوں سے کٹ گئے اور انہوں نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ تعمیر کی' پھر انہوں نے صرف مسلمانوں سے سروکار ہی نہ رکھا' بلکہ ان کے خلاف کام کیا۔

قادیانیوں نے اپنی "نبوت" کے جواز میں عجیب دلیلیں دی ہیں۔ ایک یہ کہ مرزا قادیانی کی "نبوت" سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور بلند ہوتا ہے کہ ان کے امتی بھی "نبی" بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں' یہ ایک دفاعی دلیل ہے کہ کہیں یہ نہ کہا جائے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کی شان میں گستاخی کی ہے' ورنہ اس سے صاف معلوم ہوتا کہ

ع چہ بے خبرز مقام محمد عربی است

اگر انہوں نے ایک طرف یہ کہا تو دوسری طرف ان سے اپنی حقانیت میں یہ بیان بھی سنا گیا کہ اگر چوہدری ظفراللہ خاں جیسا لائق آدمی (یہ بات ان دنوں خاص طور پر کہی جاتی تھی' جب چوہدری صاحب وائسرائے کونسل کے رکن تھے) مرزا صاحب کو "نبی" مانتا ہے تو اس سے زیادہ ان کی "صداقت" کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے! انہی پوچ باتوں نے مجھے قادیانی موقف سے بیزار کیا' مجھے یقین ہو گیا کہ قادیانیوں نے سنجیدگی سے نبوت کے متعلق سوچا نہیں یا ان میں سنجیدہ فکر کی اہلیت ہی نہیں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ اگر وہ اپنے عقیدے سے وابستہ ہیں تو دنیا میں لوگ طرح طرح کی بوالعجبیوں کی مانتے ہیں' انسانی ذہن ہر عقیدے کا جواز ڈھونڈ لیتا ہے' لیکن' بہرحال قادیانیت کو اسلام کے اس عالمگیر مقصد سے کوئی تعلق نہیں اور اس کا کوئی درک نہیں جو ان الدین اللہ عند الاسلام میں مضمر رکھا گیا ہے کہ اسلام کل انسانیت کے لئے ہے اور اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری نوع انسانی کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ وہ کسی خاص قوم کے لئے نہیں آئے' جیسا کہ حضرت عیسیٰ کا مقصد بنی اسرائیل کے دین کی تجدید تھی' وہ خاتم النبیینؐ تھے' جس کا مطلب ہے اسلام دنیا کے قیام سے آخیر تک انسانیت کو راہ ہدایت دکھاتا رہے گا اور وہ اس کے سوا اور کوئی نجات اخروی کا ذریعہ نہ پائے گی۔ اس

عظیم الشان مشن کا تقاضا تھا کہ قرآن کریم محفوظ رہے اور اس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے اور تاریخ کی شہادت ہے' وہ چودہ سو سال بعد بھی حرف بحرف وہی ہے جو رسول اللہؐ کی زندگی میں تھا اور تاقیامت اسی طرح یہ تحریف سے محفوظ رہے گا اور دوسرے امت مسلمہ کا وجود ثابت و سالم رہے گا' کیونکہ اگر وہ منقسم' منفرق اور منتشر ہو گئے' تو اسلام کی قوت نفوذ ختم ہو جائے گی' اسلام کی سرمدی تعلیم مسلمانوں کے ٹھوس جسد سیاست کی متقضی تھی' وہ ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم تھے' اب تاریخ اس امر پر بھی شاہد ہے کہ باوجود اس حقیقت کے کہ مسلمانوں پر ہر قسم کی فکری و جماعتی اور سیاسی آفتیں آئیں' ان کا قلب صحیح اور زندہ رہا' بے شک درجنوں فرقے پیدا ہوئے' مسلمانوں پر عروج کے ساتھ زوال آیا اور وہ اغیار کے دست نگر اور تابع بھی بنے' لیکن ان میں اپنی وحدت کا جذبہ کبھی سرد نہ پڑا اور صداقت یہی ہے کہ وہ ہر امتحان اور آزمائش کے بعد ابھرے۔

ع اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اس ناقابل شکست' زندہ احساس وحدت کا' جو ہر زمانے میں مسلمانان عالم میں جاری ساری رہا' رکن اعلیٰ اور عامل اعظم وہ گہرا تعلق ہے جو مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے رہا' اور جو اسی طرح قائم رہ سکا کہ وہ خاتم النبیین تھے اور کوئی اور نبی یا پیغامبر مسلمانوں اور رسول اللہؐ کے درمیان حائل نہیں ہوا' یہ ناقابل تردید نفسیاتی حقیقت ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی تیسرا عامل کسی شخص یا ادارے کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی درمیان حائل ہو جاتا تو یہ قلبی تعلق' جو مسلمانوں کو رسول اللہؐ سے محسوس ہوتا ہے اور جس پر ہر دوسرا تعلق قربان کیا جا سکتا ہے' قائم نہ رہ سکتا' جس کا مطلب ہے' امت کی وحدت معرض انتشار میں پڑ جاتی۔ اس حقیقت کے ثبوت میں خود قادیانیوں کے طرز عمل کی مثال دی جا سکتی ہے۔ کہنے کو تو وہ رسول اللہؐ سے بہت عشق و محبت کا اظہار کرتے ہیں' لیکن عملی صورت کیا ہے؟ ان کے گھروں میں ہر وقت مرزا صاحب کا ذکر ہوتا ہے۔ مرزا صاحب سے ان کے پیروؤں کے تعلق کے متعلق وہ خود ایک لطیفہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے کہ ایک آدمی کے متعلق مرزا صاحب کو معلوم ہوا کہ وہ ان کے متعلق بحث کے سلسلے میں کسی مسلمان سے لڑ پڑا' مرزا صاحب نے اسے کہا کہ تمہیں نہیں لڑنا چاہئے تھا' تو اس شخص نے جواب دیا کہ آپ تو اپنے آقا (یعنی رسول اللہؐ) کے بارے میں ہر ایک سے لڑتے ہیں' میں اپنے آقا (مرزا صاحب) کے بارے میں کیوں نہ لڑوں؟ اس قادیانی کے لئے ''آقا'' کا

مفہوم بدل گیا' رسول اللہؐ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے' رسول اللہؐ کے لئے خاتم النبیین کے مقام کا تعین محض ان کی عظمت کے اظہار کے لئے نہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس تدبیر کے ماتحت ہے کہ اسلام ہمیشہ کے لئے دین انسانیت بنا دیا گیا ہے اور اس تدبیر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نہ صرف قرآن کریم ابد تک محفوظ رہے گا' بلکہ امت مسلمہ کا وجود سالم و ثابت رہے گا اور جس کا سرا سر انحصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کے تعلق پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ تدابیر اتنی ہی غیر مبدل ہے جیسے کائنات کا نظام' سورج مشرق سے چڑھے گا اور مغرب میں غروب ہو گا' زمین سورج کے گرد گروش کرتی رہے گی اور چاند زمین کے گرد چکر لگاتا رہے گا' دن رات کے تعاقب میں لگا رہے گا اور رات دن کے۔ جب مردہ شہر پر پانی برسے گا تو اس سے ہر قسم کی سبزیاں اگیں گی' تاآنکہ یوم موعودہ آ جائے اور زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے۔"

(ہفت روزہ اداکار لاہور' ایڈیٹر مجیب الرحمان شامی ۱۷ تا ۲۳ نومبر ۱۹۷۴ء)

"میرے عقیدے کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی مان لینا مسلمان ہونے سے انکار ہے اور میں نے یہ سمجھا کہ قادیانیت اسلام کی تکذیب اور تذلیل ہے سو اور میں ان سے علیحدہ ہو گیا' میں نے مسلمان ہونے کے بعد نہ تو اپنے والد کا جنازہ پڑھا نہ اپنی والدہ اور بھائی کا۔ کیونکہ وہ قادیانی تھے۔" (روزنامہ خبریں کا جمعہ میگزین ہفت روزہ "صحافت" ۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء

حسن محمود عودہ (فلسطینی نو مسلم نوجوان)
سابق ڈائریکٹر شعبہ عربی ہیڈ کوارٹر لندن (جماعت احمدیہ)
سابق معتمد خاص مرزا طاہر احمد' قادیانی سربراہ
سابق رئیس التحریر قادیانی ماہنامہ "التقویٰ"

"میری پیدائش حیفہ (فلسطین) میں ۱۹۵۵ء میں قادیانی ماں باپ کے گھر ہوئی۔ بدقسمتی سے میرے آباؤ اجداد مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقت کے بارے میں کچھ جانے بغیر ۱۹۲۸ء میں قادیانیت کو قبول کر بیٹھے' جو کہ ہمارے ملک میں ہندو مبلغین کے ذریعے سے پہنچی تھی۔ انہیں

یہ بتایا گیا کہ یہ اسلام کی اصلاح کے لئے آسمانی دعوت ہے اور مرزا غلام احمد کی صورت میں مسیح موعود اور مہدی موعود ظاہر ہو گئے ہیں۔

میرا بھی یہی عقیدہ تھا کہ قادیانیت ہی صحیح اسلام اور قادیانی ہی سچے مسلمان ہیں اور دوسرے لوگ کافر' دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہم مرزائیت کے بارے میں صرف مرزائی علماء کی تحریرات پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ نظریہ پختہ ہو گیا کہ قادیانی ہونے کی حیثیت سے میں ہی برحق ہوں اور جو لوگ مرزا غلام احمد مسیح موعود' مہدی موعود پر ایمان نہیں لاتے' وہ باطل پر ہیں۔ میں نے مرزائیت کے بارے میں مرزائی لٹریچر ہی پڑھا تھا۔ مسلمانوں نے مرزائیت اور مرزا غلام احمد کے بارے میں جو کچھ تحریر کیا ہے' وہ میرے علم میں نہیں تھا۔

مرزائیت کے اندرونی ماحول اور مرزائیوں کے آپس کے تعلقات کے بارے میں بات لمبی ہو جائیگی۔ مجھے اس بارے میں وسیع تجربہ حاصل ہے۔ مختصراً یہی کہہ سکتا ہوں کہ مرزائی ایسے پر گھٹن ماحول میں رہتے ہیں۔ جہاں کسی فرد پر دوسروں کے اخلاق و اطوار مخفی نہیں ہیں۔ میں اپنے آپکو کسی عیب سے پاک نہیں سمجھتا اور مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی قادیانی یہ کہنے کی جرات نہیں کر سکتا کہ قادیانی جماعت نے کسی بھی جگہ پر ایک اچھی جماعت ہونے کی مثال پیش کی ہے' یہی وجہ ہے کہ مرزائیت کے ماحول کا فساد' بہت سے مرزائیوں سے مخفی نہیں ہے۔

ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے میں سویڈن چلا گیا' جہاں خلیفہ ثالث مرزا ناصر سے ۱۹۷۶ء اور پھر ۱۹۷۸ء میں دو مرتبہ میری ملاقات ہوئی۔ اس وقت خلیفہ کے ساتھ ملاقات میرے لئے ایک اہم اور خاص واقعہ تھا۔ خلیفہ کے مقربین میں جگہ حاصل کرنے کے لئے میں نے سویڈن کو خیرباد کہا اور قادیان چلا آیا جو کہ مرزائیت کا پہلا ہیڈ کوارٹر اور اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی جائے پیدائش ہے۔

۱۹۷۹ء میں' میں نے قادیانی مبلغ بننے کے لئے قادیان میں تعلیم کا آغاز کیا۔ خلیفہ اور دوسرے ذمہ دار لوگ میرا خاص خیال رکھتے تھے' کیونکہ میں قیام پاکستان کے بعد پہلا اور مرزائیت کے آغاز کے بعد دوسرا یا تیسرا عرب طالب علم تھا' جو قادیان میں قادیانیت کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ میں مرزا غلام احمد کی عربی تصنیفات کے مطالعہ کے علاوہ اس کی اردو تصانیف کو سمجھنے کے لئے اردو زبان بھی سیکھتا تھا۔

قادیان میں میرا قیام تقریباً سات ماہ رہا۔ چھ ماہ "بیت الضیافتہ" میں اور ایک ماہ غرفتہ الریاضتہ میں۔ یہ وہی کمرہ ہے جہاں مرزا قادیانی نے نصف برس تک مسلسل روزے رکھنے کے

دوران اپنے خود ساختہ دعویٰ میں تمام انبیاء سے ملاقات کی۔

مجھے کہا گیا کہ مرزا کا گھر، جو "شعائر للہ" میں سے ہے، اس میں قیام سے بڑی برکتیں ملیں گی۔ مرزا کا گھر "بیت الذکر" "بیت الفکر" "بیت الدعا" اور "مسجد مبارک" وغیرہ نام کے کمروں پر مشتمل ہے۔ بیت سے مراد ایک الگ کمرہ ہے۔ بیت الدعا ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جو مرزا نے دعاء کے لئے مخصوص کیا تھا۔ بیت الفکر ایک دوسرا کمرہ ہے جس کو اس نے فکر یعنی تالیف و تصنیف کے لئے خاص کیا تھا۔ "بیت الذکر" وہ ذکر کے لئے استعمال کیا کرتا تھا۔ اس کا نام "مسجد مبارک" بھی ہے۔ اس کے دروازہ پر لکھا ہے۔ "من دخلہ کان امنا" اور کمرے کی اندرونی طرف دیوار پر لکھا ہے۔ (بشارۃ تلقاھا النبیون) وہ بشارت جو نبیوں کو ملی۔ مسجد کے ساتھ ایک کمرہ ہے جس کا نام ابیہ العبیر الاحمر ہے، ایک اور کمرے کا نام "حقیقت الوحی" ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کمرے ہیں۔ قادیان میں اپنی تعلیم کی یہ مختصر مدت گذارنے کے بعد میں حیفہ واپس چلا گیا، تاکہ قادیانی مبلغین کی مدد کروں۔ پھر ایک سال کے بعد مجھے مرزائی لڑکی سے شادی کرنے اور دوسری مرتبہ سالانہ جلسہ میں، جو مرزا کی وصیت کے مطابق ہر سال منعقد ہوتا ہے، شرکت کرنے کے لئے دوبارہ قادیان جانا تھا۔ پھر حیفہ واپس آنے کے بعد ۱۹۸۴ء میں مجھے مرزائی خدام کا اور میری اہلیہ کو لجنتہ اماء اللہ کا سربراہ بنا دیا گیا۔ ۱۹۸۵ء میں خلیفہ رابع مرزا طاہر نے مجھے مرزائی مبشر مقرر کیا اور لندن میں خلافت کے نئے مرکز میں بلا لیا۔ ۱۹۸۶ء کے شروع میں میرے لندن پہنچنے کے فوراً بعد خلیفہ نے پہلی دفعہ اپنی جماعت میں عربی سیکشن کی بنیاد رکھی اور مجھے اس کا ڈائریکٹر مقرر کیا۔ ۱۹۸۸ء میں خلیفہ نے مجھے اپنی تقاریر و خطبات کو عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے منتخب کیا اور عربی زبان میں ایک ماہنامہ مجلہ شائع کرنیکی ذمہ داری مجھ پر ڈال دی۔

ان ذمہ داریوں کے علاوہ میں تبلیغی اور تدریسی کاموں میں بھی مشغول رہا۔ مثلاً برطانیہ آنے والے مبلغین کو لیکچرز دینا، برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو دعوت مرزائیت دینے کے لئے تبلیغی مجالس منعقد کرنا، ان مجالس میں، میں نے مسلمان علماء اور طلبہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کی سچائی کے بارے میں بحث و مباحثہ کیا، جس سے میرے ذہن میں ایسے سوالات پیدا ہوئے، جن کی وجہ سے مجھے مرزا غلام احمد کی شخصیت و دعوت کے بارے میں اپنے مطالعہ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ یہ میرے ترک مرزائیت کی اسباب میں سے ایک تھا۔

ایک اور سبب، میرا شخصی تجربہ اور مرزائی نظم و ضبط کا مشاہدہ تھا۔ خلیفہ اور داعین پر

مشتمل اس نظام کے مشاہدے سے مجھے یقین ہو گیا کہ مرزائیت حق سے بہت دور ایک گمراہ تحریک ہے۔ ادارے میں میرے عملی تجربہ کے اضافہ کے ساتھ ساتھ مرزائی عقائد اور نظام کے بارے میں میرے شکوک و شبہات بھی بڑھتے گئے۔

جون ۱۹۸۸ء میں مخالفین مرزائیت کے نام مرزا طاہر کی "دعوت مباہلہ" بھی قابل ذکر ہے۔ اس وقت سے میں منتظر تھا کہ مرزائیت کی حقانیت پر کوئی آسمانی نشانی اور معجزہ ظاہر ہو گا۔ حتیٰ کہ خلیفہ نے پہلی نشانی کے ظہور کا اعلان کیا۔ یعنی صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق شہید کر دیئے گئے۔ صدر پاکستان نے اگرچہ دعوت مباہلہ کو قبول کیا نہ اس پر کوئی توجہ دی' لیکن پھر بھی مرزائی (اپنے علم میں) ان کی شہادت کو آسمانی نشان سمجھتے تھے۔ جن مسلم علماء نے دعوت مباہلہ کو قبول کیا تھا اور انسانیت پر مرزائیت کی گمراہی کو آشکارا کیا تھا' وہ صحیح سالم زندگی بسر کر رہے تھے۔ مرزائیوں کے اس طرز عمل پر مجھے حیرت ہوئی اور اس حیرت میں اضافہ' تب ہوا جب خلیفہ طاہر نے اس "آسمانی نشانی" کے ظہور پر' خوشی کے اظہار کے طور پر' "ٹل فورڈ" میں' جہاں میں مقیم تھا' مرزائیوں میں تقسیم کرنے کے لئے مٹھائی بھیجی۔

اس وقت سے میں اس دعوت مباہلہ کے اصل مقصد کے بارے میں متلاشی ہوا کہ آیا' یہ حقیقت مباہلہ ہے یا محض ڈھونگ؟ خدا سے دعا مانگی کہ **اللھم ارنا الحق حقا و ارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ**

میں دس جون کے اعلان مباہلہ اور اس کے وقت کے تعین کے پس پردہ اسباب پر غور کرتا رہا۔ مرزا طاہر احمد نے اعلان مباہلہ سے قریباً" ایک سال قبل اعلان کیا تھا کہ اس نے پیرس میں ایک خواب دیکھی ہے' جس میں کہا گیا ہے Friday the 10th (دس تاریخ کو جمعہ کا ہون) چنانچہ مرزائی ۱۰ تاریخ والے ہر جمعہ کے دن کسی خاص اور اہم واقعہ کے رونما ہونے کے منتظر رہتے' تاآنکہ خلیفہ نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء بروز جمعتہ المبارک اس انگریزی خواب کو پورا کرنے کے لئے دعوت مباہلہ دی۔ یہ میرے غور و فکر کا ایک پہلو تھا' دوسرے پہلو سے میں نے دنیا میں مرزائیت کے اندرون خانہ نظر ڈالی۔ ۱۹۸۸ء میں' جو مرزائیت کی تاسیس کی صدی پورا کرنیکا سال تھا' میں نے دیکھا کہ ادارہ اپنی سو سالہ کاوشوں کے نتائج کی پردہ پوشی کے لئے نئے اعلانات میں مشغول ہو رہا ہے' جس سے مجھے مرزائیت کے دھوکہ' گمراہی اور خلق خدا کے لئے ضلالت ہونے میں شک بھی نہ رہا۔ خلیفہ اور ادارہ کی خاص کوشش یہی تھی کہ وہ ہر متعلق و غیر متعلق کے سامنے اپنی سو سالہ کامیابیوں کا اظہار کریں۔ اس صورت حال میں حقیقت کو

سمجھ لینا مشکل نہ رہا اور پھر میں جماعت مرزائیہ کے اندرونی و بیرونی احوال سے بخوبی واقف بھی تھا۔ اب میں نے مرزائیت کو ایک نئے نقطہ نگاہ سے دیکھا۔ میں نے مرزا قادیانی کے قبل ازاں تسلیم شدہ دعاوی کو پرکھا اور اس کے بارے میں علماء اسلام کی تحریرات کا مطالعہ کیا' چنانچہ مجھ پر چند ایسے امور واضح ہوئے' جن سے میں پہلے واقف نہیں تھا یا یوں سمجھیں کہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔ مرزائیت سے میرے ذہنی و قلبی بعد کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا۔ جن اشکالات سے میرا واسطہ پڑا' ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ سچا مرزائی بننے کے لئے اپنی آمدنی کا ۶۲۵ فی صد جماعت کو ادا کرنا لازمی ہے۔

۲۔ مقبرہ الجنتہ میں جگہ حاصل کرنے کے لئے آمدنی کا کم از کم دس فی صد ادا کرنا ضروری ہے۔

۳۔ مرزا کا ساٹھ سال سے متجاوز عمر میں ایک ۱۷سالہ نوجوان لڑکی سے نکاح پر اصرار کرنا اور یہ کہنا کہ "یہ اللہ کا حکم اور ارادہ ہے" اور پھر جب لڑکی نے اس کو ٹھکرا دیا اور نکاح نہ ہو سکا تو مرزائی یہ عذر کرنے لگے کہ اس پیشین گوئی کا نصف حصہ اس صورت میں پورا ہو گیا ہے۔

۴۔ اس جماعت کی بنیاد پڑے ایک صدی گزر گئی' لیکن اس کا اندرونی ماحول فساد اور خرابی کی نذر ہوتا جا رہا ہے۔ مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ یہ جماعت جب اپنی اصلاح پر قادر نہیں ہے تو اہل عالم کی اصلاح کیسے کرے گی۔؟

۵۔ ۹۹ فی صد مرزائی اسلام سے مرتد ہوئے ہیں' مرزا اپنے دعوے مسیحیت و مہدیت کے باوصف' غیر مسلموں کو تو اسلام میں داخل نہ کر سکا' البتہ مسلمانوں میں سے ہی اپنی ملت تیار کر لی۔

یہ اشکالات "مشتے نمونہ از خروارے" کا مصداق ہیں' بہرحال میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ طیبہ کے ساتھ مرزا کی سیرت کا موازنہ کیا تو مجھے شب و روز کا فرق نظر آیا۔ میں نے ترک مرزائیت اور قبول اسلام کا عزم صمیم کر لیا۔ جون ۱۹۸۹ء میں' میں نے اپنے والدین اور اقرباء سے مل کر انہیں اپنے قبول اسلام کی خوشخبری سنائی۔

۱۷جولائی ۸۹ء کو میں نے اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ مرکز الاحمدیت میں اپنے مکان کو چھوڑ کر ایک دوسرے مکان میں سکونت اختیار کی۔ میں نے پہلا کام یہ کیا کہ قریبی مسجد میں ۲۱ جولائی ۸۹ء کے خطبہ جمعہ کے بعد مرزائیت سے برات اور قبول اسلام کا اعلان کیا۔ اس کے بعد میں چند دوستوں سے ملا اور انہیں مرزائیت کے بارے میں اپنے تجربات اور مطالعہ سے آگاہ کیا۔

خدا کا شکر ہے کہ میری اہلیہ' بیٹے' بعض رشتہ دار اور دوست بھی مرزائیت کو ترک کر کے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ سویڈن میں محترم احمد محمود رئیس قادیانی جماعت' حیفہ میں میرے بھائی صالح عودہ نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ اور مراکش اور الجزائر کے دیگر حضرات نے بھی ترک مرزائیت کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔ **فالحمدللہ رب العالمین اللھم زد و بارک۔** مرزائی جماعت کے عقائد' مثلاً یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اپنی والدہ مکرمہ حضرت مریم علیہا الصلوۃ والتسلیمات کے ساتھ ہجرت کر کے کشمیر چلے آئے تھے اور وہاں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پا گئے اور ان کی قبر بھی وہیں ہے اور یہ کہ ان کا مثیل "مرزا غلام احمد" ہے اور اس کا لقب بھی مسیح موعود ہے' تو اگرچہ سبب ترک مرزائیت نہیں بنے۔ البتہ عقائد مرزا کی حقیقت جاننے میں بے حد مددگار ثابت ہوئے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ قبول اسلام (ظاہرا") کسی سبب پر موقوف نہیں' بلکہ قانون خداوندی ہے۔ **فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام**' البتہ کسی آدمی کے لئے انکشاف حقیقت کو آسان بنا دینا بھی ہدایت ہی ہے۔ مجھ پر اللہ کی یہ رحمت ہوئی کہ اس نے مرزا قادیانی کی حقیقت کے بارے میں علم کو میرے لئے آسان کر دیا۔ مرزا قادیانی جس کو میں "نبی" اور صاحب وحی رسول سمجھتا تھا' اس کی ہر بات میرے لئے حق تھی۔ جن کے انکار کی میرے لئے کوئی گنجائش نہ تھی' میں نے سرے سے اس کے ایسے دعاوی کی جانچ ہی نہ کی۔

مثلاً یہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیمات سری نگر کشمیر کے علاقہ میں مدفون ہیں یا یہ کہ اللہ نے اسے خطاب کیا ہے کہ "**اسمع ولدی انت منی بمنزلتہ توحیدی و تفریدی**" ایک مخلص قادیانی یا جس کی ذہنی تربیت مرزائی طریق کار کے مطابق ہوئی ہو۔ وہ مرزا غلام لعین کو اگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہیں تو کم از کم اسے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمتر سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔ العیاذ باللہ۔ مرزا غلام احمد اپنی کتاب "خطبہ الہامیہ" میں لکھتا ہے۔

"ہمارے نبی کی روحانیت الف خامس میں اپنی مجمل صفات کے ساتھ ظلوع ہوئی۔ اس وقت اس کی ترقی کی انتہا نہ ہوئی تھی' پھر کامل ہوئی اور یہ روحانیت الف سادس کے آخر میں یعنی اس وقت ظاہر ہوئی ہے' تاکہ اپنے کمال ظہور کو پہنچے اور اپنے نور کے غلبہ سے ہمکنار ہو۔ پس میں ہی وہ نور مظہر اور نور معہود ہوں۔ ایمان لاؤ اور کافروں میں سے نہ ہو اور جان لو کہ ہمارے نبی جیسے الف خامس میں مبعوث ہوئے تھے۔ اسی طرح الف سادس کے آخر میں مسیح

موعود کی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں' بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ کی روحانیت الف سادس کے آخر یعنی ان ایام میں پہلے سالوں سے زیادہ قوی اور کامل ہے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی نے جان لیا تھا کہ وہ اپنے زمانہ کے عام فقراء اور اہل ثروت سے کیسے پیسے بٹور سکتا ہے۔ ایک ایسے زمانے اور ملک میں جہاں جہالت کا دور دورہ تھا' اس نے اسلام اور رسول اسلام کی مدح کے نام پر پیسے بٹورنے شروع کئے' لیکن اس میدان میں وہ تنہا نہ تھا۔ اس نے اپنے لئے ایک خاص بلند مرتبہ پسند کر لیا اور بزعم خویش ایک عام داعی دین سے آہستہ آہستہ مجدد' مہدی' مسیح' آدمؑ اور مافوق کی طرف ترقی کرتا چلا گیا۔ اس کے خوش حال اور مخلص پیروکار اسے خادم اسلام سمجھتے ہوئے اس کا دفاع کرتے رہے۔ وہ اس کے دعویٰ مسیحیت' مہدویت' رسالت' آخر الزمان' مثل محمد اور بروز جمیع انبیاء میں چھپے ہوئے زہر سے غافل اور جاہل ہیں۔ بالاختصار' مرزا نے دین اسلام کی مدح و توصیف کے ذریعہ سے پیروکاروں پر اپنے دعاوی کے زہر قاتل کو اسلام کے لبادے میں چھپانے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ عام مسلمانوں کو لوٹنا بجز اس ذریعہ کے ممکن نہیں ہے۔

یہ مرزائیوں کی بدقسمتی ہے کہ وہ مرزا کے اسلام کی مدح میں چند اشعار اور اس کی "مزمومہ وحی الٰہی (مثلاً "I Love You" "انت منی و انا منک انت من ماءنا انت منی بمنزلۃ عرشی و غیرھا" کے بدلے میں اس کی نبوت مسیحیت اور مہدویت پر ایمان کر بیٹھے' جب کہ بفضل اللہ' مسلمانوں کی اکثریت نے اس کے مذکورہ دعاوی کو قبول نہیں کیا ہے۔ بہت سے عیسائیوں نے بھی اسلام' رسول اللہؐ اور صحابہ کرامؓ کی مدح میں لکھا ہے' مگر مسلمانوں نے صرف حق کو قبول کیا اور ہمیشہ باطل کی تردید کی ہے۔

میں نے مرزائیت کو اس کے مخصوص منہج کی وجہ سے یا اس سبب سے ترک نہیں کیا ہے کہ اس جماعت میں عموماً" گھٹیا قسم کے لوگ کام کرتے ہیں' بلکہ ان میں اچھے آدمی بھی ہیں' لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ مرزا غلام احمد سے دھوکہ کھا گئے۔ ان مرزائیوں سے گذارش ہے کہ وہ مرزائیت اور مرزا کے بارے میں مسلمانوں کی کتابوں کا مطالعہ کریں اور خدا سے ہدایت طلب کریں۔ **انہ ھو الھادی و ھو السمیع المجیب۔** مرزائی حضرات جان لیں کہ خلیفہ کے حکم کی اطاعت میں مسلمانوں کی ہر قسم کی تحریرات کو نظر انداز کرنے سے ان کے لئے حقیقت کو معلوم کرنا آسان نہیں ہو گا۔ مرزائی' تاحال اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں بلکہ وہ صرف اپنے آپ کو برحق اور باقی سب کو' جن میں مرزا غلام احمد کے منکرین بھی ہیں' باطل پر سمجھتے ہیں۔ انہوں

نے اسلام سے ہٹ کر اپنا ایک علیحدہ جماعتی تشخص بنایا ہے۔ جس کو احمدیت یا بقول بعض "اسلام صحیح" کہا جاتا ہے۔ اس کے مطابق' مرزائی کا مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ' مرزائی عورت کا مسلمان سے نکاح معصیت اور مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنا منکرات میں سے ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں' بلکہ وہ مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے' کیونکہ ان کے نزدیک جو مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کی اتباع نہیں کرتا' "غیر احمدی" یا دوسرے لفظوں میں کافر ہے۔ مرزا اور مرزائیت کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے ہی متعدد اسلامی تحریکات نے مرزائیوں کے بارے میں "غیر مسلم" ہونے کے فتوے صادر کئے۔ مرزائیت کے مستقبل پر ان فتوؤں کا بڑا اثر پڑا ہے' کیونکہ عالم اسلام اور دنیا پر' مرزائیت کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے' ان فتوؤں نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی وجہ سے مرزائیت کی ترقی رک گئی ہے اور مرزائی دعوت و تبلیغ سے ہٹ کر اپنے مسلمان ہونے کے دفاع کی کوششوں میں لگ گئے ہیں۔ اگر وہ مرزا غلام احمد کو چھوڑ کر صرف اسلام پر راضی ہوتے' تو انہیں اس دفاع کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔"

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۱۰۔ شمارہ نمبر ۳۲۔ ۱۰ تا ۱۶ جنوری ۱۹۹۲ء)

" قادیانیت جھوٹا مذہب ہے جو بالآخر ختم ہو کر رہے گا۔" (ہفت روزہ زندگی یکم تا ۷ دسمبر ۱۹۸۹ء)

" میں مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا ماننے سے انکار کرتا ہوں۔ میں سوچتا تھا کہ دنیا بھر کے مسلمان جو کلمہ پڑھتے' قرآن مجید کی تلاوت کرتے' نماز' روزہ' حج اور زکوۃ کے احکام بجا لاتے ہیں۔ آخر یہ سب لوگ قادیانیوں کے نزدیک کافر کیوں ہیں؟ مرزا قادیانی کی تصویر کا دوسرا رخ آج تک ہم سے چھپایا گیا تھا۔ خاندان مرزا اور قادیانی قیادت کے بارے میں تصورات اور عقیدت کی دنیا بہت حسین تھی' لیکن جب عملاً" واسطہ پڑا اور قریب سے دیکھا تو عقیدت کا یہ محل لرزنے لگا۔ دل نے گواہی دی کہ جو لوگ دنیا بھر کی دینی اور روحانی قیادت کے دعویدار ہیں' ان کی اپنی زندگی اس معیار پر پوری نہیں اترتی۔ اسرائیلی حکومت کے ساتھ قادیانی جماعت کے مرکز " حیفہ " کے بہت خوشگوار مراسم ہیں۔ اسرائیلی پولیس اور رضاکار فورس میں سینکڑوں قادیانی

نوجوان کام کرتے ہیں۔ حیفہ کا قادیانی مرکز اسرائیلی حکومت کا وفادار ہے۔ تنظیم آزادی فلسطین کے ساتھ قادیانیوں کا کوئی تعلق نہیں ہے' بلکہ اسے دشمنوں اور مخالفوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ قادیانی مراکز اور عبادت گاہوں کی تعمیر میں اسرائیلی حکومت فنڈز بھی فراہم کرتی ہے اور ہر طرح کا تعاون بھی میسر آتا ہے۔" (ہفت روزہ چٹان ۲۸ نومبر ۱۹۸۹ء لاہور)

مرزا محمد سلیم اختر

" ربوہ میں قادیانیوں کی ایک دینی درس گاہ ہے' جس کا نام "جامعہ احمدیہ" ہے۔ جس طرح بیگار کیمپ میں کسی نوگرفتار کو بے دست و پا کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ میں بھی اسی طرح ہوتا ہے۔ وفات مسیح ثابت کرنے پر ایک قادیانی جماعت ہی ہے جو ڈیڑھ سو روپیہ دیتی ہے۔ خلیفہ صاحب نے "امور عامہ" اور "کار خاص" دو شعبے قائم کئے ہوئے ہیں۔ جو ہر صبح و مساء لوگوں کی "بداعمالیوں" کی رپورٹ انہیں پہنچاتے رہتے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ وہ نازی گسٹاپو ہے جس سے ہر آدمی لرزہ براندام رہتا ہے کہ ابھی میری رپورٹ ہوئی اور میں "ثریا سے تحت الثریٰ" میں گرا۔ خلیفہ کے اس گسٹاپو نے تمام لوگوں کا ذہنی اور قلبی سکون برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ اس گسٹاپو کے پاس ایک فنڈ ہوتا ہے' جسے ربوہ کی دفتری زبان میں غ۔ م یعنی غیر معمولی فنڈ کہتے ہیں۔ اس میں سے لاکھوں روپے سیاسی و غیر سیاسی مخصوص "مقاصد" کے حصول کے لئے خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس فنڈ کو کوئی آڈیٹر چیک نہیں کر سکتا۔ ہزارہا روپیہ گورنمنٹ کے دفاتر میں کام کرنے والوں کو بطور "نذرانہ" پیش کیا جاتا ہے' تاکہ اگر ان کے خلاف گورنمنٹ کوئی کارروائی کر رہی ہو' وہ انہیں مطلع کر دیں۔ مجھے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ قادیانی خلیفہ میاں محمود صاحب کے ایک صاحبزادے نے' جو آج کل شعائر اللہ میں سے ہیں' ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا' جس پر شرعی حد واجب ہوتی ہے۔ اس نے خود تحریری طور پر اپنے جرم کا اعتراف بھی کیا اور اس کی رپورٹ ایک "خالد احمدیت" نے اپنے ریمارکس کے ساتھ خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ رپورٹ کنندہ کو خلیفہ صاحب نے ایسی جھاڑ پلائی کہ اس کی آئندہ نسلیں بھی توبہ کر اٹھیں۔

مرزا صاحب نے مسلمانوں میں ذہنی خلفشار پیدا کرنے کے لئے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن سے خواہ مخواہ ایک جھگڑے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے' مثلاً لفظ نبی کا استعمال ہے۔

اب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی مسلمان کسی آدمی کو نبی تسلیم نہیں کر سکتا' کیونکہ آپ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ ختم نبوت کے بعد اجرائے نبوت کا فلسفہ ایک لغتی فلسفہ ہے اور کوئی مسلمان اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا' کیونکہ یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مترادف ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق نہایت سخت کلامی سے کام لیا ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کے متعلق بھی انہوں نے ایسے ہی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جہاد کے متعلق تحریم و تنسیخ کے الفاظ استعمال کئے۔ مرزا صاحب نے انگریزی حکومت کی وہ تعریف کی ہے کہ بس حد ہی کر دی ہے۔ نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ وہ حکومتوں کے قصائد لکھتے رہیں۔ مرزا صاحب نے اپنے صدق و کذب کا معیار ایک لڑکی سے شادی کرنا قرار دیا ہے۔ کیا نبیوں کا معیار لڑکیوں سے شادی کرنا ہوتا ہے؟ کہ اگر فلاں لڑکی سے شادی ہو گئی تو سچا نبی ہو گا اور اگر نہ ہوئی تو جھوٹا' اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اس لڑکی سے آپ کی شادی بھی نہ ہو سکی۔

آسمانوں پر نکاح پڑھا گیا نہ وہاں پر کوئی گیا اور نہ کسی نے دیکھا۔ "سیرۃ المہدی" جو ربوہ جماعت کے' "قمرالانبیاء" اور مرزا صاحب کے منجھلے صاحبزادے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے کی تالیف ہے' اس میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ایک نامحرم عورت سے اپنا جسم دبوایا کرتے تھے۔ ہر چند یہ ایک بے ہودہ بات ہے' مگر اس سے بھی کہیں بڑھ کر بے ہودہ روایات اس کتاب میں موجود تھیں' جن کو پڑھنے والے آج بھی زندہ موجود ہیں۔ جب ان روایات پر ہر طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی تو وہ ایڈیشن تلف کر دیا گیا۔ ربوہ جماعت کے مشہور مناظر ملک عبدالرحمٰن خادم "سیرت المہدی" کی روایت کو بالکل حجت نہیں مانتے تھے' لیکن میرے لئے یہ بات بڑی حیرت اور تعجب کا باعث ہے کہ خادم صاحب' میاں بشیر احمد کو "قمرالانبیاء" تو مانتے ہیں' مگر ان کی بیان کردہ روایات کو بالکل قابل اعتناء نہیں سمجھتے۔ معلوم نہیں اتنے کچے آدمی کو وہ "قمرالانبیاء" ماننے پر کیوں مجبور تھے؟

اس قسم کی لایعنی باتوں کو دیکھ کر میں نے قادیانیت سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ یہ تحریک' توہین رسولؐ' توہین صحابہؓ اور توہین اسلام کے لئے کام کر رہی ہے اور استعمار کی ایجنٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیع اہل اسلام کو اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔" (میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی از مرزا محمد سلیم اختر)

مرزا محمد حسین

"چونکہ' ختم نبوت کی صداقت آفتاب آمد دلیل آفتاب کی مصداق ہے۔ اس مقدس حقیقت پر بحث کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی آسمان و زمین' لیل و نہار' دریا و کوہسار کے وجود کے حقیقی ہونے پر دلائل کا سہارا لے۔ چونکہ' منکرین ختم نبوت کے مقابلے میں منطقی موشگافیوں پر تکیہ رہا ہے۔ اس لئے دلائل سے دلائل ٹکرائے' جو لوگ ضد پر قائم تھے' وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ اگر شروع سے قرآنی کسوٹی یعنی حقیقی واقعات کو سامنے رکھا جاتا اور ان کے سربراہ ثانی کی جنسی معصیتوں کو الم نشرح کیا جاتا تو ان منکرین کو یارائے کلام نہ ہوتا۔ یہ اس لئے کہ قادیانی اپنے سربراہ ثانی کو اپنی تحریک کا نقطہ عروج سمجھتے ہیں گویا اس کی خانہ ساز خلافت میں ان کی تحریک کا مزاج پنہاں ہے اور ان کے عقیدے کی مطابق بیٹے کی "خلافت" باپ کی "پیش گوئیوں" کی مصداق ہے' گویا یہ قادیانیت کا نقش ثانی ہے۔ چونکہ' اس "سودیشی خلافت" میں فتنہ انکار ختم نبوت کا منہ زور پروپیگنڈہ ہوا' اس لئے انکار ختم نبوت کی لعنت اسی دور میں نمایاں ہوئی۔ اسی قبیح قیادت میں یہ لوگ نہ صرف سوچ بچار سے' بلکہ شرم و حیا سے بھی عاری ہو کر رہ گئے۔" (فتنہ انکار ختم نبوت از مرزا محمد حسین)

میجر جنرل (ریٹائرڈ) فضل احمد

"سولہ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مجھ گنہگار اور میری آل اولاد پر احسان عظیم فرمایا۔ ہمیں دھوکے' فریب اور کفر کے اندھیاروں سے نکال کر مشرف بہ اسلام فرما دیا۔ اس عنایت پر کتنا اور کس طرح شکر ادا کیا جا سکتا ہے! ریٹائرمنٹ کے بعد گزشتہ بارہ سال سے بیرون ملک خصوصاً افریقہ میں تحفظ ختم نبوت کے فرض سے وابستہ ہوں۔ اللہ کریم نے وہاں بڑے باوقار اور انتہائی وسیع روزگار و کاروبار کا بندوبست بھی فرما دیا ہے۔ اللہ جانتا ہے' اسی ایک نکتے نے مجھے کفر کے اندھیاروں سے اسلام کی نورانی بہاروں میں پہنچا دیا۔ یہ معروضات ان خواتین و حضرات کے لئے ہیں جو بدقسمتی سے ابھی تک جھوٹ و جعلسازی کے اس جال میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی مجھ جیسا کرم فرما دے' دین اسلام کی نعمتیں اور غلامی رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں ان کا مقدر بنا دے۔ آمین! بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔

مسلمان ہونے کے لئے متعین و مقرر عقائد اور احکام و ہدایات کا قبول کرنا اور ان کو

برحق ماننا ضروری اور لازمی ہے' اسی کے ساتھ بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی کسی چیز کا منکر نہ ہو' جو ناقابل شک' یقینی اور قطعی طریقہ سے اور مسلسل تواتر سے ثابت اور معلوم ہو اور امت کے عوام تک کو معلوم ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم امت کو دی تھی۔ علماء اور فقہاء کی خاص اصطلاح میں ایسی چیزوں کو "ضروریات دین" کہا جاتا ہے۔ مثلاً یہ بات کہ اللہ ہی وحدہ لاشریک اور معبود ہے اور یہ کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور قیامت و آخرت برحق ہے' قرآن پاک اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب ہدایت ہے' پانچ وقت کی نماز فرض ہے اور کعبہ مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں' جن کے بارے میں ہر وہ شخص جس کو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ بھی علم اور واقفیت ہے' یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان باتوں کی امت کو تعلیم دی تھی' اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے' تو مسلمان ہونے کے ناطے یہ ضروری ہے کہ ایسی کسی بات کا انکار نہ کرے' کیونکہ ایسی ایک بات کا انکار بھی' بلاشبہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و ہدایت کا انکار ہے' جس کے بعد اسلام سے رشتہ کٹ جاتا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جن باتوں کی تعلیم و ہدایت ایسے یقینی اور قطعی طریقہ سے مسلسل تواتر کے ساتھ ثابت ہے' جن میں کسی شک و شبہ کی گنجائش بھی نہیں اور جن کو امت کے عوام بخوبی جانتے ہیں' ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نبوت کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی مبعوث نہ ہو گا۔ جس قطعی اور یقینی طریقہ سے اور جس درجہ کے تواتر کے ساتھ امت کو یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی وحدانیت' اپنی رسالت' قیامت و آخرت اور قرآن مجید کے کتاب الٰہی ہونے اور پانچ نمازوں کی فرضیت اور خانہ کعبہ کے قبلہ ہونے کی تعلیم دی تھی' ویسے ہی قطعی اور یقینی طریقہ سے اور اسی درجہ کے تواتر کے ساتھ یہ معلوم اور ثابت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کے نبی کے مبعوث نہ ہونے کی بات پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ بتلائی تھی اور اس طرح بتلائی تھی کہ اس سے زیادہ وضاحت و صراحت کا کوئی امکان نہیں' اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت سے لے کر ہمارے دور تک' امت کا

اس پر ایمان اور اتفاق رہا کہ جس طرح توحید و رسالت' قیامت' آخرت اور قرآن کے کلام اللہ ہونے کا منکر' پنجگانہ نمازوں اور کعبہ کے قبلہ ہونے کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا' اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا یا اس کے دعوے اور دعوت کو قبول کر کے اس پر ایمان لانے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد قرار دیا جائے گا اور اس کے ساتھ مرتدوں والا معاملہ کیا جائے گا۔ امت کی پوری تاریخ میں عملاً بھی یہی ہوتا رہا ہے۔ سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہؓ کرام نے نبوت کے مدعی مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں یہی فیصلہ کیا' حالانکہ تاریخی روایات میں محفوظ ہے کہ وہ لوگ توحید اور رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائل تھے۔ ان کے ہاں اذان ہوتی تھی اور اذان میں "اشھدان لاالہ الااللہ" اور "اشھدان محمدرسول اللہ" بھی کہا جاتا تھا۔

واضح رہے کہ اس مسئلہ کی بنیاد صرف یہ نہیں کہ قرآن مجید کی سورۃ احزاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "خاتم النبیین" فرمایا گیا ہے' بلکہ اس مسئلہ ختم نبوت اور خاتمہ سلسلہ رسالت سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ ارشادات جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے اور جو اس لفظ "خاتم النبیین" کی تشریح کرتے ہیں اور پھر مسلسل تواتر اور امت کا اجماع اور اس پر کاربند رہنا.... ان سب چیزوں کی وجہ سے مسئلہ کی نوعیت وہی ہو گئی ہے جو عقیدہ توحید و رسالت' قیامت اور آخرت اور نماز پنجگانہ کی فرضیت کی ہے اور ایسے کسی بھی مسئلہ کا انکار خواہ کسی دلیل کے ساتھ ہو' دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ ان عقائد و مسائل کا دلائل سے انکار کر کے بھی اگر کوئی فرد مسلمان کہلوانے کی ضد کرے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اسلام کے بنیادی عقائد و تعلیمات اور "ضروریات دین" کی بھی کوئی متعین حیثیت نہیں ہے۔ جس کا جو جی چاہے' مطلب گڑھ لے!" (ہفت روزہ "ہلال" سالنامہ جلد ۲۷ شمارہ نمبر ۱۳ تا ۱۸ عید میلادالنبی نمبر ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) احمد نواز خاں

"یہ حقیر' پر تقصیر' یہ راقم الحروف اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہے کہ تیس سال تک قادیانی فتنے کا شکار رہنے کے بعد رب جلیل نے اپنے حبیب حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے روشنی دکھا دی۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار پڑھتے ہوئے ایک روز

دل کی عجیب کیفیت ہو گئی۔ پھر رب جلیل نے مختصر سے مطالعے کا سامان کر دیا تو اس سارے ڈرامے اور قصے کو سمجھنے میں دیر نہ لگی اور میں تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر لحاظ سے فضل و کرم ہے۔ سات بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ تینوں بیٹیاں آرمی میڈیکل کور میں (دو لیفٹیننٹ کرنل' ڈاکٹر اور ایک میجر ڈاکٹر) ہیں۔ تین بیٹے' الحمد للہ' فوج میں (دو بریگیڈئر' ایک لیفٹیننٹ کرنل) دو وزارت خارجہ میں' ایک پی آئی اے میں اور ایک' الحمد للہ' یو این او میں ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ سب اپنی اولاد سمیت پابند صوم و صلوٰۃ اور سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکے اور سچے غلام ہیں۔ الحمد للہ' چھ بچوں کا نکاح مسنونہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہونے کا اعزاز ملا۔ اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا سب کچھ ہے' لیکن سب سے بڑی دولت وہ سکون ہے جو قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہونے کے بعد دل کو ملی کہ میں اور میری نسلیں اندھیروں سے نکل آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوری حصار میں آ گئے' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ اور چھاؤں میں آ گئے!!

قبل از قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول فرمانا ہمارا ایمان ہے۔ امت مسلمہ میں کوئی صاحب علم اس بات کا منکر نہیں ہوا' البتہ مرزا غلام احمد نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ "نزول عیسیٰ علیہ السلام سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اوصاف کا مالک اور ان سے مشابہت تامہ رکھنے والا ایک شخص پیدا ہو گا' آسمان سے نازل نہ ہو گا۔" میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے اس موقف اور ان کے اس دعوے کہ میں (مرزا غلام احمد قادیانی) ہی عیسیٰ علیہ السلام ہوں' دونوں میں کوئی منطقی تعلق نہیں ہے۔ اس بحث کو سردست ایک طرف رکھیں کہ مسلمانوں کا موقف درست ہے یا مرزا قادیانی کا قول۔ غور طلب بات یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مماثلت پائی جاتی ہے یا نہیں۔ چنانچہ' بالفرض نزول عیسیٰ علیہ السلام سے مراد ان سے مشابہت رکھنے والی شخصیت کا ظہور مراد لے لیا جائے' تو بھی مرزا صاحب کو اس کی مثل یا مصداق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دونوں کے اوصاف میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور مشابہت نام کی کوئی شے نہیں۔ قرآن و حدیث میں بعد از نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو اوصاف اور کارہائے نمایاں ہوئے' ہیں ان کا مختصر تذکرہ اور ساتھ ہی مرزا صاحب کے ساتھ تقابل پیش خدمت ہے۔ ○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن و حدیث میں جہاں بھی ذکر ہوا ہے' وہاں ان کا اسم گرامی عیسیٰ بن مریم آیا ہے۔ ان کے

ماموں کا نام ہارون (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام سے مختلف ہیں) اور ان کے نانا کا نام عمران ہے۔ (سورۃ آل عمران و سورہ مریم) جبکہ مرزا صاحب کے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور والدہ صاحبہ کا نام چراغ بی بی ہے۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں نکاح کریں گے۔ (الخطط مقریزی ج ص ۳۵۰) حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم اردن میں آباد ہے اور وہیں ان کی قبر شریف ہے۔ اس کے برعکس مرزا صاحب کا نکاح ہندوستانی قوم میں ہوا۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول شام میں ہو گا اور ان کی سرگرمیوں کا مرکز مشرق وسطیٰ ہو گا۔ (ابو داؤد ج ۴ ص ۱۷، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۲۹۵) جبکہ مرزا صاحب نے مشرق وسطیٰ میں قدم بھی نہیں رکھا۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمانے کے بعد حج و عمرہ کی سعادت حاصل کریں گے اور مدینہ منورہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف پر حاضری دیں گے۔ وہ مقام فج الروحاء، جو مدینہ منورہ سے بدر کی جانب ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے، سے احرام باندھیں گے۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۰) مرزا صاحب نے نہ تو حج کیا اور نہ عمرہ ادا کیا اور اور نہ ہی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی۔

○ یہودیوں کے ساتھ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جہاد کریں گے۔ یہاں تک کہ کوئی ایک یہودی بھی باقی نہیں بچے گا۔ (بخاری مع فتح الباری ج ۶ ص ۵۷) یہودیوں کے ساتھ جہاد تو درکنار مرزا صاحب نے جہاد کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا اور یہودیوں کے ساتھ دوستی کا یہ عالم ہے کہ اسرائیل کے شہر حیفہ میں قادیانیوں کا مرکز اب بھی قائم ہے۔

○ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو تمام عیسائی اسلام قبول کر لیں گے اور صلیب کی پرستش ترک کر دیں گے۔ دنیا میں مسلمان ہر طرف اس طرح ہوں گے، جیسے پانی سے لبالب برتن۔ (مسند احمد ص ۴۳۰ ابوداؤد ج ۴ ص ۱۷۔) مرزا صاحب کے زمانے میں عیسائیت کو خوب تقویت ملی اور یہود کی قوت میں بھی اضافہ ہوا۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد دنیا میں مکمل امن قائم ہو جائے گا اور تمام جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دونوں عالمی جنگیں مرزا صاحب کی پیدائش کے بعد ہوئی ہیں۔ صرف بھارت اور پاکستان کی آپس میں تین جنگیں ہو چکی ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلامؑ کے نزول کے بعد دنیا میں اس قدر خوشحالی ہو جائے گی کہ کوئی صدقہ

و خیرات قبول کرنے والا نہ ہو گا۔ صرف امیر ہی ہوں گے جو ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوں گے' غریب کوئی نظر نہ آئے گا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۹۳' مسند احمد ج ۳ ص ۳۴۵)

اس کے برعکس مرزا صاحب کے زمانے میں پوری دنیا میں اور بالخصوص مسلمانوں میں تنگدستی و بدحالی کا دور دورہ تھا۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوراک وہ چیزیں ہونگی جو آگ کی نہ پکی ہوں گی۔ (کنزالعمال ج ۶ ص ۱۲۶) جبکہ مرزا صاحب بھنا ہوا گوشت بڑی رغبت سے تناول فرماتے تھے۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ منورہ میں وفات پائیں گے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۴۳۷) جبکہ مرزا صاحب کی جائے وفات لاہور (پاکستان) ہے اور مقام قبر قادیان (ہندوستان) میں ہے۔

○ وصال شریف کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کل عمر ۱۲۰ سال ہو گی۔ (کنزالعمال ج ۶ ص ۱۲۰) دوبارہ نازل ہونے کے بعد دنیا میں ۴۰ سال قیام کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۶) اس کے برعکس مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۳۳ء میں ہوئی اور ۷۶ برس کی عمر میں ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ مجددیت کا دعویٰ ۱۸۸۴ء میں' مسیحیت کا دعویٰ ۱۸۹۱ء میں' اور نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۱ء میں کیا' لہٰذا کسی بھی لحاظ سے مرزا صاحب کی عمر نہ تو ۱۲۰ سال بنتی ہے اور نہ ۴۰ سال۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے تھوڑا عرصہ بعد آثار قیامت واضح ہو جائیں گے۔ ایک دن ایک سال کے برابر' دوسرا ایک مہینہ کے برابر اور تیسرا ایک ہفتہ کے برابر ہو گا اور پھر باقی ایام معمول کے مطابق ہو جائیں گے۔ (مسند احمد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب آپؑ کے جانشین کی' جو عرب کے قبیلہ بنی تمیم میں سے ہونگے' وفات ہو جائے گی تو اس کے تین سال بعد قرآن مجید لوگوں کے سینوں سے محو ہو (بھول) جائے گا اور مصاحف (کندہ یا لکھے ہوئے قرآن پاک) بھی اٹھا لئے جائیں گے۔ (الحاوی للسیوطی ج ۲ ص ۸۹)

مرزا صاحب کی وفات اور پھر ان کے جانشین نورالدین صاحب کی وفات کے اتنا عرصہ بعد یہ آثار نظر نہیں آئے۔

اب اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور زندہ آسمانوں پر اٹھائے نہیں گئے ہیں اور قیامت سے قبل بعینہٖ نازل نہیں ہوں گے' بلکہ ان کے ساتھ مکمل مشابہت رکھنے والی ایک شخصیت کا ظہور ہو گا تو بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا' کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کے

-- اوصاف میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے' مماثلت بالکل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ حق کے تمام متلاشیوں کو راہ راست دکھائے' دولت ایمان اور حب رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالا مال فرمائے اور ان سب کو میری طرح دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے۔ اللهم ربنا آمین"

(ہفت روزہ ہلال راولپنڈی سالنامہ عید میلادالنبیؐ نمبر اکتوبر ۱۹۹۰ء ' اکتوبر ۱۹۹۱ء)

"ان کھلے ہوئے اعلانات و اعترافات کے بعد کون ہوش مند شخص ہے جو مرزا قادیانی کو ایک سچا مبلغ دین یا مصلح قوم خیال کر سکتا ہے؟ اور ان کے' ایک نہایت ہی خطرناک' سرکاری ایجنٹ ہونے میں شبہ کر سکتا ہے؟ جو اقتباسات مرزا قادیانی کی تحریرات سے درج کئے گئے ہیں۔ وہ چاول کی دیگ میں ایک دانہ کی مثال ہیں۔ ان کی کتابیں اس قسم کے خیالات' اعلانات اور فرمودات سے بھری پڑی ہیں' لہٰذا ان مسائل کو' جنہیں مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے عقائد کی تخریب کے لئے محض اس نیت سے گھڑا کہ انگریز حکومت کی اس وقت کی پالیسی کو کامیاب کریں' دینی مسائل قرار دینا اور ان کی صحت و عدم صحت کی بحث میں پڑنا' دراصل' کار فضول ہے۔ مرزا صاحب کی حیثیت' گورنمنٹ کے ایک ایجنٹ سے زیادہ تحقیق نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا جو لوگ مذہبی حیثیت سے مرزا قادیانی کے دام فریب کا شکار ہو چکے ہیں' انہیں اپنی آنکھیں کھول لینی چاہئیں۔

رب جلیل ان تمام لوگوں کے لئے بھی ایسا ہی انتظام فرما دے جو اس وقت تک اس گمراہی کا شکار ہیں اور ان کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان کا سامان فرمائے' انہیں غور و فکر کی توفیق اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سر رکھ کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کا توشہ ملے' آمین۔ (ہفت روز ہلال راولپنڈی اکتوبر ۱۹۹۱ء)

ائیر کموڈور (ریٹائرڈ) رب نواز (ہونولولو۔ یو۔ ایس۔ اے)

(برادر بزرگ بریگیڈیر (ریٹائرڈ) احمد نواز نے گذشتہ برس "ہلال" کے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر میں "اندرونی کہانی" کے عنوان سے ایک ایمان افروز مضمون لکھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں بھی آگ سے نکل کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی سائے میں آنے کا شکر ادا کرتے ہوئے اس موضوع پر لکھوں۔ الحمد للہ ہم سب بہن بھائی

اکتیس سال پہلے برادر بزرگ کی وساطت سے قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔۔ اللہ تعالیٰ اس تحریر سے ان سب بہن بھائیوں کی راہنمائی فرمائے جو محض غلط فہمی کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسلام کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین)

" ارشادات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم' جو حد تواتر کو پہنچتی ہیں' اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ عمر دنیا کے اختتام کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور امت محمدیہ میں شامل ہو کر اپنے برکات و فیوض سے امت کو مستفیض فرمائیں گے۔

ہو سکتا ہے کہ کسی کو یہ مغالطہ' وہم یا شک ہو جائے کہ یہ صورت تو ختم نبوت کے منافی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم ہو جانے کے بعد کسی نبی کے تشریف لانے کے کیا معنی؟

پہلی نظر میں یہ شک وزنی نظر آتا ہے' لیکن غور کیجئے تو صرف سطحی سوچ اور قلت فکر کا نتیجہ ثابت ہو جاتا ہے۔ ختم نبوت کی تشریح کے سلسلے میں مسلمان علماء و فضلاء نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی بعثت نہیں ہو سکتی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی نئے شخص کو ابتداً" یہ منصب عظیم عطا فرما کر اور سند نبوت دے کر نہیں بھیجا جا سکتا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ انبیاء سابقین میں سے کوئی نبی بھی دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لا سکتے۔ بعثت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو تاج نبوت سے سرفراز فرما کر ہدایت مخلوق خدا کا کام سپرد فرمائیں' جو پہلے ہی منصب نبوت پر سرفراز ہو چکے ہوں' انہیں دنیا میں دوبارہ بھیج دینے کو بعثت نہیں کہتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہو چکی اور وہ بنی اسرائیل میں اپنا کام انجام دے کر زندہ آسمان پر تشریف لے گئے' جیسا کہ قرآن مجید سے صاف عیاں ہے۔ نہ انہیں طبعی موت آئی' نہ شہید کیا جا سکا۔ اب اگر وہ دوبارہ آسمان سے دنیا میں تشریف لائیں تو یہ ختم نبوت کے منافی کیوں ہے اور اس سے سلسلہ نبوت کا جاری رہنا کس طرح لازم ہوتا ہے؟

مثال ذیل' جواب کی مزید وضاحت کر دے گا۔ ایک شخص کسی صوبہ کا گورنر مقرر ہوتا ہے اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد کسی دوسرے ملک چلا جاتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد وہ اس صوبہ میں پھر آتا ہے مگر گورنر کی حیثیت سے نہیں' بلکہ ایک عام شہری کی حیثیت سے' تو کیا اس سے

موجودہ گورنر کے عہدہ اور اعزازات میں کوئی فرق پیدا ہو جائے گا؟ یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس صوبہ میں اس وقت دو گورنر موجود ہیں؟ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سند نبوت تو بدستور برقرار رہے گی، مگر اس سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب ختم نبوت میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آئے گا۔

یہیں، ہمیں شکوک اور مغالطے پھیلانے والوں کے لئے ایک دوسرے جواب کی طرف بھی رہنمائی ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری بحیثیت نبی کے نہ ہو گی، بلکہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کی حیثیت سے ہو گی۔ وہ نہ تو کوئی نئی کتاب لائیں گے نہ کوئی دوسری شریعت، بلکہ قرآن مجید اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پر عمل فرمائیں گے۔ یہاں تک کہ انجیل جو خود ان پر نازل ہوئی تھی، کی بجائے قرآن مجید ہی پر عمل کریں گے۔ ایسی حالت میں اس کا وہم کرنا بھی نادانی ہے کہ ان کا تشریف لانا ختم نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منافی ہے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کا خاص مقصد مسیح دجال کو قتل کرنا اور اس کے شر سے امت محمدی کو محفوظ رکھنا ہو گا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی حکمران کسی خاص مجرم کو سزا دینے یا گرفتار کرنے کے کسی خاص شخص کو مامور کرے، اس مدت کے لئے اس شخص کے لئے اس ملک کے کسی حصے میں جانے سے اس کے حاکم کی حکومت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ جب تک اس حصہ ملک میں ہے، اس وقت تک اسی حاکم کے ماتحت سمجھا جائے گا اور اسے حاکم کسی حالت میں بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فتنہ دجال کے خاتمے کے لئے تشریف لائیں گے اس حالت میں ان کی حیثیت امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک فرد کی ہو گی۔ اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ذرہ برابر بھی کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

دلیل ختم نبوت

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے سوچنے سمجھنے کی نعمت سے نوازا ہے، وہ اگر سوجھ بوجھ سے کام لے تو اسے نظر آئے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری ختم نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منافی ہونے کے بجائے اس کی مزید تائید کر رہی ہے اور عقیدہ ختم نبوت کی ایک مستقل نشانی ہے۔ اپنے ذہن سے سوال کیجئے کہ قتل دجال اور اس کے فتنے کے خاتمے

کے لئے خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری ہی کی کیا ضرورت ہے؟

اگر اس کار عظیم کے لئے نبوت ہی کی معجزانہ قوت درکار تھی تو کسی نئے نبی کی بعثت سے بھی یہ فائدہ حاصل ہو سکتا تھا۔ مسیح بن مریم علیہا السلام کا نزول ہی اس کے لئے کیوں تجویز فرمایا گیا؟

اس سوال کا جواب بڑا واضح ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک قدیم نبیؑ کو بھیجنے سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ باب نبوت بند ہو چکا ہے۔ یہ منصب عظیم اپنے جن بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا تھا' وہ اس پر فائز ہو چکے' یہی وجہ ہے کہ ایک اہم جزوی کام کے لئے جو نبوت کی معجزانہ قوت کا محتاج تھا' کسی نئے نبی کے بجائے ایک قدیم نبی کو دوبارہ بھیجا جا رہا ہے۔

دوسری طرف اس حقیقت کی نقاب کشائی فرما دی گئی کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مرتبہ اس قدر بلند و برتر ہے اور خاتم النبیین کا تاج کرامت آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سراقدس پر اس قدر موزوں ہے کہ اگر کوئی قدیم نبی بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد تشریف لائیں تو وہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک امتی کی حیثیت اختیار کرلیں گے اور ان کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع و پیروی کرنا پڑے گی۔

یہ مفید اور دلچسپ نکتہ بھی یاد رکھئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دنیا سے جانے کے بعد بھی اعلیٰ درجہ کی حیات طیبہ حاصل رہتی ہے۔ شہدا کو صریح طریقہ سے قرآن حکیم نے احیاء یعنی زندہ کہا ہے' بلکہ انہیں مردہ کہنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ صدیقین السلام کی حیات ان سے بھی اعلیٰ اور قوی تر ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام کی حیات مقدسہ تو سب سے زیادہ اعلیٰ و قوی تر ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے سب انبیاء علیہم السلام' از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم' زندہ ہیں۔ چنانچہ حدیث معراج سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضراتؑ نے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اقتدا بھی مسجد اقصیٰ میں کی تھی اور آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز میں امامت فرمائی تھی' تو کیا ان کا وجود ختم نبوت کے منافی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ثانی بھی ختم نبوت کے منافی نہیں اور نہ ہی یہ سلسلہ نبوت جاری کرنے کا کوئی ثبوت ہے۔ ہم نے "ظہور ثانی" کا لفظ قصداً" استعمال کیا ہے' نکتہ یہ ہے کہ دوسرے انبیاء و مرسلین کی طرح موجود اور زندہ تو وہ اب بھی ہیں' لیکن اس دنیا کے اشخاص کے سامنے ظاہر نہیں ہیں' ان کا ایک ظہور ہو

چکا ہے اور دوسرا ظہور قیامت کے قریب ہو گا۔ جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔ محض دوبارہ ظہور سے یہ کسی طرح لازم نہیں آتا کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی یا سلسلہ نبوت جاری ہے۔ اگر اس حقیقت کو پیش نظر رکھا جائے کہ ختم نبوت کے معنی صرف یہ ہیں کہ کسی نئے شخص کو مرتبہ نبوت پر سرفراز نہ فرمایا جائے گا' کوئی شک یا مغالطہ پیدا نہیں ہوتا۔

پہلے یا بعد میں

جی چاہتا ہے کہ اس مسئلہ پر کچھ دیر اور غور کریں تاکہ ایک مغالطہ سے نجات حاصل کر لیں۔

بے شک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا نزول اس وقت ہو گا' جب دنیا اپنی حیات ناپائیدار کے آخری دن بسر کر رہی ہو گی' لیکن کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ اس سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی حرف آگیا ہے!

آپ فرمائیں گے کہ ہاں' میں کہوں گا نہیں۔

یہ ایک مغالطہ اور نظر کی غلطی ہے۔ جس میں عام لوگ مبتلا کر دیئے جاتے ہیں' حقیقت اس کے خلاف ہے' یعنی نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا زمانہ ظہور یقیناً ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر زمانے کے لحاظ سے مقدم کہنا چاہئے۔ اگر یہ نظریہ' جو بظاہر بہت عجیب محسوس ہوتا ہے صحیح ہے اور میں ثابت کروں گا کہ یہ صحیح ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زمانہ کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کے بعد ہیں۔ اس کے بعد ختم نبوت کے بارے میں جو مغالطہ پیدا ہوا تھا' وہ سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اس مغالطے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قرآن مجید کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر موت جسمانی طاری نہیں ہوئی' بلکہ وہ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کی حیات طیبہ جس کی ابتداء ان کی پیدائش کے وقت سے ہوئی تھی' آج تک زندہ اور جاری ہے اور اس وقت تک زندہ و جاری رہے گی' جب تک وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لا کر عام انسانوں کی طرح جسمانی طور پر بھی انتقال نہ فرما جائیں۔ ان کا دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کا زمانہ' جیسا کہ احادیث سے

معلوم ہوتا ہے' ان کی اس عمر طویل کا ایک حصہ ہو گا' نہ کہ کوئی جدید پیدائش۔ ان کی اس طویل عمر کے ایک حصے میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت' جب بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئی تو کیا کوئی سمجھ دار شخص کہہ سکتا ہے کہ محض طول عمر کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہ لحاظ زمانہ موخر (یعنی بعد کے) ہیں؟

حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ قرآن مجید میں واضح طور پر مذکور ہے' جن پر موت طاری کر دی گئی تھی اور ایک سو سال کے بعد انہیں دوبارہ زندہ کیا گیا۔ سو سال کی مدت بہت ہوتی ہے' اس میں حضرت عزیر علیہ السلام کی اولاد اور اولاد در اولاد کا خاصا سلسلہ وجود میں آ گیا۔ کیا کوئی عقلمند یہ کہہ سکتا ہے حضرت عزیرؑ کی یہ اولاد ان سے عمر میں بڑی تھی یا ان پر زمانہ کے اعتبار سے مقدم تھی یا ان کا وجود ان کی اولاد کے بعد ہوا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ تو اس سے زیادہ صاف ہے۔ ان پر تو موت بھی نہیں طاری ہوئی' وہ اسی حیات قدیمہ کے ساتھ اب بھی موجود ہیں۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد آنے والا کہنا' کھلی غلطی ہے۔ یقیناً وہ خاتم النبیین سے پہلے ہیں اور ان کا یہ تقدم اس وقت بھی قائم رہے گا' جب وہ قیامت کے قریب آسمان سے دنیا کی طرف نزول فرمائیں گے' مگر چونکہ یہ زمانہ نزول و وفات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کا ہو گا' اس لئے یہ مغالطہ ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام' آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد بھی تشریف لائیں گے' حالانکہ حقیقت کے لحاظ سے وہ بعد میں نہیں' بلکہ پہلے ہیں۔ ان کی پیدائش بعثت' دعوت 'ہر چیز کو نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش 'بعثت' دعوت' سے پہلے ماننے کے بعد محض ان کی عمر طویل کی وجہ سے انہیں موخر کہنا مغالطہ ہے۔

اس حقیقت کی وضاحت کے بعد سرے سے مغالطے اور شک کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے اور نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ ختم نبوت پر صرف حرف اس صورت میں آ سکتا ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کی پیدائش' یا بعثت کا ثبوت مل سکے اور یہ ایسی ناممکن بات ہے' جس کا ثبوت تاقیامت نہیں مل سکتا۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حکمت

اگرچہ بہ حیثیت مسلمان ہمیں اس جستجو کی کوئی ضرورت نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے میں کیا راز اور حکمت ہے؟ ہمارا کام یہ ہے کہ اس خبر پر ایمان لائیں اور یہ یقین کریں کہ رب حکیم و علیم کے نزدیک اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہو گی جس کا علم ہمارے لئے کچھ ضروری نہیں' لیکن اگر قرآن و حدیث میں غور کرنے کے اصول دین کے مطابق کوئی حکمت سمجھ میں آ رہی ہو تو اس کا اظہار صرف جائز ہی نہیں' بلکہ انشاء اللہ بہت نفع بخش اور فائدہ مند بھی ہو گا۔

قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت جن مقاصد کے لئے ہوئی تھی' ان میں ایک نمایاں مقصد خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارت و خوشخبری دینا بھی تھا۔

یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی مگر اس کی سماعت کرنے والے قلیل تھے۔ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی (جھٹلایا) اور صرف تکذیب ہی نہیں بلکہ آپؑ کے جانی دشمن ہو گئے اور آپؑ کو شہید کر دینے کا عزم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کی سازش کو ناکام بنا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ یہود ناکام و نامراد رہے مگر ان کی عداوت میں کمی نہ ہوئی' یہاں تک کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نے دی تھی' سے بھی انہیں سخت عداوت ہو گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے' ترجمہ = آپ اہل ایمان کے سب سے بڑے دشمن یہود اور مشرکین کو پائیں گے۔ (المائدہ)

آسمان پر جانے سے قبل حضرت عیسیٰ السلام برابر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد بعثت کی بشارت و خوشخبری دیتے رہے اور اپنے اس مقصد بعثت کو پورا کرتے رہے۔ اگر بالفرض وہ خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں بھی اس دنیا میں ہوتے تو وہ اس مقصد بعثت کو کس طرح پورا کرتے؟ ظاہر ہے کہ اس صورت میں وہ لوگوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لانے اور اسلام محمدی پر عمل کرنے کی دعوت دیتے' گویا ان کی بشارت و خوشخبری کا عنوان یہ ہوتا ہے کہ لوگو! میں' جن نبی کی تم سے پیش گوئی کی تھی' وہ یہی ہے' یہی خاتم النبیین ہیں' ان پر ایمان لاؤ اور ان کی شریعت پر عمل کرو۔

اس عنوان سے بشارت دینے کا موقع حضرت مسیح علیہ السلام کو اب تک نہیں ملا۔ قیامت کے قریب جب فتنہ دجال ظاہر ہو گا تو حق تعالیٰ کی طرف سے اس کا موقع عطا فرمایا جائے گا کہ وہ اپنے مقاصد بعثت میں اس مقصد عظیم کی تکمیل فرمائیں اور سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق ان عنوان سے بشارت دے سکیں کہ لوگو! خاتم النبیین و سید الاولین و آخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور ان کی پیروی کرو۔ انہی کے متعلق میں نے تم سے پیش گوئی کی تھی اور انہی کی اتباع و پیروی اس وقت رضا الٰہی کا واحد ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ خود اہل ایمان کو بھی اس وقت بشارت کی ضرورت ہو گی' کیونکہ وہ دجال کی کامیابیوں اور اس کی شدید فتنہ انگیزی کی وجہ سے' جن کا مقابلہ ان کے بس سے باہر ہو گا' بہت دل شکستہ ہوں گے۔ ایسی حالت میں مسیح علیہ السلام کی بشارت ان میں نئی روح پھونکے گی' ان کا ایمان تازہ اور مضبوط ہو گا اور انہیں سکون قلب حاصل ہو گا۔ ادھر ان کا یہ فائدہ ہو گا' ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایک فریضہ رسالت سے عہدہ برا ہوں گے۔ احادیث میں فتنہ دجال کے متعلق جو کچھ وارد ہوا ہے' اس پر غور کرنے سے نزول مسیح علیہ السلام کا ایک دوسرا راز بھی کھلتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ "دجال" یہود میں سے ہو گا اور اس فساد عظیم کا سرچشمہ بھی اسی قوم میں ہو گا' جنہیں الاانهم هم المفسدون (البقرہ) (خبردار ہو جاؤ کہ یہی لوگ مفسد ہیں) کی سند قرآن مجید نے دی ہے۔ ان کی فساد انگیزی اور فتنہ پردازی کا آخری اور مکمل ترین نشان دجال کا ظاہر ہونا ہو گا۔ یہود کو جو دشمنی و عداوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے' اس کے پیش نظر رب جلیل نے ان کے اس آخری فتنے کو حضرت عیسیٰؑ ہی کے دست مبارک سے خاک میں ملوانا مناسب سمجھا' تاکہ یہ ذلیل و مفسد قوم' یہود' حد درجہ ذلیل و خوار ہو۔

ایک تیسری حکمت بھی سمجھ میں آتی ہے۔ یہود دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب (پھانسی) دے کر شہید کر دیا۔

قرآن مبین کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کر سکے' نہ انہیں سولی دے سکے' بلکہ انہیں شک وشبہ ہو گیا (النساء)

موجودہ عیسائیت بھی یہودیت کی ایک شاخ ہے' اس لئے وہ بھی صلیب مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دیئے جانے) کی تعلیم دیتی ہے۔ دنیا کے آخری دور میں قرآن مجید کی

اس صداقت اور یہود و نصاریٰ کی اس غلطی و گمراہی کے اظہار و ثبوت کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بہ نفس نفیس تشریف لانا' بہت ہی مناسب' پر از حکمت اور موجب ہدایت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد' قرآن مجید کی تصدیق اور نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک دلیل و نشانی کے طور پر ہو گی۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ صلیب عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ' موجودہ عیسائیت کے عقائد کی ریڑھ کی ہڈی ہے' جو یہود کی عیاریوں کی وجہ سے مسیحیوں میں رائج ہو گیا۔ اسی پر عقیدہ کفارہ کی بنیاد ہے' جس نے اس قوم میں آخرت فراموشی' کا مرض پیدا کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا خود اس جھوٹے عقیدہ کو پھانسی دینے کے مترادف ہے۔ اس واضح دلیل' بلکہ مشاہدے کے بعد ان گمراہ لوگوں کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا اور اسلام محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قبول کرنا ان کے لئے ضروری و لازم ہو جاتا ہے۔" (ہفت روزہ " ہلال " سالنامہ عید میلاد النبیؐ اکتوبر ۱۹۹۱ء)

بشیر طاہر سابق رکن قومی اسمبلی پاکستان

" قیام پاکستان کے بعد قادیانی عارضی بنیاد پر ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ ان کو یقین تھا کہ ایک روز آئے گا' جب وہ آخر کار قادیان واپس ہو جائیں گے۔ ہجرت کے وقت قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا تھا کہ قادیانی پاکستان میں جائیدادوں کے کلیم داخل نہیں کریں گے' لیکن احمدیہ ایسوسی ایشن ربوہ نے ہندوستان میں چھوڑی ہوئی جائیدادوں کے کلیم داخل کئے۔ قادیانیوں کو سندھ میں محمود آباد' بشیر آباد اور نصیر آباد میں وسیع و عریض اراضی ملی۔ یہ علاقہ ۲۵ ہزار ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود کو اس کے والد غلام احمد قادیانی نے خواب میں ہدایت کی کہ مغل خاندان کے سارے افراد کو' جن کا انتقال پاکستان میں ہوا' عارضی طور پر پاکستان میں دفن کیا جائے۔ جب کبھی بھی ممکن ہو سکے گا۔ ان کی لاشوں کو قادیان تدفین کے لئے لے جایا جائے گا اور اس قدر ہی جان لینا ان خفیہ نظریات کے جاننے کے لئے کافی ہے جو قادیانیوں کے پاکستان کے متعلق ہیں۔ قادیانی جماعت نے اب تک پاکستان کو اپنا وطن نہیں مانا ہے۔ انہیں یقین ہے کہ آخر کار عظیم تر ہندوستان کا نظریہ عملی شکل اختیار کرے گا اور پاکستان اس کا حصہ ہو گا۔" (و۔کلی میگ ۲۲ تا ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء)

پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل ا۔ ب بالوغون۔ شعبہ عربی و اسلامیات جامعہ اباداں۔ اباداں۔ نائیجیریا

"میں اللہ کے سامنے بہ قسم یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں قادیانی فرقہ اور ان کے مذہب قادیانیت کے خلاف کسی قسم کا ذاتی بغض و کینہ نہیں رکھتا۔ میرا یہ پختہ ایمان ہے کہ ہر شخص ذاتی طور پر اپنے دین اور اپنے اختیار کردہ مذہب کے لئے اللہ کے سامنے خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ قادیانیت سے توبہ کے سلسلہ میں میری اس تحریر کا اصل مدعا' بالکل واضح الفاظ میں صرف یہ اعلان کر دینا ہے کہ میری تحقیق کے مطابق (قادیانیت) اسلام نہیں ہے۔ یہ اعلان اس لئے بھی ضروری ہو گیا ہے کہ اکثر و بیشتر مواقع پر' میں نے محسوس کیا کہ قادیانیت کے ساتھ میری وابستگی' دوسروں کو قادیانی مذہب اپنانے میں معاون ثابت ہو رہی ہے۔

اس لئے جب قادیانیت کی اصل حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی تو میں نے اپنی ذمہ داری اور بوجھ سے سبکدوش ہونیکی کوشش کی اور دل میں یہ بات آئی کہ اس حقیقت سے انہیں بھی باخبر کروں' جس سے اللہ تعالیٰ نے' اپنے فضل سے مجھے منکشف کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو عقل سلیم عطا کرے اور صراط مستقیم دکھائے۔ میں ان کے حق میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ غلط راستے کو ترک کرنے اور جھوٹ سے کنارہ کشی کرنے کے معاملہ میں شجاعت اور جرات مندی سے کام لیں۔

ساری دنیا میں مسلمانوں کی ایک زبردست اکثریت نہ قادیانیت کو اسلام سمجھتی ہے اور نہ ان کو مسلمان ہی مانتی ہے' چونکہ' قادیانیوں کے ذہن پر ہمیشہ سے یہ خیال مسلط رہا ہے کہ ہر قیمت پر مرزا غلام احمد کی نبوت ثابت کی جائے' اس لئے یہ لوگ عجیب و غریب طور پر' بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی حمایت میں قرآن پاک کی بعض آیتوں کے معنی اور تفسیر' توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کی ہیرا پھیری انہوں نے قرآنی آیت " **ومن یطع اللہ والرسول**......... کے ترجمہ میں کی ہے۔ وہ کہتے ہیں " اور جو کوئی اللہ اور اس کے اس نبی ..... کی اطاعت کرتا ہے " اس آیت کے جن کلمات کا ترجمہ قادیانی مشن " اور اس کے اس نبی " کی شکل میں کرتے ہیں وہ قرآن کے عربی متن میں " والرسول " ہیں' جن کے معنی ہر اعتبار و معیار سے صرف "اور رسول " ہی ہو سکتے ہیں۔ ان کے کوئی اور معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ قرآن کے سیاق و سباق سے انحراف کرتے ہوئے (قادیانی) تبلیغی مشن نے جو ترجمہ

فی الواقع کیا ہے' وہ ان عربی کلمات کا ہو سکتا ہے "و رسولہ ھذا" یعنی اس کا یہ رسول۔ اگر نام نہاد تبلیغی مشن کی اس کرتوت کا اس کے منطقی نتیجہ تک پیچھا کیا جائے تو اس کے معنی یہی نکلیں گے کہ قرآن میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور بلاشبہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ ایک سنگین جرم ہے' اس لئے کہ اگر صرف قادیانیوں کے ترجمہ کو شائع کیا جائے تو ان کلمات کی حد تک یہ ترجمہ متن سے بالکل مختلف ہو جائیگا۔

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ نائیجیریا اور دوسرے افریقی ممالک کے مسلمان' جو قادیانی مشن کی رفاقت کا دم بھرتے ہیں' اپنی اس رفاقت پر نظرثانی کریں' اگر وہ واقعی دل سے اس اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں' جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو روشناس کرایا۔

قادیانیوں کی ایک دوسری خصوصیت جو انہیں مسلمانوں سے الگ تھلگ کر دیتی ہے' ان کی وہ چالبازی ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنے آپ کو مسلمانوں پر مسلط کرتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ مسلمان ان کو منہ نہیں لگاتے' وہ اپنی جماعت کے تعلیم یافتہ ارکان کو حکومت کی کلیدی آسامیوں پر فائز کرانے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے افراد کی وساطت سے اسلام کے نام پر قادیانیت کے مفاد میں پوشیدہ طور پر بالواسطہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ قادیانی حضرات کے لئے اب وہ وقت آگیا ہے کہ دنیا کے سامنے اپنا موقف ظاہر کر دیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اگر وہ خود کو مسلمان سمجھتے ہیں تو ان کو مسلمانوں کی اجماعی رائے پر عمل کرنا ہو گا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی تابع کے خیال سے دست بردار ہونا پڑے گا اور دیگر باطل اور جھوٹے عقائد کو بھی یکسر چھوڑنا ہو گا۔ جہاں تک لاہوری قادیانیوں کا تعلق ہے' وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غلام احمد قادیانی صرف ایک مجدد یا مصلح تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسلمان' دونوں جماعتوں میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب کی حکومت بھی ان دونوں کے ساتھ یکساں معاملہ کرتی ہے اور اپنے اس موقف کی یہ دلیل پیش کرتی ہے کہ اگر ان دونوں جماعتوں کے درمیان کوئی معتدبہ فرق ہے تو یہ دونوں ایک ہی مشترک نام یعنی "احمدیت" سے کیوں موسوم ہیں۔ سارے قادیانیوں کے نزدیک "احمدیت" (یا احمدی) کا نام بانی قادیانیت یعنی غلام احمد کے نام پر ہی رکھا گیا ہے۔ انہیں ایک دوسرے نام "قادیانی" سے بھی یاد کیا جاتا ہے جو مرزا غلام احمد کی جائے ولادت ہندوستان کے قصبہ "قادیان" سے منسوب ہے۔

قادیانی اسے پسند کریں یا نہ کریں' قادیانیت یا تو معدوم ہو کر صرف تاریخ کی کتابوں میں باقی رہ جائے گی یا کسی اور مذہب کی شکل میں تبدیل ہو جائے گی۔ میری تمنا ہے کہ نائیجیریا اور دیگر ممالک کے قادیانی غور و فکر کریں اور قادیانیت کے ساتھ اپنی وابستگی پر نظرثانی کریں۔ اگر وہ واقعی حقیقی اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں تو گرہ باندھ لیں کہ اس سوال کا جواب "قادیانیت" نہیں ہے۔ اگر میرا موقف غلط ثابت ہو جائے تو میرے والد مجھے مردود اور عاق کر دیں' اجتماعی طور پر قادیانی مجھ پر لعنت بھیجیں اور مجھے سولی پر چڑھا دیں۔ بخلاف اس کے' اگر میرا موقف درست ثابت ہو تو نائیجیریا کے سارے قادیانیوں پر' جن میں میرے خونی اور خاندانی رشتہ دار بھی شامل ہیں' واجب ہو جاتا ہے کہ (قادیانیت کے ساتھ) اپنے تعلق پر نظرثانی کریں اور جیسا کہ میں نے خود کیا ہے۔

اللہ عزوجل کے حضور خشوع و خضوع کے ساتھ دست بدعا ہوں کہ اللہ انہیں سچے اسلام کی راہ دکھائے اور اس پر گامزن ہونے کی توفیق دے۔ اخیر میں نہایت سنجیدگی اور خلوص کے ساتھ میں ان سب لوگوں سے' جو اسلام کی سچی محبت اور تلاش میں' اب تک قادیانیت سے چپٹے ہوئے ہیں' اپیل کرتا ہوں کہ وہ اچھی طرح یہ سمجھ لیں کہ کسی اعتبار سے بھی قادیانیت اسلام نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کے بانی نے اس کو (قادیانیت) کا نام دیا۔ یہ اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ شروع سے (اسلام سے جدا) یہ ایک نیا مذہب رہا ہے۔ علاوہ بریں قادیانیوں کے چند بنیادی عقائد اور اعمال قادیانیت کو اسلام سے بالکل جدا کر دیتے ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قادیانیت اسلام سے الگ کوئی اور ہی مذہب ہے' اس لئے اس کے کٹر پیروؤں کو قرآن کے اس ارشاد کو یاد رکھنا چاہئے اور اس پر غور و فکر کر لینی چاہئے کہ "جو بھی اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا طالب ہو تو اس سے وہ مذہب قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں ہو گا؟"

(Monthy Universal Message مئی ۱۹۸۲ء' ہفت روزہ ختم نبوت ۱۹ تا ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء)

مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادیؒ

"مجھ کو خدا تعالیٰ نے اپنی مصلحتوں کی بناء پر اس شرکیہ تحریک کے رگ و ریشہ سے آگاہ ہونے کا موقع بہم پہنچایا ...... مرزائیت کو (انگریز) گورنمنٹ کا خود کاشتہ پودا قرار دینا بالکل

صحیح ہے۔" (تاریخ زوال ملت اسلامیہ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

ملک محمد جعفر خاں

" میں خود ایک احمدی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور چند سال پہلے تک احمدیہ جماعت میں شامل تھا۔ احمدیہ تحریک ایک خالص مذہبی مسئلہ نہیں' بلکہ یہ ایک سیاسی اور معاشرتی سوال ہے۔۔۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے تنخواہ دار مبلغوں اور کارکنوں کی اکثریت' منافقت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے اور یہ ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ ایک سپاہی ملازمت کا عرصہ ختم ہونے پر فوج سے ڈسچارج ہوا اور کمانڈنگ آفیسر کو آخری سلام کرنے کے لئے دفتر میں حاضر ہوا' کمانڈنگ آفیسر نے پوچھا' "ویل" تم گھر جا کر کیا کام کرے گا۔ سپاہی نے جواب دیا کہ " جناب ارادہ ہے کہ ایک توپ خرید لوں اور اسے صاف کیا کروں۔" اب بتلاؤ کہ ایک مولوی جس نے ساری عمر وفات مسیح اور پیش گوئیوں اور الہاموں کی تاویلات پر بحث کرنے میں گزار دی ہے' وہ اور کیا کام کر سکتا ہے؟ میرے علم میں ملک میں کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جو مسیح کی وفات یا حیات ثابت کرنے کے لئے تنخواہ دینے پر تیار ہو۔ احمدیہ قیادت کی طرف سے منافق کی اصطلاح کا استعمال بھی ایک عجیب معاملہ ہے' یعنی جب تک کوئی شخص خلیفہ کے ہاتھ چومتا رہے۔ خواہ دل میں اسے برا ہی سمجھے' وہ مخلص ہے' لیکن اگر اعتراض کا کلمہ زبان پر لے آئے تو بس منافق ہو گیا۔۔۔ مرزا صاحب نے اسلامی علوم کے احیاء اور ترقی میں کوئی قابل ذکر حصہ نہیں لیا۔ ویسے کہنے کو مرزا صاحب نے پوری ۸۴ کتابیں لکھ ڈالی ہیں' کم ہی مصنف اس تعداد کے نصف تک بھی پہنچے ہوں گے' لیکن دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ان کتب میں کون سا خیال یا پیغام پیش کیا ہے' میرا خیال ہے کہ مرزا صاحب پہلے نبی ہیں جن کی پیغمبری پیغام سے خالی ہے۔ مرزا صاحب کا سارا مشن اپنی ذات اور خاندان تک محدود تھا۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ جس تحریک کی بنیاد غلط نظریات پر رکھی گئی ہو' اس کو عارضی طور پر تنظیمی پابندیوں سے قائم رکھا جا سکتا ہے' لیکن بالآخر اس کا ختم ہو جانا مقدر ہے۔" (احمدیہ تحریک از ملک محمد جعفر خاں)

شفیق مرزا

" اللہ تعالیٰ نے قادیانی امت پر ایسا عذاب نازل کیا ہے کہ اب ان کا ہر قابل ذکر فرد ایسی رسوا کن بیماری سے مرتا ہے کہ اس میں ہر صاحب بصیرت کے لئے سامان عبرت موجود ہے۔ فالج کی بیماری کو خود مرزا غلام احمد قادیانی نے "دکھ کی مار" اور " سخت بلا " ایسے الفاظ

سے یاد کیا ہے اور اب قادیانی امت کی گندی ذہنیت کی وجہ سے یہ بیماری اللہ تبارک و تعالیٰ نے سزا کے طور پر قادیانیوں کے لئے کچھ اس طرح مخصوص کر دی ہے کہ ایک واقف حال قادیانی کا کہنا ہے۔ ”اب تو حال یہ ہے کہ جو شخص فالج سے نہ مرے‘ وہ قادیانی ہی نہیں“ مرزا محمود احمد خلیفہ نے اپنے باوا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے امت مسلمہ کے اکابر اور جید علماء دین کے وصال پر جشن مسرت منایا اور ان کا یہ دھندا اب تک چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کے گو سالہ سامری مرزا محمود کو ”فالج کا شکار“ بنا کر دس سال تک رہین بستر و بالش کر دیا۔ اس عبرت ناک رنگ میں اس کو اعضاء و جوارح اور حافظہ سے محروم کر دیا کہ وہ مجنونوں کی طرح سر ہلاتا رہتا تھا اور اس کی ٹانگیں بید لرزاں کا نظارہ پیش کرتی تھیں‘ گویا وہ **لا یموت فیہا و لا یحییٰ**‘ کی تصویر تھا‘ مگر قادیانی مذہبی انڈسٹری کے مالکان اس حالت میں بھی الٹا ”اخبار“ اس کے ہاتھ میں پکڑا کر ”زیارت“ کے نام پر مریدوں سے پیسہ بٹورتے رہے اور پھر سات بجے شام مر جانے والے اس ”مصلح موعود“ کی دو بجے شب تک صفائی ہوتی رہی اور ”سرکاری اعلان“ میں اس کی موت کا وقت دو بج کر دس منٹ بتایا گیا اور اس عرصہ میں اس کی الجھی ہوئی داڑھی کو ہائیڈروجن یا کسی اور چیز سے رنگ کر اسے طلائی کلر دیا گیا اور خط بنایا گیا اور غازہ لگا کر اس کے چہرے پر ”نور“ وارد کیا گیا‘ تاکہ مریدوں پر اس کی ”اولیائی“ ثابت کی جا سکے۔ حیرت ہے کہ جب کوئی مسلمان دنیاوی زندگی کے دن پورے کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتا ہے تو قادیانی اس کی بیماری کو ”عذاب الٰہی“ قرار دیتے ہیں‘ لیکن ان کے اپنے اکابر ذلیل موت کا شکار بنتے ہیں تو یہ ”ابتلاء“ بن جاتا ہے اور اس کے لئے دلائل دیتے ہوئے قادیانی وہ تمام روایات پیش کرتے ہیں جن کو وہ خود بھی تسلیم نہیں کرتے۔ شاہ فیصلؒ کی شہادت پر قادیانی امت کا خوشی منانا ایک ایسا المناک واقعہ ہے‘ جس پر جس قدر بھی نفرین کی جائے‘ کم ہے اور سابق وزیر اعظم پاکستان کے پھانسی پانے پر ”ہفت روزہ لاہور“ کا یہ لکھنا کہ ’اس سے مرزا غلام احمد کی ایک پیشین گوئی پوری ہوئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے عہد میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا‘ مسخ شدہ قادیانی ذہنیت کی شہادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو جماعت یا فرقہ کسی شخص کو نبی تسلیم کرتا ہے‘ وہ قرآن و حدیث کی رو سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے‘ اسے کوئی شخص بھی مسلمان قرار نہیں دے سکتا اور خدا کے فضل سے تمام امت مسلمہ اب بھی بالاتفاق قادیانیوں کو کافر ہی سمجھتی ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا۔“ (شہر سدوم مصنفہ شفیق مرزا)

---------------------○---------------------

"مرزا غلام احمد کے دوسرے بیٹے مرزا بشیر احمد عرف منجھلے میاں نے یہی کلمہ برقرار رکھنے کی حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔

"مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں' ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو اس کی ضرورت پیش آتی۔" (کلمتہ الفصل ص ۵۸ ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۱۵ء)

مرزا غلام احمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مد مقابل کھڑا کر کے قادیانیوں کے دل میں بڑے ارمان مچل رہے تھے مگر "افسوس" کہ وہ پورے نہ ہو سکے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو صاحب کتاب نبی بنانے کے لئے اس کے اضغاث و احلام کو مجموعہ الہامات قرار دے کر اس کا نام "تذکرہ" رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے طرز پر مرزا غلام احمد کے "ملفوظات" اکٹھے کر کے "سیرت المہدی" کے نام سے شائع کئے' جس میں ہر بات "بیان کی مجھ سے فلاں نے" یعنی حدیث فلاں بن فلاں سے شروع ہوتی ہے اور مرزا غلام احمد کے سالے مرزا محمد اسماعیل نے رسالہ "درود شریف" میں یہ درود درج کیا:

اللّٰھم صلی علیٰ محمد و احمد و علیٰ اٰل محمد و اٰل احمد...... الخ

اللھم بار ک علیٰ محمد و احمد کما بار کت علیٰ اٰلِ محمد و اٰلِ احمد.... الخ

قادیانی جھوٹ بولنے میں بڑے ماہر ہیں۔ قومی اسمبلی کی کارروائی کے دوران جب اس کتاب کی فوٹو سٹیٹ ضیاء الاسلام پریس قادیان کی پرنٹ لائن کے ساتھ مرزا ناصر کے سامنے پیش کی گئی تو وہ چکرا گیا اور علمائے کرام کی ان کے گھر سے معمولی واقفیت کی بناء پر انہیں یہ کہہ کر ٹرخا دیا کہ کسی غیر احمدی نے چھاپ دیا ہو گا' حالانکہ یہ تحریر ان کے آنجہانی دادا کے "سالا صاحب" کی ہے اور جن لوگوں کو قادیان اور ربوہ کے مکروہ ترین آمرانہ نظام سے واقفیت ہے' وہ جانتے ہیں کہ ان کے پریس میں کسی مسلمان کی کوئی تحریر چھپ جانا ناممکنات میں سے ہے۔ اگر مرزا طاہر احمد اور ان کی امت توبہ کر کے امت مسلمہ کے سیل رواں میں شامل ہونے کا برملا اعلان کرے تو میں یہ اصل کتاب کسی بھی عدالت میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

قرآن کریم نے مسجد ضرار کے گرائے جانے کی وجہ سے "تفریقا" بین المومنین کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے' قادیانی نہ صرف تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں' بلکہ دین اسلام کے بنیادی ارکان میں التباس پیدا کر رہے ہیں' اس لئے ان کی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کرنا' ان سے کلمہ کو مٹانا'

درحقیقت مسجد ضرار کے گرائے جانے کی مانند تفرقہ اور التباس کی سازش کو ختم کرنا ہے۔
(روزنامہ جنگ لاہور۔ ۲ مارچ ۱۹۸۵ء)

بشیر احمد مصری

(الحافظ بشیر احمد مصری ۱۹۱۴ء میں ہندوستان کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے' جہاں انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے عربی میں بی اے آنرز میں ڈگری لی۔ آپ جامعہ الازہر کے شعبہ عربی کے فارغ التحصیل ہیں اور لندن سے صحافت (JOURNALISM) میں بھی سند یافتہ ہیں۔ آپ کی زندگی کے بیس برس مشرقی افریقہ میں بسر ہوئے' جہاں وہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے علاوہ بہت سی انجمنوں اور سماجی اداروں کے ذمہ دارانہ عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۶۱ء میں آپ نے انگلینڈ ہجرت کرلی۔ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۸ء تک پانچ برس آپ ماہنامہ "اسلام ریویو" کے ایڈیٹر رہے اور اس دوران آپ ووکنگ مسجد کی تاریخ میں پہلے مسلمان تھے' جو امام مقرر ہوئے۔

الحافظ مصری صاحب برطانیہ میں ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے خطاب ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقاریر و مکالمات اور مختلف جرائد میں مضامین نے اس ملک میں انہیں ایک ادیبانہ اور فاضلانہ مقام دے دیا۔ امید ہے کہ قادیانیت پر اس مضمون میں الحافظ مصری نے اپنے ذاتی مشاہدات پر مبنی جن خیالات کا اظہار کیا ہے' وہ سب مسلمانوں کی آنکھیں کھول دے گا۔ خصوصاً ان سیدھے سیدھے مسلمان نوجوانوں کے لئے ان کے بیانات سبق آموز ہوں گے جو قادیانیت جیسے مذہبی دھوکہ بازوں کے دام فریب میں پھنس سکتے ہیں یا ان کی "مظلومیت" سے متاثر ہیں۔)

"میرے بہت سے دوستوں نے متعدد مرتبہ مطالبہ کیا ہے کہ میں قادیانیت پر مبنی اپنے مشاہدات اور خیالات قلم بند کروں' تاکہ میری زندگی میں ہی وہ ضبط تحریر میں آ جائیں۔ اس مختصر مضمون میں یہ ممکن نہیں کہ تفصیلات میں جایا جائے۔ اس لئے میں اختصار کے ساتھ صرف ان حالات کا خلاصہ درج کر رہا ہوں جن کی بناء پر میں نے قادیانیت کی بے راہ رو اور منافقانہ جماعت سے توبہ کی۔

۱۹۱۴ میں سوئے اتفاق سے قادیان میں پیدا ہوا۔ میری پیدائش کی جائے وقوع کا حادثہ میری ۷۲ سالہ زندگی میں کلنک کا ٹیکہ بنا رہا۔ بچپن میں مجھے یہ ذہن نشین کرایا گیا کہ "احمدیوں" کے علاوہ دنیا بھر کے سب مسلمان کافر ہیں۔ یہ درس و تدریس اس انتہا تک تھی کہ خدا کی ذات پر ایمان بھی نہیں ہو سکتا' جب تک کہ "احمدیت" کے بانی مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان نہ ہو۔۔۔۔ نیز یہ کہ اس کے جانشین ہی اب بندے اور خدا کے درمیان وسیلہ ہیں۔

لیکن اس کے برعکس جب میں نے سن بلوغت میں قدم رکھا تو اپنے اردگرد قادیانیوں کی اکثریت کو بدکردار' عیار اور مکار پایا۔ اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں میں چند ایسے بھی تھے' جو اس سلسلہ کے ابتدائی ایام میں اخلاص کے ساتھ اس جماعت میں شامل ہوئے تھے اور اس دھوکے کا شکار ہو گئے تھے کہ یہ تحریک اسلام میں ایک تجدیدی تحریک ہے' لیکن اس قسم کے مخلصین کی تعداد بہت کم دیکھنے میں آئی اور پھر جن کو نیک و مخلص پایا' ان میں بھی اکثر یا تو اتنے سادہ لوح تھے کہ ان میں اپنے گرد و نواح کے مذموم ماحول پر ناقدانہ نظر ڈالنے کی صلاحیت ہی نہ تھی اور یا پھر اپنے حالات کی مجبوریوں میں اتنے لاچار تھے کہ کچھ کر نہ پاتے تھے۔

میں نوعمری کے زمانہ میں اس قابل تو نہ تھا کہ ذہنی اعتبار سے اس بات کی اہمیت کو سمجھ سکتا کہ تحریک قادیانیت نے کس طرح اسلام کے مذہبی عقائد میں فتور ڈالنا شروع کر دیا ہے' البتہ ان لوگوں کے خلاف میرا ابتدائی رد عمل بد اخلاقی اور جنسی بدکاریوں کی وجہ سے تھا۔ میری ذہنی اور روحانی نابالغی کی اس غیر پختگی کی حالت میں ہی قادر تقدیر نے مجھے طاغوتی آگ کی بھٹی میں پھینک کر میری آزمائش کی۔

میں ایک ۱۸ برس کا صحیح الجسم اور کسرتی نوجوان تھا' جبکہ مجھے خلیفہ قادیان بشیر الدین محمود کا پیغام ملا کہ وہ کسی نجی کام کے سلسلہ میں بلاتے ہیں۔ یہ وہ دور تھا کہ جب کہ میں اس شخص کو نیم دیوتا سمجھا کرتا تھا اور اس جذبہ کے تحت میں نے اس پیغام کو باعث عزت و فخر کے طور پر لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ "حضور" میرے ذمہ کوئی ایسا مذہبی کام لگانا چاہتے ہیں جو رازدارانہ قسم کا ہو گا۔

ہماری پہلی ملاقات باضابطہ اور مقررہ اسلوب کے مطابق رہی۔ خلیفہ مجھ سے ادھر ادھر کے ذاتی سوالات پوچھتا رہا اور میں باادب و احترام جواب دیتا رہا۔ رخصت ہوتے وقت مجھے یہ "حکم" دیا گیا کہ میں اس ملاقات کا کسی سے ذکر نہ کروں اور دوسری ملاقات کا تعین کر دیا۔ اس کے بعد مزید ملاقاتیں بتدریج غیر رسمی ہوتی گئیں اور مجھے رغبت دلائی گئی کہ میں ایک مخصوص "حلقہ داخلی" میں شامل ہو جاؤں۔

پتہ چلا کہ اس نیم دیوتا نے زناکاری کا ایک خفیہ اڈہ بنا رکھا ہے' جس میں منکوحہ' غیر منکوحہ حتیٰ کہ محرمات کے ساتھ کھلے بندوں زناکاریاں ہوتی ہیں۔ اس عیاشی کے لئے اس نے دلالوں اور کٹنیوں کی ایک منڈلی منظم کر رکھی ہے' جو پاکباز عورتوں اور معصوم دوشیزاؤں کو بہلا پھسلا کر مہیا کرتی ہے۔ جو عورتیں اس طرح ورغلائی جاتیں' وہ اکثر ان خاندانوں کی ہوتی تھیں'

جو اقتصادی لحاظ سے جماعتی نظام کے دست نگر ہوتے تھے یا جن کے دماغ اندھی تقلید سے معطل ہو چکے تھے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی وجوہات اور مجبوریاں بھی تھیں' جن کے باعث بہت سے لوگ اس ظالمانہ فریب کے خلاف مزاحمت کی طاقت نہ رکھتے تھے۔۔ گاہے بگاہے جب بھی کوئی ایسا شخص نکلا' جس نے سرکشی کی تو اس کا منہ بند کرنے کے لئے اسے جماعت سے خارج کر دیا جاتا' اس کا مقاطعہ کر دیا جاتا یا شہربدری کا حکم صادر ہو جاتا اور اس کے خلاف منظم طریق طنزو استہزاء کی مہم شروع کر دی جاتی تاکہ اس کی بات پر کوئی بھروسہ نہ کرے۔

مرزا خاندان مذہبی اثر و رسوخ کے علاوہ قادیان اور گرد و نواح کی اکثر زمینوں پر حقوق جاگیرداری بھی رکھتا تھا اور روحانی عقیدت کے ساتھ ساتھ ساکنان قادیان' قوانین جاگیرداری میں بھی جکڑے ہوئے تھے۔ اپنے مکانوں کی زمینیں خریدنے کے باوجود بھی انہیں مالکانہ حقوق نہیں ملتے تھے اور ان کی زمین و مکانات جاگیردار کی اجازت کے بغیر غیر منقولہ ہی رہتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنا سب کچھ بیچ کر قادیان کی نام نہاد مقدس بستی میں اپنے بیوی بچوں کو بسانے کے لئے لائے تھے۔ اس قسم کے حالات میں اور خصوصاً" اس زمانہ میں کون جرات کر سکتا تھا کہ اس خاندان کا مقابلہ کرے۔ جن لوگوں نے ذرہ بھی صدائے احتجاج بلند کی' وہ یا تو اس طرح مار دیئے گئے کہ ظاہراً" کسی حادثہ سے مرے ہوں اور یا پھر ایسے لاپتہ ہو گئے کہ ان کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ جب یہ سب ستم ہائے پارسائی ہو رہے تھے' مسلمان علماء سادگی میں یہ گمان کئے بیٹھے تھے کہ مرزائیت کو عقائد کی رو سے مناظروں اور مباحثوں کے مچانوں میں شکست دے دیں گے۔

جب میں اس انتہائی ذلیل اور وحشیانہ ماحول سے دوچار ہوا تو اپنی لاچارگی کے احساس سے دماغ مختل ہو گیا۔ مجھے ابھی تک وہ بیدار راتیں یاد آتی ہیں جن میں' میں بے یار و مددگار خاموش آنسوؤں سے اپنے تکیئے تر کیا کرتا تھا۔۔ اس خیال سے کہ میری باتوں پر یقین نہیں کیا جائے گا' میں اپنے والدین کو بھی نہیں بتا سکتا تھا کہ کیا اودھم مچا ہوا ہے۔ اسی طرح اپنے دوستوں سے بھی ان حالات پر تبادلہ خیالات نہ کر سکتا تھا کہ کہیں وہ خلیفہ کے مخبروں سے ذکر نہ کر دیں۔ میرے لئے ایک راستہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ کہیں روپوش ہو جاؤں' لیکن اس کا ایک نتیجہ یہ ہوتا کہ یونیورسٹی میں میری تعلیم چھٹ جاتی۔ اس کے علاوہ یہ اخلاقی ذمہ داری بھی مانع تھی کہ اپنے والدین کو ان بدچلنیوں اور بدکاریوں سے لاعلمی کی حالت میں چھوڑ کر فرار ہو جانا' ان سے دغا کرنے کے مترادف ہو گا۔

اس ذہنی کش مکش کی حالت میں یہ خیال بھی آتا کہ اس مذہبی دھوکہ باز کو قتل کر دوں' لیکن باوجود کم عمری کے منطقی استدلال غالب آ جاتا کہ قتل کی صورت میں عوام الناس یہ غلط نتیجہ نکال لیں گے کہ قاتل کوئی مذہبی متعصب تھا اور مقتول کو تاریخی اسناد ایک شہید کا درجہ دے دیں گی۔ پھر یہ بھی سوچتا تھا کہ فوری اور ناگہانی موت اس شخص کے لئے عقوبت کی بجائے ایک نعمت بن جائے گی۔ اس قسم کا شخص تو ایسی موت مرنے کا مستحق ہوتا ہے جو معذبانہ ہو' محض اس لئے نہیں کہ وہ اس قسم کے پاجیانہ اور ظالمانہ افعال کرتا ہے' بلکہ خصوصاً" اس لئے کہ وہ یہ افعال مذمومہ خدا اور مذہب کے نام پر کرتا ہے۔

چنانچہ بعد کے حالات نے میری توجیہات کی تصدیق کی۔ انجام کار یہ شخص (مرزا بشیر الدین محمود) فالج میں مبتلا ہو کر کئی سال تک گھسٹتا رہا اور ایڑیاں رگڑتے جہنم رسید ہوا۔ ایک ڈاکٹر نے جو آخری ایام میں اس کا معالج تھا' بتایا کہ وہ انتہائی ضعیف العقل ہو چکا تھا اور کلمہ یا اور کسی دعا کی بجائے' فحش اناپ شناپ بکتے اس نے دم توڑا۔

ان سب توجیہات کے علاوہ ایک وجہ اور بھی تھی' جس کے ماتحت میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس ایک فرد کا قتل بے نتیجہ اور بے اثر ہو گا۔ مجھ پر یہ حقیقت واضح ہو چکی تھی کہ قادیان کے معاشرہ میں اس قسم کی بد چلنیاں اور بدمعاشیاں اس ایک شخص کے مرجانے سے ختم نہ ہوں گی۔ صرف یہ بدذات شخص اکیلا جنسی خبط میں مبتلا نہ تھا' بلکہ اس کے دونوں بھائی اور نام نہاد "خاندان نبوت" کے اکثر افراد بھی اسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ اس جماعت کے سرکردگان جو ذمہ دارانہ عہدوں پر فائز تھے' ان میں سے بھی اکثر نمائشی داڑھیوں کو لہراتے اپنے اپنے سیاہ کاریوں کے اڈے جمائے بیٹھے تھے اور یہ سب کچھ ان لوگوں کی آپس میں اس خاموش تفہیم کے ماتحت ہو رہا تھا کہ "تم میری داڑھی نہ نوچو تو میں تمہاری داڑھی نہ نوچوں گا۔"

درحقیقت قادیان کے نظام میں اعلیٰ عہدوں پر تقرر اکثر اسی قماش کے لوگوں کا ہوتا تھا جو مرزا خاندان کے اسلوب زندگی اور ان کی جنسی قدروں کو اپنا لیتے تھے' یعنی اس خاندان کی مطلق العنان جنسی قدروں کے مطابق جس خاندان کو یہ لوگ "خاندان نبوت" کے نام سے موسوم کرنے کی جرات اور گستاخی کرتے ہیں۔

یہ کوئی غیر متوقع بات نہ تھی کہ اس قسم کی اخلاقی قیود سے آزاد عیاشیوں کی افواہیں باہر بھی پھیلنا شروع ہو گئیں اور باہر سے اوباش نوجوان اس جماعت میں شامل ہونے لگے' تاکہ ان

جنسی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں جو ایشیائی تمدن و ثقافت ان پر عائد کرتا ہے اور اس طرح یہ شیطنت ماب دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا۔

خلیفہ کے اس خفیہ اڈے سے قطع تعلق کر لینے کے بعد میری زندگی دائمی طور پر خطرہ میں رہنے لگی۔ اس کے غنڈوں نے سایہ کی طرح میرا تعاقب کرنا شروع کر دیا۔ ایسی مایوس کن اور پر خطر حالت میں میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا' سوائے اس کے کہ کھلم کھلا مقابلہ پر اتر آؤں اور انجام خدا پر چھوڑ دوں۔ چنانچہ میں خلیفہ سے ملنے گیا اور اسے ایک تحریر کی نقل دکھائی جس میں' میں نے اس کی کرتوتوں کی تفاصیل لکھی تھیں اور اس کے شرکائے جرم کے نام' تاریخیں وغیرہ درج کی تھیں۔ میں نے اسے بتایا کہ اس تحریر کی نقول میں نے بعض ذمہ دار احباب کے پاس محفوظ کرا لی ہیں اور انہیں ہدایت کی ہے کہ ان لفافوں کو میری موت یا میرے لاپتہ ہو جانے پر کھول لیا جائے۔ اس حکمت عملی نے مطلوبہ مقصد پورا کر دیا اور میں بلا خوف و خطر' آزادی سے قادیان کے گلی کوچوں میں پھرنے لگا۔

جیسے جیسے مجھ پر قادیان کے اس گندے ماحول کا انکشاف ہوتا گیا' اسی نسبت سے میں مذہب سے بیزار ہوتا گیا۔ صرف قادیانی مذہب سے ہی نہیں' بلکہ مجموعی طور پر مذہب کے ادارے سے اور بتدریج یہ حالت دہریت تک پہنچ گئی' لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس سقیم حالت نے ایک روحانی خلاء بھی پیدا کر دیا' جس کو پر کرنے کے لئے میری تنہا ذات میں طاقت نہ تھی۔ مجھے اپنے والد صاحب کو یہ سب حالات بتانا پڑے جو طبعاً" ان کے لئے انتہائی صدمہ کا باعث ہوئے۔ قدرتاً" وہ ایک بچے کی باتوں کو بلا تصدیق مان نہیں سکتے تھے' لیکن انہوں نے محتاط طور پر تحقیقات کرنا شروع کر دی اور کچھ عرصہ میں ہی ان پر ثابت ہو گیا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔

میرے والد صاحب نے اس نام نہاد خلیفہ کو ایک خط لکھا جس میں مطالبہ کیا کہ وہ ان الزامات کی تکذیب کرے یا اپنی بدکاریوں کا کوئی شرعی جواز پیش کرے یا پھر خلافت سے معزول ہو جائے۔ اس خط کا خلیفہ نے کوئی جواب نہ دیا' لیکن دو مزید خطوط کے بعد اس نے اعلان کر دیا کہ شیخ عبدالرحمان مصری (یعنی میرے والد صاحب) اور ان کے خاندان کے سب افراد کو جماعت سے خارج کر کے ان کا مقاطعہ کیا جاتا ہے۔ میرے والد صاحب کے یہ تینوں خطوط اس زمانہ میں چھپ گئے تھے۔

اس قسم کے مقاطعہ کے اصل ہتھکنڈے یہ ہوتے تھے کہ کسی شخص یا خاندان کا کلیتا"

بائیکاٹ کر کے اس کا " حقہ پانی " بند کر دیا جاتا تھا۔ ان حالات میں ہمارے خاندان کی جانیں اتنے خطرہ میں تھیں کہ حکومت کو ہماری حفاظت کے لئے فوجی پولیس کے دستے متعین کرنا پڑے جو ۲۴ گھنٹے ہمارے مکان کے گرد پہرہ دیتے تھے۔ ہم میں سے کسی کو بھی بغیر پولیس کی نگرانی کے گھر سے جانے کی اجازت نہ تھی' لیکن باوجود اس قسم کی حفاظتی پیش بندیوں کے' مجھ پر اور میرے دو ساتھیوں پر قادیان کے بڑے بازار میں دن دھاڑے حملہ ہو گیا۔ میرے ایک سن رسیدہ ساتھی کو چاقو کا گھاؤ لگا' جس سے وہ جاں بحق ہو گئے۔ دوسرے ساتھی کو گردن اور کندھے پر چاقو سے زخم آئے اور انہیں کافی عرصہ ہسپتال میں رہنا پڑا۔ مجھے پروردگار نے اس طرح بچا لیا کہ میرے ہاتھ میں ایک پہاڑی ڈنڈا تھا' جو میں حملہ آور کی کھوپڑی میں اتنے زور سے مارنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ اس زخمی حملہ آور کو اس کے شرکائے جرم سہارا دے کر آناً" فاناً" غائب ہو گئے اور اسے ایک ایسی پوشیدہ جگہ میں چھپا دیا جو پہلے سے معین کر رکھی تھی' لیکن پولیس اس کے سر سے ٹپکے ہوئے خون کے قطرات دیکھ کر وہاں پہنچ گئی اور اسے گرفتار کر لیا۔ عدالت عالیہ میں اس کا جرم ثابت ہوا اور اسے پھانسی دی گئی۔ اس زمانہ کی قادیانی " ریاست " میں امن و قانون کی برملا تحقیر کی گئی۔ قاتل کی میت کا جلوس دھوم دھام سے نکالا گیا اور خلیفہ نے خود نماز جنازہ پڑھائی' جو قادیانی مریدوں کی نظر میں بہت بڑی عزت افزائی سمجھی جاتی تھی۔

اس حادثہ کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت "مجلس احرار الاسلام" نے ہماری حفاظت کے لئے رضاکاروں کے جتھے بھیجنا شروع کر دیئے' جو فوجی پولیس کے علاوہ تھے۔ ان رضاکاروں نے ہمارے بنگلے کے گرد میدان میں خیمے نصب کر دیئے اور ہمارا گھر ایک محصور قلعہ کی طرح بن گیا۔ اس اثناء میں مرزائی ٹولے نے میرے والد صاحب کو جعلی مقدمات میں الجھانا شروع کر دیا' تاکہ جماعت میں ان کی ساکھ اٹھ جائے' نیز یہ کہ ان پر مالی بوجھ پڑے۔ الغرض وہ تمام کمینی چالیں چلی گئیں' جن سے ان کی زندگی اجیرن ہو جائے۔ اپنے گیارہ بچوں پر مشتمل کنبے کی پرورش کے لئے نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہیں خاندانی زیورات اور گھر کے ساز و سامان بیچ بیچ کر گزارا کرنا پڑا۔ ان آفات انگیز حالات کا سب سے بڑا سانحہ یہ تھا کہ اس دوران خاندان کے بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں خلل پڑ گیا۔ ہم اس حملہ اور دیگر زیادتیوں کے حالات ہندوستان کے اخبارات میں باقاعدہ بھیجتے رہتے تھے۔

ہمارے خاندان کو سرکاری افسران اور بہت سے مخلص دوست احباب کی طرف سے بھی

یہ ترغیب دی جا رہی تھی کہ ہم قادیان سے نقل مکانی کر لیں اور ہم طوعاً" و کرھاً" لاہور منتقل ہو گئے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے' میرا ایمان بحیثیت مجموعی ہر مذہب سے اٹھ چکا تھا' اس لئے میں نے اپنے آپ کو ان بندھنوں سے آزاد رکھا۔ زندگی کے اس دور میں میرا تعلق مجلس احرار الاسلام کے سرکردہ احباب سے بڑھنا شروع ہو گیا' جو میرے لئے بہت روح افزا ثابت ہوا۔ ان بزرگوں میں سے بعض کے نام درج کرنا ضروری محسوس کرتا ہوں۔ مثلاً سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب' مولانا حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی' چوہدری افضل حق صاحب' مولانا مظہر علی صاحب اظہر وغیرہ۔ ان سب کو قریب سے دیکھنے پر احساس ہوا کہ یہ لوگ نیک سیرت مسلمان اور پر خلوص دوست ہیں۔

گو میرے والد صاحب نے میری دہریت کو ظاہرا" تسلیم و رضا کے ساتھ قبول کر لیا تھا' لیکن میں جانتا تھا کہ دل میں یہ صدمہ ان کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے' وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرے لئے بہت دعائیں کرتے ہیں اور مجھے بھی نصیحت کرتے رہتے تھے کہ میں دعاؤں کے ذریعہ اللہ سے ہدایت کا طالب ہوں۔ اس کا جواب میں یہ دیا کرتا تھا کہ آپ مجھ سے ایک ایسی ہستی سے دعا کرنے کو کہہ رہے ہیں جس کا وجود ہی نہیں۔ ایک عرصہ کے بحث و مباحثہ کے بعد انہوں نے یہ مشورہ دینا شروع کیا کہ میں اپنی دعاؤں کو مشروطی رنگ میں کیا کروں۔ اور میں نے اس قسم کے اناپ شناپ الفاظ میں دعائیں کرنا شروع کر دیں' "یا اللہ! مجھے یقین ہے کہ تیری کوئی ہستی نہیں' لیکن اگر تیری ہستی ہے تو اس کی کوئی علامت مجھ پر ظاہر کر' ورنہ مجھے قابل الزام و ملامت نہ ٹھہرانا کہ میں تجھ پر ایمان نہ لایا" وغیرہ وغیرہ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ راسخ العقیدہ مومنوں کی نظر میں اس قسم کی دعا کلمہ کفر کے مترادف ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شان پاک میں بے ادبی ہے' لیکن اس کے باوجود میری اس طرح کی دعائیں میرے لئے ایسی کارگر ثابت ہوئیں کہ ایک سال کے عرصہ میں ہی ان کے روحانی نتائج نکل آئے۔ مجھے تواتر کے ساتھ دو خواب دکھائے گئے۔ چونکہ' وہ خواب شخصی اور نفسیاتی کیفیت کے ہیں' اس لئے ان کے بیان کرنے کی جرات نہیں کرتا۔ صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہو گا کہ یہ خواب' خصوصاً" دوسرا خواب بہت لمبا' آسانی سے سمجھ میں آنے والا اور مربوط تھا۔ ایسا کہ مجھ ایسے گنہگار کے لئے بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پر کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہی۔ یہاں پر اتنا بتا دینا مناسب ہو گا کہ دوسرے خواب کے آخری لمحات میں مجھے مرزائی خلیفہ کا چہرہ دکھایا گیا جو بھیانک طور پر سیاہ فام اور فسق و فجور سے مسخ شدہ تھا۔

ان خوابوں کے بعد میرے دل و دماغ سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ اپنی کتاب زندگی کا نیا ورق الٹا کر باضابطہ اسلام قبول کر لوں' چنانچہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری مجھے اپنے ساتھ مولانا محمد الیاس صاحب کے ہاں مہرولی لے گئے۔ مہرولی' دہلی سے چند میل پر وہ قصبہ ہے جہاں مولانا محمد الیاس صاحب نے تبلیغی جماعت کی بنا ڈالی تھی۔ اس طرح ۱۹۴۰ء میں' میں مولانا محمد الیاس صاحب جیسے بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہوا۔ اس مبارک موقع پر یہ حسن اتفاق تھا کہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب بھی موجود تھے۔ مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد مولانا محمد الیاس صاحب اور چالیس ۴۰ کے قریب معتقدین نے میرے حق میں دعا کی۔

۱۹۴۱ء میں' میں مشرقی افریقہ ہجرت کر گیا۔ ہندوستان کو خیر باد کہتے ہوئے میرے احساسات مسرت و الم کا مرکب تھے۔ بمبئی کی بندرگاہ میں جہاز کے عرشہ پر کھڑے زیر لب میں قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کر رہا تھا "اور تمہارے پاس کیا عذر برات ہے کہ تم ان ضعیف و بے بس مردوں' عورتوں اور بچوں کی مدد کے لئے اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے' جو آہ و زاری سے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نجات دلوا' جس کے باشندے ظالم ہیں۔" (سورۃ النساء۔ آیت ۷۵)

افریقہ میں بیس سال کی سکونت کے بعد میں نے ۱۹۶۱ء میں انگلینڈ ہجرت کر لی' جہاں پہلے ۴ برس کے قریب' بطور طالب علم' اپنی تعلیمی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اس کے بعد "اسلامک ریویو" رسالہ کا بالاشتراک ایڈیٹر بن گیا اور ۱۹۶۴ء میں شاہ جہاں مسجد ووکنگ کا سب سے پہلا سنی امام مقرر کیا گیا۔ یہ مسجد برطانیہ میں سب سے پہلی مسجد تھی اور اس زمانہ میں سارے یورپ کے اسلامی مرکز کی حیثیت رکھتی تھی۔ پانچ سال کی امامت کے بعد ۱۹۶۸ء میں مستعفی ہو کر بذریعہ کار قریباً ۴۳ ممالک کا تین برس تک دورہ کرتا رہا' جن میں زیادہ تر اسلامی ممالک تھے۔ اس دورہ کا اصل مقصد اپنی ایک دیرینہ خواہش کو پورا کرنا تھا کہ بلاتوسط' بچشم خود مطالعہ کروں کہ اسلامی دنیا میں' عوام الناس کس طرح اسلامی قدروں کو عملی طور پر نبھا رہے ہیں۔ میری ہنگامی اور نزاعی زندگی میں خدا نے جو سب سے زیادہ مسرت بخش اسلام کی خدمت کرنے کی مجھے توفیق دی' وہ یہ تھی کہ ووکنگ مسجد کی امامت سے مستعفی ہونے سے قبل ایسے حالات پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس مسجد اور مرکز میں اب کبھی بھی کسی مرزائی امام کا تقرر نہیں ہو سکتا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

میں اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو ایک مشورہ دینے کی جرات کرتا ہوں' اس توقع پر کہ مسلم اکابرین اور اسلامی حکومتوں کے سربراہ ان خیالات اور جذبات کو کماحقہ' اہمیت دیں گے۔ میرے یہ تاثرات قادیانیوں کے ساتھ عمر بھر کی آویزش اور تجربات پر مبنی ہیں۔ مرزائیت کے عقائد اور فرقہ بندیوں میں اب اسلام کے لئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔ اس مذہبی فریب کا بھونڈا چہرہ مدت سے بے نقاب ہو چکا ہے۔ اسلام میں بطور دین حق کے' پوری صلاحیت ہے کہ اس قسم کی غیر شرعی تحریکوں کا مقابلہ کر سکے۔ لیکن مرزائیت کی طرف سے اب ایک نئے قسم کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ قادیانی ٹولے نے اب بین الاقوامی سیاست میں بھی ناٹک کھیلنا شروع کر دیا ہے اور دشمنان اسلام کے پاس چوری چھپے اپنی خدمات بیچنا شروع کر دی ہیں۔ جاسوسی کا پیشہ' ہمیشہ پر منفعت ہوتا ہے' لیکن جب غیر ممالک میں جاسوسی کے اڈے مذہب کے نام پر تبلیغی مراکز کے بھیس میں کھولے جائیں تو یہ گماشتگی سود مند ہونے کے ساتھ خطرہ سے آزاد اور آسان بھی ہو جاتی ہے۔ غیر مسلموں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ ہماری طرف سے مرزائیت کی مخالفت محض مذہبی تعصب کی بنا پر ہو رہی ہے' وہ یہ حقیقت نہیں سمجھ پاتے کہ عقائد کے اختلافات کے علاوہ قادیانی منڈلی کو اسلام دشمن قوموں نے خرید رکھا ہے اور انہیں اسلامی ممالک میں اپنے سیاسی اور اقتصادی فوائد کو فروغ دینے کے لئے شریک کار بنا رکھا ہے۔ ان سب ملاحظات کے علاوہ مرزائیت کی مخالفت کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ مسلم شرفاء کے دلوں میں یہ تشویش رہتی ہے کہ قادیانی معاشرہ کا زندانہ رنگ' کہیں ان کے اپنے نوجوانوں پر نہ چڑھ جائے اور ان کی اخلاقی قدروں کو گھن نہ لگا دے۔" (ہفت روزہ نداء ۷ تا ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء)

"میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں جھوٹا بیان دوں' تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور میں ایک سال کے عرصہ میں مرجاؤں کہ

(الف) مرزا طاہر احمد (موجودہ قادیانی سربراہ) کا والد مرزا بشیر الدین محمود احمد (جو بانی سلسلہ احمدیہ' مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ ثانی تھا) بدکار تھا' اور منکوحہ و غیر منکوحہ عورتوں کے ساتھ زنا کرنے کا عادی تھا' حتیٰ کہ خاندان کی ان عورتوں کے ساتھ بھی زنا کیا کرتا تھا جن کو نہ صرف اسلامی شریعت نے' بلکہ سب الہامی مذاہب نے محرمات قرار دیا ہے۔

(ب) مرزا طاہر احمد کا پدری چچا مرزا بشیر احمد (جو مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں دوسرے نمبر

کا بیٹا تھا اور جسے قادیانی "قمرالانبیاء" کہتے ہیں) لواطت کا عادی تھا اور بالخصوص' اسے نو عمر لڑکوں سے بد فعلی کی بہت عادت تھی۔

(ج) مرزا طاہر احمد کا پدری چچا مرزا شریف احمد (جو مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں تیسرے نمبر کا بیٹا تھا) لواطت کا عادی تھا اور مرزا بشیر احمد کی طرح اسے بھی نو عمر لڑکوں سے بد فعلی کی بہت عادت تھی۔

(د) مرزا طاہر احمد کا بڑا بھائی مرزا ناصر احمد (پسر مرزا بشیرالدین محمود احمد قادیانی' مرزا غلام احمد کا پوتا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ ثالث) زانی ہونے کے علاوہ لواطت بھی کیا کرتا تھا۔

(ر) مرزا طاہر احمد کی دادی کا بھائی (یعنی مرزا غلام احمد کی بیوی کا بھائی) میر محمد اسحاق قادیانی جماعت کے نظام میں ایک بلند اور باعزت حیثیت رکھتا تھا اور محدث کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ وہ بھی لواطت کا عادی تھا۔ قادیان کے یتیم خانہ کے محاسب ہونے کی حیثیت میں بیچارے کم سن یتیم بچے اس کی برگشتہ خواہشات شہوانی کے شکار ہوا کرتے تھے۔

اگر میں چاہوں تو بہت سے ایسے ناموں کی فہرست لکھ سکتا ہوں جو قادیانی نظام میں بڑے بڑے عہدوں پر مامور تھے اور جو اپنے اثر و رسوخ کے بل بوتے پر اپنی شہوانی برگشتیوں میں اخلاقی پابندیوں سے آزاد تھے' لیکن ان فحش باتوں کی زیادہ تفاصیل لکھنے کی ضرورت نہیں۔

برایں حال' میں نے مذکور بالاالزامات کو صرف مرزا خاندان تک ہی محدود رکھا ہے' تاکہ اس تنقیح طلب امر میں کسی غلط فہمی کا امکان نہ رہ جائے اور آپ کو اس مباہلہ کے ضابطہ سے کوئی راہ فرار نہ ملے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا خاندان سے بھی دوسری اور تیسری نسلوں کے کسی فرد کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا۔ اس خاندان کی خواتین کے نام شامل نہ کرنے کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ ان پر ترس آتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان خواتین میں بعض ایسی بھی تھیں' جنہوں نے اس قسم کی مذموم حرکات میں اپنی رضامندی سے حصہ لیا' لیکن ان میں بہت سی ایسی بھی تھیں جو قصوروار نہ تھیں اور اس دام فریب میں مجبوراً پھنسی ہوئی تھیں' ان کے لئے اپنے مردوں سے تعاون کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ ان کی حالت تنقید کی بجائے رحم کی مستحق تھی۔" (قبولیت چیلنج مباہلہ از بشیر احمد مصری)

ڈاکٹر فداالرحمٰن فضل عمر ہسپتال' ربوہ

"میں خاندانی مرزائی تھا۔ جس طرح مرزائی بچے ربوہ کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم پاتے

ہیں‘ اسی طرح میں بھی وہیں داخل ہوا۔ یہاں ایسی تعلیم دی جاتی کہ مرزائیت کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور پھر آہستہ آہستہ مرزائیوں کی تمام جائیدادیں‘ ملازمتیں‘ کاروبار حتی کہ اولاد کی تعلیم و تربیت سب کچھ ”مرزائی کرتا دھرتا“ کے ہاتھوں میں آ جاتی ہے اور جو لوگ وقف زندگی گزارنے کے فارم پر دستخط کرتے ہیں‘ دراصل ان کے زر خرید غلام بن جاتے ہیں‘ اگر ان باتوں کی تفصیل لکھوں تو عمر گزر جائے۔ میں نے ربوہ کے قیام میں جب قریب سے دیکھا اور مرزا صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کیا تو انہیں فحش اور بے بنیاد باتوں پر مبنی پایا۔ پچھلے دنوں ان دجالوں کے مکروفریب کا نیا خطرناک اور بے دینیت کا پہلو سامنے آیا کہ مرزا ناصر (قادیانی خلیفہ) چھوٹے دجال نے کشف کے بیان پر مرزائیوں کو کہا کہ کلمہ میں ”لا الہ الا اللہ“ کے ساتھ ”محمد رسول اللہ“ نہ لگاؤ‘ جس کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ ربوہ کے ہر چوک پر بینر لگے ہوئے ہیں‘ ان کا کلمہ شریف کا دوسرا جزو ”محمد رسول اللہ“ کٹا ہوا ہے۔ میں نے مرزا ناصر کو خط لکھا کہ ختم نبوت کے سلسلے میں چند سوالات کرنا چاہتا ہوں‘ جواب کی بجائے مجھ سے علیحدگی میں ملاقات کی۔ سوالات کا جواب دینے کی بجائے مراعات اور لالچ دینے کی باتیں کرنے لگے۔ میں نے سوالات کر ہی لئے۔ جن کا اس سے جواب بن نہ پڑا۔ واپس آکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی‘ مجھے سیدھا راستہ دکھا‘ تو رات کو خواب دیکھا کہ بزرگ فرما رہے ہیں قولو ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“۔ آواز سننے کے بعد میں تائب ہوا اور معہ اپنے خاندان کے مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ فالحمد اللہ ۔“(میں مرزائیت سے کیوں تائب ہوا؟ حقیقت کیا ہے؟ روزنامہ نوائے وقت ۲۲ جون ۱۹۸۲ء)

مولوی اللہ وسایا‘ ڈیرہ غازی خاں

” مرزائیت کوئی خاص فرقہ نہیں‘ بلکہ اسلام کے ایک ایک رکن‘ ایک ایک جز اور اس کے ایک ایک تصور کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ انگریز نے ہندوستان میں اپنے اقتدار کے تحفظ اور اسلام کے خاتمہ کے لئے ”مرزائیت“ کو جنم دیا‘ پھر اس کی پرورش کے لئے اپنی مالی اور جانی امداد کے تمام دروازے کھول دیئے۔

مرزا قادیانی نے اسلام کی جڑ کاٹنے اور اس کی مرکزیت کو نیست و نابود کرنے کے لئے انتہائی گستاخانہ اقدامات کیئے۔ اس بدبخت نے اللہ تعالیٰ‘ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم‘ صحابہ کرامؓ‘ امہات المومنینؓ اور اولیاء کرامؒ کے بارے میں بے حد بکواس کی اور بازاری زبان استعمال کی۔

اخلاق و کردار کے اعتبار سے مرزا قادیانی نہایت گھٹیا انسان تھا۔ میں نے مرزا قادیانی کی کتابوں کا عمیق مطالعہ کیا' گستاخانہ اور فحش حوالہ جات دیکھے تو ایک ایک حرف پر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ ان حوالہ جات پر نگاہ جما سکوں۔ میں نے انتہائی فکر و تجسس کے بعد یہ رائے قائم کی کہ دور حاضر میں اسلام کی سب سے بڑی خدمت' فتنہ مرزائیت کا استیصال ہے' جب تک یہ فتنہ موجود ہے' اسلام کی عظمت و شوکت کا باقی رہنا مشکل نہیں' بلکہ ناممکن ہے۔

میں نے انتہائی غور و فکر کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ مرزائیت کوئی سچا مذہب تو درکنار' عام شریف انسانوں کا مسلک بھی نہیں ہو سکتا۔ مرزائیت کا لٹریچر گستاخیوں' اشتعال انگیزیوں اور فحش کلمات سے بھرپور ہے۔" (مرزائیت سے اسلام تک از اللہ وسایا' ڈیرہ غازی خاں)

بشریٰ باجوہ

"میرے دادا چوہدری رحمت خان صاحب باجوہ سفید پوش چونڈہ نے مرزا غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت کی اور میرے والد صاحب نے مرزا بشیر الدین محمود کی اپیل پر سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیانی جماعت کے لئے زندگی وقف کی۔ ربوہ کی سیاسی اور مذہبی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے ہزاروں مواقع میسر آئے' شروع سے ہی ربوہ میں رہنے کے باعث ایک ہی قسم کا لٹریچر پڑھائے جانے کی وجہ سے ہمیں حقیقت حال سے بالکل بے خبر رکھا جاتا تھا۔ وہاں کی سیاسی اور مذہبی سرگرمیوں "احمدیت" کی تبلیغ کی جاتی اور حضرت رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تقریبات میں شاذ و نادر ہی سرگرمی ہوتی جو محض اخباری کارروائی کے لئے منعقد کی جاتی تھیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طلباء کی تنظیم بنانے پر مرزا ناصر کے حکم سے ۱۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو تقریباً تین صد (۳۰۰) غنڈوں نے ربوہ میں میرے بھائی رفیق احمد باجوہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ کچھ غنڈوں نے باپردہ گھر کی چار دیواری پھاندی۔ مرزا ناصر احمد' جن کا دعویٰ ہے کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا کی اصلاح اور اسلام کی اشاعت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بنائی گئی ہے' بالکل غلط ثابت ہوا۔ قادیانیوں کا کام محض لوگوں کو مذہب کی آڑ میں بے وقوف بنانا اور بلیک میلنگ اور ہٹلر کے نقش قدم پر چل کر ان پر تسلط قائم رکھنا ہے۔ اس پر میں نے پھر سے

جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اسلامی تعلیمات کا موازنہ کیا تو مجھ پر یہ حقیقت کھل گئی کہ قادیانی ایک جھوٹے مذہب کے علمبردار ہیں۔

مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء کو چونڈہ کے مرزائی توہین قرآن' توہین مسجد اور توہین اسلام کے مرتکب ہوئے' جس سے ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانیوں کا واحد مقصد اسلام کو دنیا سے ختم کرنا ہے' اس لئے میں آج مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۷۴ء کو واشگاف الفاظ میں اعلان کرتے ہوئے مرزائیت سے توبہ کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہوں۔" (ہفت روزہ لولاک فروری ۱۹۷۴)

ڈاکٹر عبداللہ خاں اختر جتوئی' مظفر گڑھ

"مرزا قادیانی انگریزوں کے تنخواہ دار ملازم تھے اور ایک ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ پاتے تھے اور ان کی ڈیوٹی یہ تھی کہ غیور مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد کو ختم کر کے انہیں انگریزوں کا سچا وفادار بنائیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ان کے فرائض میں شامل تھا کہ ان مسلمانوں کے خلاف خفیہ رپورٹ کرتے رہیں' جو غیور مسلمان انگریزوں کے خلاف اپنے دلوں میں جذبہ نفرت رکھتے تھے یا ان کے خلاف جہاد کرنا جائز سمجھتے تھے' تاکہ ان بیچاروں کو ہمیشہ انگریزوں کی طرف سے قید و بند کی سزا ملتی رہے۔ ان کے دعاوی مجددیت ' مہدویت' مسیحیت' نبوت اور رسالت کو پرکھتے ہیں تو مجبوراً ہمیں اس بات پر یقین کرنا پڑتا ہے کہ ان تمام دعاوی کو محض پردہ پوشی کے لئے ایک آڑ بنایا گیا تھا' تاکہ عوام ان کی خفیہ ڈیوٹی سے آگاہ ہو کر ان کے خلاف محاذ قائم نہ کریں اور تمام راز فاش ہو کر بدنامی کا موجب نہ بن جائیں۔" (مرزائیت سے توبہ از ڈاکٹر عبداللہ خاں اختر)

محمد رفیق باجوہ

"ربوہ" مذہبی آمریت کی ایک خطرناک بستی ہے اور وہاں حکومت پاکستان کے مقابلہ میں ایک متوازی حکومت قائم کر کے ملک کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں۔ میں مرزائیوں کی اندرون خانہ سازشوں اور منصوبوں سے واقف ہوں۔ حکومت چاہے تو میں ملکی مفاد کی خاطر رضاکارانہ طور پر سب کچھ بتلانے کو تیار ہوں۔

ہے قصہ وصل عدو تجھ کو سنا جاتا ہوں
لے تجھے ہی تیرا آئینہ دکھا جاتا ہوں"

(ہفت روزہ لولاک جنوری ۱۹۷۴ء)

قاضی خلیل احمد صدیقی سابق متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

"میں بااثر قادیانی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے والد قاضی محمد صادق صاحب نے مجھے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل کرا دیا۔ مرزا طاہر احمد کے ذریعہ مجھے قصر خلافت میں آمدورفت کا شرف حاصل ہو گیا۔ اس دوران میں' مجھے وہاں کا عجیب ماحول نظر آیا۔ رنگین و سنگین واقعات دیکھنے میں آئے۔ اپنی آنکھوں کے سامنے عصمتوں اور ناموس کو لٹتے دیکھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا۔"

(میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی' از قاضی خلیل احمد صدیقی' قاطع قادیانیت از مصباح الدین)

قادیانیت

ہماری نظر میں

فتاویٰ جات

"فتویٰ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کافر ہیں"

"صیحہ رنگون بر پیروان دجال زبون" نامی کتاب ایک مناظرے کی روداد ہے' جو مولانا عبدالشکورؒ فاروقی لکھنوی مدیر ماہنامہ "علم الفقہ" ہفت روزہ "النجم" اور قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کے سربراہ خواجہ کمال الدین کے درمیان ۱۹۲۰ء میں رنگون کے مقام پر ہوا۔ اس کتاب کے آخر میں ۲۸۸ علماء اسلام کے اسماء گرامی درج ہیں۔ جنہوں نے اس فتویٰ پر دستخط کیے تھے کہ "مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین قطعاً" کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ جائز نہیں ہے' ان کے ساتھ مناکحت درست ہے نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے' ان کو اپنی مسجدوں میں نماز کی اجازت دینی چاہئے نہ ان کے مردوں کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کی۔" ان دستخط کنندگان میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا محمد داؤد غزنویؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا یحییٰ قاضی شہر بھوپال' مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ' مولانا مفتی محمد سہول صاحب بھاگلپوری' شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ صاحب ' مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی' مولانا محمد ابراہیم بلیاوی' شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب' مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری' مولانا شاہ عبد القادرؒ رائے پوری' مولوی عبد الرؤف رائے پوری' مولانا عبد الباقیؒ فرنگی محلی' مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ اور مولانا سید فخر الدین صاحب مراد آبادی کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ (صیحہ رنگون ص ۱۳۴ تا ۱۴۲۔ از مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

مرزا قادیانی کے کفر و ارتداد پر علماء ہند کا اتفاق

جو شخص انسانی لباس میں درندگی کر رہا ہو۔ علم و تقویٰ کی عبائے فریب پہن کر بے دینی اور بد عقیدگی پھیلا رہا ہو' علمائے امت کا فرض منصبی ہے کہ خدائے جلیل کی کمزور مخلوق کو گمراہی اور کج روی سے بچانے کے لئے اس کے نمائشی علم و فضل کی قلعی کھول دیں۔ مرزا قادیانی نے جب خلق خدا پر شب و روز دام تزویر ڈالنا شروع کیا تو مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی نے مرزا قادیانی کی کتابوں کی الحاد پرور اور زندقہ آفرین عبارتیں نقل کر کے ایک استفتاء مرتب کیا اور اطراف و اکناف ملک کا سفر کر کے جلیل القدر علمائے امت کی آراء و خیالات دریافت کیے۔ تمام حاملین شریعت نے بالاتفاق مرزا قادیانی کے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا اور انہیں ملت اسلامی سے خارج اور مرتد قرار دیا۔ بعض علماء کے اسماء گرامی اور ان کے فتووں کا خلاصہ ذیل

میں درج کیا جاتا ہے۔

مولانا لطف اللہ علی گڑھیؒ

"جس شخص کے یہ عقیدے ہیں' وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج ' ملحد و زندیق ہے۔" (نعوذ باللہ من شرورہ۔)

مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ

"مرزا قادیانی نے مذہب الحاد و بے دینی اختیار کیا ہے اور نصوص کتاب و سنت کو ان کی جگہ سے پھیرنا چاہا ہے' کوئی مسلمان ایسی جرات نہیں کر سکتا۔"

مولوی محمد صدیق دیو بندی

"جس حالت میں کہ مرزا قادیانی وجود ملائکہ سے منکر ہے' مطلق ختم نبوت کا قائل نہیں' صرف تشریعی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ اس کے عقائد قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔"

مولوی محمد عادلؒ لکھنوی

"جو عقائد مرزا قادیانی کے سوال میں منقول ہیں' وہ بلاشک و شبہ باطل ہیں۔ اس کے مقالات کاذبہ برسام اور سرسام والوں کے سے ہیں۔ یہ شخص بے بصیرت ہونے کی وجہ سے حق اور باطل میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کے ہفوات' شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ وہ یقیناً ملت اسلام کے دائرہ سے خارج ہے۔"

مولانا حسین بن الحسن انصاری عربی یمانی بھوپال

"مرزا قادیانی دجال کذاب کا طریق گمراہوں کا طریق ہے' جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے' وہ بھی ویسا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے مفتریات کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ خدا اس کو اس کے مفتریات کی سزا دے۔"

مولانا احمد حسن کانپوریؒ

"مرزا قادیانی کی تحریریں عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ وہ اس شیطان سے بھی زیادہ حق سے دور ہے' جو اس سے کھیل رہا ہے۔"

مولانا اشرف علی تھانویؒ

" ایسے عقائد کا معتقد کتاب اللہ کی بنیادوں کو منہدم کرنیوالا' سنت رسول اللہؐ کو خاک میں ملانے والا اور اجماع مسلمین کا مقابلہ کرنے والا ہے۔"

مولانا عبدالغفار لکھنوی

" قادیانی ہفوات جمہور اسلام کے عقائد کے خلاف ہیں؟ اس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غول بیابانی کے دانت۔ خدا اس کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے اور مسلمانوں کو اس کے اور تمام شیاطین اخرس کے عقائد سے بچائے۔"

مولانا عبدالجبار عمرپوری" مقیم آگرہ

" قادیانی کج رو نے بدعت ضلالت نکالی ہے' نصوص میں تحریف کی ہے اور ان باتوں کا جو دین میں بداہتہ" ثابت ہیں 'انکار کیا ہے۔ وہ اور اس قماش کے دوسرے لوگ دین کے چور اور دجالوں میں سے ہیں۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق دے یا ذلت آفرین عذاب میں مبتلا کرے۔"

مولانا احمد حسن دہلوی" کلکٹر حیدر آباد دکن

" ایسے اعتقادات رکھنے والا ملحد اور ظاہر شریعت کا منکر ہے۔"

مولانا نذیر حسین" دہلوی

" مرزا غلام احمد قادیانی اسلام سے خارج ہے۔ اس کے بعض عقائد و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہیں۔ بعض پیروان وید یعنی ہنود سے لئے گئے ہیں' بعض نصاریٰ سے ماخوذ ہیں۔ اس کا طریقہ ملحدین باطنیہ وغیرہ اہل ضلال کا سا ہے۔ اپنے دعویٰ نبوت اور اشاعت اکاذیب اور ملحدانہ طریق کی وجہ سے وہ یقیناً ان تیس دجالوں میں سے ہے' جن کی اطلاع حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور اسکے پیرو ہم مشراب' ذریت دجال ہیں۔ اگر اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم و مخاطب ہو تو انبیاء و ملہمین سابقین کا الہام پایہ اعتبار سے ساقط ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کا کواکب و سیارات و افلاک کے لئے نفوس و ارواح تجویز کرنا یونان کے فلاسفہ اشراقین اور ہنود کا مذہب ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے توضیح المرام کے صفحہ ۴۳ پر اپنا یہی عقیدہ لکھا ہے۔ مرزا قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری نصرانیت ہے۔

بائبل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے اور مطیع بندوں کو ابن اللہ کہا ہے اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے' مگر یہی استعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقتہ" خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو پھر قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو دور کیا۔ اب مرزا قادیانی نے پھر اس محاورہ کو رائج کرنا چاہا ہے۔ اس کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور نبوت جزئی کے دروازے کو مفتوح کہنا بھی قرآن کا انکار ہے۔ مرزا قادیانی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر چڑھایا جانا' تجویز کرنا نص قرآنی و ما قتلوہ و ما صلبوہ سے انکار ہے اور اس میں اس نے نیچریوں کی تقلید کی ہے جو عیسائیوں کے مقلد ہیں۔ مرزا قادیانی کا حضرت مسیحؑ کے معجزات سے انکار کرنا قرآن کا انکار ہے۔ اس کا حدیث نبوی کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت ہے۔ یہ حقیقت مسلم ہے کہ حدیث' قرآن کی مفسر اور اس کے اجمال کی مبین ہے۔ اس کا اپنی پیروی کو مدار نجات ٹھہرانا بھی انتہا درجہ کی گمراہی ہے' کیونکہ ایسا دعویٰ انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی کو نہیں پہنچتا۔ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ حیات مسیح علیہ السلام کا اعتقاد رکھنا شرک ہے۔ اس کا ان تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے آج تک کے تمام مسلمانوں کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں' مشرک بنانا ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ عقیدہ کفر ہے اور محتاج تشریح نہیں۔ غرض یہ شخص اسلام سے قطعاً" خارج ہے۔"

مولانا عبدالحقؒ مفسر' حقانی دہلوی

"یہ شخص' منجملہ ان دجالوں کے' ایک دجال ہے' جن کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی' مگر بڑا بھاری دجال' بلکہ اس کا عم دغال ہے' اگر پنجاب میں آزادی اور الحاد کا دریا اسی طرح موجزن رہے گا اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولتمند خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا تو سینکڑوں سادہ لوح پنجابی اس کے بھی مرید ہو جائیں گے۔ خدا مرزا قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔"

مولانا محمد حسینؒ بٹالوی

"ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے رسالے فتح اسلام' توضیح المرام وغیرہ دیکھے اور ان میں

وہ مقالات و عقائد' جو فتوے میں نقل کئے ہیں' پائے۔ ہمارے نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطہ اسلام سے خارج اور دجال کذاب ہے۔"

مولانا محمد عبداللہؒ غازی پوری

" میں نے اوراق سوال کو اول سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل تصانیف میں بھی دیکھا۔ یہ شخص دجال کذاب اور ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔"

مولانا عبدالعزیزؒ رحیم آبادی

" مرزا قادیانی فقر اور اہل صلاح کا لباس پہن کر خلق خدا کو گمراہ کر رہا ہے جو لوگ اس کی طمع سازیوں کا ابطال کر رہے ہیں' وہ اس کا اجر حق تعالیٰ سے پائیں گے۔"

مولانا محمد بشیر سہسوانیؒ مقیم بھوپال

" مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی وجہ سے اسلام سے خارج اور دجالین و کذابین کی جماعت میں داخل ہے۔ ایسے عقائد و اقوال کے ساتھ کوئی شخص شرعاً" عقلاً" ملہم و مجدد نہیں ہو سکتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں کہیں گے جو تم نے اور تمہارے بزرگوں نے نہ سنی ہوں گی۔ خبردار ان سے بچتے رہنا۔ مبادہ وہ تم کو گمراہ کر دیں۔"

مولانا محمد ادریس جھنجانویؒ

" جس شخص کے ایسے عقیدے ہوں' جو مرزا غلام احمد کے بیان کئے گئے ہیں' وہ شخص کافر' بلکہ اکفر ہے۔"

مولانا غلام محمد بگوی ۔۔۔ سابق خطیب شاہی مسجد لاہور

" جس شخص کے ایسے عقیدے ہوں' وہ گمراہ ہے' اس قسم کے عقیدے پہلے کبھی سننے میں نہ آئے تھے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے عقائد و اقوال سے بچیں اور شریعت حقہ کی پیروی کا التزام کریں۔"

مفتی محمد عبداللہ ٹونکی ـــــ اورنٹیل کالج لاہور

"میں نے مرزا قادیانی کے وہ اقوال جو استفتاء میں درج ہیں' پڑھے اور ان کو' اس کی اصل تصانیف میں بھی ملاحظہ کیا۔ یہ اقوال شریعت اسلام کے خلاف ہیں۔ میرے نزدیک یہ شخص احاطہ اسلام سے خارج اور قرآن و حدیث کے اتباع سے باہر ہے۔"

مولانا غلام احمد' مدرس مدرسہ نعمانیہ' لاہور

"میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو معجزات و کرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا۔ وہ قرآن اور حدیث کی تحریف کرتا (یعنی اس کے معنی بگاڑتا) ہے۔ میرے نزدیک یہ شخص ملحد مرتد ہے' جو اس کا مصدق و موید ہے' وہ بھی گمراہ ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس فتنے سے بچائے۔"

مولانا رحیم بخش' مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام لاہور

"جس شخص کے یہ عقیدے ہیں' وہ اسلام کے شارع عام سے دور ہے۔ جن لوگوں کو ایسے عقائد کی طرف میلان ہوگیا ہے' انہیں چاہئے کہ نجات اخروی کے لئے اپنے شبہات علماء اسلام سے حل کریں۔ رسالہ فتح الاسلام' توضیح المرام و ازالہ اوہام مولفہ مرزا غلام احمد قادیانی میں' جو یہ اعتقاد و مسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائکہ بذات خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے اور انبیاء پر نہیں اترتے' صرف ان کی تاثیر نازل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جسم مبارک کے ساتھ معراج نہیں ہوئی۔ عیسیٰ علیہ السلام مردہ کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا حقیقی سانپ نہیں بنا تھا۔ ابراہیم علیہ اسلام کے ہاتھ پر چار جانور زندہ نہیں ہوئے' جن کا قرآن پاک میں تذکرہ ہے' بلکہ یہ مسمریزم کا عمل تھا' یہ اور اس قسم کے دوسرے عقائد قرآن و حدیث اور سلف صالح کے طریقہ کے خلاف ہیں۔"

مولانا احمد علیؒ مدرس مدرسہ اسلامیہ بٹالہ

"عقائد مخترعہ قادیانی عقائد حقہ جمہور اہل اسلام کے خلاف ہیں۔ پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو' ان کی تردید کرے۔ سچے مہدی کی یہ علامت ہے کہ ان کے زمانہ میں زرومال کی اتنی بہتات ہوگی کہ کوئی شخص زکوٰۃ قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ مرزا قادیانی کے بعض حواری اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مرزا صاحب بھی بذریعہ' اشتہارات انعام کا وعدہ کرتے ہیں اور کوئی قبول نہیں کرتا' مگر اس تاویل کی بیہودگی بالکل ظاہر ہے۔ ایک

علامت یہ بتائی گئی ہے کہ لوگوں کو مال و دولت سے نفرت اور عبادت کی بڑی رغبت ہو گی' لیکن آج کل تو یہ حال ہے کہ ہر شخص دنیا سمیٹنے میں منہمک ہے' یہاں تک کہ عموماً" ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ ایک بہت بڑی علامت یہ ہے کہ لوگوں میں باہمی بغض و عداوت اور کینہ و حسد بالکل نہ رہے گا۔ باب تاویل میں مرزا صاحب نیچریوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔"

مولانا محمد اسحاقؒ مفتی پٹیالہ

" ہم نے مرزا قادیانی کے رسالے توضیح ' فتح اور ازالہ نہایت غور سے دیکھے۔ مرزا قادیانی کے عقائد مخترعہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ کرامؓ و سلف صالح کے عقائد کے خلاف ہیں۔ ایسا شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور حدیث نبوی من ھذھذفی النلو کا پورا مصداق ہے۔"

مولانا محمد حسن فیضیؒ ساکن بھین ضلع جہلم

" مرزا قادیانی کے عقائد معتزلہ اور فلاسفہ کے عقائد جیسے ہیں' اسلام ایسے عقائد سے کوسوں دور ہیں۔"

حافظ عبدالمنانؒ وزیر آبادی

" میں نے مرزا قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو ان کو کفرو الحاد اور افتراء علی اللہ والرسول سے مملو پایا۔ اس کا مسلک اہل الحاد و فساد کا طریق ہے' اس کا مذہب کجی و عناد ہے اور وہ ان دجاجلہ میں سے ہے' جن کی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردی تھی۔"

مولانا محمد عبدالقادرؒ سمانوی

" مرزا قادیانی لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے' خدا اور اس کے برگزیدہ رسولؐ پر افتراء کرتا ہے۔ اسلام کا پیرو بن کر کفار کے طور پر طریقے پسند کرتا اور اس ذریعہ سے دنیا کماتا ہے۔"

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

" مرزا قادیانی لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ خدا اور اس کے برگزیدہ رسول پر افتراء کرتا ہے۔ اسلام کا پیرو بن کر کفار کے طور طریقے پسند کرتا اور اس ذریعہ سے دنیا کماتا ہے۔"

مولانا محمود حسنؒ دیوبندی

"جن مسائل کو مرزا قادیانی کی طرف منسوب کیا گیا ہے' ان کو بلاشک نصوص قرآن و حدیث رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع المسلمین مردود ہیں۔ جاہل یا گمراہ کے سوا ایسے عقائد کا معتقد کوئی نہیں ہو سکتا۔"

مولانا عزیز الرحمٰنؒ دیوبندی

"مرزا قادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں' وہ بلاشبہ الحاد اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس پر کتاب و سنت کی شہادت نہیں پائی جاتی۔"

مولانا خلیل احمدؒ سہارنپوری

"عقائد مندرجہ سوال مخالف کتاب اللہ' معارض سنت رسول اللہؐ اور مناقض اجماع امت ہیں اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفات و تکذیبات ہیں۔ اگر تاویلوں کا دروازہ اسی طرح کھولا جائے تو تمام دین درہم و برہم ہو جائے۔ مرزا کی محدثیت و ملہمیت محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ ان عقائد کا مخترع ضال و مضل' بلکہ دجاجلہ میں سے راس رئیس ہے۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی ایسے لوگوں سے حفاظت فرمائے اور ان کو رجوع الی الحق کی توفیق بخشے۔"

مولانا محمد احتشام الدینؒ مراد آبادی

"مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ یہ شخص معجزات مسیح علیہ السلام کا منکر معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بہت سے اقوال بدعت اور بعض کفر تک پہنچتے ہیں۔"

مولانا فقیر اللہ شاہ پوریؒ

"مرزا غلام احمد ضال و مضل ہے۔ کذاب اور دین میں فساد ڈالنے والا ہے۔ اس کے کفر وارتداد میں کوئی شبہ نہیں۔"

مولانا محمد امان اللہ دہلویؒ

"جس شخص کے یہ عقیدے ہوں جو سوال میں درج ہیں۔ وہ نہ صرف ملت اسلامیہ سے خارج' بلکہ قطعاً" زندیق و مرتد ہے۔"

مولانا محمد اسماعیلؒ علی گڑھی

"یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ اور نزول جبرائیلؑ کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور اس کا عقیدہ ہے کہ لیلتہ القدر سے مراد وہ تاریک زمانہ ہے' جس میں آسمانی برکات منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ قائل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے' نہ کہ مطلق نبوت کا ختم ہونا۔ اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ قیامت تک جاری ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح کے آنے کا وعدہ دیا تھا' اس سے عیسیٰ ابن مریم مراد نہیں' بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے' جس کو خدا نے قادیاں میں نازل کیا ہے اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث کے ظاہری معنی مراد نہیں اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعاروں میں بیان کرتا ہے۔ اسی قسم کے اور بھی خرافات باطلہ اس سے ثابت ہیں' لہٰذا میرے نزدیک اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ وہ کافر' بے دین اور شریعت محمدیہؐ کا دشمن ہے اور اس کو باطل کرنا چاہتا ہے۔"

مولانا محمد ایوبؒ ساکن کول

"قادیانی شریعت محمدیہؐ کے اصول کا منکر ہے اور جو کوئی ان کا منکر ہو' اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ الٰہی ہمیں باطل سے بچائے رکھنا۔"

مولانا وصیت علیؒ غازی پوری

"ہم نے جہاں تک مرزا قادیانی کے اقوال دیکھے اور سنے' ان کی رو سے وہ احاطہ اسلام سے خارج ہے۔"

مولانا عبدالجبارؒ غزنوی

"ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں' رسولؐ رب العالمین کا مخالف اور اس راہ کا پیرو ہے' جو مومنوں کی راہ نہیں۔ علامہ علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ مرزا قادیانی کے پیرو' نصاریٰ کے پٹھو ہیں۔"

مولانا عبدالغفور غزنویؒ

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کذاب دجالوں کے ظہور کی اطلاع دی تھی۔ قادیانی بھی انہی میں سے ایک ہے۔ یہ شخص چھپا مرتد باطنی اور قرملی اور ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جن میں نفسانی خواہشیں ایسا اثر کر جائیں گی جس طرح دیوانہ کتا اس شخص پر اثر انداز ہوتا ہے' جسے وہ کاٹ کھاتا ہے اور اس کی کوئی رگ یا جوڑ اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہتا اور ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہونگے' ان کے شر سے بچنا۔"

مولوی عبدالحق غزنویؒ

"مرزا قادیانی مرتد ہے' ضال' مضل' ملحد' دجال' وسوسہ ڈالنے اور ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا ہے' جس کو میرے بیان کی صحت میں شک ہو' وہ مجھ سے مباہلہ کرلے۔"

سید ظہور حسین قادریؒ سجادہ نشین بٹالہ

"مجھے اپنے بعض بھائیوں پر سخت افسوس ہے جو مرزا غلام احمد کی کتابوں بالخصوص توضیح المرام' فتح الاسلام' ازالہ اوہام کا مطالعہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان میں علانیہ عقائد مخالف شریعت غراء ملت بیضاء درج ہیں اور پھر اس کو مسلمان سمجھ کر اس کی دوستی و محبت کا دم بھرتے ہیں' حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص' بلا ریب' زمرہ اسلام سے خارج اور زمرہ کفار میں داخل ہے۔ ہادی مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی صحبت اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے مامون و مصون فرمائے۔" آمین۔

مولانا عبدالرحمٰنؒ ساکن لکھوکی

"جو عقائد کفریہ مرزا کے متعلق سوال میں مذکور ہیں' ان میں سے ہر ایک کفر اس کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میرے الہام بھی کتاب اللہ کی طرح قطعی ہیں۔ لہٰذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلہ میں مرتدانہ کلام کرتا ہے۔ ہر حدیث صحیح مرفوع جس کو علمائے حدیث نے باتحقیق ثابت کیا ہے' بالاجماع واجب القبول ہے' اس کا مکذب کافر

و مرتد ہے۔ اس میں کشف یا الہام کا حیلہ قابل قبول نہیں ہے۔ اگر حدیث متواتر ہے تو اس کا منکر قطعی کافر ہے ورنہ ظنی کافر۔ پس میری تحقیق میں مرزا قادیانی ملحد اور اشد المرتدین ہے۔ اس نے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ میں تمام اہل اسلام کو جو صحابہ سے لے کر آج تک ہوئے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے (معاذ اللہ) خارج از ایمان قرار دیا ہے۔ اس ملحد نے عیسیٰ علیہ السلام کو بتقلید نصاریٰ صلیب پر چڑھا کر نص قرآنی سے انکار کیا ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ فرشتوں کے عروج و نزول کا انکار کیا ہے جو صریح کفر ہے اور یہ مستلزم ہے اس کفر کو کہ قرآن پاک کلام الٰہی نہیں بلکہ **ان ھذا الا قول البشر** ہے' کیونکہ اس قول کے بموجب نہ کوئی جبرائیلؑ آیا اور نہ خدا کا کلام زمین پر پہنچایا۔ خروج یا جوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے۔ خروج دجال سے مسیح کذاب کا انکار' نبی اللہ ہونے اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا دعویٰ بھی کفر صریح ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے (معاذ اللہ) خارج از ایمان قرار دیا ہے۔ اس ملحد کا عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا' اس ملحد کی نصرانیت ہے اور اپنی ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا اس کی یہودیت ہے۔ چنانچہ یہود بھی کہا کرتے تھے **نحن ابناء اللہ و احباءہ** اور جو لوگ ان کفریات صریحہ کو صحیح مانتے ہیں یا مرزا کی بزرگی کے قائل ہیں' ان میں رائی برابر ایمان نہیں اور اس کی ملحدانہ تاویلیں خدا اور رسول سے استہزاء و تمسخر ہے۔"

سید اکبر شاہؒ حنفی قادری پشاوری

" تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ مرزا قادیانی پر کفروالحاد کا حکم لگائیں اور اس سے کنارہ کش رہیں۔ اس کے اور اس کے پیروں کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔"

مولوی محمد ایوب حنفیؒ پشاوری

" قاضی عیاضؒ نے شفا میں لکھا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہو اور ریاضات اور صفائی قلب کے ذریعہ سے حصول نبوت کو جائز رکھے' وہ کافر اور بے دین ہے اور اس کے کفر پر اجماع ہے۔ امام صابونی نے کفایہ میں لکھا ہے کہ آیات و احادیث کے ظاہر معنی سے بلاضرورت عدول کرنا الحاد ہے۔ یہ ملحد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل نہیں' بلکہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا مثیل ہے۔"

مولوی رحمت اللہؒ پشاوری

" عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیطان نے بہکا رکھا ہے۔ لوگ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں' مگر وہ نہیں آتا۔ اس کے فساد اعتقاد کی علت یہ ہے کہ وہ القائے ربانی اور وسوسہ شیطانی میں امتیاز نہیں کر سکا۔ اور اپنے خطرات و وساوس کو قرآن' حدیث اور اجماع امت پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے۔"

مولوی تاج الدینؒ گجراتی

" علماء نے مرزا قادیانی کی جو تکفیر کی ہے' وہ صحیح ہے۔ اس کا کفر ثابت ہے اس کے عقائد کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل ہوں' ایک باطل دعویٰ ہے۔ یہ شخص اسلام سے خارج ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ " میری امت میں قریباً تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے' حالانکہ میں نبیوں کا ختم کرنیوالا ہوں۔" یہ انہی تیس میں سے ایک ہے۔"

مولوی ہدایت اللہؒ مقیم راولپنڈی

" مجھے مرزا قادیانی کے بعض مریدوں سے مباحثہ کا اتفاق ہوا اور خود مرزا سے بھی الہام کے متعلق بالمشافہ ایک سوال کیا تھا' جس کے جواب میں وہ مبہوت ہو گیا تھا۔ علماء نے مرزا اور اس کے پیروؤں کے متعلق جو فتویٰ دیا ہے وہ بجا ہے۔ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کا مستحق ہے۔ حق تعالیٰ ان کو توبہ نصیب کرے اور اپنی مخلوق کو ان کے پنجہ سے بچائے۔"

مولوی امام الدین کپور تھلوی

" مرزا غلام احمد کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزری ہیں' ایسے عقیدہ والا شخص اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں حرمین شریفین گیا تھا۔ علماء مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے سامنے مرزا قادیانی کے عقائد پیش کئے۔ سب نے بالاتفاق جواب دیا کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

مولوی اشرف علیؒ ساکن سلطان پور ریاست کپور تھلہ

" احقر الناس کو مرزا قادیانی کی نسبت اس کے ابتدائے امر میں بہت کچھ حسن ظن تھا' لیکن جب اس کی کتابوں فتح اسلام' توضیح المرام اور ازالہ اوہام کے اکثر مضامین کتاب اللہ سنت

رسولؐ اللہ اور طریق سلف صالح کے خلاف نظر آئے تو معلوم ہوا کہ اس شخص کو ملت اسلامیہ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میں نے مرزا قادیانی کے کشف حال کے لئے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمائیں۔ انہوں نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس کا حال مختار ثقفی کا سا بتلایا گیا ہے جو مرزا کی طرح ایک خانہ ساز نبی گزرا ہے۔ عاجز نے خود قادیانی کے متعلق دو دفعہ استخارہ کیا' پہلی مرتبہ اس کی مسجد کو ایسی صورت میں دیکھا کہ اس کا دروازہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی طرف سجدہ ہوتا ہے۔ دوسری مرتبہ مرزا قادیانی بذات خود ایسی صورت میں دکھائی دیا کہ مونچھیں قدر مسنون سے بہت بڑھی ہوئی ہیں' گویا کسی سکھ کی مونچھیں ہیں۔ میرے ایک دوست میاں گلاب خاں افغان' ساکن کپور تھلہ' حال وارد سلطان پور نے اس کی نسبت استخارہ کیا تو جواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا۔ علماء ظاہر کے علاوہ اہل کشف و شہود بھی اس کے مفتریانہ خیالات سے سخت متنفر ہیں اور فرماتے ہیں کہ مصداق من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان بغیر کسی شیخ کامل کے' وادی طریقت میں قدم رکھنے سے شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو گیا ہے اور اس کے وساوس کو الہامات ربانی سمجھ رہا ہے۔ (العیاذ باللہ) اس کی کتابوں سے اس کا مدعی نبوت و رسالت ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بموجب کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک قریباً تیس دجال کذاب ظاہر ہو کر دعوئ نبوت نہ کرلیں (بخاری و مسلم) یہ شخص بھی ان تیس میں سے ایک ہے۔ اس نے توضیح المرام کے صفحہ ۱۸۔ ۱۹ پر محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتایا ہے۔ ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے ان النبی محدث و المحدث نبی۔ مجھے اس شخص کی حالت پر بہت افسوس ہے حق تعالیٰ اس کو راہ راست پر لائے ورنہ اہل اسلام کو اس کے فتنہ سے بچائے۔"

مولوی عبدالقادرؒ ساکن بیگوال ریاست کپور تھلہ

"مرزا قادیانی کا اعتقاد جو اس کی تصانیف سے ثابت ہے۔ قرآن' حدیث' اجماع صحابہ و تابعین و آئمہ مجتہدین وغیرہ علمائے حق کے خلاف ہے۔ اس کی تصانیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے۔"

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی

" مرزا غلام احمد مسیح دجال کا مثیل و نظیر ہے' جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو' اسے کبھی اتنی جرات نہیں ہو سکتی کہ حدیث رسول اللہؐ کو تفسیر قرآن ہونے کے درجے سے بھی گرا دے اور اپنے عقائد باطلہ کو اتنا بلند کرے کہ ان کی بدولت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی احادیث کا انکار کرے اور قرآن میں تحریف و تبدیل کرے۔ کیا اس نے قرآن میں یہ قول خداوندی نہیں پڑھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کہولت (ادھیڑپن) میں کلام کریں گے؟ حضرت مسیح علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہولت میں کب کلام کیا ہے؟ جب تک حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی نہ مانی جائے۔ قرآن پاک کا یہ ارشاد صادق نہیں آسکتا۔ تعجب ہے کہ یہ محض آیات و احادیث میں استعارات باطلہ تجویز کرتا ہے' لیکن سوال یہ ہے کہ وہ اپنے باطل الہامات میں ایسے استعارے کیوں جائز نہیں رکھتا تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو اور خدا کی آیات بینات پر ایمان نصیب ہو۔"

مولوی گل محمد خانؒ دیوبندی

" مرزا قادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل بیگانہ ہیں۔ اس نے اکثر عقائد اپنے تراش و خراش سے ایجاد کئے ہیں جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقلی کے تحت میں داخل ہیں اور بعض عقائد یونانی دہریوں کے قواعد و اصول پر مبنی ہیں۔" "منقول از رسالہ اشاعۃ اسلام"

الشیخ جاءالحق علی جادالحق' شیخ الازہر مصر

" مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے' دو فرقوں میں منقسم ہیں۔ پہلا فرقہ قادیانی کہلاتا ہے اور یہی فرقہ کھل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرتا ہے۔ دوسرا فرقہ احمدی (لاہوری) ہے۔

اس فرقہ کا دعویٰ یہ ہے کہ مرزا مجازی نبی ہے اور وہی مسیح منتظر ہے اور وہی مہدی ،مصلح اور مجدد ہے جسے چودھویں صدی کے آخر میں بھیجا گیا ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے ہیں اور یہ کہ وہ انبیاء کرام کے معجزات کا انکار کرتے ہیں۔

ان مرزائیوں نے اپنے لئے یہاں (مصر میں) مسلمانوں جیسے حقوق کا مطالبہ کیا ہے'

خاص کر اپنے لئے مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز ادا کرنے اور اپنے مردے ان کے قبرستان میں دفن کرنے کا حق۔ اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور انہوں نے کیپ ٹاؤن کی عدالت میں المجلس القاضی الاسلامی' الجمعیتہ الاسلامیہ اور شیخ محمد صالح دین کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا ہے اور عدالت سے مطالبہ کیا ہے کہ عدالت ان کے حق میں حکم جاری کرے' جن میں ان کو وہی حقوق دیئے جائیں جو مسلمانوں کے ہیں۔ خاص کر مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کا حق اور ان کے قبرستان میں ان کے مردوں کو دفنانے کا حق' اس دلیل سے کہ وہ بھی اللہ کی وحدانیت اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ کہ وہ بھی نماز روزہ اور زکوٰۃ جیسے فرائض ادا کرتے ہیں۔"

ان کے اس دعویٰ کا جواب دیتے ہوئے المجلس القضاء الاسلامی اور دوسری تمام اسلامی تنظیموں نے کہا ہے کہ ان کو مسلمانوں جیسے حقوق نہیں ملنے چاہئیں۔

اس صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے کیپ ٹاؤن صوبے کی المجاس شرعی اور المجلس الاسلامی جنوبی افریقہ کے صدر سماحتہ الشیخ ابوبکر نجار نے مندرجہ ذیل سوالات پیش کئے ہیں۔

۱۔ کیا احمدی (لاہوری) مسلمان ہیں یا غیر مسلم ؟

۲۔ اگر وہ مسلمان ہیں تو کیا ان کو یہ حق ملتا ہے کہ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہوں اور وہاں نماز ادا کریں اور اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں؟

۳۔ وہ کون سے حالات ہیں جن کے تحت اسلامی مساجد کے متولی اور نگران حضرات کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ جس شخص کو چاہیں' مساجد میں نماز پڑھنے سے روک دیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ

احمدی لاہوری بھی قادیانیت کی ایک شاخ ہے جن کے بارے میں ڈاکٹر اقبال مرحوم جن کا شمار مسلمانوں کے بڑے مفکرین میں ہے نے' فرمایا ہے کہ. قادیانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے خلاف بغاوت اور اسلام کے خلاف سازش ہے اور یہ ایک مستقل دین ہے اور یہ قادیانیت اس عظیم امت مسلمہ کا جزو نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس جماعت نے ایسے امور کا انکار کیا ہے جس پر مسلمانوں کا اجماع اور اتفاق ہو چکا ہے اور وہ اسلام کے ضروریات میں شمار ہونے لگے ہیں۔

اس اجماع کے خلاف ان کی ایک وہ تفسیر ہے جو انہوں نے (خاتم النبیین) کے متعلق کی

ہے۔ جب کہ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول۔

جب کہ اس کے برعکس قادیانی تاریخ اسلام میں پہلی بار اس آیت کی تفسیریوں کرتے ہیں کہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ مہر لگانے والے ہیں۔ لہٰذا اب جو بھی آپ کے بعد نبی آئے گا' وہ آپ کی مہر اور تصدیق سے آئے گا۔ یہ وہ باطل تفسیر ہے جس کی بناء پر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

احمدی (لاہوری) جماعت اپنے عقائد اور دینی طریقوں میں اپنی بنیادی جماعت قادیانی ہی کے نقش قدم پر چل رہی ہے' نیز یہ جماعت بھی مرزا قادیانی کی طرف منسوب ہے۔ جس کے بارے میں یہ تواتر سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس نے صاف صاف الفاظ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور جو اسے نہ مانے اس نے اس کو کافر کہا ہے اور اس کی تحریریں اس پر کھلی دلیل ہیں' اگرچہ اس کے بعض ماننے والے اس کے اس دعویٰ کی تاویل نبوت مجازی سے کرتے ہیں۔

نیز یہ جماعت' مرزا کو مسیح موعود کے نام سے پکارتی ہے۔اور یہ کہ مرزا پر روح مسیح چھا گئی تھی۔ اور یہ کہ اس کے لئے معجزہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ وہ وقت سے پہلے سورج گرہن اور چاند گرہن کی اطلاع دے دیتا تھا۔

جب اس جماعت کا عقیدہ اس قسم کا ہے تو یہ جماعت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نیز لاہوری جماعت کی مزید گمراہی یہ بھی ہے کہ وہ اپنی کتابوں میں اپنے قائد اور لیڈر کی زبان سے اس بات کا انکار نقل کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر والد کے پیدا ہوئے ہیں۔

ان کا لیڈر محمد علی واضح طور پر لکھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے ہیں اور حضرت مریم یوسف نجار کی بیوی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام انسانوں کی طرح ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں اور اپنے اس نظریئے کو ثابت کرنے کے لئے اس نے قرآن پاک کی بعض آیتوں کی (معنوی) تحریف بھی کی ہے اور وہ لکھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اسلام کے ان عقائد میں داخل نہیں جس پر ایمان لانا ضروری ہو' بلکہ یہ عقیدہ عیسائیت کے عقائد میں سے ہے' حالانکہ ان کے لیڈر کا یہ قول یہود کے ان بہتانوں میں سے ہے جو انہوں نے اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے خلاف باندھے تھے اور جن کا ذکر قرآن کریم نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ **وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما۔** (النساء : ۱۵۶) اور نیز ان کے کفر کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے مریم کی

نسبت بہت بڑے بہتان کی بات کہی۔

لہٰذا احمدی (لاہوری) جماعت اپنے اس عقیدہ اور اس کے علاوہ دوسرے عقائد کی بنا پر اور اسی طرح اس کی مرکزی قادیانی جماعت دونوں اپنے مسلک اور مختلف طریقوں کے اعتبار سے اپنے ابتدائی دور سے لے کر ابھی تک اسلام سے دور رہی ہیں' کیونکہ بلاشبہ ان دونوں کا عقیدہ مسلمانوں کے اس اجماعی عقیدے کے خلاف ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر ابھی تک چلا آ رہا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور آپ خاتم النبیین ہیں۔ جیسا کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصریح فرما دی کہ آپ آخری نبی ہیں اور اللہ نے آپ پر رسالت ختم کر دی ہے اور آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔

باقی اس جماعت کا اپنے لیڈر کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ سورج گرہن اور چاند گرہن کی اطلاع دے دیتا تھا' اس کا معجزہ سے کوئی تعلق نہیں' کیونکہ اس کا تعلق فلکی حساب سے ہے۔ چنانچہ علماء ہیئت اور فلکیات بھی سورج گرہن اور چاند گرہن کی اطلاع دیتے رہتے ہیں اور یہ بار بار ہوتا رہتا ہے' لیکن آج تک فلکیات کے کسی عالم نے نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا' بلکہ یہ ایک علم ہے جو بنی نوع انسان کی کوششوں سے ترقی کرتے ہوئے اس مقام تک پہنچ گیا ہے۔

قادیانی اور لاہوری سب کے عقیدے اس قسم کے ہیں' اس بنا پر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں' کیونکہ وہ اسلام کے بنیادی اور ضروری عقائد سے منحرف ہو چکے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں۔

اب ہم سماحۃ الشیخ ابوبکر نجار صدر المجلس الاعلیٰ الاسلامیہ کے سوالات کے جوابات بالترتیب دیتے ہیں۔

سوال :۔ کیا احمدی اور لاہوری جماعت کا شمار مسلمانوں میں ہے یا وہ غیر مسلم ہیں؟

جواب :۔ یہ لوگ اپنے بعض عقائد جو پہلے ذکر کیے جا چکے ہیں' کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں' کیونکہ وہ مسلمانوں کے اجماعی اور دین کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں نیز ان کے بعض عقائد ایسے ہیں کہ جن میں قرآن کریم کی تعلیمات کی صریح تکذیب ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص قرآن کی تکذیب کرے' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

سوال :۔ کیا قادیانیوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ غیر مسلم ہونے کی صورت میں مسلمانوں کی مساجد میں نماز ادا کرنے کے لئے داخل ہوں اور اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں؟

جواب :۔ جب یہ لوگ (قادیانی اور لاہوری) اپنے ان عقائد باطلہ کی بنا پر اسلام سے دور ہو چکے ہیں اور اسلامی عقائد اور شریعت ان سے بری ہے تو یہ لوگ اسلام سے مرتد ٹھہرے۔ لہٰذا مسلمانوں کی مساجد میں داخلہ کے احکام میں ان کی حیثیت غیر مسلمانوں جیسی ہے' جن کے بارے میں ارشاد باری ہے۔

" مشرک اس امر کے اہل نہیں کہ وہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں جب کہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ خود اپنے اعمال سے اپنے اوپر کفر کی شہادت دے رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں' جن کے تمام اعمال برباد ہو گئے اور وہ لوگ ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہیں۔ اللہ کی مسجدوں کو تو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور سوائے اللہ کے کسی اور سے نہ ڈریں۔ سو انہیں لوگوں کی نسبت اللہ سے امید ہے کہ یہی لوگ راہ یافتہ لوگوں میں سے ہونگے۔" (التوبہ ۱۷۔ ۱۸)

پہلی آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے غیر مسلموں کے لئے مسجد میں داخلہ کو حرام قرار دے دیا ہے اور یہ ایسے اثباتی اسلوب کے ساتھ جو مسلمانوں کو اس کا پابند بناتا ہے اور یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول (ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ) لفظ عمارۃ کا اطلاق جس طرح مسجد کی تعمیر اور اصلاح پر ہوتا ہے' اسی طرح اس کا اطلاق مسجد کو لازم پکڑنا اور اس میں عبادت کے لئے ٹھہرنے کے لئے بھی ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے آیت کا مفہوم یہ ہو گا کہ مشرکین کے لئے جائز نہیں اور نہ ہی ان کی یہ شان ہے کہ وہ اللہ کے گھروں (مساجد) کو عبادت سے آباد کریں۔ جب تک وہ کفر کی حالت پر ہیں اور اسلام سے دور ہیں' کیونکہ مساجد کو آباد کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ پر صحیح ایمان ہو اور اس کی اطاعت کا صحیح جذبہ ہو جیسا کہ دوسری آیت میں اس کی تفصیل ہے۔ نیز قرآن کریم کی یہ آیت بھی بتلاتی ہے کہ عمارت المساجد سے مراد ان میں عبادت' نماز اور تلاوت قرآن کریم کے لئے داخل ہونا ہے۔

(فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و یذکر فیھا اسمہ) (النور: ۳۶)

" وہ چراغ ان گھروں میں روشن کیا جاتا ہے جس کے لئے اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کی قدر و منزلت کی جائے۔"

جب یہ بات معلوم ہو چکی تو اب معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کی مساجد میں غیر

مسلموں کا داخلہ حرام ہے۔ (سورۃ توبہ کی گذشتہ دو آیتوں کی روشنی میں)

اور' چونکہ قادیانی اور لاہوری اپنے ان عقائد باطلہ اور تحریفات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہو کر غیر مسلموں میں شمار ہونے لگے ہیں اس لئے ان کے مردوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا' بالاتفاق آئمہ اسلام' جائز نہیں۔

سوال :۔ وہ کون سے حالات ہیں جن کے تحت اسلامی مساجد کے متولیان اور نگران کو کسی شخص کو ان مساجد میں داخل ہونے سے روکنے کا حق پہنچتا ہے؟

جواب :۔ ابھی دو آیتیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے پہلی آیت نے اپنے اثباتی اسلوب سے غیر مسلموں کے مسجدوں میں داخلہ کو منع کر دیا ہے اور تاریخی طور پر یہ بات بھی ثابت ہے کہ خلیفہ عادل عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور خلافت میں اپنے گورنروں کو یہ حکم بھیجا کہ وہ غیر مسلموں کو مسجدوں میں داخل ہونے سے روک دیں' چاہے وہ غیر مسلم مرتد ہوں یا یہود و نصاریٰ ہوں یا بت پرست ہوں اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی مساجد کا ایسا ہی دفاع کریں اور غیر مسلمانوں کو ان میں داخل ہونے سے روکیں جیسا کہ وہ اپنے گھروں' اپنے مال اور اولاد کا دفاع کرتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد **ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاھدین علی انفسھم بالکفر ...**) کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ اپنی مساجد کو بے حرمتی سے بچائیں کہ اس میں غیر مسلم داخل ہوں۔

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

دستخط شیخ الازہر

جاد الحق علی جاد الحق

۴ شعبان ۱۴۰۳ھ ۱۷ مئی ۱۹۸۳ء

علمائے پاک و ہند

قیام پاکستان سے قبل انگریز حکومت کے پر فتن دور میں جب فرنگی نے مسلمانوں کے شکستہ بدن سے روح اسلام نکالنے کے لئے جھوٹی نبوت کا خنجر گھونپ کر اپنی جعلی نبوت کا کاروبار ایک ننگ دین و ننگ ملت مرزا قادیانی کو سونپ دیا تو تاج و تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتے دیکھ کر غیرت ایمانی سے مسلمان کانپ اٹھے۔ شوق شہادت کے جذبات سے سرشار مسلمان کفن پہن کر نکلے اور ناموس رسالتؐ کے نگہبان بن گئے۔

مکار انگریز کی پیداوار مرزا قادیانی اور اس کی جھوٹی نبوت کی تباہی کے لئے جہاں امت مسلمہ کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے جدوجہد کی' وہیں اس فتنہ ارتداد کے خلاف علماء کرام کی کوششوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ علماء ہند نے حالات کی سختیوں اور چیرہ دستیوں کے باوجود باغیان ختم نبوت سے ہر محاذ پر جہاد کیا۔ انہی دنوں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ نے ہندوستان کے علماء کرام سے مرزائیوں کے عقائد کے متعلق فتوے حاصل کئے اور انہیں "فتاویٰ قادیان از فسخ نکاح مرزائیاں" کے نام سے دسمبر ۱۹۲۴ء میں شائع کیا۔ مقصد یہ تھا کہ متحدہ ہندوستان کے سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیوں کے عقائد اور ان سے اہل اسلام کے رشتہ و ناطہ' تعلقات کی ممانعت اور سماجی بائیکاٹ کی شرعی حیثیت سے آگاہ کیا جا سکے۔

اللہ رب العزت کی کروڑوں رحمتیں ہوں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری پر' جنہوں نے کٹھن حالات میں پورے ہندوستان کا سفر کر کے علماء کرام سے فتوی جات اکٹھے کئے۔ مسلمانوں کے تمام مسالک کے علماء کرام کی طرف سے متفقہ طور پر قادیانیوں کو مرتد قرار دینے کے ان تاریخی فتوؤں نے فتنہ قادیانیت کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ گو علمائے کرام کے ان فتوی جات کو جاری ہوئے نصف صدی سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے' لیکن ان فتوؤں کی افادیت سے آج بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ الحمد للہ اس مسئلہ کے جواب میں اسلام کے تمام مسالک بیک زبان متفق ہیں۔ اس لئے یہ فتوے متفق علیہ ہونے کی وجہ سے واجب العزت اور واجب العمل ہیں۔ خدا مسلمانوں کے حق میں اس کو مفید بنائے۔ آمین۔ ذیل میں ان فتوی جات کو اس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر شائع کیا جا رہا ہے۔

سوال (استفتاء)

بخدمت جناب علمائے اسلام! کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ

"مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ آیت مبشرا" برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۷۳)

۲۔ مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۹۵)

۳۔ میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں (معیار الاخیار صفحہ ۱۱)

۴۔ ان قدمی علی منارۃ ختم علیہ کل رفعتہ۔ میرا قدم اس بنیاد پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

۵۔ لاتقیسونی باحدو لا احدابی۔ میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹)

۶۔ میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

۷۔ میں امام حسین (علیہ السلام) سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۳)

۸۔ میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے' فرق بالکل ظاہر ہے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۸۱)

۹۔ یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زناکار تھیں (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵)

۱۰۔ یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵)

۱۱۔ یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے' اس کے پاس بجز دھوکے کے اور کچھ نہ تھا (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳' ۳۲۲۔ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

۱۲۔ میں نبی ہوں۔ اس امت میں نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے (حقیقت الوحی صفحہ ۳۹۱)

۱۳۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا"۔ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں (حقیقتہ الوحی صفحہ ۳۹)

۱۴۔ میرا منکر کافر ہے (حقیقت الوحی صفحہ ۱۶۳)

۱۵۔ میرے منکروں، بلکہ متاملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں (فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۸)
۱۶۔ مجھے خدا نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن! (البشریٰ صفحہ ۴۹)
۱۷۔ لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا) (حقیقت الوحی صفحہ ۹۹)
۱۸۔ میرا الہام ہے وما ینطق عن الھوی یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا (اربعین نمبر ۳)
۱۹۔ مجھے خدا نے کہا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا (حقیقت الوحی صفحہ ۸۵)
۲۰۔ مجھے خدا نے کہا انک لمن المرسلین۔ کہ تو بلا شک رسول ہے۔ (حقیقت الوحی صفحہ ۱۰۲)
(۲۱) اتانی مالم یوت احد من العالمین (خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی) (حقیقت الوحی صفحہ ۱۰۲)
۲۲۔ اللہ معک یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہو گا جہاں کہیں تو رہے) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۷)
۲۳۔ انا اعطیناک الکوثر۔ خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸۵)
۲۴۔ رایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو فخلقت السموات والارض۔ میں نے اپنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے آسمان بنائے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴، ۵۶۵)
۲۵۔ میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۷)
جو شخص مرزا قادیانی کی ان اقوال میں تصدیق کرتا ہو۔ اس کے ساتھ مسلمان کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟؟

الجواب

(۱) از ریاست بھوپال

" مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل نہیں ہو سکتی، لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہیں، وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ ۱۰ رجب ۱۳۳۶ھ

مولانا محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

(۲) از ریاست رام پور

"جو شخص مرزائے قادیانی کے اقوال مذکورہ کی تصدیق کرے' وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہو گا۔"

مولانا السید ظہور الحسن۔ مولانا مظفر علی خاں مقبرہ عالیہ ۔ مولانا انصار حسین ۔ مولانا ذوالفقار حسین ۔ مولانا فقیر سید تاثیر حسین۔

(۳) از مدرسہ عالیہ دیوبند ضلع سہارنپور

"اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں' وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کی ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہو گا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جاوے تو وہ فورا مرتد ہو جاوے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جاوے گا اور تفریق لازم ہو گی۔"

مولانا عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ دیوبند' مولانا گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند' مولانا غلام رسول' مولانا الحسن' مولانا محمد رسول خاں' مولانا اصغر حسین' مولانا محمد اعزاز علی' مولانا محمد ادریس' مولانا احمد امین' مولانا محمد تفضل حسین' مولانا عبدالوحید۔ ۱۲ رجب ۱۳۳۶ھ

(۴) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور

"جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کر لے جن میں بعض یقینی کفر ہیں۔ بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کر لے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔"

حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی' مصنف تصانیف کثیرہ ۱۳۳۶ھ

(۵) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور

"سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق

علیہ ناجائز اور موجب کفرو ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً" مرتد ہو گا اور اس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام میں سے تھا' لیکن بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا' اس کا نکاح فوراً شرعاً" باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً" اس میں ضرورت نہیں۔"

(مولانا عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور'مولانا خلیل احمد' مولانا ثابت علی' مولانا عبدالرحمٰن' مولانا عبداللطیف' مولانا عبدالوحید سنبھلی 'مولانا ممتاز میرٹھی' مولانا منظور احمد' مولانا محمد ادریس' مولانا عبدالقوی' مولانا محمد فاضل' مولانا بدر عالم میرٹھی' مولانا علم الدین حصاری' مولانا غلام حبیب پشاوری' مولانا عبدالکریم نو گانوی' مولانا فصیح الدین سہارنپوری' مولانا محمد روشن الدین محمد پوری' مولانا نور محمد' مولانا دلیل الرحمٰن'مولانا محمد بلوچستانی' مولانا ظریف احمد مظفر نگری' مولانا محمد حبیب اللہ۔ (۹ اپریل ۱۳۱۸ھ)

(۶) رائے پور ضلع سہارنپور

"جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو' وہ بلا تردد مرتد ہے' اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔" (مولانا نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور)

مولانا عبدالقادر شاہ پوری' مولانا مقبول سبحانی کشمیری' مولانا عبدالرحیم رائے پوری' مولانا خدا بخش فیروز پوری' مولانا محمد سراج الحق' مولانا محمد صادق شاہ پوری' مولانا احمد شاہ امام جامع مسجد بھٹ' مولانا الٰہ بخش (بہاولنگر)

(۷) شہر کلکتہ

"ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفروشرک کا معجون مرکب ہے' پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح ماسبق ہیں۔ واللہ اعلم۔" مولانا عبدالنور مدرس اول مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ'مولانا افاض الدین' مولانا ابوالحسن محمد عباس' مولانا عبدالنور' مولانا محمد سلیمان مدرس مدرسہ دارالکتاب والسنتہ' شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس' مدرسہ عالیہ کلکتہ' مولانا احمد سعید انصاری سہارنپوری' مولانا عبدالرحیم' مولانا محمد یحییٰ' مولانا محمد اکرم خاں سیکرٹری انجمن علماء بنگالہ' ایڈیٹر

اخبار محمدی کلکتہ' مولانا محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ' مولانا محمد مظہر علی' مولانا عبدالصمد' مولانا صفی اللہ شمس العلماء مدرس' مولانا عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دارالہدیٰ' مولانا محمد زبیر' مولانا ضیاء الرحمٰن از کلکتہ کولوٹولہ نمبر۱ مسجد اہلحدیث ۲۴ رجب ۱۳۳۶ھ

(۸) شہر بنارس

" مرزا قادیانی مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے۔ لہٰذا اس عقیدہ کو رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت و استقرار نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا اور تصدیق (مرزا) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہو گا۔" مولانا محمد ابوالقاسم البنارسی مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس' مولانا محمد شیر خاں مدرس' مولانا حکیم محمد حسین خان' مولانا محمد عبداللہ مدرس کانپوری' مولانا محمد حیات احمد' مولانا حکیم عبدالمجید۔

(۹) شہر آرہ

" اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے' بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین کے حق میں وارد ہے۔ مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں' بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت ہے۔ پس جو لوگ ان اقوال کے قائل و مصدق و معتقد ہیں' ہرگز مومن نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ مخالطت و مجالست و مناکحت جائز نہیں بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہو گیا تو تفریق کرا دینی چاہیے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہو گیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہو گیا۔ اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کر سکتی ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب۔**" (ابو طاہر ابہاری المدرس الاول' مولانا محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابو طاہر' مولانا محمد مجیب الرحمٰن در بھنگوی)

(۱۰) بدایوں

" مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی سے ایسا ہو گیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا' کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (**ھکذا فی کتب الفقہ**) اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہو گیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہو گئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا۔ حکم مثل مرتدین کے ہو جائے گا۔"

مولانا محمد ابراہیم قادری بدایونی' مولانا محمد قدیر الحسن حنفی قادری' مولانا محمد حافظ الحسن مدرس مدرسہ محمدیہ' مولانا احمد الدین مدرس مدرسہ شمس العلوم' مولانا شمس الدین قادری فرید پوری' مولانا محمد عبدالحمید' مولانا واحد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ' مولانا عبدالرحیم قادری' مولانا محمد عبدالماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم ملفضل الرحمٰن ولایتی' مولانا عبدالستار۔

(۱۱) شہرالور و سنبھل

" مرزا غلام احمد قادیانی کافر' مرتد' ملعون اور خارج از اسلام ہے اور ان تیس میں سے ایک ہے' جن کی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے دی ہے کہ "میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنی نبوت باطلہ کا دعوے کریں گے' حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں" لہذا جو شخص بھی غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے' وہ کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مرد کا نکاح ان مرتدین کے رجال ونساء سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا' پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن و شوہر کا جو تعلق و رشتہ تھا' وہ منقطع ہو گیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی۔"

(حررہ العبد المسکین محمد عماد الدین السنبھلی السنی الحنفی القادری)

" بے شک ایسے کفریہ قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج' مرتد ہے اور اس کا نکاح مسلمانوں سے جائز نہیں۔" (مولانا محمد ابوالبرکات سید الوری)

(۱۲) از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر

" (الف) جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے' وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت جائز نہیں اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا موجب افتراق ہے۔ (مولانا محمد عمام امام جامع مسجد آگرہ)

(ب) ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں ہے اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔ (مولانا سید عبداللطیف مدرس مدرسہ عالیہ جامع آگرہ)

(ج) قادیانی مرتد ہیں اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً" جائز نہیں اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گا (ابو محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع اکبر آباد)

(۵) عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً" کافر ہے' مسلمان عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔

اہل اسلام کو چاہئے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں (مولانا محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر)

(۱۳) مراد آبادی

"غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت' بسلسلہ مناکحت' تعلق محبت 'ضبط شرعاً" قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ ان سے نکاح زنا ہو گا' جو دین و دنیا میں وبال و نکال ہے۔"

(خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی ۱۸ رجب ۱۳۳۶ھ)

(۱۴) شہر لکھنؤ

(الف) "عقد مسلم یا مسلمہ قادیانیہ سے جائز نہیں اور اگر کوئی مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔"

(ناصر علی)

(ب) "باسمہ سبحانہ' جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو' اس کا عقد ان مسلمین و مسلمات سے' جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں' حرام و باطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد' عقد بھی موجب افتراق و بطلان عقد ہے۔" (السید آقا حسن)

(ج) "جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو' وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے' اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا' بلکہ جمیع احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد والے جاری ہو جائیں گے۔" واللہ العالم (سید نجم الحسن)

(۱۵) شہر لکھنؤ ندوۃ العلماء

"جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو' اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق ہوا' اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کر لو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر)

ان (عورتوں) کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم" (محمد عبداللہ - ۱۱ جمادی الاخری ۱۳۳۶ھ)

"جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے' وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔" (ابوالعماد محمد شبلی المدرس فی دار العلوم الندوۃ العلماء)

"مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔" (مولانا عبدالودود مدرس دار العلوم)

" ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو' وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ مناکحت اس سے جائز نہیں۔" (امیر علی مهتمم دار العلوم ندوۃ العلماء صدر مدرس)

" ان اعتقادات کا معتقد مسلمان نہیں ہے۔ لہذا کسی مسلمہ کا نکاح اس سے جائز نہیں اور اگر نکاح کر لیا گیا ہو تو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہو گی۔" (حیدر شاہ فقیہ دوم دار العلوم ندوۃ العلماء)

"واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقدرا بسرحد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و با مرتد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست و اللہ اعلم بالصواب۔" محمد عبد الھادی الانصاری

" میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو' لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا' اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا صاحب کی تکفیر کرتے ہیں' یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔" ابو لمدی فتح اللہ الہ آباد۔

(۴) شہر دہلی (دار الخلافہ ہند)

(الف) " فرقہ قادیانی قطعاً" منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطلہ ہے۔" (حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ)

(ب) " مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لئے کافی ہیں۔ پس مرزا صاحب اور جو شخص ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو' سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی

کوئی چیز ہے۔" (مفتی محمد کفایت اللہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی)
(ج) "جو شخص مرزائے قادیان کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو' اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔"
(السید ابوالحسن۔ احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی۔ ابو محمد عبید اللہ مدرس مدرسہ دار الھدیٰ کشن گنج دہلی)
(د) "مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری' مناکحت و مجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔" (مولانا عبدالرحمٰن مدرسہ دار الھدے)
(ر) "مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال میں) معتقد ہیں' سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔" (احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی'عبدالستار کلانوری نزیل دہلی' مولانا عبدالعزیز' مولانا عبدالرحمٰن' مولانا عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمٰن ابوتراب عبدالوہاب' مولانا ابوزبیر محمد یونس پرتاپ۔ مدرسہ علی جان)

(۱۷) ہوشیار پور

"مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے' اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔" (غلام محمد ہوشیار پوری۔ مولوی احمد علی نور محلی)

(۱۸) لدھیانہ

(الف) "ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر' بلکہ اکفر ہے۔ ان سے رشتہ لینا یا دینا درست نہیں ہے۔" (علی محمد مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ)
(ب) "چونکہ یہ شخص (مرزا قادیانی) نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفروارتداد ہے' اس لئے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔" (مولانا رحمت العلی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیوال' محمد عبداللہ مدرس مدرسہ غزنویہ' مولانا نور محمد از شہر لدھیانہ' مولانا حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ

محلہ صوفیان)

(۹) لاہور

(الف) " چونکہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجانب علمائے ہند' و پنجاب قطعی ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائیگا۔" (مولانا نور بخش ایم۔ اے ناظم انجمن نعمانیہ لاہور)

(ب) " صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کیے گئے ہیں۔ ازروئے قرآن و حدیث' وہ سب باطل اور کفر ہیں' بلکہ بعض تو حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے' اس کے مرید اور معتقد بھی لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہٰذا ان سے بار طوبت معاشرت کرنا اور ان کو معابد و مساجد میں آنے دینا' ان پر نماز جنازہ پڑھنا' ان سے رشتہ و ناطہ کرنا شرعاً" سب ناجائز اور فعل حرام اور معصیت عظیم ہے' خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی موکد اور اہم ہے' کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے اس لئے کہ عورت ضعیف العقل ہونے کے سبب شوہر کے دین کو اختیار کرلیتی ہے۔" (مجتہد علی حائری' مبارک حویلی لاہور)

(۲۰) شہر پشاور معہ مضافات

" عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصداق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ تمام کتب فقہ میں ہے کہ میاں بیوی میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح کو فوراً فسخ کرتا ہے" (محمد عبدالرحمٰن ہزاروی' مولانا محمود شہر پشاور' عبدالواحد از پشاور' مولانا عبدالرحمٰن 'مفتی عبدالرحیم پشاوری' مولانا محمد خان پوری' مولانا محمد رمضان پشاوری' مولوی عبدالکریم پشاوری' حافظ عبداللہ نقشبندی)

(۲۱) راولپنڈی معہ مضافات

" جو الفاظ مرزا غلام احمد کے استفتاء میں ذکر ہوئے' یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس مسلمان عورت کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور بعدازاں مرزائی ہوگیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔" (مولانا عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی' مولانا عبداللہ از مدرسہ سنیہ راولپنڈی' مولانا سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد محمد گنج کمرانی

مقیم شہر راولپنڈی' مولانا محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی' مولانا محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی' مولانا عبدالرحمٰن بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم' امام مسجد اہلحدیث صدر' پیر فقیر شاہ از راولپنڈی)

(۲۲) شہر ملتان معہ مضافات

"بلاشبہ تمام اعتقادات صریح کفروالحاد ہیں۔ ان کا قائل و معتقد خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے' وہ بھی کافر اور مرتد ہے اور مناکحت مسلمہ بمرزائی وبالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقا" یعنی رشتہ مناکحت ہو سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے۔ اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہو جاتا ہے۔" (مولانا ابو محمد عبدالحق ملتانی' مولانا ابو عبید خدا بخش ملتانی' مولانا محمد از ملتان)

(۲۳) ضلع جہلم

"مرزا قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفروشرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ (الارض و السماء معک کما ھو معی) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔ ایک اور الہام ہے کہ (یتم اسمک و لا یتم اسمی) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا' مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جائیگا۔ پہلے دعوے میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لئے جو ان اقوال کا مصدق ہو' وہ بلاشبہ کافرومشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو' وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی۔ لولاک لما خلقت الافلاک کے دعوے میں آنحضرت علیہ السلام کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت علیہ السلام کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے۔" (مولانا محمد کرم الدین از بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم۔ مولانا نور حسین زہاد شاہانی' مولانا محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھیں ضلع جہلم)

(۲۴) ضلع سیالکوٹ

(الف) "مرزا کے عقائد کفریہ ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں، بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔" (ابو یوسف محمد شریف کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

(ب) "مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو' وہ کافر ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لئے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا' وہ کافر ہو جائے گا' کیونکہ وہ آنحضرت علیہ السلام کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جائے گا۔ جس میں آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں' پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو کالعدم ہو گا۔" (ابو الیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوھاراں مغربی)

(ج) "ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں (مولانا ابو عبد القادر محمد عبداللہ امام مسجد جامع کوٹلی' سید میر حسن از کوٹلی لوہاراں ؒالسید فتح علی خاں شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ)

(۲۵) ضلع ہوشیارپور

"جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔" (مولانا نور الحسین جھلملی مدرس مدرسہ خانقیہ کوٹ عبدالخالق ؒاللہ بخش پٹیالوی 'مولانا مدرس عربی مدرسہ خانقیہ' مولانا محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خانقیہ' مولانا عبدالحمید جسری از کوٹ عبدالخالق)

(۲۶) ضلع گورداسپور

"عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہو گا چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد الزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔" (مولانا عبدالخالق دینا نگری)

(۲۷) ضلع گجرات پنجاب

"مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازدواج ہرگز درست نہیں' فقہاء نے

بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں' واللہ الھادی۔" (الشیخ عبداللہ ازملکہ' مولانا عبیداللہ ازملکہ)

(۲۸) ضلع گوجرانوالہ

(الف) "جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا کے معتقد مصدق ہیں' ان سے تعلق زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہئے۔" (حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم)

(ب) "بیشک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے' ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔" (مولانا عبداللہ المعروف بہ غلام نبی از سوہدرہ' مولانا محی الدین نظام آبادی' مولانا عمر الدین از وزیر آباد' مولانا عبدالغنی)

(ج) "بیشک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں' کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے' اس لئے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔" (مولانا احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی)

(۲۹) شہر امرتسر

(۱) "مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا' اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں۔ جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں اور اس کے منکر ہیں۔" (مولانا ابوالحسن غلام المصطفیٰ الحنفی القاسمی الامرتسری)

(۲) "مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہو سکتا' بالخصوص کشتی نوح' ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کر سکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت' دوستی' رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔" (امام مسجد کوچہ سنی امرتسر)

(۳) مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد

اور خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً" مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور مرتد اپنی مسلمان عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا' وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں پیدا ہونے والی اولاد ولد الزنا ہو گی اور مرتد بغیر توبہ کے مر جائے تو اس کا جنازہ پڑھنا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے' بلکہ کتے کی مانند بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔" (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر)

اللهم توفنا مسلمین و الحقنا بالصالحین و لا تجعلنا من المرزائین۔ (مولانا عبدالغفور الغزنوی' مولانا محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غوثیہ)

(۴) " مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے' اس کا کفر علمائے حق نے قدیماً" و حدیثاً" ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب و رسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی کفریہ عقیدہ پر مرگیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اس طرح کا عقیدہ رکھے' وہ بلاریب بموجب شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ کافر ہے اور مسلمان عورت سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مسلمان عورت کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور ایسا نکاح باطل ہے۔" (مولانا ابو اسحاق نیک محمد مدرس مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام امرتسر)

(۵) " بندہ کو مذکورہ بالا بیان سے اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہیں۔" (مولانا محمد تاج الدین مدرس بی این ہائی اسکول امرتسر)

(۶) " مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا اور دیگر انبیاء کی توہین کی' بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعوے بھی کیے جن کی بناء پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر ہیں' ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔" (سید عطاء اللہ شاہ بخاری)

(۷) " اقوال مذکورہ میں اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔" (سلطان محمد' مولانا سلام الدین)

(۸) " جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے۔ وہ شرعاً" کافر و مرتد ہے اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں۔ اور

اگر بعد از نکاح مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اعلان کرنا چاہئے کہ کوئی مسلمان شخص مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔" (حکیم ابو تراب محمد عبدالحق' ابو الفقر محمد شمس الحق امرتسر)

(۹) "جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو' اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔" (محمد داؤد غزنوی امرتسری)

(۱۰) "مرزا قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلائے ہیں' وہ صاف صاف اس کے کافر ہونے پر بین ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے' اس قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو یہ ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہو گا۔ اس لئے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن دفن سے ضرور اجتناب کریں۔" (مولانا نور احمد عفی عنہ پسروری' ثم امرتسری۔ ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ' مولانا غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی اسکول امرتسر)

(۱۱) "میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں' ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے۔ بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں۔ ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔" والعلم عند اللہ (محمد علی' ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ)

(۱۲) "بحکم حدیث شریف مرزائی سے مسلمان خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہئے اور اگر ہو جائے تو فسخ کرا لینا چاہئے۔ (ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری)

(۳۰) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

"مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں چہ جائیکہ افتراق کی حاجت ہو۔" (مولانا محمد عبداللہ فتح گڑھی' محمد فاضل' محمد اعظم مرحوم فتح گڑھ)

فتویٰ دیوبند

۱۔ کیا قادیانی مرزائیوں کے کوئی اعتقادات کفریہ بھی ہیں یا نہیں؟

۲۔ اگر ہیں تو منجملہ ان کے کیا کیا اعتقاد ہیں؟
۳۔ ختم نبوت کا منکر اور نبوت ظلیہ کا قائل کافر ہے یا نہیں؟
۴۔ مذہب مرزائی قبول کرنے پر مسلمان آدمی مرتد ہو جاتا ہے یا نہیں؟
۵۔ بصورت ارتداد اس کی زوجہ مسلمہ عدالت میں دعویٰ دائر کر کے حاکم وقت سے تفریق کرا سکتی ہے یا نہیں؟
۶۔ بوقت دعویٰ' حاکم وقت اسلامی کو تفریق کرنا لازم ہے یا نہیں؟

"الجواب :۔ مرزا قادیانی کے اعتقادات کفریہ ہیں اور وہ کافر' مرتد ہے۔ ختم نبوت کے منکر اور مدعی نبوت' بالیقین کافر و مرتد ہیں' خواہ نبوت حقیقہ اور اصلیہ کا مدعی ہو یا نبوت ظلیہ کا اور اس کے سوابعت سے اس کے عقائد کفریہ ہیں۔ مثلاً توہین انبیاء علیہم السلام بالیقین کفر ہے۔ پس اگر کوئی شخص مرزائی ہو جائے تو اس کی بیوی تفریق کرا سکتی ہے اور حاکم مسلم کو لازم ہے کہ وہ تفریق کا حکم کر دے اور اگر وہ حکم نہ کریگا' تب بھی نکاح اس کا فسخ ہو گیا۔ بعد عدت کے وہ نکاح ثانی کسی مسلمان سے کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(عزیز الرحمٰن' مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۷ ربیع الاول ۴۴ھ)

فتویٰ سہارنپور

"الجواب: حامدو مصلیاو مسلما

(۱' ۲) مرزا قادیانی کے بہت سے کفریہ اعتقاد ہیں۔ توضیح المرام ص ۲۷ پر مرزا صاحب کہتے ہیں! مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے جسے استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ امر ظاہر ہے کہ اپنے آپ کو حق تعالیٰ کا بیٹا کہنا کفر ہے۔ مرزا صاحب تثلیث کے قائل ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۷) اور ان دونوں محبتوں کے کمال سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر نرومادہ کا حکم رکھتی ہے اور محبت الٰہی کی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نام روح اللہ ہے۔ اس کا نام پاک تثلیث ہے۔ حق تعالیٰ شانہ' کے لئے تثلیث انہوں نے ثابت کی ہے۔(توضیح المرام ص ۸۵۔ از عشرہ کاملہ ص ۱۱۱)

(۳) ختم نبوت کا منکر بھی کافر ہے۔

(۴) جو شخص اسلام کو چھوڑ کر مرزائی مذہب اختیار کرے۔ وہ شرعاً" مرتد ہے۔

(۵) نفس ارتداد سے مرتد کی زوجہ اس سے بائن ہو جاتی ہے۔ اس میں حاکم کی تفریق کرنے کی

ضرورت نہیں' لیکن بالفرض اگر وہ عورت دعویٰ کرے تو مسلمان حاکم کے ذمہ اس کا فیصلہ کرنا ضروری اور واجب ہے۔ اگر نہیں کرے تو عند اللہ گنہگار ہو گا۔"

(رقمہ' ضیاء احمد ۲۶ ربیع الاول ۴۴ھ (الجواب صحیح: مولانا خلیل احمد)

فتویٰ بہاولپور

تمنا" بذکر الاعلیٰ

استفتاء:۔

"کیا فرماتے ہیں' علمائے دین مبین" کہ جس شخص کا یہ اعتقاد اور قول ہو کہ "میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود مانتا ہوں اور مرزا صاحب کو دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح نبی مانتا ہوں اور ٹھیک اس معنی میں نبی مانتا ہوں' جس معنی میں قرآن حکیم نے نبوت کو پیش کیا ہے۔ اور مزید یہ بھی مانتا ہوں کہ اس پر دیگر انبیاء علیہم السلام کی مانند جبرائیل علیہ السلام آتا تھا اور نزول ملائکہ علیہم السلام ہوتا تھا۔" اب قابل دریافت یہ امر ہیں۔

۱۔ جس شخص کا یہ اعتقاد اور قول ہو' وہ شرعاً" مسلمان ہے یا مرتد؟

۲۔ اگر اس اعتقاد اور قول سے شخص مذکور مرتد ہو گیا ہے تو اعتقاد مذکور سے پہلے جو اس کا نکاح مسلمان عورت سے ہے' وہ قابل فسخ ہے یا نہ؟

ہو ملہم الحق والصواب

الجواب:۔ "شرعاً" ایسا شخص مرتد ہے' کیونکہ شرعاً" مرتد وہ ہے جو اسلام سے پھر جائے اور رکن ردۃ یہ ہے کہ ایمان کے بعد کلمہ کفر زبان پر جاری کرے۔ درمختار میں ہے۔ **الراجع مطلقاو شرعاعن دین الاسلام و رکنہا اجراء کلمتہ الکفر علی اللسان بعد الایمان** (باب المرتد ص ۱۲) چونکہ' جو شخص مذکور مرزا صاحب کو صحیح معنی میں نبی مانتا ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء والمرسلین و آخرالنبیین ہونے کا منکر ہے اور **قولہ تعالی ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور قولہ علیہ السلام لا نبی بعدی او ر قولہ علیہ السلام لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب** کا مکذب ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخر الانبیاء ماننا ضروریات اسلام میں سے ہے اور اس کا منکر یا جاہل کافر ہے۔ چنانچہ الاشباہ والنظائر ص ۲۶۷ میں ہے۔ **اذا لم یعرف ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات** ۱۲۔ شرح اشباہ میں ہے۔ **یعنی والجہل من الضروریات فی المکفرات لا یکون عذرا بخلاف غیر ھا فانہ یکون عذرا** ۱۲۔

حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بعد دعویٰ نبوت کرنا بالا اجماع کفر ہے۔ شرح فقہ اکبر (ملا علی القاری) میں ہے۔ **و دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ تعالی علیہ و سلم کفر بالا جماع**

پس، چونکہ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسب تصریح کتاب و سنت و فقہ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کو آخر الانبیاء ماننا ضروریات دین میں سے ہے تو آپ کے بعد کسی مدعی نبوت کی تصدیق و تسلیم بھی کفر ہے۔ **قال اللہ تعالی و من یتولھم منکم فانہ منھم** رسالہ فسخ نکاح مرزائیاں میں بحوالہ۔ **(الخیرات الحسان لا بن حجر مکی)** مرقوم ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لئے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے فتویٰ دیا تھا کہ ”جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا، وہ کافر ہو گا کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مکذّب قرار دیا جائے گا کہ **لانبی بعدی** یعنی ”میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ نیز رسالہ مکذب میں ہے کہ علامہ یوسف اور دبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں۔ **من ادعی النبوۃ فی زماننا او صدق مدعیا لہا او اعتقد نبینا فی زمانہ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم۔ او قبلہ من لم یکن نبیا کفر۔**

۲۔ چونکہ، شخص مذکور شرعاً” مرتد ہے، اس لئے اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ شامی جلد ثانی ص ۴۲۵ میں ہے۔ **وارتداد احدھما ای احد الزوجین فسخ بلا قضاء** ص ۴۰۲ باب احکام المرتد میں ہے۔ **وسنھا ما ھو باطل بالا تفاق نحو النکاح فلا یجوز لہ ان یتزوج امراۃ مسلمۃ لا مرتدۃ و لا ذمیۃ و لا حرۃ و لا مملوکۃ۔** مذکور بالا روایات سے صاف واضح ہے کہ شخص مذکور کا نکاح سابق جو ارتداد سے پہلے ہوا تھا۔ اس کے مرتد ہو جانے سے فسخ ہو گیا ہے اور عورت مسلمہ جو اس کی منکوحہ ہے۔ شرعاً” اس کے حوالہ نہیں کی جا سکتی۔“ مولانا محمد صادق، معلم ثانیہ جامعہ عباسیہ بہاولپور، حضرت مولانا غلام محمد شیخ الجامعہ العباسیہ بہاولپور۔ مولانا محمد عاقل جلالپور، نزیل خانپور، مولانا حفیظ اللہ مدرس عربیہ، محمد پور)

”مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ متبعین، بلکہ اس کے کفر و ارتداد میں، بعد علم عقائد باطلہ مرزائیہ، شک اور تامل کرنے والے سب بالا جماع کافر و مرتد ہیں، علاوہ انکار ختم نبوۃ و دعویٰ نبوت مرزا قادیانی کے کفر و ارتداد کے اور کئی وجوہ ہیں جن کا سوال میں ذکر نہیں کیا۔ مسلم اور مسلمہ کا نکاح ان سے باطل اور بعد نکاح اگر احد الزوجین مرزائی ہو جائے تو

نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے۔ عورت مسلمہ کو اگر مدخول بہا ہے تو بعد عدت ورنہ بعد ارتداد دوسرے شخص سے نکاح جائز ہے۔ مسلمانوں کو ایسے مقدمات میں پوری سعی اور کوشش کرنی چاہئے۔ بالخصوص ریاست بہاولپور میں کہ یہ اسلامی ریاست ہے۔

واللہ تعالیٰ ہو الموفق و ہو اعلم بالصواب و انا علیٰ ذٰلک من الشٰہدین

(مولانا محمد مرتضیٰ حسن' حضرت مولانا محمد طیب)

ھٰذا ماعندی من الجواب واللّٰہ اعلم بالصواب۔ (مولانا احمد علی لاہوری)

فتویٰ بھوپال

استفتاء:۔

مثلاً زید نے ہندہ سے نکاح کیا' کچھ عرصہ بعد زفاف سے پہلے یہ مرزائی ہو گیا۔ ہندہ نے عدالت میں تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا۔ زید نے عدالت میں بیان کیا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور نبی مانتا ہوں۔ میں مرزا صاحب کو اس معنی میں نبی مانتا ہوں جس معنی میں قرآن حکیم نے نبوت کو پیش کیا ہے۔ مرزا صاحب دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح نبی تھے' ان پر دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح نزول جبرائیل علیہ السلام ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد بھی نبی ہو سکتے ہیں۔ اب دریافت طلب یہ امور ہیں۔

۱۔ کیا شرعاً" زید ایسا اعتقاد رکھنے کی وجہ سے مسلمان رہ سکتا ہے یا مرتد ہو جاتا ہے؟

۲۔ کیا شرعاً" زید کا نکاح ہندہ سے باقی ہے یا بوجہ ارتداد زید کے فسخ ہو گیا؟

الجواب:۔

شرعاً" ایسا اعتقاد رکھنے والا شخص مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کا نکاح باطل ہو جائے گا۔ (۲۰ رجب ۱۳۵۰ھ۔ یکم دسمبر ۱۹۳۱ء مولانا محمد عبدالهادی مفتی ریاست بھوپال)

" صورت مسئولہ میں ناکح مذکور بوجہ آنکہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء علیہم السلام نہیں جانتا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بمثل انبیاء علیہم السلام اقرار کرتا ہے۔ مرتد ہو گیا اور اس کے ارتداد میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور اس عقیدہ فاسدہ سے چونکہ' ناکح مذکور مرتد اور کافر ہو گیا۔ لہٰذا نکاح اس کا اپنی منکوحہ سے فسخ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ مرتد اب بھی اپنے عقیدہ فاسدہ سے تائب ہو۔ تاہم نکاح منقطع کہا جائے گا اور کتب فقہ

احکام مرتد سے مملو ہیں اور اس صورت میں ارتداد میں منکوحہ کو دعویٰ تنسیخ نکاح کی کوئی ضرورت نہیں۔ زیراکہ شرعاً" دوگواہ معتمد علیہما جب منکوحہ کے پاس آکر گواہی دیں اور خبر بیان کریں کہ ہمارے روبرو تمہارے خاوند ناکح نے الفاظ کفر برضائے خود اس طرح جاری کیئے ہیں اور منکوحہ کو ہر دو گواہ کی خبر و شہادت پر اعتماد و تصدیق ہو تو اس کو دوسرے مرد کے ساتھ نکاح و تزوج کا اختیار ہے۔ اگر مدخول بہا ہے تو عدت گزرنے کے بعد دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے اور قاضی و حاکم کے حکم کی کیا ضرورت ہے۔ بابت فسخ نکاح سابق کے کوئی بھی نہیں ہے۔" (حضرت مولانا عبدالباقی ہمایونی)

الجواب: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی کا قائل بلکہ اگر کسی کو نبوت ملنا بھی جائز جانے' وہ قطعاً" کافر' مرتد ہے۔ اس کے کفر میں ہرگز شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ قرآن مجید نے ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ حدیث میں موجود ہے۔ **الا لا نبی بعدی** کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا کہ **لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب**۔ جب صحابہ میں کوئی نبی نہ ہوا' خلفائے راشدین میں کسی کو نبوت نہ ملی' تو اب کون نبی ہو سکتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے **سمعت بعضہم یقول اذا لم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء (علیہم السلام علی نبینا السلام) فلیس بمسلم۔**

یہاں تک اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ دوسرے نے اس سے معجزہ طلب کیا اگر مقصود تعجیز نہ ہو' یہ بھی کافر ہو جائے گا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ **و لو انہ حسین قال ہذا لمقالتہ طلب غیرہ منہ المعجزۃ قیل یکفر الطالب و اللہ اعلم۔**

زید' چونکہ' مرتد ہو گیا۔ لہٰذا اس کا نکاح باطل ہو گیا۔ ہندہ پر اب اس کا کوئی حق نہیں۔ درمختار میں ہے۔ **و یبطل منہ النکاح واللہ تعالیٰ اعلم۔**" حضرت مولانا ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی)

فتویٰ ڈابھیل

الجواب:۔

"زید بلاشبہ مرتد ہے۔ مرزائے قادیانی کے متعلق جس شخص کے عقائد یہ ہوں' احکام اسلامی کی روشنی میں اس کے ارتداد اور مخرج عن الملتہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ لہٰذا زید نے جس وقت مذہب اسلام ترک کر کے مرزائی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالا۔ یعنی ایک مرتد کو نبی

اور مسیح موعود مان کر اس کے خرافات کا اقرار و اتباع کیا' وہ اسی وقت مرتد ہو گیا اور اس کا نکاح فسخ ہو گیا۔ فقہ اسلامی کی عام کتابوں میں ہے۔ **و ار تداد احد هما لسخ عاجل** (عتیق الرحمٰن عثمانی مفتی مدرسہ تعلیم الدین ڈابھیل ضلع سورت ۔ مولانا محمد انور ۱۸ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ)

فتویٰ دہلی

الجواب:

ا۔ زید اس اعتقاد مذکور فی السوال کے بعد مسلمان نہیں' بلکہ کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔

۲۔ زید کا نکاح بعد مرتد ہو جانے کے ہندہ سے باقی نہیں رہا' بلکہ ارتداد کی وجہ سے فرقت واقع ہو گئی ہے۔ ہدایہ میں ہے۔ **و اذا ر تداحد عن الا سلام و قعت الفر قته بغیر طلاق** اور اس وقت کے لئے قاضی کی قضا بھی شرط نہیں ہے' بلکہ بحرو ارتداد ہی سے واقع ہو جاتی ہے۔ (مولانا سلطان محمود' مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی' مولانا محمد شریف مدرس مدرسہ' مولانا محمد انور' فتح پوری دہلی)

مرزا کو مجدد اور مسلمان جاننے والا بھی یہی حکم رکھتا ہے' باقی جواب درست ہے۔ (ابو محمد عبدالعزیز مدرسہ فتح پوری دہلی)

مذکورہ جواب بالکل صحیح ہے۔ عورت مذکورہ میں نکاح بلا قضا قاضی فسخ ہو گیا اور عورت پر عدت بھی غیر مدخولہ ہونے کی وجہ سے نہ آئے گی اور خاوند سے مہر کا مطالبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ **فی الدر المختار۔ و لا شی من المهر و النفقته قال الشامی ای فی غیر المد خو ل بها ص ۳۲۵** ۔ (سید احمد اکبر آبادی مدرس مدرسہ' مولانا طفیل احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی)

زید اپنے اس اقراری عقیدہ کی وجہ سے کافر ہو گیا' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا قرآن پاک' احادیث کثیرہ اور اجماع امت سے ثابت اور متفق علیہ ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا منکر اور کسی دوسرے شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منصب نبوت پر فائز کئے جانے کا معتقد مرتد ہے۔ اس کے ارتداد کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ ہو گیا اور مومنہ کی

اس سے تفریق کرا دینی لازمی ہے۔ (محمد کفایت اللہ مدرسہ امینیہ دہلی)

فتویٰ سہارنپور

۱۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور مسیح موعود مانتا ہے۔ وہ بلاشبہ کافر اور مرتد ہے' کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہے۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا نصوص قطعیہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اس لئے اگر واقعی زید کا یہ عقیدہ ہے تو وہ کافر ہے۔ اس لئے مسلمان عورت کا نکاح نہیں رہ سکتا' کیونکہ زید کے مرتد ہونے کے وقت سے نکاح فسخ ہو گیا۔ **اذا لم یعرف ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔** (الاشباہ والنظائر ص ۲۶۷)

۲۔ زید کے مرتد ہونے کی وجہ سے ہندہ کا نکاح فسخ ہو گیا اور اس کو زید کے پاس رہنا جائز نہیں۔ اگر وہ عقیدہ سے تائب ہو جائے تو دوبارہ نکاح اس سے ہو سکتا ہے ورنہ ہندہ کو اختیار ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے۔ **وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ فلا توقف فللموطوءۃ مہرھا ولغیرھا نصفہ لو ارتد۔** (در مختار ص ۶۴۳)

عبارت مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں عورت زوج سے نصف مہر بھی وصول کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم (سعید احمد مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور' عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷ رجب ۱۳۵۰ھ)

فتویٰ تھانہ بھون

الجواب:۔

۱۔ زید ان عقائد سے مرتد ہو گیا۔

۲۔ زید کا نکاح ہندہ سے فسخ ہو گیا۔ (مولانا اشرف علی تھانوی" ۱۶ رجب ۱۳۵۰ھ)

فتویٰ ملتان

الجواب وھو الملھم بالصواب: صورت مسئولہ میں زوج کفر کو پہنچ چکا ہے۔ لہٰذا نکاح فسخ ہے۔ عورت اس کی عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے' اگر خلوت ہو چکی ہو۔ اگرچہ غیر صحیحہ بھی ہو' ورنہ بغیر عدت کے نکاح کر سکتی ہے۔ (حضرت مولانا محمد عبدالعلیم ملتانی)

فتویٰ ریاست رام پور

" زید' ایسا اعتقاد رکھنے سے ہرگز مسلمان نہیں رہتا' بلکہ باظہار عقائد خبیثہ اور اقوال ملعونہ مذکورہ فی السوال کے قطعاً" "یقیناً" اجماعاً" کافرو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔

۱۔ الحاصل عقائد خبیثہ ملعونہ مذکور کے باعث زید کے کافرو مرتد ہونے میں شک و شبہ نہیں۔

۲۔ زید کا نکاح باقی نہیں' بلکہ ارتداد سے فسخ ہوگیا۔ و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب۔"

(حضرت مولانا محمد نور الحسین ' محمد سعید 'محمد فضل الحق (پرنسپل) مدرسہ عالیہ 'مولانا محمد یوسف مدرس مدرسہ عالیہ' مولانا سید رسول عفی عنہ' مدرس پنجم مدرسہ عالیہ' سید احمد شاہ عفی عنہ' ابن الفضل محمد افضال الحق کان اللہ لہ مدرس سوم مدرسہ عالیہ رام پور' مولانا محمد نبی مدرس مدرسہ عالیہ)

فتویٰ مکتہ المکرمتہ

بعد حمداللہ نقول : لا شک فی کفر مدعی النبوۃ لانہ لا نبی بعد محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلم لقولہ تعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کل من صدقہ واتبعہ علی دعواہ فھو کافر مثلہ و لا یصح منا کحتہ لاھل الاسلام والحالتہ ھذہ و اللہ اعلم۔

رئیس القضاۃ

الشیخ عبداللہ بن حسن

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے حمد و ثنا کے بعد ہم کہتے ہیں کہ مدعی نبوت کے کفر میں کوئی شک نہیں' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور جو شخص اس کے دعوے کی تصدیق کرے یا اس کی تابعداری کرے۔ وہ مدعی نبوت کی طرح کافر ہے اور اہل اسلام نے ان کا رشتہ نکاح و بیاہ صحیح نہیں۔ (و الحالتہ ھذہ و اللہ اعلم)

فتویٰ مفتی القدس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدی

صریح کتاب اللہ بان محمدا صلی اللہ علیہ و سلم خاتم النبیین و قد اجتمعت

الامته علی ذلک فالاعتقاد خلافه کفر و خروج عن الاسلام فاذا ارتد شخص بسبب ذالک ینفسخ نکاحه۔ واللہ سبحانہ و تعالی اعلم۔

الفقیر لضعیف مفتی القدس شریف
محمد امین الحسینی

تعریف خدائے یکتا کے لئے ہے۔ صلوۃ و سلام نازل ہو' اس ذات کریم پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اللہ تعالی کا صریح حکم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور امت کا اس عقیدہ پر اجماع ہے اور اس کے خلاف اعتقاد رکھنا کفر ہے اور دائرہ اسلام سے خروج ہے۔ پس جو شخص اس عقیدہ کی وجہ سے مرتد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔ واللہ سبحانہ ' و تعالیٰ شانہ ' (بیانات علماء ربانی)

قادیانیوں کے متعلق جمعیت العلماء ہند کا فتویٰ

" اسلام میں توحید کے بعد سب سے زیادہ اساسی اور بنیادی عقیدہ' ختم نبوت کا عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں کے سارے فرقے متحد اور متفق ہیں۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کا دین خادم الادیان' آپؐ کی شریعت خاتم الشرائع اور اس شریعت کے عقائد و احکام سب کے سب آخری اور مختتم ہیں۔ اب کوئی نبی آنے والا ہے نہ کوئی خدائی قانون اترنے والا ہے' اس لئے یہ دین پچھلے ادیان کے لئے ناسخ ہے' اسے کوئی اگلا یا پچھلا دین منسوخ نہیں کر سکتا کہ وہ منسوخ شدہ ہے کیونکہ کسی چیز کے خاتم اور مختتم ہونے کے معنی اس کے کامل ہو جانے کے ہیں۔ جس میں کمی یا زیادتی کی گنجائش نہ رہے ورنہ وہ کامل نہیں' اس لئے ختم نبوت کے عقیدہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مان لینے کے معنی یہ ہوئے کہ آپؐ کا دین خاتم الادیان' آپؐ کی شریعت خاتم الشرائع اور آپ کا لایا ہوا قانون الٰہی خاتم القوانین ہے۔ پس ختم نبوت کا منکر ظاہر ہے کہ اس امر کا قائل ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی بھی آ سکتا ہے اور قانون بھی اتر سکتا ہے اور یہ شریعت منسوخ ہو کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں ممکن نہیں ہے کہ ایسا منکر شخص اسلام اور پیغمبر اسلام کا وفادار رہ سکے' جبکہ وہ اس عظیم الشان پیغمبر کی صحیح پوزیشن ہی کو تسلیم نہیں کرتا اور اسلام کو اس کے اصلی معنی میں اسلام ہی نہیں مانتا۔ اس لئے ختم نبوت کا عقیدہ بغیر تسلیم کئے آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اس بناء پر تمام علماء اسلام نے

متفق ہو کر اس جماعت (قادیانیوں) کے خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ دیا۔ جو اس بنیادی عقیدے کا کھلے بندوں انکار کرتی ہے۔

قادیانی اور مسلمان کے اس فرق کو خود قادیانی بھی تسلیم کئے ہوئے ہیں۔ ان کی نام نہاد مسجدیں الگ ہیں۔ ان کی نمازیں کسی مسلمان کے پیچھے نہیں ہو سکتیں۔ وہ سب مسلمانوں کو غیر مسلم مانتے ہیں۔ ان کے مقابر الگ ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا مکہ' مدینہ بھی الگ ہے' وہ مسلمانوں کے مکہ' مدینہ میں حج کے لئے نہیں جاتے۔ انہوں نے مسجد اقصیٰ اور مینار شرقیہ (منارۃ المسیح) الگ بنایا ہوا ہے۔ اس لئے وہ خود بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کا دین' ان کا مذہب' ان کا نبی مسلمانوں سے الگ ہے اور کسی جہت میں بھی عام مسلمانوں کے ساتھ ان کی شرکت نہیں۔

اندریں صورت .... جب کہ قادیانیوں نے اپنی پارٹی پالیٹکس کے سلسلہ میں سب سے پہلے اسلام کے اس اساسی عقیدہ پر ضرب لگائی' ختم نبوت کا انکار کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانا اور اسلام کے اس بدیہی مسئلہ ختم نبوت کا صاف انکار کر دیا اور اسلام سے الگ اپنی ایک مستقل راہ بنالی۔

۱۔ قادیانی جماعت معہ اپنے بانی اور ان تمام پارٹیوں کے جو مرزا صاحب پر اعتقاد رکھتی ہیں' اسلام سے خارج ہے اور مرتد کے حکم میں ہے۔

۲۔ نہ ان سے رشتہ مناکحت جائز ہے نہ رشتہ موانست و مودۃ۔

۳۔ نہ انہیں مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا جائز ہے۔

۴۔ نہ ان سے وہ معاملات و تعلقات رکھنے جائز ہیں جو مسلمانوں سے رکھے جا سکتے (جاتے) ہیں۔(مولانا محمد طیب غفرلہ' مہتمم دارالعلوم دیوبند ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۶)

○ الجواب صحیح۔ (ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ' صدر جمعیت العلماء ہند پرنسپل و صدر مدرس دارالعلوم دیوبند)

○ یقیناً مرزا غلام احمد اور انکے تمام ماننے والے اپنے ان مسلمہ عقائد کی بناء پر' جن پر ان کے مسلک کا مدار ہے' مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان سے مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ جائز نہیں۔ (ابوالوفا شاہجہاں پور مقیم سورت رکن مرکزیہ مجلس عاملہ جمعیت علماء ہند و نائب صدر جمعیتہ یوپی ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

○ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ان مسلمہ عقائد' جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں' کی بناء پر اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ ان کے مرید اور اس سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگ جو اس کو ان

عقائد باطلہ ۔ کے باوجود' مسلمان سمجھتے ہیں وہ بھی اسلام سے خارج ہیں۔ (مولانا محمد قاسم' جنرل سیکرٹری جمعیت العلماء یوپی ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۶' محمد اسماعیل' (ناظم جمعیت العلمائے ہند) حبیب الرحمٰن اعظمی رکن مجلس عاملہ' (مرکزی جمعیت العلماء ہند' ایم ایل اے۔ یوپی) سجاد حسین' (صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتح پور دہلی) حمید الدین قمر فاروقی' صدر جمعیت العلماء حیدر آباد دکن) حکیم اعظمی' (جے پی آنریری پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی (صدر جمعیت العلماء بمبئی اسٹیٹ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۶)

○ الجواب صحیح :۔ بے شک قادیانی' اپنی مختلف جماعتوں کے ساتھ اسلام سے خارج ہیں' اس لئے کہ یہ ضروریات دین کے منکر ہیں جن میں سب سے زیادہ اہم ختم نبوت کا مسئلہ ہے' وہ اس کے منکر ہیں۔ ان سے مناکحت وغیرہ کچھ جائز نہیں۔(سید مہدی حسن' مفتی دارالعلوم دیو بند ۲۳ مارچ ۷۶ء)

○ الجواب صحیح :۔ میں بھی مفتی مہدی حسن صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔(محمد حفظ الرحمان' (ایم پی ممبر اے آئی سی سی' جنرل سیکرٹری ۔ جمعیت علمائے ہند دہلی۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۶' خادم الشرع قاضی محمد حسن مرگھے چیف قاضی شہر بمبئی۔ ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء)

○ "جس طرح سیاسی جماعتوں کے چند بنیادی اصول ہوتے ہیں' اس کے اقرار کے بعد ہی آدمی اس جماعت کا رکن بنتا ہے۔ اس سے روگردانی اور انکار کے بعد جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے چند بنیادی عقیدے اور اصول ہیں جو انہیں تسلیم کرے' وہ مسلمان' جبکہ انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ختم نبوت ہی وہ بنیادی عقیدہ ہے۔ سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت ختم ہو گئی۔ قادیانیوں نے انگریزی حکومت سے ساز باز کر کے اسلام کو تباہ کرنے کے لئے ایک نیا مذہب تصنیف کیا۔ ایک ایسا شخص جو ایک غلام ملک کا رہنے والا تھا (اس وقت تک ہند آزاد نہ ہوا تھا) نام بھی غلام احمد تھا۔ انگریزی حکومت کے اشارے سے نبی بن بیٹھا' اس کے ماننے والوں کو قادیانی کہتے ہیں۔ بنیادی مسئلہ اور اصول سے انکار کرنے کے بعد یہ سب (قادیانی) دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تمام علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ قادیانیوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں' لہٰذا میں اس مذہبی عقیدہ کی بناء پر بھی ان کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔" سید محمد شاہد فاخری غفرلہ ایم ایل اے۔ سجادہ نشین خانقاہ اجملی الہ آباد۔ ۲۹ اکتوبر ۵۶ء)

یہ سب مجموعہ فتاویٰ ریاض حسین صاحب مفسر انجمن درس القرآن نے جمعیت العلماء کانفرنس السورت میں ۲۹۔۳۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو لئے اور سورت سے واپسی پر بمبئی میں ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو قاضی محمد حسن مرگھے کی طرف سے فتویٰ صحت معہ دستخط لیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت ۱۳ تا ۱۹ جنوری ۱۹۸۴ء جلد ۲ شمارہ ۳۱)

مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ کے بارے میں ایک مفصل باحوالہ استفتاء مرتب کیا۔ جس میں مرزا قادیانی کی کتابوں سے اس کے عقائد نقل کئے اور سب سے پہلے یہ استفتاء اپنے استاد محترم حضرت شیخ اکمل سید محمد نذیر حسینؒ محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کیا' جنہوں نے اس کا مفصل اور زوردار جواب لکھا۔ جس میں انہوں نے واضح کیا کہ "استفتاء میں درج عقائد کا حامل اور اس کے پیروکار کافر' مرتد' زندیق' دجال' کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں انہیں دفن کیا جائے۔ نہ ان کو ابتدا" اسلام کہا جائے اور نہ ان کو دعوت مسنون میں بلائیں۔ نہ ان کی دعوت قبول کریں اور نہ ان سے وہ دینی معاملات کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں۔ نہ ان کی صحبت اختیار کریں۔" پھر اس فتویٰ تکفیر کی تائید و تصویب مولانا بٹالویؒ نے متحدہ ہندوستان (پاک و ہند) کے تمام سربرآوردہ اور ممتاز علماء سے کرائی اور تقریباً ۲ سو علماء کے مواہیر اور دستخطوں کے ساتھ اس فتوے کو شائع کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور امت مرزائیہ کی تکفیر پر یہ سب سے پہلا متفقہ فتویٰ ہے۔

مندرجہ ذیل علاقوں کے ممتاز علماء کرام نے اس فتویٰ کی تصدیق اور تائید کی

۱۔ علمائے دہلی و آگرہ عرب و حیدر آباد بنگال وغیرہ بلاد

۲۔ علمائے کانپور و علی گڑھ

۳۔ علمائے بنارس و اعظم گڑھ

۴۔ علمائے غازی پور مہدانواں

۵۔ علمائے رحیم آباد و ضلع دربھنگہ ترہت

۶۔ علمائے بھوپال و عرب

۷۔ علمائے امرتسر و سوجان پور

۸۔ مواہیر خاندان حضرت مولوی عبداللہ غزنویؒ

۹۔ مواہیر علمائے لاہور

۱۰۔ علمائے و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

۱۱۔ علمائے شہر پٹیالہ ریاست

۱۲۔ علمائے لکھو کے ضلع فیروز پور

۱۳۔ دستخط و مواہیر علمائے تحریر پشاور

۱۴۔ علمائے راولپنڈی و ہزارہ

۱۵۔ علمائے جہلم و قرب و جوار

۱۶۔ علمائے گجرات و حوالی آں

۱۷۔ علمائے کپور تھلہ

۱۸۔ علمائے دیوبند و سہارنپور

۱۹۔ علمائے ضلع پٹنہ و عظیم آباد

۲۰۔ علمائے کانپور و لکھنؤ

۲۱۔ علمائے سیالکوٹ و وزیر آباد

(پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ .... مولانا محمد حسین بٹالویؒ ناشر دارالدعوۃ السلفیہ لاہور)

قادیانیوں کے کفر وارتداد پر

علمائے اسلام کا متفقہ فتویٰ

یہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند میں منعقد ہونے والے تحفظ ختم نبوت کے ایک عالمی اجلاس کے موقعہ پر مرتب کر کے شائع کیا گیا تھا۔

" الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین خاتم النبین و علی الہ و صحبہ اجمعین۔ اما بعد!

قرآن پاک کی صریح آیت اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ سلسلہ نبوت و رسالت

سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ہوگیا۔ اب کسی قسم کے کسی نئے نبی کی آمد کا کوئی امکان نہیں ہے۔ تمام امت مسلمہ کا صحابہ کرامؓ کے دور سے اس عقیدہ پر اجماع ہے اور یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے' جس کا انکار یا تاویل کفروارتداد ہے' چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا مدعی ہے اور اپنی ہفوات کو وحی قرار دیکر قرآن کریم کے برابر کہتا ہے' بلکہ خود کو العیاذ باللہ' سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتا ہے۔

اس لئے تمام امت محمدیہ' کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ اور اس کی پوری امت اور تمام فرقے اسلام سے خارج اور مرتد ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے چوکنا رہنا چاہئے۔ مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا میل جول رکھیں۔"

اجلاس میں شریک کئی سو علماء نے قادیانیوں کے کفروارتداد کا یہ متفقہ فتویٰ دیا ہے۔ فتویٰ پر دستخط کرنے والے چند مشاہیر علماء و مفتیان کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند' حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی صدر جمعیتہ علماء ہند' حضرت مولانا محمد مالک صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور' حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند' حضرت مولانا مفتی نظیرالدین صاحب مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند' حضرت مولانا برہان الدین صاحب ناظم مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ' حضرت مفتی احمد بیمات صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر ضلع سورت گجرات' حضرت مولانا مفتی منظور احمد مظاہری صاحب مفتی و قاضی شہر کانپور' حضرت مولانا مفتی عبدالغنی صاحب ازہری سری نگر کشمیر' حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب ترجمہ والی مسجد بھوپال' حضرت مولانا سید اکبر الدین قاسمی نائب ناظم مجلس ملیہ حیدر آباد' حضرت مولانا عبدالستار اعظمی صاحب شیخ الحدیث نیا پورہ مالیگاؤں' ناسک' حضرت مولانا مفتی وقاص علی صاحب شیخ الحدیث و مفتی دارالعلوم کھلنا (بنگلہ دیش)' حضرت مولانا ضیاء الحسن صاحب اعظمی شیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ' حضرت رشید الدین صاحب مہتمم مدرسہ شاہی مراد آباد' حضرت مولانا اسماعیل صاحب امیر شریعت اڑیسہ' حضرت مولانا قاری مشتاق صاحب شیخ الحدیث مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ' حضرت مولانا برکت اللہ صاحب دیور یادی حیدر آباد' حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند' حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیر آبادی' حضرت مولانا طاہر حسن صاحب شیخ الحدیث جامعہ "گیا" (انڈیا)

اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ' حضرت مولانا قاری فخرالدین صاحب گیاوی مہتمم مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ' محمد عثمان منصور پوری کنوینر اجلاس۔

احمد بن عبدالعزیز المبارک قاضی القضاۃ' ابو ظہبی

" یہ فرقہ انیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھوں پیدا ہوا۔ یہ شخص قادیان صوبہ پنجاب (ہندوستان) کا رہنے والا تھا اسی وجہ سے اسے اور اس کے متبعین کو قادیانی کہا جاتا ہے۔ ابتداء میں اس نے اسلام کے مخالفین خصوصاً عیسائیوں سے مناظرے و مجادلے کئے او ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت و رسالت کر دیا۔ پھر اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا' حتیٰ کہ ۱۹۰۸ء میں مرگیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا (دوسرا) خلیفہ بنا۔

اس کے پیروکار اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ نبی اور رسول تھا۔ اب قادیانیت پاک و ہند کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی پھیل چکی ہے اور انہوں نے پاکستان میں اپنے لئے ایک مخصوص شہر بنایا ہے' جس کا نام ربوہ رکھا ہے' اسے وہ کعبہ کا درجہ دیتے ہیں اور وہاں "حج" بھی کرتے ہیں۔

اور یہ پکی بات ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ مسلمانوں کے خلاف استعمار کے ایجنٹ ہیں۔ یہودیوں کے آلہ کار ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف ان کی سازشیں انتہا کو پہنچ چکی ہیں' یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مجبور ہو گئی۔ ہوا یہ کہ انہوں نے ایک بدترین شرارت کی۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کو روک کر مسلمان طلباء کو سخت مارا' مسلح حملہ کر کے ان کو تیز دھار آلات سے زخمی کر دیا۔ مسلمانوں کا غیظ و غضب بھڑک اٹھا۔ جس کی وجہ سے پاکستان کی پارلیمنٹ نے ان کو غیر مسلم قرار دے دیا' چونکہ وہ جناب نبی کریمؐ کے بعد ایک مدعی نبوت و رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن مجید کے معنی میں من مانی تحریف کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے ترجمہ کو اپنے عقیدہ کے موافق بدلنے کے لئے لغات تک کو نظرانداز کر دیتے ہیں' اسی بنا پر رابطہ عالم اسلامی نے علماء اسلام کا ایک بہت بڑا نمائندہ اجتماع مکہ مکرمہ میں بلایا تھا جو ۱۴ تا ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ بمطابق ۶ تا ۱۰ اپریل منعقد ہوا۔ اور اس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ قادیانیت غیر مسلم اقلیت ہے جس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔

۲۔ ان کا مقامات مقدسہ میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔

۳۔ ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔
۴۔ ان کے عقائد باطلہ کی بیخ کنی کے لئے اہم مقامات پر مناسب انتظام کیا جائے۔
۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے کفر کو بے نقاب کیا جائے۔
۶۔ مسلمان ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ کریں۔

ان وجوہات کی بناء پر میری (عدالت کی) رائے ہے کہ
۱۔ ان کو حکومت کے تمام شعبوں سے نکال دیا جائے۔
۲۔ ان کو واپس اپنے وطن کی طرف بھیج دیا جائے۔
۳۔ آئندہ کے لئے ان کا یہاں داخلہ بند کر دیا جائے۔
۴۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان' ان کے پاسپورٹوں میں' آئندہ سے ان کو قادیانی لکھا کرے گی۔ لہٰذا ہمیں اپنے علاقوں میں ان پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔
۵۔ ان کے لٹریچر کو ضبط کر لیا جائے تاکہ مسلمان عوام اس سے گمراہ نہ ہو سکیں۔
۶۔ آئندہ تمام وسائل کو بروئے کار لا کر ان کے باطل نظریات کا رد کیا جائے۔ تاکہ اس ملک کے مسلمان یہ جان سکیں کہ قادیانیت ایک جھوٹا فرقہ ہے جو اسلام سے خارج ہے اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

دستخط قاضی القضاۃ

احمد بن عبدالعزیز المبارک ۔ ابو ظہبی

(اسلامیہ پاکٹ بک۔ محمد مسلم بن برکت اللہ)

جامعہ ازہر کا ایک تاریخی فتویٰ

"جامعہ ازہر' عالم اسلام کی قدیم ترین درسگاہوں میں سے ہے۔ وہاں کے علماء کی دینی آراء کو عالم اسلام میں بڑی قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے۔ ۱۹۳۹ء میں قادیانیوں نے کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح جامعہ ازہر کے علماء سے اپنی تائید میں فتویٰ حاصل کر لیا جائے۔ اس گروہ کا خیال تھا کہ اگر کسی نہ کسی طرح دھوکہ دہی اور سخن سازیوں کے ذریعہ جامعہ ازہر سے کوئی تحریر ایسی حاصل کر لی جائے جس سے قادیانیوں کی حمایت کا پہلو نکلتا ہو یا نکالا جا سکتا ہو تو دنیا کے بہت سے ناخواندہ مسلمانوں کو بہکانے پھسلانے کا بڑا ہتھیار میسر آ جائے گا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے اول اول دو قادیانی مبلغوں کو مصر بھیجا اور ان کو طالب علم کی حیثیت سے

جامعہ ازہر کے کلیہ اصول الدین میں داخل کرا دیا۔ کلیہ اصول الدین میں داخلہ حاصل کرتے ہی ان دونوں مبلغوں نے مصر میں قادیانیت کے فروغ کے لئے کام شروع کر دیا۔ ابتداً" انہوں نے دو عربی کتابچے **تعالیم الاحمدیۃ** (احمدیت کی تعلیمات) اور **الاحمدیۃ کما ھو لنا ھا** (احمدیت جیسا کہ ہم نے اس کو سمجھا) چھاپ کر مصری مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش کی۔ مصر میں قادیانیت کا یہ پہلا تعارف تھا۔ اس زمانہ میں حکیم مشرق علامہ سید جمال الدین افغانی رحمتہ اللہ علیہ کے دست راست مفتی شیخ محمد عبدہ کے تلمیذ رشید اور علامہ اقبالؒ کے دوست اور عظیم مفسر قرآن شیخ مصطفیٰ المراغی شیخ الازہر تھے۔ ان کو جب قادیانیوں کی اس حرکت کا علم ہوا تو انہوں نے کلیہ اصول الدین کے سربراہ الشیخ عبدالمجید اللبان کی سرکردگی میں ایک خصوصی کمیٹی قائم کی۔ جس کے سپرد یہ کام ہوا کہ وہ ان دونوں "طالب علموں" کے معاملہ کی تحقیقات کرے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ کس فرقہ سے ان کا تعلق ہے؟ ان کا دین و مذہب کیا ہے اور یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ اس کمیٹی میں جامعہ ازہر کے متعدد جید علماء شامل تھے۔ ان حضرات نے ان دونوں افراد کے سلسلہ میں مفصل تحقیقات کیں۔ قادیانیوں کے سارے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور آخر میں ایک جامع رپورٹ شیخ الازہر شیخ مصطفیٰ المراغی کو پیش کی۔ اس رپورٹ میں قادیانیوں کے عقائد کا جائزہ لینے کے بعد بتایا گیا کہ " قادیانی کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" اس رپورٹ کے ملنے کے بعد مذکورہ دونوں "طالب علموں" کو بھی کافر ملحد قرار دے کر جامعہ ازہر سے خارج کر دیا گیا اور آئندہ کے لئے حکم دے دیا گیا کہ کسی قادیانی کو جامعہ ازہر میں داخلہ نہ دیا جائے۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی قادیانی جامعہ ازہر میں نہیں گھس سکا اور نہ' انشاء اللہ العزیز' آئندہ کبھی ان لوگوں کو یہ جرات ہو گی۔" (ماہنامہ " ضیائے حرم " دسمبر ۱۹۷۴ء)

" دنیائے اسلام کی سب سے بڑی مذہبی یونیورسٹی جامعہ ازہر مصر کے دارالافتاء نے قادیانی فرقے کو جھوٹا اور اسلام کے خلاف قرار دیا ہے۔ یہ فتویٰ ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم میں ایک مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مصری وزارت خارجہ کے توسط سے حاصل کیا گیا۔ فتویٰ دیتے ہوئے ازہر کے علمائے کرام نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں سینکڑوں ایسے دلائل پائے جاتے ہیں جو صریح کفر ہیں اور دین حق کے خلاف ہیں' اس لئے دارالافتاء کی رائے میں احمدی فرقہ' جو مرزا غلام احمد کا پیروکار ہے اور اسے قادیانی بھی کہا جاتا ہے' جھوٹا ہے۔

اس کے عقائد اور عبادات مسلمانوں کے صحیح عقائد اور عبادات کے سراسر منافی ہیں۔ اس فرقے کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کے مبلغین پر وحی نازل ہوتی ہے اور اس میں سے نبی اور رسول ہوتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتا ہے۔ ان کی یہ خرافات قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔

فتویٰ میں قرار دیا گیا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ضال اور باطل فرقوں کا پوری طرح ناطقہ بند کر دیں' تاکہ وہ بھی اسی طرح نیست و نابود ہو جائیں جس طرح اس سے پہلے جھوٹے "مدعیان نبوت" اور ان کے پیروکار نیست و نابود ہوتے رہے ہیں۔

فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کی مسجدیں منافقین کی مسجدیں ہوتے ہوئے مسجد ضرار کے حکم میں آتی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان کے اندر تفریق برپا کرنے کے لئے تعمیر کی گئی تھی۔ اور جس میں منافقین کی جماعتیں جمع ہوتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھانے سے منع کر دیا تھا اور اس مسجد کے تعمیر کرنے والوں کے سب ناپاک ارادوں سے پردہ کشائی کی۔" (روزنامہ امروز' ۲۹ جون ۱۹۷۹ء)

سعودی عرب کی فقہی کمیٹی کا فیصلہ

" مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں۔ خواہ وہ خود کے مسلمان ہونے کا دعویٰ کریں۔ یہ لوگ مسلمانوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے یہ فقہی کمیٹی اعلان کرتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے ذمے' خواہ وہ حکمران ہوں یا علماء و مصنفین' خطیب ہوں یا داعی' فرض ہے کہ اس گمراہ ٹولے کا سختی سے مقابلہ اور محاسبہ کریں۔ دنیا میں جہاں کہیں اس باطل ٹولے کا وجود نظر آئے اس کا قلع قمع کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ وباللہ التوفیق۔" (اخبار العالم الاسلامی عدد نمبر ۶۳۸ بمطابق ۱۸ جمادی الثانیہ ۱۳۹۹ھ)

اردن کی وزارت اوقاف کا فتویٰ

" قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور وہ امت مسلمہ میں شامل نہیں ہیں۔ کوئی مسلمان قادیانیوں کو نہ اپنی لڑکی نکاح میں دے اور نہ ان کی لڑکی سے شادی کرے اور ان کے ذبح کردہ جانور کا گوشت بھی نہ کھائے نیز قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ کیا جائے۔" (نوائے وقت' ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

قادیانیوں کے بارے میں اردن کے فتویٰ بورڈ کا فتویٰ

قادیانیت' پر غور و فکر کرنے کی غرض سے فتویٰ بورڈ کا اجلاس عمان میں " وزارۃ الاوقاف و الشون و المقدسات الاسلامیہ " کی عمارت میں ہوا۔ جس میں اس موضوع کے تمام پہلوؤں پر غور و فکر کرنے اور قادیانیوں کی کتابوں اور قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے اقوال کا جائزہ لینے کے بعد بورڈ نے حسب ذیل فیصلہ دیا۔

اولاً! اس گروہ کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے' اسے اللہ تعالیٰ کا کلام الہام ہوتا تھا اور اس کا کلام قرآن کریم جیسا ہے' اس کا اپنا دعویٰ یہ ہے کہ اسے دس ہزار سے زیادہ آیتیں بذریعہ وحی ملیں اور اس کے اس دعوے کو جھٹلانے والا کافر ہے' قادیانی فرقے کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے کے تمام انبیاء نے نہ صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی گواہی دی ہے' بلکہ انہوں نے اس کی بعثت کے زمانے اور جگہ کا بھی تعین کیا ہے۔

مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کے ایک پمفلٹ' "جماعت احمدیہ میں داخلے کی شرائط " میں لکھا ہے

" مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) اللہ تعالیٰ کے مرسل ہیں' اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا انکار خطرناک جسارت ہے' جس کی سزا ایمان سے محرومی ہے' ان کے ایک مبلغ ابوا لعطاء جالندھری نے لکھا ہے' اللہ تعالیٰ نے احمد (یعنی مرزا غلام احمد) سے ان تمام طریقوں سے کلام کیا ہے جن سے وہ اپنے انبیاء سے کلام کرتا ہے' کیونکہ صفت نبوت میں سب انبیاء برابر ہیں۔" (بشارت احمدیہ)

یہ دعوے کتاب و سنت کی نصوص صریحہ سے متصادم ہیں' قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبین۔

اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہو گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ انبیاء کو ختم کر دیا یعنی آپ کے بعد نبوت کسی کو نہ ملے گی۔ اس لئے آپ کے بعد دعویٰ نبوت بے دلیل ہے۔ اسی مفہوم کو سنت صحیحہ نے بھی واضح کر دیا ہے۔

ثانیاً! یہ قادیانی یا احمدی گروہ' دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی روح مرزا غلام احمد میں حلول کر گئی ہے۔ یہ دعویٰ' عقیدہ تناسخ ارواح کی ہی ایک شکل ہے جو مسلمانوں کے اجماع

اور شریعت اسلامیہ کے سراسر مخالف ہے۔

ثالثاً:۔ اس گروہ کا دعویٰ ہے کہ "قادیان" مقدس شہر ہے اور قرآن پاک میں مذکور "مسجد اقصیٰ" سے یہی مراد ہے اور یہ کہ مکہ اور مدینہ کے بعد اسی کا درجہ ہے اور آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی شہر میں نازل ہوں گے۔ یہ دعویٰ قرآن کریم کی تفسیر میں مفسرین کے اجماع اور صحیح احادیث کے صریح مخالف ہے۔

قرآن مجید میں مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس شہر میں واقع مقام اسراء و معراج ہے۔ لہٰذا ان کا یہ دعویٰ اس کے صریح مخالف اور صیہونیت کی عظیم خدمت ہے جو مسلمانوں کو بیت المقدس اور اس میں واقع مسجد اقصیٰ سے ہٹا کر دنیا کے کسی دوسرے علاقے پر متوجہ کرنا چاہتے ہیں' کیونکہ نصوص شریعت' مشاہدہ اور تواتر کے ساتھ یہ حقیقت پوری دنیا کو ہدایتہ" معلوم ہے کہ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ ہی مقام اسراء و معراج ہے' اس کے باوجود قادیانی ناقابل تاویل اور محکم نصوص کو توڑ مروڑ کر مسلمانوں کو گمراہ اور مرتد بنانا چاہتے ہیں' کیونکہ وہ خود شاہراہ اسلام سے ہٹ کر مرتد ہو چکے ہیں۔

رابعاً: قادیانی گروہ کا دعویٰ ہے کہ قادیان کا حج اسلام کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے۔ اسلام کے ساتھ ایک نئے فریضے کو پیوند کر کے قادیانیوں نے بہتان باندھا ہے جو سراسر مردود ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے۔

من احدث فی امرنا ھٰذا فھو رد

نیز اس دعوائے باطلہ میں قادیان کو مکہ مکرمہ اور اس کو مسجد حرام کے برابر قرار دینے کی جسارت کی گئی ہے جو قرآن کریم کی تعلیم کے منافی ہے اور مردود۔

یہ بے بنیاد دعویٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے بھی منافی ہے۔

خامساً: یہ گروہ فریضہ جہاد کا منکر ہے جو کتاب و سنت کی نصوص صریح سے ثابت ہے اور جس کی فرضیت پر علماء امت کا اجماع ہے۔

سادساً:۔ اس گروہ کی تاریخ سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ یہ لوگ دنیا میں انگریز سامراج سے دوستی' وفاداری اور اس کے لئے عظیم خدمات سرانجام دینے پر فخر کرتے ہیں' مرزا غلام احمد کی ایک نصیحت میں' جو تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۲۸ پر درج ہے' لکھا ہے۔

"پس تمام سچے احمدیوں کا جو مرزا غلام احمد کو خدا کا مرسل اور مقدس شخص مانتے ہیں' فرض ہے کہ اس روایت کو ریاکاری کے بغیر اپنے دلوں کی گہرائیوں سے یہ یقین کریں کہ

برطانوی حکومت اللہ کا فضل اور اس کی رحمت کا سایہ ہے اور یہ پختہ اور لازوال عقیدہ رکھیں کہ اس حکومت کی زندگی ان کی زندگی ہے۔"

یہ اور اس کے علاوہ ایسی عبارتیں قادیانیوں کی کتابوں اور رسالوں میں بھری پڑی ہیں' جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہ گروہ اسلام سے مرتد ہے اور جو مسلمان اس سے وابستہ ہوگا اور ان کے عقائد کو قبول کرے گا' وہ بھی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔

اس فیصلے پر یہ احکام مرتب ہوں گے۔

۱۔ مسلمان ان سے رشتہ لینا دینا بند کردیں اور کسی بھی قادیانی سے مسلمان عورت کا نکاح فسخ ہوگا۔

۲۔ ان کا ذبح مسلمانوں کے لئے ناجائز ہوگا۔

۳۔ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

(ماہنامہ المنبر فیصل آباد۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

جامعہ رضویہ فیصل آباد

"مرزائیوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنا' ان کے ساتھ بیٹھنا' اٹھنا' کھانا' پینا' ان کی نماز پڑھنا شرعاً" ناجائز و حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے **لا یتخذ المومنون الکافرون اولیاء من دون المومنین۔** مرزائی' ختم نبوت اور دیگر ضروریات دین کے منکر ہونے کی وجہ سے' کافر ہیں۔ مرزا قادیانی اور اسے حق پر ماننے والوں کو مسلمان جاننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"(ابوالخلیل محمد اسلم جامعہ رضویہ مظہرالاسلام فیصل آباد ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ۔ ہفت روزہ لولاک فیصل آباد)

قادیانیت

ہماری نظر میں

قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی

"میں دیکھتا ہوں کہ جلسہ کے بعد کوئی بہت عمدہ اور نیک اثر اس جماعت کے بعض لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا۔ اس اجتماع میں بعض دفعہ بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمانداری ایسے نالائق رنجش اور خود غرضی کی سخت گفتگو بعض مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے کہ جیسے ریل میں بیٹھنے والے تنگی مکان کی وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ اگر کوئی بیچارہ عین ریل چلنے کے قریب اپنی گٹھڑی سمیت دوڑتا دوڑتا ان کے پاس پہنچ جائے تو اس کو دھکے دیتے اور دروازہ بند کر لیتے ہیں کہ یہاں جگہ نہیں' حالانکہ گنجائش نکل سکتی ہے۔ سو ایسا ہی یہ اجتماع بھی بعض اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ ہماری جماعت میں کچھ مادہ' نرمی اور ہمدردی اور خدمات اور جفاکشی کا پیدا نہ کرے' تب تک یہ جلسہ قرین مصلحت نہیں معلوم ہوتا۔ اور مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور الٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر' اس عاجز سے بیعت کر کے' پھر بھی ویسے ہی کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے' چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بداماں ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں' بلکہ بعض میں' ایسی بھی تہذیب ہے کہ اگر ایک' ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھتا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا تھا اور اگر نہیں اٹھنا چاہتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے' یہ حالات ہیں جو میں مشاہدہ کرتا ہوں' تب دل کباب ہوتا ہے اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم میں رہنے سے اچھا ہے۔ درحقیقت' وہ ایسے ہیں جن کو شیطانی راہیں چھوڑنا منظور ہی نہیں۔" (اشتہار التوائے جلسہ منسلکہ کتاب شہادۃ القرآن صفحہ ۲ تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۲۶)

"میں نے دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے اردگرد بہت سے بندر اور سور وغیرہ ہیں۔ اور اس سے میں نے استدلال یہ کیا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں"۔
(نزول المسیح ماخوذ از پیغام صلح، ۱۷ر جولائی ۱۹۳۴ء نقل از قادیانی مذہب)

محمد علی لاہوری (قادیانیت کی لاہوری جماعت کا سربراہ)

"The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which christianity to judaism"

ترجمہ = "تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے، جو عیسائیت کا، یہودیت کے ساتھ تھا۔" (اقتباس از مباحثہ راولپنڈی مطبوعہ قادیان ص ۲۴۰)

مرزا بشیرالدین محمود (قادیانی خلیفہ)

" قادیانی جماعت کو قادیانی لاہوری جماعت سے سخت بدگمانی اور نفرت ہے کہ گویا وہ ان کے بدترین دشمن ہیں مثلاً " اگر (قادیانی جماعت قادیان کا) ایک بدترین دشمن ہندوؤں سے لیا جائے اور ایک بدترین دشمن عیسائیوں سے لیا جائے اور ایک بدترین دشمن دہریوں سے لیا جائے اور ایک بدترین دشمن پیغامیوں سے لیا جائے (یعنی قادیانی جماعت لاہور سے، لیا جائے) تو یقیناً پیغامی، دشمنی اور بغض میں دہریہ، عیسائی اور ہندو سے بڑھا ہوا ہو گا۔ ان کے (یعنی قادیانی جماعت لاہور، کے) غالی ممبر بغض کے مجسمے ہیں۔ اگر کسی نے زمین پر چلتی پھرتی دوزخ کی آگ دیکھنی ہو تو ان لوگوں کو دیکھ لے، میں نہیں سمجھتا ان سے زیادہ بغض و کینہ رکھنے والے لوگ کبھی دنیا میں ہوئے ہوں..... جہاں تک تاریخ کا پتہ چلتا ہے، ان لوگوں کا بغض سب سے بڑھا ہوا ہے۔" (مرزا بشیر الدین محمود احمد، خلیفہ قادیان کا خطبہ بابت ۱۹۴۱ء مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹ نمبر ۲۲۲۔ مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۱) (قادیانی مقدمہ از الیاس برنی صاحب)

مزید بر آں قادیانی جماعت قادیان، قادیانی جماعت لاہور کی اندرونی حالت بھی قابل شرم سمجھتی ہے۔ مثلاً اس کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔

" مجھے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی نرالی دنیا کا بھی ذکر کرنا ہے۔ اس انجمن کا مرکز احمدیہ بلڈنگ میں ایک گڑھے کے اندر بنا ہوا ہے۔ وہاں رہنے والے ذمہ دار اراکین جن میں مولانا محمد علی کو سب کے اوپر فوقیت حاصل ہے اور پھر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وائس

پریذیڈنٹ' محمد منظور الٰہی صاحب جائنٹ سیکرٹری' سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ یہ عجیب قماش کے لوگ ہیں۔ ان کا جو برے سے برا نام رکھو' صحیح ہے۔ یہ آنکھوں سے چھپے ہوئے اس زمانہ کے جن ہیں ...... یہ لوگ نہ اخلاق کو جانتے ہیں' نہ شریعت کو' نہ اپنے قواعد کو' نہ ملکی آئین اور نہ انسانی حقوق کو' بلکہ سب کو پانی میں حل کر کے سالم نگل چکے ہیں۔ انکے منہ کی باتیں سنو' شکلیں دیکھو' کتابیں دیکھو' تو ملائکہ اور فرشتے نظر آتے ہیں' لیکن اعمال میں اور اندر' مخفی گندگی کی نالیاں بہہ رہی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح' جس طرح ان کے محلہ میں زمین کے بہت نیچے چھپ کر گندی نالی بہتی ہے ...... ان کی اولادیں احمدیت یا دین سے ہرگز اچھا تعلق نہیں رکھتیں ...... بلکہ قریباً قریباً بے دین ہیں' اس لئے خدا کے الہام میں یہ سب روحانی حقیقت میں لاولد ہیں۔" (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷ نمبر ۵۴' مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۹ء)

"پس اساتذہ' افسران تعلیم اور خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ بچوں سے آوارگی دور کریں۔ یہ آوارگی ہی کا اثر ہے کہ ہم اوپر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور ادھر گلی میں بچے گالیاں بک رہے ہوتے ہیں۔ اگر تو وہ نماز ہی نہیں پڑھتے تو دوسرے مجرم ہیں' نہیں تو یہی جرم کافی ہے' فحش گالیاں ماں بہن کی وہ بکتے ہیں اور کسی شریف آدمی کو خیال نہیں آتا کہ ان کو روکے۔ مسجد مبارک کے سامنے کھیلنے والے بچے ۹۰' ۹۵ فی صدی احمدیوں کے بچے ہی ہو سکتے ہیں۔ تھوڑے سے غیروں کے بھی ہوتے ہونگے' مگر میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے' احمدیوں کے بچے گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور ان کے ماں باپ اور اساتذہ کو احساس تک نہیں ہوتا کہ ان کی اصلاح کریں۔ پھر میں نے دیکھا ہے' مدرسہ احمدیہ کے طلبہ گلیوں میں سے گزرتے ہیں تو گاتے جاتے ہیں' حالانکہ یہ وقار کے سخت خلاف ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ شرم و حیا' جو دین کا حصہ ہے' بالکل جاتی رہی ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے' نوجوان ایک دوسرے کی گردن میں باہیں اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلے جا رہے ہیں' حالانکہ یہ سب باتیں وقار کے خلاف ہیں ...... میں نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں کو اسلامی آداب سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ نوجوان بے تکلفانہ ایک دوسرے کی گردن میں باہیں ڈالے پھر رہے ہوتے ہیں' حتیٰ کہ میرے سامنے بھی ایسا کرنے میں کوئی باک نہیں ہوتا' کیونکہ ان کو یہ احساس ہی نہیں کہ یہ کوئی بری بات ہے۔ ان کے ماں باپ اور اساتذہ نے ان کی اصلاح کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ حالانکہ یہ چیز انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہے۔" (میاں محمود احمد' خلیفہ قادیان کا خطبہ'

مندرجہ اخبار الفضل قادیان' جلد ۷ نمبر ۵۸' مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

"اور جیسا کہ میں بتا چکا ہوں' ہماری جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں نے شوق سے اس (بھرتی) میں حصہ لیا اور اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کر دیا ہے۔ لیکن اس بھرتی میں ہمیں ایک اور فائدہ بھی حاصل ہوا ہے اور وہ یہ کہ ہماری توجہ ایک اور اہم معاملہ کی طرف پھر گئی ہے۔ اگر یہ بھرتی کا موقع نہ آتا' تو نہ معلوم' وہ بات کب تک ہماری نظروں سے اوجھل رہتی۔ وہ بات یہ ہے کہ اس فوجی بھرتی کے نتیجہ میں یہ نہایت ہی افسوس ناک امر بھی معلوم ہوا ہے کہ احمدی نوجوانوں کی صحتیں خطرناک طور پر گری ہوئی ہیں۔ اگر بھرتی کا یہ موقع نہ ملتا تو شاید ہمیں اس کا علم دیر تک نہ ہوتا۔ احمدی نوجوانوں کے وزن بالعموم اس وزن سے کم ہیں' جتنا وزن اس عمر میں نوجوانوں کا ہوا کرتا ہے۔ احمدی نوجوانوں کی نظریں بالعموم ان نظروں سے کم ہیں' جتنی نظریں اس عمر میں نوجوانوں کی ہوا کرتی ہیں اور احمدی نوجوان کی کمریں بالعموم اس معیار سے بہت کمزور ہیں' جتنی اس عمر میں نوجوانوں کی کمروں میں طاقت ہوا کرتی ہے اور یہ امر ایسا خطرناک ہے' جس کی جتنی جلد اصلاح ممکن ہو' اتنی ہی جلدی کرنی چاہئے۔ پس اگر اس فوجی تربیت میں شریک ہونے کے اعلان سے کوئی فائدہ نہ بھی ہو۔ تب بھی اس ذریعہ سے ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوا ہے اور یہ خود اپنی ذات میں بہت اہم ہے اور میں غور کر رہا ہوں کہ آئندہ نوجوانوں کے لئے ایسے قواعد تیار کئے جائیں' جن کے نتیجے میں ان کے تمام قوئ کی حفاظت ہو۔" (مرزا بشیر الدین محمود احمد' خلیفہ قادیان کا بیان' مندرجہ اخبار الفضل قادیان' اکتوبر ۱۹۳۹ء)

"تمہاری حالت یہ ہے کہ جب تم میں سے بعض' دشمن سے کوئی گالی سنتے ہیں' تو ان کے منہ میں جھاگ بھر آتا ہے اور وہ کود کر حملہ کر دیتے ہیں' لیکن اسی وقت ان کے پیر پیچھے کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تم میں سے بعض تقریر کے لئے کھڑے ہوتے ہیں' اور کہتے ہیں " ہم مر جائیں گے' مگر سلسلہ کی ہتک برداشت نہ کریں گے" لیکن جب کوئی ان پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو پھر ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ " بھائیو! کچھ روپے ہیں' جن سے مقدمہ لڑا جائے۔ کوئی وکیل ہے جو وکالت کرے۔" (مرزا محمود احمد' خلیفہ قادیان کا بیان' مندرجہ اخبار الفضل قادیان' جلد ۲۵ نمبر ۱۲۹' مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۷ء)

" مجھے نہایت افسوس سے معلوم ہوا' کہ جامعہ احمدیہ (قادیان) میں جو طلبہ تعلیم پاتے ہیں۔ انہیں کنوؤں کے مینڈکوں کی طرح رکھا گیا ہے۔ ان میں کوئی وسعت خیال نہ تھی' ان میں کوئی شاندار امنگیں نہ تھیں اور ان میں کوئی روشن دماغی نہ تھی۔ میں نے کرید کرید کر ان کے دماغ میں داخل ہو جانا چاہا' مگر چاروں طرف سے ان کے دماغ کا راستہ بند نظر آیا' اور مجھے معلوم ہوا کہ سوائے اس کے کہ انہیں کہا جاتا ہے کہ وفات مسیح کی یہ' یہ آیتیں رٹ لو' یا نبوت کے مسئلہ کی یہ' یہ دلیلیں یاد کر لو' انہیں اور کوئی بات نہیں سکھلائی جاتی ......"

" میں نے جس سے بھی سوال کیا' معلوم ہوا کہ اس نے کبھی اخبار نہیں پڑھا اور جب کبھی میں نے ان سے امنگ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ " ہم تبلیغ کریں گے" اور جب سوال کیا کہ " کس طرح تبلیغ کرو گے۔" تو یہ جواب دیا کہ "جس طرح بھی ہو گا' تبلیغ کریں گے" یہ الفاظ' کہنے والوں کی ہمت تو بتاتے ہیں' مگر عقل تو نہیں بتاتے۔ الفاظ سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ کہنے والا ہمت رکھتا ہے' مگر یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ کہنے والے میں عقل نہیں اور نہ وسعت خیالی ہے" جس طرح ہو گا' کروں گا" یہ تو سور کہا کرتا ہے۔ اگر سور کی زبان ہوتی اور اس سے پوچھا جاتا کہ تو کس طرح حملہ کرے گا تو وہ یہی کہتا کہ "جس طرح ہو گا' کروں گا" پس سور کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ سیدھا چل پڑتا ہے۔ آگے نیزہ لے کر بیٹھو تو نیزہ پر حملہ کر دے گا۔ بندوق لے کر بیٹھو تو بندوق کی گولی کی طرف دوڑتا چلا جائے گا۔ پس یہ تو سوروں والا حملہ ہے کہ سیدھے چلے گئے' اور عواقب کا کوئی خیال نہیں کیا۔" (خطبہ مرزا بشیر الدین محمود احمد' خلیفہ قادیاں' مندرجہ اخبار الفضل قادیان' جلد ۲۲ نمبر ۸۹' ۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء)

شیخ عبدالرحمٰن مصری' قادیانی راہنما

" موجودہ خلیفہ (مرزا بشیر الدین محمود' خلیفہ دوئم) سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بعض مرد اور عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔"

(شیخ عبدالرحمان مصری کا عدالتی بیان' مندرجہ فیصلہ ہائی کورٹ لاہور' مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء)

ڈاکٹر بشارت احمد' قادیانی راہنما

" دنیا کے اکثر ممالک میں یہ قادیانی لوگ جاسوس سمجھے جانے لگے ہیں' خواجہ کمال الدین

مرحوم فرماتے ہیں کہ جس ملک میں گیا' وہاں کے لوگوں کو یہی کہتے سنا کہ یہ قادیانی لوگ گورنمنٹ کے خفیہ جاسوس ہیں۔ یہ بات غلط ہو یا صحیح' مگر لوگوں کے قلوب پر یہ اثر کیوں پڑا۔ اس لئے کہ میاں صاحب (مرزا محمود) گورنمنٹ کی خاطر ایسی خفیہ کارروائیاں کیا کرتے تھے' جن کا انہوں نے خود اپنی تقریر میں اعتراف کیا۔" (ڈاکٹر بشارت احمد۔ مراۃ الاختلاف' بار اول' ۱۹۳۸ء ص ۴۲)

حکیم عبدالعزیز' سابق پریذیڈنٹ انجمن انصار احمدیہ' قادیان

"میں مرزا محمود احمد صاحب کی بیعت سے اس لئے علیحدہ ہوا تھا کہ مجھے ان کے خلاف احمدی لڑکوں' لڑکیوں اور عورتوں کے صحیح واقعات پہنچے تھے' جن کے ساتھ انہوں نے بدکاری کی تھی۔ اسی بنا پر میں نے ان کو لکھا تھا کہ آپ جماعتی کمیشن کے سامنے معاملہ پیش ہونے دیں یا میدان مباہلہ کے لئے تیار ہوں یا حلف موکد .عذاب اٹھائیں یا ہمیں موقعہ دیں کہ واقعات پیش کرکے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سب کی موجودگی میں حلف موکد .عذاب اٹھائیں' تاکہ روز روز کا جھگڑا ختم ہو کر حق کا بول بالا ہو' لیکن' انہیں کسی طریق پر عمل پیرا ہونے کی جرات نہیں ہوئی سوائے کفار والا حربہ' بائیکاٹ' مقاطعہ استعمال کرنے کے۔ ۱۹۳۷ء سے لے کر آج تک میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ مرزا محمود احمد' خلیفہ دوئم ایک زانی اور بدچلن انسان ہے۔ جس کو خدا' رسول اور حضرت مسیح موعود سے کسی قسم کی نسبت نہیں' اگر میں اس عقیدہ پر باطل ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔" (قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص ۲۷۲)

بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف ہم زلف خلیفہ دوئم (بشیرالدین محمود قادیانی)

"مرزا محمود احمد (خلیفہ) بدچلن زناکار انسان ہے۔ میں نے ان کو خود زنا کرتے دیکھا اور اپنے دونوں بیٹوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر موکد .عذاب حلف اٹھاتی ہوں۔" (قاطع قادیانیت از مصباح الدین)

منیر احمد قادیانی

"مرزا محمود کو میں نے اپنی آنکھ سے زنا کرتا دیکھا ہے اور اس نے میرے ساتھ بھی بدفعلی کی ہے' اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر لعنت ہو۔" (بحوالہ مرزائیت اور اسلام مولفہ مولانا احسان الٰہی ظہیر)

فخرالدین ملتانی قادیانی

" مرزا بشیر الدین محمود قادیانی خلیفہ کی طرف سے یہ ناکہ بندیاں' یہ خلاف تہذیب و شرافت گالیاں' ہمارے نان و نفقہ کی بندش' ہمارے شیر خوار بچوں کے دودھ بند کرنے' ہمارے بچوں اور عورتوں کی ایذا رسانیاں' یہ لٹھ بند اور ہاکی اسٹک بند لڑکوں کے مظاہرے یا قتل و غارت کی دھمکیاں اور ہماری ڈاک پر ڈاکہ زنیاں' یہ تاراج بازیاں اور دور بین بازیاں کر کے ہماری لڑکیوں اور عورتوں کی بے پردگی کے کمینہ ارتکاب اور طرح طرح کے مقدمات میں پھنسانے کی کوشش' یہ سب حرکتیں ہمیں ان پاک ارادوں (قیام قادیان) سے باز نہیں رکھ سکیں گے۔ " (مضمون اشتہار' صدائے فخرالدین ملتانی قادیانی)

اخبار الفضل قادیان

" حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کرلیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔"

پھر لکھا ہے۔

" ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں' کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجود خلیفہ (مرزا محمود احمد) پر ہے' کیونکہ وہ ہروقت زنا کرتا رہتا ہے۔"

اس اعتراض سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص پیغامی طبع ہے (یعنی قادیانیوں کی لاہوری پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔) اس لئے کہ ہمارا حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ اعتقاد ہے کہ آپ نبی اللہ تھے مگر پیغامی (لاہوری) اس بات کو نہیں مانتے اور آپ کو صرف ولی اللہ سمجھتے ہیں۔" (مندرجہ اخبار الفضل ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء ص ۶)

قادیانی حلف نامہ

" میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز بنایا ہے۔ میں اس عہد کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کروں گا اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا۔ اور میں اپنے نفس کو اور اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا تعالیٰ کی مشیت' یہی ہے تو اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہوں گا کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی و بڑی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(بحوالہ پاکستان میں مرزائیت' مصنفہ مولانا مرتضیٰ احمد خاں ' ایڈیٹر مغربی پاکستان لاہور)

قادیانیت

ہماری نظر میں

متفرقات

دی انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا

"مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ بچ بچا کر انڈیا چلے گئے' جہاں وہ ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے" (جلد اول ص ۱۵۳۔ بحوالہ اقبال اور قادیانیت شیخ عبدالماجد قادیانی ص ۱۰۵)

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھک

"Mirza Ghulam Ahmad declared that he was greater than jesus since he was the Messiah of Muhammad as jesus was of moses." (P.530)

یعنی مرزا غلام احمد نے اعلان کیا کہ ان کا روحانی مقام' عیسیٰ علیہ السلام سے برتر ہے کیونکہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مسیح ہے اور عیسیٰ' موسیٰ کا مسیح تھا۔ (ص۔ ۵۳۰)

اسلامی انسائیکلوپیڈیا شاہکار

مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو قادیانی کہا جاتا ہے' کیونکہ مرزا غلام احمد نے اپنی دعوت اور تحریک کا آغاز اپنے وطن "قادیان" ضلع گورداسپور' مشرقی پنجاب سے کیا تھا۔ مرزا غلام احمد کے عقائد واضح ہونے کے بعد علمائے اسلام نے مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں کو اسلام سے خارج قرار دیا۔ یہ مطالبہ "کہ حکومت انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ تقسیم پاکستان سے قبل ہی برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی طرف سے کیا جانے لگا' لیکن اس وقت قادیانیوں کو انگریزوں کی سرپرستی حاصل تھی' کیونکہ انگریزوں نے اپنے مفاد کے لئے مسلمانوں میں انتشار کا یہ پودا خود ہی لگایا تھا۔ پاکستان کے قیام کے بعد ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کے خلاف پاکستان کے مسلمانوں نے تحریک چلائی' لیکن بعض وجوہات کی بنا پر اس وقت قادیانیوں کو حکومتی سطح پر غیر مسلم قرار دینے کے مطالبہ کو دبا دیا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں دوبارہ تحریک چلی اور بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء / ۱۹ شعبان ۱۳۹۴ھ کو "پارلیمنٹ آف پاکستان" کی خصوصی کمیٹی کے مسلسل اجلاسوں کے بعد حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تدریجاً" مسلمانوں کے مسلمہ عقیدہ "ختم نبوت" میں نقب لگائی۔ شروع میں عیسائیوں' سناتن دھرم' آریہ سماج اور برہمو سماج کے خلاف مرزا غلام احمد' ایک مناظر کی حیثیت سے' مسلمانوں میں اپنا مقام بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد اس

نے الہامات کے دعوے کرنا شروع کر دیئے۔ "براہین احمدیہ" کی چار ابتدائی جلدوں میں' جو ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء کے عرصے میں مکمل ہوئیں' مرزا غلام احمد نے نہ صرف مجدد' مہدی موعود' مسیح موعود اور ظلی و بروزی نبی ہونے کے دعوے کیئے۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ کرشن اور گورو گوبند سنگھ بھی میں ہی ہوں۔ اسلام میں نبی کریمؐ کے بعد نبوت کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا ہے' لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب نزول' نبی کریمؐ کی بعض احادیث سے ثابت ہے۔ مرزا غلام احمد نے بعض پیچیدہ دلائل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت عیسیٰؑ کا انتقال ہو گیا ہے' ان کی قبر کشمیر میں ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے مثیل کی آمد کا احادیث نبوی میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اسی لئے مرزا غلام احمد نے مثیل عیسیٰؑ ہونے کا دعویٰ کیا' حالانکہ حضرت عیسیٰؑ امت مسلمہ میں بحیثیت امتی آئیں گے۔ مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود' جب دوسرا خلیفہ بنا تو اس نے مرزا غلام احمد کے متعلق ایسے دعوے بھی پیش کیئے جو اس سے قبل سامنے نہیں آئے تھے۔ اس طرح اس نے یہ اعلان بھی کیا۔ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" اسی طرح مرزا محمود ایک تقریر میں اپنے پیروکاروں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود کا حکم ہے کہ کوئی احمدی' غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔" اسی طرح قادیانیوں کے نزدیک' غیر قادیانیوں (مسلمانوں) کا جنازہ پڑھنا' حتیٰ کہ کسی معصوم بچے کا بھی جنازہ پڑھنا یا جنازہ میں شرکت کرنا درست نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے انتقال کے بعد .... مولوی محمد علی خود کو اس کا جانشین اور خلیفہ سمجھتے تھے' لیکن ان کو اس کا موقع نہ ملا اور حکیم نورالدین قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بن گیا۔ اس وقت تو انہوں نے صبر کر لیا' لیکن جب ۱۹۱۴ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کا لڑکا مرزا محمود دوسرا خلیفہ بنا تو مولوی محمد علی نے الگ سے ایک گروپ بنا لیا جو لاہوری گروپ کے نام سے معروف ہوا۔ اس وقت مولوی محمد علی نے تشخص مرزا غلام احمد ...... اور مرزا کے دعوؤں کے متعلق اپنا الگ سا نقطۂ نگاہ پیش کیا۔ مولوی محمد علی نے اپنی تفسیر بیان القرآن' جلد اول' صفحہ ۳۱۷ سمیت دیگر کئی تصنیفات میں مرزا غلام احمد کو مسیح موعود بھی مانا ہے۔

مسلمانوں اور قادیانیوں میں' عموی طور پر' ختم نبوت کے مسئلہ پر اختلاف نظر آتا ہے' لیکن' درحقیقت انہوں نے کئی دوسرے مسلمہ عقائد اور مسائل پر بھی مسلمانوں سے اختلاف کیا ہے۔

علمائے اسلام میں بعض کی رائے یہ بھی ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو "احمدی" کہنا درست نہیں' کیونکہ "احمد" تو نبی کریمؐ کا نام ہے اور اس لحاظ سے مسلمان ہی خود کو "احمدی" یا "محمدی" کہلوانے میں حق بجانب ہیں' کوئی اور نہیں۔ مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو قادیان کی نسبت سے' جسے وہ اپنا قبلہ و مرکز مانتے ہیں' قادیانی کہنا چاہئے۔

حکومت پاکستان کے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کے مطابق' پاکستان کے آئین کی بعض ضروری دفعات میں ترامیم کی گئی ہیں۔ جس سے قادیانیوں کے دونوں گروپوں "ربوہ کو مرکز ماننے والے اور لاہوری گروپ" کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا' کیونکہ علمائے اسلام کی رائے کے مطابق ایسے شخص کو' جو نبی ہونے کا دعویٰ کرے' مسلمان یا مسلمانوں کے لئے مجدد ماننا دائرہ کفر میں آتا ہے۔

آئین پاکستان کی دفعہ ۲۶۰' شق نمبر۲ کے بعد ایک نئی شق اسی مفہوم کو واضح کرنے کے لئے داخل کی گئی ہے جو اس طرح ہے۔

"جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا' جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' وہ آئین یا قانون کی رو سے مسلمان نہیں ہے۔"

اس وقت ربوہ کو مرکز ماننے والوں یعنی مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والے گروپ کا سربراہ مرزا غلام احمد کا پوتا مرزا طاہر احمد ہے' جو چوتھا خلیفہ ہے اور لاہوری گروپ کا سربراہ صدر الدین ہے۔" (اسلامی انسائیکلوپیڈیا شاہکار مرتبہ سید قاسم محمود ص ۱۲۱۷)

اردو انسائیکلوپیڈیا' فیروز سنز لاہور

"جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیان ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں ملازم ہو گئے' لیکن چند سال ملازمت کرنے کے بعد مستعفی ہو گئے۔ سیالکوٹ میں قیام کے دوران ہی مذہبی امور میں ان کی دلچسپی بڑھی اور عیسائی مشنریوں اور آریہ سماجیوں سے مباحثے اور مناظرے کرنے لگے۔ پھر ۱۸۹۱ء میں انہوں نے مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبی آ سکتے ہیں۔ لوگ اس فرقے کو مرزائی بھی کہتے ہیں۔

حضرت مسیح کے متعلق احمدیہ جماعت کا عقیدہ ہے کہ انہیں آسمان پر اٹھایا گیا اور نہ ہی وہ مصلوب ہوئے' بلکہ وہ کشمیر میں آکر طبعی موت مرے۔ ۱۸۹۲ء میں مرزا صاحب نے قادیان سے ریویو آف ریلیجنز (REVIEW OF RELIGIONS) جاری کیا اور اسے اپنے خیالات کی اشاعت کا ذریعہ بنایا۔ اب ان کا بیشتر وقت مباحثوں' مباہلوں' پیشین گوئیوں اور تصنیف کتب میں گزرنے لگا۔ مرزا صاحب نے بے شمار کتابیں لکھیں اور پھر نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اعلان کیا کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ لاہور میں ہیضہ سے مرزا صاحب کا انتقال ہوا۔ لاش قادیان (بھارت) لے جا کر دفن کی گئی۔ مرزا صاحب آنجہانی نے نہ صرف مسیح موعود' مہدی اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا' بلکہ کہا کہ کرشن اور گورو گوبند سنگھ بھی میں ہی ہوں۔

مرزا صاحب نے تمام زندگی تنسیخ جہاد اور انگریزوں کی وفاداری و اطاعت کی تلقین کی۔ ان کے پیرو احمدی کہلاتے ہیں۔" (ص ۵۹' ص ۷۱۵)

اردو جامع انسائیکلوپیڈیا

"جماعت احمدیہ کے بانی غلام احمد قادیانی نے ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۰۱ء میں ایک اشتہار کے ذریعے اس جماعت کا نام جماعت احمدیہ تجویز کیا۔ اس دوران مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ وہ نہ تو آسماں پر اٹھائے گئے ہیں اور نہ ہی مصلوب ہوئے' بلکہ وہ طبعی موت مرے۔ اور ان کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نعوذ باللہ' نبوت کا دروازہ کھلا ہے' اپنے خیالات کا برملا اظہار کرنے کے لئے ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاری کیا۔ انہوں نے متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ لاہور میں مرض ہیضہ سے انتقال کیا اور قادیان میں دفن ہوئے۔" (اردو جامع انسائیکلو پیڈیا مرتبہ زاہد حسین انجم' چیئرمین ایس۔ اے۔ رحمان)

قادیانیوں کے متعلق موتمر عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی قرارداد

" قادیانیت وہ باطل مذہب ہے جو اپنے ناپاک اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔ اس کی اسلام دشمنی ان چیزوں سے واضح ہے۔

الف۔ مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت

ب ۔ قرآنی نصوص میں تحریف کرنا۔

ج ۔ جہاد کے باطل ہونے کا فتویٰ دینا۔

قادیانیت برطانوی استعمار کی پروردہ ہے اور اس کے زیر سایہ سرگرم عمل ہے۔ قادیانیوں نے امت مسلمہ کے مفادات سے ہمیشہ غداری کی ہے اور استعمار اور صیہونیت سے مل کر اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کیا ہے اور یہ طاقتیں بنیادی اسلامی عقائد میں تحریف و تغیر اور ان کی بیخ کنی میں مختلف طریقوں سے مصروف عمل ہیں۔

الف ۔ معابد کی تعمیر' جن کی کفالت اسلام دشمن طاقتیں کرتی ہیں۔

ب ۔ اسکولوں' تعلیمی اداروں اور یتیم خانوں کا کھولنا' جن میں قادیانی اسلام دشمن طاقتوں کے سرمائے سے تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تحریف شدہ ترجمے شائع کر رہے ہیں۔ ان خطرات کے پیش نظر کانفرنس نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے۔

۱۔ تمام اسلامی تنظیموں کی چاہئے کہ وہ قادیانی معابد' مدراس' یتیم خانوں اور دوسرے تمام مقامات میں' جہاں وہ سیاسی سرگرمیوں میں مشغول ہیں' ان کا محاسبہ کریں اور ان کے پھیلائے ہوئے جال سے بچنے کے لئے عالم اسلام کے سامنے ان کو پوری طرح بے نقاب کیا جائے۔

۲۔ اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا جائے۔

۳۔ مرزائیوں سے مکمل عدم تعاون اور اقتصادی' معاشرتی اور ثقافتی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے کفر کے پیش نظر ان سے شادی بیاہ کرنے سے اجتناب کیا جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

۴۔ کانفرنس تمام اسلامی ملکوں سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' نیز ان کے لئے اہم سرکاری عہدوں کی ملازمتیں ممنوع قرار دی جائیں۔

۵۔ قرآن مجید میں قادیانیوں کی تحریفات کی تصاویر شائع کی جائیں اور ان کے تراجم قرآن کا شمار کرکے لوگوں کو اس سے متنبہ کیا جائے اور ان تراجم کی ترویج کا سدباب کیا جائے۔

۶۔ قادیانیوں سے دیگر باطل فرقوں جیسا سلوک کیا جائے۔" (روزنامہ "الندوہ" سعودی عرب' ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء)

مسلم ورلڈ لیگ، مسلمانوں کی انٹرنیشنل تنظیم

" قادیانی جو کہ " احمدی " بھی مشہور ہیں۔ ایک خارجی فرقہ ہے جو اسلام کے بنیادی ارکان کو مسخ کر کے ایک خاص انداز میں پیش کرتا ہے' تاکہ اللہ کے منتخب کیے ہوئے عالیشان دین کو بگاڑ دے۔ یہ گروہ ربانی مذہب (اسلام) کے دشمنوں سے ان کے فاسد عزائم کی تکمیل میں تعاون کرتا ہے۔ دھوکہ باز قادیانیوں نے اسلام کا لبادہ صرف ایک چال کے طور پر اوڑھ رکھا ہے' تاکہ مسلمان جماعتوں کو فریب دے کرامت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر سکیں۔ ان کے منحوس عزائم' اگرچہ مکمل طور پر کھل کر سامنے آ گئے ہیں' کیونکہ مسلمان ممالک نے اس فرقہ کے پیروؤں کو ملحد جماعت قرار دے دیا ہے۔ خاص طور پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو مسلم امہ سے خارج از جماعت قرار دیا ہے۔

اسلامک آرگنائزیشن کانفرنس رباط و فقہ کونسل و کانفرنس آف وزراء اوقاف اسلامی نے اپنی اپنی قرار دادوں میں ان کے گمراہ کن عقائد کی مذمت کی ہے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کو غیر اسلامی گردانا ہے۔ مسلم ورلڈ لیگ اپنے تمام ممالک کے عہدیداروں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنی کاوشوں کو بروئے کار لا کر قادیانیوں کے غلیظ چہرہ کو مزید بے نقاب کریں اور اس کے خطرناک عزائم سے خبردار کریں۔ اس کے علاوہ مسلم ورلڈ لیگ تمام مسلم ممالک کی حکومتوں اور انجمنوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ قادیانیوں کو مسلم امہ میں سرایت کرنے سے باز رکھیں۔ لیگ مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ قادیانیوں سے قطع تعلق کریں۔ نیز شادی' طلاق اور حلال گوشت وغیرہ کے متعلق قادیانوں کی تمام اسناد باطل قرار دیں۔ بیان میں نصیحت کی گئی ہے کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جانا چاہیے۔"

مسلم ورلڈ لیگ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۰ دسمبر ۱۹۸۷ء)

مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کا حلف نامہ

" میں اقرار صالح کرتا ہوں کہ اگر میں آئندہ پنجاب اسمبلی میں نامزد ہو کر کامیاب ہو گیا تو اسلام اور ہندوستان کے مفاد کی خاطر مرزائیوں کو دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دیئے جانے کے لئے انتہائی کوشش کروں گا۔" (اقبال کے آخری دو سال از عاشق حسین بٹالوی ص ۲۴۱)

اسلامی ممالک کے وزرائے مذہبی امور کی دوسری کانفرنس' منعقدہ اسلام آباد

" قادیانی' صیہونی' بہائی' فری میسن اور کیمونزم' اسلام دشمن تحریکیں ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۵ مارچ ۱۹۸۰ء)

جنرل کونسل اسلامی فقہ اکیڈمی

" آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس کے زیر اہتمام ہونے والی اسلامی فقہ اکیڈمی کی جنرل کونسل میں شریک' ۴۷ ممالک کے ممتاز علماء کرام نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے قادیانی اور لاہوری جماعت سے تعلق رکھنے والے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت و رسالت اور اپنے اوپر وحی کے نزول کا جو دعویٰ کیا' وہ دین کے اس ضروری اور قطعی عقیدے کا صریح انکار ہے۔ مرزا غلام احمد کا دعویٰ خود اس کو اور اس کے تمام لواحقین کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے' جہاں تک لاہوری جماعت کا تعلق ہے' وہ اپنی ظلی اور بروزی تاویلات کے باوجود مرتد ہونے میں قادیانی جماعت ہی کی طرح ہے۔" (ماہنامہ صوت اسلام جلد نمبر ۱ شمارہ ۸ ۹ فروری مارچ ۱۹۸۶ء)

عالم اسلام اور قادیانیت

۱۔ ۱۹۰۲ء میں افغانستان کی حکومت نے لطیف نامی ایک قادیانی کو مرتد ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے پھانسی کی سزا دی۔ جس میں آپ کا ارشاد ہے "جو مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو"۔

۲۔ ۱۹۲۴ء میں ملا عبدالحکیم اور انور قادیانی انگریزوں کے لئے جاسوسی کی غرض سے افغانستان گئے' وہاں راز فاش ہونے کی وجہ سے ان دونوں کو سزائے موت دی گئی۔

۳۔ نومبر ۱۹۲۷ء میں ماریشش (بحر ہند کا ایک جزیرہ) کے ایک چیف جسٹس نے قادیانیوں کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور مسجد کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں دے دیا۔

۴۔ ۱۹۵۷ء میں شام اور ۱۹۵۸ء میں مصر کی حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیا۔

۵۔ رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس کے بعد اپریل ۱۹۷۴ء میں سعودی عرب' ابو ظہبی' دوبئی' بحرین اور قطر میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سیکرٹری مولانا منت اللہ رحمانی اور جماعت اسلامی ہند کے سربراہ مولانا محمد یوسف نے کہا ہے کہ قادیانی' مسلمان نہیں ہیں۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جب ایک رپورٹر نے مولانا منت اللہ رحمانی سے پوچھا کہ بورڈ میں کن کن فرقوں کو نمائندگی دی گئی ہے تو انہوں نے کہا کہ قادیانی فرقے کے سوا' جس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں' بورڈ میں دیگر تمام فرقوں کے نمائندے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے سے بہت ہی پہلے ۱۹۲۲ء میں بہاولپور فیصلے میں یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ مولانا محمد یوسف نے اس رائے سے اتفاق کیا۔" (قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص نمبر ۱۶۱)

وفاقی جمہوریہ جرمنی

" جرمن حکومت نے قادیانیوں کے سلسلہ میں پاکستانی حکومت کے موقف کی تائید کر دی ہے اور قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے تفصیلات کے مطابق قادیانیوں نے جرمن حکومت کو درخواست دی تھی کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ پاکستان میں ہمارے جان و مال کو تحفظ نہیں ہے۔ ہمیں بے جا پریشان کیا جاتا اور مذہب کی آڑ لے کر ہم پر زیادتیاں کی جاتی ہیں' اس لئے ہمیں جرمنی میں سیاسی پناہ فراہم کی جائے۔ جس کی روشنی میں' حکومت جرمن نے قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینے کی درخواست مسترد کر دی ہے اور اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ زبان تحریر یا کسی بھی ذریعہ سے جو شخص مذہب اسلام کے بانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا' اسے حکومت جرمن سزا دے گی اور اسی زمرے میں قادیانیوں کا معاملہ بھی آتا ہے' تاہم یہ معاملہ صرف قادیانیوں کے لئے ہی نہیں' بلکہ جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے گا' اس فیصلہ کے مطابق اس پر گرفت ڈالی جائیگی۔ ایسٹ یورپین انسٹیٹیوٹ کے ڈاکٹر اے ایچ ارادے کے مطابق پاکستان میں قوانین' جو قادیانیوں

کے خلاف جاری ہوئے' ان کی رو سے اس نظریہ کو تقویت ملی کہ قادیانی' چونکہ' مسلمان نہیں ہیں' لہٰذا وہ ارکان اسلام پر عمل نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد فوجی حکومت اور مذہبی راہنماؤں نے قادیانیوں کے خلاف باقاعدہ آرڈیننس جاری کر دیا۔ قادیانیوں کے خلاف ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کا حقیقی مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کے خلاف عوامی تحریک اور مخالفت کو روکا جائے۔ اس کے بعد حکومت کی تبدیلی' سیاسی انقلابات اور بے نظیر حکومت کا نیا دور شروع ہوا۔ مذہبی آزادی اور مذہبی فرقوں کے مابین امن قائم کرنے کے لئے قوانین پاکستان میں موجود ہیں' لہٰذا قادیانی اس بناء پر کہ وہ اپنے عقائد پر عمل نہیں کر سکتے' سیاسی پناہ لینے کے حق کی اہمیت نہیں رکھتے۔ قادیانی' حکومت پاکستان پر غلط الزام تراشی کر رہے ہیں' اس لئے اندریں حالات سیاسی پناہ کی درخواست مسترد کی جاتی ہے۔" (روزنامہ جنگ لاہور۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۱ء)

الاخوان المسلمون

(مصر کی سب سے بڑی طاقت ور عوامی و اسلامی جماعت)

" قادیانی وہ فرقہ ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک مدعی نبوت (مرزا قادیانی) کی رسالت پر ایمان رکھتا ہے اور ان قادیانیوں کے نبی کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم' جو ان کی کتب میں بھی مرقوم ہے' یہ ہے کہ "انگریز' زمین پر اللہ کی تلوار ہیں۔" اور ان قادیانیوں کے زعماء میں مملکت اسلامیہ پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں بھی ہیں۔" (ماہنامہ چراغ راہ کراچی' احتجاج نمبر اکتوبر' نومبر ۱۹۵۳ء)

میونسپل کارپوریشن لاہور

" میونسپل کارپوریشن لاہور کے اجلاس میں جو آج جناح ہال میں میئر لاہور میاں شجاع الرحمٰن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ قائد ایوان میاں محمد اسحاق کی پیش کردہ ایک قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں قادیانیوں کی ایسی تمام کتابیں ضبط کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے' جس سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ قرار داد میں قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے علاوہ قادیانیوں کی طرف سے کھولے گئے پرائیویٹ سکولوں کو بند کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ قرار داد میں ملک بھر کے بلدیاتی کونسلروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں رہائش پذیر قادیانیوں کی فہرستوں کی تیاری میں مدد دیں۔" (روزنامہ جنگ ۲۱ مئی ۱۹۸۴ء)

میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ

"میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کا اجلاس جناح ہال میں ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر ایک قرار داد منظور کی گئی جس میں کہا گیا کہ ہم قادیانیوں سے متعلق حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ ربوہ بین الاقوامی سازشوں کا گڑھ ہے' پاکستان کو ان کی سازشوں' شرارتوں اور منافقوں سے محفوظ کرنے کے لئے ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کیا جائے' کیونکہ کیمونسٹوں سے ان کا گٹھ جوڑ ہو چکا ہے' جیسا کہ ان کی حالیہ بیان بازی سے ظاہر ہوتا ہے۔" (روزنامہ جنگ یکم اکتوبر ۱۹۸۴ء)

میونسپل کارپوریشن کوئٹہ

"کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کے ماہانہ اجلاس میں آج متفقہ طور پر قادیانیوں کو ۱۹۷۳ء کے آئین اور صدارتی آرڈیننس کے تحت شعائر اسلام اور اسلامی اصطلاحات کی توہین سے باز رکھنے اور ان کی عبادت گاہ کی مسجد سے مشابہت ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ حکومت مسلمانوں کے مطالبات کا سختی سے نوٹس لے' تاکہ امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔" (روزنامہ مشرق ۴ جولائی ۱۹۸۶ء)

مرکزیہ مجلس اقبال

" قادیانیوں اور لاہوریوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے یکم جنبش قلم الگ کر دیا جائے اور انہیں عبادت گاہ کا نام مسجد رکھنے سے منع کیا جائے۔ اور انہیں جنت البقیع' صحابہ کرامؓ آنحضرتؐ' ام المومنین' ایسی اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا جائے' چونکہ پیغبر اسلام پر سلسلہ رسالت و نبوت کی خاتمیت' اسلام کا بنیادی تصور ہے اور یہ اسلام کے پیروکاروں کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا کے رشد وہدایت کے آخری پیغام کے بعد کسی کے آگے روحانی راہنمائی کے لئے سر تسلیم خم نہ کریں۔ حکیم الامت علامہ اقبالؒ کا یہ فرمان بالکل درست ہے کہ دینی اعتبار سے اس نظریہ کا مقصد یہ ہے کہ معاشی اور سیاسی معاشرہ جس کا نام اسلام ہے' ہر اعتبار سے مکمل ہے' ابدی ہے اس لئے اگر کوئی مدعی' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتا ہے' وہ اسلام کا غدار ہے۔

برطانوی استعمار نے اپنے مقاصد کی تکمیل کی خاطر قادیانیوں اور ان کی ایک شاخ

لاہوری مرزائیوں کی سرپرستی کی' تاکہ ان کے ذریعے مسلمانوں میں انتشار پھیلایا جائے اور انہیں اس حد تک کمزور کر دیا جائے' کہ وہ ملکی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد نہ کریں۔ قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا مطالبہ صرف علامہ اقبالؒ نے ہی نہیں کیا تھا' بلکہ سرکردہ مسلمان دانشوروں اور علمائے حق نے بھی انہیں خارج از اسلام قرار دینے کا مطالبہ کیا' جنہوں نے وسیع پیمانے پر اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں۔" (روزنامہ نوائے وقت ۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء)

ہاشم زیدی کونسلر کراچی کارپوریشن

"شہر کے امن و امان کو تباہ کرنے میں احمدی فرقے کے افراد کا ہاتھ ہے۔ اپنے اس الزام کی تائید میں جناب ہاشم زیدی نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کی رات کو تقریباً ۴ بجے' بلاک نمبر ۲۰ فیڈرل ایریا میں ایک جیپ میں سوار ۶ فراد نے آکر فائرنگ کی اور علاقہ کے لوگوں نے اس کے جواب میں جب پتھراؤ کیا تو وہ گھبرا کر جیپ میں سوار ہو کر فرار ہو گئے۔ ان میں ایک فرد ٹھوکر لگنے سے گر گیا اور اس کی ڈائری زمین پر گر پڑی' جس میں شناختی کارڈ اور فارم "ب" تھا۔ ڈائری تو اس نے اٹھا لی' مگر فارم "ب" سڑک پر پڑا رہا' جس میں مذہب کے خانے میں احمدی درج ہے۔ مسٹر ہاشم زیدی نے اپنے بیان کے ہمراہ وہ فارم "ب" بھی اخبارات کو جاری کیا۔" (قادیانی امت اور پاکستان از رائے محمد کمال)

اظہار جعفری نامور سماجی راہنما اسلام آباد

"بنگلہ دیش کے قومی دن کی تقریب میں اسلام آباد کے ایک سماجی رکن اظہار جعفری نے معروف سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر کو سینکڑوں افراد کی موجودگی میں کندھوں پر اٹھالیا اور ڈاکٹر قدیر زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اظہار جعفری نے انہیں خاصی دیر اٹھائے رکھا اور کہا "میں آپ پر جان قربان کرنے کو تیار ہوں' آپ حکم دیں تو آپ کے مخالفین کی گردنیں اتار سکتا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مرزائی آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں' لیکن آپ کے مخالف انشاء اللہ ناکام ہوں گے' تقریب میں قریباً تمام ممالک کے سفارتکار' بیوروکریسی' ایوان صدر اور وزیر اعظم ہاؤس کے تمام اہلکار موجود تھے۔" (روزنامہ پاکستان ۲۷ مارچ ۱۹۹۱ء)

حافظ شفیق الرحمان کونسلر لاہور کارپوریشن

"انگریزوں کی پالیسی تھی کہ مسلمانوں کے فروعی اختلافات کو ہوا دی جائے اور ان کو

آپس میں لڑایا جائے' تاکہ یہ متحد نہ ہو سکیں۔ اس فتنے کو انگریزوں نے "مرزائیت" کے ذریعے پروان چڑھایا۔ قادیانی پاکستان کے اتحاد اور سالمیت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں پورے زور و شور سے حصہ لے رہے ہیں' کیونکہ ان کا نظریہ ہے کہ پاکستان کا اتحاد اور اسکی سلامتی ان کے عزائم میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے' اس لئے قادیانی سرگرمیوں کا سدباب وقت کی اہم ضرورت ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۱۰ مئی ۱۹۹۱ء)

عفت اللہ چیئرمین تنظیم الجہاد ۳۱۳ پاکستان

" قادیانیوں کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ یہ جعلساز اور دھوکہ باز ہیں۔ یہ اسلام اور پاکستان کے غدار اور دشمن ہیں' یہ سرزمین پاکستان پر ناسور ہیں' یہ ہماری آستین کے سانپ ہیں' ایک دشمن کا ہماری سرزمین پر کیا کام؟ انہیں پاکستان سے نکال باہر کیا جانا چاہئے۔ وگرنہ ان سے جزیہ وصول کیا جانا چاہئے۔ ان کے ہر اقدام کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے اور ان کا مکمل بائیکاٹ ہونا چاہئے اور یہ ہمارا اور حکومت دونوں کا فرض ہے۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے سے ہم قادیانیوں کا سایہ بھی سرزمین پاکستان پر گوارا نہیں کر سکتے۔ تحریک ختم نبوتؐ کے زیر سایہ میں آپ کے ہر اقدام کو خوش آمدید کہتا ہوں اور انشاء اللہ ہم قادیانیوں کو اس سرزمین سے نکال کر دم لیں گے' چاہے مجھے جان کا نذرانہ پیش کیوں نہ کرنا پڑے اور یہی میرا یقین اور آرزو ہے۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاؐ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا"

(راقم کے نام جناب عفت اللہ صاحب کا مکتوب)

ائیر ایڈمرل (ریٹائرڈ) ایم اے خاں

" پہلی صدی سے لے کر آج تک پوری دنیائے اسلام ' متفقہ طور پر خاتم النبیینؐ کے معنی "آخری نبی" ہی سمجھتی رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند تسلیم کرنا' ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے' اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعوئی کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا' جو مفہوم لغت سے ثابت ہے' جو قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے' جس کی تصریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دی ہے۔ جس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے اور جسے صحابہ کرامؓ کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں۔ اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے لئے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے اور ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ جنہوں نے باب نبوت کے بند ہونے کا محض خیال ہی ظاہر نہیں کیا ' بلکہ اس دروازے سے مرزا صاحب حریم نبوت میں داخل بھی ہو گئے اور یہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔" (ہفت روزہ ہلال سالنامہ عید میلاد النبیؐ جلد نمبر ۲۷۔ ۱۳ تا ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) فاروق احمد (ستارہ جرات)

"علامہ اقبال نے "ختم نبوت" کے مسئلہ کی بطور خاص تشریح اس لئے کی کہ ان کے دور میں پنجاب کے ایک قصبے "قادیان" میں مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو بتدریج محدث' مجدد' امام مہدی' مسیح موعود اور بالآخر کامل نبی قرار دیا۔ اور ساتھ ہی انگریزی حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جہاد کو حرام قرار دے دیا' کیونکہ اس کے خیال میں برطانوی حکومت رحمت کا سایہ تھی۔ اقبالؒ جب اس فتنے کی حقیقت سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے چند سخت بیانات بھی دیئے جن میں یہ ثابت کیا کہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جو شخص اس کا انکار کرتا ہے' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور جو نئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے' وہ امت کی وحدت و مرکزیت کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا وہ جو لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانیں' مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔" (ہفت روزہ ہلال' سالنامہ عید میلاد النبیؐ نمبر اکتوبر ۱۹۹۱ء)

حاجی عبدالحمید رحمانی جائنٹ سیکرٹری تحریک تکمیل پاکستان

" قادیانی ملک اور اسلام کے دشمن ہیں۔ فتنہ قادیانیت مذہبی نہیں' بلکہ سیاسی فتنہ ہے۔ انگریز نے مسلمانوں کو متزلزل اور کمزور کرنے کے لئے قادیانی فتنہ کھڑا کیا تھا۔ قادیانی فتنہ اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر زندیق ہے اور زندیق واجب القتل ہے۔" (ہفت روزہ لولاک جلد ۲۴' شمارہ ۴' ۵۔ یکم مئی ۱۹۸۷ء)

تاریخی جنگ فورم

"حکومت وقت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف قادیانیوں کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب "براہین احمدیہ" سمیت تمام ایسی کتابوں کی فروخت پر پابندی عائد کرتے ہوئے ایسے مطبوعہ مواد کو نذر آتش کرنے کے احکامات جاری کرنے چاہئیں۔ باہمی محاذ آرائی سے جنم لینے والے اس گروہ نے مسلمانوں اور مسیحی برادری کو یورپ میں بدنام کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے شائع ہونے والے مواد میں باقاعدہ طور پر یہودی سازش کے تحت مسیحی اور مسلم برادری کے جذبات مجروح کئے جا رہے ہیں۔ آج حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اور دین اسلام کی عزت اس گروہ نے انتہائی خطرہ میں ڈال دی ہے۔ حکومت کو ایسے گروہ کا نوٹس لیتے ہوئے انہیں کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے تاکہ ہمارے انبیاء علیہم السلام کی عظمت بلند سے بلند تر ہو۔ اس کے علاوہ اس گروہ کی طرف سے جذبات شکن مطبوعات پاکستان کے آئین کے بھی منافی ہے...... دکھ کی بات تو یہ ہے کہ آج اس دور میں ایک طبقہ' ایک فرقہ ایسا ہے' جس نے مسلمانوں کو بھی دکھ پہنچایا' حضرت مسیح علیہ السلام پر بہتان باندھے اور اپنے آپ کو حضرت مسیح علیہ السلام سے بلند تر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور ان تحریروں کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہ صرف اپنے آپ کو بلند تر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے' بلکہ ان کے برابر ثابت کیا ہے۔ وہ گروہ قادیانیوں کا گروہ ہے۔ اپنے آپ کو مسیح موعود کہنے والے دھوکہ باز اور کافر ہیں اور جن لوگوں نے ان کی قبر کشمیر میں بنائی ہے' وہ اسلام کے دشمن' مسیحی اور مسلم برادری کے دشمن اور یہودیوں کے دوست ہیں۔ حکومت کو ایسے طبقے کے خلاف جلد اقدامات کرنے چاہئیں جو مسیحی اور مسلم بھائیوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے ...... ہماری غفلت کے باعث یہاں ایک ایسا گروہ جسے "قادیانی" کہتے ہیں' نے توہین عیسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس پر حکومت کو نوٹس لیتے ہوئے ان کے مواد ضبط کرنے چاہئیں اور بین الاقوامی سطح پر ان کی طرف سے مسلمانوں اور مسیحی بھائیوں پر لگائے گئے الزامات کا جواب دینا چاہئے۔"

- مولانا عبدالقادر آزاد' خطیب بادشاہی مسجد
- فادر جیمز جنین' مشیر برائے مذہبی امور پوپ پال
- مولانا زبیر احمد ظہیر' جنرل سیکرٹری جماعت اہلحدیث
- الیگزینڈر جان' بشپ آف لاہور

○ مولانا عبدالعلیم قاسمی

○ مولانا فتح محمد ' مرکزی علوم اسلامیہ ' منصورہ

○ فادر عنایت برناڈر ' پرنسپل سیمنری سینٹ میری لاہور .

○ جے سالک ' رکن قومی اسمبلی

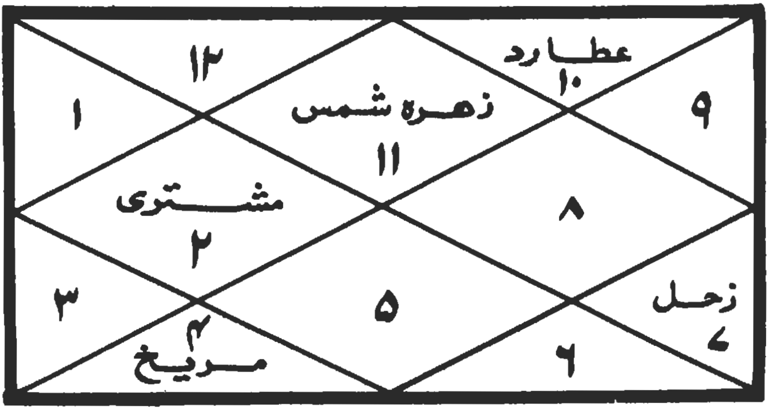
○ کنول فیروز ' رکن وفاقی کونسل برائے اقلیت

(روزنامہ جنگ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء)

غازی منجم صدر پاکستان نجوم سوسائٹی (رجسٹرڈ)

" مرزا غلام احمد قادیانی نے جس مذہب کی بنیاد رکھی تھی' اس کے خاتمے کے دن قریب ہیں اور اب یہ فرقہ حکومت کے فیصلے پر ختم ہو جائے گا۔ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک زائچہ تیار کیا ہے' مرزا غلام احمد قادیانی 'فروری ۱۸۳۵ء میں "قادیان" ضلع گورداسپور میں چراغ بی بی کے شکم سے صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ اس زائچہ کے مطابق خانہ اول برج' ۱۱ میں سیارہ شمس (شاہ فلک) براجمان ہے۔ طالع سیارہ زحل نویں خانہ میں اپنی شعاعیں بکھیر رہا ہے۔ شمس و زحل دونوں آپس میں بنظر تثلیث ہیں' اس زائچہ میں زیادہ اہمیت مذکورہ دونوں سیار گان اور سیارہ مریخ کی ہے' جس کے ماتحت مرزا غلام احمد قادیانی کی ہستی ایک باکمال شخصیت کا باعث بنی۔ عالمان نجوم کے مطابق زحل کی خصوصیت برنگ سیاہ ' کم عقل' بھینگی آنکھ والا مزاج بادی' ذات شودر یعنی بیچ اور مخنث' زائچہ کے نویں گھر میں مذہبی اعتقادات' فلسفہ اور شہرت وغیرہ پائی جاتی ہے' کیونکہ زحل' نویں گھر میں رجعت میں ہے'' اس لئے شہرت آخر جان لیوا اور ذلت و رسوائی کا باعث بنتی ہے۔ عالمان نجوم کا یہ فیصلہ ہے کہ زحل کاذب اور کینہ ہوتا ہے۔ اگر یہ زائچہ کے اہم گھر میں ہو تو انسان کو خزانہ کذب اور دروغ گوئی کی دولت سے مالا مال کرتا ہے' ایسا شخص جھوٹے خواب دیکھتا ہے' مذہبی قسم کے الہام ہوتے ہیں اور روحانی پیشوا بنتا ہے اور عارضی مذہب بناتا ہے' اس شخص میں دروغ گوئی کی قوت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ جھوٹ کو سچ اور سفید کو سیاہ بنا سکتا ہے۔ قانون نجوم کے مطابق ہر ۸۲۰ سال کے بعد زحل اور مشتری کا قران ولش برج میں ہوا کرتا تھا۔۱۸۲۱ میں ایسا قران برج عمل میں ہوا تھا۔ اس وقت نہ صرف مسلمانوں میں' بلکہ ہر مذہب میں ایسے لوگ پیدا ہونا ضروری ہیں۔ یہ دور ۲۲۰ سال تک قائم رہتا ہے' چنانچہ ۱۷۰۰ سے لے کر ۱۹۲۰ تک ہر مذہب میں اس قسم کے جھوٹے روحانی پیشوا پیدا ہوئے۔ روس میں راسپوتین' ہندوؤں میں سوامی دیانند اور رادھا سوامی' عرب ممالک

میں لارنس آف عریبیہ' ایران میں بہائی مذہب کے بانی پیدا ہوئے اور ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی ایسے نئے فرقے ابھرتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد بٹ جاتے ہیں۔ اب ایسا دور ۲۸ویں صدی میں آئے گا۔ میں نے یہ زائچہ ۱۹۷۲ء میں تیار کیا تھا۔



اس کے مطابق اب "فرقہ احمدیہ" کے ختم ہونے کا وقت آگیا ہے۔ عوام کو مطمئن رہنا چاہئے' یہ فرقہ حکومت کے فیصلہ سے ختم ہو گا۔" (روز نامہ نوائے وقت لاہور۔ ۲ جولائی ۱۹۷۴ء)

مرزا امام الدین (مرزا غلام احمد قادیانی کا عم زاد بھائی)

"مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا ہے کہ "میں مجدد وقت' ملہم اور صاحب کرامات ہوں۔ اور قادر ذوالجلال کی طرف سے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے طرز پر کمال مسکنت و فروتنی اور تواضع کے ساتھ اصلاح خلق کے لئے مامور ہوا ہوں اور میں بڑا بزرگ ہوں۔" مگر یہ تمام دعوے بے بنیاد ہیں۔ اگر مسکنت ہوتی تو دس ہزار روپے کی شرطیں نہ لگاتے۔ فروتنی اور انکسار ہوتا تو زود رنج اور غصہ ور نہ ہوتے اور غربت کے لئے لازم تھا کہ تعمیر مکانات پر خلق خدا کا روپیہ برباد نہ کرتے اور بالا خانہ سے اتر کر باہر نکلتے اور اصلاح خلق پر مستعد ہوتے۔ اور تذلل و تواضع کا یہ عالم ہے کہ اکثر مسکینوں اور سائلوں کو جبراً نکلوا دیا جاتا ہے۔ آج کل مرزا غلام احمد کے وعظ و تذکیر کا عموماً یہی مضمون ہوتا ہے کہ مسلمان بھائی میری کتاب براہین احمدیہ میں امداد کریں' بلکہ جو شخص تعمیر مساجد' حج اور زکوۃ و خیرات کی مد میں سے کتاب براہین کے لئے امداد بھیجے' اس کو ثواب عظیم اور نجات اخروی نصیب ہو گی۔ سید عباس علی لدھیانوی نے

براہین احمدیہ کی طباعت و اشاعت میں اپنے حوصلہ سے بڑھ کر امداد کی۔ یہ نہ صرف امراء و روساء اور نوابوں کے پاس جا جا کر ترغیب دہی میں سرگرم رہے بلکہ غرباء سے بھی پائی پیسہ تک نہ چھوڑا۔ میر عباس علی لدھیانوی اور مرزا غلام احمد کے دوسرے معاونوں نے بیوہ عورتوں میں ترغیب و تحریک کر کے ان کے ہاتھوں کی انگوٹھیاں تک اتروا لیں۔ اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ طوائفوں تک کا مال براہین کی امداد کے لئے حلال طیب سمجھ لیا گیا۔ اپنے اشتہارات میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر کسی کو میرے الہامات کی صداقت میں شبہ ہو تو وہ قادیاں آ کر تحقیق کرے۔ چنانچہ اپنے دعوے کی تائید میں وکالت عدم مشاہدہ الہام چوبیس سو روپیہ ہرجانہ دینے کا اعلان کیا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اول تو مرزا غلام احمد کو اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ نہیں ہے۔ ورنہ جن لوگوں نے قادیاں آ کر ایک سال تک ٹھہرنا منظور کیا تھا' ان کے ساتھ شرائط طے کرنے میں حیلے بہانے نہ کرتے۔ خود میں نے آسمانی نشانات کا مشاہدہ کرانے کے لئے بار بار رقعے بھیجے۔ مگر پہلوتہی اور حیلہ جوئی کے سوا انہوں نے کبھی ان کا معقول جواب نہ دیا۔ اگر کسی طالب حق کو الہامات کی تحقیق کے لئے قادیاں آنے کا اتفاق ہو تو ایسے گواہوں کو بچشم خود دیکھنا چاہئے تاکہ الہامات اور نشانات کی حقیقت واضح ہو سکے۔ ۱۰/ اگست ۱۸۸۵ء کو قادیاں کے بہت سے معزز اور معاملہ فہم ہندو ایک وفد بنا کر مرزا غلام احمد کے پاس پہنچے اور اعجاز نمائی کا مطالبہ کیا۔ مگر مرزا غلام احمد ان کو بھی کسی رنگ میں مطمئن نہ کر سکے۔ اور جب ان کے سابقہ الہاموں کا ذکر آیا تو ان سے صاف مکر گئے۔"(رئیس قادیان از مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری)

خاتمۃ الکتاب

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

"میں مرکزی حکوت سے کہتا ہوں کہ یہ عہدے کوئی چیز نہیں۔ خدا سے اپنا معاملہ درست رکھو۔ آج کسی کا ہارٹ فیل ہو جائے تو قبر میں اگر پوچھا گیا کہ ختم نبوت کے لئے کیا' کیا تھا؟ تو کیا جواب دو گے؟ وہاں تو سر ظفر اللہ خاں قادیانی کی دوستی کام نہیں آئے گی۔ وہاں مرزائیوں کی حمایت کام نہیں آئے گی۔ وزیر اعظم پاکستان صاحب کو سمجھ لینا چاہئے کہ اگر مرزائیوں کی حمایت کرو گے تو قبر جہنم کا گڑھا بنے گی۔ میں اولیاء کرام کا نام بتاتا ہوں' ان کو مسلمانوں اور مرزائیوں کے مشترک قبرستان دکھاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ' ہر مرزائی کی قبر کے متعلق یہی کہیں گے۔ قبر هذا المقبور حفرة من حفر النيران۔ اس مقبور کی قبر دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا ہے)۔" (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۵ جنوری ۱۹۶۳ء)

قادیانیت

ہماری نظر میں

ترتیبِ عنوانات

صفحہ نمبر

آل مسلم پارٹیز کنونشن لاہور 1952ء 187

836- عبدالشکور، جنرل سیکرٹری پنجاب سٹوڈنٹس یونین، لاہور 456

837- مسعود کھوکھر، نائب صدر پنجاب سٹوڈنٹس یونین، لاہور 456

838- جاوید ہاشمی، چیئرمین پنجاب سٹوڈنٹس کونسل و
سابق صدر پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین، لاہور 456

839- نعیم سرویا، صدر انجینئرنگ یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین، لاہور 456

840- اکمل جاوید جنرل سیکرٹری انجینئرنگ یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین، لاہور 456

841- شفیع نقی جامعی، صدر کراچی یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین، کراچی 456

842- عرفان احمد جنرل سیکرٹری کراچی یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین، کراچی 456

843- مطیع اللہ شاہ، خیبر میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین، پشاور 456

844- محمد طارق، پشاور یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین 456

845- احسان اللہ وقاص، ناظم اسلامی جمعیت طلبہ، لاہور 456

846- راجہ شفقت حیات، سیکرٹری ایف۔ سی کالج، لاہور 456

847 محمد انور گوندل، ناظم جمعیت، پنجاب یونیورسٹی 456

848- ارباب عالم، صدر نشتر میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین، ملتان 456

849- حافظ عتیق الرحمٰن، صدر ہیلے کالج آف کامرس، لاہور 456

850- احسان باری، سیکرٹری جنرل نشتر میڈیکل کالج، ملتان 456

851- حافظ وصی محمد، صدر زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد 456

852- حفیظ اللہ خاں نیازی، صدر قائداعظم یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین، اسلام آباد 456

853- محمد اختر راؤ، ناظم اسلامی جمعیت طلبہ، راولپنڈی 456

854- منظور خاں، صدر گورنمنٹ کالج بوسن روڈ، ملتان 456

855- سعید سلیمی، فیصل آباد 456

856- اختر جاوید، قائم مقام صدر پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین، لاہور 456

857- سلیم احمد، انبالہ کالج، سرگودھا 456

858- محمد طارق، پشاور یونیورسٹی 456

859- حفیظ انور گوہر، ملتان 456

860- عبدالمجید میمن، حیدر آباد 456

حکومت پاکستان 501

اسلامی ممالک 539

تھانہ بھون ضلع سہارنپور 626

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور 626

روزنامہ "جنگ" لاہور کا تاریخی "جنگ فورم" 683

خاتمۃ الکتاب 687